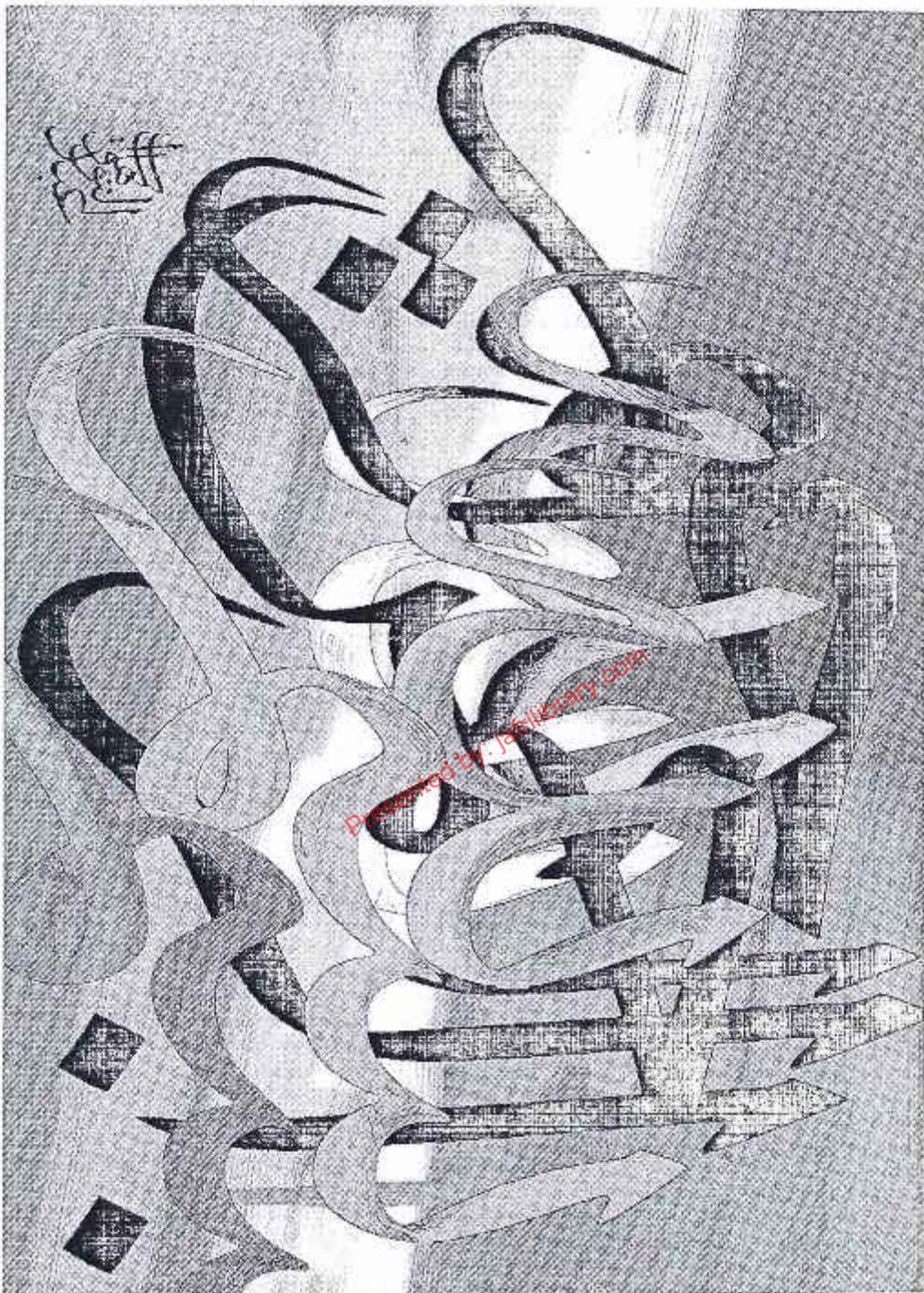


صَحِيفَةُ السَّاجِدِيَّةِ

سَيِّدُ السَّاجِدِينَ زَيْنُ الْعَابِدِينَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
حضرت أمّا مَعْلُوْنَ بنَ الحُسَيْنِ

ترجمة
ترجمة و تشریح صحیفہ: علامہ سید ذیشان حیدر جوادی
ترجمہ و تشریح ملحقات: علامہ مفتی جعفر حسین صاحب

Presented by: jafrilibrary.com



صحیفہ کاملہ

مجموعہ ادعیہ

حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام

ترجمہ و تشریح صحیفہ
Presented by: jafrilibrary.com

علامہ السيد ذیشان حیدر جوادی علی اللہ مقامہ

ترجمہ و تشریح ملکات:

علامہ مفتی جعفر حسین صاحب علی اللہ مقامہ

علي بن الحسين عليه السلام، امام جهار، ٣٨-٩٤.

صحیفہ کاملہ جموعہ ادعیہ حضرت امام علی بن الحسین (ع) ترجمہ و تشریح صحیفہ ذیشان حیدر جوادی؛
ترجمہ و تشریح ملحقات حضرت حسین صاحب، قم: انصاریان، ١٣٨٣-١٤٢٥ھ.

٦٧٢ ص.

ISBN: 964-438-582-9

ب. حسین، محقق، مترجم.

الف. حیدر جوادی، ذیشان، مترجم.

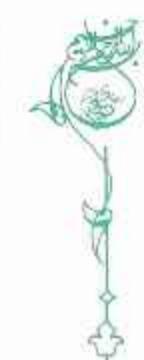
۱. دعاها.

۲. عنوان: صحیفہ سجادہ.

ج. عنوان.

٢٩٧ / ٧٧٢

BP ٢٦٧/١/٤٦



صحیفہ کاملہ مجموعہ ادعیہ حضرت امام علی بن الحسین (ع)

ترجمہ و تخریج صحیفہ: علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مترجم

ترجمہ و تخریج ملحقات: علامہ مفتی جعفر حسین صاحب مرحوم

ترتیب و تظییم: جمیع الاسلام اقبال حیدر جوادی

پرنامہ: انصاریان پبلیکیشنز

چاپ اول: ١٣٨٣ - ٢٠٠٣

تکمیلیں: ٢٠٠٣

تعداد: ٢٠٠٠ نسخہ

تحدا و صفات: ٦٧٢ ص.

سائز: mm ٢١٠ * ١٦٠

ISBN: ٩٦٣_٣٣٨_٥٨٢_٩

جملہ حقوق بحق ناشر حفظ ہے۔



انصاریان پبلیکیشنز

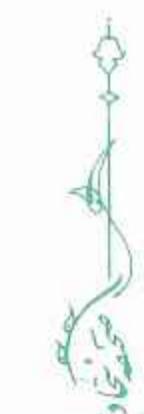
پوسٹ بکس نمبر ۱۸۷

قم - جمهوری اسلامی ایران

فون نمبر: ٢٢٣١٢٣٣ فیکس نمبر: ٢٢٣٤٢٧٢_٢٥١_٠٠٩٨

Email: ansarian@noornet.net

www.ansariyan.org & www.ansariyan.net



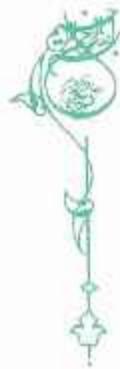
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ الْعٰالَمِينَ



{ مکالمہ عوامی اسلامی }

Presented by: jafrilibrary.com



فہرست ملیفہ

۱۳.....	عرض ناشر
۱۵.....	صحیفہ کامل
۱۷.....	امام زین العابدین بارگاہ معبود میں
۲۲.....	اسلام میں دعا کی اہمیت
۳۲.....	اسناد صحیفہ حجارتی
۵۲.....	۱۔ حمد پروردگار
۶۲.....	۲۔ صلوات بر محمد وآل محمد ﷺ
۶۶.....	۳۔ صلوات بر حاملان عرش
۷۲.....	۴۔ صلوات بر مصدقین رسل
۷۸.....	۵۔ اپنے اور اپنے خواص کے لئے
۸۲.....	۶۔ صبح و شام کی دعا
۸۸.....	۷۔ اہم امور کی دعا
۹۲.....	۸۔ خدا کی پناہ چاہنے کی دعا
۹۶.....	۹۔ اشتیاق طالب مغفرت کی دعا
۹۸.....	۱۰۔ پروردگار سے التجاء کرنے کی دعا
۱۰۲.....	۱۱۔ خاتمه بالحیر ہونے کی دعا
۱۰۴.....	۱۲۔ اعتراض کی دعا

۱۰۸.....	۱۳۔ طلب حوانج کی دعا
۱۱۳.....	۱۲۔ مصائب فریاد کرنے کی دعا
۱۱۸.....	۱۵۔ بیماری میں دعا
۱۲۳.....	۱۶۔ طلب معزرت کی دعا
۱۳۴.....	۱۷۔ شیطان کے خلاف دعا
۱۳۶.....	۱۸۔ ناخوشگوار حالات میں دعا
۱۳۸.....	۱۹۔ طلب باراں کی دعا
۱۴۰.....	۲۰۔ مکام اخلاق کی دعا
۱۵۲.....	۲۱۔ تکلیف وہ حالات میں دعا
۱۵۸.....	۲۲۔ خیتوں میں دعا
۱۶۶.....	۲۳۔ عافیت میں دعا
۱۶۸.....	۲۴۔ والدین کے لئے دعا
۱۷۲.....	۲۵۔ اولاد کے حق میں دعا
۱۸۰.....	۲۶۔ ہمایہ کے بارے میں دعا
۱۸۲.....	۲۷۔ سرحد کے محافظوں کے حق میں دعا
۱۹۰.....	۲۸۔ یکسوئی کی دعا
۱۹۲.....	۲۹۔ تنگی رزق کے حالات میں دعا
۱۹۳.....	۳۰۔ ادائے قرض کی امداد کی دعا
۱۹۶.....	۳۱۔ دعائے توبہ
۲۰۴.....	۳۲۔ نماز شب کی دعا
۲۱۶.....	۳۳۔ استغفار کی دعا

۲۱۸.....	سکی کو بتائے گناہ دیکھ کر دعا.....
۲۲۰.....	۳۵۔ قضاۓ الہی سے راضی ہونے کی دعا.....
۲۲۲.....	۳۶۔ بادلوں کی گرج سن کر دعا.....
۲۲۴.....	۳۷۔ شکر الہی کی دعا.....
۲۳۲.....	۳۸۔ مخدرت کی دعا.....
۲۳۴.....	۳۹۔ طلب عفو کی دعا.....
۲۴۰.....	۴۰۔ یادِ موت کے وقت کی دعا.....
۲۴۲.....	۴۱۔ طلب حفظ و عافیت کی دعا.....
۲۴۴.....	۴۲۔ ختم قرآن کی دعا.....
۴۵۲.....	۴۳۔ رویتِ بلال کی دعا.....
۴۵۶.....	۴۴۔ استقبالِ ماہِ رمضان کی دعا.....
۴۶۲.....	۴۵۔ وداعِ ماہِ رمضان کی دعا.....
۴۸۰.....	۴۶۔ عید الفطر اور جمحد کی دعا.....
۴۸۴.....	۴۷۔ دعائے عرفہ.....
۴۹۲.....	۴۸۔ عید قربان اور روزِ جمحد کی دعا.....
۴۹۶.....	۴۹۔ دشمنوں کے مکروہ ففع کرنے کی دعا.....
۴۹۸.....	۵۰۔ خوفِ خدا کی دعا.....
۴۹۹.....	۵۱۔ تضرع اور مسکینی کی بارگاہِ الہی میں دعا.....
۵۰۲.....	۵۲۔ گزگزانے کی دعا.....
۵۰۶.....	۵۳۔ بارگاہِ الہی میں اظہارِ فروتنی کی دعا.....
۵۰۸.....	۵۴۔ رنج و غم کے دفع ہونے کی دعا.....

ملحات صحیفہ

۵۵-	تبیع و تقدیس کے سلسلہ میں آپ کی دعا.....	۳۵۲
۵۶-	بزرگی و عظمت الٰہی کے بیان میں حضرت کی دعا.....	۳۵۳
۵۷-	حضرت کی دعا جو ذکر آل محمد ﷺ پر مشتمل ہے.....	۳۵۴
۵۸-	حضرت آدم پر درود و صلوٰۃ کے سلسلہ میں حضرت کی دعا.....	۳۵۸
۵۹-	کرب و مصیبت سے تحفظ اور لغزش و خطاب سے معافی کے لئے حضرت کی دعا.....	۳۶۰
۶۰-	خوف و خطر کے موقع پر حضرت کی دعا.....	۳۶۲
۶۱-	تدلیل و عاجزی کے سلسلہ میں حضرت کی دعا.....	۳۶۶
ایام ہفتہ کی دعائیں		

۶۲-	دعائے روز یک شنبہ.....	۳۶۸
۶۳-	دعائے روز دو شنبہ.....	۳۷۰
۶۴-	دعائے روز سه شنبہ.....	۳۷۲
۶۵-	دعائے روز چہار شنبہ.....	۳۷۴
۶۶-	دعائے روز پنجم شنبہ.....	۳۷۸
۶۷-	دعائے روز جمعہ.....	۳۸۰
۶۸-	دعائے روز شنبہ.....	۳۸۲

امام زین العابدین علیہ السلام کی ۱۵ مناجات

۶۹-	مناجات اول: توبہ کرنے والوں کی مناجات.....	۳۸۳
۷۰-	مناجات دوم: شکایت کرنے والوں کی مناجات.....	۳۸۸
۷۱-	سوم: خوف رکھنے والوں کی مناجات.....	۳۹۰

۷۲۔۔۔۔۔	چہارم: امید رکھنے والوں کی مناجات ۳۹۲
۷۳۔۔۔۔۔	پنجم: خدا کی جانب رغبت رکھنے والوں کی مناجات ۳۹۶
۷۴۔۔۔۔۔	ششم: شکر کرنے والوں کی مناجات ۴۰۰
۷۵۔۔۔۔۔	ہفتم: اللہ کی اطاعت کرنے والوں کی مناجات ۴۰۳
۷۶۔۔۔۔۔	ہشتم: اہل ارادت و اشتیاق کی مناجات ۴۰۶
۷۷۔۔۔۔۔	نهم: خدا سے محبت کرنے والوں کی مناجات ۴۱۰
۷۸۔۔۔۔۔	وہم: خدا سے توسل کرنے والوں کی مناجات ۴۱۴
۷۹۔۔۔۔۔	یازدہم: حجاجوں کی مناجات ۴۱۶
۸۰۔۔۔۔۔	دوازدہم: عارفوں کی مناجات ۴۲۰
۸۱۔۔۔۔۔	سیزدهم: اہل ذکر کی مناجات ۴۲۲
۸۲۔۔۔۔۔	چاردهم: مختصین کی مناجات ۴۲۸
۸۳۔۔۔۔۔	پانزہم: مناجات الراہدین ۴۳۰

تشریح ادعیہ

۴۳۵.....	دعا نمبر ۳ کی شرح
۴۳۶.....	دعا نمبر ۴ کی شرح
۴۳۷.....	دعا نمبر ۵ کی شرح
۴۳۸.....	دعا نمبر ۶ کی شرح
۴۳۹.....	دعا نمبر ۷ کی شرح
۴۴۰.....	دعا نمبر ۸ کی شرح
۴۴۱.....	دعا نمبر ۹ کی شرح
۴۴۲.....	دعا نمبر ۱۰ کی شرح

۳۶۵.....	دعا نمبر ۱۱ کی شرح
۳۶۷.....	دعا نمبر ۱۲ کی شرح
۳۷۰.....	دعا نمبر ۱۳ کی شرح
۳۷۳.....	دعا نمبر ۱۴ کی شرح
۳۷۵.....	دعا نمبر ۱۵ کی شرح
۳۷۷.....	دعا نمبر ۱۶ کی شرح
۳۷۹.....	دعا نمبر ۱۷ کی شرح
۳۸۲.....	دعا نمبر ۱۸ کی شرح
۳۸۴.....	دعا نمبر ۱۹ کی شرح
۳۸۵.....	دعا نمبر ۲۰ کی شرح
۳۹۲.....	دعا نمبر ۲۱ کی شرح
۳۹۵.....	دعا نمبر ۲۲ کی شرح
۳۹۹.....	دعا نمبر ۲۳ کی شرح
۴۰۱.....	دعا نمبر ۲۴ کی شرح
۴۰۳.....	دعا نمبر ۲۵ کی شرح
۴۰۴.....	دعا نمبر ۲۶ کی شرح
۴۰۹.....	دعا نمبر ۲۷ کی شرح
۴۱۵.....	دعا نمبر ۲۸ کی شرح
۴۱۷.....	دعا نمبر ۲۹ کی شرح
۴۱۸.....	دعا نمبر ۳۰ کی شرح
۴۲۲.....	دعا نمبر ۳۱ کی شرح

Presented by: jafrilibrary.com

۵۲۲.....	دعا نمبر ۳۲ کی شرح
۵۲۴.....	دعا نمبر ۳۳ کی شرح
۵۲۶.....	دعا نمبر ۳۴ کی شرح
۵۲۸.....	دعا نمبر ۳۵ کی شرح
۵۳۰.....	دعا نمبر ۳۶ کی شرح
۵۳۲.....	دعا نمبر ۳۷ کی شرح
۵۳۴.....	دعا نمبر ۳۸ کی شرح
۵۳۶.....	دعا نمبر ۳۹ کی شرح
۵۳۸.....	دعا نمبر ۴۰ کی شرح
۵۴۰.....	دعا نمبر ۴۱ کی شرح
۵۴۲.....	دعا نمبر ۴۲ کی شرح
۵۴۴.....	دعا نمبر ۴۳ کی شرح
۵۴۶.....	دعا نمبر ۴۴ کی شرح
۵۴۸.....	دعا نمبر ۴۵ کی شرح
۵۵۰.....	دعا نمبر ۴۶ کی شرح
۵۵۲.....	دعا نمبر ۴۷ کی شرح
۵۵۴.....	دعا نمبر ۴۸ کی شرح
۵۵۶.....	دعا نمبر ۴۹ کی شرح
۵۵۸.....	دعا نمبر ۵۰ کی شرح
۵۶۰.....	دعا نمبر ۵۱ کی شرح
۵۶۲.....	دعا نمبر ۵۲ کی شرح
۵۶۴.....	دعا نمبر ۵۳ کی شرح
۵۶۶.....	دعا نمبر ۵۴ کی شرح
۵۶۸.....	دعا نمبر ۵۵ کی شرح
۵۷۰.....	دعا نمبر ۵۶ کی شرح
۵۷۲.....	دعا نمبر ۵۷ کی شرح
۵۷۴.....	دعا نمبر ۵۸ کی شرح
۵۷۶.....	دعا نمبر ۵۹ کی شرح
۵۷۸.....	دعا نمبر ۶۰ کی شرح
۵۸۰.....	دعا نمبر ۶۱ کی شرح
۵۸۲.....	دعا نمبر ۶۲ کی شرح
۵۸۴.....	دعا نمبر ۶۳ کی شرح
۵۸۶.....	دعا نمبر ۶۴ کی شرح
۵۸۸.....	دعا نمبر ۶۵ کی شرح
۵۹۰.....	دعا نمبر ۶۶ کی شرح
۵۹۲.....	دعا نمبر ۶۷ کی شرح
۵۹۴.....	دعا نمبر ۶۸ کی شرح
۵۹۶.....	دعا نمبر ۶۹ کی شرح
۵۹۸.....	دعا نمبر ۷۰ کی شرح
۶۰۰.....	دعا نمبر ۷۱ کی شرح
۶۰۲.....	دعا نمبر ۷۲ کی شرح

۱۰۳.....	دعا نمبر ۳۵ کی شرح
۱۰۴.....	دعا نمبر ۴۵ کی شرح
۱۰۵.....	دعا نمبر ۵۵ کی شرح
۱۱۸.....	دعا نمبر ۶۵ کی شرح
۱۲۳.....	دعا نمبر ۷۵ کی شرح
۱۲۷.....	دعا نمبر ۸۵ کی شرح
۱۳۸.....	دعا نمبر ۹۵ کی شرح
۱۳۹.....	دعا نمبر ۱۰۵ کی شرح
۱۵۱.....	دعا نمبر ۱۱۵ کی شرح
۱۵۸.....	دعا نمبر ۱۲۵ کی شرح
۱۶۱.....	دعا نمبر ۱۳۵ کی شرح
۱۶۲.....	دعا نمبر ۱۴۵ کی شرح
۱۶۹.....	دعا نمبر ۱۷۵ کی شرح
۱۷۲.....	دعا نمبر ۱۸۵ کی شرح



عرض ناشر

بسم الله الرحمن الرحيم

صحیفہ سجادیہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعاوں کا وہ بے بہا خزانہ ہے جس میں علم و معرفت اور رشد و ہدایت کا سمندر موجز ہے، صدیاں گزر جانے کے بعد بھی جس کی ترویازگی میں کوئی کمی نہیں آتی، وہ چشمہ حیات جس کے آب زلال سے تشکان معرفت کی بھی مستفید ہوتے رہے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

صحیفہ کاملہ کو زیر آں محمد اور انجلی اہل بیت کے نام سے دنیا پہچانتی ہے جس کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اگر ایک "علیٰ" کے کلام "نجی ابلاغ" کی "اخت القرآن" کہا جاتا ہے تو دوسرے علیٰ کے کلام "صحیفہ کاملہ" کو "اخت القرآن" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس مختصر سے مقدمہ میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے قارئین کرام پر اس صحیفہ کی عظمت و منزلت واضح ہو جائے۔ مرحوم علامہ امینی صاحب سلطانی کتاب الغدیر "الاذہر یونیورسٹی" کے بعض علماء سے خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ایک صاحب نے علامہ موصوف کے جواب میں لکھا کہ آپ کیوں امام زین العابدین [علیہ السلام] کے بارے میں اس قدر غلوکرتے ہیں؟ انہوں نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے؟ اور وہ کیا ہیں؟ وغیرہ۔

اس خط کے جواب میں علامہ امینی نے صحیفہ سجادیہ بھیج دیا، چنانچہ وہ سنی عالم دین صحیفہ کاملہ کے مطالعہ کے بعد لکھتا ہے: "اگر یہ کلام اسی امام کا ہے تو وہ سب سے بلند و بالا اور بہتر ہے۔"

بالتہ ہماری نظر میں اس جملہ کی بہت زیادہ اہمیت نہیں ہے کیونکہ ہم امام کو مفترض الطاعع اور

محروم مانتے ہیں، ہم امام کو ”واسطہ فیض الہبی“ مانتے ہیں، ہمارا عقیدہ تو یہ ہے: ”لولا الحجۃ لساخت الارض باهلهما“ (اگر جدت خدا کا وجود نہ ہو تو زمین اور اس پر رہنے والے سب نابود ہو جائیں) ہم چہاروہ مخصوص میں علیہم السلام کو خدا کے خاص بندے مانتے ہیں۔ خداوند عالم نے اپنی مشیت کے تحت ان حضرات کی خلقت میں جسمانی اور روحانی لحاظ سے دوسروں کی نسبت خاص اہتمام برتا ہے، خداوند عالم نے ان کو رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، موصوف سنی عالم کو کیا خبر!! وہ صرف ایک کتاب دیکھ کر امام کی عزت کا قائل ہو گیا، لیکن حقیقت اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

اس عظیم الشان صحیفہ کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا مدت سے ارادہ تھا، تاکہ اردو داں طبقہ بھی اس کے گرانقدر مفہوم میں سے استفادہ کر سکے۔ جتنوں کرنے پر معلوم ہوا کہ تقریباً دس ترجمہ اردو زبان میں موجود ہیں، جن میں مرحوم و مغفور علامہ سید فیض شان حیدر جوادی صاحب کا ترجمہ سب سے بہترین ہے، لہذا اسی کو انتخاب کیا [۱] اور رحمة اللہ علیہم السلام جناب آقا اقبال حیدر حیدری صاحب سے مشورہ کے بعد زیر طبع سے آراستہ کیا الحمد للہ۔ البت جناب مولانا حیدری صاحب نے اس ملسلم میں کافی زحمت اٹھائی ہے، شکل تنظیم و تصحیح اور نتاپ خصوصاً دعاویں میں شمارہ گذاری۔ البت عربی عبارت میں دوسرے برادران سے بھی بہت زحمت کی ہے، لہذا ان تمام برادران کا شکر گذار ہوں اور خداوند عالم کی بارگاہ میں ان حضرات کے لئے سعادت دارین کا طالب ہوں۔

بہر حال ہم خداوند عالم کے شکر گذار ہیں کہ اس نے اس عظیم الشان کتاب کو شائع کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ دعائے خیر میں ہمیں بھی فراموش نہ کریں۔
والسلام انصاریان، قم المقدسه۔ ایران۔

[۱] صحیفہ کاملہ کا مکمل ترجمہ علامہ جوادیؒ سے متعلق ہے، ملکات صحیفہ کا ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؑ سے مربوط ہے اسی طرح دعائیں تک کی شرح علامہ جوادیؒ اور اس کے بعد علامہ مفتی صاحب سے ماخوذ ہے، ضمناً مناجات خمس عشرہ کا ترجمہ مفاتیح الجہان مترجم مولانا فاضل علی صاحب سے ماخوذ ہے۔ (اقبال حیدری)



صحیفہ کاملہ

صحیفہ کاملہ امام سجاد علیہ السلام کی دعاؤں کا مجموعہ ہے جس کے مطالعہ سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی دعاؤں کا فلسفہ وہ نہیں تھا جو ہمارے یہاں کی دعاؤں کا ہوا کرتا ہے کہ انسان غرض کے موقع پر ہاتھ پھیلا کر مجبود سے کچھ زندگانی دنیا کا سامان طلب کر لے اور پھر کام نکل جانے کے بعد مصلحتی لپیٹ دے یاد سے دعا گرائے۔ بلکہ آپ اپنی دعاؤں کو عرض مدعا سے زیادہ عرض بندگی کا ذریعہ قرار دیتے تھے کہ فلسفہ دعا دراصل غرض برآ ری نہیں ہے۔ بلکہ وہ احسان عظمت روایت اور ذات عبودیت کے مجموعہ کا نام ہے کہ جب تک انسان میں مالک کی عظمت اور اپنی کمزوری کا کمکمل احساس نہ پیدا ہو، دعا کہے جانے کے قابل نہیں ہے۔

اور جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو انسان سراپا دعا بن جائے گا کہ کسی وقت بھی نہ مالک کی عظمت کمزوری میں تبدیل ہو سکتی ہے اور نہ اپنی کمزوری بے نیازی میں تبدیل ہو سکتی ہے، قرآن مجید نے اس نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں تو پروردگار تمہاری طرف توجہ بھی نہ کرتا۔ اور روایات میں اسی اعتبار سے دعا کو ”مخرب عبادت“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعاؤں میں ایک نکتہ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ آپ نے دعا کو صاحبان ایمان کے لئے تغیر کروار اور خالیین کے خلاف احتجاج کا بہترین ذریعہ قرار دیا ہے اور اپنی دعاؤں کے ذریعہ ان مطالب کا اعلان فرمادیا ہے جن کا اعلان دوسرے انداز سے ممکن نہیں تھا یا واضح

لقطوں میں یوں کہا جائے کہ جو کام امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے خطبوں سے لیا ہے وہ کام امام سجاد علیہ السلام نے اپنی دعاؤں سے لیا ہے، اور اس طرح واضح کر دیا ہے کہ علیؑ کا کام پیغام اللہی کا پیچنچا دینا اور ظلم کے خلاف احتجاج کرنا ہے اور بس حالات سازگار ہو جاتے ہیں اور مخاطب مل پاتے ہیں تو یہ کام انکی طرف رخ کر کے خطبہ کی شکل میں انجام دیا جاتا ہے اور حالات نامساعد ہو جاتے ہیں اور زمانہ منھ موزیلتا ہے تو اس سے منھ پھیر کر مالک کائنات کو مخاطب بن کر اس سے حالات کی فریاد کی جاتی ہے اور اس طرح حالات کی تنقید کو دعاؤں کی شکل میں ایک دستاویز بنانے کر محفوظ کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ آپؐ کی دعائے روز جمعہ یا اور دیگر دعاؤں سے مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے۔

((ما خود از نقشِ عصمت))

Presented by: jafrilibrary.com

امام زین العابدین علیہ السلام بارگاہ معبود میں:

دعا کرنے بظاہر انتہائی آسان ہے لیکن واقعہ انتہائی مشکل ہے۔ دنیا کا کون سا انسان ہے جو محتاج نہیں ہے، اور کون ساحتاج ہے جو کسی سے طلب نہیں کرتا ہے درحقیقت اسی طلب کا نام دعا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جو ناداقف اسرار طلب ہیں وہ محتاج سے مانگتے ہیں اور جنہیں طلب کا سلیقہ میر ہے وہ بے نیاز سے مانگتے ہیں۔ محتاجوں سے مانگنے کا ناخ شامہ، حملق، تعریف بے جا، تو واضح بے محل اور استدعا والتماس ہے اور بے نیاز سے مانگنے کا نام دعا ہے، بے نیاز کے فریکسی کو اپنا نمائندہ بنادیا ہے تو اس سے مانگنا فد کورہ بالاعناوین سے خارج ہے کہ یہ درحقیقت بے نیاز ہی سے طلب ہے اور مانگنے والا جانتا ہے کہ یہ افراد اس سے مقابلہ میں حاجت روائی کے دعوے دار نہیں ہیں بلکہ اس کی نمائندگی میں حاجت روائی کا کام انجام دیتے ہیں اور یہ کوئی حرمت انگیز بات نہیں ہے اگر ایک فرشتہ اس کی طرف سے جان لینے پر مامور ہو سکتا ہے تو ایک بندہ جان دینے پر بھی مامور ہو سکتا ہے اس امکان سے کوئی صاحب عقل انکار نہیں کر سکتا ہے یا اور بات ہے کہ اس قسم کے واقعات سے دنیا الگ ہے اور اس پر بحث کرنے کے لئے بڑی تفصیل درکار ہے۔

دعا جس قدر آسان ہے کہ تقاضائے فطرت، عادات بشر اور مزاج انسانی کے عین مطابق ہے اسی قدر مشکل بھی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ سہل ممتنع اگر کوئی چیز ہے تو وہ دعا ہی ہے جو الفاظ کے اعتبار سے انتہائی آسان ہوتی ہے اور اسرار کے اعتبار سے انتہائی مشکل۔

دعا کے لئے جس قدر آداب و رکار ہیں، جو پاکیزگی نفس ضروری ہے اور جس طرح کے تصورات لازم ہیں ان کا حاصل کرنا ہر کس دن اس کے بس کی بات نہیں ہے سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ دعا، مرکز دعا کی معرفت پر موقوف ہے، اور معرفت زندگی کا عظیم ترین مرحلہ ہے جسے مولائے کائنات نے ابتداء دین اور بنیاد مذہب قرار دیا تھا معرفت کے بعد بارگاہ کے مطابق الفاظ کا انتخاب کرنا اس میں سخت ترین مرحلہ ہے اور ان تمام مرحلل کے بعد طلب میں صدق نیت پیدا کرنا اور ایک اختتامی دشوار گذار مرحلہ ہے ورنہ عام طور سے ایسا ہوتا ہے کہ مانگنے والا، بظاہر خدا کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے رہتا ہے لیکن نظر کسی حاکم کے اقتدار، کسی دولت مند کی جیب، کسی صاحب خیرات کے جود و کرم پر لگی رہتی ہے ظاہر ہے کہ اس دعا کا نام دعائیں ہے اور گہرا سیوں پر غور کیا جائے تو یہ تو ہیں دعا ہے دعا مجبود پر اعتماد کا نام ہے۔ اور دوسروں پر نگاہ رکھنا بداعتمادی کی علمت ہے بعض روایات میں تو یہ مضمون تک دار و ہوا ہے کہ اگر کسی شخص کو دعا کی قبولیت پر اعتماد ہو اور وہ صرف تجربہ دعا مانگ رہا ہے تو وہ مجبود کی تو ہیں کام رنگ ہو رہا ہے دنیا کے صاحب کرم کے بارے میں یہ اعتمادی کتنی بڑی تو ہیں کا باعث ہوگی اور تجربہ تو اصلاً حدود اسلام سے باہر ہے بھلا کس بندہ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ پروردگار سے مانگ کر اس کے کرم کی آزمائش کرے اور یہ دیکھے کہ وہ کیا دینا ہے ”تماشائے اہل کرم“ دنیا میں دیکھا جاتا ہے۔ مذہب میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض علماء کرام نے یہ تاکید کی ہے کہ اپنی دعاؤں میں ائمہ مصویں کے الفاظ کا اتباع کرنا اور اس کی معنویت پیدا کرنے کی کوشش کرو کہ تمہارے الفاظ اس کی بارگاہ کے لئے نامناسب ہو سکتے ہیں لیکن ان کے الفاظ میں یہ نقش نہیں ہے وہ کامل الایمان اور کامل المعرفت تھے وہ جو الفاظ استعمال کر دیں گے وہ یقیناً بارگاہ رب العزت کے شایان شان ہوں گے اور اس سے مدعا کے حصول کی راہ ہموار ہوگی بلکہ انھیں الفاظ سے انسان اپنے اندر سلیقہ معرفت بھی پیدا کر سکتا ہے۔

واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ ہماری دعا کیں نتیجہ معرفت ہیں اور مخصوصین کی دعا کیں درس معرفت ہم وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ہماری معرفت کا نتیجہ ہوتے ہیں اور انہوں نے وہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے ہم معرفت باری کی راہیں تھیں کر سکتے ہیں "یامن دل علی ذاتہ بذاتہ" اے وہ معبدو حس نے خود اپنی ذات کی طرف رہنمائی کی ہے کہ وہ خود ہی راہنمائی ہے اور منزل بھی۔

یہ جملہ معرفت کا ایک سند رہے کہ اگر دعاء میں یہ فقرہ نہ آ گیا ہوتا تو انسان کے سامنے معرفت کا صرف ایک ہی راستہ تھا کہ مخلوقات سے خالق کو پہچانے اور کائنات کی عظمت سے مالک کائنات کی بزرگی و برتری کا اندازہ لگائے، لیکن امام کے اس فقرہ نے معرفت کا ایک نیا راستہ کھول دیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ مخلوقات میں خالق کو پہچوانے کی وہ صلاحیت نہیں ہے جو معرفت خود خالق کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے یہ اور بات ہے کہ یہ مرتبہ ہر ایک کو حاصل نہیں ہے اس کی طرف اشارہ دعاۓ صباح میں مولائے کائنات علیہ السلام نے کیا تھا اور اس کے بعد اس کی مکمل تشریع دعاۓ ابوحزمہ ثوابی میں امام زین العابدین علیہ السلام نے کی ہے، سرکار سید شہداء علیہ السلام نے دعاۓ عرفہ میں اسی حقیقت کی طرف بہت سے اشارے فرمائے اور معرفت کے بیشتر راستے کھول دیتے ہیں۔

دعاؤں کے سلسلہ میں مخصوصین علیہم السلام کے الفاظ و کلمات کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے متادف ہے بھلاکس کی مجال ہے جو ان لفظوں کی بلاغت کا اندازہ کر سکے اور اس کے بعد یہ کہے کہ یہ الفاظ اس معرفت کی مکمل ترجمانی کر رہے ہیں یا معبدو کی بارگاہ کے شایان شان ہیں، صاحبان بصیرت کے بیان کے مطابق صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ اس میدان میں جس قدر رہنمائی امام زین العابدین علیہ السلام نے کی ہے اور دعا کو جس قدر آپ نے درس و تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہے دیگر مخصوصین علیہم السلام کے یہاں اس کی مثالیں نہیں ملتی اور غالباً اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دوسرے مخصوصین علیہم السلام کو دوسرے ذرائع بھی فراہم ہو گئے تھے اور انہوں نے ان ذرائع کو بھی درس بصیرت اور تبلیغ دین و نہ ہب کا ذریعہ بنایا تھا، یا بعض اوقات انھیں اتنا موقع بھی نہیں سکا کہ دعاوں کے ذریعہ اس کا نامہ کو انجام

وے سکتے۔

امام زین العابدین علیہ السلام کا زمانہ واقعہ کر بلے کے بعد ایک انتہائی حساس اور دشوار گذار دور تھا اس دور میں سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ کسی طرح کا مسلح اقدام ممکن نہیں تھا اور ایک عظیم اقدام کا اثر نظر کے سامنے تھا لیعنی مذہب نے اپنی زندگی کے لئے خون کا مطالبہ کیا تھا اور وہ مطالبہ پورا کیا جا چکا تھا۔ انتہائی تحریک کے لئے وہ مقدس خون ہی کافی تھا اس کے لئے مزید قربانی کی ضرورت نہیں تھی لیکن امام کے لئے خاموش بیٹھنا بھی ممکن نہیں تھا کہ امام ہدایتِ خلق کا ذمہ دار ہوتا ہے اس لئے آپ نے تصویری کے درسرے درخ پر نظر ڈال کر یہ صحیح ہے کہ میرا قیام غیر ضروری ہے اور اسلام کو فی الحال میرے خون کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ اس وقت مظلومیت کے نام پر قوم گوش برآواز ہے اور الفاظ کی سخت گرفت ممکن نہیں ہے۔

لہذا ضرورت ہے کہ انھیں الفاظ کے ذریعہ مذہب کی تبلیغ بھی کی جائے اور مظہومیت کی ترویج کا کام بھی انجام دیا جائے ظاہر ہے کہ یہ کام پر شکل خطبہ ممکن نہیں تھا کہ خطبہ میں مسلح اقدام کے اعتراض کے امکانات پائے جاتے تھے اور ایک خونی سانحہ ممکن تھا جس کی اس وقت مشیت پر ورگار کو ضرورت نہیں تھی اس لئے آپ نے دعاوں کا راستہ اختیار کیا اور انھیں دعاوں کے ذریعہ تمام مرحلے تبلیغ و ترویج مکمل کر لئے۔

آپ کے الفاظ اس قدر جامع، ہوتا اور مطابق مقصد و مدعای تھے کہ صاحبان حاجت آپ کی دعاوں پر مکمل اعتماد کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے ایک شاگرد نے آپ کی ایک دعا کے بارے میں یہاں تک کہہ دیا کہ اس دعا کے ذریعہ مدعای حاصل نہ ہو تو دعا کرنے والے کو مجھ پر لعنت کرنے کا حق ہے یعنی یہ دعا بارہا کی آزمائی ہے اور جب بھی اس کے سہارے مدعای طلب کیا گیا ہے ضرور حاصل ہوا ہے اب انسان کا فرض ہے کہ ان پاکیزہ الفاظ کے لئے پاکیزہ زبان اور پاکیزہ قلب فراہم کرے تاکہ اس کے اثرات و نتائج سے بہرہ یا ب ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ امام کی اس دعا کا لہجہ، اسلوب اور انداز اس قسم کا ہے

کہ دعا کرنے والے کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا مدعا ضرور حاصل ہوگا۔

”خدا یا میں تجھے کیسے پکاروں کہ میری حیثیت معلوم ہے (میں میں ہوں) اور تجھے سے کس طرح امیدیں منقطع کروں کہ تیرا کرم بھی معلوم ہے کہ تو تو ہے۔۔۔ خدا یا میں تجھے سے سوال نہیں بھی کرتا ہوں تو تو عطا کرتا ہے بھلا ایسا کون ہے جس سے سوال کروں تب ہی عطا کر دے۔۔۔ خدا یا تجھے نہیں بھی پکارتا ہوں تو تو دعا کیں قبول کر لیتا ہے اب تیرے علاوہ کون ہے جو مالگئے ہی پر دیدے۔۔۔ خدا یا تجھے سے تفرع وزاری نہیں بھی کرتا ہوں تو تو رحم کرتا ہے اب تیرے علاوہ کون ہے جو کم از کم تصرع وزاری ہی پر رحم کر دے، خدا یا! جس طرح تو نے سمندر میں راست بنا کر موی کو نجات دی ہے میری التماس یہ ہے کہ محمد آل محمد پر حصیں نازل فرماء اور مجھے بھی میری پریشانیوں سے نجات دیدے اور میرے لئے فی الفور سہولت و آسانی کا راستہ کھول دے۔۔۔ اے حرام الرحمین۔ تجھے تیرے فضل و کرم کا واسطہ۔

ان الفاظ سے آپ خود اندازہ لائکتے ہیں کہ انسان اس اخلاص و صدق نیت کے ساتھ دعا کرے اور اپنے دل میں واقعی یہ جذبات پیدا کر لے اور دیوار افہما سے بے نیاز ہو کر ہر فرعون وقت کے مقابلہ میں غریب الوطن موی کی طرح صرف ذات واجب پر بھروسہ رکھ لے تو کس طرح ممکن ہے کہ سمندروں میں سے راستہ نہ نکل آئے اور فرعون جیسے خالموں سے نجات نہ مل جائے اور وہ ظالم غرقاب نہ ہو جائیں۔

آج جب کہ بڑو بھر مصائب کا مرکز بننے ہوئے ہیں اور سمندر سر پھٹمہ رحمت ہونے کے بجائے سر پھٹمہ آلام و مصائب بن گئے ہیں ان دعاؤں، ان الفاظ، ان کلمات اور ان معارف و جذبات کی شدید ترین ضرورت ہے، رب کریم ہم سب کو اس انداز دعا سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت سے مشرف کرے جن میں سب سے اہم دعا و ارش زین العابدین علیہ السلام کے ظہور اور تبر زین العابدین علیہ السلام کی آبادی کی دعا ہے خدا یا! جنت آخر کے ظہور میں قبیل فرماء اور بقیع کے ویران قبرستان کو آپا فرماء!

اسلام میں دعا کی اہمیت اور اس کے آداب

دعا:

اے پیغمبر، کہہ دو کہ تمھاری دعائیہ ہوتی تو پروردگار تمھاری طرف توجہ بھی نہ کرتا۔“

(قرآن کریم)

”ہم سے دعا کرو ہم قبول کریں گے دعا کی منزل میں اکثر جانے والے ذلت کے ساتھ جنم میں داخل کئے جائیں گے۔“

(قرآن کریم)

”میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں اور سب کی دعا میں کن لیتا ہوں۔“

(قرآن کریم)

”کیا میں تحسیں ایسے اسلخ کا پتہ دوں جو دشمن سے بچا کے اور روزی کو فراواں کر سکے؟ یہ اسلخ دعا ہے۔“

(رسول اکرم ﷺ)

”دعا موسیٰ کی پر ہے اور جب دروازہ دریک کھنکھنایا جائے گا تو بلا خرکھل جائے گا،“

(امیر المؤمنین علیہ السلام)

”بٹلائے مصیبت سے زیادہ سزاوار دعا وہ صاحب عافیت ہے جو بلا کے خطرہ سے حفظ نہیں
ہے۔ دونوں کو برابر سے دعا کرنا چاہئے“

(امیر المؤمنین)

”دعا و بلا کا مسکونم ترین ذریعہ ہے“

(امام زین العابدین علیہ السلام)

”دعا سے قضاپیٹ جاتی ہے“

(امام محمد باقر علیہ السلام)

”رات بھرنماز پڑھنے والے سے رات بھردعا کرنے والا افضل ہے“

(امام صادق علیہ السلام)

(نماز میں ریا کاری اور غفلت کا انتہا) سے دعا اخلاص اور توجہ چاہتی ہے۔۔۔ جوادی

”دعا و بلا کا ذریعہ ہے“ (امام کاظم علیہ السلام)

”انجیاء کے اسلوک اختیار کرو جس کا نام دعا ہے“ (امام رضا)

آداب و اسباب استجابت دعا

۱۔ انسان باوضوع دعا کرے

۲۔ خوبیو استعمال کرے

۳۔ روپ قبلہ ہو۔

۴۔ حضور قلب کے ساتھ دعا کرے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضور قلب دعا کے
چوار کان میں سے ایک رکن ہے۔

۵۔ خدا سے حسن نظر کئے کہ وہ کریم ہے سائل کو خالی ہاتھوں پس نہ کرے گا۔

۶۔ دعاء سے پہلے حمدقد دے۔

۷۔ فعل حرام یا قطع حرم کی دعا نہ کرے۔

۸۔ گزگڑا کر دعا کرے۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایسی دعا ضرور مستحب ہوتی ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پروردگار بندوں سے گزگڑا نے کو برائحتا ہے اپنے سامنے گزگڑا نے کو دوست رکھتا ہے۔

۹۔ حاجتوں کو بیان کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند ہر ایک کی حاجت جانتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ انسان خود بھی بیان کرے۔

۱۰۔ مخفی انداز سے دعا کرے۔

امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مخفی انداز کی ایک دعا اعلانیہ ستر (۴۰) دعاؤں سے بہتر ہے۔

۱۱۔ اپنی دعائیں دوسرے مومنین کو بھی شامل کرے۔

مرسل اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں دوسرے مومنین کو بھی شامل رکھو۔

۱۲۔ اجتماعی طور پر دعا کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس جگہ چالیس مومنین جمع ہو کر دعا کریں گے وہ دعا ضرور قبول ہوگی اور ۳۰ ممکن نہ ہوں تو چار آدمی دس مرتبہ دعا کریں اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو ایک آدمی ۳۰ مرتبہ دعا کرے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک آدمی دعا کرے اور باتی لوگ آئیں کہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام کا طریقہ تھا کہ آپ مشکلات میں گھر کے بچوں اور عورتوں کو جمع کر کے فرماتے تھے کہ میں دعا کروں تم سب آمین کہو۔

(اگرچہ امام کی دعا آمین کی محتاج نہ تھی لیکن یاامت کی تربیت کا بہترین سلیقہ تھا۔ (جوادی)
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا دونوں شریک دعا سمجھے
جاتے ہیں۔

۱۳۔ بارگاہ احادیث میں اپنی ذلت، عاجزی اور کمزوری کا اظہار کرے کہ پروردگار نے جناب
موی کی طرف وحی کی ہے کہ مجھ سے لزت ہوئے دعا کرو، اپنے چہرہ کو خاک پر رکھو، میرے سامنے
با قاعدہ بجھہ کرو اور کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر دعا مانگو اور خوف زدہ دل کے ساتھ مجھ سے مناجات کرو۔

۱۴۔ دعا سے پہلے حمد و شکر الہی کرے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دعا سے پہلے خدا کی بزرگی کا اقرار کرو اور یہ کہو۔
”اے وہ پروردگار جو رگردن سے زیادہ قریب ہے، جو انسان اور اس کے دل کے درمیان
حائل ہو جاتا ہے، جو انہی ای بلند منظر پر ہے، وہ کاشش کوئی نہیں ہے اے بہترین عطا کرنے والے اور
بہترین مرکز سوال۔۔۔ اے بہترین رحم کرنے والے کہ ان الفاظ کے ذریعہ دعا قبولیت سے قریب
تر ہو جاتی ہے (یہ الفاظ دلیل معرفت عبد۔ جوادی)

۱۵۔ دعا سے پہلے صلوٽ پڑھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صلوٽ کے بغیر دعا بارگاہ احادیث تک نہیں پہنچ سکتی
۔ بغیر صلوٽ کی دعا، دعا کرنے والے کے سرمنڈلاتی رہتی ہے۔ دعا کے قبل و بعد صلوٽ پڑھوتا کہ
خداوند اسی صلوٽ کے طفیل میں تمہاری دعا بھی قبول کر لے اس لئے کہ صلوٽ کی دعا نے رحمت رہنیں
ہو سکتی۔

۱۶۔ دعا کے بعد بھی صلوٽ پڑھے۔

۱۷۔ اخدا کو محمد آں محمد کے حق کا واسطہ دے۔

۱۸۔ وقت دعا اگر یہ کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کسی ضرورت میں دعا کرنا ہوتا پہلے اوصاف خدا بیان کرو پھر صلوٰات پڑھو اور پھر گریہ کرو چاہے ایک آنسو ہو۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندے کا اللہ کے تقرب کا بہترین وقت وہ ہوتا ہے جب وہ بجدہ میں گریہ وزاری کرتا ہے۔

تاریکی شب میں قطرہ اشک سے زیادہ محظی کوئی شے نہیں ہے رب العالمین نے جناب عیسیٰ سے فرمایا کہ اپنی آنکھوں سے مجھے آنسو دو اور اپنے قلب سے خشوع دو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ سب آنکھیں روٹی ہوں گی (۱) وہ آنکھ جو ناحیرم سے محفوظ رہی ہے (۲) وہ آنکھ جو اطاعت خدا میں بیدار رہی ہے۔ اور (۳) وہ آنکھ جس نے تاریکی شب میں خوف خدا سے گریہ کیا ہے۔

اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ دعا کے لئے رونا چاہتا ہوں تو آنسو نہیں نکلتے اور عزیزوں کو یاد کرتا ہوں تو آنسو نکل آتے ہیں اب کیا کروں؟ فرمایا پہلے عزیزوں کو یاد کرو اور جب دل بھرائے تو دعا کرو کہ ایسے وقت میں دعا قبول ہوگی۔

(واضح رہے کہ حرمات شریعت سے پہلے گنے ہوں کا اقرار کرے۔ کاس طرح خوف پیدا ہوگا، دل زم ہوگا، آنکھ نہیں ہے۔ جوابی)

۱۹۔ دعاؤں سے پہلے گنے ہوں کا اقرار کرے۔ کاس طرح خوف پیدا ہوگا، دل زم ہوگا، آنکھ نہیں ہوگی اور دعا قبول ہوگی۔

۲۰۔ ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ رہے۔

۲۱۔ بلاء نازل ہونے سے پہلے دعا کرے۔

مرسل اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم راحت میں خدا کو پیچا نو وہ مصیبت میں تھارے کام آئے

گا۔

۲۲۔ برادران ایمانی سے احتساب دعا کرے۔ کربلہ کریم موسیٰ کی دعاء موسیٰ کے حق میں قبول

کرتا ہے۔

۲۳۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔

مرسل اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس طرح ہاتھ اٹھا کر دعا کرو جس طرح مسکین کریم سے کھانا

ماگلتا ہے۔

امام حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پناہ مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھا تو ہتھیں قبلہ کی طرف رہے اور رزق کے لئے دعا کرو تو ہتھیں آمان لی جائیں رہے اور دشمن کے مقابلہ میں دعا کرو تو دونوں ہاتھ سر سے زیادہ اوپرچی رہیں۔

۲۴۔ برادران مومنین کے حق میں دعا کرے۔

۲۵۔ دعا قبول ہو یا ہو برادر دعا کرتا رہے شاید کہ تاخیر میں مصلحت پروردگار ہو، اور دعا محبوب

پروردگار رہے لہذا محبوب عمل کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

۲۶۔ دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو پیڑھ پر ملے بلکہ سراور سیدھ پر بھی ہاتھ پھیرے۔

۲۷۔ دعا کے خاتمہ پر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہئے۔

۲۸۔ دعا کے بعد اپنے کردار کو پہلے سے بہتر بنائے ایسا ہو، جو بعد کے اعمال دعا کو قبولیت سے

روک دیں۔

۲۹۔ دعا کے ساتھ تمام محرمات اور معاصی کو ترک کر دے کہ بد نیتی، خبث باطن، نفاق، نماز کا

تاخیر کر دینا اور والدین کی نافرمانی دعا کو قبولیت سے روک دیتی ہے۔

۳۰۔ بندوں کے جملہ حقوق ادا کرے ورنہ جس کے ذمہ کسی کا حق ہوگا اس کی دعا قبول نہ

ہوگی۔

۳۱۔ وقت دعا ہاتھ میں عقیق اور فیر و زہ کی انگوٹھی ہو۔

۳۲۔ دعا کی عبارات بھی غلط نہ ہو کہ اس کا بھی اثر ہو سکتا ہے۔

اسباب استجابت دعا

دعا کے ان آداب کے ساتھ ان اسباب کا اختیار کرنا بھی ضروری ہے جن کے ذریعہ دعا قبولیت سے قریب تر ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق کبھی زمان سے ہوتا ہے اور کبھی مکان سے اور کبھی افعال و احوال سے مثال کے طور پر زمان کے اعتبار سے بہترین وقت دعا، شب جمعہ، روز جمعہ، آخر روز جمعہ، شب ماہ رمضان، شب عرفہ، روز عزیز، شب عید غدیر، روزہائے عید، شب اول رب جمادی، شب نیمه شعبان، شب نیمه رب جمادی، روز نیمه رب جمادی، روز ولادت پیغمبر، وقت زوال، وقت باران رحمت، وقت طلوع نجم تا طلوع آفتاب، وقت اذان۔

(کاش مبارک اوقات میں رسمی خوشیوں اور گناہوں کے بجائے دعاؤں کی پابندی کی جاتی اور اس کے برکات سے فائدہ اٹھایا جاتا مگر ہمارا معاشرہ ابھی ان حقیقوں سے دور ہے۔ قدیم استعاری ماحول سے نجات ملے گی تو یہ سارے حقائق سامنے آ جائیں گے۔ جوابی)

مکان کے اعتبار سے مسجد، خانہ کعبہ، میدان عرفات، میدان مژده، روضہ، رسول ﷺ، حائرہ، امام حسین علیہ السلام، مشاہد مقدسہ دعا کے لئے بہترین مقامات ہیں افعال و احوال کے اعتبار سے نماز کے بعد کی دعا مریض کی دعا عیادت کرنے والے کے حق میں، سائل کی دعا محظی کے حق میں، روزہ دار، بیمار، حاجی، میرہ کرنے والے، مظلوم، مومن بحاج، وقت افطار، ماں باپ کی دعا نے خیر اور دعا نے بد و نبول قبولیت سے زیادہ قریب رہتی ہیں۔

بعض دعائیں قبول نہیں

جو شخص گھر میں بیٹھ کر بغیر محنت و مشقت کے وحشت رزق کی دعا کرے۔

جو شخص یوں کے حق میں بد دعا کرے حالانکہ طلاق کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے۔

جو شخص قرض دار کے انکار پر دعا کرے حالانکہ گواہ فراہم کرنے کا حق اس کے ہاتھ میں تھا۔

جو شخص ایک مرتبہ رزق خدا کو برداشت کے دوبارہ رزق کی دعا کرے۔

جو شخص مکان بدل سکتا ہوا اور ہمسایہ کے حق میں بد دعا کرے۔

جو شخص گناہوں پر مصروف ہو، بندوں پر ظلم کرتا ہو، مال حرام کھاتا ہو اور پھر دعا کرے کہ اپنی دعا کرنے والے ملعون ہوتے ہیں ان کی دعا مستجاب نہیں ہوتی۔

(فتاویٰ الحجات علامہ محسن الائین عالمی)

مذکورہ بالا شرائط، آداب اور اسباب کو دیکھئے کہ بعد یہ حقیقت بھی سامنے آ جاتی ہے کہ ہماری دعا میں قبول کیوں نہیں ہوتیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حسین علیہم السلام کی دعا رد کیوں نہیں ہوتی اور ان کا ہر مدعا کس طرح پورا ہو جاتا ہے یا اور بات ہے کہ وہ مصلحت الہی کے عارف اور رموزِ مشیت کے دانا ہیں وہ اس قوی ترین اسلوب کو جایجا استعمال نہیں کرتے بلکہ اس کے محل استعمال سے تکملہ طور پر واقف ہیں اور مشیت الہی کو دیکھی بغیر استعمال نہیں کرتے یعنی وجہ ہے کہ ہمیں اونی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ہم جزا ہی اور بر بادی کی دعا شروع کر دیتے ہیں اور وہ تردد اعدامیں گھرنے کے بعد بھی قوم کی ہدایت کی دعا کرتے ہیں ہم اپنی برتری کے اظہار کے لئے دعا کا استعمال کرنا چاہتے ہیں اور وہ دین خدا کی صداقت و حقانیت کے لئے مبلغہ کا ارادہ کرتے ہیں۔

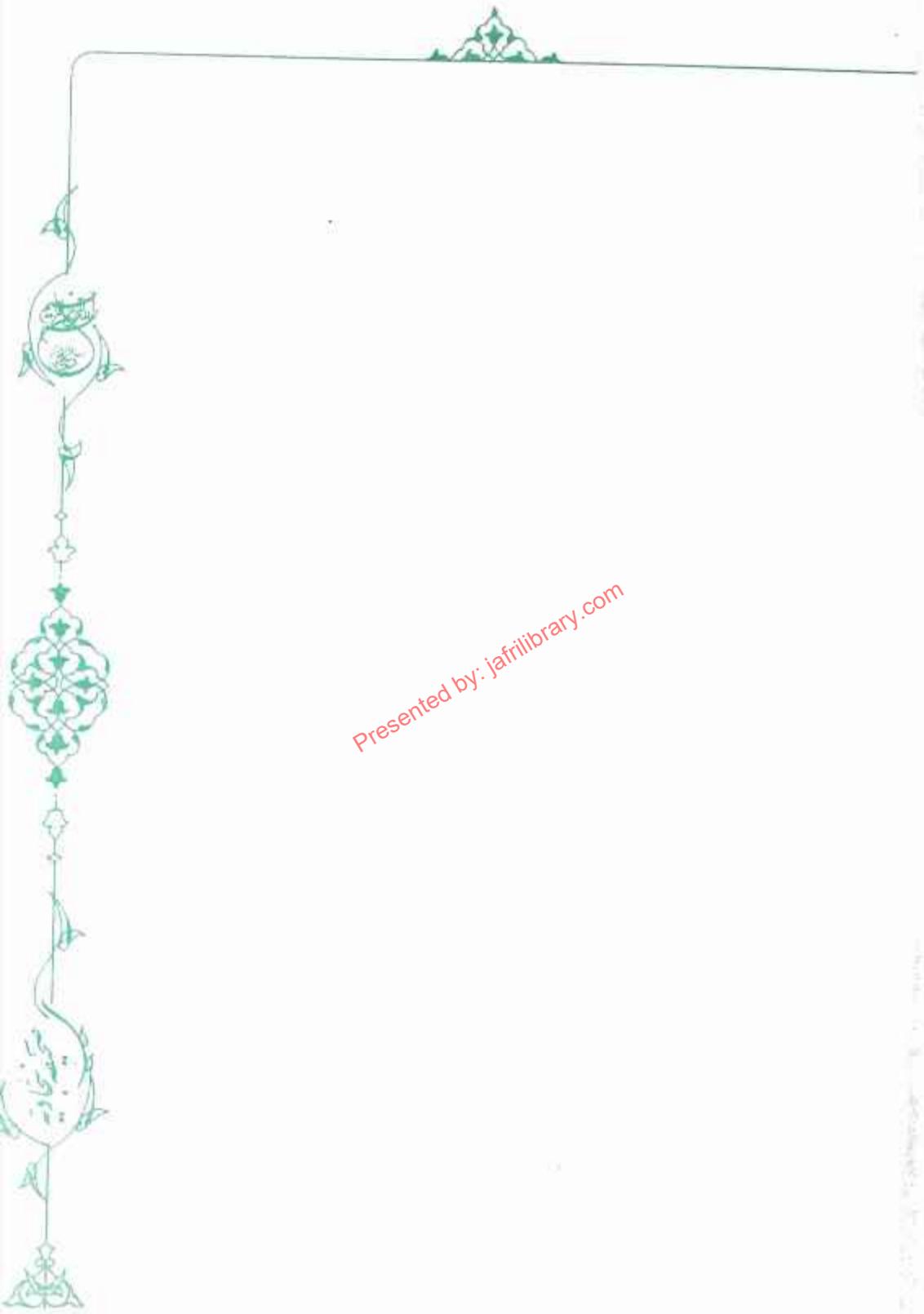
دعا کی اہم ترین ضرورت اور دعا کرنے والے کی عظیم ترین معرفت کو دیکھنا ہوتا تو کربلا کے میدان میں دیکھتے جہاں ہر مصیبت، ہر آفت، ہر بلا، مصیبت زدہ انسان کو بد دعا کی وقوت وے رہی

ہے۔ ہر قربانی مال کو اپنے لال کی سلامتی کی دعا پر مجبور کر رہی ہے، ہر اجزتی ہوئی مالگ، ہٹتی ہوئی جوانی، برباد ہوتا ہوا سہاگ پھر دعا پر آمادہ کر رہا ہے، لیکن نہ کوئی مال اذن امام کے بغیر بچپن کی سلامتی کی دعا کرتی ہے، نہ کوئی خاتون اپنے گود کے خالی کرنے والے، اپنے سہاگ کو اجازت نے والے اور اپنے باغ تمنا کو بر باد کرنے والے کے حق میں بد دعا کر رہی ہے بلکہ ہر ایک کی زبان پر صبر، استقامت، قبولیت قربانی اور فوز عظیم کی دعا ہے۔ اور کیوں نہ ہوتا اس قافلہ کا قافلہ سالار وہ داناۓ رموز مشیت، ناز پر دردہ رسول اشقین ہے جس نے جوان بیٹے کا لاش اٹھایا، ۳۲ سال کے بھائی کور دیا، بھانجوں اور بھتیجوں کا داع غدیکھا، احباب و انصار کے لاثے اٹھائے، چھ میئنے کے بچے کی قربانی دی، کسن بچی کور دتا چھوڑ کر میدان میں گیا، مال کے گریبی کی آواز سنی، باپ کو میدان میں جام کوثر بکف دیکھا، نانا کو برہنہ سرتباہ حال دیکھا، کوئین میں تہلک اور تلاطم کا مشاہدہ کیا اور ان مصائب کے ہجوم میں پیشانی خاک پر رکھی تو یہی کہا کہ خدا یا میں نے اپنے وعدے کو پورا کر دیا ہے اب تو بھی نانا امت کی بخشش کا خیال رکھنا، ایسے ہی وقت میں شاعر نے حالات کی ترجمانی کی ہے کہ جب فرزند رسول نزع اعداء میں گھر گیا، زہرا کا چاند شام کی فوجوں کے بادل میں چھپ گیا، آسمان کی نگاہیں حسین کو جلاش کرنے لگیں۔

عرش پر سید قرار دل کوئین کجاست
آسمان گفت کہ مشغول دعا است حسین

ماخوذ از:

”لقوش عصمت“



أسناد الصحيفة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) حَدَّثَنَا السَّيِّدُ الْأَجْلُ نَجْمُ الدِّينِ بَهَاءُ الشَّرْفِ أَبُو الْحَسَنِ

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ أَخْمَدَ بْنُ عَلَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى
الْعَلَوِيِّ الْحَسِينِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ (٢) قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ السَّعِيدُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

مُحَمَّدُ بْنُ أَخْمَدَ بْنِ شَهْرَيَارِ الْخَارِجِ لِخَرَانَةِ مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ سَنَةِ سِتَّ عَشْرَةَ وَ

خَمْسِيَّمَائَةٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ (٣) قَالَ سَمِعْتُهَا عَنِ الشَّيْخِ الصَّدُوقِ

أَبِي مُنْصُورِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَخْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَكْبَرِيِّ الْمُعَدِّلِ

رَحْمَةُ اللَّهِ عَنِ أَبِي الْمُفْضَلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَلِّبِ الشَّيْبَانِيِّ (٤)

قَالَ حَدَّثَنَا الشَّرِيفُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ

جَعْفَرٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (٥) قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ خَطَابِ الزَّيَاثِ سَنَةٌ

خَمْسٌ وَسِتُّينَ وَمَا تَيْنَ (٦) قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي عَلَىٰ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَغْلَمِ

بِنَامِ خَدَائِيِّ رَحْمَنْ وَرَحِيمْ

اسناد صحیفہ کاملہ

(۱) ہم سے سید جلیل القدر (ستارہ دین و جمال شرافت) ابو الحسن محمد بن الحسن بن احمد بن علی بن محمد بن عمر بن حکیم علوی حسکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور فرمایا
(۲) کہ میں شیخ سعید ابو عبد اللہ محمد بن علی بن شہر یار خازن خزانہ روضۃ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے ماہ ربیع الاول ۲۵۶ھ میں خبر دی ہے کہ ان کے ساتھی یہ صحیفہ پڑھا جا رہا تھا اور میں ان رہا تھا اور انہوں نے فرمایا:

(۳) کہ اس کو میں نے شیخ صدوق ابو منصور محمد بن احمد بن عبد العزیز العکبری رحمۃ اللہ علیہ سے سنائے جنہیں عادل قرار دیا گیا ہے اور انہوں نے اسے ابو الفضل محمد بن عبد اللہ بن المطلب الشیبانی سے نقل کیا ہے کہ:

(۴) انہوں نے فرمایا کہ ہم سے صاحب شرف ابو عبد اللہ بن المطلب الشیبانی نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم سے صاحب شرف ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن جعفر بن الحسن بن جعفر بن الحسن بن الحسن بن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے بیان کیا ہے (۵) اور ان کا کہنا ہے کہ ہم سے عبد اللہ بن عمر بن خطاب (روغن فرش) نے ۲۶۵ میں بیان کیا ہے کہ (۶) مجھ سے میرے ماموں علی بن نعمان علم نے یہ کہہ کر بیان کیا ہے:

(٧) قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ مُتَوَكِّلِ الشَّفَعِيُّ الْبَلْخِيُّ عَنْ أَبِيهِ مُتَوَكِّلِ بْنِ هَارُونَ (٨) قَالَ لَقِيَتِ يَحْيَى بْنَ زَيْدَ بْنَ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى الْخَرَاسَانَ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ فَسَلَمَ عَلَيْهِ (٩) فَقَالَ لِي مِنْ أَنْ أَقْبَلَتِ قُلْتُ مِنَ الْحَجَّ (١٠) فَسَأَلَنِي عَنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ بِالْمَدِينَةِ وَأَحْفَنِي السُّؤَالَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِهِ وَخَبْرِهِمْ وَخَزْنِهِمْ عَلَى أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامِ (١١) فَقَالَ لِي قَدْ كَانَ عَمِّي مُحَمَّدٌ بْنٌ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشَارَ عَلَى أَبِيهِ بِتَرْكِ الْخُرُوجِ وَعَرَفَهُ إِنْ هُوَ خَرَجَ وَفَارَقَ الْمَدِينَةَ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ مَصِيرُ أُمْرِهِ فَهَلْ لَقِيَتِ ابْنَ عَمِّي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ قُلْتُ نَعَمْ (١٢) قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَهُ يَذَكُّرُ شَيْئًا مِنْ أَفْرِي قُلْتُ نَعَمْ (١٣) قَالَ بِمَ ذَكَرَنِي خَبَرْنِي قُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاكَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَقْبِلَكَ بِمَا سَمِعْتَهُ مِنْهُ (١٤) فَقَالَ أَبِي الْمَوْتِ تُخَوِّفُنِي هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ تُقْتَلُ وَتُضْلَبُ كَمَا قُتِلَ أَبُوكَ وَصُلِّبَ (١٥) فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ يَا مُتَوَكِّلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَيْدِي هَذَا الْأَمْرِ بِنَا وَجَعَلَ لَنَا الْعِلْمَ وَالسَّيْفَ فَجُمِعَا لَنَا وَخُصَّ بِنُوْعَمْنَا بِالْعِلْمِ وَخَدَهُ (١٦) فَقُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاءَكَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّاسَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ جَعْفَرِ عَلَيْهِ السَّلَامِ أَمْيَلَ مِنْهُمْ إِلَيْكَ وَإِلَى أَبِيكَ (١٧) فَقَالَ إِنَّ عَمِّي مُحَمَّدٌ بْنٌ عَلَى وَ

(۷) مجھ سے عمر بن متوكل شفیعی بھی نے اپنے والد متوكل بن ہارون کے خوالسے بیان کیا ہے (۸) کہ میں نے بھی بن زید بن علی علیہ السلام سے (جاتا زید کی شہادت کے بعد) ملاقات کی جب کہ وہ عازم سفر خراسان تھے اور میں نے سلام کیا (۹) تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جس بیت اللہ سے (۱۰) انہوں نے اپنے اہل خانہ اور مدینہ میں اپنے اہناء عم (بھائیوں) کے بارے میں سوال کیا اور خاص طریقہ سے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا۔ تو میں نے سارے خاندان کے اور خصوصیت کے ساتھ حضرت جعفر کے حالات بیان کئے اور بتایا کہ حضرت جعفر ان کے والد زید بن علی علیہ السلام کے بارے میں کافی رنجیدہ ہیں۔

(۱۱) انہوں نے کہا کہ میرے پچھا محمد بن علی باقر علیہ السلام نے میرے والد کو اشارہ دیا تھا کہ خروج نہ کریں ورنہ اگر خروج کر کے مدینہ سے نکل جائیں گے تو انہاں کا راجحانہ ہو گا۔ تو کیا تم نے میرے بھائی جعفر بن محمد سے ملاقات کی ہے؟ میں نے کہا یہ نہیں۔

(۱۲) کہا کہ وہ میرے بارے میں تو کچھ نہیں کہا رہے تھے؟ میں نے کہا یہ نہیں آپ کا ذکر رہے تھے (۱۳) انہوں نے کہا کہ کیا فرمائے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان۔ میں وہ نہیں بتانا چاہتا ہوں جو میں نے ان سے سنائے (۱۴) انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھے موت سے ڈر رہے ہو؟ بتاؤ تو کسی کہ کیا نہیں؟ میں نے کہا کہ میں نے ان کی زبان سے یہ بات سنی ہے کہ آپ قتل کئے جائیں گے اور آپ کو سولی پر اسی طرح لٹکایا جائے گا جیسے آپ کے والد بزرگوں کو لٹکایا گیا تھا (۱۵) یہ سن کر ان کے چہرے کارگی بدل گیا اور فرمایا کہ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ اے متوكل! دیکھو پروردگار نے اس دین کی تائید علم اور تلوار کے ذریعہ کی ہے۔ اور ہم میں دونوں چیزوں کو جمع کر دیا ہے جب کہ ہمارے پیچا زاد بھائیوں کے پاس صرف علم ہے۔ (۱۶) میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان۔ میں نے لوگوں کو آپ کے بھائی جعفر کی طرف آپ اور آپ کے والد سے زیادہ رخ کرتے دیکھا ہے:

ابنَة جَعْفَرَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دَعَوَا النَّاسَ إِلَى الْحَيَاةِ وَ نَحْنُ دَعَوْنَا هُمْ إِلَى
الْمَوْتِ (١٨) فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَهُمْ أَعْلَمُ أَمْ أَنْتُمْ فَأَطْرَقَ إِلَى
الْأَرْضِ مَلِيَّاً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ قَالَ كُلُّنَا لَهُ عِلْمٌ غَيْرَ أَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ كُلُّ مَا
نَعْلَمُ وَ لَا نَعْلَمُ كُلُّ مَا يَعْلَمُونَ (١٩) ثُمَّ قَالَ لِي أَكْتَبْتَ مِنْ ابْنِ عَمِّي شَيْئاً
قُلْتُ نَعَمْ (٢٠) قَالَ أَرِنِيهِ فَأَخْرَجْتُ إِلَيْهِ وُجُوهاً مِنَ الْعِلْمِ وَ أَخْرَجْتُ لَهُ
دُعَاءً أَمْلَاهُ عَلَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلَى
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَمْلَاهُ عَلَيْهِ وَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ مِنْ دُعَاءِ أَبِيهِ عَلَى بْنِ الْحُسَينِ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ دُعَاءِ الصَّحِيفَةِ الْكَاملَةِ (٢١) فَنَظَرَ فِيهِ يَحْمِي حَتَّى
أَتَى عَلَى ءَاخِرِهِ وَ قَالَ لِي أَتَأْذِلُ فِيهِ نَسْخَهُ فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ
أَتَسْتَأْذِنُ فِيمَا هُوَ عَنْكُمْ (٢٢) فَقَالَ أَمَا لَأُخْرِجَنَ إِلَيْكَ صَحِيفَةً مِنْ
الدُّعَاءِ الْكَاملِ مِمَّا حَفِظَهُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ وَ إِنَّ أَبِي أَوْصَانِي بِصَوْنِهَا وَ مَنْعِها
غَيْرَ أَهْلِهَا (٢٣) قَالَ عَمِيرٌ قَالَ أَبِي فَقَمْتُ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْ رَأْسَهُ وَ قُلْتُ لَهُ وَ
اللَّهِ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي لَأَدِينُ اللَّهَ بِحُبِّكُمْ وَ طَاعَتُكُمْ وَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ
يُسْعِدَنِي فِي حَيَاتِي وَ مَمَاتِي بِوَلَائِكُمْ (٢٤) فَرَمَى صَحِيفَتِي الَّتِي
دَفَعْتُهَا إِلَيْهِ إِلَى غَلامٍ كَانَ مَعَهُ وَ قَالَ أَكْتُبْ هَذَا الدُّعَاءِ بِخَطِّي بَيْنَ حَسَنِ
وَ أَغْرِضَهُ عَلَى لَعْلَى أَخْفَظُهُ فَإِنِّي كُنْتُ أَطْلُبُهُ مِنْ جَعْفَرٍ حَفَظَهُ اللَّهُ
فِيمَنْعِنِيهِ (٢٥) قَالَ مُتَوَكِّلٌ فَنَدِمْتُ عَلَى مَا فَعَلْتُ وَ لَمْ أَذِرْ مَا

(۱۷) کہا کہ بات یہ ہے کہ ہمارے پچھا محمد بن علی اور آپ کے فرزند جعفر؛ بھائی لوگوں کو زندگی کی دعوت دیتے ہیں۔ (۱۸) اور ہم موت کی دعوت دیتے ہیں میں نے عرض کی کہ فرزند رسول وہ حضرات زیادہ علم رکھتے ہیں یا آپ؟ یہ سن کر بھائی نے تھوڑی دری سر جھکا لیا اور اس کے بعد سراخا کر بولے کہ ہم سب کے پاس علم ہے لیکن ہمارے معلومات کو وہ جانتے ہیں اور ان کی معلومات کا علم ہم لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ (۱۹) اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم نے میرے پچازاد بھائی سے کچھ نوٹ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا پیش کر۔

(۲۰) انہوں نے کہا زادکھلاؤ میں نے مختلف علوم نکال کر پیش کر دیے اور ایک دعا بھی دکھلائی جو مجھے امام ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام نے یہ کہہ کر لکھوائی تھی کہ یہ انھیں ان کے والد حضرت محمد بن علی علیہ السلام نے لکھوائی ہے اور یہ خبر دی سے کہ یہ صحیفہ کامل میں ان کے والد علی بن الحسین علیہ السلام کی دعا ہے (۲۱) بھائی نے اسے اول سے آخر تک پڑھا کر کہ اجازت ہے کہ میں اسے نقل کروں؟ میں نے کہا فرزند رسول! آپ اس چیز کی اجازت طلب کر رہے ہیں جو بھائی کے گھر کی ہے۔

(۲۲) فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک صحیفہ پیش کروں جس میں یہ کامل دعا ہے جسے میرے والد نے اپنے والد امام سجاد علیہ السلام سے محفوظ کیا ہے اور مجھے نصیحت کی ہے کہ میں اسے محفوظ رکھوں اور کسی نااہل کے حوالہ نہ کروں۔

(۲۳) عیسر ناقل ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں نے انھوں کران کے سر کا بوسہ لیا اور عرض کی کہ فرزند رسول! خدا گواہ ہے کہ میرا دین آپ حضرات کی محبت و اطاعت ہے اور میں اسی بنیاد پر خدا سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے موت و حیات دونوں میں آپ کی ولایت کے طفیل میں نیک بخت قرار دے۔ (۲۴) یہ کہہ کر آپ نے میرے صحیفہ کو اپنے ایک غلام کے حوالہ کر دیا اور فرمایا کہ اسے بہترین اور واضح خط میں لکھ کر میرے سامنے پیش کروتا کہ میں اسے محفوظ کر سکوں کہ میں خود اس دعا کو حضرت جعفر سے مانگ رہا تھا اور وہ برابر انکار کر رہے تھے۔

أَصْنَعُ وَلَمْ يَكُنْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَقْدَمَ إِلَى الْأَذْفَعَةِ إِلَى أَحَدٍ
 (٢٦) ثُمَّ دَعَا بِعَيْبَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا صَحِيفَةً مُفْقَلَةً مَخْتُومَةً فَنَظَرَ إِلَى
 الْخَاتَمِ وَقَبْلَهُ وَبَكَى ثُمَّ فَضَّهُ وَفَتَحَ الْقُفلَ ثُمَّ نَشَرَ الصَّحِيفَةَ وَوَضَعَهَا
 عَلَى عَيْنِهِ وَأَمْرَهَا عَلَى وَجْهِهِ (٢٧) وَقَالَ وَاللَّهِ يَا مُتَوَكِّلُ لَوْلَا مَا
 ذَكَرْتَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَمِّي إِنِّي أُفْتَلُ وَأَضْلَبُ لَمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَلَكُنْتُ
 بِهَا ضَنِينَا (٢٨) وَلَكِنِي أَغْلَمُ أَنْ قَوْلَهُ حَقٌّ أَخْدَهُ عَنْ أَبَائِهِ وَأَنَّهُ سَيَصْحُ
 فَيَحْفَظُ أَنْ يَقْعُ مِثْلُ هَذَا الْعِلْمِ إِلَى بَنِي أُمَّيَّةَ فَيُكْتُمُوهُ وَيَدْخُرُوهُ فِي
 خَزَانَتِهِمْ لَا نُفْسِهِمْ (٢٩) فَاقْبِضُهَا وَأَكْفِنِيهَا وَتَرَبَّصُ بِهَا فَإِذَا قَضَى اللَّهُ
 مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ هَوْلَاءِ الْقَوْمِ هَا هُوَ قَاضٍ فِيهِ أَمَانَةً لَيْ عِنْدَكَ حَتَّى
 تُوَصِّلَهَا إِلَى أَبْنَى عَمِّي مُحَمَّدٍ وَإِبْرَاهِيمَ
 (٣٠) قَالَ الْمُتَوَكِّلُ فَقَبَضَ الصَّحِيفَةَ فَلَمَّا قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ صَرَّثَ
 إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَهُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَدَّثَتْهُ الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى
 فَبَكَى وَاشْتَدَّ وَجْهُهُ بِهِ (٣١) وَقَالَ رَحْمَ اللَّهُ أَبْنَى عَمِّي وَالْحَقَّةُ بِشَابِائِهِ وَ
 أَجْدَادِهِ (٣٢) وَاللَّهِ يَا مُتَوَكِّلُ مَا مَنَعَنِي مِنْ دَفْعِ الدُّعَاءِ إِلَيْهِ إِلَّا الَّذِي
 خَافَهُ عَلَى صَحِيفَةِ أَبِيهِ وَأَيْنَ الصَّحِيفَةُ فَقُلْتَ هَا هِيَ فَفَتَحَهَا وَقَالَ هَذَا
 وَاللَّهِ خَطُّ عَمِّي زَيْدٍ وَدُعَاءُ جَدِّي عَلَى بْنِ الْحُسَينِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

(۲۵) متول کا بیان ہے کہ یہ سن کر مجھے بیحد شرمندگی ہوئی کہ میں نے انھیں کیوں دے دیا اور یہ کچھ کچھ میں نہیں آیا کہ میں اب کیا کروں۔ جب کہ حضرت عجفر نے کسی کو دینے کو منع بھی نہیں فرمایا تھا۔

(۲۶) اس کے بعد آپ نے ایک صندوق نکالا اور اور اس میں سے ایک صحیفہ برآمد کیا جس پر قتل اور مہرگی ہوئی تھی۔ انھوں نے مہر کو دیکھ کر بوس دیا اور پھر اسے توڑ کر قتل کوکھلا اور صحیفہ کو پھیلا دیا اور پھر اپنی آنکھوں سے لگایا اور چہرہ پر پھیر کر فرمایا (۲۷)۔ خدا کی قسم متول! اگر تم نے ابن عم کا یہ قول نقل نہ کیا ہوتا کہ میں قتل کیا جاؤں گا اور مجھے سوی پر لٹکایا جائے گا تو میں ہرگز اسے تمھارے حوالہ نہ کرتا اور اس مسئلہ میں بجل سے کام لیتا۔

(۲۸) لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کا قول بحق ہے اور یہ انھوں نے اپنے بزرگوں سے حاصل کیا ہے اور عतیریب یہ صحیح ہو کر رہے گا لہذا مجھے خوف ہے کہ یہ علم بنی امیہ کے ہاتھ نہ لگ جائے تو وہ اسے چھپا دیں یا اپنے خزانوں میں اپنی ذات کے لئے محفوظ کر لیں۔ (۲۹) لہذا تم اسے لے کر اس کی حفاظت کرو اور اس وقت کا انتظار کرو جب پروردگار میرے اور قوم کے حالات کا فیصلہ کر دے تو یہ تمہارے پاس میری امانت رہے گی بیہاں تک کتم اسے ابنا عم محمد وابراہیم (فرزدان عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی علیہ السلام) تک پہنچا دو کہ وہی دونوں میرے بعد اس امر کے ذمہ دار ہوں گے (۳۰) متول کا بیان ہے کہ میں نے اس صحیفہ کو لے لی اور اس کے بعد جب بھی کاسارا واقعہ بیان کیا جس پر آپ نے گریہ فرمایا اور بیحد محروم ہوئے۔

(۳۱) اور فرمایا کہ خدا میرے چیاز اور بھائی پر رحمت نازل کرے اور انھیں ان کے آباء و اجداد سے ملادے۔

(۳۲) خدا گواہ ہے اے متول! کہ مجھے دعا کو دینے سے اس امر نے روکا تھا جس کا خوف بھی کو اپنے والد کے صحیفہ کے بارے میں تھا لاؤ دیکھیں وہ صحیفہ کہاں ہے؟ میں نے صحیفہ کو پیش کر دیا آپ نے اسے کھول کر دیکھا اور فرمایا کہ خدا کی قسم یہ میرے چیاز یہ کی تحریر ہے اور یہ میرے جد حضرت علی بن

(٣٣) ثُمَّ قَالَ لَابْنِهِ قُمْ يَا إِسْمَاعِيلُ فَأَتَنِي بِالدُّعَاءِ الَّذِي أَمْرَتُكَ بِحَفْظِهِ
وَصَوْنِهِ فَقَامَ إِسْمَاعِيلُ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً كَانَهَا الصَّحِيفَةُ الَّتِي دَفَعَهَا إِلَى
يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ (٣٤) فَقَبَّلَهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَوَضَعَهَا عَلَى عَيْنِهِ وَقَالَ هَذَا
خَطُّ أَبِي وَإِمْلَاءُ جَدِّي عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِمَشْهِدِ مُنْبَىٰ (٣٥) فَقُلْتُ يَا ابْنَ
رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ أَغْرِضَهَا مَعَ صَحِيفَةِ زَيْدٍ وَيَحْيَى فَادْنِ لِي فِي
ذَلِكَ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُكَ لِذَلِكَ أَهْلًا (٣٦) فَنَظَرْتُ وَإِذَا هُمَا أَمْرَزَا
وَاحِدًا وَلَمْ أَجِدْ حَرْفًا مِنْهَا يُخَالِفُ مَا فِي الصَّحِيفَةِ الْأُخْرَى (٣٧) ثُمَّ
اسْتَأْذَنْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَفْعِ الصَّحِيفَةِ إِلَى بْنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤْذُوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا نَعَمْ فَادْفَعُهَا
إِلَيْهِمَا (٣٨) فَلَمَّا نَهَضْتُ لِلقاءِهِمَا قَالَ إِلَيْيَكَ (٣٩) ثُمَّ وَجَهَ إِلَيَّ
مُحَمَّدٌ وَإِبْرَاهِيمَ فَجَاءَ افْقَالَ هَذَا مِيرَاثُ ابْنِ عَمِّكُمَا يَحْيَى مِنْ أَبِيهِ قَدْ
خَصَّكُمْ بِهِ دُونَ إِخْوَتِهِ وَنَحْنُ مُشَرِّطُونَ عَلَيْكُمَا فِيهِ شَرْطًا (٤٠) فَقَالَا
رَحِمَكَ اللَّهُ قُلْ فَقُولُكَ الْمَقْبُولُ (٤١) فَقَالَ لَا تَخْرُجَا بِهَذِهِ الصَّحِيفَةِ
مِنَ الْمَدِينَةِ (٤٢) قَالَا وَلَمْ ذَلِكَ (٤٣) قَالَ إِنَّ ابْنَ عَمِّكُمَا خَافَ
عَلَيْهَا أَمْرًا أَخَافُهُ أَنَا عَلَيْكُمَا (٤٤) قَالَا إِنَّمَا خَافَ عَلَيْهَا حِينَ عَلِمَ أَنَّهُ
يُقْتَلُ (٤٥) فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنْتُمَا فَلَأَتَأْمَنَا فَوَاللَّهِ
إِنِّي لَأَغْلَمُ أَنْكُمَا سَتَخْرُجُ جَانِ كَمَا خَرَجَ وَسَقْتَلَانِ كَمَا قُتِلَ

احسین علیہ السلام کی دعا ہے۔

(۳۳) اس کے بعد اپنے فرزند اسماعیل سے فرمایا کہ جاؤ اس دعا کو لے کر آؤ جسے میں نے تمہارے پر دیکھا اور اسے محفوظ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ اسماعیل گئے اور وہ صحیفہ لے آئے جو بالکل اسی صحیفہ کے مشتمل تھا جو بیکی من زید کے حوالہ کیا گیا تھا (۳۴) آپ نے اسے یوسدیا اور آنکھوں سے لگایا اور فرمایا کہ یہ میرے پدر بزرگوار کی تحریر اور میرے جد کا املاء ہے جو انھوں نے میرے سامنے فرمایا تھا۔

(۳۵) میں نے عرض کی: فرزند رسول اگر آپ فرمائیں تو اسے زید و بیکی کے صحیفہ سے مذاہ؟ امام نے اجازت دی اور فرمایا کہ بیشک تم اس کام کے اہل ہو۔ (۳۶) چنانچہ میں نے ملا کر دیکھا تو دونوں بالکل ایک تھے اور کسی صحیفہ میں وسرے سے ایک حرفاً بھی مختلف نہیں تھا۔

(۳۷) اس کے بعد میں نے حضرت سے اجازت طلب کی کہ میں اسے اپنے فرزند عبداللہ بن الحسن کے حوالہ کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ حکم ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو لہذا تم انھیں دے سکتے ہو۔ (۳۸) اب جو میں نے دونوں کی ملاقات کیا تو فرمایا کہ زراخہبر۔ (۳۹) اس کے بعد آپ نے محمد اور ابراہیم کو طلب کیا اور جب دونوں آگئے تو فرمایا کہ یہ تھارے ابن عم کی میراث ہے جو انھیں ان کے والد بزرگوار زید سے ملی تھی، اور انھوں نے تمام بھائیوں میں تھیں اس کے لئے منتخب کیا ہے اور ہم بھی تم پر ایک شرط عائد کر رہے ہیں۔

(۴۰) دونوں نے عرض کی کہ (خدا آپ پر رحمت نازل کرے) فرمائیے ہمیں آپ کی ہر شرط منظور ہے۔ (۴۱) آپ نے فرمایا کہ خبردار اس صحیفہ کو لے کر مدینہ سے باہر نہ جانا۔ (۴۲) عرض کی کیوں؟ (۴۳) فرمایا کہ تمہارے ابن عم کو ایک بات کا خوف تھا اور اس کا خوف مجھے بھی ہے۔

(۴۴) انھوں نے کہا کہ انھیں یہ خوف اس وقت پیدا ہوا تھا جب انھیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ شہید کر دیے جائیں گے۔

(۴۵) فرمایا کہ تم بھی اپنے کو محفوظ نہ سمجھنا خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ تم بھی انھیں کی طرح قیام

(٣٦) فَقَامَا وَهُمَا يَقُولَانِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (٣٧)
 فَلَمَّا خَرَجَا قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُتَوَكِّلُ كَيْفَ قَالَ لَكَ
 يَخْبِي إِنَّ عَمَّيْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلَىٰ وَابْنَهُ جَعْفَرًا دَعَوَا النَّاسَ إِلَى الْحَيَاةِ وَ
 دَعَوْنَاهُمْ إِلَى الْمَوْتِ (٣٨) قُلْتُ نَعَمْ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَدْ قَالَ لِي ابْنُ
 عَمِّكَ يَخْبِي ذَلِكَ (٣٩) فَقَالَ يَرَحُمُ اللَّهُ يَخْبِي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ أَخْذَتْهُ
 نَفْسَهُ وَهُوَ عَلَىٰ مِنْبَرِهِ (٤٠) فَرَأَى فِي مَنَامِهِ رِجَالًا يَنْزُونَ عَلَىٰ مِنْبَرِهِ نَزْوَ
 الْقِرَادَةِ يَرُدُّونَ النَّاسَ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمُ الْقَهْقَرِيِّ (٤١) فَاسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ جَالِسًا عَلَىٰ الْحُزْنِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ (٤٢) فَأَتَاهُ
 جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْبَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً
 لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةِ الْمَلْعُونَةِ فِي الْقُرْءَانِ وَنُخَوْفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا
 كَبِيرًا) يَعْنِي بَنِي أُمَّيَّةَ (٤٣) قَالَ يَا جِبْرِيلُ أَعْلَىٰ عَهْدِي يَكُونُونَ وَفِي
 زَمْنِي (٤٤) قَالَ لَا وَلَكِنْ تَدُورُ رَحْيُ الْإِسْلَامِ مِنْ مَهَا جَرِكَ فَلَمَّا
 بِذَلِكَ عَشْرَأَثْمَ تَدُورُ رَحْيُ الْإِسْلَامِ عَلَىٰ رَأْسِ خَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ
 مَهَا جَرِكَ فَتَلَبَّثَ بِذَلِكَ خَمْسَأَثْمَ لَا بُدَّ مِنْ رَحْيٍ ضَالَّةٍ هِيَ قَائِمَةٌ
 عَلَىٰ قُطْبِهَا ثُمَّ مُلْكُ الْفَرَايَعَةِ (٤٥) قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي
 لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ

کرو گے اور آخر میں شہید کر دیئے جاؤ گے (۳۶) یہ سن کر وہ دونوں انٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ساری قوت اور طاقت خدا نے علی عظیم کے ہاتھوں میں ہے۔

(۳۷) اس کے بعد جب دونوں چلے گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ متوكل! کیا تم سے سمجھی نے یہ بات کہی تھی کہ محمد باقر علیہ السلام اور جعفر علیہ السلام لوگوں کو زندگی کی دعوت دیتے ہیں اور ہم مرنے کا پیغام دیتے ہیں۔

(۳۸) میں نے عرض کی کہ خدا آپ کو سلامت رکھے بیٹھ کہی تھی (۳۹) فرمایا کہ اللہ سے سمجھی پر حرم کرے مجھ سے میرے والد بزرگوار نے اپنے والد اور جد کے حوالہ سے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتب رسول اکرم کی آنکھ لگ گئی (۴۰) تو کیا دیکھا کہ آپ کے منبر پر بندراچک رہے ہیں اور لوگوں کو اٹھ پاؤں پر اُنے نہب کی طرف پلنار ہے ہیں (۴۱) تو حضرت چونکہ کراٹھ گئے اور انہی کی رنجیدہ نظر آنے لگے۔

(۴۲) جس کے بعد جریل نے آ کر یہ بیعت کر دیہ پیش کی۔ اے پیغمبر ہم نے آپ کو جو خواب دکھلایا ہے اسے بھی لوگوں کے لئے وجہ آزمائش قرار دیا ہے (Presented by jafrilibrary.com) اس شجرہ کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم ان میں خوف خدا پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی سرگشی میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ (شجرہ ملعونہ یعنی بنی امیہ)

(۴۳) یہ سن کر پیغمبر نے پوچھا جریل! کیا وہ لوگ میرے عہد پر اور میرے زمانہ میں ہوں گے؟ عرض کی نہیں۔ (۴۴) لیکن اسلام کی چکلی تھماری بھرت کے پنیس سال کے بعد پھر چلے گی اور پانچ سال کے بعد رُک جائے گی۔ اور پھر گراہی کی چکلی مسلسل چلتی رہے گی اور اقتدار فرعون کے ہاتھ میں آجائے گا۔

(۴۵) اس کے بعد فرمایا کہ پروردگار نے انا از لانا میں اس مقصد کی وضاحت کی ہے کہ شب قدر اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جس میں بنی امیہ کی حکومت ہو اور شب قدر نہ ہو۔

تَمْلِكُهَا بَنُو أُمَّةٍ لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (٥٦) قَالَ فَأَطْلَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ بَنِي أُمَّةَ تَمْلِكُ سُلْطَانَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَمُلْكَهَا طُولَ هَذِهِ الْمُلْكَةِ (٥٧) فَلَوْ طَاولَتْهُمُ الْجِبَالُ لَطَالُوا عَلَيْهَا حَتَّىٰ يَأْذَنَ اللَّهُ تَعَالَىٰ بِزَوَالِ مُلْكِهِمْ وَهُمْ فِي ذَلِكَ يَسْتَشْعِرُونَ عَدَاوَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَبَغْضَنَا (٥٨) أَخْبَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ بِمَا يَلْقَى أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلُ مَوْدِيهِمْ وَشَيْعَتِهِمْ مِنْهُمْ فِي أَيَّامِهِمْ وَمُلْكِهِمْ (٥٩) قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِيهِمْ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَضْلُونَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ) (٦٠) وَنَعْمَةُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ وَأَهْلُ بَيْتِهِ حُبُّهُمْ إِيمَانٌ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ وَبَغْضُهُمْ كُفْرٌ وَنَفَاقٌ يُدْخِلُ النَّارَ (٦١) فَأَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَاهُهُ ذَلِكَ إِلَى عَلَىٰ وَأَهْلِ بَيْتِهِ (٦٢) قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا خَرَجَ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ إِلَى قِيَامِ قَاتِلِنَا أَحَدٌ لِيُدْفَعَ ظُلْمًا أَوْ يَنْعَشَ حَقًّا إِلَّا اضْطَلَمْتُهُ الْبَلِيلَةُ وَكَانَ قِيَامُهُ زِيَادَةً فِي مَكْرُوهِنَا وَشَيْعَتِنَا (٦٣) قَالَ الْمُتَوَكِّلُ بْنُ هَارُونَ ثُمَّ أَمْلَى عَلَىٰ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَذْعِيَةَ وَهِيَ خَمْسَةُ وَسَبْعُونَ بَابًا سَقَطَ عَنْيِّ مِنْهَا أَحَدُ عَشَرَ بَابًا وَحَفِظَتْ مِنْهَا نِيَفًا وَسِتِّينَ بَابًا (٦٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَضِّلِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُوزِبَهِ أَبُوبَكْرُ الْمَدَائِنِيُّ الْكَاتِبُ نَزِيلُ الرَّحْبَةِ فِي دَارِهِ (٦٥) قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَخْمَدَ بْنِ مُسْلِمٍ

(۵۶) گویا پروردگار نے اپنے بنی کو باخبر کر دیا تھا کہ بنی امیہ ہزار میلے تک حکومت کریں گے اور اقتدار نہیں کے ہاتھوں میں رہے گا (۵۷) کہ پہاڑ بھی مقابلہ میں آ جائیں گے تو یہ اونچے ہی رہیں گے لیکن اس کے بعد پروردگار ان کے زوال کا حکم دے دے گا لیکن ہزار میلے تک ان کا شعار ہم الہ بیت کی عدالت اور ان سے بغضہ ہی ہو گا۔

(۵۸) پروردگار عالم نے اپنے بنی کو پہلے ہی باخبر کر دیا تھا کہ ان کے الہ بیت اور دوست دار اور شیعہ بنی امیہ کے دور اقتدار میں کن کن مصائب کا سامنا کریں گے (۵۹) اور انہیں بنی امیہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ”کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے نعمت خدا کو کفر میں تبدیل کر دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں وارد کر دیا جہاں وہ جلتے رہیں گے اور وہ بدترین نجات کا نہ ہے۔

(۶۰) یہاں نعمت خدا سے مراد حضرت مجھے ﷺ اور ان کے اہلبیت علیہم السلام میں جن کی محبت وہ ایمان ہے جو جنت میں داخلہ دلوتا ہے اور ان کی دشمنی و نفاق ہے جو وصال جہنم کر دیتی ہے۔

(۶۱) رسول اکرم ﷺ نے یہ راز حضرت علی علیہ السلام اور دیگر الہ بیت علیہم السلام کو بتا دیا تھا متکل کا بیان ہے کہ۔ (۶۲) اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ ہمارے گھرانے میں قیام قائم سے پہلے جو شخص بھی ظلم کو دفع کرنے یا حق کو سر بلند کرنے کے لئے قیام کرے گا اسے بلا میں بر باد کریں گی اور اس کا قیام ہمارے اور ہمارے چاہنے والوں کے مصائب میں اضافہ کر دے گا۔

(۶۳) متکل ابن ہارون کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نے مجھے دعاوں کے ۵۷ باب لکھوائے جن میں سے اباب مجھ سے ضالع ہو گئے اور سانچھے سے کچھ دا پریا درہ گئے۔

(۶۴) اور ابو لمفہل نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ مجھ سے محمد بن الحسن بن روزبہ ابوکبر المدائی کا تب نے بیان کیا ہے جو رجب میں اپنے گھر میں وارد ہوئے تھے (۶۵) اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن سلم المطہری نے بیان کیا ہے کہ:

المُطَهَّرُ (٢٦) قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مُتَوَكِّلِ الْبَلْخِيِّ عَنْ أَبِيهِ
الْمُتَوَكِّلِ بْنِ هَارُونَ (٢٧) قَالَ لَقِيتُ يَحْيَىً بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَلَىٰ عَلَيْهِمَا
 السَّلَامُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ إِلَى رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ الَّتِي
 ذَكَرَهَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبَائِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ (٢٨) وَفِي رِوَايَةِ
المُطَهَّرِ ذِكْرُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ :

- (١) التَّحْمِيدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.
- (٢) الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ.
- (٣) الصَّلَاةُ عَلَى حَلَةِ الْعَرْشِ.
- (٤) الصَّلَاةُ عَلَى مُصَدْقِي الرُّسُلِ
- (٥) دُعَائُهُ لِنَفْسِهِ وَخَاصَّتِهِ.
- (٦) دُعَائُهُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ.
- (٧) دُعَائُهُ فِي الْمُهْمَمَاتِ.
- (٨) دُعَائُهُ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ.
- (٩) دُعَائُهُ فِي الْإِشْتِيَاقِ.
- (١٠) دُعَائُهُ فِي الْلَّجَاجِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.
- (١١) دُعَائُهُ بِخَوَاتِمِ الْخَيْرِ.
- (١٢) دُعَائُهُ فِي الْإِعْتِرَافِ.

(۶۶) مجھ سے میرے باپ نے عیسیٰ بن متوكل بھنی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد متوكل بن ہارون سے روایت کی ہے کہ:

(۶۷) میں نے یحیٰ بن زید بن علی سے ملاقات کی۔ اور پھر مکمل حدیث کو رسول اکرم ﷺ کے خواب تک نقل کیا ہے جسے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے آباء کرام کے حوالہ سے نقل کیا تھا۔

(۶۸) مطہری کی اس روایت میں ابواب کا بھی ذکر کیا گیا ہے:

۱۔ حمد پر وردگار۔

۲۔ صلوٰات بر محمد وآل محمد ﷺ۔

۳۔ صلوٰات بر حاملان عرش۔

۴۔ صلوٰات بر مصدقین رسول۔

۵۔ اپنے اور اپنے خواص کے لئے۔

۶۔ صحیح و شام کی دعا۔

۷۔ اہم امور کی دعا۔

۸۔ خدا کی پناہ چاہئے کی دعا۔

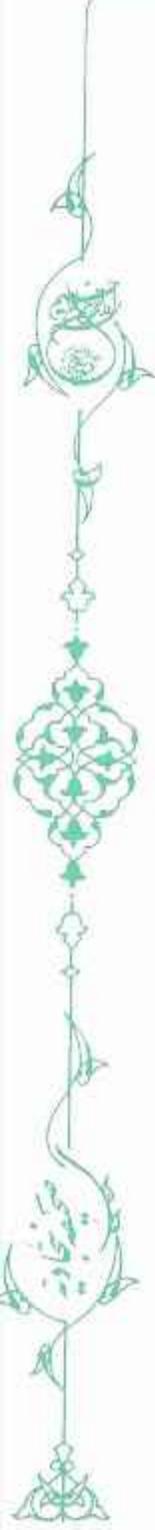
۹۔ اشتیاق طالب مغفرت کی دعا۔

۱۰۔ پروردگار سے انجاء کرنے کی دعا۔

۱۱۔ خاتمہ بالشیر ہونے کی دعا۔

۱۲۔ اعتراض کی دعا۔

- (١٣) دُعائة في طلب الحوائج.
- (١٤) دُعائة في الظلامات.
- (١٥) دُعائة عند المرض.
- (١٦) دُعائة في الاستقالة.
- (١٧) دُعائة على الشيطان.
- (١٨) دُعائة في المخذورات.
- (١٩) دُعائة في الاستسقاء.
- (٢٠) دُعائة في مَكَارِمِ الأخلاق.
- (٢١) دُعائة إذا أحزنَه أمر.
- (٢٢) دُعائة عند الشدة.
- (٢٣) دُعائة بالعافية.
- (٢٤) دُعائة لأبويه.
- (٢٥) دُعائة لولده.
- (٢٦) دُعائة لغير ابنه وأوليائه.
- (٢٧) دُعائة لأهل الشغور.
- (٢٨) دُعائة في التفزع.
- (٢٩) دُعائة إذا قُتِّرَ عليه الرزق.

- 
- ۱۳۔ طلب حوانج کی دعا۔
 - ۱۴۔ صاحب فریاد کرنے کی دعا۔
 - ۱۵۔ بیماری میں دعا۔
 - ۱۶۔ طلب محدثت کی دعا۔
 - ۱۷۔ شیطان کے خلاف دعا۔
 - ۱۸۔ ناخوشگوار حالات میں دعا۔
 - ۱۹۔ طلب باراں کی دعا۔
 - ۲۰۔ مکارم اخلاق کی دعا۔
 - ۲۱۔ تکلیف دہ حالات میں دعا۔
 - ۲۲۔ سختیوں میں دعا۔
 - ۲۳۔ عافیت میں دعا۔
 - ۲۴۔ والدین کے لئے دعا۔
 - ۲۵۔ اولاد کے حق میں دعا۔
 - ۲۶۔ ہمسایہ کے بارے میں دعا۔
 - ۲۷۔ سرحد کے محافظوں کے حق میں دعا۔
 - ۲۸۔ سیکھوئی کی دعا۔
 - ۲۹۔ شنکنی رزق کے حالات میں دعا۔

- (٣٠) دُعائة في المَعْوِنَةِ عَلَى قَضَاءِ الدِّينِ.
- (٣١) دُعائة بِالْتَّوْبَةِ.
- (٣٢) دُعائة في صَلَاةِ اللَّيْلِ.
- (٣٣) دُعائة في الإِسْتِخَارَةِ.
- (٣٤) دُعائة إذا ابْتُلِيَ أَوْ رَأَى مُبْتَلِيًّا بِفَضْيَّةِ بَذَنْبِهِ.
- (٣٥) دُعائة في الرِّضا بِالْقَضَاءِ.
- (٣٦) دُعائة عند سَمَاعِ الرَّغْدِ.
- (٣٧) دُعائة في الشُّكْرِ.
- (٣٨) دُعائة في الْإِغْتِذَارِ.
- (٣٩) دُعائة في طَلْبِ الْعَفْوِ.
- (٤٠) دُعائة عند ذِكْرِ الْمَوْتِ.
- (٤١) دُعائة في طَلْبِ السُّتْرِ وَالْوِقَايَةِ.
- (٤٢) دُعائة عند خَتْمِهِ الْقُرْءَانَ.
- (٤٣) دُعائة إذا نَظَرَ إِلَى الْهِلَالِ.
- (٤٤) دُعائة لِدُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ.
- (٤٥) دُعائة لِوَدَاعِ شَهْرِ رَمَضَانَ.
- (٤٦) دُعائة في عِيدِ الْفِطْرِ وَالْجُمُعَةِ.



۳۰۔ ادائے قرض کی امداد کی دعا۔

۳۱۔ دعائے توبہ۔

۳۲۔ نماز شب کی دعا۔

۳۳۔ استخارہ کی دعا۔

۳۴۔ کسی کو بھتائے گناہ و کیچ کر دعا۔

۳۵۔ قضائے الہی سے راضی ہونے کی دعا۔

۳۶۔ بادلوں کی گرج سن کر دعا۔

۳۷۔ شکر الہی کی دعا۔

۳۸۔ مغدرت کی دعا۔

۳۹۔ طلب عنوی کی دعا۔

۴۰۔ یادوت کے وقت کی دعا۔

۴۱۔ طلب حفظ و عافیت کی دعا۔

۴۲۔ ختم قرآن کی دعا۔

۴۳۔ رویت ہلال کی دعا۔

۴۴۔ استقبال ماہ رمضان کی دعا۔

۴۵۔ وداع ماہ رمضان کی دعا

۴۶۔ عید فطر اور جمعہ کی دعا۔

- (٣٧) دُعائة في يَوْم عَرَفَةَ .
- (٣٨) دُعائة في يَوْم الأَضْحَى وَالْجُمُعَةِ .
- (٣٩) دُعائة في دَفْعِ كَيْدِ الْأَغْدَاءِ .
- (٤٠) دُعائة في الرَّهْبَةِ .
- (٤١) دُعائة في التَّضَرُّعِ وَالإِسْتِكَانَةِ .
- (٤٢) دُعائة في الإِلْحَاجِ .
- (٤٣) دُعائة في التَّذَلُّلِ .
- (٤٤) دُعائة في اسْتِكْشافِ الْهُمُومِ .
- (٤٥) وَباقِي الْأَبْوَابِ بِفَظْلِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِي رَحْمَةُ اللَّهِ .
- (٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَسَنِي .
- (٤٧) قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ خَطَابِ الزَّيَّاثِ .
- (٤٨) قَالَ حَدَّثَنِي خَالِي عَلَيُّ بْنُ النُّعْمَانَ الْأَعْلَمُ .
- (٤٩) قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ مُتَوَكِّلِ الشَّقِيقِي الْبَلْخِيُّ عَنْ أَبِيهِ مُتَوَكِّلِ بْنِ هَارُونَ .
- (٥٠) قَالَ أَمْلَى عَلَى سَيِّدِي الصَّادِقِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (٤٥). قَالَ أَمْلَى جَدِّي عَلَى بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلَى عَلَيْهِمَا جَمِيعُهُمُ السَّلَامُ بِمَشْهَدِ مَتَّيِّ .

۳۷۔ دعائے عرفہ۔

۳۸۔ عید قربان اور روز جمع کی دعا۔

۳۹۔ دشمنوں کے مکروہ ففع کرنے کی دعا۔

۴۰۔ خوف خدا کی دعا۔

۴۱۔ تضرع اور مسکینی کی بارگاہ اللہ میں دعا۔

۴۲۔ گزگزانے کی دعا۔

۴۳۔ بارگاہ اللہ میں اطمینان فرتوں کی دعا۔

۴۴۔ رنج و غم کے دفعہ ہونے کی دعا اور باقی ابواب بھی ابو عبد اللہ حسنی کے الفاظ میں نقل

ہوتے۔

ہم سے ابو عبد اللہ حضرت بن محمد حسنی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عمر بن خطاب زیارت نے بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے ماں علی بن نعیمان الاعلم نے اپنے والد متوكل بن ہارون کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ مجھ سے میرے جد علی بن احسین علیہ السلام نے ابو محمد بن علی کو میرے سامنے اماء کیا تھا (ان تمام بزرگوں پر اللہ کا اسلام)۔

(١) وَكَانَ مِنْ دُعَايِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا ابْتَدَأَ بِالدُّعَاءِ بَدْأً

بِالْتَّحْمِيدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ :

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَوَّلِ بِلَا أَوَّلٍ كَانَ قَبْلَهُ وَالآخِرِ بِلَاءَ اخْرِي يَكُونُ

بَعْدَهُ (٢) الَّذِي قَصَرَتْ عَنْ رُؤْيَاةِ أَبْصَارِ النَّاظِرِينَ وَعَجَزَتْ عَنْ نُفْعَةِ
أَوْهَامِ الْوَاصِفِينَ (٣) ابْتَدَأَ بِقُدْرَتِهِ الْخَلْقَ ابْتَدَأَهُ وَاخْتَرَ عَهُمْ عَلَى
مَشِيتِهِ اخْتَرَاهُ (٤) ثُمَّ سَكَّ بِهِمْ طَرِيقَ إِرَادَتِهِ وَبَعْثَهُمْ فِي سَبِيلِ مَحِبَّتِهِ

لَا يَمْلِكُونَ تُاخِيرًا عَمَّا قَدَّمُوهُمْ إِلَيْهِ لَا يَسْتَطِعُونَ تَقدِّمًا إِلَى مَا أَخْرَهُمْ
عَنْهُ (٥) وَجَعَلَ لِكُلِّ رُوحٍ مِنْهُمْ قُوتًا مَغْلُومًا مَقْسُومًا مِنْ رِزْقِهِ لَا يَنْقُصُ

مِنْ زَادَهُ نَاقِصٌ وَلَا يَزِيدُ مَنْ نَقِصَ مِنْهُمْ زَائِدًا (٦) ثُمَّ ضَرَبَ لَهُ فِي الْحَيَاةِ
أَجَلًا مَوْقُوتًا وَنَصَبَ لَهُ أَمْدًا مَحْدُودًا يَتَخَطَّى إِلَيْهِ بِأَيَّامِ عُمُرِهِ وَيَرْهَقُهُ

بِأَعْوَامِ ذَهْرِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثْرِهِ وَاسْتَوَعَ حَسَابَ عُمُرِهِ قَبْضَهُ
إِلَى مَا نَدَبَهُ إِلَيْهِ مِنْ مَوْفُورِ ثَوَابِهِ أَوْ مَخْذُورِ عِقَابِهِ لِيُجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا

بِمَا عَمِلُوا وَيُجْزِيَ الَّذِينَ أَخْسَنُوا بِالْحُسْنَى (٧) عَدْلًا مِنْهُ تَقَدَّسَ
أَسْماؤُهُ وَتَظَاهَرَتْ أَلَوَّهُ لَا يُسَأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسَأَلُونَ (٨) وَالْحَمْدُ

لِلَّهِ الَّذِي لَوْ حَبَسَ عَنْ عِبَادِهِ مَغْرِفَةً حَمْدِهِ عَلَى مَا أَبْلَاهُمْ مِنْ مُنْبَهِهِ

۱۔ آپ کی دعائے آغاز کہ جب بھی کوئی دعا فرماتے تھے تو اس کا آغاز

حمد و شکر سے اس طرح فرماتے تھے

- (۱) ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو بغیر کسی اول کے سہارے کہ جو اس کے پہلے رہا ہو خود ہی اول ہے اور بغیر کسی آخر کی مدد کے جو اس کے بعد نہ کرنے والا ہو خود ہی آخر ہے۔ (۲) اس کے مجال کو دیکھنے سے صاحبان بصارت کی آنکھیں قاصر ہیں اور اس کی تعریف کرنے سے توصیف کرنے والوں کے خیالات عاجز ہیں۔ (۳) اس نے اپنی تخلوقات کو اپنی قدرت کے ذریعہ بلا کسی نہونہ کے ایجاد کیا ہے۔ (۴) پھر سب کو اپنے ارادو کے راست پر لگا دیا ہے اور اپنی محبت کی راہ پر چلنے کے لئے آمادہ کر دیا ہے جس طرف ان کو بڑھا دیا ہے اس سے پہنچنے کا اختیار نہیں ہے اور جہاں پہنچے ہٹا دیا ہے وہاں سے آگے بڑھنے کا دم نہیں۔ (۵) ہر روح کے لئے ایک غذا مقرر کر دی ہے جس کی تقسیم کا کام بھی اپنے ہاتھوں میں رکھا ہے نہ کوئی کم کرنے والا اسے کم کر سکتا ہے اور نہ کوئی بڑھانے والا اسے بڑھا سکتا ہے۔ (۶) اس کے بعد سب کی زندگی کی مدت بھی طے کر دی ہے اور سب کے لئے ایک محدود شانہ بھی میں کر دیا ہے جس کی طرف تمام ایام حیات میں چلتا ہی رہتا ہے اور تمام زمانہ کے برسوں میں اس تک پہنچتا ہی چلتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے آخری شانہ تک پہنچ جاتا ہے اور اپنی عمر کا حساب پورا کر لیتا ہے تو اسے اس منزل کی طرف بلایتا ہے جس کا اعلان پہلے ہی کرو دیا تھا یعنی وافر مقدار میں ثواب یا خطرناک عقاب تاکہ برے اعمال کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے سکے اور نیکیاں انجام دینے والوں کو نیکی عطا کر سکے۔ (۷) اپنے عدل و انصاف کی بنابر کہ اس کے نام پاکیزہ ہیں اور اس کی تعین مسلسل ہیں اس کے اعمال کے بارے میں کوئی پرسش نہیں ہو سکتی ہے لیکن باقی سب سے سوال کیا جائے گا۔
- (۸) ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنی نعمتوں اور حمتوار رحمتوں پر شکریہ ادا کرنے کی

الْمُتَّابِعَةِ وَأَسْبَغَ عَلَيْهِم مَنْ نَعَمَهُ الْمُتَظَاهِرَةِ لَتَصْرَفُوا فِي مِنْهُ فَلَمْ
 يَحْمَدُوهُ وَتَوَسَّعُوا فِي رِزْقِهِ فَلَمْ يَشْكُرُوهُ (٩) وَلَوْ كَانُوا كَذَلِكَ
 لَخَرَجُوا مِنْ حُدُودِ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَى حَدِ الْبَهِيمِيَّةِ فَكَانُوا كَمَا وَصَفَ فِي
 مُحَكَّمٍ كِتَابِهِ (إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا) (١٠) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 عَلَى مَا عَرَفَنَا مِنْ نَفْسِهِ وَأَلْهَمَنَا مِنْ شُكْرِهِ وَفَحَّلَ لَنَا مِنْ أَبْوَابِ الْعِلْمِ
 بِرُبُوبِيَّتِهِ وَدَلَّنَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِخْلَاصِ لَهُ فِي تَوْحِيدِهِ وَجَنَبَنَا مِنَ الْإِلْحَادِ
 وَالشُّكُّ فِي أَمْرِهِ (١١) حَمْدًا نَعْمَرُ بِهِ فِيمَنْ حَمَدَهُ مِنْ خَلْقِهِ وَنَسِقُ بِهِ
 مَنْ سَبَقَ إِلَى رِضَاهُ وَعَفْوِهِ (١٢) حَمْدًا يُضَيءُ لَنَا بِهِ ظُلُمَاتِ الْبَرْزَخِ
 وَيُسَهِّلُ عَلَيْنَا بِهِ سَبِيلَ الْمَبْعَثِ وَيُشَرِّقُ بِهِ مَنَازِلَنَا عِنْدَ مَوَاقِفِ الْأَشْهَادِ
 يَوْمَ تُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ
 مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (١٣) حَمْدًا يُرْتَفِعُ مِنَّا إِلَى أَعْلَى عِلْيَنِ فِي
 كِتَابٍ مَرْفُومٍ يَشَهِّدُهُ الْمُقْرَبُونَ (١٤) حَمْدًا تَقْرُبُ بِهِ عَيْوَنُنَا إِذَا بَرَقَتِ
 الْأَبْصَارُ وَتَبَيَّضَ بِهِ وُجُوهُنَا إِذَا اسْوَدَتِ الْأَبْشَارُ (١٥) حَمْدًا نُعْتَقُ بِهِ مِنْ
 أَلْيَمِ نَارِ اللَّهِ إِلَى كَرِيمِ جِوارِ اللَّهِ (١٦) حَمْدًا نُزِّاحُمُ بِهِ مَلَائِكَتَهُ الْمُقْرَبِينَ
 وَنُضَامُ بِهِ أَبْيَاءُ الْمُرْسَلِينَ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ الَّتِي لَا تَزُولُ وَمَحَلُّ كَرَامَتِهِ
 الَّتِي لَا تَحُولُ (١٧) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَارَ لَنَا مَحَاسِنَ الْخَلْقِ وَأَجْرَى
 عَلَيْنَا طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ (١٨) وَجَعَلَ لَنَا الْفَضْلَةَ بِالْمَلَكَةِ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ

Presented by: jafrilibrary.com

معرفت کو اپنے بندوں سے روک لیتا تو سب اس کے احسانات میں تصرف کرتے اور کوئی حمد نہ کرتا۔ سب اس کے وسیع رزق کو حاصل کرتے اور کوئی شکر یا ادانہ کرتا۔ (۹) اور ایسا ہو جاتا تو انسانیت کی حدود سے نکل کر جانوروں کی منزل میں آ جاتے اور ویسے ہی ہو جاتے جیسا اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ”یہ لوگ چوپا یوں جیسے ہیں بلکہ ان سے زدہ بھائے ہوئے ہیں“

(۱۰) ساری حمد اللہ کے لئے ہے کہ اس نے اپنے نفس کی معرفت عطا کی ہے اور اپنے شکر کا الہام کیا ہے اور ہمارے لئے ربویت کی معرفت کے دروازے کھول دیے ہیں اور ہمیں توجید میں اخلاق کی طرف رہنمائی کروی ہے اور بے دینی اور اس کے معاملات میں شکر سے بچایا ہے کہ۔ (۱۱) اب ہم شکر ادا کرنے والی مخلوقات کے درمیان زندگی گذار رہے ہیں اور اس کی رضا اور مغفرت کی طرف سبقت کرنے والوں سے آگے بڑھتے ہو رہے ہیں۔ (۱۲) یہ حمد ہے جس کے ذریعہ وہ ہمارے لئے بزرگ کی تاریکیوں کو روشن بناتا ہے اور قبر سے اسے کے راست کو آسان کر دیتا ہے اور جب سب اس کے سامنے کھڑے ہوں گے اس وقت کے لئے ہماری منزل ہو جاتی ہے تیرتی بنا دیتا ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام آنے والا نہیں ہے اور کسی کی کوئی مد نہیں کی جائیگی ہے۔ (۱۳) ایسی حمد جو ہماری طرف سے اس اعلیٰ عالمین (بلند ترین مقام) کی طرف جاتی ہے جس کا ذکر کتاب مرقوم میں ہے اور اس کے شاہد مقرب بندے ہیں (۱۴) اور جس کے ذریعہ سے ہماری آنکھوں کو خلکی نصیب ہو جب تمام آنکھیں چوندھی ہو جائیں اور ہمارے چہرے سفید ہو جائیں جب تمام جلدیں سیاہ ہو رہی ہوں۔

(۱۵) ایسی حمد جس کے ذریعہ ہم جہنم کے دردناک عذاب سے آزاد ہو کر خدائے کریم کے جوار میں پہنچ جائیں۔ (۱۶) جہاں ملائکہ مقررین کے اٹڈا بام کے درمیان ہوں اور انہیاء مرسلین سے ملا دیجے جائیں۔ اس مستغل مکان میں جس کے لئے زوال نہیں ہے اور اس محل کرامت میں جس کے لئے تغیر نہیں ہے۔ (۱۷) ساری حمد اس اللہ کے لئے جس نے ہمارے لئے بہترین اخلاق کا اختاب فرمایا ہے اور ہم پر پاکیزہ رزق کو مسلسل برقرار رکھا ہے۔ (۱۸) اور ہمیں تمام مخلوقات پر حکومت کی فضیلت عنایت فرمائی ہے

فَكُلُّ خَلِيقَتِهِ مُنْقَادَةٌ لَنَا بِقُدْرَتِهِ وَصَائِرَةٌ إِلَى طَاعَتِنَا بِعِزَّتِهِ (١٩) وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَغْلَقَ عَنْنَا بَابَ الْحَاجَةِ إِلَّا إِلَيْهِ فَكَيْفَ نُطِيقُ حَمْدَهُ أَمْ مَنِيْ فَوْذَى
شُكْرَهُ لَا مَنِيْ (٢٠) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَكَبَ فِينَا الْأَلَّاتِ الْبَسْطِ وَجَعَلَ
لَنَا أَدْوَاتِ الْقَبْضِ وَمَتَعَنَا بِأَرْوَاحِ الْحَيَاةِ وَأَثْبَتَ فِينَا جَوَارِحَ الْأَعْمَالِ
وَعَذَانَا بِطَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وَأَغْنَانَا بِفَضْلِهِ وَأَفْتَانَا بِمَنْهُ (٢١) ثُمَّ أَمْرَنَا لِيَخْتَبِرَ
طَاعَتِنَا وَنَهَا نَا لِيَتَلَى شُكْرَنَا فَخَالَفْنَا عَنْ طَرِيقِ أَمْرِهِ وَرَكِبْنَا مُتَوْنَ زَجْرِهِ
فَلَمْ يَسْتَدِرْنَا بِعُقوَبِهِ وَلَمْ يُعَاجِلْنَا بِنِقْمَتِهِ بَلْ تَأْنَانَا بِرَحْمَتِهِ تَكْرُمًا وَأَنْتَرَ
مُرَاجِعَنَا بِرَأْفَتِهِ حَلْمًا.

(٢٢) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي دَلَّنَا عَلَى التَّوْبَةِ الَّتِي لَمْ نَفْدِهَا إِلَّا مِنْ
فَضْلِهِ فَلَوْلَمْ نَعْتَدِدْ مِنْ فَضْلِهِ إِلَّا بِهَا لَقَدْ حَسِنَ بِلَآؤُهُ عِنْدَنَا وَجَلَّ
إِحْسَانُهُ إِلَيْنَا وَجَسِّمَ فَضْلُهُ عَلَيْنَا (٢٣) فَمَا هَكُذا كَانَتْ سُنْتَهُ فِي التَّوْبَةِ
لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا لَقَدْ وَضَعَ عَنْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَلَمْ يُكَلِّفْنَا إِلَّا وُسْعًا وَلَمْ
يُجْسِمْنَا إِلَّا يُسْرًا وَلَمْ يَدْعِ لِأَحَدٍ مِنْهَا حُجَّةً وَلَا غُذْرَاً (٢٤) فَالْهَالِكُ مِنْ
مَنْ هَلَكَ عَلَيْهِ وَالسَّعِيدُ مِنْ مَنْ رَغَبَ إِلَيْهِ.

(٢٥) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِكُلِّ مَا حَمِدَهُ بِهِ أَذْنِي مَلَائِكَتِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمُ
خَلِيقَتِهِ عَلَيْهِ وَأَرْضَى حَامِدِيهِ لَدَيْهِ (٢٦) حَمْدًا يَفْضُلُ سَائِرَ الْحَمْدِ
كَفَضْلِ رَبِّنَا عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ.

اب اس کی تمام مخلوقات اس کی قدرت سے ہماری مطیع ہے اور اس کی عزت کی بنا پر ہماری اطاعت کی طرف گامزن ہے۔ (۱۹) ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے اپنے علاوہ ہر ایک سے مانگنے کا دروازہ بند کر دیا۔ تو اب ہم اس کی حمد کی طاقت کہاں سے لا سیں اور اس کا شکر یہ کیسے ادا کریں اور کب ادا کریں جب کہ حق تو یہ ہے کہ بھی ادا نہیں ہو سکتا ہے۔ (۲۰) ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے اندر و سمعت کے آلات بھی دیئے ہیں اور وہ کتنے کے وسائل بھی قرار دیدیے ہے ہیں ہمیں زندگی کی راحتوں سے بھی فوایا ہے اور ہمارے اندر عمل کرنے والے اعضاء بھی رکھ دیئے ہیں پا کیزہ رزق بھی عطا فرمایا ہے اور ہمیں اپنے فضل سے بے نیاز بھی بنا دیا ہے اور ہمیں اپنے احسانات کا سرمایہ بھی حنایت فرمادیا ہے۔ (۲۱) اس کے بعد ہمیں احکام حنایت فرمائے تاکہ ہماری اطاعت کا امتحان لے اور ہمیں نبی کی تاکہ ہمارے شکر کی آزمائش کرے۔ مگر ہم نے اس کے امر کی راہ سے اختلاف کیا اور اس کے ممنوعات کی پشت پر سوار ہو گئے۔ پھر بھی اس نے علاوہ میں سبقت نہیں کی اور انتقام میں عجلت سے کام نہیں لیا بلکہ کرم کر کے اپنی رحمت سے مهلت دیدی اور اپنے حلم کی پیچھی ہمایا کر کے ہماری واپسی کا انتظار کیا۔ (۲۲) ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس توبہ کی طرف رہنمائی کی ہے جسے ہم اس کے فضل کے بغیر نہیں پاس کسکتے تھے۔ (۲۳) تو اب اگر اس کے فضل و کرم میں توبہ کے علاوہ کسی چیز کی طرف اعتماد کریں تو بھی اس کی نعمتیں ہمارے پاس حسین ترین ہیں اور اس کا احسان ہمارے اوپر جلیل القدر ہے اور اس کا فضل و کرم وسیع تر ہے۔ ظاہر ہے کہ گذشتہ لوگوں کی توبہ میں اس کا انداز کرم یہ نہیں تھا اور اب تو اس نے ہم سے ان تمام احکام کو انھالیا ہے جن کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور ہم کو صرف بقدر و سمعت تکلیف دی ہے اور سہولت کو دیکھ کر ہمیں مشقت میں بدلنا کیا ہے اور اس طرح کسی بندہ کے لئے نہ کوئی دلیل چھوڑی ہے اور نہ غذر۔ (۲۴) لہذا اب اگر کوئی ہلاک ہوگا تو اس کی خالفت کی بنا پر اور نیک بخت بنے گا تو اس کی طرف رغبت پیدا کر کے۔ (۲۵) اللہ کے لئے ہر وہ تعریف ہے جس کے ذریعہ اس کے مقرب ترین ملائکہ۔ اور کرم ترین مخلوق اور بہترین حمد کرنے والوں نے حمد کی ہے وہ حمد جو

(٢٧) ثُمَّ لَهُ الْحَمْدُ مَكَانٌ كُلُّ نِعْمَةٍ لَهُ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ عِبَادِهِ
 الْمَاضِينَ وَالْآتِقِينَ عَدَدُ ما أَخْاطَ بِهِ عِلْمُهُ مِنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَمَكَانٌ كُلُّ
 وَاحِدَةٍ مِنْهَا عَدَدُهَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً أَبْدًا سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (٢٨)
 حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لِلْحَمْدِ وَلَا حِسَابٌ لِعَدَدِهِ وَلَا مَبْلُغٌ لِغَايَتِهِ وَلَا انْقِطَاعٌ
 لِأَمْدُهِ (٢٩) حَمْدًا يَكُونُ وُصْلَةً إِلَى طَاعَتِهِ وَعَفْوِهِ وَسَبِيلًا إِلَى رِضْوَانِهِ
 وَذَرِيقَةً إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَطَرِيقًا إِلَى جَنَّتِهِ وَخَفِيرًا مِنْ نِقْمَتِهِ وَأَمْنًا مِنْ غَضَبِهِ
 وَظَهِيرًا عَلَى طَاعَتِهِ وَحَاجِزًا عَنْ مَفْعِسِهِ وَعَوْنًا عَلَى تَأْدِيَةِ حَقِّهِ وَوَظَائِفِهِ
 (٣٠) حَمْدًا تُسْعَدُ بِهِ قَلْبُ السَّعَادَاءِ مِنْ أُولَائِهِ وَنَصِيرٌ بِهِ فِي نَظَمِ
 الشَّهَدَاءِ بِسُلْطَنِ أَعْدَائِهِ إِنَّهُ وَلِيَ حَمْيَةٍ



تمام حمد سے اس قدر بالاتر ہے جیسے پروردگار اپنی تمام تکوئات سے بالاتر ہے۔

(۲۶) اس کے بعد اس کے لئے حمد ہے ہر اس نعمت کے بدلے جو اس نے ہم پر اور اپنے تمام گذشتہ اور باتی بندوں پر نازل کی ہے اور اس عدد کے برابر جہاں تک اشیاء کا تناثر پر اس کا علم احاطہ کے ہوئے ہے۔ (۲۷) اور پھر ہر نعمت کے بدلے حمد کے عدد کو دیگنا چونا اور روز قیامت تک پانیدہ بناوے۔

(۲۸) وہ حمد جس کی انتہائی کی کوئی حد نہ ہو اور جس کے عدد کا کوئی حساب نہ ہو اور جس کے آخری سرے تک رسائی نہ ہو سکے (۲۹) اور وہ حمد جو اس کی اطاعت اور مغفرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہو اس کی رضا کے حصول کا سبب ہو۔ اس کی بخشش کا وسیلہ ہو اس کی جنت کا راستہ ہو اس کے عذاب سے خلاصت کا سامان ہو اس کے غضب سے امن و امان ہو۔ اس کی اطاعت کی مددگار ہو۔ اس کے غضب سے روکنے والی ہو اور اس کے حقوق اور حکام کی ادائیگی میں مددگار ہو۔ (۳۰) تاکہ تم اس کے ذریعہ اس کے اولین کے نیک بختوں کے ساتھ ہو جائیں۔ اور ان کے دشمنوں کی تلوار سے شہید ہونے والوں کی صفائی میں شامل ہو جائیں۔ بے شک وہ ایسا سرپرست ہے جو قابلِ حمد فہرستا شہ ہے۔



(٢) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ هَذَا التَّحْمِيدِ فِي

الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ

(١) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنْ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ
إِلَهِ دُونَ الْأَمْمِ الْمَاضِيَّةِ وَالْقَرُونِ السَّالِفَةِ يُقْدِرُهُ الَّتِي لَا تَغْرِبُ عَنْ شَيْءٍ
وَإِنْ عَظِيمٌ وَلَا يَقُوْتُهَا شَيْءٌ وَإِنْ لَطْفٌ (٢) فَخَتَمَ بِنَا عَلَى جَمِيعِ مَنْ ذَرَأَ وَ
جَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَى مَنْ جَحَدَ وَكَثُرَنَا بِمَنْهُ عَلَى مَنْ قَلَّ (٣) اللَّهُمَّ فَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ أَمِينِكَ عَلَى رَحْمِكَ وَنَجِيكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَفِيكَ مِنْ
عِبَادِكَ إِمَامَ الرَّحْمَةِ وَقَائِدَ الْخُمُرِ وَمَفْتَاحَ الْبَرَكَةِ (٤) كَمَا نَصَبَ
لَأَمْرِكَ نَفْسَهُ (٥) وَعَرَضَ فِيْكَ لِلْمُكْرِهِ بَدْنَهُ (٦) وَكَاشَفَ فِي
الدُّعَاءِ إِلَيْكَ حَامَتَهُ (٧) وَحَارَبَ فِي رِضَاكَ أُسْرَتَهُ (٨) وَقَطَعَ فِي
إِحْيَا دِينِكَ رَحْمَةً (٩) وَأَفْصَى الْأَذْنِينَ عَلَى جُحُودِهِمْ (١٠) وَقَرَبَ
الْأَقْصِينَ عَلَى اسْتِجَابَتِهِمْ لَكَ (١١) وَوَالِيٰ فِيْكَ الْأَبْعَدِينَ (١٢)
وَعَادَى فِيْكَ الْأَقْرَبِينَ (١٣) وَأَدَابَ نَفْسَهُ فِي تَبْلِيغِ رِسَالَتِكَ (١٤)
وَأَتَعَبَهَا بِالدُّعَاءِ إِلَى مِلَّتِكَ (١٥) وَشَغَلَهَا بِالنُّصْحِ لِأَهْلِ دُعَوْتِكَ
(١٦) وَهَاجَرَ إِلَى بِلَادِ الْغُرْبَةِ وَمَحَلَ النَّأْيِ عَنْ مَوْطِنِ رَحْلِهِ وَمَوْضِعِ
رِجْلِهِ وَمَسْقَطِ رَأْسِهِ وَمَأْسِ نَفْسِهِ إِرَادَةً مَنْهُ لِإِغْزَازِ دِينِكَ وَاسْتِنْصَارًا

۲۔ حمد پروردگار کے بعد رسول اکرم پر صلوٰات کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم پر بی احسان کیا کہ تمام گذشتہ امتوں اور ماشی کے زمانوں کو چھوڑ کر ہم پر حضرت محمد ﷺ کے وجود مقدس کے ذریعہ احسان کیا اپنی اس قدرت کی بنابر جو کسی شے عاجز نہیں ہے، چاہے وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو۔ اور اس سے کوئی شے چھپ نہیں سکتی ہے چاہے کتنی ہی اٹیف اور باریک کیوں نہ ہو۔ (۲) اس نے ہمیں آخری امت قرار دے کر سلسلہ مخلوقات کو تمام کیا اور تمام مکروہ پر ہمیں گواہ قرار دیا اور قلیل امتوں کے مقابلہ میں ہمیں کثرت عنایت فرمائی۔ (۳) خدا یا رحمت نازل فرم احضرت محمد ﷺ پر جو تیری وحی کے امین، تیری مخلوقات میں منتخب تیرے بندوں میں خالص مخلص، تیری رحمت کے امام، تیرے خیر کے کاہر اور برکت کی کلید تھے۔ (۴) جس طرح کہ انہوں نے تیرے امر کے لئے اپنے نفس کو زحمتوں میں ڈالا۔ (۵) اور یہ رہا میں ناخوشگوار حالات کے لئے اپنے بدن کو چیز کر دیا۔ (۶) تیری طرف دعوت دینے میں اپنے ساتھیوں سے بھی مقابلہ کیا۔

(۷) اور تیری رضا کی راہ میں اپنے خاندان والوں سے بھی جنگ کی۔ (۸) تیرے دین کی زندگی کے لئے اپنے قرابداروں سے قطع تعلق کر لیا۔ (۹) اور انکار حق کی بنیاد پر قریب والوں کو بھی دور کر دیا۔ (۱۰) اور دعوت حق قبول کرنے کی بنابر دورو والوں کو قریب بنالیا۔ (۱۱) تیری خاطر دورو والوں سے محبت کی۔ (۱۲) اور تیری محبت میں قریب والوں سے دشمنی مول لے لی۔ (۱۳) تیرے پیغام کو پہنچانے میں اپنے نفس کو مسلسل مصروف رکھا۔ (۱۴) اور تیرے دین کی طرف بالا نے میں اسے مستقل تعجب میں تھا اور اپنے کوساز و سامان زندگی کی منزل سے دور کھا اس جگہ سے دور جہاں پہنچ رکھے تھے اور جہاں دنیا میں آئے تھے اور جس جگہ سے نفس مانوں تھا۔ صرف اس لئے کہ وہ تیرے دین کا اعزاز چاہتے تھے اور

على أهل الْكُفَّارِ بِكَ (١٧) حَتَّىٰ اسْتَبَّ لَهُ مَا حَاوَلَ فِي أَغْدَائِكَ
 (١٨) وَاسْتَمَّ لَهُ مَا دَبَرَ فِي أُولَائِكَ (١٩) فَنَهَذَ إِلَيْهِمْ مُسْتَفْتِحًا
 بِعُونِكَ وَمُتَقَوِّيًا عَلَىٰ ضَعْفِهِ بِنَصْرِكَ (٢٠) فَغَزَاهُمْ فِي عُقْرِ دِيَارِهِمْ
 (٢١) وَهَجَّمَ عَلَيْهِمْ فِي بُخُورَةِ قَرَارِهِمْ (٢٢) حَتَّىٰ ظَهَرَ أَمْرُكَ
 وَعَلَثَ كَلِمَتُكَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (٢٣) اللَّهُمَّ فَارْفَعْهُ بِمَا كَدَحَ
 فِيكَ إِلَى الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مِنْ جِنَّتِكَ (٢٤) حَتَّىٰ لَا يُسَاوِي فِي مَنْزِلَةٍ وَلَا
 يُكَافِأً فِي مَرْتَبَةٍ وَلَا يُؤَازِيَهُ لَدُنْكَ مَلَكٌ مُقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ (٢٥)
 وَعَرَفْهُ فِي أَهْلِهِ الطَّمَرِينَ وَأَمْمَهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ حُسْنِ الشَّفَاعَةِ أَجَلَّ مَا
 وَعَدْتَهُ (٢٦) يَا نَافِذَ الْعُدَّةِ يَا وَاقِيَ الْقَوْلِ يَا مُبَدِّلَ السَّيِّئَاتِ بِأَضْعَافِهَا مِنَ
 الْحَسَنَاتِ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

Presented by jafrilibrary.com



اہل کفر کے مقابلہ کے لئے مدگاروں کی تلاش میں تھے۔ (۱۷) یہاں تک کہ انہوں نے جو کچھ تیرے دشمنوں کے بارے میں چاہا تھا وہ بھی مکمل ہو گیا (۱۸) اور جو تم پیرتیرے دشمنوں کے بارے میں کی تھی وہ بھی منزل اتمام کو پہنچ گئی۔ (۱۹) تو اب وہ دشمنوں کی طرف اٹھ گئے تیری نصرت سے طلب فتح کرتے ہوئے اور اپنی کمزوری میں تیری امداد سے طلب طاقت کرتے ہوئے (۲۰) اور پھر دشمنوں سے ان کے گھر کے اندر جنگ کی (۲۱) اور ان کے مستقر کے پیچوں پیچ پر حملہ کر دیا (۲۲) یہاں تک کہ تیرادین غالب آ گیا اور تیرا کلمہ بلند ہو گیا۔ اگرچہ یہ بات مشرکین کو خست ناگوار تھی۔

(۲۳) خدا یا اب ان کی زحمتوں کے عوض انھیں جنت کے بلند ترین درجات تک بلندی عطا فرمادے (۲۴) تاکہ کوئی ان کی منزلت کے مساوی ان کے مرتبہ کا ہم رتبہ نہ رہ جائے اور تیری بارگاہ میں ان کا مدد مقابلہ نہ کوئی ملک مقرب ہوا ورنہ خی مرسل (۲۵) اور انھیں ان کے پاکیزہ اہل بیت اور با ایمان امت کے درمیان بہترین شفاعت کے ذریعہ متعارف کردے جو تیرا عظیم ترین وعدہ ہے (۲۶) اے اپنے وعدہ کو پورا کرنے والے، اپنے قول سے وفا کرنے والے، بروائوں کوئی گناہ نکیوں میں تبدیل کرنے والے بیشک تو بڑے فضل کا مالک ہے۔



(٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى حَمْلَةٍ

الْعَرْشِ وَكُلُّ مَلِكٍ مُقْرَبٍ

- (١) اللَّهُمَّ وَحَمْلَةً عَرْشَكَ الَّذِينَ لَا يَفْتَرُونَ [١] مِنْ تَسْبِيحِكَ
وَلَا يَسْأَمُونَ مِنْ تَقْدِيسِكَ [٢] وَلَا يَسْتَخِسِرُونَ مِنْ عِبَادَتِكَ وَ
لَا يُؤْثِرُونَ [٣] التَّقْصِيرَ عَلَى الْجَدِّ فِي أَمْرِكَ وَلَا يَغْفِلُونَ عَنِ الْوَلَهِ إِلَيْكَ
- (٢) وَإِسْرَافِيلُ [٤] صَاحِبُ الصُّورِ الشَّاهِضُ الَّذِي يَتَظَرُّ مِنْكَ إِلَذْنِ
وَخُلُولِ الْأَمْرِ فِي نَبَّةٍ بِالْفَحْةِ [٥] صَرْعَى رَهَائِنَ الْقُبُورِ (٦) وَمِيكَائِيلُ
[٦] ذُو الْجَاهِ عِنْدَكَ وَالْمَكَانِ الرَّفِيعِ مِنْ طَاعَتِكَ (٧) وَجَبْرِيلُ الْأَمِينُ
عَلَى وَجْهِكَ الْمُطَاعُ فِي أَهْلِ سَمَاوَاتِكَ الْمَكِينُ لَدِينِكَ الْمُقْرَبُ
عِنْدَكَ (٨) وَالرُّوحُ الَّذِي هُوَ عَلَى مَلَائِكَةِ الْحُجُبِ (٩) وَالرُّوحُ الَّذِي
هُوَ مِنْ أَمْرِكَ [١٠] فَصَلْ عَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِمْ مِنْ
سُكَّانِ سَمَاوَاتِكَ وَأَهْلِ الْأَمَانَةِ عَلَى رِسَالَاتِكَ (١١) وَالَّذِينَ لَا تَدْخُلُهُمْ
سَآمَةٌ مِنْ ذُءُوبٍ وَلَا إِغْيَاءٌ مِنْ لُغُوبٍ وَلَا فُتُورٌ وَلَا تَشْغُلُهُمْ عَنِ
تَسْبِيحِكَ الشَّهْوَاتِ [١٢] وَلَا يَقْطَعُهُمْ عَنْ تَعْظِيمِكَ سَهُوُ الْغَفَلَاتِ
- (٨) الْخُشُعُ الْأَبْصَارِ فَلَا يَرُونَ النَّظرَ إِلَيْكَ النَّوَافِرُ الْأَذْقَانُ الَّذِينَ
قَدْ طَالَتْ رَغْبَتُهُمْ فِيمَا لَدِينِكَ الْمُسْتَهْفَرُونَ بِدِكْرِهِ الْأَئِكَ

۳۔ آپ کی وہ دعا جس میں حاملان عرش اور ملائکہ مقربین پر صلوٰات کا ذکر ہے۔

(۱) خدا یا یہ تیرے حاملان عرش جو تیری تسبیح پرستی نہیں کرتے اور تیری پاکیزگی کے اعلان سے تحکم نہیں ہیں۔ تیری عبادت سے جدا نہیں ہوتے ہیں اور تیرے معاملہ میں جدوجہد پر کوتاہی کو مقدم نہیں کرتے ہیں اور تیری بارگاہ کے شوق سے غافل نہیں ہوتے ہیں۔

(۲) اور اسرافیل جو صاحب صور ہیں اور انہیں انجامے تیرے اذن اور حکم کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ صور کو پھونک کر انہیں چونکا میں جو مرکر قبور میں اسیر ہو گئے ہیں۔ (۳) اور میکائیل جو تیری بارگاہ میں صاحب مرتبہ اور تیری اطاعت میں بلندشیل کے مالک ہیں۔

(۴) اور جبریل جو تیرے وحی کے امین، تیرے آسمانوں میں قابض اطاعت تیری بارگاہ کے مقیم، تیری جناب کے مقرب (۵) اور وہ روح ہیں جو تیرے جبابوں میں رہنے والے فرشتوں سے بلند تر ہیں (۶) اور وہ روح ہیں جو تیرے امر کا نتیجہ ہیں۔ خدا یا! ان سب پر اور ان کے کمتر درجہ کے فرشتوں پر بھی جو آسمانوں کے ساکن اور تیرے پیغاموں کے امانتدار ہیں۔

(۷) اور ایسے باعمل ہیں کہ مسلسل عمل سے تحکم نہیں ہیں اور مشقت و فتور سے عاجز نہیں ہوتے ہیں انہیں خواہشات تیری تسبیح سے غافل نہیں کرتی ہیں اور غلطیں تیری تعظیم سے الگ نہیں کرتی ہیں (۸) ان کی لگائیں ہمیشہ پیچی رہتی ہیں وہ تیری طرف نظر کرنے کی ہمت بھی نہیں کرتے ہیں۔ اور اپنی مُحدِّیوں کو جھکائے ہوئے ہیں انہیں تیرے انعام کی خواہش ایک مدت سے ہے تیری فتحتوں کی یاد نے انہیں احساس کمزوری میں چلتا کر دیا ہے اور تیری عظمت اور جلالت کبیریائی کے سامنے ان کا سر جھکا ہوا ہے

وَالْمُتَوَاضِعُونَ دُونَ عَظَمَتِكَ وَجَلَّ كَبْرِيَاكَ (٩) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ
 إِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ [٩] تَزَفَّرُ عَلَى أَهْلِ مَغْصِبَتِكَ سُبْخَانَكَ مَا
 عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ (١٠) فَصَلٌّ عَلَيْهِمْ وَعَلَى الرُّؤْحَانِيَّينَ [١٠] مِنْ
 مَلَائِكَتِكَ وَأَهْلِ الْزُّلْفَةِ عِنْدَكَ وَحُمَّالِ الْغَيْبِ إِلَى رُسُلِكَ
 وَالْمُؤْتَمِنِينَ عَلَى وَحْيِكَ (١١) وَقَبَائِلِ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ اخْتَصَصُوكَمُ
 لِنَفِيسِكَ وَأَغْنِيَتَهُمْ عَنِ الطَّعَامِ [١١] وَالشَّرَابِ بِتَقْدِيسِكَ وَأَسْكَنْتَهُمْ
 بُطُونَ أَطْبَاقِ سَمْوَاكَ (١٢) وَالَّذِينَ عَلَى أَرْجَانِهَا إِذَا نَزَلَ الْأَمْرُ بِتَمامِ
 وَعِدَكَ (١٣) وَخُزَانِ [١] الْمَطَرِ وَرَوَاجِرِ السَّحَابِ (١٣) وَالَّذِي
 بِصَوْتِ زَجْرِهِ يُسَمِّعُ زَجَلَ الرُّغْوَدَ إِذَا سَبَحَتْ بِهِ حَفِيقَةَ السَّحَابِ
 التَّمَعْثُ صَوَاعِقَ الْبُرُوقِ (١٤) وَمُشَيَّعِي الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْهَابِطِينَ مَعَ
 قَطْرِ الْمَطَرِ إِذَا نَزَلَ وَالْقُوَّامِ عَلَى خَزَانِ الرِّيَاحِ وَالْمُوَكَّلِينَ بِالْجِبَالِ فَلَا
 تَزُولُ (١٥) وَالَّذِينَ عَرَفْتَهُمْ مَشَاقِيلَ الْمِيَاهِ وَكَيْلَ مَا تَحْوِيهِ لَوَاعِجُ
 الْأَمْطَارِ وَعَوَالِجُهَا (١٦) وَرُسُلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
 بِمَكْرُوهٍ مَا يَنْزَلُ مِنَ الْبَلَاءِ وَمَحْبُوبِ الرَّحْمَاءِ (١٧) وَالسَّفَرَةَ [١٣]
 الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالْحَفَظَةِ [١٨] الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ [١٥] وَمَلِكِ
 الْمَوْتِ [١٩] وَأَعْوَانِهِ [٢٠] وَمُنْكِرٍ وَنَكِيرٍ [٢١] وَرُومَانَ فَتَانَ الْقُبُورِ
 وَالْطَّائِفِينَ بِالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ [٢٢] وَمَالِكٍ وَالْخَزَنَةِ وَرِضْوَانَ وَسَدَنَةَ

(۹) ان کا حال یہ ہے کہ جب جہنم کو اہل محیثت پر بھڑکتے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ماںک توپاک و پاکیزہ ہے ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے (۱۰) خدا یا! ان پر اور اپنے ملائکہ کے تمام روحانی افراد پر اور اپنے غیب کو رسولوں تک پہنچانے والے اور اپنی وحی کے اماننداروں پر رحمت نازل فرماء (۱۱) اور فرشتوں کے تمام قبائل پر رحمت نازل فرمائجہن کو تو نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا ہے اور اپنی تقدیس کی بنابر کھانے پینے سے بے نیاز کر دیا ہے اور اپنے آسمانوں کے طبقات کے ساکن بنادیا ہے اور ان فرشتوں پر بھی نازل فرمائجہآسمان کے کناروں پر ہوتے ہیں۔

(۱۲) اور جس پر تیرے وعدہ کے اتمام کا امر نازل ہوتا ہے (۱۳) اور بارش کے خزانہ داروں پر بھی اور بادلوں کو ہنگانے والوں پر بھی (۱۴) اور اس فرشتہ پر بھی جس کی ڈانت سے بادلوں کی گرج سن جاتی ہے اور جب اس کی آواز کے ساتھ بادل چلتے ہیں تو گرنے والی بجلیوں کی چمک دکھادیتی ہے (۱۵) اور برف کے گلروں اور اولوں کے لانے والوں پر اور بارش کے قطروں کے ساتھ نازل ہونے والوں پر۔

(۱۶) اور ہواویں کے خزانوں کی گمراہی کرنے والوں پر اور پہاڑوں پر موکل کئے جانے والوں پر جن کی وجہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے بلتنے نہیں ہیں اور جن کو پانی کے وزن سے باخبر کیا ہے اور ان جگہوں کا پیمانہ بتایا ہے جہاں سے موسلا دھار بارش اور تلاطم خیز برسات کا پانی پہنچتا ہے۔

(۱۷) اور اپنے نمائندہ فرشتوں پر جوز میں کی طرف ناپسندیدہ بلاعکا پیغام ہوتے ہیں ناپسندیدہ

فراتیٰ میحیثت کا۔

(۱۸) اور ان سفیروں پر جو محترم اور نیک کردار ہیں اور ان مخالفوں پر جو اعمال کے لکھتے والے اور مکرم ہیں اور ملک الموت اور ان کے ساتھیوں پر اور منکروں کیروں بشیر پر اور دماغ پر جس سے قبروں کی آزمائش کا کام لیا جاتا ہے اور بیت معمور کا طواف کرنے والوں پر اور مالک داروں غ جہنم اور اس کے تمام خزانہ داروں پر۔

الْجِنَانَ [٢٠] (وَالَّذِينَ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمْرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
 يُؤْمِرُونَ) (٢٠) (وَالَّذِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَبِعْدَمْ غُصْبِي
 الدَّارِ) (٢١) وَالزَّبَانِيَةُ الَّذِينَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ (خُدُوهُ فَغُلُوْهُ ثُمَّ الْجَحِيمُ
 صَلُوْهُ) ابْتَدَرُوهُ سِرَا عَا وَلَمْ يَنْتَظِرُوهُ (٢٢) وَمَنْ أَوْهَمْنَا ذِكْرَهُ وَلَمْ نَعْلَمْ
 مَكَانَهُ مِنْكَ وَبِأَيِّ أَمْرٍ وَكُلَّتَهُ (٢٣) وَسُكَانُ الْهَوَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَاءِ
 وَمَنْ مِنْهُمْ عَلَى الْخَلْقِ (٢٤) فَصَلَّ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَاقِقٌ
 وَشَهِيدٌ (٢٥) وَصَلَّ عَلَيْهِمْ صَلَاةً تَرِيْدُهُمْ كَرَامَةً عَلَى أَكْرَامِهِمْ وَطَهَارَةً
 عَلَى طَهَارَتِهِمْ (٢٦) اللَّهُمَّ وَإِذَا صَلَيْتَ عَلَى مَلَائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ
 وَبَلَغْتَهُمْ صَلَاتَنَا عَلَيْهِمْ فَصَلِّ عَلَيْهِمْ بِمَا فَتَحْتَ لَنَا مِنْ حُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِمْ
 إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ.



(۱۹) اور رضوان اور تمام جنت کے خادموں پر اور وہ جو امر الٰہی کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو حکم دیا جاتا ہے۔ (۲۰) اور جواہل جنت سے کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو کہ تم نے صبر کیا ہے اور انعام کا ر تمہارے لئے بہترین گھر ہے۔ (۲۱) اور ان جہنم کے نگہبانوں پر کہ جنہیں جب حکم دیا جائے گا کہ مجرموں کو پکڑ کر زنجیر میں جکڑ لو اور جہنم میں جھوک دو تو فوراً وہ پڑیں گے اور ایک لمحہ کی مہلت نہیں دیں گے۔ (۲۲) اور ان فرشتوں پر جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا ہے اور ان کی منزلت سے ہم آشنا نہیں ہیں اور نہیں معلوم کرتے نہیں کیا ذمہ داری دی ہے (۲۳) اور ہواز میں اور پانی کے تمام رہنے والوں پر۔ اور جو پیدائش پر مامور کئے گئے ہیں۔

(۲۴) ان سب پر اس دن رحمت نازل کرنا جب ہنس اپنے ہنکانے والے اور گواہ کے ساتھ حاضر ہو گا۔ (۲۵) اور خدا یا ان پر وہ صفات نازل کرنا جو ان کی کرامتوں پر کرامت اور ان کی طہارت وہیں پر طہارت کا اضافہ کر دے۔ (۲۶) خدا یا اور جب اپنے ملائکہ اور نمائندوں پر رحمت نازل کرنا تو ہماری صلوٽ کو ان تک پہنچانا اور ان پر رحمت نازل فرمانا ان کلمات سے عرض ہوتے ہیں جو تو نے ان کے بارے میں حسن قول کے سلسلہ میں ہم پر مشکف کئے ہیں کہ تو جو ادھی ہے اور کریم بھی۔



(٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى أَتْبَاعِ

الرُّسُلِ وَمُصَدِّقِيهِمْ

(١) اللَّهُمَّ وَأَتْبَاعَ الرُّسُلِ وَمُصَدِّقِهِمْ مَنْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ بِالْغَيْبِ
عِنْدَ مُعَارَضَةِ الْمُعَايِدِينَ لَهُمْ بِالْتُّكْذِيبِ وَالْإِشْتِيَاقِ إِلَى الْمُرْسَلِينَ
بِحَقَائِقِ الإِيمَانِ (٢) فِي كُلِّ دَهْرٍ وَزَمَانٍ أَرْسَلْتَ فِيهِ رَسُولاً وَأَقْنَتَ
لِأَهْلِهِ ذِيلًا مَنْ لَدُنَّكَمَّ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَاهِهِ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى
وَقَادِيَاتِ التَّقْوَى عَلَى جَمِيعِهِمْ اسْلَامٌ فَإِذْ كُرِهُمْ مُنْكَرٌ بِمَغْفِرَةٍ وَرِضْوَانٍ

(٣) اللَّهُمَّ وَأَضْحَابُ مُحَمَّدٍ خَاصَّةُ الَّذِينَ أَخْسَنُوا الصَّحَابَةَ [١] وَالَّذِينَ
أَبْلَوُا الْبَلَاءَ الْحَسَنَ فِي نَصْرِهِ وَكَانُوا فِي حُكْمِهِ وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ وَفَادُوهُ وَسَابَقُوا
إِلَيْهِ دَعْوَتِهِ وَاسْتَجَابُوا لَهُ حَيْثُ أَسْمَعَهُمْ حُجَّةَ رِسَالَاتِهِ (٤) وَفَارَقُوا
الْأَزْوَاجَ وَالْأُوْلَادَ فِي إِظْهَارِ كَلِمَتِهِ وَقَاتَلُوا الْأَبَاءَ وَالْأَبْنَاءَ فِي تَشْبِيهِ
نُبُوَّتِهِ وَأَنْتَصَرُوا بِهِ (٥) وَمَنْ كَانُوا مُنْطَوِينَ عَلَى مَحْبَبِهِ يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ
تَبُورَ فِي مَوَدَّتِهِ (٦) وَالَّذِينَ هَجَرُوكُمُ الْعَشَائِرُ إِذْ تَعْلَقُوا بِعُرُوْتِهِ وَأَنْتَفَتُ
مِنْهُمُ الْقَرَابَاتِ إِذْ سَكَنُوا فِي ظُلُلِ قَرَابَتِهِ (٧) فَلَا تَنْسَ لَهُمُ اللَّهُمَّ مَا
تَرَكُوا لَكَ وَفِيكَ وَأَرْضِهِمْ مَنْ رَضْوَانِكَ وَبِمَا حَاشُوا الْخَلْقَ

۳۔ آپ کی دعا مسلمین کے پیروکار اور ان کی تصدیق کرنے والوں پر

طلب نزول رحمت کے سلسلہ میں

(۱) خدا! اور تیرے رسولوں کی پیروی کرنے والوں اور اہل زمین میں ان کی فائیان تصدیق کرنے والوں پر جو دشمنوں کی محنّیب کے مقابلہ میں تصدیق کرنے والے ہیں اور حقائق ایمان کے ساتھ (۲) ہر اس دہرا اور زمانہ میں مسلمین کا اشتیاق رکھنے والے ہیں جس میں تو نے کسی بھی رسول کو بھیجا ہے اور اہل زمانہ کے لئے کوئی بھی رہنماء اور جماعت قائم کیا ہے حضرت آدم سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک جو سب کے سب ہدایت کے امام اور اہل تقویٰ کے قائد تھے ان سب پر ہمارا سلام ہو اور تو انھیں مغفرت اور رضامندی کے ساتھ یاد فرم۔

(۳) خدا! اور خصوصیت کے ساتھ حضرت محمد کے ان عکاب پر رحمت نازل فرم۔ جنہوں نے صحابیت کا حق ادا کیا ہے اور ان کی نصرت میں بہترین جہاد کیا اور انھیں اپنے حلقہ میں رکھا اور ان کی خدمت کے لئے دوز پڑے اور اگئی دعوت کی طرف سبقت کی اور انہوں نے جب پیغام رسالت کوستایا فوراً لبیک کہہ دی (۴) اور ان کے کلمے کے اظہار کے لئے اپنی بیویوں اور اپنی اولاد تک کو چھوڑ دیا اور ان کی نبوت کے استحکام کے لئے اپنے بزرگوں اور اولاد تک سے جہاد کیا اور پیغمبر کی برکت سے کامیابی حاصل کی جن کے اندر ان کی محبت سرایت کر گئی تھی (۵) اور وہ ان کی محبت میں ایسی تجارت کے امیدوار تھے جس میں کسی طرح کا نقصان نہ ہو (۶) اور جن لوگوں کو قبائل نے اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ پیغمبر کے رشتہ اطاعت سے متسلک ہو گئے تھے اور ان کے تمام رشتہ ثبوت گئے کہ وہ ان کی قربات کے زیر سایہ ساکن ہو گئے تھے۔ (۷) خدا! تو ان کو نظر اندازنا کر دینا جو ان لوگوں نے تیرے لئے اور تیری

عَلَيْكَ وَكَانُوا مَعَ رَسُولِكَ دُعَاةً لَكَ إِلَيْكَ (٨) وَاشْكُرْهُمْ عَلَى
 هَجْرِهِمْ فِيَكَ دِيَارِ قَوْمِهِمْ وَخُرُوجِهِمْ مِنْ سَعْةِ الْمَعَاشِ إِلَى ضَيْقَهِ وَمَنْ
 كَثُرَتْ فِيَ إِغْزَازِ دِينِكَ مِنْ مَظْلُومِهِمْ (٩) اللَّهُمَّ وَأُوصِلْ إِلَى التَّابِعِينَ
 لَهُمْ يَا حُسَانِ الدِّينِ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَغْفِرْلَنَا وَلَا إِخْرَانَا الدِّينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ
 خَيْرَ جَزَائِكَ (١٠) الَّذِينَ قَصَدُوا سَمْتَهُمْ وَتَحَرَّرُوا وَجْهَتِهِمْ وَمَضَوا
 عَلَى شَاكِلَتِهِمْ (١١) لَمْ يُثِّبْهُمْ رَبِّ فِي بَصِيرَتِهِمْ وَلَمْ يَخْتَلِجُهُمْ شَكْ
 فِي قَفْوِ الْأَثَارِهِمْ وَالْإِتْتَامِ بِهِدَايَةِ مَنَارِهِمْ (١٢) مُكَانِفِينَ وَمُوازِرِينَ لَهُمْ
 يَدِينُونَ بِدِينِهِمْ وَيَهْتَدُونَ بِهِدِيَّهِمْ يَتَفَقَّونَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَتَهْمُونَهُمْ فِيمَا أَدَوَا^{Presented by: jafrilibrary.com}
 إِلَيْهِمْ (١٣) اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى التَّابِعِينَ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَعَلَى
 أَرْوَاجِهِمْ وَعَلَى ذُرِّيَّاتِهِمْ وَعَلَى مَنْ أَطَاعَكَ مِنْهُمْ (١٤) صَلَاةً تَغْصِمُهُمْ
 بِهَا مِنْ مَغْصِبَتِكَ وَتَفْسَحُ لَهُمْ فِي رِيَاضِ جَنَّتِكَ وَتَمْنَعُهُمْ بِهَا مِنْ كَيْدِ
 الشَّيْطَانِ وَتُعِينُهُمْ بِهَا عَلَى مَا اسْتَعَانُوكَ عَلَيْهِ مِنْ بِرٍّ وَتَقِيمُ طَوَارِقَ
 الْلَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ (١٥) وَتَبْعَثُهُمْ بِهَا عَلَى اعْتِقادِ
 حُسْنِ الرِّجَاءِ لَكَ وَالْطَّمَعِ فِيمَا عِنْدَكَ وَتَرْكِ التُّهْمَةِ فِيمَا تَحْوِيهِ
 أَيْدِي الْعِبَادِ (١٦) لِتُرْدِهِمْ إِلَى الرَّغْبَةِ إِلَيْكَ وَالرَّهْبَةِ مِنْكَ وَتُزَهِّدُهُمْ
 فِي سَعْةِ الْعَاجِلِ وَتُحِبِّبَ إِلَيْهِمُ الْعَمَلِ لِلأَجِلِ وَالْإِسْتِعْدَادِ لِمَا بَعْدَ
 الْمَوْتِ (١٧) وَتَهْوِنُ عَلَيْهِمْ كُلُّ كَرْبٍ يَحْلُّ بِهِمْ يَوْمَ خُرُوجِ

راہ میں چھوڑ دیا ہے اور انھیں اپنی مرضی سے راضی کر لینا کہ انھوں نے تیری راہ میں تمام خلائق کو چھوڑ دیا ہے اور تیرے رسول کے ساتھ رہ کر تیری طرف دعوت دیتے رہے ہیں اور انھیں جزاۓ خیر دے کر (۸) انھوں نے تیری وجہ سے اپنی قوم کی بستی کو خیر باہ کہہ دیا اور وسعت معیشت سے تنگی کی طرف پلے گئے۔ اور جن مظلومین کی تعداد میں تو نے اضافہ کیا تاکہ کہا پہنچا دیا کہ

(۹) خدا یا! اور ان لوگوں کا نیکی کے ساتھ ابتداء کرنے والوں تک بھی بہترین جزا پہنچا دیا کہ وہ ہمیشہ کہتے رہے کہ ”خدا یا! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دینا۔ انھوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے۔“ (۱۰) ان لوگوں جیسی جزا جن کی جہت کا انھوں نے قصد کیا ہے اور جن کے رخ کو تلاش کر کے اس انداز پر چل پڑے ہیں۔ (۱۱) ندان کی بصیرت کے رخ کو کوئی شے موز سکا ہے۔ اور نہ بزرگوں کے آثار کی پیروی میں ان کے منارہ ہدایت کے ابتداء میں ان کے دلوں میں کوئی شک پیدا ہوا ہے بلکہ انھیں کے گرد جمع رہے اور ان کا ساتھ ہدایت رہے، (۱۲) انھیں کے دین کے پابند رہے اور انھیں کی راہ ہدایت پر چلتے رہے ہمیشان کے ہموار رہے اور کسی بھی پیغام میں اصل مقتضی نہیں کیا۔

(۱۳) خدا یا! اور ان تمام تابعین پر آج کے دن سے قیامت کے دن تک مسلسل حمتیں نازل کرتے رہنا اور ان کی ازواج اور اولاد پر بھی بلکہ ان کے تمام اطاعت گذاروں پر بھی۔ (۱۴) وصلوات و رحمت جس کے بعد تو انھیں اپنی معصیت سے بچالے اور ان کے لئے باغات جنت کی وسعت عطا فرمادے اور انھیں شیطان کے کمر سے بچالے اور جس نیکی پر امداد مانگیں ان کی امداد کر دے اور ررات اور ان کے نازل ہونے والے حوادث سے محفوظ بنادے علاوہ اس وارد ہونے والے حادث کے جو خیر کا پیغام لے کر آئے۔ (۱۵) اور انھیں اس اطاعت کے ظفیل اس اعتقاد پر لگانا جس میں تجھے سے امیدیں وابستہ ہوں تیرے ثواب کی طمع ہو اور بندوں کے ہاتھوں کے ساز و سامان کو دیکھ کر تیری عدالت کو متین نہ کریں تاکہ تو انھیں پلٹا کر اس راہ پر لے آئے (۱۶) جہاں تیری طرف رغبت بھی ہو اور تیرا خوف بھی ہو اور تو انھیں دنیا کی وسعتوں سے کنارہ کش بنادے اور آخرت کے لئے عمل کو محظوظ بنادے اور صوت کے بعد

الآنفُسِ مِنْ أَبْدَانِهَا (١٨) وَتُعَافِيهِمْ مِمَّا تَعَقَّبُ بِهِ الْفِتْنَةُ مِنْ مَخْذُورٍ أَتَهَا
وَكُبْرَى النَّارِ وَطُولِ الْخَلُودِ فِيهَا (١٩) وَتُصَيِّرُهُمْ إِلَى آمِنٍ مِمَّنْ مَقِيلٌ
الْمُتَقِينَ .



Presented by: jafrilibrary.com

کے لئے تیاری کو مرغوب قرار دیدے (۱۷) اور ان کے لئے ہر نازل ہونے والے کرب کو آسان بنادے اس دن جب رو جیں جسم سے نکل رہی ہوں (۱۸) اور انھیں واقع ہونے والے فتنوں کے اندر یشیوں سے محفوظ رکھنا اور جہنم کی شدت اور اس میں ہمیشہ کے قیام سے بچائے رکھنا (۱۹) اور انھیں متعین کی منزل کے ان وامان کی طرف پہنچا دینا۔



(٥) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِنَفْسِهِ وَلَا هُلْ وَلَا يَتَهِ

(١) يَامَنْ لَا تَنْقِضِي عَجَابِي عَظَمَتِي صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
وَاحْجَبْنَا عَنِ الْإِلْحَادِ فِي عَظَمَتِكَ (٢) وَيَا مَنْ لَا تَنْتَهِي مُدَّةً مُلْكِهِ صَلَّى
عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَعْتَقْ رِقَابِنَا مِنْ نَقِيمَتِكَ (٣) وَيَا مَنْ لَا تَفْنِي حَزَارِينَ
رَحْمَتِهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاجْعَلْ لَنَا نَصِيبًا فِي رَحْمَتِكَ (٤) وَيَا
مَنْ تَنْقِطُ دُونَ رُؤْيَايِهِ الْأَبْصَارُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَذِنْنَا إِلَى قُرْبِكَ
(٥) وَيَا مَنْ تَضْفُرُ عَنْدَ خَطْرِهِ [١] الْأَخْطَارُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
وَكُرْمَنَا عَلَيْكَ (٦) وَيَا مَنْ تَظَهَرُ عَلَيْهِ بِواطِنِ الْأَخْبَارِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَءَالِهِ وَلَا تَفْضَحَا الدِّينَكَ (٧) اللَّهُمَّ أَغْنِنَا عَنْ هِبَةِ الْوَهَابِينَ بِهِبَتِكَ
وَأَكْفِنَا وَحْشَةِ الْقَاطِعِينَ بِصَلَاتِكَ حَتَّى لَا نَرْعَبَ إِلَى أَحَدٍ مَعَ بَذِلِكَ وَ
لَا نَسْتَوْجِشَ مِنْ أَحَدٍ مَعَ فَضْلِكَ (٨) اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَ
كِذَلِكَ [٩] وَلَا تَكِدْ عَلَيْنَا وَأَمْكِنْ لَنَا وَلَا تَمْكِرْ بِنَا وَأَدِلْ لَنَا وَلَا تُدِلْ مِنْا
(٩) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَقِنَا مِنْكَ وَاحْفَظْنَا بِكَ وَاهْدِنَا
[١٠] إِلَيْكَ وَلَا تُبَاعِدْنَا عَنْكَ إِنَّ مَنْ تَقِهِ يَسْلُمُ وَمَنْ تَهْدِهِ يَعْلَمُ وَمَنْ
تُقْرِبْهُ إِلَيْكَ يَغْنِمُ (١٠) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَكْفِنَا حَدَّ
نَوَافِي الزَّمَانِ وَشَرِّ مَصَائِيدِ الشَّيْطَانِ وَمَرَارَةِ صَوْلَةِ السُّلْطَانِ [١١].

۵۔ آپ کی دعا پنے لئے اور اپنے چاہنے والوں کیلئے

(۱) اے وہ پروردگار جس کی عظمت کے بجا بہ تمام ہونے والے نہیں ہیں۔ (۲) محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں اپنی عظمت کے بارے میں کچھ فکری سے محفوظ رکھنا۔ (۳) اے وہ پروردگار جس کے اقدار کی مدت تمام ہونے والی نہیں ہے محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں بھی اپنی رحمت کا ایک حصہ عنایت فرمادے۔ (۴) اے وہ کنزِ مخفی جس کی ذات تک نگاہوں کی رسائی نہیں ہے محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں اپنی بارگاہ سے قریب تر بنالے۔ (۵) اور اے وہ جس کی عظمت کے سامنے تمام عظمتیں حقیر ہیں محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں صاحبِ عزت و کرامت بنادے۔ (۶) اور اے وہ جس کے سامنے پوشیدہ خبریں بھی نمایاں ہیں محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں اپنی بارگاہ میں رسوانہ کرنا۔

(۷) خدایا! ہمیں اپنی عطا کے سہارے تمام عطا کرنے والوں کے عطا یا سے بے نیاز بناوے اور اپنے تعلقات کی بنا پر تمام قطع تعلق کرنے والوں کی وحشت کے لئے کافی ہو جاتا کہ تیری عطا کے بعد ہم کسی کی طرف رغبت نہ کریں اور تیرے فعل کے بعد کسی سے وحشت زدہ نہ ہوں۔ (۸) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں تو ہر تدبیر ہمارے حق میں کرنا ہمارے خلاف نہ کرنا۔ ہمارے حق میں انتظام کرنا اور ہمیں اپنے انتقام کا نشانہ نہ بناتا ہمارے لئے حکومت فراہم فرمادے اور ہم سے اختیار کو سلب نہ کر لینا۔

(۹) خدایا! محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیں اپنے غضب سے حفاظت عطا فرمادیں اور اپنے ہی ذریعہ حفاظت فرمادیں اپنی طرف ہدایت دیدے اور اپنے سے دور نہ کر دینا کہ جسے تو پچالے گا وہی سلامت رہے گا اور جس کی تو رہنمائی کرے گا وہی حقائق کا علم پیدا کر سکے گا اور جس کو تو ہمارے حوادث زمانہ کی شدت اور شیطانی جالوں کے شر اور پادشاہوں کی صولات کے مقابلہ میں کافی ہو جا۔ (۱۰) خدایا! پیش

(١١) اللَّهُمَّ إِنَّمَا يَكْتَفِي الْمُكْتَفُونَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَكْفِنَا وَإِنَّمَا يُعْطِي الْمُغْطَوْنَ مِنْ فَضْلِ جَدِّكَ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَعْطِنَا وَإِنَّمَا يَهْتَدِي الْمُهَتَّدُونَ بِبُورِ وَجْهِكَ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاهْدِنَا (١٢) اللَّهُمَّ إِنَّكَ مَنْ وَالَّذِي لَمْ يَضُرْ زَهْرَ حُذْلَانَ الْخَادِلِينَ وَمَنْ أَغْطَيْتَ لَمْ يَنْقُضْهُ مَنْعُ الْمَايِّعِينَ وَمَنْ هَدَيْتَ لَمْ يَغُوهِ إِضْلَالُ الْمُضَلِّلِينَ (١٣) فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَنْتَعْنَا بِعِزْكَ مِنْ عِبَادِكَ وَأَغْنِنَا عَنْ غَيْرِكَ [٥] يَا رَبِّ فَادِكَ وَاسْلُكْ بِنَا سَبِيلَ الْحَقِّ يَا رَبِّ شَادِكَ (١٤) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاجْعَلْ سَلَامَةً قُلُوبِنَا [٦] فِي ذِكْرِ عَظَمَتِكَ وَفَرَاغَ أَنْدَانِنَا فِي شَكِّ نِعْمَتِكَ وَانْطِلَاقِ الْسَّيْئَاتِ فِي وَضْفَ مِنْتَكَ (١٥) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ دُعَاتِكَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ، وَهُدَاتِكَ الدَّالِّينَ عَلَيْكَ وَمِنْ خَاصِّتِكَ الْخَاصِّينَ لَذِنِكَ يَا أَرَحَمَ الرَّاحِمِينَ .



مطمئن ہونے والے تیری قوت ہی کے فضل و کرم سے مطمئن ہوتے ہیں الہذا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمائے ہمارے لئے کافی ہو جا، اور یقیناً عطا کرنے والے تیری بخشش کے اضافہ سے عطا کرتے ہیں الہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے ہمیں بھی عطا فرمادے۔ (۱۱) ہدایت پانے والے تیرے نور ذات ہی سے ہدایت پاتے ہیں الہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے ہمیں ہدایت دیدے۔ (۱۲) خدا یا جس سے تو محبت کرے گا اسے لوگوں کا نظر انداز کرو یا نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے اور جسے تو عطا کر دے گا اس کے لئے منع کرنے والوں کا روکنا کمی نہیں پیدا کر سکتا ہے اور جسے تو ہدایت دیدے گا اسے گراہوں کی گراہ روشن گراہ نہیں کر سکتی ہے۔ (۱۳) الہذا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمائے ہمیں اپنی عزت کے طفیل بندوں سے بچالے اور اپنے عطا یا کے صدقہ میں اغیار سے بے نیاز کروے اور ہمیں اپنے ارشاد کے ذریعہ حق کے راستہ پر چلا دے۔

(۱۴) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے ہمارے دل کی سماحتی کو اپنی عظمت کی یاد میں اور ہمارے بدن کی فراغت کو اپنی نعمت کے شکریہ میں اور ہماری زبان کی روانی کو اپنے احسانات کی توصیف میں لگاؤ۔

(۱۵) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے ہم کو اپنی راہ کے ان داعیوں میں قرار دیدے جو تیری طرف دعوت دینے والے ہیں اور ان مخصوص افراد میں قرار دیدے جو تیری طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اس سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے۔



(٢) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ [١]

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ بِقُوَّتِهِ (٢) وَمَيْزَ بَيْنَهُمَا

بِقُدرَتِهِ (٣) وَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدًّا مَخْدُودًا وَأَمْدًا مَمْدُودًا (٤)

يُولُجُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي صَاحِبِهِ وَيُولُجُ صَاحِبَهُ فِيهِ بِتَقْدِيرٍ مِنْهُ لِلْعِبَادِ

فِيمَا يَغْدُوُهُمْ بِهِ وَيُنَشِّئُهُمْ عَلَيْهِ (٥) فَخَلَقَ لَهُمُ اللَّيْلَ [٦] لِيَسْكُنُوا فِيهِ

مِنْ حَرَكَاتِ التَّعَبِ وَنَهَضَاتِ النَّصْبِ وَجَعَلَهُ لِبَاسًا لِيُلْبِسُوا بِهِ لَذَّةَ

وَشَهَوَةً [٧] (٦) وَخَلَقَ لَهُمُ النَّهَارَ مُبْصِراً لَيَتَغَуَّفُوا فِيهِ مِنْ فَضْلِهِ

وَلَيَتَسْبِبُوا إِلَى رِزْقِهِ وَيَسْرِ حُوافِيَّهِ أَرْضُهُ طَلَابًا لِمَا فِيهِ نَيْلُ الْعَاجِلِ مِنْ

ذُنُبِهِمْ [٨] وَدَرَكُ الْأَجِلِ [٩] فِي أَخْرَاهُمْ (٧) بِكُلِّ ذَلِكَ يُضْلِعُ

شَأْنُهُمْ وَيَلُو [١٠] أَخْبَارَهُمْ وَيَنْظُرُ كَيْفَ هُمْ فِي أَوْقَاتِ طَاعَتِهِ وَمَنَازِلِ

فُرُوضِهِ وَمَوَاقِعِ أَخْكَامِهِ لِيُنْجِزِي الَّذِينَ أَخْسَنُوا بِالْحُسْنَى (٨) اللَّهُمَّ

فَلَكَ الْحَمْدُ [٩] عَلَى مَا فَلَقْتَ لَنَا مِنَ الْإِضْبَاحِ وَمَتَعَنَّتَ بِهِ مِنْ ضَرُورَةِ

النَّهَارِ وَبَصَرْتَنَا مِنْ مَطَالِبِ الْأَقْوَاتِ وَوَقَيَّتَنَا فِيهِ مِنْ طَوَارِقِ الْأَفَاتِ (٩)

أَضَبَخْنَا وَأَضَبَحْتَ الْأَشْيَاءَ كُلُّهَا بِجُمْلَتِهَا لَكَ سَمَاوَهَا [٨] وَأَرْضُهَا

وَمَا بَثَثْتَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَاكِنَهُ وَمُتَحَرِّكَهُ وَمُقِيمَهُ وَشَاخِصَهُ [٩] وَ

مَا عَلَّا فِي الْهَوَاءِ وَمَا كَنَّ تَحْتَ الشَّرَى (١٠) أَضَبَخْنَا فِي قَبْضَتِكَ

۶۔ آپ کی دعائے صبح و شام

- (۱) ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے رات اور دن دونوں کو اپنی قوت سے پیدا کیا (۲) اور پھر دونوں کے درمیان اپنی قدرت ہی سے امتیاز بھی قائم کیا۔ (۳) ہر ایک کے لئے ایک مقرر حد اور محدود مدت میں کی جہاں ایک کو دوسرے میں داخل کر دیتا ہے (۴) اور اسے اس میں داخل کر دیتا ہے اور ان کی نشوونما کا سامان کرتا ہے۔
- (۵) اس نے ان کے لئے رات کو خلق کیا تاکہ تعجب کی حرکات اور زحمتوں کی ختد حالیوں سے سکون حاصل کر سکیں اور پھر اسے لبایا اس بنا دیا تاکہ راحت اور خواب کے وقت اس سے لذت اور شہوت بھی حاصل کر سکیں۔
- (۶) اس کے بعد دن کو پیدا کیا تاکہ اس کے فضل و لذت کریں اور وسائل رزق کو فراہم کر سکیں اور زمین میں ہر اس شے کی طلب میں نکل پڑیں جس میں دنیا کی نقد راحت بھی ہو اور آخرت کے فوائد کی تحصیل بھی ہو۔ (۷) ان تمام اسباب کے ذریعہ وہ ان کے حالات کی اصلاح کرنا چاہتا ہے اور ان کے اخبار کا امتحان لیتا رہتا ہے اور یہ دیکھتا رہتا ہے کہ اطاعت کے اوقات، فرض کی منزل اور احکام کے موقع پر ان کا کیا حال ہوتا ہے تاکہ برے اعمال کرنے والوں کو سزادے سکے اور یہک اعمال انجام دینے والوں کو بہترین انعام دے سکے۔
- (۸) خدا یا تیرا شکر ہے کہ تو نے گریبان صبح کو جاک کر کے اس کے ذریعہ تھیں دن کی روشنی سے بہرہ در کیا ہے اور قوت کی منزلوں سے آشنا بنا دیا ہے اور مسلسل نازل ہونے والے حدثات سے بچا لیا ہے (۹) اور یہ ساری کی ساری اشیاء آسمان، زمین اور دونوں کے اندر بکھری ہوئی مخلوقات ساکن، متحرک، همیں، مسافر، جوشے ہوا کی بلندیوں پر ہے اور زمین کی تھیں ہے۔ سب تیرے لئے ہے (۱۰) اور ہم بھی

يَخْوِنَا مُلْكُكَ وَسُلْطَانُكَ وَتَضْمُنَا مَشِيتُكَ وَنَصَرَفُ عَنْ أَمْرِكَ
 وَتَنْقَلِبُ فِي تَدْبِيرِكَ (١١) لَيْسَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ وَلَا مِنَ
 الْخَيْرِ إِلَّا مَا أَغْطَيْتَ (١٢) وَهَذَا يَوْمٌ حَادِثٌ جَدِيدٌ وَهُوَ عَلَيْنَا شَاهِدٌ
 عَيْدٌ [١٠] إِنْ أَخْسَنْنَا وَدَعْنَا بِحَمْدٍ وَإِنْ أَسَانَا فَارْقَنَا بِذَمٍ (١٣) اللَّهُمَّ
 صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْزُقْنَا حُسْنَ مُصَاحِبَتِهِ وَاغْصُنْنَا مِنْ سُوءِ
 مُفَارِقَتِهِ بِارْتِكَابِ جَرِيرَةٍ أَوْ افْتِرَافِ صَغِيرَةٍ [١٤] أَوْ كَبِيرَةٍ (١٥)
 وَاجْزِلْ لَنَا فِيهِ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَأَخْلِنَا فِيهِ مِنَ السَّيِّنَاتِ وَامْلَأْ لَنَا مَا بَيْنَ
 طَرَفَيْهِ حَمْدًا وَشُكْرًا وَبَرًا وَذُخْرًا وَفَضْلًا وَإِحْسَانًا (١٥) اللَّهُمَّ يَسِّرْ
 عَلَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ [١٦] مَثُونَتَا وَأَمْلَأْ لَنَا مِنْ حَسَنَاتِنَا صَحَافَتِنَا [١٣]
 وَلَا تُخْزِنَا عِنْدَهُمْ بِسُوءِ أَعْمَالِنَا (١٧) اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ
 سَاعَاتِهِ حَظًّا مِنْ عِبَادَتِكَ [١٨] وَنَصِيبًا مِنْ شُكْرِكَ وَشَاهِدَ صِدْقٍ مِنْ
 مَلَائِكَتِكَ (١٩) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاحْفَظْنَا مِنْ بَيْنِ
 أَيْدِينَا [١٥] وَمِنْ خَلْقِنَا وَعَنْ أَيْمَانِنَا وَعَنْ شَمَائِلِنَا وَمِنْ جَمِيعِ نُواحِينَا
 حِفْظًا عَاصِمًا مِنْ مَغْصِبَتِكَ هَادِيًّا إِلَى طَاعَتِكَ مُسْتَعْمِلاً
 لِمَحِبَّتِكَ [١٦] (٢٠) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَوَفِقْنَا فِي يَوْمِنَا
 هَذَا وَلَيْلَتِنَا هَذِهِ وَفِي جَمِيعِ أَيَّامِنَا لَا سِتْعَمَالٌ لِالْخَيْرِ وَهِجْرَانِ الشَّرِّ
 وَشُكْرِ النِّعَمِ وَاتِّبَاعِ السُّنْنِ وَمُجَانَبَةِ الْبَدْعِ [٢١] وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

تیرے ہی قبضہ میں ہیں تیرا اقتدار، تیری سلطنت ہمارے سارے و جود پر حاوی ہے اور تیری مشیت ہمیں اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے ہم تیرے ہی حکم سے تصرف کرتے ہیں اور تیری ہی تدیر سے کروٹیں بدلتے ہیں (۱۱) ہمارا حصہ معاملات میں اتنا ہی ہے جس کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے۔ اور خیر بھی وہی ہے جو تو نے عطا کر دیا ہے۔ (۱۲) یہ ایک نیادی ہے لیکن ہمارا پرانا گواہ ہے جو ہر وقت حاضر رہتا ہے کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں تو ہمیں شکر کے ساتھ رخصت کرتا ہے اور برکام کرتے ہیں تو نعمت کر کے چلا جاتا ہے۔ (۱۳) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمادیں اس کی بہترین مصاجبت عطا فرم اور اس کی بہترین جدائی سے محفوظ فرمادی جو کسی جرم کے ارتکاب اور کسی گناہ صغیر یا کبیرہ کے عمل سے حاصل ہوتی ہے (۱۴) ہمارے لئے نیکیوں کی کثرت میں اضافہ فرمادے اور ہمیں برائیوں سے خالی کر دے اور ہمارے لئے دن کے دونوں اطراف کو حمد، احمد، ذخیرہ، فضل اور احسان سے معمور کر دے۔

(۱۵) خدا یا نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے لئے ہمارے اعمال کی زحمت کو کم کر دے اور ہمارے صحیفہ کو نیکیوں سے بھردے ہمیں برے اعمال کے وقایان فرشتوں کے سامنے رسوانہ کرنا۔ (۱۶) خدا یا ہمارے لئے اس دن کی ہر ساعت میں اپنی عبادت کا ایک حصہ، اپنے شکر کا ایک نصیب اور اپنے ملائکہ میں سے بہترین سچا گواہ عطا فرمادے۔ (۱۷) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمادیں سامنے، پیچھے، واہنے باہیں ہر طرف سے اپنی حفاظت عطا فرمادی جو تیری معصیت سے محفوظ ہنادے اور تیری اطاعت کی ہدایت دیدے اور تیری محبت کو با عمل بنادے۔

(۱۸) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمادیں آج کے دن اور آج کی رات اور تمام دنوں میں خیر کو عمل میں لانے، شر کو ترک کرنے، بنتوں کا شکریہ ادا کرنے، بنتوں کا انتباہ کرنے، بدقعنون سے کنارہ کش رہنے، نیکیوں کا حکم دینے، برائیوں سے روکنے، اسلام کی حفاظت کرنے، باطل کی کمزوریوں کے اظہار کرنے اور اسے ذلیل کرنے، اہل حق کے اعزاز، ورد مندوں کی دادوی کرنے کی توفیق عنایت فرمادے۔

والنهي عن المنكر [١٨] وحياة الإسلام وانتقاد الباطل وإدلاله
 ونصرة الحق وإغزازه وإرشاد الضال ومعونة الضعيف وإدراك
 اللهيق [١٩] اللهم صل على محمد وآله واجعله أيمان يوم عهذناه
 وأفضل صاحب صحبناه وخير وقت ظللنا فيه [٢٠] واجعلنا من أرضى
 من مر عليه الليل والنهر من جملة خلقك أشகرهم [١٩] لما أوتيت
 من نعمك وأقوتهم بما شرعت من شرائعك وأوقفتهم عمما حذررت
 من نهيك [٢١] اللهم إنيأشهدك وكفى بك شهيداً وأشهد سماء
 ك وأرضك ومن أنك تهمنا من ملائكتك وسائر خلقك في
 يومني هذا وساعتي هذه وليتني هله ومستقرى هذا إنيأشهد أنك
 أنت الله الذي لا إله إلا أنت قائم بالقسط عدل في الحكم رءوف
 بعباده مالك الملوك رحيم بالخلق [٢٢] وأن محمد عبدك و
 رسولك وخيرك من خلقك حملته رسالتك فاذها وأمرتها
 بالنصح لأمتى فنصح لها [٢٣] اللهم فصل على محمد وآله أكثر ما
 صلئت على أحد من خلقك وآتيه عنا أفضلاً ما أتيت أحداً من عبادك
 واجزه عنا أفضلاً وأكرم ما جزيت أحداً من أنبيائك عن أمتى [٢٣]
 إنك أنت المنان بالجسم الغافر للعظيم وأنك أرحم من كل رحيم
 فصل على محمد وآله الطيبين الطاهرين الأخيار الأنجبين .

(۱۹) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اس دن کو میری زندگی کا مبارک ترین دن، بہترین

وقت بنادے جس کے زیر سایہ میں نے زندگی گذاری ہو۔

(۲۰) ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جن پر تیری تمام خلائقات میں آج کے شب و روز گزارے ہوں اور انھوں نے تیری دی ہوئی نعمتوں کا شکر یاد کیا ہو۔ اور تیرے مقرر کردہ قوانین پر سب سے زیادہ قائم رہنے والوں میں ہوں اور تیری ممنوعہ اشیاء سے رک جانے والوں میں سے زیادہ محتاط ہوں۔

(۲۱) خدا یا میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو گواہی کیلئے کافی ہے۔ اور تیرے آسمان و زمین کو بھی گواہ بنارہا ہوں اور تیری تمام خلائقات کو گواہ قرار دے رہا ہوں آج کے دن۔ اور آج کی ساعت۔ اور آج کی رات اور اس منزل میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو عدل کے ساتھ قائم ہے اور عادلانہ فصیلہ کرے رہا ہے اور بندوں پر مہربان ہے اور سارے ملک کا مالک ہے اور تمام خلائقات پر مہربان ہے (۲۲) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے بندہ، رسول اور خلائقات میں تیرے پسندیدہ ہیں تو نے انھیں رسالت کا ذمہ دار بنایا تو انھوں نے پیغام و پیغام دیا اور امت کو نصیحت کا حکم دیا تو نصیحت فرمادی۔

(۲۳) خدا یا اب محمد و آل محمد پر اس سے زیادہ رحمت نازل فرماء جس قدر تو نے اپنے کسی بھی بندہ پر نازل کی ہو اور انھیں ہماری طرف سے اس سے بہتر رحمت عنایت فرمادے جو تو نے کسی بھی بندہ کو عنایت کیا ہے اور ہماری طرف سے اس سے بہتر اور اشرف جزا دیدے جو تو نے کسی بھی امت کی طرف سے کسی بھی پیغام بر کو عطا کی ہو (۲۴) بیشک تو بڑے احسانات کرنے والا اور عظیم گناہوں کا معاف کرنے والا اور ہر مہربان سے زیادہ مہربانی کرنے والا اور ہے حضرت محمد اور ان کی طیب و ظاہر، پسندیدہ اور پاکیزہ اولاد پر رحمت نازل فرماء۔



(٧) وَكَانَ مِنْ دُعَايَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا عَرَضَتْ لَهُ مُهِمَّةٌ أَوْ

نَزَلَتْ بِهِ مُلِمَّةٌ وَعِنْدَ الْكَرْبَ

(١) يَا مَنْ تُحَلِّ [١] بِهِ عَقْدُ الْمَكَارِهِ وَيَا مَنْ يُقْتَأَ بِهِ حَدُّ الشَّدَائِدِ
وَيَا مَنْ يُلْتَمِسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ إِلَى رُوحِ الْفَرَجِ (٢) ذَلِكَ لِقْدَرِكَ
الصَّعَابُ وَتَسْبِيْثُ بِلْطِفَكَ الْأَسْبَابُ وَجَرَى بِقْدَرِكَ الْقَضَاءُ وَ
مَضَتْ عَلَى إِرَادَتِكَ الْكَشِيَّاءُ (٣) فَهِيَ بِمَشِيْتِكَ دُونَ قَوْلِكَ مُؤْتَمِرَةٌ
وَبِإِرَادَتِكَ دُونَ نَهِيْكَ مُنْزَجِرَةً (٤) أَنْتَ الْمَدْعُوُ لِلْمُهِمَّاتِ وَأَنْتَ
الْمَفْرَعُ فِي الْمُلِمَّاتِ لَا يَنْدَفعُ مِنْهَا إِلَّا مَا دَفَعَتْ وَلَا يُنْكِشِفُ مِنْهَا إِلَّا مَا
كَشَفَتْ (٥) وَقَدْ نَزَلَ بِي يَا رَبِّ مَا قَدْ تُكَادُنِي ثِقْلَهُ وَأَلَمْ بِي مَا قَدْ
بَهَظَنِي حَمْلَهُ (٦) وَبِقْدَرِكَ أُورَدَتْهُ عَلَيَّ وَبِسُلْطَانِكَ وَجْهَتْهُ إِلَيَّ (٧)
فَلَا مُضِدَّ لِمَا أُورَدَتْ وَلَا صَارِفٌ لِمَا وَجَهَتْ وَلَا فَاتِحٌ لِمَا أَغْلَقْتَ وَلَا
مُغْلِقٌ لِمَا فَتَحْتَ وَلَا مُسِرٌّ لِمَا عَسَرْتَ وَلَا نَاصِرٌ لِمَنْ خَذَلْتَ (٨) فَصَلَّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهٖ [٩] وَافْتَحْ لِي يَا رَبِّ بَابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِكَ وَأَكْسِرْ
عَنِي سُلْطَانَ الْهَمِّ بِحَوْلِكَ وَأَنْلَنِي حُسْنَ النَّظرِ فِيمَا شَكُوتَ وَأَذْفَنِي
حَلَاوةَ الصُّنْعِ فِيمَا سَأَلْتَ وَهَبْ لِي مِنْ لُذْنِكَ رَحْمَةً وَفَرْجًا هَنِيَا وَ

۷۔ کسی بھی اہم امر کے پیش آنے، مصیبت کے نازل ہونے اور رنج و غم واندوہ کے موقع پر آپ کی دعا

(۱) اے وہ جس کے ذریعہ نگوار حالات کے عقدے بکھل جاتے ہیں اور اے وہ جس کے سب سے خوبیوں کی باڑھ کند ہو جاتی ہے اور اے وہ جس سے وسعت واطمینان کی طرف جانے کا راستہ مانگا جاتا ہے (۲) تیری قدرت کے سامنے خنتیاں زرم ہو گئیں اور تیرے ہی لطف سے اسباب فراہم ہو گئے اور تیری ہی قوت سے فیصلے نافذ ہو گئے (۳) اور تیرے ہی ارادہ سے تمام چیزیں چل رہی ہیں کہ وہ تیری مشیت کی بلا کہے پابند ہیں اور تیرے ارادہ کے سامنے بغیر منع کے ہوئے رکی ہوئی ہیں تو ہی ہے جسے اہم امور میں پکارا جاتا ہے (۴) اور تو ہی ہے جس سے مشکلات میں پناہ اٹگی جاتی ہے کوئی مصیبت تیرے بغیر دفع نہیں ہو سکتی ہے اور کوئی مشکل تیرے بغیر حل نہیں ہو سکتی ہے وقت میرے اوپر وہ مصیبت نازل ہو گئی ہے (۵) جس کے بوجھ نے مجھے تھکا دیا ہے اور وہ آفت آپری ہے جس کی عینی نے مجھے عاجز کر دیا ہے تو نے ہی اسے اپنی قدرت سے وار دیا ہے (۶) اور تو نے ہی اپنی طاقت سے اس کا رخ میری طرف موز دیا ہے اور اب وار دہو جانے والے کو کالے والا اور آنے والے کو موڑ نے والا (۷) اور بندرو روازوں کا کھولنے والا اور کھلے راستوں کا بند کرنے والا اور مشکلات کا آسان کرنے والا اور بے شہار کی امداد کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے (۸) لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادی اور میرے لئے اپنے کرم سے سکون کا دروازہ کھول دے اور میری خاطر اپنی قوت سے رنج و غم کا زور توڑ دے میں نے جس بات کی فریاد کی ہے اس کے لئے اپنی بہترین نظر عنایت فرمادے اور جس چیز کا سوال کیا ہے اس میں بہترین سلوک فرمائجھے اپنی طرف سے، رحمت اور خوشنگوار سکون عطا فرمادی اور مشکلات سے نکلنے کا فوری راستہ

اجعَلْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَحِيًّا (٩) وَلَا تُشْغِلْنِي [٣] بِالْهِتَمَامِ عَنْ
تَعَاہِدِ فُرُوضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنْتِكَ (١٠) فَقَدْ ضَقْتُ لِمَا نَزَلَ بِي يَا
رَبِّ ذِرْعَاً وَأَمْتَلَاثَ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ [٤] عَلَىٰ هَمَّاً وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَىٰ
كَشْفِ مَا مُنِيبُ بِهِ وَدَفْعِ مَا وَقَعَتْ فِيهِ فَأَفْعَلْ بِي ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ أَسْتُوْجِبْهُ
مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [٥]



ہتا دے مجھے مشکلات کی فکر میں بٹلا ہو کر واجبات کے خیال اور مسحتا ت کے استعمال سے غافل نہ ہونے
دینا کہ (۹) میں اس نازل ہونے والی مصیبت کی بنا پر تنگیل ہو گیا ہوں اور اس حادثہ کا بوجھ اٹھانے کی
بنا پر نجی غم سے بھر گیا ہوں۔ (۱۰) اور تو اس بلا کے نالئے پر قادر ہے جس میں میں بٹلا ہو گیا ہوں اور اس
 المصیبت کو فتح کر سکتا ہے جس میں واقع ہو گیا ہوں تو اب یہ کرم فرمادے۔ اگرچہ میں اس کا حقدار نہیں
ہوں۔ اے عرش عظیم کے مالک۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٨) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَكَارِهِ

وَسَيِّئِ الْأَخْلَاقِ وَمَذَامِ الْأَفْعَالِ

(١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ [١] مِنْ هَيْجَانِ الْحِرْصِ وَسَوْرَةِ
الْغُضَبِ وَغَلَبةِ الْحَسَدِ وَضَعْفِ الصَّبْرِ وَقَلَةِ الْقَاعَةِ وَشَكَاةِ الْخُلُقِ
وَإِلْحَاجِ الشَّهْوَةِ وَمَلَكَةِ الْحَمِيمَةِ (٢) وَمُتَابَعَةِ الْهَوَى وَمُخَالَفَةِ الْهَدَى
وَسَيْنَةِ الْغَفْلَةِ وَتَعَاطِي الْأَكْلَفَةِ وَإِيَّاَنِ الْبَاطِلِ عَلَى الْحَقِّ وَالْإِضْرَارِ عَلَى
الْمَأْثَمِ وَاسْتِضْغَارِ الْمَعْصِيَةِ وَاسْتِكْبَارِ الطَّاغِيَةِ (٣) وَمُبَاهاَةِ الْمُكْثِرِينَ
وَالْإِزْرَاءِ بِالْمُقْلِينَ وَسُوءِ الْوِلَايَةِ لِمَنْ تَحْتَ أَيْدِينَا وَتَرْكِ الشُّكْرِ لِمَنْ
أَضْطَنَعَ الْعَارِفَةَ عِنْدَنَا (٤) أَوْ أَنْ تَعْضُدَ ظَالِمًا أَوْ نَخْذُلَ مَلْهُوفًا أَوْ نَرُومَ مَا
لَيْسَ لَنَا بِحَقٍّ أَوْ نَقُولَ فِي الْعِلْمِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (٥) وَنَعُوذُ بِكَ أَنْ نُنْطَوِي
عَلَى اغْشٍ أَحَدٍ وَأَنْ نُعْجَبَ بِأَعْمَالِنَا وَنَمُدَّ فِي أَمَالِنَا (٦) وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
سُوءِ السَّرِيرَةِ وَاحْتِقَارِ الصَّغِيرَةِ وَأَنْ يَسْتَحْوِذَ عَلَيْنَا الشَّيْطَانُ أَوْ
يَنْكُبُنَا [٧] الزَّمَانُ أَوْ يَهْضُمُنَا [٨] السُّلْطَانُ (٩) وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
تَنَاؤلِ [١٠] الْإِسْرَافِ وَمِنْ فِقدَانِ الْكَفَافِ [١١] (١٠) وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ [١٢] وَمِنْ الْفَقْرِ إِلَى الْأَكْفَاءِ وَمِنْ مَعِيشَةِ [١٣] فِي شِدَّةٍ وَ

۸۔ ناخوشگوار حالات، برے اخلاق، قابل مذمت اعمال کے مقابلہ میں

خدا کی پناہ طلب کرنے کی دعا۔

(۱) خدا یا میں تیری پناہ چاہتا ہوں لائج کے بیجان، غصب کی شدت، حسد کے غلب، صبر کی کمزوری، تقاضت کی قلت، اخلاق کی اتری، خواہشات کے دباؤ، تعصّب کی حاکیت (۲) ہوئے نفس کی انجام، ہدایت کی مخالفت، غفلت کی نیند، تکف پسندی، حق پر باطل کے مقدم کرنے، گناہوں پر اصرار کرنے، معصیت کو معمولی خیال کرنے، اطاعت کو تکلیف وہ تصور کرنے۔ (۳) دولت مندوں سے مقابلہ کرنے، غریبوں کو ذلیل کرنے، ریاستوں کے ساتھ بدترین سلوک کرنے، نیک ہتھاڑ کرنے والوں کا شکریہ ادا نہ کرنے۔

(۴) خالم کی امداد کرنے، مظلوم کو نظر انداز کر دینے غیرِ عادل کا مطالبہ کرنے اور بلا سوچ سمجھے بات کہنے سے۔

(۵) اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ دل میں کسی کے ساتھ فریب کرنے کا ارادہ کریں یا اپنے اعمال میں خود پسندی کا شکار ہو جائیں یا الجی بھی امیدیں پیدا کریں۔ (۶) اور ہم اس بات سے بھی پناہ چاہتے ہیں کہ ہمارا باطن خراب ہو اور ہم گناہ صغيرہ کو حضیر خیال کریں یا شیطان ہم پر غالب آجائے یا زمانہ ہم کو مصائب میں بٹلا کر دے یا حاکم ہمیں پامال کر دے۔

(۷) اور ہم اس بات سے بھی پناہ چاہتے ہیں کہ فشوں خرچی اختیار کریں اور تقاضت کو کھوئیں۔ (۸) اور اس بات سے بھی پناہ چاہتے ہیں کہ دشمن ہمیں طمعنے دے سکیں اور ہم اپنے جیسوں کے مقابح ہو جائیں یا ہماری میہشت شدت کا شکار ہو جائے یا موت بلا کسی تیاری کے آجائے۔

مِيَتَةٌ عَلَىٰ غَيْرِ غُنَّةٍ [٨] (٩) وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَسْرَةِ الْعَظِيمَيِّ
[٩] وَالْمُصِبَّةِ الْكَبِيرَىٰ وَأَشْقَى الشَّقاءِ وَسُوءِ الْمَثَابِ وَجِرْمَانِ الثَّوَابِ
وَخُلُولِ الْعِقَابِ (١٠) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّءَا إِلَهَ وَأَعِذْنِي مِنْ
كُلِّ ذِلْكَ بِرَحْمَتِكَ وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ.



(۹) اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں عظیم حسرت، بڑی مصیبت، بدترین بدجھتی، برے انجام، ثواب سے محرومی اور عذاب کے نازل ہونے سے (۱۰) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے ان تمام بلااؤں سے پناہ دیدے۔ اپنی رحمت کے سہارے۔ اور تمام مومنین و مومنات کو بھی پناہ دیدے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٩) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْإِشْتِيَاقِ إِلَى طَلْبِ

الْمَغْفِرَةَ [١] مِنَ اللَّهِ جَلَ جَلَالَهُ

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءِالْهُ وَصَرِيرْنَا إِلَى مَحْبُوبِكَ مِنَ التَّوْبَةِ [٢] أَوْأِزْلْنَا عَنْ مَكْرُوهِكَ مِنَ الْإِضْرَارِ (٢) اللَّهُمَّ وَمَنِي وَقْفَنَا بَيْنَ نَقْصَيْنِ فِي دِينِ أَوْ دُنْيَا فَأَوْقِعْ [٣] النَّقْصَ بِأَسْرَعِهِمَا فَنَاءً وَاجْعَلِ التَّوْبَةَ فِي أَطْوَلِهِمَا بَقاءً (٣) وَإِذَا هَمَمْنَا بِهِمَمْنِ يُرْضِيكَ أَحَدُهُمَا عَنْ وَيُسْخِطُكَ الْآخَرُ عَلَيْنَا فَمِلِّنَا إِلَى مَا يُرْضِيكَ عَنَا وَأَوْهِنْ قُوَّتَنَا عَمَّا يُسْخِطُكَ عَلَيْنَا (٤) وَلَا تَجْعَلْ فِي ذَلِكَ بَيْنَ نُفُوسِنَا [٤] وَاخْتِيَارُهَا فَإِنَّهَا مُخْتَارَةٌ لِلْبَاطِلِ إِلَّا مَا وَفَقْتَ أَمْارَةَ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمْتَ (٥) اللَّهُمَّ وَإِنَّكَ مِنَ الْمُضْعِفِ حَلَقْنَا [٥] وَعَلَى الْوَهْنِ بَنَيَّنَا وَمِنْ مَاءِ مَهِينِ ابْتَدَأْنَا فَلَا حَوْلَ لَنَا إِلَّا بِقُوَّتِكَ وَلَا قُوَّةَ لَنَا إِلَّا بِعَونِكَ (٦) فَأَيَّدْنَا بِتَوْفِيقِكَ [٦] وَسَدَّنَا بِتَسْدِيدِكَ وَأَعْمَمْ أَبْصَارَ قُلُوبِنَا عَمَّا خَالَفَ مَحْبَبِكَ وَلَا تَجْعَلْ لِشَئْءٍ مِنْ جَوَارِ حَنَّا نُفُوذًا فِي مَعْصِيَتِكَ (٧) اللَّهُمَّ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءِالْهُ وَاجْعَلْ هَمَسَاتِ قُلُوبِنَا وَحَرَكَاتِ أَعْضَائِنَا وَلَمَحَاتِ أَعْيُنِنَا وَلَهَجَاتِ أَلْسِنَتِنَا فِي مُوجِاتِ ثَوَابِكَ حَتَّى لَا تَفْوَتَنَا حَسَنَةً نُسْتَحْقُ بِهَا جَزَاءً كَ وَلَا تَبْقَى لَنَا سَيِّئَةً نُسْتَوْجِبُ بِهَا عِقَابَكَ .



۹۔ اشتیاق طلب مغفرت کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہم کو اپنی محبوب صفت تو ب تک پہنچادے اور اس ناگوار صفت سے دور کر دے جس کا نام ہے گناہوں پر اصرار۔ (۲) خدا یا جب بھی ہم دین یا دنیا کی دو کمزوریوں کے درمیان کھڑے ہوں تو ہماری کمزوری کو اس میں قرار دیدیا جو جلدی فنا ہونے والی ہے یعنی دنیا اور ہماری تو ب کو اس حصہ میں قرار دینا جو دریک باتی رہنے والی ہے یعنی آخرت۔ (۳) اور جب ہمارے دل میں دوارا دے پیدا ہوں ایک تجھے راضی کرنے والا ہو اور دوسرا راض کرنے والا۔ (۴) ہوتا ہمیں ادھر موڑ دینا جس میں تیری رضا ہو اور ان معاملات میں ہمارے نفس کو آزاد نہ چھوڑ دینا کہ یہ تیری توفیق کے بغیر ہمیشہ باطل ہی کو اختیار کرے گا کہ اس کا کام ہی برائیوں کا حکم دینا ہے جب تک تیر ارجمند کرم شامل حال نہ ہو جائے۔ (۵) خدا یا تو نے ہمیں انتہائی کمزوری کی حالت میں پیدا کیا ہے اور انتہائی ناتوانی پر ہماری بندیا د قائم کی ہے اور ایک گندے پانی سے ہمارا آغاز کیا ہے تو اب تیری طاقت کے بغیر ہماری کوئی تدبیر نہیں ہے تیری مدد کے بغیر ہماری کوئی قوت نہیں ہے۔ (۶) اب تو ہی اپنی توفیق سے ہمیں قوت۔ عطا فرماء اور اپنی رہنمائی سے ہمیں سیدھے راستے پر لگادے ہمارے دل کی آنکھوں کو ان چیزوں سے اندھا بنا دے جو تیری محبت کے خلاف ہوں اور ہمارے اعضاء و جوارح میں کسی ایک کو بھی معصیت میں نفوذ نہ عطا فرماء۔ (۷) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمارے دل کے خیالات، اعضاء کے حرکات، آنکھوں کے اشارات زبان کے بیانات سب کو اپنے ثواب کے اسباب میں قرار دیدے تاکہ ہم سے کوئی وہ نتکی جانے نہ پائے جس سے تیری جزا کا استحقاق پیدا ہوتا ہو اور ہماری کوئی ایسی برائی باقی نہ رہ جائے جس سے عذاب کا استحقاق پیدا ہوتا ہو۔



(١٠) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْجَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

(١) اللَّهُمَّ إِنِّي تَشَاءُ [١] تَغْفِرُ عَنَّا فِي فَضْلِكَ وَإِنِّي تَشَاءُ تُعذِّبُنَا فِي بَعْدِكَ

(٢) فَسَهَّلْ لَنَا عَفْوَكَ بِمَنْكَ وَاجْرَنَا مِنْ عَذَابِكَ بِتَجَاهُزِكَ فَإِنَّهُ لَا طَاقَةَ لَنَا بَعْدِكَ وَلَا نَجَاهَةَ لِأَحَدٍ مِّنْهَا دُونَ عَفْوِكَ

(٣) يَا غَنِيَّ الْأَغْنِيَاءِ هَا نَحْنُ عِبَادُكَ [٢] بَيْنَ يَدِينَكَ وَأَنَا أَفَقُرُ الْفُقَرَاءِ إِلَيْكَ فَاجْبُرْ فَاقْتَنَا بِوُسْعِكَ وَلَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا بِمَنْعِكَ فَتَكُونَ قَدْ أَشَقَّيْتَ مَنْ اسْتَسْعَدَ بِكَ وَحَرَّمْتَ مَنْ اسْتَرْفَدَ فَضْلَكَ (٣) فِي إِلَيْ مَنْ حِينَئِذٍ مُنْقَلِبًا عَنْكَ وَإِلَى أَيْنَ مُنْهَنَا عَنْ بِاِكَ سُبْحَانَكَ نَحْنُ الْمُضْطَرُونَ الَّذِينَ أُوجَبْتَ [٤] إِجَابَتْهُمْ وَأَهْلُ السُّوءِ الَّذِينَ وَعَذَّثَ الْكَشْفَ عَنْهُمْ (٥) وَأَشْبَهَ الْأَشْيَاءِ بِمَشِيتِكَ وَأَوْلَى الْأُمُورِ بِكَ فِي عَظَمَتِكَ رَحْمَةً مَنْ اسْتَرَحَمَكَ وَغَوْثً مَنْ اسْتَغَاثَ بِكَ فَارْحَمْ تَضَرُّعَنَا إِلَيْكَ وَأَغْنِنَا إِذْ طَرَخَنَا أَنْفُسَنَا بَيْنَ يَدِينَكَ (٦) اللَّهُمَّ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ شَمَتْ بِنَا إِذْ شَايَعَنَا عَلَى مَغْصِيَتِكَ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَهْلِهِ وَلَا تُشْمِتْهُ [٧] بِنَا بَعْدَ تَرِكَاهَا إِيَّاهَا لَكَ وَرَغَبَتَا عَنْهُ إِلَيْكَ .



۱۰۔ خدائے متعال کی بارگاہ میں اتجاء کے سلسلہ میں آپکی دعا

(۱) خدا یا اگر تو ہمیں معاف کرنے کا ارادہ کرے گا تو یہ تیرے فضل کا نتیجہ ہو گا اور اگر عذاب کرنا چاہے گا تو یہ تیرے انصاف کا تقاضا ہو گا (۲) لہذا معمود ہمارے لئے اپنے کرم سے معافی کو آسان بناوے اور ہمیں اپنے درگزر کے ذریعہ عذاب سے محفوظ بناوے۔ ہم تیرے انصاف کی تاب نہیں لاسکتے ہیں اور ہم میں کسی کو بھی تیری معافی کے بغیر نجات نہیں مل سکتی ہے (۳) اے تمام عذیز سے زیادہ غنی۔ ہم تیرے بندے تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور ہم سب سے زیادہ فقیر بھی ہیں۔ لہذا اپنی وسعت سے ہمارے فاقہ کا اعلان فرمادے اور رزق کو روک کر ہماری امید کو ناامید نہ کرو دینا کہ اس طرح جس نے تجوہ سے فضل و کرم کا تقاضا کیا تھا اسی کو محروم کر دے گا (۴) اور ایسا ہو گیا تو تجوہ سے ہٹ کر میں جاؤں گا کس کی طرف؟ اور تیرے دروازہ کو چھوڑ کر میرا راستے کس طرف ہو گا؟ تو پاک دپاکیزہ ہے اور ہم وہ بدترین حالات والے ہیں جن کی تکلیف کو دور کرنے کا تونے اعلان کیا ہے (۵) تیری مشیت کے لئے سب سے زیادہ مناسب اور تیری عظمت کے لئے سب سے زیادہ شایان شان یکی ہے۔ کہ طالب رحمت پر مہربانی کرے اور فریاد کرنے والے کی فریاد رسی کرے لہذا اب اپنی بارگاہ میں ہماری تضرع و زاری پر رحم فرماؤ اور جب ہم نے اپنے نفس کو تیرے سامنے ڈال دیا ہے تو ہمیں بے نیاز بناوے۔

(۶) خدا یا جب ہم تیری نافرمانی کر کے شیطان کا ساتھ دیتے ہیں تو وہ ہمیں طمع دیتا ہے لہذا تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماؤ اور جب ہم نے تیرے لئے اسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کنارہ کش ہو کر تیری طرف آگئے ہیں تو اب اسے طعنہ دینے کا موقع نہ دینا (کہ اللہ کا بندہ ہم سے الگ ہو کر جہنم میں چلا گیا)



(١١) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخَوَاتِمِ الْخَيْرِ [١]

(١) يَا مَنْ ذِكْرُهُ [٢] شَرَقَ لِلذِّاكِرِينَ وَيَا مَنْ شُكْرُهُ فَوْزٌ
 لِلشَاكِرِينَ وَيَا مَنْ طَاعَتْهُ [٣] نِجَاةً لِلْمُطَبِّعِينَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَاشْفَلْ قُلُوبَنَا بِذِكْرِكَ عَنْ كُلِّ ذِكْرٍ وَالسِّنَّاتِ بِشُكْرِكَ عَنْ كُلِّ شُكْرٍ
 وَجَوَارِحَنَا بِطَاعَتِكَ عَنْ كُلِّ طَاعَةٍ (٢) فَإِنْ قَدِرْتَ لَنَا فَرَاغًا مِنْ شُغْلِ
 فَاجْعَلْهُ فَرَاغَ سَلَامَةً لَا تُذْرِكَنَا فِيهِ تَبَعَةً وَلَا تَلْحَقُنَا فِيهِ [٤] سَأَمَةً حَتَّى
 يَنْصَرِفَ عَنَا كُتُبُ الْسَّيِّئَاتِ بِصَحِيفَةِ خَالِيَّةٍ مِنْ ذِكْرِ سَيِّئَاتِنَا وَيَتَوَلَّ
 كُتُبُ الْحَسَنَاتِ عَنَا مَسْرُورِينَ بِمَا كَتَبُوا مِنْ حَسَنَاتِنَا (٥) وَإِذَا
 انْقَضَتْ أَيَّامُ حَيَاتِنَا وَتَصَرَّمْتُ مُدَدُ أَعْمَارِنَا وَاسْتَخْضَرْتُنَا [٥] دَعْوَتَكَ
 الَّتِي لَا يُبَدِّلُ مِنْهَا وَمِنْ إِجَابَيْهَا فَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ خِتَامَ ما
 تُخْصِي عَلَيْنَا كِتَبَةَ أَعْمَالِنَا تَوْبَةً مَقْبُولَةً لَا تُوقِفُنَا بَعْدَهَا عَلَى ذَنبٍ
 اجْتَرَحْنَاهُ وَلَا مَغْصِيَةً افْتَرَفَاهَا (٦) وَلَا تُكْشِفَ عَنَا سِرْتَرْتَهُ عَلَى رُؤُ
 وَسِ الْأَشْهَادِ يَوْمَ تَبْلُوا أَخْبَارَ عِبَادِكَ (٧) إِنَّكَ رَحِيمٌ بِمَنْ دَعَاكَ وَ
 مُسْتَحِبٌ [٨] لِمَنْ نَادَاكَ.



۱۱۔ انجام بخیر ہونے کے لئے حضرت کی دعا۔

(۱) اے وہ پروردگار جس کا ذکر ذاکرین کے لئے شرف اور اس کا شکر شاکرین کے لئے دستہ کا میابی ہے۔ اور اس کی اطاعت، اطاعت گذاروں کے لئے نجات کا سامان ہے۔۔۔ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمارے دلوں کو تمام یادوں سے ہٹا کر صرف اپنی یاد میں لگادے اور ہماری زبانوں کو تمام شکریوں کے بجائے اپنے شکر میں مصروف کر دے اور ہمارے اعضاء و جوارح کو ہر ایک کی اطاعت سے الگ کر کے اپنی اطاعت میں مشغول کر دے۔

(۲) اب اگر تو نے ہمارے لئے کاموں میں کوئی ہنگام فرست مقدر کیا ہے تو اسے سلامتی کا الح قرار دیدے جس میں کوئی گناہ ہم تک پہنچنے کے اور کوئی خشی ہم تک آنے نہ پائے تاکہ ہماری برسیوں کے نامہ اعمال لکھنے والے واپس جائیں تو اپنے لکھے پہنچ ہو کر جائیں۔ اور اگر ہماری زندگی کے دن گذر جائیں اور ہماری عمروں کی مدت تمام ہو جائے اور تیری دعوت تک پہنچ جائے جس کا آنا بھی برحق ہے اور قبول کرنا بھی برحق ہے تو محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمانا۔

(۳) اور ہمارے نامہ اعمال کے آخری حصہ میں اس مقبول توبہ کو قرار دیدیا جس کے بعد تو ہمارے کے ہوئے گناہوں پر سرزنش نہ کرے اور ہم جن نافرمانیوں کے مرٹک ہوئے ہیں ان پر ملامت نہ کرے اور جس پر دہ کو تو نے ڈال رکھا ہے اسے سب کے سامنے اٹھانے دے (۴) اس دن جب تمام بندوں کے اسرار مکشف ہو جائیں گے (۵) پیشک تو اپنے پکارنے والوں پر مہربان ہے اور اپنے آواز دینے والوں کی آواز کو سننے والا ہے۔



(١٢) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْاعْتِرَافِ [١]

وَطَلَبُ التَّوْبَةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

(١) اللَّهُمَّ إِنَّهُ يَخْجُبُنِي عَنْ مَسَالِكِ خَلَالٍ ثَلَاثٌ وَتَحْدُونِي
عَلَيْهَا خَلَةً وَاحِدَةً (٢) يَخْجُبُنِي أَمْرٌ أَمْرَتْ بِهِ فَأَبْطَأْتْ عَنْهُ وَنَهَى نَهْيَتْنِي
عَنْهُ فَأَسْرَغْتُ إِلَيْهِ وَنِعْمَةً أَنْعَمْتُ بِهَا عَلَى فَقَصَرْتُ فِي شُكْرِهَا (٣)
وَتَحْدُونِي عَلَى مَسَالِكَ تَفْضُلَكَ عَلَى مَنْ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَيْكَ وَوَقَدْ
بِخُسْنِ ظُنْبِهِ إِلَيْكَ إِذْ جَمِيعُ إِحْسَانِكَ تَفْضُلٌ وَإِذْ كُلُّ نِعِمَكَ ابْتِدَاءٌ
(٤) فَهَا أَنَا ذَا يَا إِلَهِي وَاقِفٌ بِبَابِ عِزَّكَ وَقُوفُ الْمُسْتَسِلِمِ الدَّلِيلِ
وَسَائِلُكَ عَلَى الْحَيَاةِ مِنْيَ سُؤَالَ الْبَائِسِ الْمُعِيلِ [٢][٥] مُقْرِئُكَ
بِأَهْنِي لَمْ أَسْتَسِلِمْ وَقْتَ إِحْسَانِكَ إِلَّا بِالْإِقْلَاعِ عَنْ عِصْيَانِكَ وَلَمْ أَخْلُ
فِي الْحَالَاتِ كُلِّهَا مِنْ امْتِنَانِكَ (٦) فَهَلْ يَنْفَعُنِي يَا إِلَهِي إِقْرَارِي
عِنْدَكَ يَسُوءُ مَا اكْتَسَبْتُ [٣] وَهَلْ يَنْجِبُنِي مِنْكَ اعْتِرَافِي لَكَ بِقَبِيحِ
مَا ارْتَكَبْتُ أَمْ أُوجَبَتْ لِي فِي مَقَامِي هَذَا سُخْطَكَ أَمْ لَزِمَنِي فِي وَقْتِ
دُعَائِي مَقْتُكَ (٧) سُبْحَانَكَ لَا أَيَّاسُ مِنْكَ وَقَدْ فَتَحْتَ لِي بَابَ التَّوْبَةِ
إِلَيْكَ بَلْ أَقُولُ مَقْالَ الْعَبْدِ الدَّلِيلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْمُسْتَخِفُ بِحُرْمَةِ رَبِّهِ

۱۲۔ اعتراض قصور اور طلب توبہ کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا مجھے تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلانے سے تم چیزیں روک رہی ہیں اور ایک چیز اس کی عوتوں دے رہی ہے رونکے والی اشیاء میں وہ حکم ہے جس کی تحلیل میں میں نے تاخیر کی ہے۔ (۲) اور وہ نبی ہے جس کی طرف تیزی سے دوڑ پڑا ہوں اور وہ نعمت ہے جو تو نے عطا کی مگر میں نے شکریہ میں کوتا ہی سے کام لیا۔

(۳) اور عوتوں سوال دینے والی چیز تیری یہ ادا ہے کہ تو اپنی طرف توجہ کرنے والوں اور حسن ظن کے ساتھ آنے والوں پر مہربانی کرتا ہے کہ تیرے سارے احسانات فضل و کرم ہی تو ہیں اور تیری ساری نعمتیں بغیر کسی استحقاق ہی کے تو ہوتی ہیں۔

(۴) تو خدا یا اب میں تیرے دروازہ ہرزت پر اس شخص کی طرح کھڑا ہوں جو بندہ ذلیل اور اپنے کو پرد کر دینے والا ہے اور حیاء و شرم کے باوجود اس شخص کی طرح Presented by: jafrilibrary.com وال کر رہا ہے جو نقیر و محتاج ہو (۵) اور مجھے اس بات کا بھی اقرار ہے کہ تیرے احسانات کے وقت بھی میں نے صرف اتنی ہی اطاعت کی ہے کہ تیرے احسانات سے خالی نہیں رہا ہوں۔

(۶) خدا یا تو کیا یہ بد اعمالیوں کا اقرار میرے کام آسکتا ہے؟ اور کیا ان بدترین گناہوں کا اعتراض مجھے نجات دلا سکتا ہے جن کا میں نے ارتکاب کیا ہے؟ یا تو نے اس موقف میں اپنی ناراضکی کو تھی قرار دیدیا ہے اور وقت دعا بھی تیرا غصب میرے ساتھ لگا رہے گا۔

(۷) تو پاک و بے نیاز ہے اور میں تجھ سے مایوس نہیں ہو سکتا ہوں کہ تو نے توبہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ بلکہ اب تو اس شخص کی طرح بول رہا ہوں جو بندہ ذلیل اپنے نفس پر ظلم کرنے والا، اپنے رب کی حرمت کا معمولی سمجھنے والا ہے۔

(٨) الَّذِي عَظَمْتُ ذُنُوبَهُ فَجَلَّتْ وَأَذْبَرَتْ أَيَامَهُ فَوَلَّتْ حَتَّىٰ إِذَا رَأَى مُدَّةَ
 الْعَمَلِ قَدْ انْقَضَتْ وَغَایَةُ الْعُمُرِ قَدْ انْتَهَتْ وَإِنِّي أَنَّهُ لَا مَحِيصٌ لَهُ مِنْكَ
 وَلَا مَهْرَبٌ لَهُ عَنْكَ تَلَقَّاكَ بِالْإِنْابَةِ وَأَخْلَصَ لَكَ [٣] التُّوبَةَ فَقَامَ
 إِلَيْكَ بِقَلْبٍ طَاهِرٍ نَقِيٍّ تُمَّ دَعَاكَ بِصَوْتٍ حَائِلٍ خَفِيٍّ (٩) قَدْ تَطَاطَأَ
 لَكَ فَانْحَنَىٰ وَنَكَّسَ رَأْسَهُ فَانْشَىٰ قَدْ أَرْعَشَتْ خَشْيَتُهُ رِجْلَيْهِ وَغَرَقَتْ
 ذُمُوغُهُ خَدَّيْهِ يَدْعُوكَ بِيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ أَنْتََاهُ
 الْمُسْتَرِّحُمُونَ وَيَا أَغْطَفَ مَنْ أَطَافَ بِهِ الْمُسْتَغْفِرُونَ وَيَا مَنْ عَفْوَهُ أَكْثَرَ
 مَنْ نَقَمَتِهِ وَيَا مَنْ رَحَاهُ أَوْ فَرَّ مِنْ سَخْطِهِ (١٠) وَيَا مَنْ تَحَمَّدَ إِلَىٰ خَلْقِهِ
 بِحُسْنِ التَّجَاوِزِ [٥] وَيَا مَنْ رَدَ عِبَادَةَ قَبْوَلِ الْإِنْابَةِ وَيَا مَنْ اسْتَضْلَعَ
 فَاسْدَهُمْ بِالتُّوبَةِ وَيَا مَنْ رَضِيَ مِنْ فَعْلِهِمْ بِالْيُسْرِ وَمَنْ كَافَىٰ قَلِيلُهُمْ
 بِالْكَثِيرِ وَيَا مَنْ ضَمَّنَ لَهُمْ إِجَابَةَ الدُّعَاءِ وَيَا مَنْ وَعَدَهُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ
 بِتَفْضِيلِهِ حُسْنَ الْجَزَاءِ (١١) مَا أَنَا بِأَغْصِنِي مَنْ عَصَاكَ فَفَرَّتْ لَهُ وَمَا
 أَنَا بِالْوَمِ مَنْ اغْتَدَرَ إِلَيْكَ فَقَبَلَتْ مِنْهُ وَمَا أَنَا بِاُظْلِمُ مَنْ تَابَ إِلَيْكَ
 فَعُدَّتْ عَلَيْهِ (١٢) أَتُوْبُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هَذَا تُوبَةً نَادِمٌ عَلَىٰ مَا فَرَطَ
 مِنْهُ مُشْفِقٌ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَالِصُ الْحَيَاةِ مِمَّا وَقَعَ فِيهِ (١٣) عَالِمٌ بِأَنَّ
 الْعَفْوَ عَنِ الدَّنْبِ الْعَظِيمِ لَا يَتَعَاوَظُكَ وَأَنَّ التَّجَاوِزَ عَنِ الْإِثْمِ الْجَلِيلِ لَا
 يَسْتَضِعُكَ وَأَنَّ اخْتِمَالَ الْجِنَاحِيَاتِ الْفَاجِحَةِ لَا يَتَكَادُكَ وَأَنَّ أَحَبَّ

(۸) اور جس کے گناہ بہت جلیل و عظیم ہیں اور اس کا در عمل گزار چکا ہے اب وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ مدت عمل تمام ہو چکی ہے اور زندگی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اسے یقین ہے کہ تجھ سے چھنکارا حاصل کرنے اور فرار کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے (۹) تو اب تیری بارگاہ میں رجوع کر رہا ہے اور ظوہر کے ساتھ تو بپ کرنا چاہتا ہے پاکیزہ اور صاف دل کے ساتھ کھڑا ہوا ہے اور لرزتی ہوئی دھمکی آواز سے تجھے پکار رہا ہے تیری بارگاہ میں سر جھکا کر خمیدہ ہو گیا ہے اور تیرے سامنے سر شرم سے جھک گیا ہے خوف نے اس کے پیروں میں لرزہ پیدا کر دیا ہے اور آنسوؤں نے اس کے رخساروں کو ڈبو دیا ہے اب تجھے یہ کہہ کر پکار رہا ہے کہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ان تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان جن کی بارگاہ میں طالبان رحمت باری باری حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ عطاوت رکھنے والے جسے استغفار کرنے والے گھیرے رہتے ہیں۔ اے وہ جسکی معانی اسکے عذاب سے زیادہ ہے اور اے وہ جس کی رضا اس کی نارانگی سے وافتر ہے۔

(۱۰) اور اے وہ جس نے تخلوقات سے در گذر کرنے کا اٹی تعریف قرار دیا ہے اور اپنے بندوں کو توبہ قبول کرنے کا عادی ہنا دیا ہے اور ان کے بدترین حالات کی اصلاح تو بکے ذریعہ کرتا رہتا ہے۔ وہ ان کے قلیل اعمال پر راضی ہو گیا ہے اور ان کے اسی قلیل عمل پر کشیر جزا بھی دی دی ہے۔ اے وہ جس نے دعاوں کے قبول کرنے کی ضمانت دی ہے اور بندوں سے تفضل کی بنا پر بہترین جزا کا وعدہ بھی کیا ہے (۱۱) میں ان تمام گناہگاروں میں سب سے برائیں ہوں جنہیں تو نے بخش دیا ہے اور تمام معدودت کو تو نے قبول کر لیا ہے اور ان تمام توبہ کرنے والوں سے بڑا خالم بھی نہیں ہوں جن کی طرف تو نے مذکور دیکھا ہے۔ (۱۲) اب میں اس منزل میں اس شخص کی طرح توبہ کر رہا ہوں جو اپنے اعمال پر شرمende ہو گناہوں کے ذمیر سے خوفزدہ ہو جن برائیوں میں پڑ گیا ہے ان سے واقعاً شرمende ہو۔

(۱۳) اور اسے اس بات کا علم ہو کہ تیرے لیے عظیم گناہوں کا معاف کر دینا بھی کوئی بڑا کام نہیں ہے اور بڑی سے بڑی خطاء سے در گذر کر دینا بھی کوئی دشوار امر نہیں ہے اور کھلی ہوئی جناتیوں کا

عِبَادَكَ إِلَيْكَ مَنْ تَرَكَ الْإِسْتِكْبَارَ عَلَيْكَ وَجَانِبَ الْإِضْرَارِ
 وَلَزِمَالِاسْتِغْفَارِ (١٣) وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ أَسْتَكِبِرَ وَأَغُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
 أَصِرَّ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَصَرْتُ فِيهِ وَأَسْتَعِينُ بِكَ عَلَىٰ مَا عَجَزْتُ عَنْهُ
 (١٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَهَبْ لِي مَا يُحِبُّ عَلَيَّ لَكَ
 وَعَافَنِي مِمَّا أَسْتَوْجَبَهُ مِنْكَ وَأَجِرْنِي مِمَّا يَخْفَفُهُ أَهْلُ الْإِسَاءَةِ فَإِنَّكَ
 مَلِيءٌ بِالْعَفْوِ مَرْجُوُ لِلْمَغْفِرَةِ مَعْرُوقٌ بِالتَّعْجَلِ لَيْسَ لِحاجَتِي مَطْلَبٌ
 سِواكَ وَلَا لِذَنْبِي غَافِرٌ غَيْرُكَ حَاشَاكَ (١٥) وَلَا أَخَافُ عَلَىٰ نَفْسِي
 إِلَّا إِيَّاكَ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَأَقْضِ حاجَتِي وَأَنْجِحْ طَلَبِي وَاغْفِرْ ذَنْبِي وَءَامِنْ خَوْفَ نَفْسِي
 إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَذَلِكَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ ءَامِينَ [٦] رَبُّ
 الْعَالَمِينَ.



برداشت کر لیتا بھی تجھے خشنے حال نہیں بنا سکتا ہے۔ اور تیری نگاہ میں محبوب ترین بندہ وہ ہے جو تیرے سامنے غرور و اشکار کو ترک کر دے اور گناہوں پر اصرار سے کنارہ کشی کرے اور استغفار کو لازم فرادرے لے۔

(۱۲) میں تیری بارگاہ میں اس امر سے برآٹ کرتا ہوں کہ میں بھلائے اشکار ہو جاؤں اور اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ گناہوں پر اصرار کروں میں اپنی کوتا ہیوں سے استغفار کرتا ہوں اور جو باتیں میرے لئے ممکن نہیں ہیں ان کے لئے طالب امداد ہوں۔

(۱۵) خدایا محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے وہ سب کچھ عطا فرمادے جو تیرے لئے مجھ پر لازم ہے اور ان تمام چیزوں سے عافیت دیدے جن کا میں تیری طرف سے حقدار ہوں اور مجھے ان سزاویں سے پناہ دیدے جن کے تصویر سے گناہگار خوفزدہ رہتے ہیں کہ تیری بارگاہ معافی سے محصور ہے اور تجھ سے مسلسل مغفرت کی امید کی جاتی ہے اور تو وہ گار کرنے ہی سے پچانا جاتا ہے میری حاجتوں کا کوئی مدعا تیرے علاوہ نہیں ہے۔

(۱۶) اور میرے گناہوں کا کوئی بخشنے والا تیرے سوانحیں ہے اور یقیناً نہیں ہے میں اپنے نفس کے لئے تیرے علاوہ کسی سے نہیں ذرتا ہوں کہ تو ہی اہل تقویٰ بھی ہے اور تو ہی اہل مغفرت بھی ہے محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری حاجتوں کو پورا کر دے اور۔ میرے مقاصد کو کامیاب بنادے میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے نفس کے خوف کو سکون و اطمینان سے بدل دے کہ تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے اور یہ ساری باتیں تیرے لئے بہت آسان ہیں۔۔۔ آمین اے رب العالمین۔



(١٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طَلَبِ الْحَوَائِجِ [١]

إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

(١) اللَّهُمَّ يَا مُنْتَهِيَ مَطْلَبِ الْحَاجَاتِ [٢] (٢) وَ يَا مَنْ عِنْدَهُ نِيلُ
الْطَّلَبَاتِ (٣) وَ يَا مَنْ لَا يَبْيَعُ نِعْمَةً بِالْأَثْمَانِ (٤) وَ يَا مَنْ لَا يُكَدِّرُ عَطَايَاهُ
بِالْأَمْتَانِ (٥) وَ يَا مَنْ يُسْتَغْفِي بِهِ وَ لَا يُسْتَغْفِي عَنْهُ (٦) وَ يَا مَنْ لَا يُرْغَبُ
إِلَيْهِ وَ لَا يُرْغَبُ عَنْهُ (٧) وَ يَا مَنْ لَا تُفْنِي خَزَائِنُهُ الْمَسَائِلُ (٨) وَ يَا مَنْ لَا
تُبَدِّلُ حِكْمَتَهُ الْوَسَائِلُ [٩] (٩) وَ يَا مَنْ لَا تَقْطَعُ عَنْهُ حَوَائِجُ الْمُخْتَاجِينَ
(١٠) وَ يَا مَنْ لَا يُعْنِيهِ [٥] دُعَاءُ الدَّاعِينَ (١١) تَمَدَّحْتَ بِالْغَنَاءِ [٦] عَنْ
خَلْقِكَ وَ أَنْتَ أَهْلُ الْغِنَى عَنْهُمْ (١٢) وَ نَسْبَتْهُمْ إِلَى الْفَقْرِ وَ هُمْ أَهْلُ
الْفَقْرِ إِلَيْكَ (١٣) فَمَنْ حَاوَلَ سَدِّ خَلْقِهِ مِنْ عِنْدِكَ وَ رَأَمَ صَرْفَ الْفَقْرِ
عَنْ نَفْسِهِ بِكَ فَقَدْ طَلَبَ حَاجَتَهُ فِي مَظاہِنِهَا وَ أَتَى طَلِبَتَهُ مِنْ وَجْهِهَا
(١٤) وَ مَنْ تَوَجَّهَ بِحَاجَتِهِ إِلَى أَحَدٍ [٧] مِنْ خَلْقِكَ أَوْ جَعَلَهُ سَبَبَ
نُجُوحِهَا ذُونَكَ فَقَدْ تَعَرَضَ لِلْحِرْمَانِ وَ اسْتَحْقَ مِنْ عِنْدِكَ فَوْتَ
الْإِحْسَانِ (١٥) اللَّهُمَّ وَلِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ قَدْ قَصَرَ عَنْهَا جُهْدِي وَ
تَقْطُعَتْ دُونَهَا حِيَابِي وَ سَوْلَثٌ [٨] لِي نَفْسِي رَفَعَهَا إِلَى مَنْ يَرْفَعُ حَوَائِجَهُ

۱۳۔ مالک سے حاجتیں طلب کرنے کے لئے آپ کی دعا۔

(۱) پروردگارا! اے حاجتوں طلب کرنے کی منزل آخر (۲) اور اے وہ جس کی بارگاہ سے مقاصد حاصل ہوتے ہیں (۳) اور اے وہ مہربان جو اپنی نعمتوں کو قیمتیوں کے عوض فروخت نہیں کرتا ہے (۴) اور اپنے عطا یا کو احسان جتا کر مکدر نہیں بناتا ہے۔ (۵) لوگ اس کے ذریعہ مستغفی ہوتے ہیں لیکن اس سے مستغفی نہیں ہو سکتے ہیں (۶) اس کی طرف رغبت کی جاتی ہے لیکن اس سے کنارہ کشی نہیں کی جاسکتی ہے (۷) سوالات کی کثرت اس کے خزانوں کو فنا نہیں کر سکتی ہے (۸) اور وسائل معيشت اس کی صلحت کو بدلت نہیں سکتے ہیں۔ (۹) تھوڑی کی حاجتیں اس سے منقطع نہیں ہو سکتی ہیں (۱۰) اور دعا کرنے والوں کی دعا میں اسے عاجز نہیں بنا سکتی ہیں۔

(۱۱) تو نے اپنی تحریف ہی یہی کہ تو مخلوقات کے نیاز ہے (۱۲) اور اس بے نیازی کا اہل ہے اور تو نے مخلوقات کو فقر کی طرف نسبت دی ہے کہ وہ واقعًا تیرے چنان ہیں (۱۳) الہذا جو شخص بھی اپنی حاجت کو تیری بارگاہ سے پورا کرنا چاہتا ہے اور اپنے نفس سے فقر کو تیرے ذریعہ دور کرنا چاہتا ہے اس نے حاجت کو اس کی منزل سے طلب کیا ہے اور مقصد تک تجھ رخ سے آیا ہے (۱۴) اور جس نے بھی اپنی حاجت کا رخ تیرے علاوہ کسی اور کی طرف موڑ دیا۔ یا کامیابی کا راز تیرے علاوہ کسی اور کو قرار دیا ہے اس نے محرومی کا سامان مہیا کر لیا ہے اور تیری بارگاہ سے احسانات کے فوت ہو جانے کا استحقاق پیدا کر لیا ہے۔

(۱۵) خدا یا! میری تیری بارگاہ میں ایک ایسی حاجت ہے جس سے میری کوشش قاصر ہے اور میری تدبیریں منقطع ہو گئی ہیں اور مجھے نفس نے ورگلایا ہے کہ میں اسے ایسوں کے پاس لے جاؤں جو خود ہی اپنی حاجتیں تیرے پاس لے کر آتے ہیں اور اپنے ضروریات میں تھہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے ہیں اور

إِلَيْكَ وَلَا يَسْتَغْفِي فِي طَلِبَاتِهِ عَنْكَ وَهِيَ زَلَّةٌ مِّنْ زَلَّلِ الْخَاطِئِينَ وَعَشْرَةُ
 مِنْ عَشْرَاتِ الْمُذَنبِينَ (١) ثُمَّ انْتَهَى بِسَدْ كِيرِكَ لِي مِنْ غَفْلَتِي وَ
 نَهَضْتُ بِتَوْفِيقِكَ مِنْ زَلْتِي وَرَجَعْتُ وَنَكْضْتُ بِتَسْدِيدِكَ عَنْ عَشْرَتِي
 (٢) وَقُلْتُ سُبْحَانَ رَبِّي كَيْفَ يَسْأَلُ مُخْتَاجًا وَأَنَّى يَرْغَبُ
 مُعْدَمًا إِلَى مُعْدَمٍ (٣) فَقَصَدْتُكَ يَا إِلَهِي بِالرَّغْبَةِ وَأَوْفَدْتُ عَلَيْكَ
 رَجَائِي بِالشَّفَاءِ بِكَ (٤) وَعَلِمْتُ أَنَّ كَثِيرًا مَا أَسْأَلَكَ يَسِيرٌ فِي
 وَجْدِكَ وَأَنَّ خَطِيرًا مَا أَسْتَوْهُكَ حَقِيرٌ فِي وُسْعِكَ وَأَنَّ كَرَمَكَ لَا
 يَضِيقُ عَنْ سُؤَالٍ أَحَدٍ وَأَنْتَ يَدُكَ بِالْعَطَايَا أَعْلَى مِنْ كُلِّ يَدٍ (٥) اللَّهُمَّ
 فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَآخِلِّنِي بِكَرَمِكَ عَلَى التَّفْضُلِ وَلَا تَحْمِلْنِي
 بِعَذَابِكَ عَلَى الْإِمْتِحَاقِ فَمَا أَنَا بِأَوْلِ رَاغِبٍ رَغْبَ إِلَيْكَ فَأَغْطِيَتْهُ وَهُوَ
 يَسْتَحِقُ الْمَنْعَ وَلَا بِأَوْلِ سَائِلٍ سَأَلَكَ فَأَفْضَلْتَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَسْتَوْجِبُ
 الْحِرْمَانَ (٦) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَكُنْ لِدُعَائِي مُجِيبًا وَمِنْ
 نِدَائِي قَرِيبًا وَلِتَضْرُعِي رَاحِمًا وَلِصَوْتِي مَاصِعاً (٧) وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي
 عَنْكَ وَلَا تُبْتَ سَبِبي مِنْكَ وَلَا تُوْجِهِنِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ وَغَيْرُهَا إِلَى
 سِواكَ (٨) وَتَوَلَّنِي بِنُجُحٍ طَلِبَتِي وَقَضَاءِ حَاجَتِي وَنَيْلِ سُؤْلِي قَبْلِ
 زَوَالِي عَنْ مَوْقِفي هَذَا بِتَسْيِيرِكَ لَيَ الْعَسِيرَ وَحُسْنِ تَقْدِيرِكَ لِي
 فِي جَمِيعِ الْأَمْوَارِ (٩) وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ صَلَاةً

Presented by: jafrilibrary.com

یہ خطا کاروں کی لغزشوں میں سے ایک لغزش ہے اور گناہوں کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے (۱۶) اس کے بعد تیری یاد وہاںی کے ذریعہ میں خواب غفلت سے چمک پڑا اور تیری توفیق کے سہارے اپنی لغزش سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیری رہنمائی سے اپنی ٹھوکر سے پلت پڑا (۱۷) اور میں نے فوراً اعلان کر دیا کہ میرا رب پاک و پاکیزہ ہے کوئی محتاج کی محتاج سے کیسے سوال کر سکتا ہے اور فقیر کسی فقیر کی طرف کس طرح رغبت کر سکتا ہے۔

(۱۸) یہ سوچ کر میں نے تیری طرف رغبت کی اور اپنی امیدوں کو لے کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو گیا کہ مجھے تھجھ پر بھروسہ تھا (۱۹) اور مجھے معلوم تھا کہ میں جس کثیر کا سوال کر رہا ہوں وہ تیری عطا کے مقابلہ میں قلیل ہے اور جس عظیم کا تقاضا کر رہا ہوں وہ تیری وسیع بارگاہ میں حضیر ہے تیرا کرم کسی کے سوال سے نکل نہیں ہوتا ہے اور تیرے با تھا طلا کرنے میں ہر باتھ سے بالاتر رہتے ہیں۔

(۲۰) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل (۲۰) اور میرا معاملہ فضل کے ساتھ کرنا اور مجھ پر اپنے عدل کی ہنپا اتحاق کے برابر بوجھنہ ڈالنا کہ میں پہلا انسان نہیں ہوں جس نے تیری طرف رغبت کی ہو اور تو نے اس کو نہ دینے کے اتحاق کے باوجود دے نہ دیا ہو اور نہ پہلا سائل ہوں جس پر محرومی کے لائق ہونے کے باوجود فضل نہ کر دیا ہو۔

(۲۱) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری دعا کے لئے قبول کرنے والا اور میری ندا کے لئے قریب اور میری زاری پر حرم کرنے والا اور میری آواز کا سننے والا ہو جا۔ (۲۱) اور میری امیدوں کو منقطع نہ کر دینا اور میرے رشتہ کو کاث نہ دینا اور مجھے اس حاجت میں یا کسی بھی دوسرا حاجت میں اپنے غیر کے حوالہ نہ کر دینا۔

(۲۲) اور تو ہی میری طلب کی کامیابی اور میری حاجت کی برآ وری اور میرے سوالات پر عطا کا ذمہ دار ہو جا۔ قبل اس کے کہ میں اس جگہ سے ہٹوں۔ اس طرح کہ میری مشکل کو آسان کر دے اور تمام معاملات میں میری تقدیر کو خوب بنادے (۲۲) اور محمد آل محمد پر رحمت نازل فرما جو دائی

دائِمَةٌ نَّامِيَّةٌ لَا انْقِطَاعَ لِأَبَدِهَا وَلَا مُنْتَهِيَ لِأَمْدِهَا وَاجْعَلْ ذَلِكَ عَوْنَانًا لِي
وَسَبِيلًا لِنَجَاحٍ [٩] طَلَبَتِي إِنْكَ وَاسِعَ كَرِيمٍ (٢٥) وَ مِنْ حَاجَتِي يَا رَبَّ
كَذَا وَ كَذَا... وَ تَذَكَّرْ [١٠] حَاجَتَكَ ثُمَّ تَسْجُدْ [١١] وَ تَقُولُ فِي

سُجُودِكَ:

فَضْلُكَ ءاَنَسِي وَإِخْسَانُكَ دَلْنِي فَاسْأَلْكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرُدَّنِي خَائِبًا .



Presented by: jafrilibrary.com

اور بڑھنے والی ہو اور جس کی ابدیت تمام نہ ہو اور اس کی مدت کی انتہا نہ ہو اور اسی صلوuat کو میرے لئے
مددگار اور میرے مقاصد کی کامیابی کا ذریعہ بنادے کہ تو صاحب و سمعت اور کریم ہے۔

(۲۵) اور پروردگار میری حاجتیں یہ ہیں ...

اس کے بعد جدیدہ میں جا کر یوں کہے۔

خدا یا تیرے فضل نے مجھے مانوس بنایا ہے اور تیرے احسان نے میری رہنمائی کی ہے الہذا تجھ
سے میرا سوال خود تیری ذات کے واسطے سے اور تیرے نبی محمد اور ان کی آل (صلوات اللہ علیہم) کے
واسطے یہ ہے کہ مجھے ناکام نامرا دوا پس نہ کرنا۔



(١٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا اغْتَدَى [١] عَلَيْهِ أَوْ

رَأَى مِنَ الظَّالِمِينَ مَا لَا يُحِبُّ

(١) يَا مَنْ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ أَبْيَاءُ الْمُتَظَلِّمِينَ (٢) وَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ
فِي قَصَصِهِمْ إِلَى شَهَادَاتِ الشَّاهِدِينَ (٣) وَ يَا مَنْ قَرُبَثُ [٤] نُصْرَتُهُ مِنَ
الْمَظْلُومِينَ (٥) وَ يَا مَنْ بَعْدَ عَوْنَهُ عَنِ الظَّالِمِينَ (٦) قَدْ عَلِمْتَ يَا إِلَهِي
مَا نَالَنِي مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانِ [٧] إِمَّا حَظَرْتَ وَ انتَهَكَهُ مِنِّي مِمَّا حَجَزْتَ
عَلَيْهِ بَطَرًا فِي نِعْمَتِكَ عِنْدَهُ وَ اغْتَرَ أَرَا بِنَكِيرِكَ عَلَيْهِ (٨) اللَّهُمَّ فَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَّإِلَهٍ وَ خُذْ ظَامِي وَ عَذْوَى عَنْ ظَلْمِي بِقُوَّتِكَ وَ افْلُلْ حَدَّهُ
عَنِّي بِقُدْرَتِكَ وَاجْعَلْ لَهُ شُغْلًا فِيمَا يَلِيهِ وَ عَجْزًا عَمَّا يَنْاوِيهِ (٩) اللَّهُمَّ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّإِلَهٍ وَ لَا تُسْوِغْ لَهُ ظَلْمِي وَ أَخْسِنْ عَلَيْهِ عَوْنِي
وَ اغْصِنْنِي مِنْ مُثْلِ أَفْعَالِهِ وَ لَا تَجْعَلْنِي فِي مُثْلِ حَالِهِ (١٠) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَ أَغْدِنِي عَلَيْهِ عَدُوِّي حَاضِرَةً تَكُونُ مِنْ غَيْظِي بِهِ شَفَاءً وَ
مِنْ حَنَقِي عَلَيْهِ وَفَاءً (١١) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّإِلَهٍ وَ عَوْضِنِي مِنْ
ظَلْمِهِ [١٢] لِي عَفْوَكَ وَ أَبْدِلْنِي بِسُوءِ صَنْيِعِهِ بِرَحْمَتِكَ فَكُلُّ مَكْرُوهٍ
جَلَلُ دُونَ سَخِطِكَ وَ كُلُّ مَرْزَنَةٌ سَوَاءٌ مَعَ مَوْجَدِكَ.

۱۲۔ کسی ظلم کے وارد ہونے یا ظالمین کی طرف سے ناخوشگوار حالات

کے دیکھنے پر آپ کی دعا

- (۱) اے وہ پروردگار جس سے فریاد یوں کی خبریں مخفی نہیں رہتی ہیں (۲) اور جوان کے حادثات و حالات کے بارے میں گواہوں کی گواہی کا محتاج نہیں ہے (۳) اے وہ خدا جس کی نصرت مظلومین سے قریب تر ہے (۴) اور جس کی امداد ظالموں سے بہت دور ہے۔
- (۵) خدا یا مجھے ان مصائب کا علم ہے جو قال شخص کی طرف سے پہنچ ہیں اور جن سے تو نے منع کیا تھا لیکن اس شخص نے میری ہنگامت کی جس سے تو نے روکا بھی تھا صرف اس لئے کہ اسے تیری نعمتوں کا غرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ تیرے عذاب غافل ہو گیا ہے۔
- (۶) تو خدا یا ب محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اس کے ظلم اور شرمن کو اپنی قدرت کاملہ سے مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور اس کی باڑھ کو اپنی طاقت سے کندھا دے، اسے اپنے حالات میں مشغول کر کے میری طرف سے غافل کر دے اور دشمنی سے عاجز بنادے۔
- (۷) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اس کے لئے ظلم کے امکانات کو روکر دے اور اس کے مقابلہ میں میری امداد فرمائجھے اس کے اعمال سے محفوظ ہنادے اور اس کے جیسے حالات میں بتانہ کرتا۔ (۸) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری اس کے برخلاف بروقت امداد فرمائ جس سے میرا غصہ ہو جائے اور میرے غیظ و غضب کا علاج ہو جائے۔
- (۹) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اس کے ظلم کے بد لے اپنی معانی عطا فرماء اور اس کے بدترین بر تاؤ کے عوض اپنی رحمت عطا فرمائ کہ تیری تاریخی کے مقابلہ میں ہر مصیبت آسان ہے

(١٠) اللَّهُمَّ فَكِمَا كَرَهْتَ إِلَيَّ أَنْ أَظْلَمَ فَقِنِي [٥] مِنْ أَنْ أَظْلَمَ (١١)
اللَّهُمَّ لَا أَشْكُو [٦] إِلَيْ أَحَدٍ سِوَاكَ وَلَا أَسْتَعِنُ بِحَاكِمٍ غَيْرِكَ
خَاشِكَ فَصَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَصَلْ دُعائِي بِالْإِجَابَةِ وَأَفْرَنْ
شِكَايَتِي بِالتَّغْيِيرِ (١٢) اللَّهُمَّ لَا تَفْتَنِي بِالْقُنُوتِ مِنْ إِنْصَافِكَ وَلَا تَفْتَنِهِ
بِالْأَمْنِ مِنْ إِنْكَارِكَ فَيُصْرَ عَلَى ظُلْمِي وَيُخَاصِرَنِي بِحَقِّي وَعَرْفَهُ عَمَّا
قَلِيلٌ مَا أَوْعَدْتَ [٧] الظَّالِمِينَ وَعَرْفَنِي مَا وَعَدْتَ مِنْ إِجَابَةِ الْمُضْطَرِّينَ
(١٣) اللَّهُمَّ صَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَفَقِنِي لِقَبُولِ مَا قَضَيْتَ لِي وَعَلَى
وَرَضِّنِي بِمَا أَخْدَتْ [٨] لِي وَمِنِّي وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَاسْتَعْمِلْنِي
بِمَا هُوَ أَسْلَمَ (١٩) اللَّهُمَّ وَإِنْ كَانَتِ الْخِيرَةُ لِي عِنْدَكَ فِي تَأْخِيرِ
الْأَخْذِ لِي وَتَرْكِ الإِنْتِقَامِ مِمْنُ ظَلَمْنِي إِلَى يَوْمِ الْفَضْلِ وَمَجْمَعِ الْخَضْرِ
فَصَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَيَّدْنِي مِنْكَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ وَصَبْرٍ دَائِمٍ (١٥) وَ
أَعِذْنِي مِنْ سُوءِ الرُّغْبَةِ وَهَلْعَ أَهْلِ الْحِرْصِ وَصَوْرَ فِي قَلْبِي مِثَالٌ مَا
أَذَّرْتَ لِي مِنْ ثَوَابِكَ وَأَغَدْذَتَ لِخَضْمِي مِنْ جَزِّ اكَ وَعِقَابِكَ
وَاجْعَلْ ذَلِكَ سَبِيلًا لِقَنَاعِتِي بِمَا قَضَيْتَ وَثِقَتِي بِمَا تَخَيَّرْتَ (١٦) إِنْ
إِمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.



اور تیری ناراضگی کے ساتھ ہر چھوٹی بڑی مصیبت کیساں ہے۔

(۱۰) خدا یا جس طرح مجھے یہ ناگوار ہے کہ مجھ پر ظلم کیا جائے مجھے اس بات سے بھی حفاظت رکھنا کہ دوسرا پر میں ظلم کروں (۱۱) پروردگار! میں تیرے علاوہ کسی سے فریاد نہیں کرتا ہوں اور تیرے سو اسکی حاکم کی امداد بھی نہیں چاہتا ہوں خدا نہ کرے کہ میں ایسا کروں۔ لہذا خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری دعا کو قبولیت سے ملا دے اور میری فریاد کو تیری حالات سے متصل کر دے۔

(۱۲) خدا یا مجھے اپنے انصاف سے مایوسی کے ذریعہ نہ آزمانا اور شدشمن کا اختیان اپنے عذاب سے حفاظت کی بنا پر کرنا کہ وہ اس طرح ظلم پر ہر یہ اصرار کرے گا اور میرے حق کا محاصرہ کر لے گا بلکہ اس سزا سے باخبر کر دے جو عنقریب ظالمین کو دینے والا ہے اور مجھے وہ منظر دکھا دے جہاں تو مضطربوگوں کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ (۱۳) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرے فیصلہ کو قبول کرلوں چاہے میرے حق میں ہو یا میرے خلاف ہو اور تو مجھے اس سے بھی راضی کر دے جو میرے لئے دوسرا سے لیا ہے یا خود مجھ سے۔ لہا ہے، مجھے سید ہے راستہ کی ہدایت دیدے اور اس کام میں لگاؤے جو سب سے زیادہ سالم ہو۔ (۱۴) خدا یا اگر تیری نگاہ میں میرے حق میں یہی بہتر ہے کہ تو میرا حق لینے میں تاخیر کرے اور میرے ظالم سے روز قیامت تک بدلنا دے جس دن تمام فریقوں کا اجتماع ہونے والا ہے تو پھر محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری تائید فرماء، پچھی نیت اور دائیگی صبر کے ذریعہ۔ (۱۵) اور مجھے پناہ دیدے غلط رغبت اور اہل حرص کی بے صبری سے۔ اور میرے دل میں اس ثواب کی تصویر کھیش دے جو تو نے میرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جس سزا کو میرے دشمن کے لئے مہیا کیا ہے اور اسے اس بات کا سبب قرار دیدے کہ میں تیرے فیصلہ پر قیامت کروں اور اس سے مطمین ہو جاؤں جو تو نے میرے لئے پسند فرمایا ہے۔۔۔ آمین یا رب العالمین۔ (۱۶) پیشک تو صاحب فضل عظیم ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔



(١٥) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا مَرَضَ [١] أَوْ نَزَلَ بِهِ

كُرْبٌ أَوْ بَلِيَّةٌ

(١) اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ مَا لَمْ أَرْزَقْ فِيهِ مِنْ سَلَامَةٍ

بَدَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ مَا أَخْدَثَتِ بِي مِنْ عَلَةٍ فِي جَسَدِي [٢] (٢) فَمَا

أَذْرَىٰ يَا إِلَهِي أَئِي الْحَالَيْنِ أَحَقُّ بِالشُّكْرِ لَكَ وَأَئِي الْوَقْتَيْنِ أَوْلَىٰ بِالْحَمْدِ

لَكَ (٣) أَوْفِتُ الصَّحَّةَ الَّتِي هَنَّاَنِي فِيهَا طَبَبَاتِ رِزْقِكَ وَنَسْطَتْنِي بِهَا

لَا بِتَغْفِيَةٍ مَرْضَاتِكَ وَفَضْكَ وَقَوْيَتْنِي مَعَهَا عَلَىٰ مَا وَقْتَنِي لَهُ مِنْ

طَاعَتِكَ (٤) أَمْ وَقْتَ [٤] الْعَلَةَ الَّتِي مَحَنَّتْنِي بِهَا وَالنِّعَمُ الَّتِي أَتَحْفَتْنِي

بِهَا تَخْفِيفًا لِمَا ثَقَلَ بِهِ عَلَيَّ ظَهُورِي مِنَ الْخَطَيَّاتِ وَتَطْهِيرًا لِمَا انْغَمَسَتْ

فِيهِ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَتَنْبِيَهًا لِتَنَاوِلِ التَّوْبَةِ وَتَذَكِيرًا لِمَخْوِلِ الْحَوْبَةِ بِقَدِيمِ

النُّعْمَةِ (٥) وَفِي خَلَالِ ذَلِكَ مَا كَتَبَ [٥] لِي الْكَاتِبَانِ مِنْ زَكَّىٰ

الْأَعْمَالِ مَا لَا قَلْبٌ فَكَرَّ فِيهِ وَلَا لِسَانٌ نُطِقَ بِهِ وَلَا جَارِحةٌ تَكَلَّفَتْ بِهِ

إِفْضَالًا مَنْكَ عَلَىٰ وَإِحْسَانًا مَنْ صَنَعَكَ إِلَيَّ (٦) اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَىٰ

مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَحَبْبِ إِلَيَّ مَا رَضِيَتِ لِي وَيَسِّرْ لِي مَا أَخْلَلْتِ بِي وَ

ظَهَرْنِي مِنْ ذَنَسِ مَا أَسْلَفْتُ وَامْحُ عَنِّي شَرًّا مَا قَدَّمْتُ وَأُوْجِدْنِي حَلَاوةً

۱۵۔ بیماری کے اوقات اور بلاع و مصیبت کے نزول کے لمحات کی دعا

(۱) خدا یا تیرا شکر ہے اس سلامتی بدن پر جس میں میں ہمیشہ کروٹیں بدلتا رہتا ہوں اور تیرا شکر ہے اس بیماری پر بھی جو تو نے میرے جسم میں پیدا کر دی ہے۔

(۲) کر مجھے نہیں معلوم ہے کہ دونوں میں سے کون سی حالت زیادہ شکراوا کرنے کی ہے اور دونوں میں کون وفات زیادہ حمد کرنے کا ہے۔

(۳) وہ صحت کا وقت جس میں تو پا کیزہ رزق کو خوشگوار بنادیتا ہے اور مجھے اپنی مرضی اور اپنے فضل و کرم کو تلاش کرنے کا نشاط عنایت کرتا ہے اور اس اطاعت کی قوت فرماتا ہے جس کی توفیق عنایت فرمائی ہے۔

(۴) یادو بیماری کے لمحات جس سے میری آزمائش کرتا ہے اور میں جن گناہوں میں ذوب گیا ہوں ان سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور مجھے تو اخیار کرنے کی بجیہ حاصل ہو جاتی ہے اور مجھے گناہوں کو ختم کرنے کے لئے قدیم فتنوں کی یاد دہانی کراؤ جاتی ہے۔

(۵) اور اس بیماری کے دوران کا تابان اعمال وہ پاکیزہ اعمال درج کرتے رہے جنہیں نہ کسی دل نے سوچا تھا اور نہ کسی زبان پر آئے تھے۔ اور نہ کسی ہاتھ نے اس کی زحمت برداشت کی تھی۔ بلکہ یہ صرف تیرے فضل و احسان اور نیک برداشت کا متوجہ تھا۔

(۶) تو خدا یا اب محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری نظر میں ان چیزوں کو محظوظ بنا دے جن کا تو نے فیصلہ کیا ہے اور ان مصیبتوں کو آسان بنادے جو مجھ پر نازل کر دی ہیں۔ مجھے گذشتہ فتنوں سے پاکیزہ بنادے اور میرے پرانے اعمال شر کو محور دے، مجھے عافیت کی علاوہ عطا فرماء اور مجھے سلامتی کی خلکی کامزہ چکھا دے۔ میرے لئے اس بیماری سے نکل کر معافی تک جانے کا راستہ بنادے اور مجھے اس تباہی

الْعَافِيَةُ وَأَذْفَنِي بِرَدَ السَّلَامَةَ وَاجْعَلْ مَخْرَجِي [٥] عَنْ عَلَتِي إِلَى عَفْوِكَ
وَمُتَحَوِّلِي عَنْ صَرْعَتِي إِلَى تَجَاوِزِكَ وَخَلَاصِي مِنْ كَرْبَبِي إِلَى رَوْحِكَ
وَسَلَامَتِي مِنْ هَذِهِ الشَّدَّةِ إِلَى فَرَجِكَ (٧) إِنَّكَ الْمُتَفَضَّلُ بِالْإِحْسَانِ
الْمُتَطَوَّلُ بِالْإِمْتِنَانِ الْوَهَابُ الْكَرِيمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .



Presented by: jafrilibrary.com

سے نکال کر ورنگر کی منزل تک پہنچا دے اور اس کرب سے چھپکارا دلا کر سکون تک پہنچا دے بیشک تو
احان سے فضل و کرم کرنے والا۔

(۷) اور بڑی عظیم فعتیں عطا کرنے والا ہے تو بیحد عنایت کرنے والا بھی ہے اور کریم بھی ہے

اور بھر صاحب جلال و اکرام بھی ہے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(١٦) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا اسْتَقَالَ مِنْ ذُنُوبِهِ أَوْ

تَضَرُّعٌ فِي طَلَبِ الْعَفْوِ عَنْ عُيُوبِهِ

(١) اللَّهُمَّ يَا مَنْ بِرَحْمَتِهِ يَسْتَغْفِرُ الْمُذْنِبُونَ (٢) وَيَا مَنْ إِلَى ذِكْرِ
إِحْسَانِهِ يَفْزَعُ الْمُضْطَرُونَ (٣) وَيَا مَنْ لِخَيْفَتِهِ يَنْتَحِبُ الْخَاطِئُونَ (٤) يَا
أَنْسَ كُلَّ مُسْتَوْجِشٍ غَرِيبٍ وَيَا فَرَجَ كُلَّ مَكْرُوبٍ كَثِيرٍ وَيَا غَوثَ كُلَّ
مَخْذُولٍ فَرِيدٍ وَيَا عَنْدَ كُلِّ مُخْتَاجٍ طَرِيدٍ (٥) أَنْتَ الَّذِي وَسَعَتْ كُلَّ
شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا (٦) وَأَنْتَ الَّذِي جَعَلْتَ لِكُلِّ مَخْلُوقٍ فِي نِعْمَكَ
سَهْلًا (٧) وَأَنْتَ الَّذِي عَفْوَةً أَعْلَى مِنْ عِفَافِهِ (٨) وَأَنْتَ الَّذِي تَسْعَى
رَحْمَتُهُ أَمَامَ غَضَبِهِ (٩) وَأَنْتَ الَّذِي عَطَاوَهُ أَكْثَرُ مِنْ مَنْعِهِ (١٠) وَأَنْتَ
الَّذِي اتَّسَعَ الْخَلَاقُ كُلُّهُمْ فِي وُسْعِهِ (١١) وَأَنْتَ الَّذِي لَا يَرْغُبُ فِي
جَزَاءٍ مِنْ أَعْطَاهُ (١٢) وَأَنْتَ الَّذِي لَا يُفْرِطُ فِي عِقَابٍ مِنْ عَصَاهُ (١٣) وَ
أَنَا يَا إِلَهِي عَبْدُكَ الَّذِي أَمْرَتَهُ بِالدُّعَاءِ فَقَالَ لَيْكَ وَسَعَدَنِيكَ هَا أَنَا ذَا يَا
رَبَّ مَطْرُوحٍ بَيْنَ يَدَيْكَ (١٤) أَنَا الَّذِي أُوْفِرَتِ الْخَطَايا ظَهِيرَةً وَأَنَا الَّذِي
أَفْتَتِ الدُّنُوبُ عُمْرَةً وَأَنَا الَّذِي بِجَهْلِهِ عَصَاكَ وَلَمْ تَكُنْ أَهْلًا مِنْهُ لِذَاكَ
(١٥) هَلْ أَنْتَ [ا] يَا إِلَهِي رَاحِمٌ مِنْ دَعَاكَ فَأَبْلِغُ فِي الدُّعَاءِ أَمْ

۱۶۔ آپ کی وہ دعا جس وقت گناہوں سے توبہ کرتے تھے یا عیوب کی معافی طلب کرنے کے لئے گریہ و ازاری فرماتے تھے۔

(۱) خدا یا! اے وہ جس کی رحمت سے گناہگار فریاد کرتے ہیں (۲) اور جس کے احسانات کی یاد کے زیر سایہ مضر اور بیچارہ افراد کو پناہ ملتی ہے اور جس کے خوف سے خطا کار گریہ کرتے ہیں۔ (۳) اے ہروخت زدہ مسافر کے موٹس اور ہر خبیدہ در در سیدہ کے سکون قلب۔ (۴) اے ہر یکہ وہنا کے فرمایاد رس اور ہر رانہ و محتاج کے زور بازو تو (۵) ہی وہ ہے جس کی رحمت اور اس کا علم ہرشے پر حادی ہے (۶) اور جس نے ہر خلوق کے لئے اپنی نعمتوں میں ایک حصہ قرار دیا ہے۔

(۷) تو ہی وہ ہے جس کی معافی اس عذاب سے بالاتر ہے (۸) اور جس کی رحمت غصب کے آگے آگے چلتی ہے۔ (۹) تو ہی وہ ہے جس کی عطا انکار سے بالاتر ہے (۱۰) اور جس کی وسعت کرم میں ساری خلوقات سمائی ہوئی ہے۔ (۱۱) تو ہی وہ ہے جو عطا کر کے بدلا کی خواہش نہیں کرتا ہے (۱۲) اور نافرمانوں کے عذاب میں زیادتی نہیں کرتا ہے۔

(۱۳) خدا یا! میں تیرا وہ بندہ ہوں جسے تو نے دعا کرنے کا حکم دیا۔ اب لبیک کہہ کر حاضر ہو گیا اور اب میں تیری بارگاہ کرم میں پڑا ہوا ہوں (۱۴) میں ہی وہ ہوں جس کی خطاؤں کے بوجھ نے اس کی پشت کو بوجھل بنا دیا ہے اور جس کے گناہوں نے لذت زندگی کو فتا کر دیا ہے اور میں ہی وہ ہوں جس نے جہالت کی بنا پر تیری نافرمانی کی ہے جب کہ تو اس بات کا اہل نہ تھا (۱۵) تو اب خدا یا تو دعا کرنے والوں پر حرج کرے گا کہ میں دعا میں کروں، یارو نے والوں کو معاف کرے گا کہ میں گریہ شروع کروں، یا خاک پر خسار رکھ دینے والوں کو در گز رکر گا تو کل کے ساتھ فقیری کی شکایت نہ کرنے والوں کو غنی ہنائے گا۔

أَنْتَ غَافِرٌ لِمَنْ بَكَاهُ فَأَسْرِعْ فِي الْبَكَاءِ أَمْ أَنْتَ مُتَجَاوِرٌ عَمَّاْ عَفَرَ
لَكَ وَجْهَهُ تَذَلِّلًا أَمْ أَنْتَ مُغْنِي مِنْ شَكَا إِلَيْكَ فَقْرَهُ تَوْكِلاً (١٦) إِلَهِي لَا
تُخَيِّبْ مَنْ لَا يَجِدْ مُغْطِيًا غَيْرَكَ وَلَا تَخْذُلْ مَنْ لَا يَسْتَغْنِي عَنْكَ بِأَحَدٍ
دُونَكَ (١٧) إِلَهِي فَصَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَلَا تَعْرِضْ عَنِي وَقَدْ
أَقْبَلْتُ عَلَيْكَ وَلَا تَخْرِفْنِي وَقَدْ رَغَبْتُ إِلَيْكَ وَلَا تَجْهَهْنِي بِالرَّدِّ وَقَدْ
أَنْتَصَبْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ (١٨) أَنْتَ الَّذِي وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِالرَّحْمَةِ فَصَلْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَرْحَمْنِي وَأَنْتَ الَّذِي سَمَّيْتَ نَفْسَكَ بِالْعَفْوِ فَاغْفُ
عَنِي (١٩) قَدْ تَرَى يَا إِلَهِي فَيَضَرْ دَمْعِي مِنْ خِيفَتِكَ وَوَجِيبَ قَلْبِي مِنْ
خَشْيَتِكَ (٢٠) وَأَنْتِقَاضَ جَوَارِحِي مِنْ هَيَّتِكَ كُلُّ ذَلِكَ حَيَاءَ
مُنْكَ لِسُوءِ عَمَلِي وَلِذَاكَ حَمْدًا صَوْنِي عَنِ الْجَارِ إِلَيْكَ وَكُلُّ
لِسَانِي عَنْ مُنَاجَاتِكَ (٢١) يَا إِلَهِي فَلَكَ الْحَمْدُ فَكُمْ مِنْ عَائِلَةِ
سَرْتَهَا عَلَى فَلَمْ تَفْضُحْنِي وَكُمْ مِنْ ذَنْبٍ عَطَيْتَهُ عَلَى فَلَمْ تَشْهَرْنِي وَكُمْ
مِنْ شَائِبَةِ الْمَمْتُ بِهَا فَلَمْ تَهْتِكْ عَنِي سِرَّهَا وَلَمْ تَقْلِدْنِي مَكْرُوْهَةَ
شَنَارِهَا وَلَمْ تُبْدِ سُوءَ اتِّهَا لِمَنْ يَلْتَمِسُ مَعَايِي منْ جِيرَاتِي وَحَسَدَةِ
نِعْمَتِكَ عِنْدِي (٢٢) ثُمَّ لَمْ يَنْهَنِي ذَلِكَ عَنْ أَنْ جَرِيتُ إِلَى سُوءِ ما
عَهَدْتُ مِنِّي (٢٣) فَمَنْ أَجْهَلُ مِنِّي يَا إِلَهِي بِرُشْدِهِ وَمَنْ أَغْفَلُ مِنِّي عَنِ
حَظْهِ وَمَنْ أَبْعَدُ مِنِّي مِنْ اسْتِضْلَاحِ نَفْسِهِ حِينَ أَنْفَقَ مَا أَجْرَيْتُ عَلَى مِنْ

(۱۶) خدا! اسے مایوس نہ کرنا جس کے پاس تیرے علاوہ کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے اور اسے نظر انداز نہ کر دینا جو کسی کو بھی پا کر تھے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

(۱۷) خدا! محمد پر رحمت نازل فرم اور جب ہم نے تیری طرف رخ کر لیا ہے تو اب تو اپنارخِ موڑ نہ لینا اور جب تیری طرف متوجہ ہو گئے ہیں تو محروم نہ کر دینا اور جب تیرے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں تو ہماری احت�ال کو رد نہ کر دینا۔

(۱۸) تو ہی وہ ہے جس نے اپنی تعریفِ رحمت کے ذریعہ کی ہے تو اب محمد پر رحمت نازل فرم اور میرے حال پر رحم فرم۔ اور تو نے خود ہی اپنا نام معاف کرنے والا رکھا ہے تو اب مجھے بھی معاف کر دے۔

(۱۹) خدا! تو دیکھ رہا ہے کہ میرا طرح تیرے خوف سے میرے آنسو بہرہ ہے ہیں اور تیری خشیت سے میرا دل رزرا ہے اور تیری بیت سے میرے اعضاء و جوارح کا کاپ رہے ہیں (۲۰) یہ سب اس لئے ہے کہ میں اپنے بدترین اعمال سے شرمند ہوں اور اس بیان پر میری آواز فریاد کرنے سے بھی دب گئی ہے اور میری زبان مناجات کرنے سے عاجز ہو گئی ہے۔ (۲۱) خدا! تیرا شکر ہے کہ میرے کتنے ہی عیب ہیں جن کی تونے پر دہ پوشی کی اور مجھے رسول نہیں کیا ہے اور کتنی ہی خطائیں ہیں جن کا میں نے ارتکاب کیا ہے لیکن تو نے ان کے پر دہ کوچاک نہیں کیا ہے اور ان کے بدترین نگن و عار کا متحمل نہیں بنایا ہے اور ہمسایہ اور حسد کرنے والوں میں جتنے میرے عیوب کے تلاش کرنے والے تھے کسی پر ان برائیوں کو ظاہر نہیں ہونے دیا ہے مگر اس کے بعد بھی یہ احسانات مجھے اس حرکت سے روک نہ سکے۔ (۲۲) کہ میں ان برائیوں کی طرف آگئے نہ بڑھتا۔

(۲۳) تو اب خدا! مجھ سے زیادہ ہوش مندری کی طرف سے جاہل کون ہے اور اپنے حصہ رحمت سے غافل کون ہے اور اپنے نفس کی اصلاح کی طرف سے بے خبر کون ہے میں تیری طرف سے مسلسل نازل ہونے والے رزق کو تیری معصیت میں صرف کر رہا ہوں جس سے تو نے روکا تھا۔ اور مجھ سے زیادہ

رِزْقَكَ فِيمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ مِنْ مَغْصِيَّتِكَ وَمَنْ أَبْعَدَ غَوْرًا فِي الْبَاطِلِ وَأَشَدَّ
 إِقْدَامًا عَلَى السُّوءِ مِنِّي حِينَ أَقِفُّ بَيْنَ دَعْوَتِكَ وَدَعْوَةِ الشَّيْطَانِ فَاتَّبَعَ
 دَعْوَتَهُ عَلَى غَيْرِ عَمَّيْ مُنْتَهِي فِي مَعْرِفَةِ بِهِ وَلَا نِسْيَانٌ مِنْ حَفْظِي لَهُ (٢٣)
 وَأَنَا حِينَئِذٍ مُؤْقِنٌ بِأَنَّ مُنْتَهِي دَعْوَتِكَ إِلَى الْجَنَّةِ وَمُنْتَهِي دَعْوَتِهِ إِلَى النَّارِ
 (٢٤) سُبْحَانَكَ مَا أَعْجَبَ [٣] مَا أَشْهَدُ بِهِ عَلَى نَفْسِي وَأَعْدَدُهُ مِنْ
 مَكْتُومٍ أَمْرِي (٢٥) وَأَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ أَنَّا تُكَ غَنِّيٌّ وَإِبْطَاؤُكَ عَنْ
 مُعَاجَلَتِي وَلَيْسَ ذَلِكَ مِنْ كَرَمِي عَلَيْكَ بَلْ تَائِيَ مَنْكَ لِي وَتَفَضُّلاً
 مَنْكَ عَلَى لَآنٍ أَرْتَدَعَ عَنْ مَغْصِيَّكَ الْمُسْخَطَةِ وَأَقْلَعَ عَنْ سَيِّئَاتِي
 الْمُخْلِقَةِ وَلَآنٍ عَفْوَكَ عَنِّي أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ عَقُوبَتِي (٢٦) بَلْ أَنَا يَا
 إِلَهِي أَكْثُرُ ذُنُوبًا وَأَفْبَحُ أَثَارًا وَأَشْنَعُ أَفْعَالًا وَأَشَدُّ فِي الْبَاطِلِ تَهْوُرًا
 وَأَضْعَفُ عِنْدَ طَاغِتِكَ تَيْقُظًا وَأَقْلُ لِوَعِيدِكَ اِنْتِهَا وَأَرْتِقاً مِنْ أَنْ
 أَخْصِي لَكَ عَيْوَبِي أَوْ أَفْدِرَ عَلَى ذُنُوبِي (٢٧) وَإِنَّمَا أَوْبَخُ بِهَذَا
 نَفْسِي [٤] طَمَعاً فِي رَأْفِتِكَ الَّتِي بِهَا صَالَحُ أَمْرِ الْمُذْنِبِينَ وَرَجَاءً
 لِرَحْمَتِكَ الَّتِي بِهَا فَكَاكُ رِقَابِ الْخَاطِئِينَ (٢٨) اللَّهُمَّ وَهَذِهِ رَقْبَتِي
 قَدْ أَرْقَتْهَا الذُّنُوبُ فَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَعْتِقْهَا بِعَفْوِكَ وَهَذَا
 ظَهْرِي قَدْ أَثْقَلَتْهُ الْخَطَايا فَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَخَفَّ عَنْهُ بِمَنْكَ
 (٣٠) يَا إِلَهِي لَوْ بَكِيتُ إِلَيْكَ حَتَّى تَسْقُطَ أَشْفَارُ عَيْنِي وَأَنْتَجِبْتُ حَتَّى

باطل میں ڈوب جانے والا اور برائیوں پر اقدام کرنے والا کون ہوگا کہ میں تیری دعوت اور شیطان کی پکار کے درمیان کھڑا ہوتا ہوں تو شیطان کا ایجاد کر لیتا ہوں جب کہ میں اس کی معرفت کی طرف سے انداھا بھی نہیں ہوں اور اس کی شرارتؤں کو ذہن میں محفوظ رکھنے کی طرف سے غافل بھی نہیں ہوں (۲۳) اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ تیری دعوت کا انجام جنت ہے اور اس کی پکار کا انجام جہنم ہے۔

(۲۵) تو پاک پا کیزہ ہے اور میرا حال کس قدر عجیب ہے کہ میں خود ہی اپنے خلاف گواہی دے رہا ہوں اور اپنے رازوں کو شمار کر رہا ہوں (۲۶) اور اس سے زیادہ حیرت اگیزی یہ ہے کہ تو مجھے برداشت کر رہا ہے اور عذاب میں عجلت کرنے سے تاخیر کر رہا ہے جب کہ یہ تجھ پر میرا کرم نہیں ہے بلکہ تیری طرف سے چل ہے اور مجھ پر تفضل ہے کہ میں ناراض کرنے والی محسیتوں سے بازا آ جاؤں اور ذلیل ورسوا کرنے والی برائیوں سے کنارہ کش ہو جاؤں اور اس لئے بھی ہے کہ مجھے معاف کرو یا عذاب کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۷) اُچ بات تو یہ ہے کہ ماں میں سب سے زیادہ باتھ کرنے والا سب سے بدترین آثار والا سب سے بڑے اعمال والا۔ سب سے زیادہ باطل کی راہ میں آ گئے بڑھنے والا اور منزل اطاعت میں بیدار رہنے والوں میں سب سے زیادہ کمزور اور عذاب کی طرف سب سے کم توجہ کرنے والا ہوں۔ تو میں کس طرح اپنے عیوب کا شمار کر سکتا ہوں اور کس طرح اپنے گناہوں کا ذکر کر سکتا ہوں۔ (۲۸) یہ تو در حقیقت میں اپنے نفس کی سرزنش کر رہا ہوں اس لئے کہ مجھے تیری مہربانی کا لائق ہے جس سے گناہگاروں کا کام بنتا ہے اور اس رحمت کی آزو ہے جس کے ذریعہ خطا کاروں کی گردن جہنم سے آزاد ہوتی ہے۔

(۲۹) خدا یا! اب یہ میری گردن ہے جسے گناہوں نے گرفتار کر لیا ہے تو اب محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور اسے خطاؤں نے بوجھل بنا دیا ہے تو اب محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور اسے اپنے کرم سے بُلکا بنا دے۔

(۳۰) خدا یا! اگر میں تیری بارگاہ میں اس قدر بھی گریہ کروں کہ میری پلکیں جھپڑ جائیں اور اس

ينقطع صوتي وفُمْتُ لَكَ حَتَّى تَتَشَّرَّ قَدْمَاهُ وَرَكَعْتُ لَكَ حَتَّى
 يَنْخَلِعَ صَلْبِي وَسَجَدْتُ لَكَ حَتَّى تَسْقَأْ حَدْفَتَاهُ وَأَكَلَتْ تُرَابَ الْأَرْضِ
 طُولَ عُمْرِي وَشَرِبْتُ ماءَ الرَّمَادِ إِذَا خَرَ دَهْرِي وَذَكَرْتُكَ فِي خَلَالِ
 ذَلِكَ حَتَّى يَكِلَ لِسَانِي ثُمَّ لَمْ أَرْفَعْ طَرْفِي إِلَى إِعْلَمِ السَّمَاءِ اسْتِحْيَا
 مَنْكَ مَا اسْتَوْجَبْتُ بِذَلِكَ مَحْوَ سَيِّئَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ سَيِّئَاتِي (٣١) وَإِنْ
 كُنْتَ تَغْفِرُ لِي حِينَ اسْتَوْجَبْتُ مَغْفِرَتَكَ وَتَعْفُوْ عَنِي حِينَ أَسْتَحْجَبُ
 عَفْوَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ لِي بِاسْتِحْقَاقِهِ وَلَا أَنَا أَهْلُ لَهُ بِاسْتِجَابَتِهِ
 إِذْ كَانَ جَزَائِي مِنْكَ فِي أَوَّلِ مَا عَصَيْتُكَ النَّارَ فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَنْتَ غَيْرُ
 ظَالِمٌ لِي (٣٢) إِلَهِي فَإِذْ قَدْ تَغْمَدْنِي بِسْتِرِكَ فَلَمْ تَفْضَحْنِي وَتَأْيَيْتَنِي
 بِكَرَمِكَ فَلَمْ تُعَاجِلْنِي وَحَلَمْتُ عَنِي بِتَفْضِيلِكَ فَلَمْ تُغَيِّرْ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ
 وَلَمْ تُكَدِّرْ مَعْرُوفَكَ عِنْدِي فَأَرْحَمْ طُولَ تَضَرُّعِي وَشَدَّةَ مَسْكَنَتِي وَسُوءِ
 مَوْقِفي (٣٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَقَنِي مِنَ الْمَعَاصِي
 وَاسْتَغْمِلْنِي بِالطَّاعَةِ وَارْزُقْنِي حُسْنَ الإِنَابَةِ وَطَهَرْنِي بِالتُّوبَةِ وَأَيْدِنِي
 بِالْعِصْمَةِ وَاسْتَضْلِلْنِي بِالْعَافِيَةِ وَأَذْفِنِي حَلَاوةَ الْمَغْفِرَةِ وَاجْعَلْنِي طَلِيقَ
 عَفْوِكَ وَعَتِيقَ رَحْمَتِكَ وَأَكْتُبْ لِي أَمَانًا مِنْ سَخَطِكَ وَبَشِّرْنِي [٥]
 بِذَلِكَ فِي الْعَاجِلِ دُونَ الْأَجِلِ بُشِّرِي أَعْرَفُهَا وَعَرَفْنِي فِيهِ عَلَامَةً أَتَبَيَّنَهَا
 (٣٤) إِنَّ ذَلِكَ لَا يَضِيقُ عَلَيْكَ فِي وُسْعِكَ وَلَا يَتَكَبَّدُكَ فِي

قدربھی فریاد کروں کہ آوازِ زندہ ہو جائے اور اس قدر کھڑا رہوں کہ جیروں پر ورم آجائے اور اس قدر رکوع کروں کہ ریڑھ کی ہڈیاں اکھڑ جائیں۔ اور اس قدر سجدے کروں کہ آنکھیں اندر کی طرف ڈھنس جائیں اور زندگی بھر خاک چھانٹا رہوں اور آخری حیات تک گدلا پانی پیتا رہوں اور اس درمیان اس قدر تیرا ذکر کروں کہ زبان گنگ ہو جائے اور شرم کے مارے آسان کی طرف نظر بھی ناخواہیں۔

(۳۱) اور اگر تو طلب مغفرت کے وقت بخش دیتا ہے یا مستحق معافی سمجھ کر معاف کر دیتا ہے تو یہ درحقیقت میرا اتحقاق نہیں ہے اور نہ میں اس کا اہل اور سزاوار ہوں۔ میں تو پہلے ہی گناہ کے موقع پر جنم کا حقدار ہو چکا ہوں اب اگر تو عذاب بھی کرے گا تو ظالم نہیں ہو گا۔

(۳۲) خدا یا! جب تو نے اب تک میرے عیوب کی پرده پوشی کی ہے اور مجھے رسول نہیں کیا ہے۔ اپنے کرم سے نرمی بر تی ہے اور عذاب یعنی جلدی نہیں کی ہے۔ اپنے تفضل سے مجھے برداشت کیا ہے اور اپنی نعمتوں کو بدلا نہیں ہے اور اپنے احسانات کو مکریں نہیں کیا ہے تو اب میری مسلسل گریہ وزاری۔ اور میری مسکینی کی شدت اور میرے بدترین موقف پر مہربانی فرم۔

(۳۳) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے نافرمانی سے بچائے، اطاعت میں لگا دے۔ اور بہترین واپسی کی توفیق عنایت فرمائجھے توہے کے ذریعہ پاک بنادے اپنی حفاظت سے میری تائید فرمائیں اپنی عافیت سے میرے حالات کی اصلاح فرمادے مجھے مغفرت کی حلاوت کا مزہ چکھا دے اور مجھے اپنی معافی اور اپنی رحمت کا آزاد کروہ قرار دیدے۔ میرے لئے اپنی ناراضگی سے امان لکھ دے اور مجھے اس کی بشارت آخرت سے پہلے دنیا ہی میں دیدے وہ بشارت ہے میں پہچان لوں اور اس کی ایسی نشانی بتا دے جسے کسی شب کے بغیر دریافت کرلوں۔

(۳۴) تیری وسعت میں یہ بات کوئی مشکل نہیں ہے اور تیری قدرت کے سامنے یہ مسئلہ کوئی دشوار نہیں ہے بلکہ توہر شے پر قادر ہے۔

فُدْرَتَكَ وَلَا يَصْعَدُكَ فِي أَنَّاتِكَ وَلَا يَنْوُدُكَ فِي جَزِيلِ هِبَاتِكَ
الَّتِي دَلَّتْ عَلَيْهَا إِيَّاتُكَ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيدُ إِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .



Presented by: jafrilibrary.com



دوسری روایت کی بنابر

یہ بات تیرے جعل کے لئے مشکل نہیں ہے اور تیرے ان عظیم عطا یا کے سامنے دشوار نہیں ہے جن پر تیری آیات نے دلالت کی ہے تو جو چاہے وہ کر سکتا ہے اور جس چیز کا چاہے حکم دے سکتا ہے کہ تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اللہ حضرت محمد ان کے آل اطہار پر رحمت نازل کرے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٧) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا ذَكَرَ الشَّيْطَانَ

فَاسْتَعَاذَ مِنْهُ وَمِنْ عَدُوِّهِ وَكَيْدِهِ

(١) اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ نَّزَغَاتِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَكَيْدِهِ وَمَكَائِدِهِ [١] وَمِنَ النَّفَّةِ بِأَمَانِيهِ وَمَوَاعِيدهِ وَغُرُورِهِ وَمَصَائِدِهِ (٢) وَأَنْ يَطْمَعَ نَفْسَهُ فِي إِضْلالِنَا عَنْ طَاعَتِكَ وَأَمْبَاهَا بِمَعْصِيَتِكَ أَوْ أَنْ يَحْسُنَ عِنْدَنَا مَا حَسَنَ لَنَا أَوْ أَنْ يُثْقِلَ عَلَيْنَا مَا كَرِهَ إِلَيْنَا (٣) اللَّهُمَّ أَخْسَأْهُ عَنْنَا بِعِبَادَتِكَ وَأَكْبِتَهُ بِدَعْيَنَا فِي مَحِبَّتِكَ وَاجْعُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِرْرًا لَا يَهْتَكُهُ وَرَدْمًا مُضِمْتًا لَا يَفْتَقِهُ (٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاشْغُلْهُ عَنْنَا [٥] بِبَعْضِ أَعْدَائِكَ وَاغْصُنْنَا مِنْهُ بِخُسْنِ رِعَايَتِكَ وَأَكْفِنَا خَتْرَةً وَوَلَّنَا ظَهَرَةً وَاقْطَعْ عَنْنَا إِثْرَةً (٥) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَمْتَعْنَا بِالْهُدَى بِمِثْلِ ضَلَالِهِ وَرَوْذَنَا مِنَ التَّقْوَى ضِدَّ غُوايَتِهِ وَاسْلُكْ بَنَا مِنَ التُّقْىٰ خِلَافَ سَبِيلِهِ مِنَ الرَّدَى (٦) اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ لَهُ فِي قُلُوبِنَا مَدْخَالًا [٦] وَلَا تُوْطِنْ لَهُ فِيمَا لَدَنَا مَنْزِلًا (٧) اللَّهُمَّ وَمَا سَوَّلَ لَنَا مِنْ باطِلٍ فَعَرَّفْنَاهُ وَإِذَا عَرَّفْنَاهُ فَقَنَاهُ وَبَصَرْنَا مَا نُكَابِدُ بِهِ وَأَهْمَنَا مَا نُعَدُّهُ لَهُ وَأَيْقَظْنَا عَنْ سِنَةِ الْغَفْلَةِ بِالرُّكُونِ إِلَيْهِ وَأَخْسِنْ بِتَوْفِيقِكَ عَوْنَانَا عَلَيْهِ (٨) اللَّهُمَّ وَأَشْرِبْ قُلُوبِنَا إِنْكَارَ عَمَلِهِ وَالْطُّفْ لَنَا فِي نَقْضِ حِيلِهِ

۷۔ آپ کی دعا جب آپ شیطان کے ذکر پر اس سے اور کید و مکرو عداوت سے پناہ مانگتے تھے۔

(۱) خدا یا ہم تیری پناہ کے طلبگار ہیں شیطان رجيم کے دوسروں اور مکاریوں سے اور اس کی بیدا کی ہوئی آرز و دوں، اس کے وعدوں اور اس کے دھوکوں اور چالوں پر اعتاد کرنے سے۔ (۲) اور اس بات سے کہ اس کے دل میں ہمیں راہِ اطاعت سے بہکانے کی طمع پیدا ہو اور وہ ہمیں تیری معصیت کے ذریعہ زلیل کر سکے یا اس کی حسین بنا لی ہوئی بات ہم کو حسین دکھائی دینے لگے یا اس کی ناگواری کی ہوئی شے ہمیں سمجھیں معلوم ہونے لگے۔ (۳) خدا یا! اسے پنچ عبارت کے ذریعہ ہم سے دور ہنکاوے اور اسے راہِ محبت میں ہماری مسلسل کوشش کی بنابر صحرا دے ہمارے اور اس کے درمیان ایسا حجاب قائم کر دے جسے وہ چاک نہ کر سکے اور اسی مضبوط دیوار اٹھادے جس میں وہ شگاف نہ پیدا کر سکے (۴) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اسے اپنے دشمنوں میں مشغول کر کے ہماری طرف سے غافل ہنادے اور ہمیں اپنی بہترین حفاظت کے ذریعہ اس سے بچا لے ہمیں اس کے گھر سے محفوظ ہنادے اور ہماری طرف سے اس کا رخ موڑ دے اور ہمارے راستے سے اس کے نشانات قدم کو منادے۔ (۵) خدا یا! محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمیں اس کی گمراہی کے مقابلہ میں تقویٰ کا ساز و سامان عطا فرمادے اور ہمیں اس کی راہ ضلالت کے مقابلہ میں اپنی راہ تقویٰ پر چلاوے۔ (۶) خدا یا! اسے ہمارے دلوں میں کوئی راستہ نہ بنانے دینا اور ہمارے گھر میں اس کا گھر نہ بننے دینا خدا یا جب وہ کسی باطل کو ہمارے لئے آ راستہ کرے تو ہمیں اس کی مکاریوں سے مقابلہ کے طریقے بتلاد دینا اور اس ساز و سامان سے باخبر کر دینا جو ہم اس کے لئے تیار کریں (۷) ہمیں غفلت کی نیند سے چونکا دینا کہ ہم اس کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور اپنی

(٩) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا إِلَهَ وَ حَوْلَ سُلْطَانَهُ عَنَا وَ اقْطِعْ رَجَاءَهُ مِنْا
 وَ اذْرَأْهُ عَنِ الْوَلُوعِ بِنَا (١٠) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا إِلَهَ وَاجْعَلْهُ ابَاءَ
 نَا [٥] وَ أَمَهَاتِنَا وَأَوْلَادَنَا وَأَهَالِنَا وَذُوِي أَرْحَامِنَا وَ قَرَابَاتِنَا وَجِيرَانَنَا مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنْهُ فِي حِرْزِ حَارِزٍ وَحِضْنِ حَافِظٍ وَكَهْفِ مَانِعٍ
 وَالْبَسْنَهُمْ مِنْهُ جَنَّنَا وَاقِيَّةً وَأَغْتِيَهُمْ عَلَيْهِ أَسْلِحَةً مَاضِيَّةً (١١) اللَّهُمَّ
 وَاعْمِمْ بِذَلِكَ مَنْ شَهَدَ لَكَ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَأَخْلَصْ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ
 وَعَادَاهُ لَكَ بِحَقِيقَةِ الْعُبُودِيَّةِ وَاسْتَظْهَرْ بِكَ عَلَيْهِ فِي مَعْرِفَةِ الْعُلُومِ
 الرَّبَّانِيَّةِ (١٢) اللَّهُمَّ احْدُلْ مَا عَقَدَ وَافْتُقْ مَا رَتَقَ وَافْسُخْ مَا دَبَرَ وَثَبِطْهُ إِذَا
 غَرَمَ وَانْقُضْ مَا أَبْرَمَ (١٣) اللَّهُمَّ وَاهْمِ جَنَّدَهُ وَابْطِلْ كَيْدَهُ وَاهْدِمْ كَهْفَهُ
 وَأَرْغِمْ أَنْفَهُ (١٤) اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي نَظَمِ أَغْدَاهِهِ وَاغْزِنْنَا عَنِ عَدَادِ أَوْلَائِهِ
 لَا نُطِيعُ لَهُ إِذَا اسْتَهْوَانَا وَلَا نَسْتَجِيبُ لَهُ إِذَا دَعَانَا نَأْمُرُ بِمُنَاوَاهِهِ مِنْ أَطْاعَ
 أَمْرَنَا وَنَعِظُ عَنْ مُتَابَعَتِهِ مِنْ اتَّبَعَ زَجْرَنَا (١٥) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ وَأَعِذْنَا
 وَأَهَالِنَا وَإِخْوَانَنَا وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِمَّا اسْتَعْذَنَا مِنْهُ وَأَجِرْنَا
 مِمَّا اسْتَجَرْنَا بِكَ مِنْ خَوْفِهِ (١٦) وَاسْمَعْ لَنَا مَا دَعَوْنَا بِهِ وَأَعْطِنَا مَا
 أَغْفَلْنَاهُ وَاحْفَظْ لَنَا مَا نَسِيَاهُ وَصَيِّرْنَا بِذَلِكَ فِي دَرَجَاتِ الصَّالِحِينَ
 وَمَرَاتِبِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمِينَ [٢] رَبِّ الْعَالَمِينَ .

بہترین توفیق سے ہماری بہترین امداد فرمانا (۸) خدا یا! ہمارے دلوں میں اس بات کو گھول کر پلا دے کے ہم اس کے اعمال کو ناپسند کریں اور ہم پر مہربانی فرمائے کہ ہم اس کے حیلوں کو تو زمکنیں۔

(۹) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء، اور اس کے اختیارات کو ہماری طرف موڑ دے اس کی امید کو ہم سے قطع کر دے اور ہماری گمراہی کی آرزوں سے اسے دور کر دے (۱۰) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمارے ماں باپ، ہماری اولاد اور اہل، ہمارے رشتہدار و قابض اہل رحمت کے ایمان مرد و عورت ہمسایہ سب کو اس کی طرف سے بہترین مشکلم حفاظت میں رکھنا۔ اور محفوظ قلعہ اور روک تھام کرنے والی پناہ گاہ میں رکھنا اور سب کو اس کی طرف بچانے والی زرہ۔ دینا اور اس کے مقابلہ کے لئے تیز اسلحہ عطا فرمادینا۔ (۱۱) خدا یا! اس حفاظت میں ان سب کو شامل کر لینا جو تیری ربویت کے گواہ ہوں اور تیری وحدانیت سے اخلاص رکھتے ہوں Presented by: Jafrilibrary.com (۱۲) خدا یا! اس کی گر ہوں کو گھول علوم کی معرفت میں تیرے سہارے اس پر غلبہ حاصل کر لائی جائے ہوں۔ (۱۳) خدا یا! اس کی سکر کو پیکار کر دے اس کی پناہ گاہ کو دے۔ اس کے جوڑ کو توڑ دے۔ (۱۴) خدا یا! ہمیں اس کے دشمنوں کی صفوں میں قرار دیدے نہیں کر دے اور اس کی ناک کو گڑ دے۔ (۱۵) خدا یا! جماعت سے الگ کر دے وہ ہم کو مائل کرنا چاہے تو اس کی اطاعت نہ کریں اور جو ہماری بات مان لیں انھیں اس کے اتباع سے رکنے کی نصیحت کریں۔

(۱۶) خدا یا! رحمت نازل فرماء حضرت محمد پر جو خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں اور ان کے اہل بیت طبیین و ظاہرین علیہم السلام پر۔ ہمیں اور ہمارے اہل و عیال، برادران اور تمام مومنین و مومنات کو اس چیز سے پناہ دیدے جس سے ہم پناہ کے طالب ہیں اور ہمیں ان چیزوں سے بچائے جن کے خوف سے ہم تیری حفاظت کے طلبگار ہیں ہماری آوازوں کو سن لے اور جس چیز سے ہم غافل ہیں وہ بھی عطا فرمادے جس چیز کو ہم بھول گئے ہیں اسے یاد دلا دے اور اس وسیلہ سے ہمیں صالحین کے درجات اور مومنین کے مراتب تک پہنچا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

(١٨) وَكَانَ مِنْ دُعَايْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا دُفِعَ عَنْهُ مَا يَحْذَرُ أَوْ

عُجْلَ لَهُ مَطْلَبُهُ

(١) اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى حُسْنِ قَضَايَاكَ وَ بِمَا صَرَفْتَ عَنِّي مِنْ
بَلَاثِكَ فَلَا تُجْعِلْ حَظِّي مِنْ رَحْمَتِكَ مَا عَجَلْتَ لِي مِنْ عَافِيَّتِكَ
فَأَكُونَ قَدْ شَقَّيْتُ بِمَا أَحْبَبْتُ وَسَعَدَ غَيْرِي بِمَا كَرِهْتُ (٢) وَإِنْ يَكُنْ مَا
ظَلَلْتُ فِيهِ أَوْ بِثُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الْعَافِيَّةِ بَيْنَ يَدَيِّ بَلَاءٍ لَا يَنْقَطِعُ وَوِزْرٌ لَا
يَرْتَفِعُ فَقَدْمٌ لِي مَا أَخَرْتُ وَأَخْرَجْتُ مَا قَدَّمْتَ (٣) فَغَيْرُ كَثِيرٍ [١] مَا
عَاقِبَتْهُ الْفَنَاءُ وَغَيْرُ قَلِيلٍ مَا عَاقِبَتْهُ الْبَقاءُ وَصَلٌّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اللَّهِ.



۱۸۔ کسی مصیبت کے دور ہو جانے یا کسی مقصد کے فوری طور پر حاصل

ہو جانے پر آپ کی دعا۔

(۱) خدا یا! تیرا شکر ہے تیرے بہترین فیصلہ پر اور مجھ سے اس بلا کے نال دینے پر لیکن اپنی رحمت کا حصہ میرے حق میں اس عافیت ہی کو نہ قرار دیدینا کہ میں جس چیز کو پسند کر رہا ہوں اس سے بد بخت ہو جاؤں اور جس چیز کو ناپسند کر رہا ہوں اس سے دوسرا لوگ خوش بخت ہو جائیں۔

(۲) بلکہ جس عافیت میں صبح و شام گزار رہا ہوں اگر اس کے پیچھے وہ بلا ہے جو ختم ہونے والی نہیں اور وہ بوجھ ہے جو اٹھنے والا نہیں ہے تو مجھے وہی مدد ہے جسے موخر کر دیا ہے اور اسے موخر کر دے جسے جلدی دیدیا ہے کہ جس کا انجام فنا ہوتا ہے (۳) اسے کثیر نہیں پہنچاتا ہے اور جس کا انجام بقا ہوا سے قلیل نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اور رحمت نازل فرماء حضرت محمد اور ان کی آل اطہار پر



(١٩) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ بَعْدَ الْجَذْبِ

(١) اللَّهُمَّ اسْقُنَا الْغَيْثَ وَأَنْشِرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ بِغَيْثِكَ الْمُغْدِقِ

مِنَ السَّخَابِ الْمُنْسَاقِ لِنَبَاتِ أَرْضِكَ الْمُوْنِيقِ فِي جَمِيعِ الْأَفَاقِ (٢)

وَافْتُنْ عَلَى عِبَادِكَ بِإِبْنَاعِ الشَّمْرَةِ وَأَحْيِي بِالْأَدَكَ بِإِبْلُوغِ الزَّهْرَةِ وَأَشْهِدْ

مَلَائِكَتَكَ [١] الْكَرَامَ السَّفَرَةَ بِسَقْيِ مَنْكَ نَافِعَ دَائِمٍ غَزْرَةً وَاسِعَ دَرَرَةً

وَابِلٌ سَرِيعٌ عَاجِلٌ (٣) تُحْيِي بِهِ مَا قَدْ مَاتَ وَتَرْدُدْ بِهِ مَا قَدْ فَاتَ وَتَخْرُجْ

بِهِ مَا هُوَ إِلَّا وَتَوْسُعْ بِهِ فِي الْأَقْوَاتِ سَحَابًا مُتَرَاكِمًا هَنِينَا مَرِينَا طَبَقًا

مُجْلِجَلًا غَيْرَ مُلْتَ وَدَفَّةً وَلَا خُلْبَ بِرْ قَهْ (٤) اللَّهُمَّ اسْقُنَا عَيْثَا مَغِيشًا مَرِيعًا

مُفْرِعًا عَرِيضًا وَاسِعًا غَرِيرًا تَرْدُدْ بِهِ النَّهِيْضَ وَتَجْرِيْرُ بِهِ الْمَهِيْضَ (٥)

اللَّهُمَّ اسْقُنَا سَقِيَا تُسِيلُ مِنْهُ الظَّرَابَ وَتَمْلَأُ مِنْهُ الْجِبَابَ وَتُفْجِرُ بِهِ الْأَنْهَارَ

وَتُنْبِثُ بِهِ الْأَشْجَارَ وَتُرْخِصُ [٦] بِهِ الْأَسْعَارَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ وَتُنْعِشُ

بِهِ الْبَهَائِمَ وَالْخُلُقَ وَتُكَمِّلُ لَنَا بِهِ طَبَيَّاتِ الرَّزْقِ وَتُنْبِثُ لَنَا بِهِ الزَّرْعَ وَتُدْرِ

بِهِ الْضَّرْعَ وَتَزِيدُنَا بِهِ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِنَا (٧) اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ظَلَّةً عَلَيْنَا سَمُومًا

وَلَا تَجْعَلْ بَرْدَةً عَلَيْنَا حُسُومًا وَلَا تَجْعَلْ صَوْبَةً عَلَيْنَا رَجُومًا وَلَا تَجْعَلْ

مَاءً عَلَيْنَا أَجَاجًا (٨) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِ مُحَمَّدٍ وَأَرْزُقْنَا مِنْ

بَرَكَاتِ [٩] السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۹۔ نقط کے بعد بارش کے لئے آپ کی دعا

(۱) خدا! ہمیں باران رحمت سے سیراب فرمادے اور ہم پر اس وامن رحمت کو پھیلادے جو تیری موسلا دھار بارش سے تیار ہوتا ہے اور اس بادل کے دوش پر چلتا ہے جسے تمام آفاق میں رنگ دبو پیدا کرنے کے لئے اور زمین میں بزرگ خوش رنگ اگانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ (۲) اور پھلوں کو تیار کر کے اپنے بندوں پر کرم فرم۔ اور بزرگ کو اگا کر اپنے شہروں کو زندگی دیدے۔ اور اپنے ان ملائکوں کو گواہ بنا دے جو محترم ہیں اور جھیں نہ ماندہ بنا کر بھیجا جاتا ہے اپنی طرف اس منفعت بخش سیرابی کے لئے جس کی فراوانی دائی ہو اور جس کی روانی ہمہ گیر ہو اور جس کی بوندی بڑی بڑی ہوں اور تیز بر سے والی ہوں (۳) جن کے ذریعہ تو مردہ زمینوں کو زندہ بنا دے اور جو نعمتیں فوت ہو گئی ہیں انھیں دوبارہ پلٹا دے اور جو نعمتیں سامنے آنے والی ہیں انھیں سامنے لے آئیں جوں کے رزق میں وسعت عطا کر دے اور وہ بادل بھیج دے جو تیر خوش آئند خوشگوار رزق میں پر بھیط اور گھنی گرج والا جس نے اس کی بارش پاکل مسلسل ہو اور نہ اس کی بجلی صرف دھوکہ ہو۔ (۴) خدا! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر دے جنکل سالی کو فنا کرنے والی، بزرگ کو اگاہ نے والی، سر بیز و شاداب کرنے والی، وسعت والی اور کثیر پانی والی ہو (۵) جس کے ذریعہ تو مر جہانی ہوئی گھاس کی رونق کو پلٹا دے اور سوکھے بزرے میں جان پیدا کر دے۔ خدا! ہمیں وہ سیرابی عطا فرم جس کا پانی میلوں سے بہہ لکھے اور جس سے کنوں چھلک جائیں، نہیں جاری ہو جائیں اور درخت اگنے لگیں، تمام شہروں میں قیمتیں ارزائیں ہو جائیں اور تمام انسان مخلوقات جی انھیں ہمارے لئے پاکیزہ رزق کا سامان مکمل کر دے اور زراعت کو اگاہ دے اور تھنوں سے دودھ جاری کر دے اور ہماری قوت میں مزید طاقت کا اضافہ کر دے۔ (۶) خدا! اس ابر کے سایہ کو ہمارے لئے زہریلا اور اس کی مٹھنڈ کو خوست کا سرچشمہ بنا دینا اس کا رخ ہماری طرف عذاب کا پیش خیمنہ ہو جائے اور اس کا پانی ہمارے حق میں کھارانہ ہو جائے۔ (۷) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور ہمیں آسمان وزمین کی برکتوں سے نواز دے کر توہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(٢٠) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَ

مَرْضِىُّ الْأَفْعَالِ

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا إِلَهَ وَبَلَغْ يَأْيَمَانِي أَكْمَلَ الإِيمَانِ وَ
اجْعَلْ يَقِينِي أَفْضَلَ الْيَقِينِ وَأَنْتَ بِنِيَّتِي إِلَى أَخْسَنِ النِّيَّاتِ وَبِعَمَلِي إِلَى
أَخْسَنِ الْأَعْمَالِ (٢) اللَّهُمَّ وَفِرْ بِلُطْفِكَ نِيَّتِي وَصَحَّحْ بِمَا عِنْدَكَ
يَقِينِي وَاسْتَصلِحْ بِقَدْرِكَ مَا فَسَدَ مِنِّي (٣) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا
إِلَهَ وَأَكْفِنِي مَا يَشْغَلُنِي إِلَّا هُنْمَاهُ وَاسْتَعْمَلْنِي بِمَا تَسْأَلُنِي غَدَأْعْنُهُ
وَاسْتَفْرِغْ أَيَّامِي فِيمَا خَلَقْتَنِي لَهُ وَأَغْنِنِي [وَأَوْسَعْ عَلَى فِي رِزْقِكَ
وَلَا تَفْتَنِي بِالنَّظَرِ وَأَعِزْنِي وَلَا تَبْتَلِنِي بِالْكِبَرِ وَعَبَدْنِي لَكَ وَلَا تُفْسِدْ
عِبَادَتِي بِالْعَجْبِ وَأَجْرِ لِلنَّاسِ عَلَى يَدِي الْخَيْرِ وَلَا تَمْحَقْهُ بِالْمَنْ وَهَبْ
لِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ وَاغْصِنِي مِنَ الْفَخْرِ (٤) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا
إِلَهَ وَلَا تَرْفَعْنِي فِي النَّاسِ دَرَجَةً إِلَّا حَطَطْتَنِي عِنْدَ نَفْسِي مِثْلَهَا وَلَا
تُحِدِّثْ لَنِي عَزَّاً ظَاهِرًا إِلَّا أَخْدَثْتَ لِي ذُلَّةً باطِنَةً عِنْدَ نَفْسِي بِقَدْرِهَا (٥)
اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا إِلَهَ مُحَمَّدٌ وَمَتَعْنِي بِهِدَى صَالِحٍ لَا أَسْتَبْدِلُ بِهِ
وَطَرِيقَةً حَقًّا لَا أَزِيغُ عَنْهَا وَنِيَّةً رُشِدٍ لَا أُشْكُ فِيهَا وَعَمْرَنِي مَا كَانَ

۲۰۔ بلند ترین اخلاق اور پسندیدہ ترین اعمال کے بارے میں آپکی دعا

(۱) خدا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور ہمارے ایمان کو کامل ترین ایمان تک پہنچا دے، ہمارے یقین کو بہترین یقین قرار دیدے اور ہماری نیت کو بہترین نیت اور ہمارے اعمال کو بہترین اعمال تک پہنچا دے۔

(۲) خدا! اپنے الطف و کرم سے ہماری نیت کو خالص بنادے، اپنے کرم سے ہمارے یقین کو مستحکم قرار دیدے اور اپنی قدرت کامل سے ہمارے بگڑے معاملات کی اصلاح کرو۔

(۳) خدا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور ہمارے لئے ان امور میں کافی ہو جن کا خیال ہمیں مشغول بنائے ہوئے ہے اور ہمیں ان کا میون ٹھیں لگادے جن کے بارے میں تو کل سوال کرنے والا ہے ہمارے روز و شب کو اس کام کے لئے خالی کرادے جس کے لئے تو نہ ہمیں پیدا کیا ہے ہمیں غنی بناوے اور ہمارے رزق میں وسعت دیدے لیکن غرور میں بہتانہ ہونے دینا۔ ہمیں عبادات میں مصروف کر دے لیکن ہماری عبادات کو خود پسندی سے بر باد نہ ہونے دینا۔ لوگوں کیلئے ہمارے ہاتھوں پر خیر جاری کر دے لیکن اسے احسان جتنا کے ذریعہ بر باد نہ ہونے دینا۔ ہمیں بلند ترین اخلاق عطا فرمادے لیکن فخر و مہابات سے محفوظ رکھنا۔

(۴) خدا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور لوگوں کے نزدیک ہمارے کسی درجہ کو بلند نہ کرنا جب تک خود ہمارے نزدیک ہمیں پست نہ بنا دینا اور ظاہری طور پر کوئی عزت نہ دینا جب تک نفس کے انداز احسان ذلت نہ پیدا ہو جائے۔

(۵) خدا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور ہمیں اس صالح ہدایت سے نواز دے جس کے بدل کی خواہش نہ ہو اور وہ را حق بتا دے جس سے اخراج نہ کیا جاسکے اور وہ نیت صلاح عطا فرمادے جس

غُفرِي بِذَلَّةٍ فِي طَاعَتِكَ فَإِذَا كَانَ عُمْرِي مَرْتَعًا لِلشَّيْطَانِ فَاقْبِظْنِي
 إِلَيْكَ قَبْلَ أَنْ يَسْبِقَ مَقْتُكَ إِلَيَّ أَوْ يَسْتَحِكْمَ عَصْبُكَ عَلَيَّ (١) اللَّهُمَّ
 لَا تَدْعُ خِضْلَةً تَعَابُ مِنِّي إِلَّا أَصْلَحْتَهَا وَلَا عَايَةً أَوْنَبْ بِهَا إِلَّا حَسْتَهَا
 وَلَا أَكْرُومَةً فِي نَاقِصَةٍ إِلَّا أَتَمْفَتَهَا (٢) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَلِ
 مُحَمَّدٍ وَأَبْدِلْنِي [٢] مِنْ بُغْضَةِ أَهْلِ الشَّنَآنِ الْمَحَبَّةِ وَمِنْ حَسَدِ أَهْلِ
 الْبَغْيِ الْمَوَدَّةِ وَمِنْ ظُنْنَةِ أَهْلِ الصَّالِحِ الْثَّقَةِ وَمِنْ عَدَاوَةِ الْأَذْنَينِ الْوَلَايَةِ وَ
 مِنْ عُقوَقِ ذُوي الْأَرْحَامِ الْمَبَرَّةِ وَمِنْ خُدْلَانِ الْأَقْرَبَيْنِ النُّصْرَةِ وَمِنْ حُبِّ
 الْمُدَارِينَ تَضْحِيَّ الْمِيقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمُلَابِسَيْنَ كَرَمَ الْعُشْرَةِ وَمِنْ مَرَارَةِ
 خَوْفِ الظَّالِمِينَ حَلَاوَةِ الْأَكْمَنَةِ (٨) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَلِهِ وَاجْعَلْ
 لِي يَدًا عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَلِسَانًا عَلَى مَنْ خَاصَمَنِي وَظَفَرًا بِمَنْ عَانَدَنِي وَ
 هَبْ لِي مَكْرُأً عَلَى مَنْ كَاِيدَنِي وَقُدْرَةً عَلَى مَنْ اضْطَهَدَنِي وَتَكْدِيَّاً لِمَنْ
 قَصَبَنِي وَسَلَامَةً مَمَّنْ تَوَعَّدَنِي وَوَفْقَنِي لِطَاعَةِ مَنْ سَدَّدَنِي وَمَتَابِعَةِ مَنْ
 أَرْشَدَنِي (٩) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَلِهِ وَسَدَّدْنِي [٣] لَا نَ أَعْارِضُ
 مَنْ غَشَنِي بِالنُّصْحِ وَأَجْزِي مَنْ هَجَرَنِي بِالْبَرِّ وَأَثْبِتْ مَنْ حَرَمَنِي بِالْبَدْلِ
 وَأَكَافِي مَنْ قَطَعَنِي بِالصَّلَةِ وَأَخَالِفَ مَنْ اغْتَابَنِي إِلَى حُسْنِ الدَّذْكِرِ وَأَنْ
 أَشْكُرَ الْحَسَنَةَ وَأَغْضِبَ عَنِ السَّيِّئَةِ (١٠) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَلِهِ
 وَحَلِّنِي بِحُلْيَةِ الصَّالِحِينَ وَأَلْبِسْنِي زِينَةَ الْمُتَّقِينَ [٤] فِي بَسْطِ الْعَدْلِ

میں کسی بیک کی گنجائش نہ ہو اور مجھے اس وقت تک زندگی تیری راہ میں خرچ ہوتی ہے
اس کے بعد اگر اس کے شیطانی چڑاگاہ بن جانے کا امکان پیدا ہو جائے تو مجھے اس دنیا سے فوراً اخالینا قبل
اس کے کہ تیرے غصب کا رخ میری طرف ہو یا تیرا غصب میرے حق میں محکم ہو جائے۔ (۶) خدا یا!
میرے اندر کوئی عیب دار خصلت نہ چھوڑ دینا جب تک اس کی اصلاح نہ کر دے اور کوئی ناقص کرامت نہ
چھوڑ دینا جب تک اسے مکمل نہ کرو دینا۔

(۷) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمیں دشمنوں کی عداوت کے مقابلہ میں محبت اور
آل ستم کے حمد کے مقابلہ میں مودت عطا فرماء۔ اور نیک کرداروں کی بدگمانی کے پدال اعتماد عطا فرماء اور
قریب لوگوں کی دشمنی کے بدالے محبت عطا فرماء قراہداروں کی نافرمانی کو حسن سلوک سے بدال دے اور
عزیزیوں کی کناہ رکھنی کو امامداد میں تبدیل کر دے خوشامدیوں کی محبت کو پچھی محبت میں تبدیل کر دے اور
ساتھیوں کے اہانت آمیز برتاؤ کو بہترین معاملت میں بدال دے اور ظالمین کے خوف کی تخفی کے بدالے
امن و سکون کی حلاوت عطا فرماء۔

(۸) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے ظلم کرنے والے کے مقابلہ میں قوت،
جھگڑا کرنے والے کے مقابلہ میں زبان گویا دشمن کے مقابلہ میں کامیابی۔ مکاری کرنے والوں کے مقابلہ
میں حسن تدبیر، دباوڈالنے والوں کے مقابلہ میں قدرت۔ بدگوئی کرنے والوں کے مقابلہ میں جھٹلانے کی
قوت، دھمکانے والوں کے مقابلہ میں صلاحیت، بدایت کرنے والوں کی اطاعت کی توفیق، راست دکھانے
والوں کے اتباع کی صلاحیت عطا فرماء۔ (۹) خدا یا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے توفیق دے کہ میں
قریب کرنے والوں سے نصیحت کا معاملہ کروں ترک تعلقات کرنے والوں کے ساتھ بیکی کروں محروم
کرنے والوں کو عطا کروں۔ قطع تعلق کرنے والوں کا بدال تعلقات سے دوں اور غیبت کرنے والوں کا
جواب بہترین ذکر خیر سے دوں نیکیوں کا شکریہ ادا کروں اور برائیوں سے چشم پوشی کروں۔ (۱۰) خدا یا!
محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے صالحین کا انداز عطا فرماء مقین کی زینت کا

وَكَظِيمُ الْغَيْظِ وَإِطْفَاءُ النَّارَةِ وَضَمُّ أَهْلِ الْفُرْقَةِ وَإِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ
 وَإِفْشَاءُ الْعَارِفَةِ وَسُتْرُ الْعَائِبَةِ وَلِينُ الْعَرِيقَةِ وَخَفْضُ الْجَهَاجِ وَحُسْنِ
 السِّيرَةِ وَسُكُونِ الرِّيحِ وَطَيْبِ الْمُخَالَقَةِ وَالسَّبِقِ إِلَى الْفَضْلَةِ وَإِيَّاضِ
 التَّفْضُلِ وَتَرْكِ التَّغْيِيرِ وَالْإِفْضَالِ عَلَى غَيْرِ الْمُسْتَحِقِ وَالْقُولُ بِالْحَقِّ وَإِنْ
 إِنْ عَزَّ وَاسْتِقلَالُ الْخَيْرِ وَإِنْ كَثُرَ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي وَاسْتِكْثَارُ الشَّرِّ وَإِنْ
 قَلَّ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي وَأَكْمَلْ ذَلِكَ لِي بِدَوَامِ الطَّاغَةِ وَلِنُزُومِ الْجَمَاعَةِ
 وَرَفْضِ أَهْلِ الْبَدْعِ وَمُسْتَعْمِلِ الرَّأْيِ الْمُخْتَرِعِ (١) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاجْعُلْ رَزْقَكَ عَلَيَّ إِذَا كَبِرْتُ وَأَقْوَى قُوَّتِكَ فِي
 إِذَا نَصَبْتُ وَلَا تَبْلِيَنِي بِالْكَسْلِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا أَعْمَى عَنْ سَبِيلِكَ
 وَلَا بِالتَّعْرُضِ لِخَلَافِ مَحِبَّكَ وَلَا مُجَامِعَةِ مِنْ تَفَرِّقِ عَنْكَ وَلَا مُفَارِقَةِ
 مِنْ اجْتِمَاعِ إِلَيْكَ (٢) اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَصْوُلُ بِكَ عِنْدَ الضرُورَةِ
 وَأَسْأَلُكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَاتَّضَرِعُ إِلَيْكَ عِنْدَ الْمَسْكَنَةِ وَلَا تَفْتَنِي
 بِالْأَسْعَانِ بِغَيْرِكَ إِذَا اضْطَرْرَتُ وَلَا بِالْخُضُوعِ لِسُؤَالِ غَيْرِكَ إِذَا
 افْتَقَرْتُ وَلَا بِالتَّضَرُّعِ إِلَى مَنْ دُونَكَ إِذَا رَهِبْتُ فَأَسْتَحِقُ بِذَلِكَ
 حُذْلَانَكَ وَمَنْعَكَ وَإِغْرِاضَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (٣) اللَّهُمَّ اجْعُلْ
 مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ [٤] فِي رَوْعِي مِنَ التَّمَنِي وَالتَّظَنِي وَالْحَسَدِ ذِكْرًا
 لِغَظْمَتِكَ وَتَفَكَّرًا فِي قُدرَتِكَ وَتَذَبِّرًا عَلَى عَدُوكَ وَمَا أَجْرَى عَلَى

اباس مرحمت فرماتا کہ میں عدل کو منتشر کروں غصہ کو ضبط کروں آتش جنگ کو بجھادوں اختلاف کرنے والوں کو آپس میں ملادوں آپس کے اختلافات کی اصلاح کروں نیکیوں کو عام کروں برائیوں کی پردوہ پوشی کروں مزاج کو نرم رکھوں۔ کاندھوں کو جھکائے رکھوں سیرت کو بہترین رکھوں انداز سلوک کو پر سکون رکھوں اخلاق کو پاکیزہ رکھوں۔ فضیلت کی طرف قدم آگے بڑھاؤں۔ فضل و کرم کو اختیار کروں لوگوں کو سرزنش کروں غیر مستحق پر بھی احسان کروں حرف حق کہوں چاہے کسی قدر مشکل کیوں نہ ہو۔ اور شر کو زیادہ سمجھوں چاہے کسی قدر قلیل کیوں نہ ہو۔ وہ قول میں ہو یا عمل میں ہو۔ اور ان تمام صفات کو اطاعت کے دوام، جماعت کے ازام، اہل بدعت کے ترک تعلقات اور انوکھی آراء کے اختیار کرنے والوں سے کنارہ کشی کے ذریعہ مکمل بنادے۔

(۱۱) خدا! محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم۔ اور میرے وسیع ترین رزق کو میرے بڑھاپے میں عطا فرم اور قوی ترین قوت کو عاجزی کے دور میں سرت فرم۔ مجھے عبادت کی کسل مندی میں بدلانا کرنا اور اپنے راہ حق سے اندر ہانہ بننے دینا اور اپنی محبت کے خلاف اپنی القadam نہ کرنے دینا۔ جو تیرے ساتھ رہیں ان سے الگ نہ ہونے پاؤں اور جو تھے سے الگ ہو جائیں ان کے ساتھ نہ رہنے پاؤں۔

(۱۲) پروردگار! مجھے ایسا بنا دے کہ ضرورت کے وقت تیرے ذریعہ حملہ کروں اور حاجت کے موقع پر تھہ سے سوال کروں مسکینی میں تیری بارگاہ میں گزگڑاؤں اور مجھے ایسی آزمائش میں نہ ڈال دینا کہ مجبوری میں تیرے غیر سے مدد مانگنے لگوں اور فقیری میں غیر کے دروازہ پر ہاتھ پھیلا کر خصوص کا اظہار کروں اور خوف میں تیرے غیر سے فریاد نہ کرنے پاؤں کہ اس طرح تیری بارگاہ میں محرومی، ناکامی اور بے اعتنائی کا مستحق ہو جاؤں اے بہترین رحم کرنے والے۔

(۱۳) خدا! شیطان میرے دل میں جو آرزوئیں، خیالات اور حسد پیدا کرتا ہے اسے اپنی عظمت کی یاد، اپنی قدرت کی فکر اور دشمن کے مقابلہ میں تدبیر کرنے میں تبدیل کر دے اور۔ وہ جو میری زبان پر کامہ، فخش، بد گوئی، سب وشم، جھوٹی گواہی۔ مومن غائب کی غیبت، مومن حاضر کے لئے گالیاں

لِسَانِي مِنْ لُفْظَةٍ فَخَشِّي أَوْ هُجْرِي أَوْ شَتْمِ عِرْضٍ أَوْ شَهَادَةً بِاطِلٍ أَوْ
اغْتِيَابٍ مُؤْمِنٍ غَايَبٍ أَوْ سَبٍ حَاضِرٍ وَ مَا أُشْبَهَ ذَلِكَ نُطْقاً بِالْحَمْدِ لَكَ
وَ إِغْرِاقًا فِي الشَّاءِ عَلَيْكَ وَ ذَهَابًا فِي تَمْجِيدِكَ وَ شُكْرًا لِنِعْمَتِكَ وَ
اغْتِرَافًا بِإِحْسَانِكَ وَ إِخْصَاءِ لِمَنِنِكَ (١٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَا
إِلَهٌ وَلَا أَظْلَمَنَّ وَأَنْتَ مُطْبِقٌ لِلَّدْفُعِ عَنِي وَلَا أَظْلِمَنَّ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى
الْقَبْضِ مِنِّي وَلَا أَضْلَنَّ وَقَدْ أَمْكَنْتَكَ هِدَايَتِي وَلَا أَفْقِرَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ
وَسَعِي وَلَا أَطْغَيَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وَجْدِي (١٤) اللَّهُمَّ إِلَى مَغْفِرَتِكَ
وَفَدَثُ وَإِلَى عَفْوِكَ قَصَدْتُ وَإِلَى تَجَاؤزِكَ اشْتَقْتُ وَبِفَضْلِكَ
وَئَقْتُ وَلَيْسَ عِنْدِي مَا يُوجِبُ لِي مَغْفِرَتِكَ وَلَا فِي عَمَلي مَا أَسْتَحْقُ بِهِ
عَفْوَكَ وَمَا لِي بَعْدَ أَنْ حَكَمْتَ عَلَى نَفْسِي إِلَّا فَضْلُكَ فَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَءَا إِلَهٌ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ (١٥) اللَّهُمَّ وَأَنْطِقْنِي بِالْهُدَى وَأَلْهِمْنِي
الْتَّقْوَى [٦] وَوَفْقْنِي لِلَّتِي هِيَ أَرْكَى وَاسْتَعْمَلْنِي بِمَا هُوَ أَرْضَى (١٦)
اللَّهُمَّ اسْلُكْ بِي الطَّرِيقَةَ الْمُثْلِى وَاجْعَلْنِي عَلَى مِلِيْكِ الْمُوْتَ وَأَخِيَا
(١٧) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَتَعْنَى بِالْإِقْتِصَادِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ
السَّدَادِ وَمِنْ أَدْلَةِ الرَّشَادِ وَمِنْ صَالِحِي الْعِبَادِ وَارْزُقْنِي فَوْزَ الْمَعَادِ
وَسَلَامَةَ الْمِرْصَادِ (١٨) اللَّهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي مَا يُخْلِصُهَا وَأَبْقِ
لِنَفْسِي مِنْ نَفْسِي مَا يُضْلِلُهَا فَإِنَّ نَفْسِي هَاكِهَةُ أَوْ تَعْصِمُهَا .

وغيرہ جاری کرنا چاہتا ہے اس کے بد لے اپنی حمد و شنا اور اپنی عیق ترین ستائش، اپنی تجدید اور بزرگی کے بیان کا تسلیم، اپنی نعمت کا شکر، اپنے احسان کا اعتراف اور اپنی نعمتوں کے شمار کو قرار دیدے۔

(۱۴) خدایا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھ پر ظلم نہ ہونے پائے جب کہ تو مجھ سے دفاع کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ اور میں کسی پر ظلم نہ کرنے پاؤں جب کہ تو میرا ہاتھ پکڑنے کی قوت رکھتا ہے۔ میں گمراہ نہ ہونے پاؤں کہ تو میری ہدایت کر سکتا ہے اور میں بحث نہ ہونے پاؤں کہ تو وسعت عطا کر سکتا ہے اور میں سرکشی اختیار نہ کرنے پاؤں کہ ساری طاقتوں کا سرچشمہ تیری ہی ذات ہے۔

(۱۵) خدایا! میں تیری مغفرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اور میں نے تیری معافی کا ارادہ کیا ہے اور تیرے درگذار کرنے کا مشتاق ہوں اور تیرے فضل پر بھروسہ رکھتا ہوں اور میرے پاس کوئی اسی شے نہیں ہے جو سامان مغفرت بن سکے اور میرے اعمال میں کوئی ایسا عمل جو معافی کا حقدار بنا سکے اور جب میں خود اپنے خلاف فیصلہ کر رہا ہوں تو اب تیر فضل و کرم کے علاوہ باقی ہی کیا رہ جاتا ہے۔ لہذا اے پروردگار اب محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھ پر فضل و درفہ ما (۱۶) میری زبان کو ہدایت کے ساتھ گویا بنا دے اور مجھے تقویٰ کا الہام عطا فرماء اور پاکیزہ ترین راہ عمل کی ہدایت فرماء اور اس کا مام میں کا دے جو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو۔

(۱۷) خدایا! مجھے بہترین راستہ پر لگا دے۔ اور میری حیات و موت کو اپنے قانون پر قرار دیدے۔ (۱۸) خدایا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اخراجات میں میانہ روی عطا فرمائی شمار اہل ہدایت میں ہو اور میں نیکی کے راہنمائیں شمار کیا جاؤں اور نیک بندوں میں شامل ہو جاؤں اور مجھے معاد کی کامیابی عطا فرماء اور عذاب جہنم سے سلامتی عطا فرماء۔

(۱۹) خدایا! میرے نفس میں اپنے لئے ایک حصہ مخصوص کر دے جو سے عذاب سے نجات دلا سکے اور ایک حصہ چھوڑ دے جو اس کی اصلاح کر سکے اس لئے کہ اگر تو خواست نہیں کرے گا تو میرا نفس ہلاک ہو جائے گا۔

(٢٠) اللَّهُمَّ أَنْتَ عُذْتِي إِنْ حَزَنْتُ وَأَنْتَ مُنْتَجِعِي إِنْ حُرِّمْتُ وَبِكَ
اسْتَغْاثَتِي إِنْ كَرِثْتُ وَعِنْدَكَ مِمَّا فَاتَ خَلْفُ وَلِمَا فَسَدَ صَالَحٌ وَفِيمَا
أَنْكَرْتُ تَغْيِيرًا فَامْنَنْتُ عَلَيَ قَبْلَ الْبَلَاءِ بِالْعَافِيَةِ وَقَبْلَ الْطَّلَبِ بِالْجِدَّةِ وَقَبْلَ
الضَّلَالِ بِالرِّشَادِ وَأَكْفَنِي مَئُونَةً مَعْرَةً لِلْعِبَادِ وَهَبْ لِي أَمْنَ يَوْمَ الْمَعَادِ
وَامْنَحْنِي حُسْنَ الْإِرْشَادِ (٢١) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْأَلِهِ وَادْرُأْ عَنِي
بِلُطْفِكَ وَاغْذُنِي بِنِعْمَتِكَ وَأَصْلِحْنِي بِكَرْمِكَ وَدَاوِنِي بِصُنْعِكَ
وَأَظِلْنِي فِي ذَرَاكَ وَجَلِّنِي رِضاكَ وَوَفَقْنِي إِذَا اشْتَكَلَتْ عَلَيَ الْأُمُورُ
لِأَهْدَاهَا وَإِذَا تَشَابَهَتِ الْأَعْمَالُ لَا زَكَاهَا وَإِذَا تَنَاقَضَتِ الْمُلْلُ لَا أَرْضَاهَا

(٢٢) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْأَلِهِ وَتُوْجِنِي بِالْكِفَايَةِ وَسُمِّنِي حُسْنَ
الْوِلَايَةِ وَهَبْ لِي صِدْقَ الْهِدَايَةِ وَلَا تَفْتَنِي بِالسَّعَةِ وَامْنَحْنِي حُسْنَ الدُّعَةِ
وَلَا تَجْعَلْ عَيْنِي كَذَا كَذَا وَلَا تَرُدْ دُعَائِي عَلَيَ رَدًا فَإِنِّي لَا أَجْعَلُ لَكَ
ضِدًا وَلَا أَذْغُو مَعَكَ نِدًا (٢٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْأَلِهِ وَامْنَعْنِي
مِنَ السَّرَّافِ وَحَصْنِ رَزْقِي مِنَ التَّلْفِ وَوَفِرْ مَلَكَتِي بِالْبَرَكَةِ فِيهِ وَأَصِبْ
بِهِ سَبِيلَ الْهِدَايَةِ لِلْبَرِّ فِيمَا أَنْفَقْتُ مِنْهُ (٢٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْأَلِهِ
وَأَكْفِنِي مَئُونَةً لِلْإِكْسَابِ وَارْزُقْنِي مِنْ غَيْرِ اخْتِسَابٍ فَلَا أَشْتَغلُ عَنِ
عِبَادَتِكَ بِالْطَّلَبِ وَلَا أَخْتَمِلَ إِصْرَارَ تِبْعَاتِ الْمَكْسَبِ (٢٥) اللَّهُمَّ
فَأَطْلِبْنِي بِقُدرَتِكَ مَا أَطْلَبْ وَاجِزْنِي بِعِزْرِتِكَ مِمَّا أَرْهَبْ.

(۲۰) خدا یا! تو رنج و غم میں میرا سہارا ہے اور ہر طرف سے محرومی کی صورت میں میری امیدگاہ ہے اور میں ہر ہجوم غم میں تیری ہی بدکا طلبگار ہوں۔ اور تیرے پاس ہر رضاۓ ہو جانے والے کی تلافی اور ہر فاسد کی اصلاح کا سامان موجود ہے اور تو ہر ناپسندیدہ شے کو بدل سکتا ہے لہذا مجھ پر یا احسان فرمائے بلاء کے نازل ہونے سے پہلے عافیت دیدے اور طلب سے پہلے عطا فرمادے۔ گمراہی سے پہلے ہدایت دیدے اور مجھے لوگوں کی نجت سے باتوں سے محفوظ فرم اور روز قیامت آنکن و امان عطا فرم اور مجھے بہترین ہدایت سے نواز دے۔ (۲۱) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھ سے اپنے لطف و کرم کی بنابر ہر بلاء کو دفع کر دے اور مجھے اپنی نجت کی غذا عنایت فرم ا، اپنے کرم سے میرے حال کی اصلاح فرم ا اور اپنی مہربانی سے میرے مرض کا مداوا کر دے اور مجھ پر اپنی رحمت کا سایہ کر دے اور مجھے اپنی رضا کی چادر اور حادے جب مسائل مشتبہ ہو جائیں تو مجھے بہترین امر کی ہدایت فرم اور جب اعمال ایک جیسے دکھائی دیں تو مجھے پاکیزہ ترین عمل کی رہنمائی فرم امد اور کے اضافہ میں مجھے پسندیدہ ترین مذہب کا پڑھ بتا دے۔

(۲۲) خدا یا محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے بے نیاز کی گاتا ج پہناؤے اور مجھ پر بہترین سر پرستی کا نشان لگاؤ۔ مجھے بہترین آسودگی عنایت فرمادے اور میری زندگی کو صرف زحمت و محنت نہ بنا دینا۔ اور میری دعا کو میری طرف واپس نہ کر دینا کہ میں نہ تیری کوئی ضد قرار دیتا ہوں اور نہ تیرے کسی مثل کو آواز دیتا ہوں۔ (۲۳) خدا یا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے اسراف سے روک دے۔ میرے رزق کو تلف ہونے سے بچالے اور میری املاک میں برکت کے ذریعہ اضاف فرم اور مجھے اس ہدایت کے راست پر لگا دے کہ میں اس میں سے کارخیر میں خرچ کروں۔

(۲۴) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے کرب معیشت کی زحمت سے بچالے اور رزق بے حساب عنایت فرمادے کہ میں طلب معاش میں تیری عبادت سے غافل نہ ہو جاؤں اور مجھے کب معاش کی زحمتوں کا بوجھنا اٹھانا پڑے۔ (۲۵)، خدا میں جس چیز کا طلبگار ہوں اسے اپنی قدرت

(٢٦) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءِالْهُ وَصُنْ وَجْهِي [٧] بِالْيُسْرَى وَلَا
تَبْذِلْ جاهِي بِالإِقْتَارِ فَأَسْتَرْزِقْ أهْل رِزْقِكَ وَأَسْتَعْطِي شِرَارَ خَلْقِكَ
فَأَفْتَنْ بِحَمْدِ مَنْ أَعْطَانِي وَأَبْتَلِي بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِي وَأَنْتَ مِنْ دُونِهِمْ وَلِي
الِاغْطَاءِ وَالْمَنْعِ (٢٧) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءِالْهُ وَارْزُقْنِي صِحَّةً فِي
عِبَادَةِ [٨] وَفَرَاغًا فِي زَهَادَةِ وَعِلْمًا فِي اسْتِعْمَالِ وَوَرَاعًا فِي إِجْمَالِ (٢٨)
اللَّهُمَّ اخْتِمْ بِعَفْوِكَ أَجْلِي وَحَقْقَنْ فِي رَجَاءِ رَحْمَتِكَ أَمْلِي وَسَهْلِي إِلَى
بُلُوغِ رِضَاكَ سُبْلِي وَحَسْنَ فِي جَمِيعِ أَخْوَالِي عَمْلِي (٢٩) اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءِالْهُ وَنَهْنِي لِذِكْرِكَ فِي أَوْقَاتِ الْغَفْلَةِ وَاسْتَعْمِلْنِي
بِطَاعَتِكَ فِي أَيَّامِ الْمُهْلَةِ وَتَهَجَّنْ لِي إِلَى مَحِبَّتِكَ سَبِيلًا سَهْلَةً أَكْمَلْتِي
بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [٩] (٣٠) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءِالْهُ كَافِضَلَ
مَا صَلَيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَأَنْتَ مُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَهُ وَءِا تَنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَنِي بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ .



سے فراہم کر دے اور جس چیز سے خوفزدہ ہوں اس سے اپنی عزت کے طفیل بنا دے۔

(۲۶) خدا! محمد آں محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری آبرو کو مالداری کے ذریعہ محفوظ کر دے اور میری منزلت کو غربت کی بنا پر نگرداہیا کہ تیرے طلبگاروں سے رزق طلب کرنے لگوں اور تیری بہترین مخلوقات کے سامنے ہاتھ پھیلا دوں اور پھر اس فتنہ میں بٹلا ہو جاؤں کہ جو دیدے اس کی تعریف کرنے لگوں اور جو نہ دے اس کی نعمت میں لگ جاؤں۔ جب کہ تو تباہ ہر عطا کا مالک ہے اور کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے۔

(۲۷) خدا! محمد و آں محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے عبادت میں صحبت، زہد میں وسعت، منزل عمل میں علم اور مشتبہ امور میں احتیاط کی صلاحیت عطا فرماء (۲۸) خدا! میری زندگی کا خاتمہ تیری معافی پر ہو ارو تیری رحمت کی امید میں میری ہر آنکھ پوری ہو جائے میرے لئے اپنی منزل رضا تک پہنچنے کے تمام راستے ہموار کر دے اور میرے اعمال کو تمام حالات میں بہترین بنادے۔

(۲۹) خدا! محمد و آں محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اونت غفلت میں اپنی یاد کے لئے بیدار کر دے اور ایامِ مہلت میں اپنی اطاعت کی راہ پر لگاؤے مجھے اپنی محبت کے راستے پر چلا دے اور اس کے ذریعہ دین و دنیا کے تمام خیز کو کمل بنادے۔

(۳۰) خدا! محمد آں محمد پر رحمت نازل فرمادہ بہترین رحمت جو تو نے ان سے پہلے کسی بھی بندہ پر نازل کی ہو یا ان کے بعد کسی پر نازل کرنے والا ہو اور ہمیں دنیا و آخرت میں نیکیاں عطا فرماء اور اپنی رحمت کے طفیل آتش جہنم سے محفوظ بنادے۔



(٢١) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَخْرَنَهُ أَمْرٌ وَأَهْمَمَهُ

الخطايا

(١) اللَّهُمَّ يَا كَافِي الْفَرْدِ الْمُضَعِّفِ وَوَاقِي الْأَمْرِ الْمَخْوِفِ
 أَفْرَدْتَنِي الْخَطَايَا فَلَا صَاحِبَ مَعِي وَضَعَفْتُ عَنْ غَضَبِكَ فَلَا مُؤْيَدٌ لِي
 وَأَشْرَفْتَ عَلَى خَرْفِ لِقَائِكَ فَلَا مُسْكِنٌ لِرُؤْغَتِي (٢) وَمَنْ يُؤْمِنُ بِنِي
 مِنْكَ وَأَنْتَ أَخْفَقْتَنِي وَمَنْ يُسَاعِدُنِي وَأَنْتَ أَفْرَدْتَنِي وَمَنْ يُقْوِيَنِي وَأَنْتَ
 أَضْعَفْتَنِي (٣) لَا يُجِيرُ يَا إِلَهِ إِلَّا رَبُّ عَلَى مَرْبُوبٍ وَلَا يُؤْمِنُ إِلَّا غَالِبٌ
 عَلَى مَغْلُوبٍ وَلَا يُعِينُ إِلَّا طَالِبٌ عَلَى مَطْلُوبٍ (٤) وَبِيدِكَ يَا إِلَهِ
 جَمِيعُ ذَلِكَ السَّبَبُ وَإِلَيْكَ الْمَفْرُ وَالْمَهْرَبُ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
 وَأَجْزِ هَرَبِي وَأَنْجُحْ مَطْلَبِي (٥) اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ صَرَفْتَ عَنِي وَجْهَكَ
 الْكَرِيمِ أَوْ مَنْعَتَنِي فَضْلَكَ الْجَسِيمِ أَوْ حَظْرَتَ عَلَى رِزْقَكَ أَوْ قَطَعْتَ
 عَنِّي سَبِّكَ لَمْ أَجِدِ السَّبِيلَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْلِي غَيْرَكَ وَلَمْ أَقِدْرْ عَلَى
 مَا عِنْدَكَ بِمَعْوِنَةِ سِواكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِسِدْكَ
 (٦) لَا أَمْرَ لِي مَعَ أَمْرِكَ مَا ضِ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَاوِكَ وَلَا قُوَّةٌ
 لِي عَلَى الْخُرُوجِ مِنْ سُلْطَانِكَ وَلَا أَسْتَطِعُ مُجاوِزَةَ قُدْرَتِكَ وَلَا

۲۱۔ کسی امر سے مغموم ہونے یا گناہوں کے تصور سے رنجیدہ ہونے کی

صورت میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا! اے تمبا اور کمزور انسان کے کام آنے والے اور خوفناک امور سے بچانے والے خطاؤں نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے اور اب میرا کوئی ساتھی نہیں ہے اور میں تیرے غصب کے برداشت کرنے سے بھی عاجز ہوں اور میں تیری ملاقات کے تصور سے خوفزدہ ہوں مگر کوئی تسلیم دینے والا نہیں ہے (۲) اور اطمینان بھی کون دلسا کتا ہے جب تو ہی خوفزدہ ہوادے اور مدد بھی کون کر سکتا ہے جب تو ہی اکیلا چھوڑ دے اور طاقتور کون بنائے ہے جب تو ہی کمزور ہوادے۔

(۳) میرے پروردگار! پانے والے کو کوئی پناہ نہیں دے سکتا ہے اور غالب کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا ہے۔

(۴) مالک! میرے سارے اسباب تیرے ہاتھ میں ہیں اور سب بھاگ کر تیری ہی طرف آتے ہیں لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور میرے بھانگنے پر مجھے پناہ دیدے اور میری حاجتوں کو پورا کر دے (۵) خدا یا! اگر تو نے اپنے کرم کے رخ کو مجھ سے موڑ لیا اور اپنے عظیم فضل سے محروم کر دیا یا اپنے رزق کو منوع قرار دے دیا یا اپنے رشتہ کو توڑ دیا، اور میرے لئے اپنی امیدوں تک پہنچنے کا دروازہ کوئی سہارا نہیں ہے اور میں تیری نعمتوں کو کسی اور کسی امداد سے حاصل نہیں کر سکتا ہوں کہ میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی قبضہ میں ہوں میری پریشانی تیرے ہاتھوں میں ہے اور تیرے امر کے آگے میری کوئی بات نہیں چل سکتی ہے۔

(۶) تیرا حکم میرے بارے میں نافذ ہے اور تیرا فیصلہ میرے بارے میں عین عدل ہے۔ میرے پاس تیری سلطنت سے نکل جانے کی قوت نہیں ہے اور میں تیری قدرت سے تجاوز کرنے کا دم

أَسْتَمِيلُ هَوَاكَ وَلَا أَبْلُغُ رِضَاكَ وَلَا أَنَا لِمَا عِنْدَكَ إِلَّا بِطَاعَتِكَ
 وَبِفَضْلِ رَحْمَتِكَ (٧) إِلَهِي أَضْبَخْتَ وَأَفْسَيْتَ عَبْدًا دَاخِرًا لَكَ لَا
 أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا بِكَ أَشْهَدُ بِذَلِكَ عَلَى نَفْسِي وَ
 أَعْتَرِفُ بِضَعْفِ قُوَّتِي وَقُلَّةِ حِيلَتِي فَإِنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي وَتَمَّمْ لِي مَا
 اتَّيَّتَنِي فَإِنِّي عَبْدُكَ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ الْمُسْتَكِينُ الْمُسْتَكِينُ الْمُسْتَكِينُ
 الْمُهِيمُ الْفَقِيرُ الْخَائِفُ الْمُسْتَجِيرُ (٨) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْهُوَّةِ وَلَا
 تَجْعَلْنِي نَاسِيًّا [١] لِذِكْرِكَ فِيمَا أُولَئِنِي وَلَا غَافِلًا لِإِحْسَانِكَ فِيمَا
 أَبْلَيْتَنِي وَلَا إِيْسًا مِنْ حِلَائِكَ لِي وَإِنْ أَبْطَأَتْ عَنِّي فِي سَرَاءٍ كُنْتُ أُوْ
 ضِرَاءً أَوْ شَلَّةً أَوْ رَخَاءً أَوْ عَافِيَةً أَوْ بَلَاءً أَوْ بُؤْسًّا أَوْ نَعْمَاءً أَوْ جَدَّةً أَوْ
 لَأْوَاءً أَوْ فَقْرًاءً أَوْ غَنِيًّا (٩) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْهُوَّةِ وَاجْعَلْ ثَنَائِي
 عَلَيْكَ وَمَدْحُونِي إِلَيْكَ وَحَمْدُكَ لَكَ فِي كُلِّ حَالَاتِي حَتَّى لَا أَفْرَحَ بِمَا
 إِنِّي مِنَ الدُّنْيَا وَلَا أَحْزَنَ عَلَى مَا مَنَعْتَنِي فِيهَا وَأَشْعِرْ قَلْبِي تَقْوَاكَ
 وَأَسْتَغْفِلْ بَدْنِي فِيمَا تَقْبَلُهُ مِنِّي وَأَشْغُلْ بِطَاعَتِكَ نَفْسِي عَنْ كُلِّ مَا يَرْدُ
 عَلَى حَتَّى لَا أَحِبْ شَيْئًا مِنْ سَخْطِكَ وَلَا أَسْخَطْ شَيْئًا مِنْ رِضَاكَ
 (١٠) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْهُوَّةِ وَفَرْغْ قَلْبِي لِمَحْبَبِكَ وَأَشْغَلْهُ
 بِذِكْرِكَ وَأَنْعَشْهُ بِخَوْفِكَ وَبِالْوَجْلِ مِنْكَ وَقُوَّهُ بِالرُّغْبَهِ إِلَيْكَ وَأَمْلَهُ
 إِلَى طَاعَتِكَ وَأَجْرِيهِ فِي أَحِبِّ السُّبُلِ إِلَيْكَ وَذَلِلْهُ بِالرُّغْبَهِ فِيمَا

نہیں رکھتا ہوں اور تیری محبت کو اپنی طرف جھکا سکتا ہوں اور نہ تیری رضا تک جا سکتا ہوں اور تیری اطاعت اور تیرے فضل و رحمت کے بغیر تیری نعمتوں کو حاصل بھی نہیں کر سکتا ہوں۔

(۷) خدا یا میری صبح و شام اس عالم میں ہے کہ میں تیرابندہ ذلیل ہوں میرے اختیار میں نہ فائدہ ہے اور نہ نقصان میں خود اپنے خلاف گواہی دے رہا ہوں اور اپنی کمزوری کا معترض ہوں کہ میرے پاس کوئی راہ مددیر نہیں ہے لہذا تو خود ہی اپنے وعدوں کو پورا کر دے اور اپنی دی ہوئی نعمتوں کو پورا کر دے۔ کہ میں تیرابندہ مسکین و ذلیل وضعیف و ناتوان و حقیر و فقیر و خوفزدہ و بے نو اطالب پناہ ہوں۔

(۸) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمادی اور مجھے ایسا نہ بنا دیا کہ میں تیری نعمتوں کے بارے میں تیری یاد کو بھلا دوں اور تیری عطاوں کی منزل میں تیرے احسان سے غافل ہو جاؤں اور مجھے اپنی دعاوں سے مایوس بھی نہ ہونے دینا چاہیے قبول ہونے میں تاخیر ہی کیوں نہ ہو جائے میں خوشحالی میں رہوں یا پریشانی میں ٹھیک ہوں میں رہوں یا آسانی میں غافل ہوں یا بلااء میں تنگی میں رہوں یا نعمت میں دولت میں رہوں یا عسرت میں اور فقیری میں رہوں یا مالداری میں۔

(۹) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمانے بارے میں میری حمد و شادست آش کو جملہ حالات میں قرار دیدے تاکہ جو دنیا تو نے دیدی ہے اس پر اکڑنے جاؤں اور جس کو روک لیا ہے اس سے رنجیدہ نہ ہو جاؤں میرے دل کا شعار تقویٰ کو بنادے اور میرے بدن کو ان کاموں میں لگادے جنہیں تو قبول کرے میرے نفس کو اپنی اطاعت کے ذریعہ ان تمام مصیبتوں سے غافل بنادے جو مجھ پر وارد ہونے والی ہیں تاکہ میں تیری کسی ناراضگی کو پسند نہ کروں اور تیری کسی رضا سے ناراض نہ ہوں گوں۔

(۱۰) خدا یا! محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادی میرے دل کو اپنی محبت کے لئے خالی کر دے اور اسے اپنی رغبت کے ذریعہ تقویٰ بنادے اسے اپنی اطاعت کی طرف موڑو دے اور اپنے محبوب ترین راستے پر چلا دے اور ساری زندگی اپنے اجر و ثواب کی نسبت کے ذریعہ اسے رام رکھنا تقویٰ کو میرا زادراہ بنادے اور اپنی رحمت کی طرف میرے سفر کا رخ کر دے اپنی رضا کے راستے سے داخل کرے اور جنت میں

عِنْدَكَ أَيَّامَ حَيَاةِ كُلِّهَا (١) وَاجْعَلْ تَقْوَاكَ [٢] مِنَ الدُّنْيَا زَادِيَ وَ
 إِلَى رَحْمَتِكَ رِحْلَاتِي وَفِي مَرْضَاتِكَ مَذْخَلِي وَاجْعَلْ فِي جَنَّتِكَ
 مَثْوَى وَهَبْ لِي قُوَّةً أَخْتَمُ بِهَا جَمِيعَ مَرْضَاتِكَ وَاجْعَلْ فِرَارِي
 إِلَيْكَ وَرَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَأَلْبِسْ قَلْبِي الْوَحْشَةَ مِنْ شَرَارِ خَلْقِكَ وَ
 هَبْ لِي الْأَنْسَ بِكَ وَبِأَوْلِيائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ (١٢) لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرِ
 وَلَا كَافِرِ عَلَىٰ مِنَّةٍ وَلَا لَهُ عِنْدِي يَدًا وَلَا بِإِلَيْهِمْ حَاجَةٌ بَلْ اجْعَلْ سُكُونَ
 قَلْبِي وَأَنْسَ نَفْسِي وَاسْتِغْنَائِي وَكِفَايَتِي بِكَ وَبِخِيَارِ خَلْقِكَ (١٣)
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنِي لَهُمْ قَرِيبًا وَاجْعَلْنِي لَهُمْ نَصِيرًا
 وَامْنُنْ عَلَىٰ بِشَوْقِ إِلَيْكَ وَبِالْعَمَلِ لَكَ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضِي إِنَّكَ عَلَىٰ
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَذَلِكَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ . [٣]



میراٹھکنا بناوے۔ (۱۱) مجھے وہ قوت عطا فرمادے جس کے ذریعہ تیری مرضی کے تمام امور کو برداشت کر سکوں اور میرے فرار کو اپنی بارگاہ کی طرف تراویدیے میری رغبت تیرے ثواب میں ہو اور میرے دل کو اشرار سے وحشت کا لباس پہنا دے اور اپنی ذات گرامی، اپنے اولیاء اور اہل اطاعت کو انس عطا فرمادے (۱۲) نہ کسی کافر اور فاجر کا مجھ پر کوئی احسان رہ جائے اور نہ اس کی کوئی نعمت میرے پاس رہے اور نہ کسی آن میں اس کا محتاج رہوں بلکہ میرے دل کا سکون، میرے نفس کا انس، میری بے نیازی اور تو انگری سب تیرے اور تیری پسندیدہ مخلوق کے ذریعہ ہو۔

(۱۳) خدایا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمادے اور مجھے ان کا ہمیشہ اور مددگار بناوے اور مجھ پر یہ احسان کر دے کہ میرے دل میں تیرا شوق رہے اور میں ہمیشہ عمل کرتا رہوں جو تیرا محبوب اور پسندیدہ عمل ہو کہ تو ہر شے پر قادر ہے اور یہ سبقتے لئے بہت آسان ہے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٢٢) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الشِّدَّةِ وَالْجَهَدِ

وَتَعَسُّرِ الْأُمُورِ

- (١) اللَّهُمَّ إِنَّكَ كَلَّفْتَنِي مِنْ نَفْسِي مَا أَنْتَ أَمْلَكُ بِهِ مِنِّي وَ
قُدْرَتَكَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَغْلَبٍ مِنْ قُدْرَتِي فَأَغْطِنِي مِنْ نَفْسِي مَا يُرِضِيكَ
عَنِي وَخُذْ لِنَفْسِكَ رِضاهَا مِنْ نَفْسِي فِي عَافِيَةٍ (٢) اللَّهُمَّ لَا طَاقَةَ لِي
بِالْجَهَدِ وَلَا صَبَرَ لِي عَلَى الْبَلاءِ وَلَا قُوَّةَ لِي عَلَى الْفَقْرِ فَلَا تَحْظُرْ عَلَىٰ
رِزْقِي وَلَا تَكْلُنِي إِلَى خَلْقِكَ بِمَا تَفَرَّدُ بِهِ بِحَاجَتِي وَتَوَلَّ كِفَايَتِي (٣)
وَانْظُرْ إِلَيَّ وَانْظُرْ لِي فِي جَمِيعِ أُمُورِي فَإِنَّكَ إِنْ وَكَلْتَنِي إِلَى نَفْسِي
عَجَزْتَ عَنْهَا وَلَمْ أَقِمْ مَا فِيهِ مَضْلَاحَتُهَا وَإِنْ وَكَلْتَنِي إِلَى خَلْقِكَ
تَجْهَمْتَنِي وَإِنْ أَجَاتَنِي إِلَى قَرَابَتِي حَرَمْتَنِي وَإِنْ أَعْطَوْا أَعْطَوْا قَلِيلًا
نُكِدَأً وَمَنْوِأ عَلَىٰ طَوِيلًا وَذَمُوا كَثِيرًا (٤) فِي قَضْيَكَ اللَّهُمَّ فَأَغْنِنِي
وَبِعَظَمَتِكَ فَإِنْعَشْنِي وَبِسَعْتِكَ فَابْسُطْ يَدِي وَبِمَا عِنْدَكَ فَاكْفِنِي
(٥) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَخَلِّصْنِي مِنَ الْحَسَدِ [١] وَاحْصُرْنِي
عَنِ الدُّنُوبِ وَوَرِغْنِي عَنِ الْمَحَارِمِ وَلَا تُجْرِنِي عَلَى الْمَعَاصِي وَاجْعَلْ
هَوَاهِ عِنْدَكَ وَرِضَايَ فِيمَا يَرِدُ عَلَىٰ مِنْكَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي وَ

۲۲۔ شدت، زحمت اور دشواریوں کے موقع پر آپ کی دعا

(۱) خدا یا! تو نے میرے نفس کو جن باتوں کا حکم دیا ہے ان کے بارے میں تیر اختیار مجھ سے کہیں زیادہ ہے اور تیری قدرت مجھ پر اور میرے نفس میں مجھ سے زیادہ غالب ہے لہذا تو ہی میرے نفس کو ان اعمال پر آمادہ کر دے جو تجھے مجھ سے راضی کر سکیں اور عافیت کے ساتھ میرے نفس سے اپنا رضا حاصل کرے۔

(۲) خدا یا! مجھ میں نہ مصیبتوں کے لئے طاقت ہے اور نہ بالاؤ کے لئے صبر اور نہ فقیری برداشت کرنے کے لئے قوت لہذا میرے رزق کو ممنوع نہ قرار دیدینا اور مجھے اپنی مخلوقات کے حوالہ نہ کر دینا۔ تو تن تہا میری حاجت روائی کرنا اور میرے Presented by: jafrilibrary.com لئے کافی ہو جانا (۳) اور میری طرف نگاہ رکھنا اور میرے تمام معاملات اپنی نظروں میں رکھنا، کہ اگر تو نے مجھے میرے حوالہ کر دیا تو میں کچھ نہ کر سکوں گا اور وہ کام بھی انجام نہ دے سکوں گا جس میں میری مصلحت ہوگی۔ اور اگر کہیں مخلوقات کے حوالے کر دیا تو وہ نگاہ غیزا و غضب ہی سے مجھے دیکھیں گے اور اگر قرابتداروں کے حوالہ کر دیا تو اولاً تو محروم ہی رکھیں گے پھر اگر کچھ دے سمجھی دیا تو انتہائی قلیل دیں گے اور ڈھیر سارا احسان لا دیں گے اور پھر نہ مرت بھی کرتے رہیں گے (۴) لہذا میرے الک اپنے فضل سے مجھے بے نیاز بناوے اور اپنی عظمت کے سہارے مجھے اونچا اٹھادے اپنی وسعت کرم سے میرے ہاتھوں کو کشادہ کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس سے میری کفایت فرمادے۔

(۵) خدا یا! محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمادے مجھے حسد سے چھکن کر ادا دے اور گناہوں سے روک دے۔ محمرات کے مقابلہ میں تقویٰ عنایت فرمادے اور مصیبتوں پر جری نہ ہونے دینا۔ میری خواہشات کو اپنے نک محدود رکھنا اور میری رضا کو ان چیزوں کے حوالہ کر دینا جو تیری طرف سے دار ہوئی ہیں

فيما خَوْلَتْنِي وَفِيمَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَىٰ وَاجْعَلْنِي فِي كُلِّ حَالٍ أَنْتِ مَحْفُوظاً
 مَكْلُوءاً مَسْتُوراً مَفْنُوعاً مَعَاذًا مُجَارَاً (٢) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّإِلَه
 وَاقْضِ عَنِّي [٢] كُلُّ مَا أَلْزَمْتَنِيهِ وَفَرَضْتَهُ عَلَىٰ لَكَ فِي وَجْهِ مَنْ وُجُوهُ
 طَاعَتْكَ أَوْ لِخَلْقٍ مِنْ خَلْقِكَ وَإِنْ ضَعْفَ عَنْ ذَلِكَ بَدَنِي وَوَهْنُ
 عَنْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَنْلِهِ مَقْدُرَتِي وَلَمْ يَسْعُهُ مَالِي وَلَا ذَاتِ يَدِي ذَكْرُتُهُ أَوْ
 نَسِيَتُهُ (٧) هُوَ يَا رَبِّ مِمَّا قَدْ أَخْصَيْتَهُ عَلَىٰ وَأَغْفَلْتَهُ أَنَا مِنْ نَفْسِي فَأَدْهِ
 عَنِّي مِنْ جَزِيلٍ عَطِيَّتِكَ وَكَثِيرٌ مَا عِنْدَكَ فَإِنْكَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ حَتَّىٰ لَا
 يَقِي عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْهُ تُرِيدُ أَنْ تُقَاضِنِي بِهِ مِنْ حَسَنَاتِي أَوْ تُضَاعِفَ بِهِ مِنْ
 سَيِّئَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبَّ (٨) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّإِلَهٌ وَارْزُقْنِي
 الرُّغْبَةَ فِي الْعَمَلِ لَكَ لَا يَخْرُتِي حَتَّىٰ أَعْرِفَ صِدْقَ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِي وَ
 حَتَّىٰ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَىٰ الزُّهْدِ فِي دُنْيَايَ [٣] وَحَتَّىٰ أَعْمَلَ الْحَسَنَاتِ
 شَوْقًا وَّأَمَنَ مِنَ السَّيِّئَاتِ فَرْقًا وَخَوْفًا وَهَبْ لِي نُورًا [٤] أَمْشِي بِهِ فِي
 النَّاسِ وَاهْتَدِي بِهِ فِي الظُّلُمَاتِ وَأَسْتَضِي بِهِ مِنَ الشَّكِّ وَالشُّبُهَاتِ
 (٩) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّإِلَهٌ وَارْزُقْنِي خَوْفَ غَمِ الْوَعِيدِ وَشَوْقِ
 ثَوَابِ الْمَوْعِدِ حَتَّىٰ أَجِدَ لَذَّةَ مَا أَذْعُوكَ [٥] لَهُ وَكَتَابَهُ مَا أَسْتَجِيرُ
 بِكَ مِنْهُ (١٠) اللَّهُمَّ قَدْ تَعْلَمُ مَا يُصْلِحُنِي مِنْ أُمُرِ دُنْيَايَ وَأَخْرَتِي
 فَكُنْ بِحَوَائِجي حَفِيًّا (١١) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّإِلَهٌ مُحَمَّدٌ

میرے رزق اور سارے ساز و سامان میں برکت عطا فرم اور میری ساری نعمتوں کو بابرکت بنادے مجھے
جملہ حالات میں محفوظ رکھنا اور اپنے زینظر، اپنے جواب و گرفتاری میں اور اپنی پناہ و امان میں رکھنا۔

(۶) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور میرے ان تمام امور کو ادا فرمادے جو مجھ پر لازم
قرار دیجئے ہیں اور جن فرائض کو کسی بھی اطاعت کے راستے میں یا کسی بھی مخلوق کے لئے قرار دیا ہے چاہے
اس ادا یگی فرض میں میرا بدن ضعیف ہو اور میری قوت کمزور ہو اور میرے امکانات کی وہاں تک رسائی نہ
ہو اور میرے مال و املاک میں گنجائش بھی نہ ہو۔ اور وہ مجھے یاد ہوں یا میں انھیں بھول گیا ہوں۔ (۷)
لیکن تو نے انھیں شمار کر کھا ہے اور صرف میں نے بھلا دیا ہے اب تو ان تمام فرائض و حقوق کو اپنی نعمت اور
عظیم فضل کے ذریعہ ادا کر ا دے کہ تو صاحب و سمعت بھی ہے اور کریم بھی ہے تاکہ اب میرے ذمہ کوئی
ایسی شے باقی نہ رہ جائے جس کا حساب تھا میری نیکیوں میں کرے یا روز قیامت میرے گناہوں میں
اضافہ کر دے۔ (۸) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے اپنی عاقبت اور تیری ذات کے لئے عمل
کرنے کی رغبت عطا فرماتا کہ میں ان کی گہرائیوں سے اس صداقت نسبت کا احساس کروں اور مجھ پر دنیا
میں زہد غالب آجائے اور نیکیوں کو بھد شوق انجام دوں اور برائیوں سے تیرے خوف و خشیت کی بنا پر
محفوظ ہو جاؤں مجھے وہ نور عطا فرمادے جس کے سہارے لوگوں کے درمیان چلوں اور تارکیوں میں سیدھا
راستہ حاصل کروں اور شک و شبہ کے اندر ہیرے میں روشنی حاصل کروں۔

(۹) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے آخرت کی مصیبت کا خوف اور وہاں کے
ٹواب کا شوق عطا فرمادے تاکہ میں جو مانگ رہا ہوں اس کی لذت کا بھی احساس کروں اور جس چیز سے
پناہ چاہتا ہوں اس کے رنج و غم کا بھی اندازہ کر سکوں (۱۰) خدا! مجھے معلوم ہے کہ دنیا و آخرت میں کوئی
چیز میرے لئے مناسب ہے تواب توہی ان حاجتوں کو عطا فرمادے۔

(۱۱) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور جس وقت میں تیری ان نعمتوں کے شکریہ میں

وَأَرْزَقْنِي الْحَقُّ عِنْدَ تَفْصِيرِي فِي الشُّكْرِ لَكَ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فِي الْيُسْرِ
 وَالْعُسْرِ وَالصَّحَّةِ وَالسَّقَمِ حَتَّى أَتَعْرَفَ مِنْ نَفْسِي رُوحُ الرِّضَا وَطَمَانِيَّةُ
 النَّفْسِ مِنِّي بِمَا يَجِبُ لَكَ فِيمَا يَحْدُثُ فِي حَالِ الْخَوْفِ وَالآمُونَ
 وَالرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالضُّرِّ وَالنَّفْعِ (١٢) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءَالِهِ
 وَأَرْزَقْنِي سَلَامَةَ الصَّدَرِ مِنَ الْحَسَدِ حَتَّى لَا أَخْسُدَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
 عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِكَ وَحَتَّى لَا أُرَى [٦] نِعْمَةً مِنْ نَعِيمِكَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ
 خَلْقِكَ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا أَوْ عَافِيَّةٍ أَوْ تَقْوَى أَوْ سَعْيَةٍ أَوْ رَخَاءٍ إِلَّا رَجُوتُ
 لِنَفْسِي أَفْضَلَ ذِكْرِكَ وَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ (١٣)
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءَالِهِ وَأَرْزَقْنِي التَّحْفُظَ مِنَ الْخَطَايَا وَالإِخْتِرَاسِ
 مِنَ الرَّذَلِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي حَالِ الرِّضَا وَالغَضَبِ حَتَّى أَكُونَ بِمَا
 يَرِدُ عَلَيَّ مِنْهُمَا بِمَنْزِلَةِ سَوَاءِ عَامِلَامٍ بِطَاعَتِكَ مُؤْثِرًا لِرِضاَكَ عَلَى مَا
 سِواهُمَا فِي الْأُولِيَاءِ وَالْأَعْدَاءِ [٧] حَتَّى يَأْمَنَ عَدُوِّي مِنْ ظُلْمِي وَجَوْرِي
 وَيَنْسَأَ وَلِيَّ مِنْ مَيْلِي وَأَنْحِطَاطَ هَوَاهِ (١٤) وَاجْعَنِي مِمْنَ يَذْعُوكَ
 مُخْلِصًا فِي الرَّخَاءِ [٨] دُعَاءُ الْمُخْلِصِينَ الْمُضْطَرِّينَ لَكَ فِي الدُّعَاءِ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. [٩]



کو تاہی کروں جو تو نے رحمت یا سُنگدتی اور صحت یا بیماری میں عطا فرمائی ہیں تو مجھے اپنے حق کی معرفت عطا فرمادینا تاکہ میں اپنے نفس میں رضا مندی اور طہیان کی کیفیت محسوس کر سکوں۔ ان تمام معاملات میں جو خوف یا امن، رضا یا ناراضگی اور نفع یا نقصان کے حالات میں پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۲) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میرے سینہ کو حسد سے پاک کر دے تاکہ میں تیری مخلوقات میں کسی ایک سے بھی کسی ایک نعمت پر بھی حسد نہ کر سکوں نہ دین میں نہ دنیا میں۔ نہ عافیت میں نہ تقویٰ میں۔ نہ وسعت میں اور نہ سہولت میں۔ علاوه اس کے کہ اپنے نفس کے لئے اس سے بہتر امید رکھوں اور صرف مجھ سے تقاضا کروں کہ تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

(۱۳) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے خطاؤں سے تحفظ، لغزشوں سے حفاظت عطا فرمادینا میں بھی۔ رضا کی حالت میں بھی اور غضب کی حالت میں بھی تاکہ میں دونوں طرح کے حالات میں ایک انداز سے رہوں اور تیری اطاعت پر ^{حکم} کرتا رہوں تیری رضا کو دوست دشمن ہر ایک کے معاملہ میں ہر شے میں مقدم رکھوں یہاں تک کہ میرا دشمن بھی میرے ظلم و جور سے مامون رہے اور میرا دوست بھی میرے اخراج اور خواہش پرستی سے مایوس ہو جائے۔

(۱۴) مجھے ان لوگوں میں قرار دیدے جو سکون کے لمحات میں اس خلوص سے دعا کرتے ہیں جس طرح پریشانی کی اوقات میں مضرر لوگ دعا کرتے ہیں کہ تو قابل حمد بھی ہے اور صاحب مجد و بزرگی بھی ہے۔



(٢٣) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا سَأَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ

[١] وَ شُكْرُهَا

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَشِّرْنِي عَافِيَتَكَ وَ جَلَّلْنِي
 عَافِيَتَكَ وَ حَصَّنْيِ بِعَافِيَتَكَ وَ أَكْرِمْنِي بِعَافِيَتَكَ وَ أَغْنِنِي بِعَافِيَتَكَ وَ
 تَصَدِّقْ عَلَى بِعَافِيَتَكَ وَ هَبْ لِي عَافِيَتَكَ وَ أَفْرِشْنِي عَافِيَتَكَ وَ أَضْلِخْ
 لِي عَافِيَتَكَ وَ لَا تُحِرِّقْ بَيْنِي وَ بَيْنِ عَافِيَتَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ (٢)
 اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَشِّرْنِي عَافِيَةً كَافِيَةً شَافِيَةً عَالِيَةً نَامِيَةً
 عَافِيَةً تُوَلِّدُ فِي بَدَنِي الْعَافِيَةَ عَافِيَةَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ (٣) وَ امْنُنْ عَلَى
 بِالصَّحَّةِ وَ الْأَمْنِ وَ السَّلَامَةِ فِي دِينِي وَ بَدَنِي وَ الْبَصِيرَةِ فِي قَلْبِي وَ
 النَّفَادِ فِي أُمُورِي وَ الْخَشِيشِ لَكَ وَ الْحَوْفِ مِنْكَ وَ الْفُؤَادِ عَلَى مَا
 أَمْرَتَنِي بِهِ مِنْ طَاعَتَكَ وَ الْإِجْتِنَابِ لِمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ مِنْ مُعْصِيَتَكَ (٤)
 اللَّهُمَّ وَ امْنُنْ عَلَى بِالْحَجَّ وَ الْعُمْرَةِ [٢] وَ زِيَارَةِ قَبْرِ رَسُولِكَ صَلَواتُكَ
 عَلَيْهِ وَ رَحْمَتُكَ وَ بَرَكَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ آلِ رَسُولِكَ عَلَيْهِمُ
 السَّلَامُ أَبْدِأْ مَا أَبْقَيْتَنِي فِي عَامِي هَذَا وَ فِي كُلِّ عَامٍ وَ اجْعَلْ ذَلِكَ مَقْبُولاً
 مَشْكُوراً [٣] مَذْكُوراً لَدِيَكَ مَذْخُوراً عِنْدَكَ (٥) وَ أَنْطِقْ بِحَمْدِكَ

۲۳۔ آپ کی دعا پروردگار سے عافیت اور شکر عافیت طلب کرنے کے

لئے

(۱) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے عافیت کا لباس اور عافیت کی رواعتیت فرمادے مجھے عافیت کے ذریعہ محفوظ فرماء اور مجھے عافیت کی کرامت عطا فرمائجھے عافیت کے ذریعہ بے نیاز بنادے اور مجھے عافیت کی بھیک دیدے مجھے عافیت عنایت عنایت فرمادے اور مجھے عافیت کے فرش پر آرام دیدے، میرے لئے عافیت کو صاحبِ قرار دیدے اور میرے اور عافیت کے درمیان دنیا و آخرت میں جدائی نہ پیدا ہونے پائے۔

(۲) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے کامل، شافی، بلند تر اور فزوں تر عافیت پیدا کر دے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور مجھ پر احسان فرماء۔

(۳) صحبت، امن اور دین و بدن کی سلامتی کے ساتھ اور میرے دل کو بصیرت عطا فرماء اور میرے امور کو نافذ کر دے مجھے اپنے خوف و خشیت سے نواز دے جس اطاعت کا حکم دیا ہے اس کی قوت عطا فرماء اور جس معصیت سے منع کیا ہے اس سے اجتناب کی صلاحیت عطا فرمادے۔

(۴) خدا یا! میرے اوپر احسان فرمائ ج و عمرہ اور زیارت پیغمبر کے ذریعہ میری صلوٹ و رحمت و برکات تیرے رسول اور آل رسول پر۔ ہمیشہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے اس سال اور ہر سال اور پھر اس ج و زیارت کو مقبول و مسلکور بنادے جس کا ذکر تیری بارگاہ میں ہو اور جو تیرے پاس میرے لئے ذخیرہ رہے (۵) اور پھر میری زبان کو اپنی حمد۔ اپنے شکر و ذکر۔ اور اپنی بہترین شناسے گویا بنادے اور میرے قلب کو دینی ہدایتوں کے لئے کشاوے بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو شیطان رحیم اور زہریلے اور مہلک

وَ شُكْرِكَ وَ ذِكْرِكَ وَ حُسْنِ الشَّاءِ عَلَيْكَ لِساني وَ اشْرَخِ لِمَراشِدِ
 دِينِكَ قَلْبِي (٢) وَ أَعْذُنِي وَ ذُرِّيَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ مِنْ شَوْرِ
 السَّامَةِ [٣] وَ الْهَمَّامَةِ وَ الْعَامَةِ وَ الْلَّامَةِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَ مِنْ
 شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ عَنِيدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُتَرَفٍ حَفِيدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ضَعِيفٍ
 وَ شَدِيدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَرِيفٍ وَ وَضِيعٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ صَغِيرٍ وَ شَدِيدٍ وَ
 مِنْ شَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ وَ بَعِيدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَنْ نَصَبَ لِرَسُولِكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ
 حَرْبًا مِنَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَائِيَّةٍ أَنْتَ ءَاخِذٌ بِنَاصِيَّتِهَا إِنْكَ
 عَلَىٰ صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ (٤) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ مَنْ
 أَرَادَنِي [٥] بِسُوءٍ فَاقْسِرْ فُهُونِي وَ اذْهَرْ عَنِي مُكْرَهٌ وَ اذْرَا عَنِي شَرَهٌ وَ رُدَّ
 كَيْنَدُهُ فِي نَخْرَهٖ (٦) وَ اجْعَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ سَدًّا حَتَّى تُعْمَى عَنِي بَصَرَهُ وَ تُصْمَى
 عَنِ ذِكْرِي سَمْعَهُ وَ تُقْفَلَ دُونَ إِخْتَارِي قَلْبَهُ وَ تُخْرِسَ عَنِي لِسَانَهُ وَ
 تُقْمَعَ رَأْسَهُ وَ تُذَلَّ عَزَّهُ وَ تُكْسِرَ جَبَرُوتَهُ وَ تُذَلَّ رَقَبَتَهُ وَ تَفَسَّخَ كِبَرُهُ وَ
 تُؤْمَنَّنِي مِنْ جَمِيعِ ضَرِّهِ وَ شَرِّهِ وَ غَمْزِهِ وَ هَمْزِهِ وَ لَمْزِهِ وَ حَسِدِهِ وَ
 عَدَاوَتِهِ وَ حَبَائِلِهِ وَ مَصَائِدِهِ وَ رَجْلِهِ وَ خَيْلِهِ إِنْكَ عَزِيزٌ قَدِيرٌ .



جانوروں سے اور نظر بد سے محفوظ رکھنا (۶) اور ہر شیطان سر کش اور بادشاہ ظالم اور صاحب حشم دولت مند اور ہر ضعیف و شدید اور ہر شریف و ذلیل اور ہر صخیر و بکیر اور ہر قریب و بیجید اور انسان و جنات میں ہر رسول اور آں رسول سے جنگ کی تیاری کرنے والے کے شر سے محفوظ رکھنا۔ اور ہر اس زمین پر چلتے والے کے شر سے محفوظ رکھنا جس کی پیشائی تیرے قبضہ میں ہے یقیناً تیرا است سید ہا ہے۔

(۷) خدا یا! محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور جو بھی میرے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کرے اسے اس سے باز رکھنا اور اس کے سکر کو باطل کر دینا اور اس کے شر کو فتح کر دینا اور اس کے سکر کو اس کی گردان میں ڈال دینا۔

(۸) اور میرے اور اسکے درمیان دیوار حائل کر دینا اور اس کی آنکھوں کو اندازہ بنا دینا اس کے کانوں کو میرے ذکر سے بہرا بنا دینا اور اس کے دل میں میرے تصور سے پہلے تلاذیل دے اور اس کی زبان کو گونگا بنا دے اور اس کے سر کو کچل دے اور اس کی عزت کو ذلیل بنا دے اور اس کے جبروت کو توڑ دے اس کی گردان کو ذلیل کر دے اس کی برائی کو ختم کر دے اس کے تمام قسم کے ضرر، شر، طعن، غیبت، طنز، حسد، عداوت، پھندے، جال، ہتھکنڈے اور پیادہ و سوار سے حفاظت فرم اکہ یقیناً تو صاحب عزت بھی ہے اور قدیر بھی ہے۔



(٢٣) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبَوِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ [١] عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

الظَّاهِرِينَ وَأَخْصُصْهُمْ بِأَفْضَلِ صَلَواتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَ

سَلَامِكَ (٢) وَأَخْصُصْ اللَّهُمَّ وَالَّذِي بِالْكِرَامَةِ لَدِينِكَ وَالصَّلَاةِ

مِنْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (٣) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَآلِهِمْنِي

[٤] عِلْمٌ مَا يَجِدُ لَهُمَا عَلَى إِلَهَاهَا مَا وَاجَمَعْ لِي عِلْمٌ ذَلِكَ كُلُّهُ تَمَاماً ثُمَّ

اسْتَغْمِلْنِي بِمَا تُلْهِمْنِي مِنْهُ وَوَقْتِي لِلنُّقُوذِ فِيمَا تُبَصِّرُنِي مِنْ عِلْمِهِ حَتَّى ا

لَا يَفُوتَنِي اسْتِعْمَالُ شَيْءٍ عَلِمْتَنِيهِ وَلَا تَشَقَّلْ أَرْكَانِي عَنِ الْحُفُوفِ فِيمَا

أَلْهَمْتَنِيهِ (٤) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ كَمَا شَرَّفْتَنَا بِهِ وَصَلُّ عَلَى

مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ كَمَا أَوْجَبْتَ لَنَا الْحَقَّ عَلَى الْخَلْقِ بِسَبِيلِهِ (٥) اللَّهُمَّ

اجْعَلْنِي أَهَابُهُمَا هَيْئَةَ السُّلْطَانِ الْعَسُوفِ وَأَبْرُهُمَا بِرَأْمِ الرَّءُوفِ وَ

اجْعَلْ طَاعَتِي لِوَالَّدِي وَبِرِّي بِهِمَا أَقْرَرْ لِعِينِي مِنْ رَفْدَةِ الْوَسْنَانِ وَأَثْلَجْ

لِصَدْرِي مِنْ شَرْبَةِ الظُّمْنَانِ حَتَّى أُوْثِرَ عَلَى هَوَاهُمَا وَأَقْدَمَ عَلَى

رِضَايَ رِضَاهُمَا وَأَسْتَكْثِرَ بِرَهُمَا بِي وَإِنْ قَلَّ وَأَسْتَقْلَ بِرَهُمَا بِهِمَا وَإِنْ

كَثُرَ (٦) اللَّهُمَّ خَفَضْ لَهُمَا صَوْتِي وَأَطْبَ لَهُمَا كَلَامِي وَأَلِنْ لَهُمَا

۲۳۔ والدین کے حق میں آپ کی دعا

(۱) خدا! اپنے بندہ اور رسول حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرم اور ان کے اہل بیت طاہرین علیہم السلام پر بھی اور ان سب کو بہترین صلوٽ، رحمت، برکات اور سلام کے ساتھ مخصوص فرم اور خدا یا میرے والدین کو بھی خصوصیت کے ساتھ اپنی بارگاہ میں کرامت اور رحمت عطا فرمائے بہترین رحم کرنے والے۔

(۲) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے ان تمام امور کا الہام فرمادے جو والدین کے لئے مجھ پر واجب کی ہیں اور ان سب کا مکمل علم میرے پاس جمع کر دے اور ان پر عمل کرنے کے راست پر لگادے اور مجھے توفیق دے کہ جس علم کی بصیرت تو نے عطا فرمادی ہے اسے اپنی زندگی میں نافذ بھی کر سکوں تاکہ کوئی تیرادیا ہو اعلم عمل سے الگ نہ رہ جائے اور یہ جو الہام کا اتباع کرنے میں میرے اعضاء کو گرانی کا احساس نہ ہو۔ (۳) خدا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اس طرح تو نے ہمیں ان کے ذریعہ شرف بخشنا ہے اور ان پر رحمت نازل فرم اس طرح تو نے ان کے حق کو تمام مخلوقات پر لازم قرار دیا ہے۔

(۴) خدا! مجھے توفیق دے کہ میں اپنے ماں ہاپ سے اس طرح ڈرلوں جیسے کسی جابر سلطان سے ڈرا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس طرح مہربانی کروں جس طرح ایک ماڈر مہربان اپنی اولاد کے ساتھ مہربانی کرتی ہے۔ اور پھر میری اس اطاعت کو اور میرے اس نیک برتاؤ کو میری آنکھوں کے لئے اس سے زیادہ خوشگوار ہنادے جتنا خواب آ لو دا آنکھوں میں نیند کا خمار خوشگوار ہوتا ہے اور اس سے زیادہ باعث سکون ہنادے جتنا انسناب کے لئے جر عاب باعث سکون ہوتا ہے تاکہ میں ان کی خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم کروں اور ان کی رضا کو اپنی رضا سے آ گے رکھوں۔ ان کے لئے ہوئے احسانات کو زیادہ بھسوں

عَرِبِيَّكِيْ وَ اغْطِفْ عَلَيْهِمَا قَلْبِيْ وَ صَبَرْنِيْ بِهِمَا رَفِيقًا وَ عَلَيْهِمَا شَفِيقًا
 (٧) اللَّهُمَّ اشْكُرْ لَهُمَا تَرْبِيَتِي وَ أَثْبَهُمَا عَلَى تَكْرِمِتِي وَ احْفَظْ لَهُمَا مَا
 حَفِظَاهُ مِنِّي فِي صِغْرِي (٨) اللَّهُمَّ وَ مَا مَسَّهُمَا [٣] مِنِّي مِنْ أَذْيَ
 أَوْ خَلَصَ إِلَيْهِمَا عَنِّي مِنْ مَكْرُوهٍ أَوْ ضَاعَ قِبْلِي لَهُمَا مِنْ حَقٍ فَاجْعَلْهُ حَطَّةً
 لِذُنُوبِهِمَا وَ عُلُوًّا فِي دَرَجَاتِهِمَا وَ زِيادةً فِي حَسَنَاتِهِمَا يَا مُبْدِلَ السَّيِّئَاتِ
 بِأَضْعافِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ (٩) اللَّهُمَّ وَ مَا تَعَدَّبَا عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ أَسْرَافًا
 عَلَيَّ فِيهِ مِنْ فِعْلٍ أَوْ ضَيْعَاهُ لِي مِنْ حَقٍ أَوْ قَصْرًا بِي عَنْهُ مِنْ وَاجِبٍ فَقَدْ
 وَهَبْتُهُ لَهُمَا وَجَدْتُهُ عَلَيْهِمَا وَرَغَبْتُ إِلَيْكَ فِي وَضْعِ تَعْتِيهِ عَنْهُمَا
 فَإِنِّي لَا أَتَهِمُهُمَا عَلَى نَفْسِي وَ لَا أَنْتَ طَنَطَهُمَا فِي بِرِّي وَ لَا أَكْرَهُ مَا تَوَلَّاهُ
 مِنْ أَمْرِي يَا رَبَّ (١٠) فَهُمَا أَوْجَبُ حَقًا عَلَيَّ وَ أَقْدَمُ إِخْسَانًا إِلَيَّ وَ
 أَغْظَمُ مِنْهُ لَدَى مِنْ أَنْ أَفَاصِحُهُمَا بِعَذْلٍ أَوْ أَجَازِيَهُمَا عَلَى مِثْلِ أَيْنَ إِذَا يَا
 إِلَهِي طُولُ شُغْلِهِمَا بِتَرْبِيَتِي وَ أَيْنَ شِدَّةُ تَعَبِهِمَا فِي حِرَاسَتِي وَ أَيْنَ
 إِفْتَارُهُمَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا لِلتَّوْسِعَةِ عَلَيَّ (١١) هَيْهَاكَ مَا يَسْتَوْفِيَانِ مِنِّي
 حَقَّهُمَا وَ لَا أَذْرِكُ مَا يَحْبُّ عَلَيَّ لَهُمَا وَ لَا أَنَا بِقَاضٍ وَ ظِيفَةٌ خِدْمَتِهِمَا
 فَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ أَعْنِي يَا خَيْرَ مَنِ اسْتَعْنَ بِهِ وَ وَفَقْنِي يَا أَهْدِي
 مَنْ رُغِبَ إِلَيْهِ وَ لَا تَجْعَلْنِي فِي أَهْلِ الْعُقوَقِ لِلْأَبَاءِ وَ الْأَمَّهَاتِ يَوْمَ تُجْزَى
 كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (١٢) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَء

چا ہے وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوا اور اپنے خدمات کو قلیل تصور کروں چا ہے وہ کثیر ہی کیوں نہ ہو۔

(۶) خدا یا! ان کے سامنے میری آواز کو دبادے میرے کلام کو خوشنگوار بنادے، میرے مزاج کو

زم کر دے، میرے دل کو مہربان بنادے، مجھے ان کا فرق اور ان کے حال پر شفیق بنادے۔

(۷) خدا یا! انھیں میری تربیت کی جزا مرحت فرم اور میری نگہداشت کا ثواب عطا فرم اور جس

طرح انھوں نے بچپنے میں میری حفاظت کی ہے تو ان کی حفاظت فرم۔

(۸) خدا یا! اور انھیں میری طرف سے جو بھی اذیت پہنچی ہے یا کوئی ناخوشگوار صورت پیش آئی

ہو یا میرے پاس ان کا کوئی حق ضائع ہو گیا ہو تو اسے ان کے گناہوں کا کفارہ، ان کے درجات میں بلندی

کا سبب اور انکی نیکیوں میں اضافہ کا سامان بنادے اسے برائیوں کو کئی گناہ نیکیوں میں تبدیل کر دینے

والے۔ (۹) خدا یا! اور اگر انھوں نے کسی قول میں مجھ پر زیادتی کی ہے یا کسی عمل میں حد سے تجاوز کیا ہے

یا میرے کسی حق کو برداش کیا ہے یا میرے بارے میں کسی واجب میں کوتا ہی کی ہے تو میں اسے معاف کے

دیتا ہوں اور انھیں بخش دے رہا ہوں بلکہ یہ التماس رکھتا ہوں کہ تو ان سے اس کے مواخذہ کو بر طرف

فرمادے کر میں انھیں اپنے بارے میں متنہ نہیں کرنا تا چاہتا ہوں اور نہ تربیت کے سلسلہ میں انھیں ست قرار

دیتا ہوں اور نہ ان کے کسی عمل کو ناگوار قرار دیتا ہوں۔

(۱۰) کہ مالک ان دونوں کا حق میرے اوپر زیادہ واجب ہے اور ان کے احسانات میری

خدمات کے پہلے سے ہیں اور ان کی شان اس سے بالاتر ہے کہ میں کسی عدل کی بنا پر ان سے بدله لوں یا

ان کے ساتھ برابر کا معاملہ کروں ایسا کروں گا تو ان کے اس احسان کا کیا ہو گا جو انھوں نے میری طویل

تربیت کی مشغولیت میں کیا ہے یا میری حفاظت میں وحشت اور سکون کا سامان فراہم کیا ہے۔

(۱۱) بھلا وہ مجھ سے اپنا مکمل حق کہاں حاصل کر سکتے ہیں میں تو ان کے حقوق کا اور اک بھی

نہیں رکھتا ہوں اور ان کے خدمات کے فرض کو ابھی نہیں کر سکتا ہوں۔

(۱۲) تو خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور اس راہ میں میری امداد فرمائے وہ بہترین

إِلَهُ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ أَخْصُصُنْ أَبْوَىٰ بِأَفْضَلِ مَا خَصَّصْتَ بِهِ ابْنَاءَ عِبَادِكَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَ أَمْهَاتِهِمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٣) اللَّهُمَّ لَا تُنَسِّنِي
 ذِكْرُهُمَا [٢] فِي أَذْبَارِ صَلَواتِي وَ فِي إِنِّي مِنْ إِنَّا لَيْلَىٰ وَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ
 مِنْ سَاعَاتِ نَهَارِي (١٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلَىٰ إِلَهٍ وَ اغْفِرْ لِي
 بِذُعَانِي لَهُمَا وَ اغْفِرْ لَهُمَا بِإِرْهَمَا بِي مَغْفِرَةً حَتَّمًا وَ أَرْضَ عَنْهُمَا
 بِشَفَاعَتِي لَهُمَا رِضَىٰ عَزْمًا وَ بَلْغُهُمَا بِالْكَرَامَةِ مَوَاطِنَ السَّلَامَةِ (١٥)
 اللَّهُمَّ وَ إِنْ سَبَقْتَ مَغْفِرَتَكَ لَهُمَا فَشَفَعْهُمَا فِيٰ وَ إِنْ سَبَقْتَ مَغْفِرَتَكَ
 لِي فَشَفَعْنِي فِيهِمَا حَتَّىٰ نَجْتَمِعَ بِرَأْفِتَكَ فِي دَارِ كَرَامَتِكَ وَ مَحَلِّ
 مَغْفِرَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَ الْمَنَّ الْقَدِيمِ وَ أَنْتَ
 أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.



ذات جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور مجھے توفیق عطا فرمائے سب سے زیادہ مرکز توجہ اور ہدایت دینے والے اور مجھے ان لوگوں میں نہ قرار دے دینا جو ماں باپ کے نافرمان ہوں۔ اس دن جس دن ہر نفس کو اس کے کئے کامکل بدلہ دیا جائیگا اور کسی پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔ خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمائی میرے والدین کو وہ بہترین فتح عطا فرماجوتو نے اپنے بندگان مومنین میں کسی والدین کو بھی عطا فرمائی ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۱۳) اور خدا یا مجھے ان کی یاد سے غافل نہ ہونے دینا، نہ نمازوں کے بعد اور نر رات کے لمحات میں اور نہ دن کی ساعات میں۔

(۱۴) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمائی میری دعائے خیر کے سب انھیں بخش دے اور میرے ساتھ ان کی نیکیوں کے بدل ان حقی مغفرت فرمائی اور میری گذارش کی بنا پر ان سے کامل طور پر راضی ہو جا اور اپنی کرامت کی بنا پر انھیں بہترین سلامی کا منزل تک پہنچا دے۔

(۱۵) اور خدا یا اگر تو انھیں پہلے بخش چکا ہے تو اب ایسے حق میں شفیق بنا دے اور اگر میری بخش پہلے ہو جائے تو مجھے ان کے حق میں سفارش کا حق عطا کر دینا تاکہ تم سب ایک کرامت کی منزل اور مغفرت و رحمت کے محل میں جمع ہو جائیں۔ کہ تو عظیم ترین فضل کا مالک اور قدیم ترین احسان کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔



(٢٥) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِوُلْدِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(١) اللَّهُمَّ وَ مَنْ عَلَىٰ بِقَاءٍ وَ لَدِيٍّ وَ بِاَصْلَاحِهِمْ لِيٌ وَ بِامْتَاعِي

بِهِمْ (٢) إِلَهِي امْدُدْ لِي فِي أَعْمَارِهِمْ وَ زَدْ لِي فِي ء اجَالِهِمْ وَ رَبْ لِي
صَفِيرَهُمْ وَ قَوْ لِي ضَعِيفَهُمْ [١] وَ أَصْحَ لِي أَبْدَانَهُمْ وَ أَذِيَانَهُمْ وَ أَخْلَاقَهُمْ
وَ عَافِهِمْ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ فِي جَوَارِجَهُمْ وَ فِي كُلِّ مَا عَنِيتُ بِهِ مِنْ أَمْرِهِمْ وَ
أَذْرِ لِي وَ عَلَىٰ يَدِي أَرْقَهُمْ (٣) وَ اجْعَلْهُمْ أَبْرَارًا أَتْقِيَاءَ بُصْرَاءَ
سَامِعِينَ مُطِيعِينَ لَكَ وَ لَا ذِلِيلَكَ مُحِبِّينَ مُناصِحِينَ وَ لِجَمِيعِ
أَعْدَائِكَ مُعَايِدِينَ وَ مُبَغِضِينَ ء امِينَ (٤) اللَّهُمَّ اشْدُدْ بِهِمْ عَصْدِيٍّ وَ أَقِمْ
بِهِمْ أَوْدِيٍّ وَ كَثْرَ بِهِمْ عَدَدِيٍّ وَ زَيْنَ بِهِمْ مَخْضُرِيٍّ وَ أَخْيَ بِهِمْ ذَكْرِيٍّ وَ
أَكْفُنِي بِهِمْ فِي غَيْبِيٍّ وَ أَعْنِي بِهِمْ عَلَىٰ حَاجَتِي وَ اجْعَلْهُمْ لِي مُحِبِّينَ وَ
عَلَىٰ حَدِيبِينَ مُقْبِلِينَ مُسْتَقِيمِينَ لِي مُطِيعِينَ غَيْرَ عَاصِمِينَ وَ لَا عَاقِبِينَ وَ
لَا مُخَالِفِينَ وَ لَا خَاطِئِينَ (٥) وَ أَعْنِي عَلَىٰ تَرْبِيَتِهِمْ وَ تَأْدِيهِمْ وَ بِرْهُمْ
وَ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ مَعْهُمْ أَوْ لَادًا ذُكُورًا وَ اجْعَلْ ذَلِكَ خَيْرًا لِي وَ
اجْعَلْهُمْ لِي عَوْنًا عَلَىٰ مَا سَأَلْتُكَ (٦) وَ أَعِذْنِي وَ ذُرِّيَّتِي [٢] مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ فَإِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ أَمْرَتَنَا وَ نَهَيْتَنَا وَ رَغَبْتَنَا فِي ثَوَابِ مَا أَمْرَتَنَا وَ

Presented by: jafrilibrary.com

۲۵۔ آپ کی دعائے خیر۔ اولاد کے حق میں

- (۱) خدا یا اور مجھ پر میری اولاد کی بقا ان کے حالات کی اصلاح اور ان سے میری بہرہ مندی کے ذریعہ احسان فرم۔ (۲) خدا یا! میرے حق میں ان کی عمر دراز کر دے ان کی مدت حیات میں فرمادے ان کے کمسنوں کی تربیت فرم ان کے کمزوروں کو قوت عطا فرم ان کے بدن کو صحت دے۔ ان کے دین و اخلاق کو درست فرمادے ان کے نفس اور اعضاء و جوارح اور جن اشیاء کے لئے ان کے بارے میں میں فکر مند ہوں سب میں عافیت عطا فرم ان کے رزق کو میرے ذریعہ اور میرے ہاتھوں سلسلہ بنادے۔
- (۳) انھیں نیک کردار، برہیز گار، صاحب بصیرت، فرم انہردار، تیری اور تیرے اولیاء کی اطاعت کرنے والے، محبت، تخلص اور اپنے ^{ذریعہ اور میرے} کاموں کا دشمن اور ان سے بعض رکھنے والا بنادے۔ آمین۔
- (۴) خدا یا! ان کے ذریعہ میرے بازوؤں کو مضبوط بنادے میری بھی کو سیدھا کر دے میرے عدد میں اضافہ کر دے اور میری محفل کو آراستہ کر دے میرے ذکر کو زندہ بنادے اور میری غیبت میں انھیں میرا بدل بنادے میری حاجتوں میں ان کے ذریعہ میری امداد فرم اور انھیں مر اچانے والا اور میرے حال پر مہربانی کرنے والا اور میری طرف توجہ کرنے والا اور میرے حق میں سیدھا اور اطاعت گزار بنادے جہاں نہ معصیت کریں نہ عاق ہوں، نہ مخالفت کریں اور نہ غلطی کریں۔
- (۵) اور میری امداد فرم ان کی تربیت، تادیب اور سُنّت کے سلسلہ میں۔ اور مجھے ان کے ساتھ مزید اولاد کو عطا فرم اور اسے بھی میرے حق میں خیر قرار دیدے۔ میں جس چیز کا سوال کر رہا ہوں اس میں انھیں میرا بدل گار بنادے (۶) اور مجھے اور میری ذات کو شیطان رجیم سے اپنی پناہ میں رکھنا کہ تو نے ہی ہمیں پیدا کیا ہے اور اپنے عذاب سے ڈرایا ہے اور شیطان کو ہمارا دشمن قرار دیا ہے جو ہمیشہ مکاری کرتا رہتا ہے اور اسے میرے اوپر وہ اختیار دیدیا ہے، ہماری رگوں میں خون کی طرح دوزا دیا ہے، ہم اس سے

رَهْبَتَنَا عِقَابَهُ وَ جَعَلْتَ لَنَا عَدُوًا يَكْبُذُنَا سَلْطَتَهُ مِنَا عَلَىٰ مَا لَمْ تُسَلِّطْنَا عَلَيْهِ
 مِنْهُ أَسْكَنْتَهُ صُدُورَنَا وَ أَجْرَيْتَهُ مَجَارِي دِمَائِنَا لَا يَغْفِلُ إِنْ غَفَلْنَا وَ لَا يَنْسِي
 إِنْ نَسِينَا يُؤْمِنُنَا عِقَابَكَ وَ يُخَوِّفُنَا بِغَيْرِكَ (٧) إِنْ هَمْنَا بِفَاحِشَةٍ
 شَجَعْنَا عَلَيْهَا وَ إِنْ هَمْنَا بِعَمَلٍ صَالِحٍ ثَبَطْنَا عَنْهُ يَتَعَرَّضُ لَنَا بِالشَّهْوَاتِ وَ
 يَنْصِبُ لَنَا بِالشُّبُهَاتِ إِنْ وَعَدْنَا كَذَبَنَا وَ إِنْ مَنَانَا أَخْلَقَنَا وَ إِلَّا تَضَرَّفَ عَنَّا
 كَيْدَهُ يُضْلِنَا وَ إِلَّا تَقْنَى خَبَالَهُ يَسْتَزِرُ لَنَا (٨) اللَّهُمَّ فَاقْهِرْ سُلْطَانَهُ عَنَّا
 بِسُلْطَانِكَ حَتَّىٰ تَحْبِسَهُ عَنَّا بِكُثْرَةِ الدُّعَاءِ لَكَ فَنُضِّبَ مِنْ كَيْدِهِ فِي
 الْمَغْصُومِينَ بِكَ (٩) اللَّهُمَّ أَعْطِنِي كُلًّا سُؤْلِي وَ اقْضِ لِي حَوَائِجي وَ
 لَا تَمْغَنِي الإِجَابَةَ وَ قَدْ ضَمِنْتَهَا لِي وَ لَا تَحْجُبْ دُعَائِي [٣] عَنْكَ وَ قَدْ
 أَمْرَتَنِي بِهِ وَ امْتَنَّ عَلَيْ بِكُلِّ مَا يُضْلِلُنِي فِي دُنْيَايِ وَ إِلَّا خَرَتِي مَا ذَكَرْتُ
 مِنْهُ وَ مَا نَسِيَتُ أَوْ أَظْهَرْتُ أَوْ أَخْفَيَتُ أَوْ أَعْلَنَتُ أَوْ أَسْرَرْتُ (١٠)
 وَاجْعَلْنِي فِي جَمِيعِ ذَلِكَ مِنَ الْمُضْلِحِينَ بِسُؤْالِي إِيَّاكَ الْمُنْجِحِينَ
 بِالْطَّلَبِ إِلَيْكَ غَيْرِ الْمَمْنُوعِينَ بِالْتَّوْكِلِ عَلَيْكَ (١١) الْمُعَوَّدِينَ [٤]
 بِالتَّعْوِذِ بِكَ الرَّابِحِينَ فِي التَّجَارَةِ عَلَيْكَ الْمُجَازِينَ بِعِزَّكَ الْمُوَسَّعِ
 عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ الْحَالِلُ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ وَ كَرَمَكَ الْمُعَزِّيْنَ مِنَ الدُّلُّ
 بِكَ وَ الْمُجَازِينَ مِنَ الظُّلْمِ بِعَدْلِكَ وَ الْمُعَاافِينَ مِنَ الْبَلَاءِ بِرَحْمَتِكَ
 وَ الْمُفْنِينَ مِنَ الْفَقْرِ بِغُناكَ وَ الْمَغْصُومِينَ مِنَ الذُّنُوبِ

غافل بھی ہو جائیں تو وہ ہم سے غافل نہیں ہوتا ہے ہم اسے بھول بھی جائیں تو وہ ہم کو بھلا تانہیں ہے
تیرے عقاب سے مطمئن ہنا تا ہے اور دوسروں کا خوف پیدا کرتا ہے۔

(۷) ہم برائیوں کا ارادہ کرتے ہیں تو حوصلہ افزائی کرتا ہے نیک عمل کا ارادہ کرتے ہیں تو
روک دیتا ہے خواہشات کو سامنے لا کر کھو دیتا ہے اور شہادت کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھتا رہتا ہے وعدے
کرتا ہے تو جھوٹے وعدے کرتا ہے اور امید دلاتا ہے تو اس کے برخلاف کرتا ہے اب اگر تو اس کے سکر کو
توڑنے والے گا تو وہ ہمیں گراہ کر کے چھوڑے گا اور ہمیں اس کے قتنے سے بچانے لے گا تو وہ ہمارے قدموں کو
ڈالنگا کر رہے گا۔

(۸) خدا یا! اب اس کے اقتدار کو اپنی طاقت کے زور سے دبادے تاکہ ہماری کثیر دعاؤں کے
سبب اسے بالکل ہماری طرف سے روک دے اور ہم تیرے طفیل اس کے سکر سے محفوظ لوگوں میں شامل
ہو جائیں۔

(۹) خدا یا! ہمارے تمام مطالبات کو عطا کر دے ہماری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جنتیں پوری کر دے ہمیں قبولیت
دعائے محروم نہ کرنا جب کہ تو نے اس کی خدایت بھی لی ہے اور ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ سے دور نہ کر دینا
جب کہ تو نے دعاؤں کا حکم دیا ہے ہمیں وہ تمام چیزیں عنایت فرمادے جس میں ہماری دنیا و آخرت کی
بھلائی ہو چاہے وہ ہمیں یاد ہوں یا ہم انھیں بھول گئے ہوں (۱۰) ان تمام مراضی میں ہمیں ان مصلحین
میں قرار دیدیں جو تیرے سوالی ہیں اور تجھ پر بھروسہ کیا ہے۔

(۱۱) اور وہ تیری پناہ کے طلبگار ہیں اور تیرے ساتھ تجارت کرنے میں کامیابی کے طلبگار ہیں
اور تیری عزت کی پناہ میں ہیں اور تو نے اپنے جودو کرم سے ان کے رزق حلال میں وسعت دی ہے۔
تیرے کرم کے طفیل ذات کے مقابلہ میں صاحب عزت ہیں اور تیرے عدل کے طفیل ظلم سے محفوظ ہیں
تیری رحمت کے سہارے بلااؤں سے عافیت میں ہیں اور تیری بے نیازی کے صدقہ میں فخر و فاقہ سے بے
نیاز ہیں تیرے تقویٰ کی ہنا پر گناہ، لغوش اور خطاء سے محفوظ ہیں اور تیری اطاعت کے سبب خیر، نیکی اور

وَالرَّلِيلُ وَالْخَطَاءُ بِتَقْوَاكَ وَالْمُوْفَقِينَ لِلْخَيْرِ وَالرُّشْدِ وَالصَّوابِ
 بِطَاعَتِكَ وَالْمُحَالِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الدُّنْوَبِ بِقُدْرَاتِكَ التَّارِكِينَ لِكُلِّ
 مَغْصِيَّتِكَ السَّاكِنِينَ فِي جَوَارِكَ [٥] (١٢) اللَّهُمَّ أَعْطِنَا جَمِيعَ ذَلِكَ
 بِتَوْفِيقِكَ وَرَحْمَتِكَ وَأَعْذُنَا مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَأَعْطِ جَمِيعَ
 الْمُسْلِمِينَ [٦] وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِثْلَ الَّذِي
 سَأَلْتُكَ لِنَفْسِي وَلِوْلَدِي فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا وَءَاجِلِ الْآخِرَةِ إِنَّكَ قَرِيبٌ
 مُجِيبٌ سَمِيعٌ عَلِيمٌ عَفُوٌ غَفُورٌ رَّءُوفٌ رَّحِيمٌ (١٣) وَءَاتِنَا فِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.



ہدایت کی توفیق حاصل کئے ہوئے ہیں تیری قدرت نے ان کے اور گناہوں کے درمیان دیوار کھڑی کر دی ہے لہذا ہر معصیت کے ترک کرنے والے اور تیرے جوار کے ساکن ہیں۔

(۱۲) خدا یا! ہمیں اپنی توفیق اور رحمت کے طفیل میں یہ تمام نعمیں عنایت فرمادے اور ہمیں جہنم

کی آگ سے بچالے اور تمام مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات کو وہ سب عطا فرمادے جس کا سوال میں نے اپنے لئے کیا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کہ تو قریب بھی ہے اور جیب بھی ہے۔ سچ بھی ہے اور علیم بھی۔ معاف کرنے والا بھی ہے اور بخشش والا بھی۔ مہربان بھی ہے اور ریسم بھی ہے۔

(۱۳) اور ہمیں دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر نیکی عطا فرما اور عذاب جہنم سے محفوظ

ہناؤے۔



(٢٦) وَ كَانَ مِنْ دُعَايَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِجِيرَانِهِ [١] وَ أُولَيَائِهِ إِذَا ذَكَرَهُمْ

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ تَوَلْنِي فِي جِيرَانِي وَ مَوَالِيِّ
 الْعَارِفِينَ بِحَقْنَا وَ الْمُنَابِذِينَ لِأَعْدَادِنَا بِأَفْضَلِ وَ لَا يُتَكَّ (٢) وَ فَقْهُمْ
 [٢] إِلَاقَامَةِ سُنْتِكَ وَ الْأَخْذِ بِمَحَاسِنِ أَدْبِكَ فِي إِرْفَاقِ ضَعِيفِهِمْ وَ سَدِّ
 حَلَّتِهِمْ وَ عِيَادَةِ مَرِيضِهِمْ وَ هَدَايَةِ مُسْتَرْشِدِهِمْ وَ مَنَاصِحَةِ مُسْتَشِيرِهِمْ وَ
 تَعَهُّدِ قَادِمِهِمْ وَ كَتْمَانِ أَسْرَارِهِمْ وَ سَرِّ عَوْرَاتِهِمْ [٣] وَ نُصْرَةِ مَظْلومِهِمْ وَ
 حُسْنِ مُواسَاتِهِمْ بِالْمَاعُونَ [٤] وَ الْعَوْدِ عَلَيْهِمْ بِالْجِدَّةِ وَ الْإِفْضَالِ وَ
 إِغْطَاءِ مَا يَحِبُّ لَهُمْ قَبْلَ السُّؤَالِ (٥) وَ اجْعَلْنِي اللَّهُمَّ أَجْزِي بِالْإِحْسَانِ
 مُسَيْئَهُمْ وَ أَغْرِضُ بِالْتَّجَاوِزِ عَنْ ظَالِمِهِمْ وَ أَسْتَعْمِلُ حُسْنَ الظُّرُّ فِي
 كَآفِتِهِمْ وَ أَتَوْلِي بِالْبَرِّ عَامِتِهِمْ وَ أَغْضُ بَصَرِي عَنْهُمْ عَفَّةً وَ أَلِبْنَ جَانِبِي
 لَهُمْ تَوَاضُعاً وَ أَرْقَى عَلَيَّ أَهْلَ الْبَلَاءِ مِنْهُمْ رَحْمَةً وَ أَسْرُ [٥] لَهُمْ بِالْغَيْبِ
 مَوَدَّةً وَ أَحِبُّ بَقَاءَ النِّعَمَةِ عِنْدَهُمْ نُضْحَاً وَ أَوْجِبُ لَهُمْ مَا أُوْجِبَ لِحَامِتِي
 وَ أَرْعَى لَهُمْ مَا أَرْعَى لِخَاصَّتِي (٦) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ
 ارْزُقْنِي مِثْلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَاجْعَلْ لَيَ أُوْفَى الْحُظُوظِ فِيمَا عِنْدَهُمْ وَ زَدْهُمْ
 بَصِيرَةً فِي حَقِّي وَ مَعْرِفَةً بِفَضْلِي حَتَّى يَسْعَدُوا بِي وَ أَسْعَدَ بِهِمْ عَامِينَ
 رَبُّ الْعَالَمِينَ.

۲۶۔ آپ کی دعا ہمسایہ اور دوستوں کے حق میں جب بھی ان کی یاد آجائے

(۱) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہماری بہترین امداد فرمائہ ہارے ہمسایہ اور ان دوستوں کے حق میں جو ہمارے حق کے پیچانے والے اور ہمارے شمنوں کو ٹھکرانے والے ہیں۔ (۲) اور انھیں توفیق دے کہ تیری سنت کو قائم، کرنے، کمزوروں کے ساتھ زمی برتنے، ان کی حاجت روائی کرنے مشورہ لینے والوں کو صحیح مشورہ دینے، اور دہونے والے سے طاقت کرنے، اسرار کو پوشیدہ رکھنے، عیوب کو چھپانے، مظلوم کی امداد کرنے، ظروف سے بدل میں ہمدردی کرنے، بخشش و انعام کے ذریعہ انھیں فائدہ پہنچانے اور سوال سے پہلے عطا کرنے میں بہترین ادب اور مظاہرہ کریں۔

(۳) اور مجھے بھی توفیق دے کہ میں ان کے بدسلوگوں کو اچھا بذریعہ دوں، ان کے ظالموں سے درگذر کروں، سب کے بارے میں حسن ظن سے کام لوں، عام لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کروں، برہنائے غفت نگاہوں کو نیچار کھوں، تو اضع کے ساتھ اپنے پبلو کوزم رکھوں۔ جو جتنا ہے مصیبیت ہو جائیں ان کے ساتھ زمی اور مہربانی کا برتاؤ کروں جو نگاہوں سے غائب ہوں ان کی بھی محبت دل میں رکھوں۔ اخلاص کے ساتھ ان کی نعمتوں کی بیتا کی خواہش کروں اور جو کچھ اپنے قربانداروں کے لئے لازم قرار دیتا ہوں ان کے لئے بھی خیال رکھوں۔ (۴) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجھے یہی تمام چیزیں ان کی کے بارے میں بھی خیال رکھوں۔ اور جو چیزیں ان کے پاس ہیں ان میں میرے حصہ کو وافر قرار دیں کہ وہ طرف سے عنایت فرمادے اور جو چیزیں ان کے ذریعہ خوش بخت رہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

(٢٧) وَ كَانَ مِنْ دُعَايَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَهْلِ الشُّغُورِ [١]

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَحَصْنِ ثُغُورِ الْمُسْلِمِينَ
بِعِزْتِكَ وَ أَيْدِ حُمَّاتِهَا بِقُوَّتِكَ وَ أَنْسِبْ عَطَايَاهُمْ مِنْ جِدَّتِكَ (٢) اللَّهُمَّ
صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَ كَثُرْ عِدَّتِهِمْ وَ اشْحَذْ أَسْلِحَتِهِمْ وَ اخْرُونَ
حُوْزَتِهِمْ وَ افْنَعْ حَوْمَتِهِمْ وَ أَلْفَ جَمْعَهُمْ وَ دَبَّرْ أَمْرَهُمْ وَ وَاتِّرْ بَيْنَ مِيرِهِمْ
وَ تَوَحَّذْ بِكِفَايَةِ مُؤْنَهُمْ وَ اغْضَذْهُمْ بِالنَّصْرِ وَ أَعْنَهُمْ بِالصَّبْرِ وَ الْطُّفْ لَهُمْ
فِي الْمَكْرِ (٣) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَ عَرَفَهُمْ مَا يَجْهَلُونَ وَ
عَلِمَهُمْ مَا لَا يَعْلَمُونَ وَ بَصَرَهُمْ مَا لَا يُصْرَوْنَ (٤) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَءَالِهِ وَ أَنْسِهِمْ إِنْدَ لِقَائِهِمُ الْعَدُوِّ ذَكْرُ ذِيَاهُمُ الْخَدَاعَةُ الْغَرُورُ وَ افْخُ
عَنْ قُلُوبِهِمْ خَطَرَاتِ الْمَالِ الْفَتُونِ وَ اجْعَلْ الْجَنَّةَ نُصْبَ أَعْنَهُمْ وَ لَوْخَ
مِنْهَا لِأَبْصَارِهِمْ مَا أَعْدَدْتِ فِيهَا مِنْ مَسَاكِنِ الْخُلُدِ وَ مَنَازِلِ الْكَرَامَةِ وَ
الْحُورِ الْحِسَانِ وَ الْأَنْهَارِ الْمُطَرِّدَةِ بِأَنْوَاعِ الْأَشْرِبَةِ وَ الْأَشْجَارِ الْمُتَدَلِّيَةِ
بِصُنُوفِ الشَّمْرِ حَتَّى لَا يَهُمْ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِالإِذْبَارِ وَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ عَنْ قِرْبِهِ
بِفِرَارِ (٥) اللَّهُمَّ افْلُلْ [٢] بِذَلِكَ عَدُوَّهُمْ وَ اقْلِمْ عَنْهُمْ أَظْفَارَهُمْ وَ فَرَقْ
بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ أَسْلِحَتِهِمْ وَ اخْلَعْ وَثَائِقَ أَفْنَدَتِهِمْ وَ باعِدْ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ

۲۷۔ آپ کی دعا سرحد کے محافظوں کے بارے میں

(۱) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور اپنے غلبہ کے ذریعہ مسلمانوں کی سرحدوں کی محافظت فرما اور اپنی قوت کے سہارے محافظین حدود کی تائید فرما اور اپنے کرم سے ان کے عطا یا کوکمل بنادے۔

(۲) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجاهدین کی تعداد میں اضافہ فرما ان کے اسلحوں کو تیز و تند بنادے ان کے مرکزی مقامات کی حفاظت فرما ان کے حدود و اطراف کی حراست فرما۔ ان کی رسید و سائل کو متواتر بنادے اور تو تن تھا ان کی تمام ضروریات کے لئے کافی ہو جا اپنی نصرت سے ان کے ہازروں کو قوی بنا دے اور جو ہر صبر کے ذریع ان کی بنا فرما اور انھیں باریک تدبیروں کا علم عطا فرما۔

(۳) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور مسلمانوں کو ان تمام چیزوں سے باخبر کر دے جن سے ناواقف ہیں اور وہ تمام باتیں بنا دے جنہیں آنکھیں نہیں دیکھ سکتی ہیں۔

(۴) خدا یا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجاهدین کے ذہن سے وقت جنگ دشمن کا خیال کمال دے اور فریب کو بھلا دے ان کے دلوں سے قتنپیدا کرنے والے مال کے اندیشوں کو محو کر دے اور جنت کو ان کا نشانہ نگاہ بنا دے اور ان کی نگاہ کے سامنے ان چیزوں کو نمایاں کر دے جنہیں تو نے ان کے لئے مہیا کیا ہے۔ جنت کے مکانات، کرامت کے منازل، جسیں وحیل حوریں اور طرح طرح کے شرودبات سے چھلکتی ہوئی نہیں اور رنگ برنگ کے چھلوں سے لدے ہوئے درخت۔ تاکہ ان میں سے کسی کے دل میں پیغام پھرا نے کا خیال بھی نہ پیدا ہو اور کوئی دشمن کے مقابلہ میں بھاگنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔

(۵) خدا یا! ان مجاهدین کے ذریعہ دشمن کے اسلحوں کے درمیان جدائی پیدا کر دے ان کے رنگ

أَرْوَدْتُهُمْ وَ حَيْرَهُمْ فِي سُبُّلِهِمْ وَ ضَلَّلَهُمْ عَنْ وَجْهِهِمْ وَ اقْطَعَ عَنْهُمُ الْمَدَدَ
وَ انْقُصَّ مِنْهُمُ الْعَدَدَ وَ اعْلَمَا أَفْنَدَهُمُ الرُّغْبَ وَ افْبَضَ أَيْدِيهِمْ عَنِ الْبَسِطَ وَ
اَخْرِمَ الْسِنَتَهُمْ عَنِ النُّطْقِ وَ شَرَدَ بِهِمْ مَنْ خَلَفَهُمْ وَ نَكَلَ بِهِمْ مَنْ وَرَآهُمْ
وَ اقْطَعَ بِخِزْبِهِمْ أَطْمَاعَ مَنْ بَعْدَهُمْ (٦) اللَّهُمَّ عَفْمٌ [٣] أَرْحَامَ نِسَائِهِمْ وَ
يَبْسُنَ أَضْلَابَ رِجَالِهِمْ وَ اقْطَعَ نَسْلَ دَوَابِهِمْ وَ أَنْعَامِهِمْ لَا تَأْذَنْ لِسَمَائِهِمْ
فِي قَطْرٍ وَ لَا لِأَرْضِهِمْ فِي نَبَاتٍ (٧) اللَّهُمَّ وَ قُوَّبِذَلِكَ مِحَالَ أَهْلِ
الإِسْلَامِ وَ حَصَنَ بِهِ دِيَارَهُمْ وَ ثَمَرَ بِهِ أَمْوَالَهُمْ وَ فَرَغَهُمْ عَنْ مُحَارَبَتِهِمْ
لِعِبَادَتِكَ وَ عَنْ مُنَاهَذَتِهِمْ لِلْخُلُوَّةِ بِكَ حَتَّى لَا يُعْبَدُ فِي بَقَاعِ الْأَرْضِ
غَيْرُكَ وَ لَا تُعْفَرَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ جَهَنَّمَ دُونَكَ (٨) اللَّهُمَّ اغْزُ بِكُلِّ نَاحِيَةٍ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ يَأْزِيَهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ أَمْدُذُهُمْ [٤] بِمَلَائِكَةٍ
مِنْ عِنْدِكَ مُرْدِفِينَ حَتَّى يَكْشِفُوهُمْ إِلَى مُنْقَطِعِ التُّرَابِ قَتْلًا فِي أَرْضِكَ
وَ أَسْرًا أَوْ يُقْرَرُوا بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ حَدَّكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ (٩) اللَّهُمَّ وَ اغْمُمْ بِذَلِكَ أَعْدَاءَكَ فِي أَفْطَارِ الْبِلَادِ مِنَ الْهِنْدِ وَ
الرُّومِ وَ التُّرْكِ وَ الْخَزَرِ وَ الْجَبَشِ وَ النُّوبَةِ وَ الزَّنْجِ وَ السَّقَالِيَّةِ وَ
الدِّيَالِمَيَّةِ وَ سَائِرِ أَمَمِ الشَّرْكِ الَّذِينَ تَخْفِي أَسْمَاؤُهُمْ وَ صَفَاتُهُمْ وَ قَدْ
أَخْصَيْتُهُمْ بِمَغْرِفَتِكَ وَ أَشْرَفْتَ عَلَيْهِمْ بِقُدْرَتِكَ (١٠) اللَّهُمَّ اشْغِلِ
الْمُشْرِكِينَ بِالْمُشْرِكِينَ [٥] عَنْ تَنَاوِلِ أَطْرَافِ الْمُسْلِمِينَ وَ

دل کی طنایں توڑ دے اور انھیں ان کے ساز و سامان سے دور کر دے انھیں ان کے راستوں میں متین
بنا دے اور ان کے واقعی رخ سے بہادرے ان کی زبان کو گویاں سے محروم کر دے ان کے ذیعہ پیچھے والوں کو
بھی بجا گئے پر مجبور کر دے، ان کے وسیلہ سے ان کے پیروکاروں پر عذاب نازل کر دے اور انھیں رسوا
کر کے بعد والوں کے حوصلے بھی پست کر دے۔ (۲) خدا یا ان کی عورتوں کے رحم کو بانجھ کر دے اور ان
کے مردوں کے صلبوں کو خٹک کر دے اور ان کے جانوروں کی نسل قطع کر دے۔ ان کے سروں پر آسمان کو
بارش سے روک دے اور ان کے زیر قدم زمین کو غلاداگانے سے منع کر دے۔

(۷) خدا یا! اور ان حالات کے ذریعہ اہل اسلام کی مدیریوں کو قومی تربادے ان کے دیار کو
محفوظ بنا دے ان کے اموال کو شر بار بنا دے اور انھیں جنگ کی مشقت سے بچا کر عبادتوں میں لگادے
اور دشمن کے مقابلہ سے فارغ نظر کے اپنی پیونگوں میں بلائے تاکہ روئے زمین پر تیرے علاوه کسی کی عبادت
نہ کی جائے اور کسی کے سامنے پیشانی کو خاک پر نہ کھا جائے۔

(۸) خدا یا! مسلمانوں کو ہر علاقہ میں ان کے مقابلہ میں مشرکین کو خنثی عنایت فرماؤ را اپنی طرف
سے مسلل آنے والے ملائکہ کے ذریعہ ان کی امداد فرماتا کہ دشمنوں کو آخری نظر زمین تک نکال باہر
کر دیں یا قتل کر دیں گرفتار کر لیں یا اس بات کا اقرار لے لیں کہ تو یہ خدا ہے اور تیرے علاوه کوئی خدا نہیں
ہے۔ تو وحدۃ لا شریک ہے۔

(۹) خدا یا! اور تمام اطراف زمین کے اپنے دشمنوں کو بھی اس جہاد کی پیش میں لے لے
چاہے وہ ہند میں ہوں یا روم میں، ترک میں ہوں یا خزر میں، جش میں ہوں یا نوبہ میں، زنج میں ہوں یا
سقاہ میں، دیالہ میں ہوں یا باتی امت شرک میں جن کے اسماء و صفات ہم سے منعی ہیں لیکن تو اپنے علم
سے سب کا حساب رکھتا ہے اور اپنی قدرت کامل سے سب پر نگاہ رکھتا ہے۔

(۱۰) خدا یا! مشرکین کو شرکیں ہی میں مشغول کر دے تاکہ مسلمانوں میں نقش پیدا کرنے سے
روک دے ان کے درمیان تفرقہ پیدا کر کے انھیں ایک نقطہ پر جمع ہونے سے منع کر دے۔

خُذْهُمْ بِالنَّقْصِ عَنْ تَنْصِيْهِمْ وَ تَبْطِيْهِمْ بِالْفُرْقَةِ عَنِ الْاِحْتِشَادِ عَلَيْهِمْ
 (١) اللَّهُمَّ أَخْلِ قُلُوبَهُمْ مِنَ الْأَمْنَةِ وَ أَبْدِانَهُمْ مِنَ الْقُوَّةِ وَ أَدْهِلْ قُلُوبَهُمْ
 عَنِ الْاِحْتِيَالِ وَ أَوْهِنْ أَرْكَانَهُمْ عَنْ مُنَازَلِ الرِّجَالِ وَ جَبَّنْهُمْ عَنْ مُقَارَعَةِ
 الْأَبْطَالِ وَ ابْعَثْ عَلَيْهِمْ جُنْدًا مِنْ مَلَائِكَتِكَ بِبَيْسِ مِنْ بَاسِكَ كَفِعْلَكَ
 يَوْمَ بَدِيرِ تَقْطَعُ بِهِ دَابِرَهُمْ وَ تَحْصُدُ بِهِ شُوكَتِهِمْ وَ تُفَرِّقُ بِهِ عَدَدَهُمْ (١٢)
 اللَّهُمَّ وَ امْرُّ [مِيَاهَهُمْ بِالْوَبَاءِ وَ أَطْعَمْهُمْ بِالْأَذْوَاءِ وَ ارْمُ بِلَادَهُمْ
 بِالْخُسُوفِ وَ أَلْحَ عَلَيْهَا بِالْقُدُوفِ وَ افْرَغَهَا بِالْمُحْوَلِ وَ اجْعَلْ مِيرَهُمْ فِي
 أَحْصَ أَرْضَكَ وَ أَبْعَدْهَا عَنْهُمْ وَ امْنَعْ حُصُونَهَا مِنْهُمْ أَصْبَهُمْ بِالْجُوعِ
 الْمُقِيمِ وَ السُّقْمِ الْأَلِيمِ (١٣) اللَّهُمَّ وَ أَيُّمَا غَازِ [غَزَاهُمْ مِنْ أَهْلِ
 مِلْكِكَ أَوْ مُجَاهِدِ جَاهَدَهُمْ مِنْ أَتَابِعِ سَنَكَ لِيَكُونَ دِينُكَ الْأَعْلَى وَ
 حِزْبُكَ الْأَقْرَى وَ حَظْكَ الْأَوْفَى فَلَقِهِ الْيُسْرَ وَ هَيَّءْ لَهُ الْأَمْرَ وَ تَوَلَّهُ
 بِالْنُّجُوحِ وَ تَخْيِرْ لَهُ الْأَصْحَابَ وَ اسْتَقْوِ لَهُ الظَّهَرَ وَ أَسْيَغْ عَلَيْهِ فِي النَّفَقَةِ وَ
 مَتَّعْهُ بِالنِّشَاطِ وَ أَطْفَ عَنْهُ حَرَارةِ الشَّوْقِ وَ أَجِرْهُ مِنْ غَمِ الْوَحْشَةِ وَ أَنْسِهِ
 ذِكْرَ الْأَهْلِ وَ الْوَلَدِ (١٤) وَ ائْثِرْ لَهُ حُسْنَ النِّيَّةِ وَ تَوَلَّهُ بِالْعَافِيَةِ وَ أَصْحِحْهُ
 السَّلَامَةَ وَ أَعْفِهِ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَهْمِهِ الْجُرْأَةَ وَ ارْزُقْهُ الشَّدَّةَ وَ أَيَّدْهُ بِالنُّصْرَةِ
 وَ عَلِمْهُ السَّيِّرَ وَ السُّنَّ وَ سَدَّدْهُ فِي الْحُكْمِ وَ اغْزِلْ عَنْهُ الرِّيَاءَ وَ خَلَصْهُ
 مِنَ السُّمْعَةِ وَ اجْعَلْ فِكْرَهُ وَ ذِكْرَهُ وَ ظَغْنَهُ وَ إِقْامَتَهُ فِيَكَ وَ لَكَ

(۱۱) خدا یا! ان کے دلوں کو امن و اطمینان، ان کے اجسام کو قوت و توانائی ان کے دلوں کو حیلہ و تدبیر سے محروم کر دے اور ان کے اعضاء و جوارح کو مجاہدین کے مقابلہ میں کمزور بنا دے انھیں شیر دل افراد کے مقابلہ میں بزدل بنا دے اور ان پر مالکہ کا وہ لشکر بھیج دے جو تیری طرف سے عذاب لے کر نازل ہوں جس طرح تو نے روز بدر کیا تھا اور اس طرح ان کی جزوں کو کاٹ دے ان کی شوکت کا خاتمہ کر دے اور ان کے عدد میں افتراق پیدا کر دے۔

(۱۲) خدا یا! ان کے پانی میں و باشامل کر دے، ان کی خدا میں بیماریاں داخل کر دے، ان کی زمینوں کو دھنادے، انھیں آسمانی پتھروں کا نشانہ بنا دے، ان پر تحطیسی مسلط کر دے اور ان کی روزی کو ایسی زمین میں قرار دیدے جو بغیر ہوا اور انھیں مستقل بھوک اور دردناک بیماری میں بٹلا کر دے۔

(۱۳) پروردگار اور تیرے الہ مبارک میں سے جو مجاہد بھی ان ظالموں سے جہاد کرے یا تیری سنت کی پیروی کرنے والوں میں سے جو عازی بھی ان سے مقابلہ کرے تاکہ تیری دین سر بلند ہو اور تیر اگر وہ غالب رہے اور تیر احمد کمکل طور سے مل جائے تو اس کے سرپر جہاد کو آسان بنا دینا اس کے امور کو مہیا کر دینا اس کی کامیابی کی ذمہ داری لے لینا اس کے لئے بہترین اصحاب منتخب فرمادیں اس کے لئے بہترین سواری کا انتظام کر دینا اس کو مکمل خرچ عطا فرمانا اسے نشاط جنگ سے سرفراز فرمانا اس کے لئے شوق وطن کی حرارت کو سرد بنا دینا اور غم و حشت سے نجات دے دینا اہل و اولاد کی یاد کو دل سے نکال دینا۔

(۱۴) اسے حسن نیت عطا فرمانا عافیت سے سرفراز فرمانا سلامتی کو ساتھ کر دینا بزدلی سے محفوظ بنا دینا جرأت کا الہام فرماز و تو انہی مرحبت فرمائی نصرت سے اس کی تائید فرمایا کاری کو اس سے دور کر دے نام و نمود سے الگ کر دے اور اس کے ذکر و فکر، سفر و حضر کو صرف اپنی راہ میں اور اپنی ذات کے لئے قرار دے دے جب اپنے اور تیرے دشمن کا سامنا کرے۔

(١٥) فَإِذَا صَافَ عَدُوكَ وَعَدُوَّهُ فَقَلْلُهُمْ فِي عَيْنِهِ وَصَغْرُ شَانِهِمْ فِي قَلْبِهِ
 وَأَدْلَلَ لَهُ مِنْهُمْ وَلَا تُدْلِلُهُمْ مِنْهُ فَإِنْ خَتَمْتَ لَهُ بِالسَّعَادَةِ وَقَضَيْتَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ
 فَبَعْدَ أَنْ يَجْتَسَحَ عَدُوكَ بِالْقَتْلِ وَبَعْدَ أَنْ يَجْهَدَ بِهِمُ الْأَسْرُ وَبَعْدَ أَنْ تَأْمَنَ
 أَطْرَافَ الْمُسْلِمِينَ وَبَعْدَ أَنْ يُولَى عَدُوكَ مُدْبِرِينَ (١٦) اللَّهُمَّ وَأَيُّمَا
 مُسْلِمٌ [٨] خَلَفَ غَازِيًّا أَوْ مُرَابِطًا فِي دَارَةِ أَوْ تَعَهَّدَ خَالِفِيهِ فِي غَيْرِهِ أَوْ أَعْانَهُ
 بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهِ أَوْ أَمْدَهُ بِعِتَادٍ أَوْ شَحَدَهُ عَلَى جِهَادٍ أَوْ أَبْعَثَهُ فِي وَجْهِهِ دَعْوَةً
 أَوْ رَعَى لَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُرْمَةً فَأَجْرَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَرَزْنَا بِوَرْزِنٍ وَمِثْلًا بِمِثْلٍ وَ
 عَوْضَهُ مِنْ فِعْلِهِ عَوْضًا حَاضِرًا أَبْتَعَجَلُ بِهِ نَفْعَ مَا قَدَّمَ وَسُرُورَ مَا أَتَى بِهِ إِلَى أَنْ
 يَتَتَهَّى بِهِ الرُّقُبُ إِلَى مَا أَجْرَيْتَ لَهُ مِنْ فَضْلِكَ وَأَعْدَدْتَ لَهُ مِنْ كَرَامَتِكَ
 (١٧) اللَّهُمَّ وَأَيُّمَا مُسْلِمٌ أَهْمَمَهُ أَمْرُ الْإِسْلَامِ وَأَحْزَنَهُ تَحْزِبُ أَهْلِ الشَّرِكِ
 عَلَيْهِمْ فَنَوَى عَزْرُوا أَوْ هُمْ بِجَهَادٍ فَقَعَدَ بِهِ ضَعْفٌ أَوْ أَبْطَأَتْ بِهِ فَاقَةً أَوْ أَخْرَهَ
 عَنْهُ حَادِثٌ أَوْ عَرَضَ لَهُ دُونَ إِرَادَتِهِ مَانِعٌ فَأَكْتُبْ اسْمَهُ فِي الْعَابِدِينَ وَأَوْجِبْ
 لَهُ ثَوَابَ الْمُجَاهِدِينَ وَاجْعَلْهُ فِي نِظَامِ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ (١٨) اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَهَلْ مُحَمَّدٌ صَلَاةُ عَالِيَّةٌ عَلَى
 الصَّلَوَاتِ مُشْرِفةٌ فَوْقَ التَّحْيَاتِ صَلَاةٌ لَا يَتَهَّى أَمْدَهَا وَلَا يَنْقُطُ عَدُدُهَا
 كَأَنَّمَا مَاضِيَ مِنْ صَلَواتِكَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ أَوْلَائِكَ إِنَّكَ الْمَنَانُ الْحَمِيدُ
 الْمُبِدِّيُّ الْمُعِيدُ الْفَعَالُ لِمَا تُرِيدُ.

(۱۵) تو دشمن کی تعداد کو اس کی نظر میں قلیل بنا دے اور دشمن کی شان کو اس کے دل میں حیرتی قرار دیدے، اسے دشمنوں پر سلطہ دی دے اور دشمن اس پر غالب نہ آنے پائے اس کے بعد اگر انجام خوب ہو اور مقدر میں شہادت ہو تو یہ بھی اس وقت ہو جب دشمنوں کو مار مار کر کیفر کرو ارتکب پہنچا دے اور انہیں اسی ری کی مشقت میں جلتا کر دے تاکہ مسلمین کے اطراف محفوظ ہو جائیں اور دشمن پیٹھے پیغمبر کر پہنچا جائیں۔ (۱۶) خدا یا! اور جو مرد مسلمان کسی غازی یا سرحد کے سپاہی کے گھر کی ذمہ داری لے لے اور اس کے اہل خانہ کی نگہداشت کرے یا اپنے مال سے اس کی مدد کرے یا آلات جنگ سے اس کی نکاح کرے یا اسے جہاد کا جوش دلائے یا اس کے حق میں اپنی دعاوں کو ساتھ کر دے یا پس فیضت اس کی حرمت کا تحفظ کرے تو اسے بھی اسی جیسا اجر عنایت فرمانا تاکہ دونوں کا وزن ایک جیسا ہو اور دونوں کا انداز ایک طرح کا ہو اور اسے اس کے اس عمل کا فوری اعطا فرمانا تاکہ وہ اپنے عمل کا فتح اور اپنے اقدام کا سرور میں دیکھ لے قبل اس کے کمزمانا سے اس منزل تک پہنچا دے جہاں تو نے اس کے اجر کا سلسلہ جاری کیا ہے اور اس کے لئے اپنی کرامت کا انتظام کیا ہے۔

(۱۷) خدا یا! اور جس مسلمان کے دل میں اسلام کا درد ہو اور وہ اہل شرک کی گردہ بندی سے رنجیدہ ہو کر جہاد کا ارادہ کرے اور مقابلہ پر آمادہ ہو جائے لیکن کمزوری اسے بخادے یا فاقہ اسے روک دے یا کوئی حادثہ درمیان میں حائل ہو جائے اور اس کے ارادہ کی راہ میں کوئی مانع پیش آجائے تو اس کا نام بھی عبادت گزاروں میں لکھ دینا اور اسے بھی مجاہدین کا ثواب عطا فرمادینا اور شہداء وصالحین کی فہرست میں اس کا نام بھی درج کر دینا۔ (۱۸) خدا یا! حضرت محمد پر رحمت نازل فرماجو تیرے بندہ اور رسول ہیں اور آل محمد پر بھی وہ صلوٰات نازل فرماجو تمام صلوٰاتوں سے باندرا اور تمام تجلیات میں سب سے نمایاں ہو۔ وہ صلوٰات جس کی مدت تمام نہ ہو اور جس کے عدد کا سلسلہ ختم نہ ہو، اسی مکمل ترین صلوٰات جو تو نے ماضی میں کسی بھی ولی پر نازل کی ہے کہ جو بہترین احسان کرنے والا، قابل حمد، ایجاد کرنے والا، پلنکرو اپس لانے والا اور اپنے ارادہ کے مطابق ہر عمل انجام دینے والا ہے۔

(٢٨) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَفَرِّزاً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ

(١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْلَصْتُ بِاِنْقِطَاعِي إِلَيْكَ (٢) وَ أَقْبَلْتُ بِكُلِّي
عَلَيْكَ (٣) وَ صَرَفْتُ وَجْهِي عَمَّنْ يَحْتَاجُ إِلَى رَفِدِكَ (٤) وَ قَلَبْتُ
مَسْأَلَتِي عَمَّنْ لَمْ يَسْتَغْنِ عَنْ فَضْلِكَ (٥) وَ رَأَيْتُ أَنَّ طَلَبَ الْمُحْتَاجِ
إِلَى الْمُحْتَاجِ سَفَةٌ مِّنْ رَأْيِهِ وَ ضَلَّةٌ مِّنْ عَقْلِهِ (٦) فَكُمْ قَدْ رَأَيْتَ يَا إِلَهِي
مِنْ أَنَّاسٍ طَلَبُوا الْعِزَّ بِغَيْرِكَ فَذَلُوا وَ رَأَمُوا الشُّرُورَةَ مِنْ سِوَاكَ فَاقْتَرُوا وَ
خَارَلُوا الْأَرْتِفَاعَ فَاتَّضَعُوا (٧) فَصَحَّ بِمُعَايِنَةِ أَمْثَالِهِمْ حَازِمٌ وَ فَقِهٌ اعْتِبَارٌ
وَ أَرْشِدَةٌ إِلَى طَرِيقِ صَوَابِهِ اخْتِيَارٌ (٨) فَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ دُونَ كُلِّ مَسْئُولٍ
مَوْضِعٌ مَسْأَلَتِي وَ دُونَ كُلِّ مَطْلُوبٍ إِلَيْهِ وَ لِيُّ حَاجَتِي (٩) أَنْتَ
الْمَخْصُوصُ قَبْلَ كُلِّ مَدْعُوٍّ بِدَعْوَتِي لَا يُشْرِكُكَ أَحَدٌ فِي رَجَائِي وَ
لَا يَتَفَقَّ أَحَدٌ مَعَكَ فِي دُعَائِي وَ لَا يَنْظُمُهُ وَ إِيَّاكَ نِدَائِي (١٠) لَكَ يَا
إِلَهِي وَ خَدَانِيَّةُ الْعَدَدِ [١] وَ مَلَكَةُ الْقُدْرَةِ الصَّمَدِ وَ فَضْيَلَةُ الْحَوْلِ وَ الْقُوَّةِ
وَ ذَرَجَةُ الْعُلُوِّ وَ الرَّفْعَةِ (١١) وَ مَنْ سِوَاكَ مَرْحُومٌ فِي عُمُرِهِ مَغْلُوبٌ
عَلَى أَمْرِهِ مَقْهُورٌ عَلَى شَأْنِهِ مُخْتَلِفُ الْحَالَاتِ مُتَنَقَّلٌ فِي الصَّفَاتِ (١٢)
فَتَعَالَيْتَ [٢] عَنِ الْأَشْبَاهِ وَ الْأَضْدَادِ وَ تَكَبَّرْتَ عَنِ الْأَمْثَالِ وَ الْأَنْدَادِ
فَسُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

۲۸۔ مالک کی بارگاہ میں فریاد کرتے وقت آپ کی دعا

(۱) خدا یا! مکمل اخلاص کے ساتھ تیری طرف آ رہا ہوں (۲) اور پورے وجود کے ساتھ تیری طرف متوجہ ہوں۔ (۳) میں نے اپنارخ ان تمام لوگوں سے موڑ لیا ہے (۴) جو خود ہی تیری عطا کے محتاج ہیں اور اپنے سوال کو ان کی طرف سے ہٹالیا ہے جو خود بھی تیرے فضل و کرم سے بے نیاز نہیں ہیں (۵) اور میں نے یہ اندازہ کر لیا ہے کہ محتاج کے محتاج سے مانگنا ایک فلک کی نادانی اور عقل کی گمراہی ہے (۶) میں نے بارہا دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے تیرے غیر سے عزت کا تقاضا کیا ہے وہ ذیل۔

(۷) اور جنہوں نے تیرے علاوہ کسی اور سے دولت کا سوال کیا ہے وہ حیرت ہو گئے ہیں انہوں نے بلند ہونا چاہا تھا لیکن پست ہو گئے تو ان سب کا بچھہ کاروکیہ کروہ ہوش مند ہوش میں آگیا جسے نگاہ عبرت نے توفیق فراہم کر دی اور اسے اس کے انتخاب نے سیدھا راستہ کھل دیا۔

(۸) اب تو ہی اے میرے مولا تمام مسئولوں سے ہٹ کر میرے سوالات کی منزل اور تمام مطلوبوں سے جدا ہو کر میری حاجتوں کا ذمہ دار ہے۔ (۹) ہر دعوے سے قطع نظر کر کے میں صرف تجھ سے دعا کر رہا ہوں اور اس امید میں تیرا کوئی دوسرا شریک نہیں ہے اور تیرے ساتھ کوئی دوسرا شریک دعوت نہیں ہے۔ اور نہ میں نے اپنی نداء میں تیرے ساتھ کسی اور کاتام رکھا ہے۔ (۱۰) میرے مالک عدو کی یکتاں بھی تیرے لئے ہے اور بے نیازی کی قدرت بھی تیری ہے۔ ساری قوت و طاقت اور درجات کی بلندی و رفعت سب تیرے لئے ہے۔ (۱۱) تیرے علاوہ جو بھی ہے وہ اپنی زندگی میں بھی تیرے رحم کا محتاج ہے اور اپنے معاملات میں بھی مغلوب ہے اور اپنی شان میں بھی تیرے زیر اقتدار ہے سب کے حالات بدلتے رہتے ہیں اور سب کے صفات میں تغیر ہوتا رہتا ہے۔ (۱۲) لیکن تو تمام امثال اور خدوں سے بلند تر ہے اور تمام شیوں اور شریکوں سے بزرگ تر ہے تو پاک و بے نیاز ہے اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

(٢٩) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قُتِرَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ [١]

(١) أَللَّهُمَّ إِنَّكَ أَبْشَرْتَنَا فِي أَرْزَاقِنَا بِسُوءِ الظُّنُونِ وَ فِي ءَاجَالِنَا بِطُولِ الْأَمْلِ حَتَّى التَّمَسَّنَا أَرْزَاقَكَ مِنْ عِنْدِ الْمَرْزُوقِينَ وَ طَمِيعَنَا بِنَامَالنَا فِي أَغْمَارِ الْمُعَمَّرِينَ [٢] (٢) فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ ءَالِهٖ وَهَبْ لَنَا يَقِينًا صَادِقًا تَكْفِينَا بِهِ مِنْ مُتُونَةِ الْطَّلَبِ وَ أَلْهَمْنَا ثَقَةً خَالِصَةً تُعْفِينَا بِهَا مِنْ شَدَّةِ النُّصَبِ (٣) وَ اجْعُلْ مَا صَرَّخَتْ بِهِ مِنْ عِدَتِكَ فِي وَحْيِكَ وَ أَتَبْعَثْهُ مِنْ قَسْمِكَ فِي كِتَابِكَ قاطِعًا لِهَمْتَمَانَا بِالرِّزْقِ الَّذِي تَكْفُلْتَ بِهِ وَ حَسَنَمَا لِلَاشِتِفَالِ بِمَا ضَمِنْتَ الْكِفَايَةَ لَهُ (٤) فَقُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ الْأَصْدِقُ وَ أَقْسَمْتَ وَ قَسْمُكَ الْأَبْرُ الْأُوْفِيِّ «وَ فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ [٣] وَ مَا تُوعَدُونَ» (٥) ثُمَّ قُلْتَ «فَوَرَبُ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنْكُمْ تَنْتَظِقُونَ».



۲۹۔ تنگی رزق کے لمحات کے لئے آپ کی دعا

- (۱) خدا یا تو نے رزق کے سلسلہ میں ہمارا امتحان بدگمانی سے لیا ہے اور عمروں کے سلسلہ میں ہمارا امتحان دور دور از امیدوں سے لیا ہے یہاں تک کہ ہمحتاج رزق افراد سے اپنا رزق طلب کرنے لگے اور امیدوں کی خاطر بھی عمروں کی لائچ کرنے لگے۔
- (۲) لہذا اب تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمیں رزق کا وہ یقین صادق عطا فرمادے جو ہمیشہ تلاش کی زحمت سے بچالے اور ایسے خالص اعتماد کا الہام فرمادے جس کی بنا پر شدت تجھب سے معاف کر دے۔ (۳) اور جو تو نے اپنی وحی میں صریحی و عطف کیا ہے اور اپنی کتاب میں اس کے بارے میں قسم بھی کھاتی ہے۔ اسے رزق کے تمام انکار کو قطع کرنے کا وسیلہ بنادے کر تو نے اس کی کفالت کی ہے اور ان چیزوں میں مشغول ہونے سے بچالے جن کے لئے کافی ہونے کا تو خود ذمہ دار ہے۔ (۴) اور تو نے حساف کہہ دیا ہے اور تیراقول حق و صداقت ہے اور تو نے قسم بھی کھاتی ہے جب کہ تیری قسم سے زیادہ کسی کی قسم پچی نہیں ہے ”آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ تمام چیزیں بھی ہیں جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔“ (۵) آسمان و زمین کے مالک کی قسم یا اسی طرح برحق ہے جس طرح تم بول رہے ہو۔



(٣٠) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَنِيَّتُهُ فِي الْمَعْوَنَةِ عَلَى قَضَاءِ الدِّينِ [١]

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَهَبْ لِي الْعَافِيَةَ مِنْ دِينِ
تُخْلُقُ بِهِ وَجْهِي وَيَحْارُ فِيهِ ذَهْنِي وَيَتَشَعَّبُ لَهُ فَكْرِي وَيَطُولُ بِمُمَارَسَتِهِ
شُغْلِي (٢) وَأَغُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هُمُ الدِّينِ وَفِكْرِهِ وَشُغْلِ الدِّينِ وَ
سَهْرِهِ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَعِذْنِي مِنْهُ وَأَسْتَجِيرُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ
ذُلْكِهِ فِي الْحَيَاةِ وَمِنْ تَبَعِهِ بَعْدَ الْوَفَاءِ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَجِرْنِي
مِنْهُ بِوُسْعِ فَاضِلٍ أَوْ كَفَافٍ وَأَصِيلٍ (٣) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
وَاحْجُبْنِي عَنِ السَّرَّافِ وَالْأَرْزِيَادِ وَلَرْمَنِي بِالْبَذْلِ وَالْإِقْتِصَادِ وَعَلِمْنِي
خُسْنَ التَّقْدِيرِ [٤] وَأَفِضْنِي بِلُطْفِكَ عَنِ التَّبَذِيرِ وَأَجِرْ مِنْ أَسْبَابِ
الْحَلَالِ أَرْزَاقِي وَوَجْهَنِي فِي أَبْوَابِ الْبِرِّ إِنْفَاقِي [٥] وَأَرْوِ عَنِي مِنَ الْمَالِ
مَا يُحِدِّثُ لِي مَخِيلَةً أَوْ تَأْدِيَ إِلَيْ بَغْيٍ أَوْ مَا تَعْقِبُ مِنْهُ طُغْيَانًا (٦) اللَّهُمَّ
حَبِّبْ إِلَيَّ صُحْبَةَ الْفُقَرَاءِ [٧] وَأَعِنِي عَلَى صُخْبَتِهِمْ بِخُسْنِ الصَّبَرِ (٨) وَ
ما زَوَّيْتَ عَنِي مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ فَادْخُرْهُ لِي فِي حَزَّانِكَ الْبَاقِيَةِ
(٩) وَاجْعَلْ مَا خَوَلْتَنِي مِنْ حُطَامِهَا وَعَجَلْتَ لِي مِنْ مَتَاعِهَا بُلْغَةَ إِلَى
جِوارِكَ [٩] وَوُضْلَةَ إِلَى قُرْبِكَ وَذَرِيعَةَ إِلَى جَنَّتِكَ إِنَّكَ ذُو
الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ.

۳۰۔ آپ کی دعا اداۓ قرض پر طلب اعانت کے لئے

- (۱) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے اس قرض سے نجات دیدے جو میری آبرو کو
منادے اور میرے ذہن کو پریشان کر دے اور میری فکر کو منتشر کر دے اور میں اس کی فکر میں ہمہ وقت
مصروف رہوں۔
- (۲) خدایا میں قرض کی فکر اور اس کے ہم وغما اور اس میں مشغول رہنے اور اس کے لئے بیدار
رہنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے اپنے وسیع فضل اور مسلسل رزق
کے ذریعہ نجات دیدے۔
- (۳) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرم اور مجھے فضول خرچی اور زیادتی مصارف سے بچائے
اور میانہ روی اور عطا یا کے ذریعہ مجھے سیدھے راست پر لگادے مجھے انہی ازوں کی تعلیم دیدے اور اپنے
لفظ و رزق کو جاری فرمادے اور نیک راستوں کی طرف میرے اخراجات کا رخ موڑ دے اور اس مال کو
مجھ سے دور کر دے جو میرے اندر غرور پیدا کر دے یا جس کے نتیجہ میں سرکش ہو جاؤں۔
- (۴) خدایا میرے لئے قریروں کی صحبت کو محبوب بنادے اور اس بہمشتی پر حسن صبر سے میری
امداد فرم اور جس قافی مال دنیا کو میری طرف سے دور کر دیا ہے اسے اپنے باقی خزانوں میں ذخیرہ
کر دے۔
- (۵) اور جو مال دنیا یہاں دیدا یا ہے یا جس متاع دنیا کو عطا فرمادیا ہے اسے بھی اپنی بارگاہ تک
پہنچنے کا سامان، اپنے قرب کا وسیلہ اور اپنی جنت کے حصول کا ذریعہ بنادے۔ پیش کو صاحب فضل عظیم
اور جواد و کریم ہے۔



(٣) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذِكْرِ التَّوْبَةِ وَ طَلَبِهَا

(١) اللَّهُمَّ يَا مَنْ لَا يَصْفُهُ نَعْثُ الْوَاصِفِينَ (٢) وَ يَا مَنْ لَا يَجَاوِرُهُ
رَجَاءُ الرَّاجِينَ (٣) وَ يَا مَنْ لَا يَضْعِي لَدَيْهِ أَجْرُ الْمُخْسِنِينَ (٤) وَ يَا مَنْ هُوَ
مُتَّهَىٰ خَوْفُ الْعَابِدِينَ (٥) وَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ حَشْيَةِ الْمُتَّقِينَ (٦) هَذَا مَقَامٌ
مَنْ تَدَاوَلَهُ أَيْدِيُ الدُّنْوِبِ وَ قَادَتْهُ أَزْمَمَةُ الْخَطَايَا وَ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ
فَقَصَرَ عَمَّا أَمْرَتْ بِهِ تَفْرِيظًا وَ تَعْااطِيٍ مَا نَهَيْتَ عَنْهُ تَغْرِيرًا (٧) كَالْجَاهِلِ
بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهِ أَوْ كَالْمُنْكَرِ فَضْلًا إِخْسَانِكَ إِلَيْهِ حَتَّىٰ إِذَا انْفَتَحَ لَهُ بَصَرُ
الْهُدَىٰ وَ تَقْشَعَتْ عَنْهُ سَحَابَتُ الْعَمَىٰ أَخْصَىٰ مَا ظَلَمْتَ بِهِ نَفْسَهُ وَ فَكَرْ
فِيمَا خَالَفَ بِهِ رَبَّهُ فَرَأَىٰ كَبِيرًا عَصِيَانَهُ كَبِيرًا وَ جَلِيلًا مُخَالَفَتِهِ جَلِيلًا (٨)
فَأَقْبَلَ نَحْوَكَ مُؤْمِلًا لَكَ مُسْتَحْيِيًّا مِنْكَ وَ وَجَهَ رَغْبَتَهُ إِلَيْكَ ثَقَةً
بِكَ فَأَمَكَ بِطَمَعِهِ يَقِينًا وَ قَصَدَكَ بِنَحْوِهِ إِخْلَاصًا قَدْ خَلَا طَمَعُهُ مِنْ
كُلِّ مَطْمُوعٍ فِيهِ غَيْرِكَ وَ أَفْرَخَ رَوْعَةً مِنْ كُلِّ مَحْذُورٍ مِنْهُ سِواكَ (٩)
فَمَثَلَ بَيْنَ يَدِنِكَ مُتَضَرِّعًا وَ غَمَضَ بَصَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ مُتَخَشِّعًا وَ طَأَطَا
رَأْسَهُ لِعِزْتِكَ مُتَدَلِّلًا وَ أَبْشَكَ مِنْ سِرِّهِ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُ خُضُوعًا وَ
عَدَدَ مِنْ ذُنُوبِهِ مَا أَنْتَ أَخْصَىٰ لَهَا خُشُوعًا وَ اسْتَغَاثَ بِكَ مِنْ عَظِيمٍ
ما وَقَعَ بِهِ فِي عِلْمِكَ وَ قَبِحَ مَا فَضَحَهُ فِي حُكْمِكَ مِنْ ذُنُوبٍ أَذْبَرَتْ

۳۱۔ آپ کی دعا۔ ذکر توبہ اور طلب توبہ کے بارے میں

(۱) اے وہ پروردگار جس کی توصیف سے تمام توصیف کرنے والے قاصر ہیں (۲) اور جس کی بارگاہ سے امیدواروں کی امید ہیں آگئیں جاسکتی ہیں (۳) اور جس کی جناب میں نیک کرداروں کا اجر ضائع نہیں ہوتا ہے (۴) اور جو عبادت گذاروں کے خوف کی آخری منزل ہے (۵) اور جو مقین کی خشیت کی حد آخر ہے۔ (۶) تیرے سامنے وہ کھڑا ہے جیسے گناہوں کے ہاتھوں نے کروٹیں بدلوائی ہیں اور خطاؤں کی زمام نے اسے سمجھ لیا ہے اور شیطان اس پر غالب آگیا ہے جس کے نتیجے میں تیرے اور امریکی قیل میں کوتا ہی کی ہے اور جن چیزوں سے تو نے روکا تھا انھیں شیطان کے دھوکہ میں آ کر اختیار کر لیا ہے۔ (۷) جیسے وہ تیری تدرت کو جانتا ہی نہیں ہے یا یقین پر فضل و احسان کا منکر ہو گیا ہے لیکن اب جب کہ ہدایت کی آنکھیں کھل گئیں اور گراہی کے بادل چھٹ گئے تو اس نے ان موارد کا حساب کیا جہاں اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے رب کی مخالفت کی ہے تو دیکھا کہ گناہوں کا ایک بڑا حصہ گناہان کیہرہ کا ہے اور مخالفت کا ایک بڑا حصہ عظیم گناہوں کا ہے۔ (۸) تو اب وہ تیری طرف مزکرات اس عالم میں آگیا ہے کہ تجھے سے امید حال تیری طرف کر دیا ہے۔ کہ اسے تیرے کرم پر اعتبار ہے۔ اور اسی یقین کے ساتھ سمجھش کی طمع کا رخ تیری طرف کر دیا ہے اور تیرے خوف کی بنابر اخلاقیں کے ساتھ تیری طرف متوجہ ہو گیا ہے اس کی طمع ہر قابل طمع سے الگ ہو گئی ہے اور اس کا خوف ہر قابل خوف سے ختم ہو چکا ہے۔

(۹) وہ احساس ذات کے ساتھ تیرے سامنے کھڑا ہے اور خشوع و خضوع کی بنابر انگلیں زمین کی طرف جھکائے ہوئے ہے اس نے تیری عزت کے سامنے ذات کے ساتھ سر جھکا دیا ہے تیری بارگاہ میں اپنے وہ راز کھول رہا ہے جنہیں تو اس سے بہتر جانتا ہے اور خوف وہ راس کی بنابر ان گناہوں کو شمار کر رہا ہے جن سے تو زیادہ باخبر ہے وہ اپنے ان گناہوں کا فریادی ہے جن میں گرپا ہے اور انھیں تو جانتا بھی

لَذَاتِهَا فَذَهَبَتْ وَأَقَامَتْ تِبْعَاتِهَا فَلَزِمَتْ (١٠) لَا يُنْكِرُ يَا إِلَهِي عَذَّلَكَ
 إِنْ عَاقِبَةً وَلَا يَسْتَغْظِيمُ عَفْوَكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ وَرَحْمَتَهُ لِأَنَّكَ الرَّبُّ
 الْكَرِيمُ الَّذِي لَا يَعَاذِمُهُ غُفْرَانُ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ (١١) أَللَّهُمَّ فَهَا أَنَا ذَا ذَذَ
 جِئْتُكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ فِيمَا أَمْرَتَ بِهِ مِنَ الدُّعَاءِ مُتَنَجِّزًا وَعَذَّلَكَ فِيمَا
 وَعَدْتَ بِهِ مِنَ الْإِجَابَةِ إِذْ تَقُولُ ﴿اذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُم﴾ (١٢) أَللَّهُمَّ
 فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَالْقَنِي بِمَغْفِرَتِكَ كَمَا لَقِيتَكَ بِإِقْرَارِي
 وَارْفَغْنِي عَنْ مُّصَارِعِ الدُّنُوبِ كَمَا وَضَعْتَ لَكَ نَفْسِي وَاسْتُرْنِي
 بِسِترِكَ كَمَا تَأَيَّثْتِي عَنِ الْإِنْتِقَامِ يَنِي (١٣) أَللَّهُمَّ وَثَبِّتْ فِي طَاعَتِكَ
 يَتَّسِي وَأَخِيكُمْ فِي عِبَادَتِكَ بَصِيرِي وَوَقْنِي مِنَ الْأَعْمَالِ لِمَا تَغْسِلُ بِهِ
 ذَنَسُ الْخَطَايَا عَنِي وَتَوْفِنِي عَلَى مِلْتِكَ وَمِلْلَةَ نِيُّكَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ إِذَا تَوَفَّيْتَنِي (١٤) أَللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوْبُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هَذَا مِنْ
 كَبَائِرِ ذُنُوبِي وَصَغَائِرِهَا وَبُواطِنِ سَيِّئَاتِي وَظَوَاهِرِهَا وَسَوَالِفِ زَلَاتِي
 وَحَوَادِثِهَا تَوْبَةٌ مَنْ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِمَعْصِيَةٍ وَلَا يُضْمِرُ أَنْ يَعُودُ فِي
 حَطَبَّةٍ (١٥) وَقَدْ قُلْتَ يَا إِلَهِي فِي مُنْحَكِمِ كِتَابِكَ إِنَّكَ تَقْبِلُ التَّوْبَةَ
 عَنْ عِبَادِكَ وَتَغْفِرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَتُحْبِبُ التَّوَابِينَ فَاقْبِلْ تَوْبَتِي
 كَمَا وَعَدْتَ وَأَعْفُ عَنِ سَيِّئَاتِي كَمَا ضَمِّنْتَ وَأَوْجَبْ لِي مَحْبَبَكَ كَمَا
 شَرَطْتَ (١٦) وَلَكَ يَا رَبَّ شَرْطِي أَلَا أَغُوْدُ فِي مَكْرُوهِكَ وَضَمَانِي

ہے اور ان برائیوں کی فریاد بھی لے کر آیا ہے تیرے فیصلہ کی بنابر سوا کن ہیں۔ وہ گناہ جن کی لذت تمام ہو چکی ہے اور جن کے نتائج باقی رہے گئے ہیں۔ (۱۰) خدا یا اب اگر تو عذاب بھی کرے گا تو میں تیرے عدل کا انکار نہیں کر سکتا ہوں لیکن اگر تو معاف کر دے گا تو یہ تیرے لئے کوئی بڑی بات بھی نہیں ہے اس لئے کہ تو وہ خدائے کریم ہے جس کے لئے بڑے گناہوں کا معاف کر دینا بھی کوئی بڑا کام نہیں ہے۔ (۱۱) اب میں تیرے سامنے اس امر کی اطاعت کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں کرتے ہوئے دعا کا حکم دیا ہے۔ اور اس وعدہ کی وفا کا طلبگار ہوں جو تو نے دعاوں کی قبولیت کے بارے میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(۱۲) خدا یا اب محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اس طرح مغفرت کے ساتھ میرا سامنا کر جس طرح اقرار گناہ کے ساتھ میں نے کیلئے امنا کیا ہے اور مجھے گناہوں کی ہلاکت گاہوں سے اس طرح اخٹا لے جس طرح میں نے ذلت کے ساتھ اپنے تو یہ میں سامنے گردایا ہے۔ میرے عیوب پر اسی طرح پر وہ ڈال دے جس طرح تو نے انتقام لینے میں صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔

(۱۳) خدا یا اپنی اطاعت میں میری نیت کو احکام عطا فرماء اور اپنی عبادت میں میری بصیرت کو مضبوط بنادے مجھے جب بھی دنیا سے اخھانا تو اپنے دین اور اپنے نبی کے راست پر اخھانا۔ (۱۴) خدا یا میں اس وقت تجھ سے تمام سے تمام گناہوں کی توبہ کر رہا ہوں چاہے وہ صخیرہ ہوں یا کبیرہ چھپے ہوں یا نمایاں۔ قدیم ہوں یا جدید ہوں یا اس شخص کی توبہ ہے جو آئندہ معصیت کے بارے میں سوچتا بھی نہیں ہے اور اس کا دوبارہ غلطی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ (۱۵) اور تو نے اپنی کتاب حکم میں فرمایا ہے کہ تو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور ان کی برائیوں کو معاف کر دیتا ہے اور توبہ کرنے والوں سے محبت بھی کرتا ہے لہذا اب اپنے وعدہ کے مطابق میری توبہ کو قبول کر لے اور اپنی ضمانت کے مطابق میری برائیوں سے در گذر فرماء اور اپنی قرارداد کے مطابق اپنی محبت کو میرے لئے لازم قرار دیدے۔ (۱۶) اور میں بھی تجھ سے قرارداد کرتا ہوں کہ اب تیرے ناپسندیدہ اعمال نہیں کروں گا اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ تیری نگاہ میں

أَن لَا أَرْجِعَ فِي مَذْمُومِكَ وَعَهْدِي أَن أَهْجُرَ جَمِيعَ مَعَاصِيكَ (١٧)
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْلَمُ بِمَا عَمِلْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا غَلِمْتُ وَاضْرِفْنِي بِقُدْرَتِكَ
 إِلَى مَا أَحِبُّتَ (١٨) اللَّهُمَّ وَعَلَى تِبْعَاثِ قَدْ حَفِظْتُهُنَّ وَتِبْعَاثُ قَدْ
 نَسِيْتُهُنَّ وَكُلُّهُنَّ بِعِينِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَعِلْمِكَ الَّذِي لَا يَنْسَى فَعَوْضُ
 مِنْهَا أَهْلَهَا وَأَخْطَطُ عَنِي وِزْرَهَا وَخَفَّ عَنِي ثِقلَهَا وَأَغْصَمْنِي مِنْ أَنْ
 أُقَارِفَ مِثْلَهَا (١٩) اللَّهُمَّ وَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِي بِالْتُّوبَةِ إِلَّا بِعِصْمَتِكَ وَ
 لَا سِنْسَاكَ بِي عَنِ الْخَطَايَا إِلَّا عَنْ قُوَّتِكَ فَقُوَّنِي بِقُوَّةِ كَافِيَةٍ وَتَوَلَّنِي
 بِعِصْمَةِ مَانِعِهِ (٢٠) اللَّهُمَّ أَيُّمَا عَبَدْتِ تَابَ إِلَيْكَ وَهُوَ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ
 عِنْدَكَ فَاسْخُ لِتُوبَتِهِ وَعَانِدَ فِي ذَلِيلِ خَطِيئَتِهِ فَإِنِّي أَغُوذُ بِكَ أَنْ أَكُونَ
 كَذِلِكَ فَاجْعُلْ تَوْبَتِي هَذِهِ تَوْبَةً لَا أَخْتَاجُ بَعْدَهَا إِلَى تَوْبَةٍ تَوْبَةٌ مُوجَّهَةٌ
 لِمَخْوِ مَا سَلَفَ وَالسَّلَامَةُ فِيمَا بَقِيَ (٢١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْتَدِرُ إِلَيْكَ مِنْ
 جَهْلِي وَأَسْتَوْهُكَ سُوءَ فِعْلِي فَاضْمُمْنِي إِلَى كَنْفِ رَحْمَتِكَ تَطْلُّاً
 وَاسْتُرْنِي بِسِرْ عَافِيَتِكَ تَفْضِلاً (٢٢) اللَّهُمَّ وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ كُلِّ
 مَا خَالَفَ إِرَادَتِكَ أَوْ زَالَ عَنْ مَحِبَّتِكَ مِنْ خَطَرَاتِ قَلْبِي وَلَحَظَاتِ
 غَيْبِي وَحِكَایاتِ لِسَانِي تَوْبَةً تَسْلُمُ بِهَا كُلُّ جَارِيَةٍ عَلَى حِيَالِهَا مِنْ
 تِبْعَاتِكَ وَتَأْمَنُ مِمَّا يَخَافُ الْمُغَتَدِّونَ مِنْ أَلِيمِ سَطْوَاتِكَ (٢٣) اللَّهُمَّ
 فَارْحِمْ وَخَدَّتِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَوَجِبَ قَلْبِي مِنْ خَشْيَتِكَ وَاضْطِرَابَ

قابل نہ مت اعمال کی طرف مزکر بھی نہیں دیکھوں گا اور یہ عہد کرتا ہوں کہ میں تمام گناہوں کو ترک کر دوں گا۔ (۱۷) خدا یا تو میرے تمام گناہوں کو جانتا ہے لہذا اپنے علم کے مطابق سب کو معاف کروے اور اپنی قدرت کامل سے مجھے اپنے محبوب اعمال کی طرف موڑ دے۔ (۱۸) خدا یا میرے ذمہ بعض وہ گناہ ہیں جو مجھے یاد ہیں اور بعض وہ ہیں جو مجھے یاد بھی نہیں ہیں لیکن سب تیری ان لگا ہوں کے سامنے ہیں جو سوتی نہیں ہیں اور تیرے اس علم میں ہیں جس میں نسیان کا گذر نہیں ہے لہذا جن کا بھی کوئی حق ہے انھیں اس کا معاوضہ کرے کر میرے بار کو ہلکا کر دے اور میرے بو جھی کی سلیمانی کو گرا دے اور مجھے دوبارہ ایسے گناہ کرنے سے بچا لے۔

(۱۹) خدا یا میں تو اس توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا ہوں جب تک تو حفاظت نہ کرے اور اپنے کو گناہوں سے روک بھی نہیں سکتا ہوں جب تک کہ تیری قوت شامل حال نہ ہو جائے لہذا خدا یا مجھے اپنی قوت سے قوی بنا دے اور میری ذمہ داری اپنی روکے والی حفاظت کے ساتھ لے لے۔ (۲۰) خدا یا اگر تیرے علم غیب میں کوئی بندہ ایسا ہے جو توبہ کر کے اسے توڑے لے دے اور دوبارہ گناہ و خطا کی طرف جانے والا ہے تو میں ایسا کرنے سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں لہذا میری توبہ جو گذشتہ گناہوں کو صاف کر دے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے محفوظ بنا دے۔

(۲۱) خدا یا میں تجھ سے اپنی جہالت کی معافی چاہتا ہوں اور اپنے برے اعمال کی بخشش کا طبلگار ہوں لہذا اپنے کرم سے مجھے رحمت کی پناہ گاہ میں جگہ دیدے اور اپنے فضل و احسان سے اپنی عافیت کے پردہ میں چھپا لے۔ (۲۲) خدا یا میں اپنے ان تمام اعمال سے توبہ کر رہا ہوں جو تیرے ارادہ کے خلاف تھے اور جنہوں نے تیری محبت کے راست سے ہٹا دیا ہے چاہے وہ دل کے خیالات ہوں یا آنکھوں کے اشارے یا زبان کے کلمات۔ ایسی توبہ جس کی بنابر ہر عضوا پنی منزل پر تیرے عذاب سے محفوظ ہو جائے اور ان مزاویں سے مطمئن ہو جائے جن سے سرکش لوگ خوفزدہ رہتے ہیں۔

(۲۳) خدا یا اپنی بارگاہ میں میری تہائی اور اپنے خوف سے میرے دل کے لرزہ اور اپنی بیت

أَرْكَانِي مِنْ هِيَّتِكَ فَقَدْ أَفَاتَنِي يَا رَبُّ ذُنُوبِي مَقَامُ الْخَزْرِي بِفِنَائِكَ
فَإِنْ سَكَتْ لَمْ يَنْطِقْ عَنِّي أَحَدٌ وَإِنْ شَفَعْتْ فَلَسْتُ بِأَهْلِ الشَّفَاعَةِ (٢٣)
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّءَالِهِ وَشَفَعْ فِي خَطَايَايِ كَرَمَكَ وَعَدْ عَلَى
سَيِّئَاتِي بِعَفْوِكَ وَلَا تُجْزِنِي جَزَائِي مِنْ عَقُوبَتِكَ وَابْسُطْ عَلَى طَوْلَكَ
وَجَلِّنِي بِسِترِكَ وَافْعُلْ بِي فِعْلَ عَزِيزٍ تَضَرَّعَ إِلَيْهِ عَبْدٌ ذَلِيلٌ فَرِحَمَهُ أَوْ
غَنِّي تَعْرُضَ لَهُ عَبْدٌ فَقِيرٌ فَنَعَشَةً (٢٤) اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ لِي مِنْكَ فَلِيَخْفُرْنِي
عِزْكَ وَلَا شَفِيعٌ لِي إِلَيْكَ فَلِيَشْفَعْ لِي فَضْلُكَ وَقَدْ أَوْجَلْتُنِي خَطَايَايِ
فَلِيُؤْمِنَى عَفْوِكَ (٢٥) فَمَا كُلُّ مَا نَطَقْتُ بِهِ عَنْ جَهْلٍ مَنِي بِسُوءِ أَثْرِي وَ
لَا نِسَانٌ لِمَا سَبَقَ مِنْ ذَمِيمٍ فَعَلَيَّ لَكَنْ لَتَسْمَعَ سَمَاوَكَ وَمَنْ فِيهَا وَ
أَرْضُكَ وَمَنْ عَلَيْهَا مَا أَظْهَرْتُ لَكَ مِنَ النَّدْمَ وَلَجَاثَ إِلَيْكَ فِيهِ مِنَ
التُّوْبَةِ (٢٦) فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَرْحُمُنِي لِسُوءِ مَوْقِفيَ أَوْ تُدْرِكُهُ
الرُّفَقَةُ عَلَى لِسُوءِ حَالِي فِينَائِي مِنْهُ بِدُعْوَةٍ هِيَ أَسْمَعُ لَدِينِكَ مِنْ دُعَائِيَ
أَوْ شَفَاعَةٍ أَوْ كُدْعَنَدَكَ مِنْ شَفَاعَتِي تَكُونُ بِهَا نِجَاتِي مِنْ غَضَبِكَ وَ
فُوزِتِي بِرِضَاكَ (٢٧) اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْ النَّدْمَ تُوْبَةً إِلَيْكَ فَإِنَّا أَنْدَمْ
النَّادِمِينَ وَإِنِّي كُنْ التَّرْكُ لِمَغْصِيَتِكَ إِنَابَةً فَإِنَّا أَوْلُ الْمُنْبَيِّنَ وَإِنِّي كُنْ
الْاسْتِغْفَارُ حِطَّةً لِلذُّنُوبِ فَإِنِّي لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ (٢٩) اللَّهُمَّ فَكَمَا
أَمْرَتْ بِالتُّوْبَةِ وَضَمِنْتَ الْقَبُولَ وَحَشَّتْ عَلَى الدُّعَاءِ وَعَدْتَ الإِجَاهَةَ

سے میرے اعضاء و جوارح کی تحریری پر حرم فرمکے گناہوں نے مجھے تیری جانب میں مقام ذات میں لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اور اب صورت حال یہ ہے کہ میں چپ رہوں تو میری طرف سے کوئی بولنے والا نہیں ہے اور سفارش کرنا چاہوں تو میں اہل شفاعت بھی نہیں ہوں۔

(۲۳) الخدا خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرم اور میرے گناہوں کے بارے میں اپنے کرم کو

شفعی بنا دے اور میری برائیوں کی طرف اپنی معافی کا رخ موزدے۔ مجھے اپنے عذاب کی سزا نہ دینا اور مجھ پر اپنے دامن کرم کو پھیلا دینا اور مجھے اپنی چادر رحمت میں چھپا لینا اور میرے ساتھ اس صاحبِ عزت جیسا سرتاؤ کرنا جس کے سامنے بندہ ذلیل فریدا کرے تو اسے رحم آجائے اور اس غنی جیسا سلوک کرنا جس کے سامنے بندہ فقیر کھڑا ہو جائے تو وہ اسے اوپر اٹھائے۔

(۲۴) خدا یا میرا کوئی محافظ نہیں ہے تو اب تیری عزت ہی محافظ بن جائے اور میرا کوئی شفیع نہیں

ہے تو تیرافضل ہی شفاعت کرے۔ مجھے خطاؤں لے فدوہ کر دیا ہے تو تیری معافی ہی اطمینان قلبِ عطا فرمادے۔ (۲۵) میں جانتا ہوں کہ میری تمام الغواب میں اس بنا پر یہ تھیں کہ میں ان کے بدترین انجام

سے باخبر نہیں تھا یا تمام غلطیاں اس لئے نہیں تھیں کہ میں گذشت قابلِ ندمت اعمال کو بھول گیا تھا۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ آسمان اور اہل آسمان اور زمین اور ان کے رہنے والے اس ندامت کو سن لیں جس کا میں اظہار کر رہا ہوں اور اس تو بے باخبر ہو جائیں جس کی میں نے پناہی ہے۔ (۲۶) شاید تیری رحمت کی بنا پر کسی کو میرے بدترین موقف پر حرم آجائے اور کسی کے دل میں میری بدحالی کو دیکھ کر نزدی پیدا ہو جائے اور وہ میرے حق میں کوئی ایسی دعا کر دے جو تیری بارگاہ میں زیادہ قابل سماعت ہو اور ایسی سفارش کر دے جو زیادہ با اثر ہو اور اس کے ذریعہ مجھے تیرے غصب سے نجات مل جائے اور تیری رضا حاصل ہو جائے۔

(۲۷) خدا یا اگر شرمندگی ہی کا نام تو بہے تو میں سب سے زیادہ شرمندہ ہوں اور اگر گناہوں

کے چھوڑ دینے کا نام تیری طرف توجہ ہے تو میں تیری بارگاہ کی طرف سراپا متوج ہوں اور اگر استغفار گناہوں کو گراستہ ہے تو میں استغفار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاقْبِلْ تُوبَتِي وَلَا تُرْجِعْنِي مَرْجِعَ الْخَيْبَةِ مِنْ
رَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ عَلَى الْمُذْنِبِينَ وَالرَّحِيمُ لِلْخَاطِئِينَ
الْمُنَبِّيِّينَ (٣٠) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهِ وَصَلُّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَمَا اسْتَقْدَمْتَنَا بِهِ وَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاتُ شَفَاعَةٍ لَنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ الْفَاقَةِ إِنَّكَ أَنْكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ
يَسِيرُ.



Presented by: jafrilibrary.com

(۲۹) پور دگار جس طرح تو نے توبہ کا حکم دے کر قبولیت کی خانست لی ہے اور دعا پر آمادہ کر کے استحابت کا وعدہ کیا ہے اب محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمایا اور میری توبہ کو قبول کرے اور مجھے اپنی رحمت سے مایوسی کی منزل کی طرف نہ پلانا دینا۔ کہ یقیناً تو گناہگاروں کی توبہ قبول کرنے والا اور خطا کاروں پر مہربانی کرنے والا ہے۔

(۳۰) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمایا جس طرح تو نے ان کے ذریعہ مجھے ہلاکت سے بچالیا ہے۔ اور ان پر ایسی رحمت نازل فرمایا جو روز قیامت اور منزل فخر و احتیاج میں میری سفارش کر سکے۔ کہ توہر شے پر قادر ہے اور تیرے لئے یہ کام بہت آسان ہے۔



(٣٢) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلَاةِ

اللَّيلُ لِنَفْسِهِ فِي الاعْتِرَافِ بِالذَّنْبِ

(١) أَللَّهُمَّ يَا ذَا الْمُلْكِ الْمُتَّابِدِ بِالْخُلُودِ (٢) وَ السُّلْطَانِ
 الْمُمْتَنِعِ بِغَيْرِ جُنُودٍ وَ لَا أَعْوَانٍ (٣) وَ الْعَزِيزُ الْبَاقِي عَلَىٰ مَرْدَهُورٍ وَ
 خَوَالِي الْأَعْوَامِ وَ مَوَاضِي الْأَزْمَانِ وَ الْأَيَّامِ (٤) عَزُّ سُلْطَانُكَ عِزًا لَا حَدَّ
 لَهُ بِأَوْلَيَّةٍ وَ لَا مُنْتَهَى لَهُ بِآخِرَيَّةٍ (٥) وَ اسْتَعْلَى مُلْكَكَ عَلُوًّا سَقَطَتِ
 الْأَشْيَاءُ دُونَ بُلوغِ أَمْدِهِ (٦) وَ لَا تَلْعُجُ أَذْنِي مَا اسْتَأْثَرْتُ بِهِ مِنْ ذَلِكَ
 أَقْصَى نَفْتِ النَّاعِينَ (٧) ضَلَّتِ فِي الصُّفَاثَ وَ تَفَسَّخَتِ دُونَكَ
 النُّعُوثُ وَ حَارَثَ فِي كِبِيرِ يَائِكَ لَطَائِفُ الْأَوْهَامِ (٨) كَذَلِكَ أَنْتَ اللَّهُ
 الْأَوْلُ فِي أَوْلَيَّكَ وَ عَلَىٰ ذَلِكَ أَنْتَ دَائِمٌ لَا تَزُولُ (٩) وَ أَنَا الْعَبْدُ
 الْضَّعِيفُ عَمَلاً الْجَسِيمُ أَمْلَا حَرَجْتُ مِنْ يَدِي أَسْبَابُ الْوُصُلَاتِ إِلَّا
 مَا وَصَلَهُ رَحْمَتُكَ وَ تَقْطَعَتْ عَنِي عِصْمُ الْأَمَالِ إِلَّا مَا أَنَا مُعْتَصِمٌ بِهِ مِنْ
 عَفْوِكَ (١٠) قَلَّ عِنْدِي مَا أَغْتَدُ بِهِ مِنْ طَاعَتِكَ وَ كَثُرَ عَلَيَّ مَا أَبُوءُ بِهِ
 مِنْ مَغْصِيَّتِكَ وَ لَنْ يَضِيقَ عَلَيْكَ عَفْوٌ عَنْ عَبْدِكَ وَ إِنْ أَسَاءَ فَاغْفُ
 عَنِي (١١) أَللَّهُمَّ وَ قَدْ أَشْرَفَ عَلَىٰ خَفَايَا الْأَعْمَالِ عِلْمُكَ وَ انْكَشَفَ

۳۲۔ نماز شب سے فارغ ہونے بعد اعتراف خطا کی منزل میں

(۱) اے وہ پروردگار جس کا مالک یتھکی کے ساتھ ابدیت رکھنے والا (۲) اور جس کی سلطنت بغیر کسی لشکر اور مددگار کے محفوظ ہے (۳) زمانوں کے بدلتے رہنے، برسوں کے بیت جانے، ایام و ازمنہ کے گذرا جانے کے باوجود اس کی عزت باتی رہنے والی ہے (۴) تیری سلطنت اس قدر عزیز ہے کہ اس کی عزت کی نہ کوئی ابتداء ہے اور نہ اختہ۔

(۵) اور تیرا ملک اس قدر بلند ہے کہ تمام اشیاء اس کی انتہاء تک پہنچنے سے پہلے ہی گرجاتی ہیں۔ (۶) اور جن کمالات کو تو نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا ہے ان کی اونی منزل تک بھی تعریف کرنے والوں کی تعریف کی آخری منزل نہیں پہنچ سکی (۷) سارے صفات تیری بارگاہ میں گم ہو گئے ہیں اور تمام تعریفیں تیری جناب میں بکھر گئی ہیں (۸) اور دقيق ترین تصورات بھی اپنی اولیت کے اعتبار سے اول ہے اور ایسا ہی ہمیشہ رہنے والا ہے۔

(۹) میں تیرا وہ بندہ ہوں جس کے اعمال ضعیف اور جس کی آرزوں میں عظیم ہیں۔ میرے ہاتھ سے تعلقات کے تمام اسباب نکل گئے ہیں علاوہ اس رشتے کے جسے تیری رحمت نے قائم کیا ہے اور امیدوں کے تمام رشتے قطع ہو گئے ہیں علاوہ اس معانی کے رشتے کے جس کی پناہ میں میں زندگی گذار دیا ہوں وہ بہت زیادہ ہیں۔

(۱۰) لیکن یہ طے ہے کہ بندہ کسی قدر بھی بدکردار کیوں نہ ہو جائے تیرے پاس معانی کی تھیں دامن نہیں الہذا مجھے معاف کر سکتا ہے۔

(۱۱) خدا یا تیرا علم میرے مخفی اعمال پر بھی زگاہ رکھتا ہے اور تیری اطلاع کے سامنے ہر پوشیدہ عمل واضح ہے دقيق ترین چیز بھی تجھے سے پوشیدہ نہیں ہے اور شیبی اسرار بھی تیرے علم سے دور نہیں ہے۔

كُلُّ مَسْتُورٍ دُونَ خُبْرِكَ وَ لَا تُنْطَوِي عَنْكَ دَقَائِقُ الْأَمْوَارِ وَ لَا تَعْزُبُ
 عَنْكَ غَيْثَ السَّرَّائِرِ (١٢) وَ قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيَّ عَدُوكَ الَّذِي
 اسْتَنْظَرَكَ لِغَوَايَتِي فَأَنْظَرْتَهُ وَ اسْتَمْهَلْتَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ لِإِضْلَالِي
 فَأَمْهَلْتَهُ (١٣) فَأَوْقَعْتَنِي وَ قَدْ هَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ صَفَائِرِ ذُنُوبِ مُوبِقَةٍ وَ
 كَبَائِرِ أَعْمَالِ مُرْدِيَةٍ حَتَّى إِذَا قَارَفْتُ مَعْصِيَتَكَ وَ اسْتَوْجَبْتُ بِسُوءِ
 سَعْيِي سَخْطَتَكَ فَتَلَّ عَنِي عِذَارَ غَدْرِهِ وَ تَلَقَّانِي بِكَلِمَةِ كُفْرِهِ وَ تَوَلَّ
 الْبَرَاءَةَ مِنِّي وَ أَذْبَرَ مُولَيَا عَنِي فَاصْحَّرَنِي لِغَصَبِكَ فَرِيدًا وَ أَخْرَجَنِي
 إِلَى فِنَاءِ نِقَمَتِكَ طَرِيدًا (١٤) لَا شَفِيعٌ لِي إِلَيْكَ وَ لَا خَفِيرٌ يُؤْمِنُنِي
 عَلَيْكَ وَ لَا حَضْنٌ يُخْجِبُنِي عَلَيْكَ وَ لَا مَلَادَةً أَلْجَأَ إِلَيْهِ مِنْكَ (١٥)
 فَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ وَ مَحْلُ الْمُعْتَرِفِ لَكَ فَلَا يَضِيقُنِي عَنِي فَضْلُكَ
 وَ لَا يَقْصُرُنِي ذُونِي عَفْوُكَ وَ لَا أَكُنْ أَخْيَبَ عِبَادِكَ التَّائِبِينَ وَ لَا أَقْطَطُ
 وَقْدِكَ الْأَمْلِينَ وَ اغْفِرْلَى إِنْكَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (١٦) اللَّهُمَّ إِنْكَ
 أَمْرَتَنِي فَتَرَكْتُ وَ نَهَيْتَنِي فَرَكِبْتُ وَ سَوَّلَ لِي الْخَطَاءَ خَاطِرُ السُّوءِ
 فَفَرَّطْتُ (١٧) وَ لَا أَسْتَشْهُدُ عَلَى صِيَامِي نَهَارًا وَ لَا أَسْتَجِيرُ بِتَهْجِدِي
 لَيْلًا وَ لَا تُشْنِي عَلَيَّ بِإِخْيَانِهَا سُنَّةً حَاشَا فُرُوضِكَ الَّتِي مَنْ ضَيَّعَهَا هَلَكَ
 (١٨) وَ لَسْتُ أَتَوَسِّلُ إِلَيْكَ بِفَضْلِ نَافِلَةٍ مَعَ كَثِيرٍ مَا أَغْفَلْتُ مِنْ وُظُلَافِ
 فُرُوضِكَ وَ تَعَدَّنِتُ عَنْ مَقَامَاتِ حُدُودِكَ إِلَى حُرُمَاتِ اتَّهَكْتُهَا وَ

(۱۲) میرے اوپر تیرے اس دشمن کا غلبہ ہو گیا ہے جس نے تھے مجھے گراہ کرنے کی مہلت مانگی تھی تو تو نے دیدی اور مجھے بہکانے کے لئے قیامت تک کا وقت مانگا تو تو نے اسے آزاد چھوڑ دیا (۱۳) اور اب اس نے مجھے گراہی میں ڈال دیا جب کہ میں اپنے مہلک گناہان صمیرہ اور جباہ کن گناہان کبیرہ سے بھاگ کر تیری بارگاہ میں آ رہا تھا حالت یہ ہے کہ جب میں نے تیری کوئی نافرمانی کی اور برے اعمال کی بنا پر تیری ناراضکی کا حقدار ہو گیا تو اس نے اپنے حیلہ کی باگ موز دی اور چل دیا اور مجھے کلہ کفر میں بتلا کر کے مجھ سے برائت کا اعلان کر دیا۔ اور پیٹھ پھیر کر روانہ ہو گیا مجھے تیرے غصب کے محرومیں اکیلا چھوڑ دیا اور تیرے عذاب کے سیدان تک ہنگامدیا۔

(۱۴) کہ اب نہ کوئی شفیع ہے جو سفارش کر سکے اور نہ کوئی محافظ ہے جو امن و امان کا انتظام کر سکے اور نہ کوئی قاعد ہے جو اپنے اندر اپنے کے اور نہ کوئی پناہ گاہ ہے جس کی پناہی جاسکے (۱۵) اب تیرے سامنے وہ شخص کھڑا ہے جو تیری پناہ کا طلبگار ہے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا ہے لہذا تیرے فضل میں تسلی نہ ہونے پائے اور تیری معانی میں کہی نہ آئے نہ آئے میں تیرے کلنا بندوں میں نہ ہو جاؤں جو توہہ کر کے بھی ناکام ہو جاتے ہیں اور ان امیدواروں میں نہ شامل ہو جاؤں جو مایوس ہو جاتے ہیں میرے گناہوں کو بخش دے کر تو بہترین بخشندہ والا ہے۔

(۱۶) خدا یا تو نے جس بات کا حکم دیا اسے میں نے چھوڑ دیا اور جس چیز سے منع کیا اس کا مرتبک ہو گیا اور برے خیالات نے خطاوں کو سخوار دیا تو میں نے کوتاہی سے کام لیا (۱۷) میں نہ اپنے دنوں کے لئے روزوں کو گواہ قرار دے رہا ہوں اور نہ راتوں کی شب بیداری کی پناہ لے رہا ہوں اور نہ کوئی سنت حنسا پنے کو زندہ کرنے کی تعریف کر سکتی ہے علاوہ ان فرائض کے جن کو منت حنسا اپنے کو زندہ کرنے کی تعریف کر سکتی ہے علاوہ ان فرائض کے جن کو ضائع کرنے والا بلاک ہو جاتا ہے۔

(۱۸) میں تو کسی منتخب عمل کو بھی وسیلہ نہیں قرار دے سکتا ہوں جب کہ بہت سے واجبات و فرائض میں غفلت برست چکا ہوں اور تیرے مقرر کئے ہوئے حدود سے تجاوز کر چکا ہوں کچھ حرمتوں کو

كَبَائِرُ ذُنُوبٍ اجْتَرَحْتُهَا كَانَتْ عَافِيَّتَكَ لِي مِنْ فَضَائِحِهَا سِرْتَأً (١٩) وَ
 هَذَا مَقَامٌ مِنْ اسْتَخِيَا لِنَفْسِهِ مِنْكَ وَسِخطٌ عَلَيْهَا وَرَضِيَ عَنْكَ
 فَتَلَقَّاكَ بِنَفْسٍ خَاشِعَةٍ وَرَقِيَّةٍ خَاصِيَّةٍ وَظَهَرٌ مُثْقَلٌ مِنَ الْخَطَايَا وَاقِفًا بَيْنَ
 الرَّغْبَةِ إِلَيْكَ وَالرَّهْبَةِ مِنْكَ (٢٠) وَأَنْتَ أُولَى مَنْ رَجَاهُ وَأَحَقُّ مَنْ
 خَشِيَّهُ وَأَتَقَاهُ فَأَغْطِنِي يَا رَبُّ مَارْجُونَ وَءَامِنِي مَا حَدَرْتُ وَعُذْ عَلَيَّ
 بِعَائِدَةِ رَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَكْرَمُ الْمَسْؤُلِينَ (٢١) اللَّهُمَّ وَإِذْ سَرَّتْنِي
 بِعَفْوِكَ وَتَغْمَدْتَنِي بِفَضْلِكَ فِي دَارِ الْفَنَاءِ بِحُضْرَةِ الْأَكْفَاءِ فَأَجِرْنِي
 مِنْ فَضِيَّحَاتِ دَارِ الْبَقَاءِ عِنْدَ مَوَاقِفِ الْأَشْهَادِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ
 الرُّسُلِ الْمُكَرَّمِينَ وَالشَّهِيدَاءِ وَالظَّالِمِينَ مِنْ جَارٍ كُنْتُ أَكَاتِمُهُ سِيَّاتِي
 وَمِنْ ذِي رَحْمٍ كُنْتُ أَخْتَشِمُ مِنْهُ فِي سَرِيرِ أَتِي (٢٢) لَمْ أُتْقِنْ بِهِمْ رَبِّ فِي
 السُّرُّ عَلَيَّ وَوَثَقْتُ بِكَ رَبِّ فِي الْمَغْفِرَةِ لِي وَأَنْتَ أُولَى مَنْ وُثِقَ بِهِ وَ
 أَغْطِي مَنْ رُغِبَ إِلَيْهِ وَأَرَأَفَ مَنْ اسْتُرِحَمَ فَأَرْحَمْنِي (٢٣) اللَّهُمَّ وَأَنْتَ
 حَدَّرْتَنِي مَاءَ مَهِينَا مَنْ صُلْبٌ مُتَضَائِقٌ الْعِظامَ حَرِّ الْمَسَالِكِ إِلَى رَحِمٍ
 ضَيِّقَةِ سَرَّتْهَا بِالْحُجْبِ تُصَرِّفُنِي حَالًا عَنْ حَالٍ حَتَّى انْتَهَيَتِ بِي إِلَى
 تَمَامِ الصُّورَةِ وَأَثْبَتَ فِي الْجَوَارِحَ كَمَا نَعَثَ فِي كِتَابِكَ نُطْفَةً ثُمَّ عَلَقَةً
 ثُمَّ مُضْغَةً ثُمَّ عَظِيمًا ثُمَّ كَسُوتَ الْعِظامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْتَنِي خَلْقًا إِخْرَ كَمَا
 شِئْتَ (٢٤) حَتَّى إِذَا احْتَاجْتُ إِلَى رِزْقِكَ وَلَمْ أَسْتَغْنِ

برباد کیا اور کچھ گناہان کبیرہ کا مرتكب ہو گیا لیکن تیری عافیت نے ان کی رسوائی سے پرده پوشی کر لی۔ (۱۹) خدایا میں اس شخص کی منزل ہے جو اپنے نفس کے بارے میں تجھ سے شرمnde ہے اور اس سے ناراض ہو کر تجھ سے خوش بھی ہے اور اب تیرے سامنے اس نفس کے ساتھ آیا ہے جو خاشع ہے اور اس گردن کے ساتھ حاضر ہوا ہے جو خاشع ہے اور اس پشت کے ساتھ جس پر خطاؤں کا بوجھ ہے اس کی منزل خوف اور امید کے درمیان ہے۔ (۲۰) اور تو اس کی امیدوں کے لئے سب سے زیادہ اولی اور اس کے خوف و خشیت کے لئے سب سے زیادہ تقدار ہے لہذا مجھ کو وہ شے عنایت فرمادے جس کا میں امیدوار ہوں اور اس سے بچالے جس سے خوفزدہ ہوں اور اپنی رحمت کے انعامات سے نواز دے کر تو ان سب سے زیادہ کریم ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے۔

(۲۱) خدا یا جب تو نے اپنی معافی سے پرده پوشی کروی ہے اور اپنے فضل سے اس فنا کے گھر میں ساتھیوں کے سامنے ڈھانپ لیا ہے تو اب دارالبقاء کو بھی تمام طالکہ مقریبین اور مرسلین مخصوص میں اور شہداء وصالحین کے سامنے رسوائی سے بچالیتا۔ اس پڑوی کے حضور ﷺ سے میں اپنی برائیوں کو چھیلایا کرتا تھا اور اس قرابتدار کے سامنے جس سے میں اپنے مختلف معاملات میں شرمناتا تھا۔ (۲۲) میں نے اس پرده پوشی میں کسی پر بھروسہ نہیں کیا لیکن خدا یا تیری مغفرت پر بھروسہ کیا ہے اور تو سب سے زیادہ بھروسہ کے قابل اور تمام ان لوگوں سے زیادہ عطا کرنے والا ہے جن کی طرف رغبت کی جاتی ہے ہو اور ان سب سے زیادہ ہمہ ربان ہے جن سے مہربانی طلب کی جاتی ہے لہذا مجھ پر حرم فرم۔

(۲۳) اے خدا کرتونے صلب کی ہڈیوں کے تجھ راستوں اور حرم مادر کی تجھ نالیوں سے ایک حقیر نطفہ کی شکل میں گذرا رہے۔ تو نے مختلف جگات سے میری پرده پوشی کی ہے اور مختلف حالات میں مجھے کروٹیں بدلوائی ہیں یہاں تک کہ جب میری صورت مکمل ہو گئی اور تو نے میرے اعضاء و جوارح کو مسختم ہنا دیا جس طرح تو نے اپنی کتاب میں توصیف کی ہے کہ نطفہ سے علقہ بنا، اس کے بعد مفسخہ بنا پھر ہڈیاں پیدا ہوئیں۔ (۲۴) پھر جب مجھے تیرے رزق کی ضرورت پڑی اور میں تیرے باران کرم سے بے

عنْ غِيَاثِ فَضْلِكَ جَعَلْتَ لِي قُوتاً مِنْ فَضْلِ طَاعَمٍ وَ شَرَابٍ أَجْرَيْتَهُ
 لِأَمْتَكَ الَّتِي أَسْكَنْتَنِي بِجُوفِهَا وَأَوْدَغْتَنِي فِي أَرَارِ رَحْمِهَا (٢٥) وَلَوْ تَكِلْنِي
 يَا رَبَّ فِي تِلْكَ الْحَالَاتِ إِلَى حَوْلِي أَوْ تَضْطَرِّنِي إِلَى قُوتِي لِكَانَ الْحَوْلُ
 عَنِّي مُغْتَزِلاً وَلَكَانَتِ الْقُوَّةُ مِنِي بَعِيدَةً (٢٦) فَغَدَوْتَنِي بِفَضْلِكَ غِذَاءَ
 الْبَرِّ الْلَّطِيفِ تَفْعَلُ ذَلِكَ بِي تَطْوِلاً عَلَيَّ إِلَى غَايَاتِي هَذِهِ لَا أَعْدَمُ بِرْكَ وَ
 لَا يُبْطِئُ بِي خُسْنُ صَبَيْعَكَ وَلَا تَتَأْكِدُ مَعَ ذَلِكَ بِتَقْتِي فَاتَّفَرَّغُ لِمَا هُوَ
 أَخْظَى لِي عِنْدَكَ (٢٧) قَدْ مَلَكَ الشَّيْطَانُ عِنَانِي فِي سُوءِ الظَّنِّ وَ
 ضَغْفِ الْيَقِينِ فَأَنَا أُشْكُو سُوءَ مُجاوِرَتِهِ لِي وَ طَاعَةَ نَفْسِي لَهُ وَ
 أَسْتَغْصِمُكَ مِنْ مَلْكِتِهِ وَ أَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ فِي صَرْفِ كَيْدِهِ عَنِّي (٢٨) وَ
 أَسْأَلُكَ فِي أَنْ تُسَهِّلَ إِلَى رِزْقِي سَبِيلًا فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ابْتِدَائِكَ
 بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ وَ إِلْهَامِكَ الشُّكْرَ عَلَى الْإِحْسَانِ وَ الْإِنْعَامِ فَصَلَّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِهِ وَ سَهَّلْ عَلَى رِزْقِي وَ أَنْ تُقْنِعَنِي بِتَقْدِيرِكَ لِي وَ أَنْ
 تُرْضِيَنِي بِحِصْتِي فِيمَا قَسَّمْتَ لِي وَ أَنْ تَجْعَلَ مَا ذَهَبَ مِنْ جِسْمِي وَ
 غُمْرِي فِي سَبِيلِ طَاعَتِكَ إِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (٢٩) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنْ نَارٍ تَغْلِظُ بِهَا عَلَى مَنْ عَصَاكَ وَ تَوَعَّدُ بِهَا مَنْ صَدَفَ عَنْ
 رَضَاكَ وَ مِنْ نَارٍ نُورُهَا ظُلْمَةٌ وَ هَيْنَا أَلِيمٌ وَ بَعِيدُهَا قَرِيبٌ وَ مِنْ نَارٍ
 يَأْكُلُ بَعْضَهَا بَعْضٌ وَ يَصُولُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ (٣٠) وَ مِنْ نَارٍ تَدْرُ

Presented by: jafrilibrary.com

نیاز نہ ہو سکا تو تو نے میری نذرا بہترین ماکولات و مشروبات کو بنادیا۔ جسے تو نے اپنی اس کنیز کے جسم میں دوزدا دیا جس کے شکر میں مجھے جگدی تھی اور مجھے اس کے مرکز رحم میں دلیعت کر دیا تھا۔

(۲۵) حالانکہ اگر اس وقت مجھے میری طاقت کے حوالہ کر دیتا اور میری ہی قوت کے پرد کر دیتا تو ہر تدبیر مجھ سے الگ ہو جاتی اور ہر قوت مجھ سے دور بھاگ جاتی (۲۶) تو نے اپنے فضل سے ایک مہربان کرم فرمائی طرح مجھے نذرا عنایت کی اور مسلسل ایسا احسان کرتا رہا یہاں تک کہ میں اس منزل تک پہنچ گیا۔ نہ کبھی تیری نیکی سے محروم ہوا اور نہ تیرے بہترین سلوک میں کوئی تاخیر ہوئی۔ لیکن پھر بھی میرا بھروسہ مستحکم نہ ہوا اور میں برادر زیادہ مخداد کے لئے موقع نکالتا رہا (۲۷) شیطان نے بدگانی اور ضعف یقین کی ہنا پر میری زمام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے لہذا میں اس کی بدرین ہمسائی اور اپنی طرف سے اس کی اطاعت کی فریاد کر رہا ہوں (۲۸) اور اس کے تلاط سے تیری خناخت کا طلبگار ہوں اور اس بات کی بھی فریاد کر رہا ہوں کہ تو میرے رزق کے راست کو آسان کر دے تیرا شکر ہے اس بات پر کہ تو نے بلا مانگے ہی عظیم نعمتیں عطا فرمادی ہیں اور پھر ان احسانات و انعامات پر شکر ادا کر کے الہام بھی کر دیا ہے۔ لہذا اب محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور۔ میرے رزق کو آسان بنادے اور جو کچھ مقدار کیا ہے اس پر قائم ہنا دے اور میری قسمت کے حصہ پر مجھے راضی کر دے اور میری زندگی اور میری جسمانی طاقت کا مصرف اپنی اطاعت کے راست کو قرار دیدے کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

(۲۹) خدا میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں اس آگ سے جس کو تو نے نافرمانوں کیلئے بھڑکایا ہے اور اس کے ذریعہ اپنی رضا سے اخراج کرنے والوں کو تنبیہ کی ہے۔ وہ آگ جس کی روشنی بھی قریب ہے اور جس کا ایک حصہ دوسرا کو کھارہ ہے اور اس پر حملہ درہور ہے۔

(۳۰) وہ آگ ٹہڈیوں کو ریزہ ریزہ بنادیتی ہے اور اپنے باشندوں کو کھولتا پانی پلاتی ہے فریادی کو چھوڑتی نہیں ہے اور طالب رحم پھر بانی نہیں کرتی ہے کوئی فروتنی کا انطباع بھی کرے اور اس کے پرد بھی ہو جائے تو اس کے حق میں کوئی تخفیف نہیں کرتی ہے۔ اپنے باشندوں سے دردناک عذاب اور سخت دبال

الْعِظَامَ رَمِيمًا وَ تَسْقِي أَهْلَهَا حَمِيمًا وَ مِنْ نَارٍ لَا تُبْقِي عَلَىٰ مَنْ تَضَرَّعَ إِلَيْهَا وَ لَا تَرْحُمُ مَنْ اسْتَغْطَفَهَا وَ لَا تَقْدِرُ عَلَى التَّخْفِيفِ عَمَّا خَشَعَ لَهَا وَ اسْتَسْلَمَ إِلَيْهَا تَلْقَى سُكَانَهَا بِأَحَرٍ مَا لَدَنِيهَا مِنْ أَلْيَمِ النُّكَالِ وَ شَدِيدِ الْوَبَالِ (٣١) وَ أَغُوذُ بِكَ مِنْ عَقَارِهَا الْفَاغِرَةِ أَفْوَاهُهَا وَ حَيَاتُهَا الصَّالِقَةِ بِأَنْيابِهَا وَ شَرَابِهَا الَّذِي يُقْطَعُ أَمْعَاءَ وَ أَفْيَادَهَا سُكَانَهَا وَ يَنْزَعُ فُلُوبُهُمْ وَ أَسْتَهْدِيكَ لِمَا بَاعَدَ مِنْهَا وَ أَخْرَى عَنْهَا (٣٢) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ أَجْرِنِي مِنْهَا بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَقْلِنِي عَشَراتِي بِحُسْنِ إِقَالِتِكَ وَ لَا تَخْذُلْنِي يَا خَيْرَ الْمُجْرِيْنَ (٣٣) اللَّهُمَّ إِنْكَ تَقْنِي الْكُرْبَيْهَةَ وَ تُعْطِي الْحَسَنَةَ وَ تَفْعُلُ مَا تُرِيدُ وَ اتَّبِعْتَ عَلَىٰ كُلَّ شَيْءٍ قَدِيرًا (٣٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ إِذَا ذُكِرَ الْأَبْرَارُ وَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الْلَّيْلُ وَ النَّهَارُ صَلَاةً لَا يَنْقِطُعُ مَدْدُهَا وَ لَا يُحْصَى عَدُدُهَا صَلَاةً تَشَحَّنُ الْهَوَاءُ وَ تَمْلأُ الْأَرْضَ وَ السَّمَاءَ (٣٥) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَرْضَى وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِ بَعْدَ الرَّضَا صَلَاةً لَّا حَدَّ لَهَا وَ لَا مُنْتَهَىٰ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .



کے گرم ترین مصائب کے ساتھ ملاقات کرتی ہے۔ (۳۱) اور خدا یا میں تیری پناہ چاہتا ہوں جنم کے ان بچوؤں سے جو منہ بچلانے ہوئے ہیں اور ان سانپوں سے جو اپنے دانت گاڑ رہے ہوں گے۔ اور اس کھولتے ہوئے پانی سے جو اپنے باشندوں کے دل اور کلیج کو کاث ڈالے گا اور دل کو کھینچ کر چھیک دے گا۔

اور تیری ہدایت کا طالب ہوں ان امور کیلئے جو اس آگ سے دور بنا دیں اور اسے چینچے ہٹا دیں۔

(۳۲) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے فضل و رحمت سے بچائے اپنی مہربانیوں سے میری لغزشوں کو معاف کر دے اور اسے بہترین پناہ دینے والے مجھے لاوارث نہ چھوڑ دینا۔

(۳۳) کتو ہر برائی سے سے بچانے والا اور ہر نیکی کا عطا کرنے والا ہے جو چاہے وہ کر سکتا ہے تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(۳۴) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اس وقت جب نیک کرداروں کا ذکر کیا جائے اور محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جب تک روز و شب کی آمد و غفت برقرار رہے۔

اسی رحمت جو نضا کو معمور کر دے اور آسمان و زمین کی وسعتوں کو پھر دے۔

(۳۵) اللہ ان پر رحمت نازل کرے یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں۔ اور اس رضا کے بعد بھی ایسی رحمت نازل کرے جس کی کوئی حد اور انہتائی نہ ہو۔ اے بہترین رحم کرنے والے۔



(٣٣) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْاسْتِخَارَةِ

(١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِرُكَ بِعِلْمِكَ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
وَاقْضِ لِي بِالْخَيْرِ (٢) وَأَلْهِمْنَا مَعْرِفَةَ الْإِخْتِيَارِ وَاجْعُلْ ذَلِكَ ذَرِيعَةً
إِلَى الرَّضَا بِمَا قَضَيْتَ لَنَا وَ التَّسْلِيمُ لِمَا حَكَمْتَ فَأَرْزُخْ عَنَّا رَبِّ الْإِرْتِيَابِ
وَأَيْدُنَا بِيَقِينِ الْمُخْلِصِينَ (٣) وَ لَا تُسْمِنْنَا عَجَزُ الْمَعْرِفَةِ عَمَّا تَخَيَّرْتَ
فَنَغْمِطْ قَدْرَكَ وَ نَكْرَهْ مَوْضِعَ رِضاكَ وَ نَجْحَنَّ إِلَى الَّتِي هِيَ أَبْعَدُ مِنْ
خُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَ أَقْرَبُ إِلَى ضَدِّ الْعَاقِبَةِ (٤) حَبْبُ إِلَيْنَا مَا نَكْرَهُ مِنْ
قَضَائِكَ وَ سَهْلُ عَلَيْنَا مَا نَسْتَعْبِدُ مِنْ حُكْمِكَ (٥) وَأَلْهِمْنَا الْإِنْقِيَادَ
إِلَيْكَ أَوْرَدْتَ عَلَيْنَا مِنْ مَشِيتِكَ حَتَّى لَا نِحْبَبْ تَأْخِيرَ مَا عَجَلْتَ وَ
لَا تَفْجِيلَ مَا أَخْرَجْتَ وَ لَا نَكْرَهُ مَا أَحْبَبْتَ وَ لَا تَتَخَيَّرُ مَا كَرِهْتَ (٦) وَ اخْتِمْ
لَنَا بِالَّتِي هِيَ أَخْمَدُ عَاقِبَةً وَ أَكْرَمُ مَصِيرًا إِنَّكَ تُفِيدُ الْكَرِيمَةَ وَ تُعْطِي
الْجَسِيمَةَ وَ تَفْعُلُ مَا تُرِيدُ وَ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.



۳۳۔ طلب خیر کے سلسلہ سے آپ کی دعا

(۱) خدا یا میں تیرے علم سے خیر کا طلبگار ہوں لہذا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور میرے حق میں خیر کا فیصلہ فرمادے (۲) مجھے راہِ خیر اختیا کرنے کا الہام عطا فرم اور اسے ذریعہ قرار دیدے کہ میں تیرے فیصلے سے راضی ہو جاؤں اور تیرے حکم کے سامنے سرتسلیم ختم کر دوں۔

(۳) خدا یا مجھ سے شک اور شب کو زائل کر دے اور مخلصین جیسے یقین سے میری تائید فرمادے جو کچھ تو نے میرے لئے پسند فرمایا ہے اس کی معرفت سے عاجزی کا دھبہ میرے کروار پر نہ لگنے پائے کہ میں تیری قدر و منزلت کو سبک سمجھوں اور یہی رضا کی منزل سے ناراض ہو جاؤں اور اس شے کی طرف مائل ہو جاؤں جو حسن عاقبت سے بہت دور ہو اور ضد عائد سے بہت قریب ہو۔

(۴) ہم تیرے جس فیصلہ کو برا سمجھتے ہیں اسے محبوب بناؤ یا اور جس حکم کو دشوار تصور کرتے ہیں اسے آسان بنادے (۵) ہمیں اس مشیت کی اطاعت کا الہام عطا فرم جو تو نے ہم پر وارد کی ہے تاکہ جو چیز جلدی سامنے آجائے ہم اس کی تاخیر کے خواہاں نہ ہوں اور جو چیز دیر میں آئے اس کی عجلت کے طلبگار نہ ہوں۔ تیری اشیاء کو کروہ نہ سمجھیں اور تیری ناپسندیدہ چیزوں کو اختیار نہ کر لیں۔

(۶) ہمارا نجماں ایسا قرار دینا جس کی عاقبت قابل ستائش ہو، اور جس کا نتیجہ بہترین ہو کر تو عظیم نعمتوں کا افادہ فرماتا ہے اور بزرگترین عطیے عطا فرمادیتا ہے جو چاہتا ہے کر سکتا ہے اور ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔



(٣٢) وَ كَانَ مِنْ دُعَايَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا ابْتُلَى أَوْ رَأَى مُبْتَلًى

بِفَضْيَحَةِ بِذَنْبٍ

(١) أَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سِرِّكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَ مَعَافِتِكَ
 بَعْدَ خُبُرِكَ فَكُلُّنَا قَدِ افْتَرَقَ العَائِبَةَ فَلَمْ تَشْهَرْهُ وَ ارْتَكَبَ الْفَاحِشَةَ فَلَمْ
 تَفْضَحْهُ وَ تَسْتَرَ بِالْمَسَاوِيِّ فَلَمْ تَدْلُلْ عَلَيْهِ (٢) كَمْ نَهَى لَكَ قَدَّاْتِنَا
 وَ أَمْرِ قَدْ وَقَفْتَنَا عَلَيْهِ فَتَعَدَّيْنَا وَ سَيِّنَةُ اكْتَسِبَنَاها وَ خَطِيئَةُ ارْتَكَبَنَاها
 كُنْتَ الْمُطْلَعَ عَلَيْها دُونَ النَّاكِرِينَ وَ الْقَادِرَ عَلَى إِعْلَانِهَا فَوْقَ الْقَادِرِينَ
 كَانَتْ عَافِيَتُكَ لَنَا حِجَابًا دُونَ أَبْصَارِهِمْ وَ رَدْمًا دُونَ أَسْمَاعِهِمْ (٣)
 فَاجْعَلْ مَا سَرْتُ مِنَ الْعُورَةِ وَ أَخْفِيَتْ مِنَ الدَّخِيلَةِ وَ اعْظَمْ لَنَا وَ زَاجِرَ أَعْنَ
 سُوءِ الْحُلُقِ وَ اقْتِرَافِ الْخَطِيئَةِ وَ سَعِيَ إِلَى التَّوْبَةِ الْمَاحِيَّةِ وَ الْطَّرِيقِ
 الْمَحْمُودَةِ (٤) وَ قَرْبِ الْوَقْتِ فِيهِ وَ لَا تَسْمَنَا الْغَفْلَةَ عَنْكَ إِنَّا إِلَيْكَ
 رَاغِبُونَ وَ مِنَ الذُّنُوبِ تَائِبُونَ (٥) وَ صَلَّ عَلَى خَيْرِكَ اللَّهُمَّ مِنْ
 خَلْقِكَ مُحَمَّدٌ وَ عِتْرَتِهِ الصَّفَوَةُ مِنْ بَرِيَّكَ الطَّاهِرِينَ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ
 سَامِعِينَ وَ مُطِيعِينَ كَمَا أَمْرَتَ.



۳۲۔ منزل ابتلاء میں آجائے یا کسی کو گناہ اور رسوائی

میں بنتلا دیکھنے کے بعد آپ کی دعا

(۱) خدا یا تیری حمد ہے کہ تو علم کے بعد بھی پرده پوشی کرتا ہے اور اطلاع کے بعد بھی عافیت دیدتا ہے ہم سب نے عجیب دار کام کے ہیں لیکن تو نے ان کا اشتہار نہیں کیا اور برائیوں کا ارتکاب کیا ہے لیکن تو نے رسوائیں کیا اور برائیوں کی پرده پوشی کی تو تو نے لوگوں کو پڑھنیں بتایا۔

(۲) کتنی ہی جیزیں ہیں جن سے تو نے منع کیا اور ہم نے انجام دیا اور کتنے ہی ادامر ہیں جن کا ہمیں علم ہوا لیکن گے بڑھ گئے برائیوں کو حاصل کیا خطاؤں کا ارتکاب کیا، اور تو ہی تمام دیکھنے والے سے ہٹ کر دیکھتا رہا، اور سب سے زیادہ اعلان کرنے پر قادر ہو گئے باوجود تیری عافیت لوگوں کے سامنے جاپ بن گئی اور ان کا مولوں کے آگے روکا وٹ بن گئی۔

(۳) اب گذارش ہے کہ برائیوں کی اس پرده پوشی اور عیوب کی اس ستاری کو ہمارے لئے سامان نصحت بنا دے اور ہمیں اخلاق بد اور اختیار گناہ سے روک دے اور ہمیں توفیق دے کہ اس تو بہ کی طرف تیری کے ساتھ بڑھیں جو گناہوں کو محوكرنے والی ہو اور پسندیدہ راست کو اختیار کریں (۴) اور اس کے وقت کو قریب تر بنا دے اور ہم پر غفلت کا دھپہ نہ لگنے پائے ہم تیری ہی طرف متوجہ ہیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کر رہے ہیں۔

(۵) خدا یا اپنی تمام خلوقات میں پسندیدہ ترین فرد حضرت محمد اور ان کی پاکیزہ عترت پر صلوuat کرنے والا بنا دے جیسا تو نے حکم دیا ہے۔



(٣٥) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرِّضَا إِذَا نَظَرَ إِلَى

أَصْحَابِ الدُّنْيَا

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَضِيَ بِحُكْمِهِ شَهِدْتُ أَنَّ اللَّهَ قَسَمَ مَعَايِشَ
عِبَادِهِ بِالْعَدْلِ وَ أَخْذَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ بِالْفَضْلِ (٢) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ لَا تَفْتَنْنِي بِمَا أَعْطَيْتَهُمْ وَ لَا تَفْتَنْنِي بِمَا مَنَعْتَنِي فَاخْسُدْ
خَلْقَكَ وَ أَغْمِطْ حُكْمَكَ (٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ طَبِّ
بِقَضَائِكَ نَفْسِي وَ وَسِعْ بِمَوْاعِدِ حُكْمِكَ صَدْرِي وَ هَبْ لِي الشَّفَةَ لِاقْرَأْ
مَعْهَا بِأَنَّ قَضَاءَكَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَّا بِالْخِيرِ وَاجْعَلْ شُكْرِي لَكَ عَلَى
ما زَوَّيْتَ عَنِّي أَوْ فَرَّ مِنْ شُكْرِي إِيَّاكَ عَلَى مَا خَوَلْتَنِي (٤) وَ اغْصِنْنِي مِنْ
أَنْ أَظْنَ بِذِي عَدْمِ حَسَاسَةٍ أَوْ أَظْنَ بِصَاحِبِ ثَرَوَةٍ فَضْلًا فَإِنَّ الشَّرِيفَ مَنْ
شَرَفَتْهُ طَاعَتْكَ وَ الْعَزِيزُ مَنْ أَعْزَتْهُ عِبَادَتُكَ (٥) فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ
وَ مَتَعْنَا بِشَرَوْةٍ لَا تَنْفَدُ وَ أَيَّدْنَا بِعَزٍّ لَا يُفْقَدُ وَ أَسْرَخْنَا فِي مُلْكِ الْأَبَدِ
إِنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ تَلِدْ وَ لَمْ تُولَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَكَ
كُفُواً أَحَدٌ.



۳۵۔ اصحاب دنیا کو دلکھ کر رضاۓ الہی کے سلسلہ میں آپ کی دعا

- (۱) ساری حمد اللہ کے لئے ہے اور میں اس کے فیصلے سے راضی ہوں، میں گواہتی دیتا ہوں کہ اس نے بندوں کی معیشت انصاف کے ساتھ تقسیم کی ہے اور تما تخلوقات پر فضل کی ذمہ داری لے لی ہے۔
- (۲) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اس سے نہ آزمانا جو دوسروں کو دیا ہے اور انھیں اس سے نہ آزمانا جو مجھ کو نہ دے کر انھیں دے دیا ہے کہ میں تیری تخلوقات سے حسد کروں اور تیرے فیصلے کو غلط تصویر کروں۔
- (۳) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میرے نقش کو اپنے فیصلے مطمئن کر دے اور میرے سید کو اپنے فیصلوں کیلئے کشاوہ بنادے مجھے یہ عطا فرمادے کہ میں اس امر کا اقرار کروں کہ تیر افیصلہ ہمیشہ خیر ہی کے ساتھ جاری ہوتا ہے۔ اور پھر اس نعمت پر بنادہ شکریہ ادا کرنے کی توفیق دے جسے تو نے مجھ سے دور کھا ہے اس نعمت کی بُنیت جسے مجھے عطا فرمادیا ہے۔
- (۴) مجھے اس بات سے بچائے رکھنا کہ میں کسی غریب کے بارے میں ذات کا خیال پیدا کروں یا کسی دولت مند کو صاحب فضل تصویر کرنے لگوں کہ حقیقتاً شریف و ہی ہے جسے تیری اطاعت شرف بخشے اور عزیز و ہی ہے تیری عبادت صاحب عزت بنادے۔
- (۵) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اس ثبوت سے بہرہ مند کر دے جو تمام نہ ہو اور وہ عزت دیدے جو کم نہ ہو مجھے ملکِ ابد میں سیر و سیاحت کی نعمت عطا فرمادے کہ خدائے واحد و مکتا و بے نیاز ہے جس کا نہ کوئی پیٹا ہے اور نہ باپ اور نہ تیرا کوئی ہسرے۔



(٣٦) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا نَظَرَ إِلَى السَّحَابِ

وَ الْبَرْقِ وَ سَمِعَ صَوْتَ الرَّعدِ

(١) اللَّهُمَّ إِنَّ هَذِينَ أَيَّاتِكَ وَ هَذِينَ عَوْنَانِ مِنْ
أَغْوَانِكَ يَبْشِدُ رَانِ طَاعَتْكَ بِرَحْمَةٍ نَافِعَةٍ أَوْ نَقْمَةٍ ضَارَّةٍ فَلَا تُمْطِرْنَا
بِهِمَا مَطَرَ السَّوْءِ وَ لَا تُلْبِسْنَا بِهِمَا لِبَاسَ الْبَلَاءِ (٢) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ آتِرْنُ عَلَيْنَا نَفْعَ هَذِهِ السَّحَابَ وَ بَرَكْتَهَا وَ اصْرُفْ عَنَّا
أَذَاهَا وَ مَضَرَّهَا وَ لَا تُصْبِنَا فِيهَا بِأَفَةٍ وَ لَا تُرْسِلْ عَلَىٰ مَعَايِشِنَا عَاهَةً (٣)
اللَّهُمَّ وَ إِنْ كُنْتَ بَعْثَثَنَا نَقْمَةً وَ أَرْسَلْتَنَا سُخْطَةً فَإِنَّا نَسْتَجِيرُكَ مِنْ
غَضَبِكَ وَ نَبْتَهِلُ إِلَيْكَ فِي سُؤَالِ عَفْوِكَ فَمِنْ إِلَالَفَضْبِ إِلَى
الْمُشْرِكِينَ وَ أَدْرِرْحِي نَقْمَتِكَ عَلَى الْمُلْحِدِينَ (٤) اللَّهُمَّ أَذْهِبْ مَخْلَلَ
بِلَادِنَا بِسُقْنَاكَ وَ أَخْرِجْ وَ حَرْ صُدُورِنَا بِرُزْقِكَ وَ لَا تَشْغُلْنَا عَنْكَ
بِغَيْرِكَ وَ لَا تُقْطِعْ عَنْ كَافِنَا مَآذَةً بِرُكَّ فَإِنَّ الْغَنِيًّا مِنْ أَغْنِيَّتْ وَ إِنَّ
السَّالِمَ مِنْ وَقْيَتْ (٥) مَا عِنْدَ أَحَدٍ ذُونَكَ دِفَاعٌ وَ لَا يَأْخِدْ عَنْ
سَطْوَتِكَ امْتِنَاعٌ تَحْكُمُ بِمَا شِئْتَ عَلَىٰ مَنْ شِئْتَ وَ تَقْضِي بِمَا أَرَدْتَ
فِيمَنْ أَرَدْتَ (٦) فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ مَا وَقَيْتَنَا مِنَ الْبَلَاءِ وَ لَكَ الشُّكْرُ

۳۶۔ ابر و برق کو دیکھ کر اور گرج کی آواز سن کر آپ کی دعا

- (۱) خدا یا یہ تیری نشانیوں میں سے دونوں نشانیاں ہیں اور تیرے نظام کے مدگاروں میں سے دو مددگار ہیں جو تیری اطاعت کی طرف نفع بخش رحمت یا نقصان دہ عذاب لے کر قدم بڑھاتے ہیں لہذا ہم پر عذاب کی بارش نہ ہونے پائے اور ہمیں بلااؤں میں نہ ڈھانک دیا جائے۔
- (۲) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہم پر ان پادلوں کی منفعت و برکت کو بر سادے اور ان کی اذیت و مضرات کو ہم سے دور کر دے۔ ہمیں ان کی کسی آفت میں بنتا نہ کرنا اور ہماری معیشت پر ان کی بیماری نازل نہ ہونے پائے۔
- (۳) خدا یا اگر تو نے ان پادلوں کو عذاب یا ناراضکی ای ملامت ہنا کہ بھیجا ہے تو ہم تیرے غصب سے پناہ چاہتے ہیں اور تیری معافی کے طلبگار ہیں تو اپنے غصب کا رخ مشرکین کی طرف موڑ دے اور اس انتقام کی چکلی کو بے دینوں پر چلاوے۔
- (۴) خدا یا ہمارے شہروں کی قحط سالی کو اپنی سیرابی سے دور کر دے اور ہمارے دلوں کے رنج کو اپنے رزق سے زائل کر دے ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہونے دینا۔
- (۵) اور ہماری جماعت سے نیکیوں کے سرچشمہ کو قلعہ نہ کر دینا حقیقتاً غنی وہی ہے جسے تو غنی بنا دے اور سالم وہی ہے جسے تو آفتوں سے بچا لے۔
- (۶) تیرے بغیر کسی کے پاس قوت دفاع نہیں ہے اور تیری سطوت سے کوئی نجٹیں سکتا ہے تو جو حکم چاہتا ہے اور جس پر چاہتا ہے نافذ کر دیتا ہے، اور جہاں چاہتا ہے اپنے ارادہ کو حقیقی بنا دیتا ہے۔
- (۷) ساری حمد تیرے لئے ہے کہ تو نے بلااؤں سے چالیا ہے اور سارا شکر تیرے لئے ہے کہ تو

عَلَىٰ مَا خَوَّلْنَا مِنَ النَّعْمَاءِ حَمْدًا يُخَلِّفُ حَمْدَ الْحَامِدِينَ وَرَآءَهُ حَمْدًا
يَفْلَأَ أَرْضَهُ وَسَمَاءَهُ (۷) إِنَّكَ الْمَنَانُ بِجَسِيمِ الْمَنَنِ الْوَهَابُ لِعَظِيمِ
النَّعْمِ الْقَابِلُ يَسِيرُ الْحَمْدَ الشَّاكِرُ قَلِيلُ الشُّكْرِ الْمُخْسِنُ الْمُجْمَلُ ذُو
الطُّولِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّيَ الْمَصِيرُ.



Presented by: jafrilibrary.com



نے فتحیں عطا کر دی ہیں۔ اور یہ وہ حمد ہے جو تمام حمد کرنے والوں کی حمد کو چیخھے چھوڑ دے اور زمین و آسمان کی وسعتوں کو بھردے۔

(۷) بے شک تو بڑی نعمتوں سے احسان کرنے والا اور عظیم احسانات کا عطا کرنے والا ہے۔

تحمودی سی حمد کو قبول کر لیتا ہے اور معمولی شکریہ کی بھی قدر کرتا ہے تو احسان کرنے والا، تیکیاں عطا کرنے والا اور صاحب جود و کرم ہے اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے سب کی بازگشت تیری ہی طرف ہے۔



(٧٣) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا اغْتَرَفَ بِالْتَّقْصِيرِ

عَنْ تَأْدِيَةِ الشُّكْرِ

(١) اللَّهُمَّ إِنَّ أَحَدًا لَا يَنْلَغُ مِنْ شُكْرِكَ غَايَةً إِلَّا حَصَلَ عَلَيْهِ مِنْ
إِحْسَانِكَ مَا يُلْزِمُهُ شُكْرًا (٢) وَ لَا يَنْلَغُ مَيْلَغًا مِنْ طَاعَتِكَ وَ إِنِّي جَهَدْتُ
إِلَّا كَانَ مُقْصِرًا دُونَ اسْتِحْقَاقِكَ بِفَضْلِكَ (٣) فَأَشْكُرُ عِبَادِكَ عَاجِزًا
عَنْ شُكْرِكَ وَ أَعْبُدُهُمْ مُقْصِرًا عَنْ طَاعَتِكَ (٤) لَا يَجُبُ لِأَحَدٍ أَنْ تَغْفِرَ
لَهُ بِاسْتِحْقَاقِهِ وَ لَا أَنْ تَرْضِيَ عَنْهُ بِاسْتِيْجَابَتِهِ (٥) فَمَنْ غَفَرْتَ لَهُ
فِي طَوْلِكَ وَ مَنْ رَضِيَتْ عَنْهُ فِي فِضْلِكَ (٦) تَشْكُرُ يَسِيرًا مَا شَكَرْتَهُ وَ
تُثْبِتُ عَلَى قَلِيلٍ مَا تُطِعُ فِيهِ حَتَّى كَانَ شُكْرُ عِبَادِكَ الَّذِي أَوْجَبْتَ عَلَيْهِ
ثَوَابَهُمْ وَ أَغْظَمْتَ عَنْهُ جَزَاءَهُمْ أَمْرًا مَلْكُوا اسْتِطَاعَةً الْإِمْتَنَاعِ مِنْهُ
ذُونَكَ فَكَا فَيْتَهُمْ أَوْ لَمْ يَكُنْ سَبِيلًا بِيَدِكَ فَجَازَتْهُمْ (٧) بِلْ مَلْكُكَ يَا
إِلَهِي أَمْرُهُمْ قَبْلَ إِنْ يَمْلِكُوا عِبَادَتَكَ وَ أَغْدَدْتَ ثَوَابَهُمْ قَبْلَ أَنْ يُفِيضُوا
فِي طَاعَتِكَ وَ ذَلِكَ أَنْ سُتُّكَ الْإِفْضَالُ وَ عَادَتَكَ الْإِحْسَانُ وَ
سَبَيْلَكَ الْعَفْوُ (٨) فَكُلُّ الْبَرِيَّةِ مُعْتَرِفٌ بِأَنَّكَ غَيْرُ ظَالِمٍ لِمَنْ عَاقَبْتَ وَ
شَاهِدَةٌ بِأَنَّكَ مُتَفَضِّلٌ عَلَى مَنْ عَافَيْتَ وَ كُلُّ مُقْرَرٌ عَلَى نَفْسِهِ بِالْتَّقْصِيرِ

۳۷۔ اداۓ شکر میں کوتاہی کے اعتراف کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا کوئی بھی شخص جب تیرے شکر کی کسی حد تک پہنچتا ہے تو تیرا ایسا احسان حاصل ہو جاتا ہے کہ پھر شکر واجب ہو جاتا ہے (۲) اور کوشش کرنے کے بعد جب تیری اطاعت کی کسی منزل تک پہنچتا ہے تو تیرے حقوق کے سامنے مقصري نظر آنے لگتا ہے۔

(۳) تیرے بندوں میں سب سے زیادہ شکر کرنے والا بھی تیرے شکر سے عاجز ہے (۴) اور سب سے زیادہ عبادت کرنے والا بھی اطاعت کی منزل میں کوتاہی کرنے والا ہے (۵) کوئی اس بات کا حقدار نہیں ہے کہ اس کے اتحاقاً کی بنا پر اسے بخش دیا جائے یا اس کے حقدار ہونے کی بنا پر تو اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

(۶) تو یہ تیرا احسان ہے تو معمولی شکر یہ کی بھی نہ کرتا ہے اور تھوڑے سے عمل اطاعت پر بھی ثواب دیدیتا ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے تیرے بندوں کا وہ شکر جس پر تو نے ثواب کو لازم قرار دے دیا ہے اور عظیم ترین جزا دیدی ہے کوئی ایسا امر جس سے وہ باز رہ سکتے تھے تو تو نے ان کے اختیار کا بدله دیدیا ہے یا اس کا اختیار تیرے ہاتھ میں نہیں تھا تو تو نے جزا عنایت کر دی ہے۔

(۷) جب کہ ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ میرے کردار تو ان کے اختیار عبادت کے پہلے سے خود ان کا صاحب اختیار ہے اور تو نے ان کے مسلسل اطاعت کرنے سے پہلے ہی ان کا ثواب مہیا کر دیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تیری سیرت فضل و کرم ہے اور تیری عادت احسان ہے اور تیرا راست معاف کر دینے کا ہے۔

(۸) ساری مخلوقات اس بات کی معرفت ہے کہ تو جس پر بھی عذاب کرتا ہے ظلم نہیں کرتا ہے اور جسے بھی عافیت دیتا ہے اس پر کرم کرتا ہے سب تیرے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہیوں کے مistrف ہیں۔

غَمَّا اسْتَوْجَبْتَ (٩) فَلَوْلَا أَنَّ الشَّيْطَانَ يَخْتَدِعُهُمْ عَنْ طَاعَتِكَ
 مَا عَصَاكَ عَاصِي وَلَوْلَا أَنَّهُ صَوْرَ لَهُمُ الْبَاطِلُ فِي مِثَالِ الْحَقِّ مَا ضَلَّ عَنْ
 طَرِيقَكَ ضَالٌ (١٠) فَسُبْحَانَكَ مَا أَبَيَنَ كَرَمَكَ فِي مُعَامَلَةِ مَنْ
 أطَاعَكَ أَوْ عَصَاكَ تَشْكُرُ لِلْمُطْبِعِ مَا أَنْتَ تَوَلَّتَهُ لَهُ وَتُمْلِي لِلْعَاصِي
 فِيمَا تَمْلِكُ مُعَاجَلَةً فِيهِ (١١) أَغْطَيْتَ كُلَّاً مِنْهُمَا مَا لَمْ يَجِدْ لَهُ وَ
 تَفَضَّلْتَ عَلَى كُلِّ مِنْهُمَا بِمَا يَقْصُرُ عَمَلُهُ عَنْهُ (١٢) وَلَوْ كَافَاكَ الْمُطْبِعَ
 عَلَى مَا أَنْتَ تَوَلَّتَهُ لَأُوْشَكَ أَنْ يَقْدِدْ ثَوَابَكَ وَأَنْ تَزُولَ عَنْهُ نِعْمَتُكَ
 وَلَكِنَّكَ بِكَرَمِكَ حَذَرْتَهُ عَلَى الْمُدَّةِ الْقَصِيرَةِ الْفَانِيَةِ بِالْمُدَّةِ الطَّوِيلَةِ
 الْخَالِدَةِ وَعَلَى الْعَایَةِ الْقَرِيبَةِ الرَّازِلَةِ بِالْغَایَةِ الْمَدِيدَةِ الْبَاقِيَةِ (١٣) ثُمَّ لَمْ
 تَسْمُمْ الْقِصَاصَ فِيمَا أَكَلَ مِنْ رِزْقِكَ الَّذِي يَقْوِي بِهِ عَلَى طَاعَتِكَ وَ
 لَمْ تَخْمِلْهُ عَلَى الْمُنَاقَشَاتِ فِي الْأَلَالِتِ الَّتِي تَسْبِبُ بِاسْتِعْمَالِهَا إِلَى
 مَغْفِرَتِكَ وَلَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ بِهِ لَذَهَبَ بِجَمِيعِ مَا كَدَحَ لَهُ وَ جُمِلَةُ مَا سَعَى
 فِيهِ جَزِاءً لِلصُّفْرِيِّ مِنْ أَيْادِيكَ وَ مِنْكَ وَ لَبِقَيَ رَهِينًا بَيْنَ يَدِيكَ
 بِسَائِرِ نِعْمَكَ فَمَتَّ كَانَ يَسْتَحِقُ شَيْئًا مِنْ ثَوَابِكَ لَامْتَى (١٤) هَذَا يَا
 إِلَهِي حَالٌ مَنْ أطَاعَكَ وَ سَبِيلٌ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فَأَمَّا الْعَاصِي أَمْرَكَ وَ
 الْمُوَاقِعُ نَهِيَكَ فَلَمْ تُعَاجِلْهُ بِنَقْمَتِكَ لِكَنِّي يَسْتَبِدُ بِحَالِهِ فِي
 مَغْصِيَكَ حَالٌ إِلَانَابَةٌ إِلَيْكَ طَاعَتِكَ وَ لَقَدْ كَانَ يَسْتَحِقُ فِي أَوَّلِ

- (۹) کہ اگر شیطان انھیں راہ اطاعت میں وحکمت دیتا تو کوئی ایک بھی معصیت کرنے والا نہ ہوتا اور اگر وہ باطل کوئن کی شکل میں پیش نہ کر دیتا تو کوئی ایک بھی تیرے راستے سے بھکلنے والا نہ ہوتا۔
- (۱۰) تو پاک و پاکیزہ ہے تیرا کرم اطاعت گذاروں کو ان اعمال کی جزا دیتا ہے جس کی تو نے خود توفیق دی ہے اور معصیت کاروں کو وہاں بھی ذمیل دے دیتا ہے جہاں علاج کا اختیار تیرے ہاتھ میں تھا۔
- (۱۱) تو نے دونوں کو وہ دیا ہے جو ان کا حق نہیں تھا اور دونوں پر اس قدر کرم کیا ہے جس سے ان کا عمل یقیناً کرم تھا۔
- (۱۲) اگر تو اطاعت گذار کو اس حساب سے جزا دیتا کہ تو نے ہی توفیق دی ہے۔ تو قریب تھا کہ وہ تیرے ثواب سے محروم ہو جاتا اور اس سے تیری نعمتیں زائل ہو جاتیں۔ لیکن تو نے اپنے کرم سے ایک مختصر فانی مدت کے مقابلہ میں ایک طویل اور کم ^{کم} مدت عنایت فرمادی ہے اور بہت جلد زائل ہو جانے والی انتہاء کے مقابلہ میں ہمیشہ باقی رہنے والی انتہاء عنایت فرمادی ہے۔
- (۱۳) پھر اس کے بعد تو نے اس رزق کا بھی حساب نہ کیا جسے کھا کر اطاعت کی قوت پیدا کی تھی اور ان آلات و ادوات کا بھی بارہنہ ڈالا جنہیں استعمال کر کے مغفرت کا راستہ پیدا کیا تھا کہ اگر ایسا کردیتا تو ساری محنتیں ختم ہو جاتیں اور ساری کوششیں تمام ہو جاتیں صرف تیری کسی ایک چھوٹی سی نعمت کے مقابلہ میں اور وہ باقی تمام نعمتوں کا گروہ ہی رہ جاتا ہے بھلا دہ کب تیرے کسی ثواب کا انتھاق پیدا کرتا اور ہر گز نہیں کر سکتا تھا۔
- (۱۴) خدا یا یہ تو اس کا حال ہے جو اطاعت کرنے والا ہے اور یہ اس کا انجام ہے جو عیادت کرنے والا ہے اس کے بعد جو تیرے امر کی تافرانی کرنے والا اور تیری نبی کے بعد بھی عمل کرنے والے ہیں۔

مَا هُمْ بِعُضِيَّاتِكَ كُلُّ مَا أَغْدَدْتَ لِجَمِيعِ خَلْقِكَ مِنْ عَقُوبَاتِكَ (١٥)
 فَجَمِيعُ مَا أَخْرَثَ عَنْهُ مِنَ الْعَذَابِ وَأَبْطَأَتِ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ سَطْوَاتِ النَّقْمَةِ
 وَالْعِقَابِ تَرْكُ مِنْ حَقِّكَ وَرِضَى بِدُونِ وَاجِبَكَ (١٦) فَمَنْ أَكْرَمْ
 يَا إِلَهِي مِنْكَ وَمَنْ أَشْقَى مِمَّنْ هَلَكَ عَلَيْكَ لَا مَنْ فَتَارَكَتْ أَنْ
 تُوصَفَ إِلَّا بِالْإِحْسَانِ وَكَرُمْتَ أَنْ يُخَافَ مِنْكَ إِلَّا الْعَدْلُ لَا يُخَشَّى
 جَوْرُكَ عَلَى مَنْ عَصَاكَ وَلَا يُخَافُ إِغْفَالُكَ ثَوَابَ مَنْ أَرْضَاكَ
 فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَهَبْ لَيْ أَمْلَى وَزِدْنِي مِنْ هُدَاكَ مَا أَصْلَى بِهِ
 إِلَى التَّوْفِيقِ فِي عَمَلِي أَنْكَ مَنَانٌ كَرِيمٌ.



Presented by: jafrilibrary.com



(۱۵) تو نے ان پر بھی جلدی عذاب نہ کیا کہ معصیت کے حالات کو طاعت اور توبہ کے حالت میں تبدیل کر لیں۔

حالانکہ وہ پہلے ہی گناہ کے ارادہ میں ان تمام عقوبات کے حقدار ہو چکے تھے جو تو نے مخالوقات کے لئے مہیا کی ہیں تو جس قدر عذاب بھی تو نے ٹال دیا ہے اور جس انتقام و عذاب کے حملوں میں تاخیر کر دی ہے وہ سب اپنے حق کو چھوڑ دیئے اور اپنے لازم سے کم پر راضی ہو جانے کے مترادف ہے بھلا کون ایسا مالک ہے جو تھے سے زیادہ کریم ہوا اور کون اس سے زیادہ بدجنت ہے جو ان حالات کے بعد بھی ہلاک ہو جائے۔ واقعہ کوئی نہیں ہے۔

(۱۶) تو بڑا بابر کرت ہے کہ احسان کے علاوہ تیری کوئی توصیف نہیں ہے اور اس قدر کریم ہے کہ تیرے عدل کے علاوہ کسی چیز سے ڈرے کامکان نہیں ہے تھجھ سے گناہگاروں کے بارے میں بھی ظلم کا اندر یہ نہیں ہے اور راضی کر لینے والوں کے ثواب سے نعمت کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔۔ لہذا باب محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمادی اور مجھے میری آرزوں کو عنایت فرمادے اور اپنی ہدایت میں وہ اضافہ فرمادے کہ میں تو نہیں عمل تک پہنچ جاؤں۔

پیشک تو بڑا احسان کرنے والا اور کریم ہے۔



(٣٨) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَيْانَهُ فِي الْإِغْتِذَارِ مِنْ تَبِعَاتِ الْعِبَادِ

وَ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي حُقُوقِهِمْ وَ فِي فَكَاكِ رَقْبَتِهِ مِنَ النَّارِ

(١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْتَذِرُ إِلَيْكَ مِنْ مَظْلومٍ ظُلْمٌ بِحُضُرَتِي فَلَمْ
أُنْصُرُهُ وَ مِنْ ذِي مَعْرُوفٍ أُسْدِي إِلَيْهِ فَلَمْ أُشْكُرْهُ وَ مِنْ مُسَيِّءٍ اغْتَذَرَ إِلَيْهِ فَلَمْ
أُغْدِرْهُ وَ مِنْ ذِي فَلَقَةٍ سَأَلَنِي فَلَمْ أُثْرِزْهُ وَ مِنْ حَقٍّ ذِي حَقٍّ لَزِمَنِي لِمُؤْمِنٍ
فَلَمْ أُوْفِرْهُ وَ مِنْ غَيْبٍ مُؤْمِنٍ لَكُمْ لَيْ فَلَمْ أُسْتُرْهُ وَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ عَرَضْ لَيْ
فَلَمْ أُهْجِرْهُ (٢) أَغْتَذِرُ إِلَيْكَ يَا إِلَهِي مِنْهُنَّ وَ مِنْ نَظَائِرِهِنَّ اغْتَذَارٌ نَدَامَةٌ
يَكُونُ وَاعِظًا لِمَا بَيْنَ يَدَيِّ مِنْ أَشْبَاهِهِنَّ (٣) فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلَهِ
وَاجْعَلْ نَدَامَتِي عَلَى مَا وَقَعْتُ فِيهِ مِنَ الزَّلَاتِ وَ عَزْمِي عَلَى تَرْكِ مَا
يَعْرِضُ لَيِّ مِنَ السَّيِّئَاتِ تَوْبَةً تُوجِبُ لِي مَحْبَّتِكَ يَا مُحَبَّ التُّوَابِينَ.



۳۸۔ بندوں کی ذمہ داریوں اور ان کے حقوق میں کوتا ہی کی مذکورت

اور آتش جہنم سے آزادی کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا میں اس مظلوم کے بارے میں مذکورت خواہ ہوں جس پر میرے سامنے ظلم کیا گیا اور میں نے اس کی مدونہ کی اور ان نیکیوں کے بارے میں معافی چاہتا ہوں جو مجھے عطا کی گئی اور میں نے ان کا شکر یہ ادا نہیں کیا اور ان غلط کاروں کے بارے میں طالب غفوہ ہوں جنہوں نے مجھ سے مذکورت کی اور میں نے انھیں معاف نہیں کیا اور ان مغلسوں کے بارے میں شرمند ہوں جنہوں نے مجھ سے سوال کیا اور میں نے انھیں اپنے اوپر مقدم نہیں کیا۔ اور ان سما جان حق کے بارے میں معافی کا طلبگار ہوں جن کا حق مجھ پر لازم تھا اور میں نے ادا نہیں کیا اور مومنین کے ان نیکیوں کے بارے میں بھی جو معلوم ہوئے تو میں نے ان کی پرده پوشی نہیں کی اور ہر اس گناہ کے بارے میں جو سامنے آیا اوسی نے اس ترک نہیں کیا۔

(۲) خدا یا ان تمام گناہوں سے اور ایسے تمام گناہوں سے میری مذکورت، شرمندگی کی مذکورت ہے تاکہ وہ مجھے ایسے دوسرے جرام سے روک سکے۔

(۳) الہذا خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری گذشتہ لغفرشوں کے بارے میں نداشت اور آئندہ سامنے آنے والی برائیوں کے بارے میں ترک کر دینے کے ارادہ کو ایسی توپہ بنادے جو تیری مجبت کو لازم قرار دیدے کہ تو توبہ کرنے والوں کو دوست رکھنے والا ہے۔



(٣٩) وَ كَانَ مِنْ دُعَايَهِ عَنِ النَّاسِ فِي طَلْبِ الْعَفْوِ وَ الرَّحْمَةِ

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَكْبِرْ شَهْوَتِي عَنْ كُلِّ مَحْرُومٍ
وَأَرْوِ حِرْصِي عَنْ كُلِّ مَأْتِيمٍ وَأَمْنَغِني عَنْ أَذِي كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَمُسْلِمٍ
وَمُسْلِمَةٍ (٢) اللَّهُمَّ وَأَيْمًا عَبْدِنَالِ مِنِي مَا حَظِرْتَ عَلَيْهِ وَأَنْتَهَكَ مِنِي
مَا حَجَزْتَ عَلَيْهِ فَمَضِي بِظَلَامَتِي مَيَّنَا أَوْ حَصَلْتَ لِي قِبْلَهُ حَيَا فَاغْفِرْ لَهُ مَا
أَلْمَ بِهِ مِنِي وَأَغْفِلْ لَهُ عَمَّا أَذْبَرَ بِهِ عَنِي وَلَا تَقْفَهُ عَلَى مَا رَتَكَبَ فِيَ وَ
لَا تُكْشِفَهُ عَمَّا اكْتَسَبَ بِي وَاجْعَلْ مَا سَمَحْتَ بِهِ مِنْ الْعَفْوِ عَنْهُمْ وَ
تَبَرَّغْتَ بِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ كَمَا صَدَقَاتِ الْمُتَصَدِّقِينَ وَأَغْلَى
صِلَاتِ الْمُتَقَرِّبِينَ (٣) وَعَوْضَنِي مِنْ عَفْوِي عَنْهُمْ عَفْوَكَ وَمِنْ دُعَايَي
لَهُمْ رَحْمَتَكَ حَتَّى يَسْعَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْا بِفَضْلِكَ وَيَنْجُو كُلُّ مِنَ
بِمَنْكَ (٤) اللَّهُمَّ وَأَيْمًا عَبْدِ مِنْ عَبِيدِكَ أَذْرَكَهُ مِنِي دَرَكُ أَوْ مَسَّهُ
مِنْ نَاحِيَتِي أَذِي أَوْ لِحَقَهُ بِي أَوْ بِسَبِبي ظُلْمٌ فَفُتُّهُ بِحَقِّهِ أَوْ سَبَقْتُهُ بِمَظْلِمَتِهِ
فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَرْضِهِ عَنِي مِنْ وُجْدِكَ وَأَوْفِهِ حَقَهُ مِنْ
عِنْدِكَ (٥) ثُمَّ قِنِي مَا يُوْجِبُ لَهُ حُكْمُكَ وَخَلَضَنِي مِمَّا يَحْكُمُ بِهِ
عَذْلُكَ فَإِنَّ قُوَّتِي لَا تَسْتَقِلُ بِنِقْمَتِكَ وَإِنَّ طَاقَتِي لَا تَنْهَضُ بِسُخْطِكَ
فَإِنَّكَ إِنْ تُكَافِنِي بِالْحَقِّ تُهْلِكُنِي وَإِلَّا تَغْمَدْنِي بِرَحْمَتِكَ تُوْقِنِي.

۳۹۔ طلب عفو و رحمت کے بارے میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری خواہش نفس کو ہر حرام کی منزل میں توڑ دے اور میری لائچ کا رخ ہرگناہ سے موڑ دے اور مجھے ہر مومن و مونمن اور ہر مسلم و مسلمہ کی اذیت سے محفوظ رکھنا۔ (۲) اور خدا یا اگر کسی بندہ کی طرف سے مجھ تک وہ اذیت پہنچی ہے جسے تو نے منوع قرار دیا تھا یا اس طرح ہٹ کر رحمت کی ہے جس طرح تو نے حرام قرار دیا تھا اور وہ اس مظلوم کو لے کر مر گیا ہے یا زندگی ہی میں میرا کوئی حق اس کے میرے ذمہ رہ گیا ہے تو اس کے میرے ساتھ غلط بر تاد کو بخش دے اور جو حق لے کر چلا گیا ہے اسے معاف کر دے اس کا حساب ان اعمال پر نہ کرنا جو میرے ساتھ انجام دیئے ہیں اور اس کی ان برائیوں کا اظہار نہ کرنا جو میرے حق میں انجام دیں۔

(۳) اس کے بعد جو میں نے معاف کر دینے میں فیاضی کا ملیا ہے اور عفو و درگذار کی پیش کش کی ہے اس عمل کو کار خیر کرنے والوں کا بہترین کار خیر اور صاحبان تقرب کا بلند ترین و سیلہ قرار دیدیں اور میرے معاف کر دینے کے عوض تو مجھے معاف کر دینا اور میری دعا کے بد لے مجھے رحمت عطا فرماتا کہ ہم سب تیرے نفل سے خوش نصیب ہو جائیں اور ہر ایک کو تیرے احسان کے طفیل نجات مل جائے۔

(۴) اور خدا یا اگر تیرے کسی بندہ تک میری طرف سے کوئی مصیبت پہنچی ہو یا میری جانب سے کوئی اذیت پہنچ گئی ہو اور میری ذات سے یا میرے سبب سے کوئی ظلم ہو گیا ہو کہ اس کا کوئی حق فوت ہو گیا ہو یا میں اس کے حق میں حد سے آگے بڑھ گیا ہوں تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اپنے عطیہ کے ذریعہ سے مجھ سے راضی کر دے اور اس کے حق کو میری طرف سے کامل طور پر عطا فرمادے اس کے بعد مجھے اس عذاب سے بچالیتا جسے تیرے فیصلہ نے لازم قرار دیا ہے (۵) اور اس مصیبت سے محفوظ کر دینا جس کا فیصلہ تیرے عدل نے کیا ہے کہ میری طاقت تیرے انتقام کا بوجنہیں اٹھا سکتی ہے اور میری قوت

(٦) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْهُبُكَ يَا إِلَهِي مَا لَا يَنْقُضُكَ بَذْلُهُ وَ أَسْتَحْمِلُكَ مَا
لَا يَنْهَضُكَ حَمْلُهُ (٧) أَسْتَوْهُبُكَ يَا إِلَهِي نَفْسِي الَّتِي لَمْ تَخْلُقْهَا لِتَمْتَعَ
بِهَا مِنْ سُوءٍ أَوْ لِتَطْرُقَ بِهَا إِلَى نَفْعٍ وَ لَكِنْ أَنْشَأَتْهَا إِثْبَاتًا لِقُدْرَتِكَ عَلَى
مِثْلِهَا وَ احْتِجَاجًا بِهَا عَلَى شُكْلِهَا (٨) وَ أَسْتَحْمِلُكَ مِنْ ذُنُوبِي مَا قَدْ
بَهَظَنِي حَمْلُهُ وَ أَسْتَعِينُ بِكَ عَلَى مَا قَدْ فَدَحَنِي ثِقلُهُ (٩) فَصَلُّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَهَبْ لِنَفْسِي عَلَى ظُلْمِهَا نَفْسِي وَ وَكُلْ رَحْمَتَكَ
بِاِحْتِمَالِ إِصْرِي فَكُمْ قَدْ لَحِقَّتْ رَحْمَتَكَ بِالْمُسْتَهِنِينَ وَ كُمْ قَدْ شَمِلَ
عَفْوُكَ الظَّالِمِينَ (١٠) فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاجْعَلْنِي أُسْوَةً مَنْ قَدْ
أَنْهَضْتَهُ بِتَجَاوِزِكَ عَنْ مَصَارِ الْحَاطِئِينَ وَ خَلَضْتَهُ بِتَوْفِيقِكَ مِنْ
وَرَطَاتِ الْمُجْرِمِينَ فَأَاصْبَحَ طَلِيقَ عَفْوِكَ مِنْ إِسَارِ سُخْطِكَ وَ عَتِيقَ
صُنْعَكَ مِنْ وَثَاقِ عَدْلِكَ (١١) إِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ ذَلِكَ يَا إِلَهِي تَفْعَلْهُ
بِمَنْ لَا يَجْحَدُ اسْتِحْقَاقَ عَقُوبَتِكَ وَ لَا يُرِيَءُ نَفْسَهُ مِنْ اسْتِجَابَ
نِقَمَتِكَ (١٢) تَفْعَلْ ذَلِكَ يَا إِلَهِي بِمَنْ خَوْفَهُ مِنْكَ أَكْثَرُ مِنْ طَمَعِهِ
فِيهِ وَ بِمَنْ يَأْسَهُ مِنَ النَّجَاهَةِ أَوْ كَدُّ مِنْ رَجَاهِهِ لِلْخَلاصِ لَا أَنْ يَكُونَ يَائِسًا
قُنُوطًا أَوْ أَنْ يَكُونَ طَمَعَةً اغْتِرَارًا بِلْ لَقْلَةَ حَسَنَاتِهِ بَيْنَ سَيِّئَاتِهِ وَ ضَعْفُ
حُجَّجِهِ فِي جَمِيعِ تَبِعَاتِهِ (١٣) فَأَمَّا أَنْتَ يَا إِلَهِي فَأَهْلٌ أَنْ لَا يُغْتَرِّبَكَ
الصَّدِيقُونَ وَ لَا يَأْسَ مِنْكَ الْمُجْرِمُونَ لَا إِنْكَ الرَّبُّ

تیری ناراضکی کو برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ (۶) خدا یا میں تجھ سے وہ مانگ رہا ہوں جس کے دیدینے سے
تیرے بیہاں کوئی کمی نہ ہوگی اور تجھ پر وہ بارہال رہا ہوں جس کے اخہانے سے تو تمکن نہیں سکتا ہے۔
(۷) میں تجھ سے اپنا وہ نفس مانگ رہا ہوں جسے تو نے اس لئے نہیں خلق کیا ہے کہ اس کے ذریعہ اپنے کو
کسی براہی سے بچائے یا کسی فائدہ تک پہنچنے کا راستہ بنائے۔ بلکہ صرف اس لئے بنایا ہے کہ اپنی قدرت کا
اثبات کرے اور اس بات پر استدلال کرے کہ تو اسی عظیم چیزیں بھی بناسکتا ہے۔

(۸) اور میں اپنے گناہوں کا بار تیرے حوالہ کر رہا ہوں جن کی گرانی نے مجھے تھکا ڈالا ہے اور
میں ان خطاؤں کے مقابلہ میں طالب امداد ہوں جن کی گلگتی نے خستہ حال کر دیا ہے۔ (۹) الہذا خدا یا محمد
وآل محمد پر رحمت نازل فرمادیا اور میرے نفس کو بخش دے کہ اس نے خودا پنے اوپر ظلم کیا ہے اور اپنی رحمت کو یہ
ذمہ داری دیدے کہ میرے بوجھ کو برداشت کے لئے کتنی ہی مرتبہ تیری رحمت بدالوں کے شامل حال ہوئی
ہے اور تیری معافی ظالموں کے کام آئی ہے۔ (۱۰) الہذا الحمد لله محمد پر رحمت نازل فرمادیا اور مجھے ان لوگوں کا
خونہ بنا دے جنسیں تو نے اپنے درگزاری بنا پر خطاكاروں کی ہلاکت کا سے نکلا ہے اور اپنی توفیق
کے سہارے مجرموں کی بر بادیوں کی منزل سے بچایا ہے اور اب وہ تیری ناراضکی کی قید سے تیری معافی
کے آزاد کردہ ہو گئے ہیں اور تیرے عدل کی زنجیروں سے تیری مہربانی کی بدولت نکل گئے ہیں
۔ (۱۱) پروردگار اگر تو ایسا کرے گا بھی تو ایسے ہی انسان کے ساتھ کریا جو اتحاق عذاب کا منکر نہیں ہے
اور نہ اپنے نفس کو عقوبت کے قابل ہونے سے بری قرار دیتا ہے۔

(۱۲) تیرا یہ بر تاذ اس شخص کے ساتھ ہوگا جس کا تیرے عذاب سے خوف تیری رحمت کی طمع
سے زیادہ ہے اور اس کی نجات سے مایوسی آزادی کی امید سے زیادہ ہے لیکن یہ مایوسی نہیں ہے اور نہ یہ
امید کسی دھوکے کی بنا پر ہے۔ بلکہ یہ مایوسی برائیوں کے درمیان نیکیوں کی قلت اور عواقب عمل کے سلسلہ میں
اپنے دلائل کی کمزوری کی بنا پر ہے۔

(۱۳) لیکن تو ہر حال اس امر کا اہل ہے کہچے لوگ بھی تیری رحمت کے دھوکے میں نہ رہ

العظيمُ الْذِي لَا يَمْنَعُ أَخْدَافَ قَضْلَةٍ وَلَا يَسْتَقْصِي مِنْ أَخْدَافَ حَقَّةٍ (١٣)
تَعَالَى ذِكْرُكَ عَنِ الْمَذْكُورِينَ وَتَقْدَسَتْ أَسْمَاؤُكَ عَنِ الْمَنْسُوبِينَ
وَفَشَّتْ بِغَمْتَكَ فِي جَمِيعِ الْمَخْلُوقِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ يَا
رَبُّ الْعَالَمِينَ .



Presented by: jafrilibrary.com

جا کیں اور بھر میں بھی تیری رحمت سے مایوس نہ ہونے پا کیں اس لئے کہ تو وہ رب عظیم ہے جو کسی سے بھی اپنے فضل و کرم کو روکتا نہیں ہے اور کسی ایک سے بھی اپنے پورے حق کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔

(۱۲) تیرا ذکر تمام قابل ذکر افراد سے زیادہ بلند تر ہے اور تیرے نام تمام نام آور لوگوں سے زیادہ مقدس ہیں اور تیری نعمتیں تمام مخلوقات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ لہذا ساری حمد صرف تیرے ہی لئے ہے اے عالمین کے پالنے والے۔



Presented by: jafrilibrary.com



(٣٠) وَكَانَ مِنْ دُعَايِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا نَعَى إِلَيْهِ مَيْتٌ أَوْ

ذَكْرُ الْمَوْتَ

(١) أَللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَكْفِنَا طُولَ الْأَمْلِ وَ قَصْرَةٌ
عَنِ بِصَدْقِ الْعَمَلِ حَتَّى لَا تُؤْمِلَ اسْتِتِمَامَ سَاعَةٍ بَعْدَ سَاعَةٍ وَ لَا اسْتِفَاءٌ يَوْمٌ
بَعْدَ يَوْمٍ وَ لَا اتْصَالٌ نَفْسٌ بِنَفْسٍ وَ لَا لِحْوقٌ قَدْمٌ بِقَدْمٍ (٢) وَ سَلَّمْنَا مِنْ
غُرُورِهِ وَءَامَنَا مِنْ شُرُورِهِ وَ انصِبِ الْمَوْتَ بَيْنَ أَيْدِينَا نَصْبًا وَ لَا تَجْعَلْ
ذِكْرَنَا لَهُ غَبَا (٣) وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ صَالِحِ الْأَعْمَالِ عَمَلًا نُسْتَطِعُهُ مَعَهُ
الْمَصِيرَ إِلَيْكَ وَ نَخْرُصُ لَهُ عَلَى وَشْكِ اللَّحَاقِ بِكَ حَتَّى يَكُونَ
الْمَوْتُ مَأْسَنَا الَّذِي نَائَسَ بِهِ وَ مَأْلَفَنَا الَّذِي نَشْتَاقُ إِلَيْهِ وَ حَمَّتَنَا أَتِيَ
نُحِبُّ الدُّنُوُّ مِنْهَا (٤) إِذَا أُورَدْتَهُ عَلَيْنَا وَ أَنْزَلْتَهُ بِنَا فَأَسْعَدْنَا بِهِ زَائِرًا وَءَاءَ
إِنْسَنًا بِهِ قَادِمًا وَ لَا تُشْقِنَا بِضِيَافِهِ وَ لَا تُخْزِنَا بِزِيَارَتِهِ وَ اجْعَلْهُ بَابًا مِنْ
أَبْوَابِ مَغْفِرَتِكَ وَ مَفْتَاحًا مِنْ مَفَاتِيحِ رَحْمَتِكَ (٥) أَمْتَنَا مُهَتَّدِينَ غَيْرَ
صَالِيْنَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُسْتَكْرِهِينَ تَائِبِينَ غَيْرَ عَاصِيِّينَ وَ لَا مُصْرِّيْنَ يَا ضَامِنَ
بَزَآءِ الْمُخْسِنِيْنَ وَ مُسْتَضْلِحَ عَمَلِ الْمُفْسِدِيْنَ.



۲۰۔ کسی مرنے والے کی خبر سننے کے بعد یا موت کی یاد آنے کے بعد

آپ کی دعا

(۱) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرم اور ہمیں بھی امیدوں سے بچالے اور انھیں صدق اعمال کی بنا پر کوتاہ بنا دے تاکہ ہم ہر ساعت کے بعد دوسری ساعت کے مکمل ہو جانے اور ہر دن کے بعد دوسرے دن کے تمام ہو جانے اور ہر سانس کے بعد دوسری سانس کے آنے اور ہر قدم کے بعد دوسرے اقدام کے اخانے کی امید نہ کریں۔ (۲) ہمیں امیدوں کے فریب سے بچالے اور ان کے شر سے حفاظ رکھ موت کو ہمارا محظوظ نظر بنا دے اور ہمارا عمل سے اس کی یاد غائب نہ ہونے پائے (۳) ہمیں نیک اعمال میں سے ایسے عمل کی توفیق عطا فرم جس کی بنا پر تیرتھی بارگاہ کی طرف واپسی میں دری یا کوئی کومحوس کریں اور جلد از جلد تیرتھی جناب سے مانع ہو جانے کی آرزو کریں۔

(۴) موت ہمارا وہ مرکز انس ہو جس سے ہم ما نوں ہوں اور وہ محل الفت ہو جس کے ہم مختار رہیں اور ایک ایسی عزیزین جائے جس سے قربت کی چاہت رہے اور اس کے بعد جب اس منزل میں وارد ہو جائیں اور وہ ہم پر نازل ہو جائے تو اسے بہترین ملاقات کرنے والا اور ما نوں ترین آنے والا قرار دیں اور ہمیں اس کی مہمانی سے بدجنت نہ بنا دیں اور اس کی ملاقات سے رسوانہ کرو دیں۔ اسے ہمارے لئے مغفرت کے دروازوں میں سے ایک داروازہ اور رحمت کی سنجیوں میں سے ایک سنجی قرار دے دینا۔

(۵) ہمیں اس حالت میں موت دینا کہ ہم ہدایت یافت ہوں اور گراہ نہ ہوں۔ اطاعت گذار ہوں اور بیزار نہ ہوں تو پہ کرنے والے ہوں اور کنہگار نہ ہوں اور نہ گناہوں پر اصرار کرنے والے ہوں۔ اسے نیک کرداروں کی جزا کے ذمہ دار اور بدکرداروں کے اعمال کی اصلاح کرنے والے ہوں۔



(٣١) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طَلْبِ السُّتُرِ وَ

الْوِقَايَا

(١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَافْرِشْنِي مِهَادَكَ رَأْفَتِكَ وَ
أُورِذْنِي مَسَارِعَ رَحْمَتِكَ وَأَخْلِلْنِي بِعُجُوبِ حَجَّتِكَ وَلَا تُسْمِنِي بِالرَّوْدَ
عَنْكَ وَلَا تُخْرِنِي بِالْخَيْيَةِ مِنْكَ (٢) وَلَا تُفَاقِضْنِي بِمَا اجْتَرَحْتَ وَ
لَا تُنَاقِشْنِي بِمَا اتَّكَبْتَ وَلَا تُبَرِّزْ مَكْتُومِي وَلَا تُكْشِفْ مَسْتُورِي وَ
لَا تُخْمِلْ عَلَى مِيزَانِ الْإِنْصَافِ عَمَلِي وَلَا تُعْلِنْ عَلَى عَيْوَنِ الْمَلَأِ خَبْرِي
(٣) أَخْفِ عَنْهُمْ مَا يَكُونُ نَشْرُهُ عَلَى عَارِضِ الْأَطْوَعِ عَنْهُمْ مَا يُلْحِقُنِي عِنْدَكَ
شَنَاراً (٤) شَرَفَ دَرَجَتِي بِرِضْوَانِكَ وَأَكْمَلْ كَرَامَتِي بِغُفْرَانِكَ
وَأَنْظِمْنِي فِي أَصْحَابِ الْأَيْمَنِ وَوَجْهِنِي فِي مَسَالِكِ الْأَمِينِ وَاجْعَلْنِي
فِي فَرْجِ الْفَائِزِينَ وَاغْمُرْ بِي مَجَالِسَ الصَّالِحِينَ إِمَّا رَبُّ الْعَالَمِينَ.



۲۱۔ پرده پوشی اور حفاظت کے تقاضے کیلئے آپ کی دعا

(۱) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میرے لئے عزت و کرامت کی مند بچادے اور مجھے رحمت کے چشموں پر وار و کردے اور جنت کے مرکزی مقام تک پہنچادے اور اپنی بارگاہ سے رد کر کے رنجیدہ نہ کرنا۔

(۲) اور میرے کرتوت کا بدلہ لیتا اور میرے اعمال کا دُقَّتِ معاہدہ نہ کرنا اور میرے پوشیدہ راز کا انکشاف نہ کرنا اور میرے مخفی امور کا اظہار نہ کرنا اور میرے اعمال کو عدالت کی ترازو پر مت رکھنا اور میرے اخبار کو لوگوں کی نظروں کے سامنے نہ لایں۔

(۳) میرے ان تمام معاملات کو لوگوں سے حقیقتی کھنچنا جن کے نشر ہونے میں میرے واسطے نگہ وغار ہو۔

(۴) ان چیزوں کو پیٹ کر کر کھدینا جن کی وجہ سے تیری بارگاہ میں مجھے ذلت و رسائی لاقع ہو جائے اپنی رضا سے میرے درجہ کو بلند فرمادینا اور اپنی مغفرت سے میری کرامت کو مکمل کر دینا مجھے اصحاب بیتین کے زمرہ میں شامل کر دے اور مطمئن افراد کے راستے پر لگادے کامیاب لوگوں کی فوج میں شامل کر دے اور مجھے صالحین کی مجلس کی آبادی کا ذریعہ بنادے۔ آمین یا رب العالمین۔



(٣٢) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ

(١) اللَّهُمَّ إِنْكَ أَغْنَتَنِي عَلَى خَتْمِ كِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَهُ نُورًا

وَجَعَلْتَهُ مُهِيمِنًا عَلَى كُلِّ كِتَابٍ أَنْزَلْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى كُلِّ حَدِيثٍ قَصْصَةٍ

(٢) وَفُرِقَانًا فَرَقْتَ بِهِ بَيْنَ حَالَكَ وَحَرَامِكَ وَفُرِءَ إِنَا أَغْرَبْتَ بِهِ عَنْ

شَرَائِعِ أَحْكَامِكَ وَكِتابًا فَصِلَةً لِعِبَادِكَ تَفْصِيلًا وَوَخِيَا أَنْزَلْتَهُ عَلَى

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَءَالِهِ تَنْزِيلًا (٣) وَجَعَلْتَهُ نُورًا نَهَدَى

مِنْ ظُلْمِ الضَّلَالَةِ الْجَهَالَةِ بِاتِّبَاعِهِ وَشَفَاءً لِمَنْ أَنْصَتَ بِفَهْمِ التَّضْدِيقِ

إِلَى اسْتِمَاعِهِ وَمِيزَانَ قُسْطِي لَا تَحِيفْ عَنِ الْحَقِّ لِسَانَهُ وَنُورٌ هُدَى لَا يَطْفَأُ

عَنِ الشَّاهِدِينَ بُرْهَانُهُ وَعِلْمَ نِجَاهٍ لَا يَنْضُلُ مِنْ أَمْ قَضَادُ سُبْتَهِ وَلَا تَنَالُ

أَيْدِي الْهَلَكَاتِ مَنْ تَعْلَقَ بِعُرْوَةِ عِصْمَتِهِ (٤) اللَّهُمَّ فَإِذَا أَفْدَنَا الْمَعُونَةَ

عَلَى تِلَاوَتِهِ وَسَهَلْتَ جَوَاسِي الْسِنَتِنَا بِحُسْنِ عِبَارَتِهِ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْعَاهُ

حَقَّ رِعَايَتِهِ وَيَدِينُ لَكَ بِاعْتِقَادِ التَّسْلِيمِ لِمُحْكَمٍ ءَايَاتِهِ وَيَفْزُعُ إِلَى

الْإِفْرَارِ بِمُتَشَابِهِهِ وَمُوضِحَاتِ بَيْنَاتِهِ (٥) اللَّهُمَّ إِنْكَ أَنْزَلْتَهُ عَلَى نَبِيِّكَ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالِهِ مُجْمَلًا وَأَلْهَمْتَهُ عِلْمًا عَجَانِيهِ مُكَمَّلًا وَ

وَرَثْتَنَا عِلْمَهُ مُقْسَرًا وَفَضَّلْتَنَا عَلَى مَنْ جَهَلَ عِلْمَهُ وَقَوَّيْتَنَا عَلَيْهِ لِتَرْفَعَنَا

فَوْقَ مَنْ لَمْ يُطْقِ حَمْلَهُ (٦) اللَّهُمَّ فَكَمَا جَعَلْتَ قُلُوبَنَا لَهُ حَمْلَهُ وَعَرَفْتَنَا

۲۲۔ ختم قرآن کے موقع پر آپ کی دعا

(۱) خدا یا تو نے میری امداد کی ہے اس کتاب کے ختم کرنے میں جس کو تو نے نور بنا کر نازل کیا ہے اور تمام نازل ہونے والی کتابوں کا گواہ بنایا ہے اس میں ہر حدیث کی تفصیل بیان کردی ہے (۲) اور اسے ایسا نقطہ امتیاز بنادیا ہے جس سے حق و باطل میں امتیاز قائم کیا جاسکے اور ایسا قرآن بنادیا ہے جس کے ذریعہ تمام قوانین شریعت کا اظہار ہو سکے اور ایسی کتاب بنادی ہے جسے اپنے بندوں کے لئے شرح تفصیل کے ساتھ واضح کیا ہے ایسی وحی بنائی ہے جسے اپنے نبی محمد ﷺ پر نازل کیا ہے (۳) اور ایسا نمونہ بنادیا ہے جس کا اجتاع کر کے ہم گریبی کی تاریکیوں اور جہالت کے اندر ہڑوں میں ہدایت پا سکیں اسے ان لوگوں کے واسطے نجح شفایا دیا ہے جو فہم و تعلقیت کے ساتھ اس کی باتوں کو کان وھر کر سکیں۔ اور ایسی میزان عدالت بنادیا ہے جس کا کائنات سے مخفف نہیں ہو سکتا ہے اور ایسا نور ہدایت بنادیا ہے جس کا میزان دیکھنے والوں کے لئے خاموش نہیں ہوتا ہے اور ایسا پرچم تجات بنادیا ہے جس کی سنت کا قصد کرنے والا گمراہ نہیں ہو سکتا ہے اور اس کی عصمت کے درست سے تمک کرنے والے کو ہلاکت کے ہاتھ پانیں سکتے ہیں۔

(۴) خدا یا جب تو نے اس کی تلاوت کے لئے ہماری امداد فرمائی ہے اور اس کی بہترین عبادت کے ذریعہ ہماری زبانوں کی گریں کھول دی ہیں تو اب ہمیں ان لوگوں میں بھی قرار دے دینا جو اس کی مکمل حفاظت کرتے ہوں اور اس کی حکم آیات کے سامنے سرتاسری ختم کرنے ہی کو اپنادین قرار دیتے ہوں اور اس کے تشبیبات کا بھی اقرار کرتے ہوں اور اس کے لئے روشن اور واضح دلائل کی پناہ لیتے ہوں۔ (۵) خدا یا تو نے اسے نبی محمد ﷺ پر مجمل بنادیا کیا ہے اور انھیں اس کے عجائب کا مکمل علم دے دیا ہے اور ہمیں اس کے علم سے جاہل ہیں اور ہمیں اس کا باراٹھانے کی قوت عطا فرمادی ہے جو اس

بِرَحْمَتِكَ شَرَفَةٌ وَفَضْلَةٌ فَصَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ الْخَطِيبِ بِهِ وَعَلَى أَهْلِ
 الْحُزَانِ لَهُ وَاجْعَلْنَا مِمْنَ يَعْتَرِفُ بِأَنَّهُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى لا يُعَارِضَنَا الشَّكُّ
 فِي تَضْدِيقِهِ وَلَا يَخْتَلِجَنَا الرَّيْغُ عَنْ قَضِيَّةِ طَرِيقِهِ (٧) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ وَاجْعَلْنَا مِمْنَ يَعْتَصِمُ بِحَبْلِهِ وَيَأْوِي مِنَ الْمُتَشَابِهِاتِ إِلَيْكَ
 حِرْزٌ مَعْقُلٌ وَيَسْكُنُ فِي ظِلٍّ جَنَاحِهِ وَيَهْتَدِي بِضَوْءِ صَبَاحِهِ وَيَقْتَدِي
 بِتَبَلُّجِ أَسْفَارِهِ وَيَسْتَضْبِحُ بِمَضْبَاحِهِ وَلَا يَلْتَمِسُ الْهُدَى فِي غَيْرِهِ (٨)
 اللَّهُمَّ وَكَمَا نَصَبْتَ بِهِ مُحَمَّداً عَلَمًا لِلَّدُلَالَةِ عَلَيْكَ وَأَنْهَجْتَ بِإِلَيْهِ سُبْلَ
 الرَّضَا إِلَيْكَ فَهَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ وَاجْعَلِ الْقُرْءَانَ وَسِيلَةً لَنَا إِلَى
 أَشْرَفِ مَنَازِلِ الْكَرَامَةِ وَلِمَا نَعْرُجُ فِيهِ إِلَيْكَ مَحْلُ السَّلَامَةِ وَسَبِيلًا
 نُجْزِي بِهِ النَّجْلَةَ فِي عَرْصَةِ الْقِيَامَةِ (٩) دَرِيْعَةً نَقْدُمُ بِهَا عَلَى نَعِيمِ دَارِ
 الْمُقَامَةِ (٩) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ وَاحْكُمْ بِالْقُرْءَانِ عَنَّا ثُقْلَ
 الْأَوْزَارِ وَهَبْ لَنَا حُسْنَ شَمَائِلِ الْأَبْرَارِ وَاقْفُ بِنَا أَثَارَ الَّذِينَ قَامُوا لَكَ
 بِهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ حَتَّى تُطَهِّرَنَا مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ بِتَطْهِيرِهِ وَ
 تَقْفُو بِنَا أَثَارَ الَّذِينَ اسْتَضَاءُوا وَابْتُورَهُ وَلَمْ يُلْهِمُ الْأَمَلُ عَنِ الْعَمَلِ
 فِي قَطْعَهُمْ بِخُدُعِ غُرُورِهِ (١٠) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ وَاجْعَلِ
 الْقُرْءَانَ لَنَا فِي ظُلْمِ الْلَّيَالِي مُؤْنِسًا وَمِنْ نَزَعَاتِ الشَّيْطَانِ وَخَطَرَاتِ
 الْوَسَاوِسِ حَارِسًا وَلَا قَدِمَنَا عَنْ نَقْلِهَا إِلَى الْمَعَاصِي حَابِسًا وَلَا لَبَسَتَا

کے علم سے جاہل ہیں اور ہمیں اس کا باراٹھانے کی قوت عطا فرمادی ہے تاکہ ہمیں ان سے بلند تر ہنا کے جو اس کا باراٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ (۶) خدا یا ب جس طرح تو نے ہمارے دلوں کو اس کا حامل بنایا ہے اور اپنی رحمت سے اس کے شرف سے باخبر بنایا ہے۔ اس نبی محمد پر رحمت نازل فرمائجوس کے ذریعہ خطابت کرتے تھے اور ان کی آل پر بھی جوس کے خزانہ دار تھے۔ اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جوس امر کا اقرار رکھتے ہوں کہ یہ قرآن تیری طرف سے نازل ہوا ہے تاکہ ہم اس کی تصدیق میں کسی شک سے دوچار نہ ہوں اور اس کے سید ہے راستے میں کوئی بھی شامل حال نہ ہونے پائے۔

(۷) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جوس کی ریسان ہدایت سے متسلک ہوں اور مشاہدات میں اس کی محفوظ پناہ گاہ کا سہارا لیتے ہوں اور اس کے پروں کے یچھے آرام لیتے ہوں اور اس کے نور کی روشنی سے ہدایت پاتے ہوں اور اس کی واضح درخشندگی کی اقتدار کرتے ہوں اور اس کے چراغ ہدایت پر بنے چراغ جلاتے ہوں اور اس کے علاوہ کسی اور سے طلب ہدایت نہ کرتے ہوں۔ (۸) خدا یا ب جس طرح تو نے رحمت محمد ﷺ کو اپنی ذات کی طرف رہنمائی کا پرچم قرار دیا ہے اور ان کی آل کے وسیلے سے راہ رضا پر چلایا ہے اب محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے اور اس قرآن کے ہمارے لئے شریف ترین منازل کرامت کا وسیلہ بنادے اور وہ زینہ بنادے جس سے ہم محل سلامتی تک بلند ہو سکیں اور وہ ذریعہ بنادے جس کے نتیجہ میں روز قیامت نجات حاصل کر سکیں اور جنت کی نعمتوں پر وارد ہو سکیں۔ (۹) خدا یا محمد وآل محمد کے ذریعہ رحمت نازل فرمائے اور اس قرآن کے ذریعہ ہمارے گناہوں کے بوچھ کو گردے اور ہمیں نیک کرداروں کے بہترین خصالیں عنایت فرمادے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلا دے جو رات کے لمحات اور ان کے اطراف میں تیرے حضور میں کھڑے رہتے ہیں تاکہ تو ہمیں ہر کثافت سے پاک بنادے اور ہمیں ان کے آثار پر چلا دے جنہوں نے اس کے نور سے روشنی حاصل کی ہے اور انھیں بیجا امیدوں نے عمل سے غافل نہیں کیا ہے کہ غور کی فریب کاری کے ذریعہ اعمال سے منقطع کر دے۔ (۱۰) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائے اور ہمارے لئے

عَنِ الْخَوْضِ فِي الْبَاطِلِ مِنْ غَيْرِ تَاءِ أَفْءِيْ مُحْرِسًا وَ لِجَوارِ حِنَا عَنِ اقْتِرَافِ
 الْأَثَامِ زَاجِرًا وَ لِمَا طَوَّتِ الْفَفْلَةُ عَنَّا مِنْ تَصْفُحِ الْإِغْتِبَارِ نَاسِرًا حَتَّى تُوَصِّلَ
 إِلَى قُلُوبِنَا فَهُمْ عَجَائِبُهُ وَ زَوَاجِرُ أَمْثَالِهِ الَّتِي ضَعَفَتِ الْجِبَالُ الرَّوَاسِيُّ
 عَلَى صَلَابَتِهَا عَنِ احْتِمَالِهِ (١١) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ ادْمِ
 بِالْقُرْءَانِ صَلَاحَ ظَاهِرِنَا وَ احْجُبْ بَهُ خَطَرَاتِ الْوَسَاوِسِ عَنْ صِحَّةِ
 ضَمَائِرِنَا وَ اغْسِلْ بِهِ ذَرَنَ قُلُوبِنَا وَ عَلَائِقَ أَوْزَارِنَا وَ اجْمَعْ بِهِ مُنْتَشِرَ أَمْوَارِنَا
 وَأَرْوِ بِهِ فِي مَوْقِفِ الْعَرْضِ عَلَيْكَ ظَمَّا هُوَاجِرِنَا وَ اكْسُنَا بِهِ حُلَلَ الْأَمَانِ
 يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ فِي نُشُورِنَا (١٢) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ اجْبِرْ
 بِالْقُرْءَانِ خَلَقْنَا مِنْ عَدَمِ الْإِفْلَاقِ وَ سُقِّيْ إِلَيْنَا بِهِ رَغْدَ الْعِيشِ وَ خَصْبَ
 سَعْيَ الْأَرْزَاقِ وَ جَنَبْنَا بِهِ الضَّرَّ آئِبَ الْمَذْمُومَةِ وَ مَدَانِي الْأَخْلَاقِ وَ اغْصَنْنَا
 بِهِ مِنْ هُوَةِ الْكُفْرِ وَ دَوَاعِي النُّفَاقِ حَتَّى يَكُونَ لَنَا فِي الْقِيَامَةِ إِلَى
 رِضْوَانِكَ وَ جِنَانِكَ قَائِدًا وَ لَنَا فِي الدُّنْيَا عَنْ سُخْطَكَ وَ تَعْذِي
 خُدُودِكَ ذَائِدًا وَ لِمَا عَنْدَكَ بِتَحْلِيلِ حَلَالِهِ وَ تَحْرِيمِ حَرَامِهِ شَاهِدًا
 (١٣) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ هُوَنَ بِالْقُرْءَانِ عَنْدَ الْمَوْتِ عَلَى
 أَنْفُسِنَا كَرْبَ السَّيَاقِ وَ جَهَدَ الْأَئِنِينِ وَ تَرَادُفَ الْحَشَارِجِ إِذَا بَلَغَتِ
 النُّفُوسُ التَّرَاقِيَّ وَ قِيلَ مَنْ رُّاقِ وَ تَجَلَّ مَلَكُ الْمَوْتِ لِقَبْضِهَا مِنْ
 حُجُبِ الْغَيُوبِ وَ رَمَاهَا عَنْ قَوْسِ الْمَنَابِيَا بِأَسْهُمْ وَ خَشَةِ الْفِرَاقِ وَ دَافَ

اس قرآن کی تاریکیوں میں موسیٰ اور شیطان کے اوہام اور وسوسوں کے خیالات سے محافظت بنا دے اور ہمارے قدموں کو گناہوں کی طرف بڑھنے سے روکنے والا بنا دے اور ہماری زبانوں کو باطل میں بنتا ہونے سے بغیر کسی یہماری کے گونگاہ بنا دے اور ہمارے اعضاء و جوارح کو گناہ اختیار کرنے سے روک دے اور ہماری غلطات نے جس دفتر عبرت کو پیٹ دیا ہے اس کا نشتر کرنے والا بنا دے تاکہ تو ہمارے دلوں تک اس کے عجائب و غرائب کا اور اس کی متتبہ کرنے والی صفات کے باوجود عاجز ہیں۔

(۱۱) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائی قرآن کے ذریعہ ہمارے ظاہر کی صلاح کو داعی بنا دے اور ہمارے منتشر امور کو جمع کر دے اور اپنی بارگاہ میں حاضری کے وقت ہماری جھلکتی دوپہر کی پیاس کو بچھا دے اور ہمارے حشر و شتر کے موقع پر ہولناک عذاب کے سامنے اُن وامان کا لباس

پہنادینا۔

(۱۲) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمائی قرآن کے ذریعہ ہماری ہر ضرورت کو پورا فرمائکہ ہم مقاب نہ ہونے پائیں اور ہماری طرف بہترین عیش اور رحمت رفق کی آسودگی کے رخ کو موزد دے اور ہمیں بری عادات اور پست اخلاق سے دور رکھنا اور کفر کے گڑھے میں گرنے اور فراق کے اسباب سے بچالینا تاکہ یہ قرآن روز قیامت ہمارے لئے تیری رضا اور جنت کا قائد بن جائے اور ہمیں دنیا میں تیرے غصب اور تیرے حدود کے تجاوز سے روک دے اور تیری بارگاہ میں حلال کہنے اور حرام کو حرام سمجھنے کا گواہ بن جائے۔

(۱۳) خدایا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمما اور موت کے وقت اس قرآن کے ذریعہ ہماری سخت جانشی کو آسان بنا دینا اور کراہی کی خیتوں اور مسلسل چکیوں سے بچالینا جب جان گلے تک بچ جائے اور پوچھا جائے کہ اب جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے اور ملک الموت غیب کے پرده سے قبض روح کے لئے نکل آئیں اور نفس کو موت کی کمان سے چلنے والے وحشت فراق کے تیروں کا نشانہ بنا دیں اور موت کے زہر لیلے۔ مشرد بکا وہ جام پلا دے جس کا ذائقہ بھی زہر یا ہوا اور آخرت کی طرف کوچ اور روائی کا

لَهَا مِنْ ذُعَافِ الْمَوْتِ كَأَسَا مَسْمُومَةَ الْمَذَاقِ وَدَنَا مِنَا إِلَى الْآخِرَةِ
 رَحِيلٌ وَانْطِلَاقٌ وَصَارَتِ الْأَعْمَالُ قَلَائِيدَ فِي الْأَغْنَاقِ وَكَانَتِ الْقُبُورُ هِيَ
 الْمَأْوَى إِلَى مِيقَاتِ يَوْمِ النَّلَاقِ (١٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ
 وَبَارِكْ لَنَا فِي حُلُولِ دَارِ الْبَلِىٰ وَطُولِ الْمُقَامَةِ بَيْنَ أَطْبَاقِ التَّرَى وَاجْعَلْ
 الْقُبُورَ بَعْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا خَيْرًا مَنَازِلَنَا وَافْسَحْ لَنَا بِرَحْمَتِكَ فِي ضيقِ
 مَلَاحِدِنَا وَلَا تَفْضَلْنَا فِي حاضِرِي الْقِيَامَةِ بِمُؤْبِقاتِ ءَاثَامِنَا (١٤)
 وَارْحَمْ بِالْقُرْءَانِ فِي مَوْقِفِ الْعَرْضِ عَلَيْكَ ذُلْلُ مَقَامِنَا وَثَبِّتْ بِهِ عِنْدَ
 اضْطِرَابِ جِسْرِ جَهَنَّمِ يَوْمَ الْمَجَازِ عَلَيْهَا زَلَلَ أَقْدَامِنَا وَنَوْرُ بِهِ قَبْلَ الْبَعْثَةِ
 سُدُّقَ قُبُورِنَا وَنَجَنا بِهِ مِنْ كُلِّ كَرْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَدَّائِدِ أَهْوَالِ يَوْمِ
 الطَّامِةِ (١٥) وَبَيْضُ وُجُوهِنَا يَوْمَ تَسُودُ رُوحُو الظُّلْمَةِ فِي يَوْمِ الْحَسْرَةِ
 وَالنَّدَامَةِ وَاجْعَلْ لَنَا فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ وُدًّا وَلَا تَجْعَلِ الْحَيَاةَ عَلَيْنَا
 نَكَداً (١٦) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا بَلَغَ
 رِسَالَتِكَ وَصَدَعْ بِأَمْرِكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ (١٧) اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا
 صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَى ءَالِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْرَبَ النَّبِيِّنَ مِنْكَ مَجْلِسًا وَ
 أَمْكَنَهُمْ مِنْكَ شَفاعةً وَأَجْلِهُمْ عِنْدَكَ قَدْرًا وَأَوْجَهُهُمْ عِنْدَكَ جَاهًا
 (١٨) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِ مُحَمَّدٍ وَشَرَفَ بُنْيَانِهِ وَعَظَمْ
 بُرْهَانَهُ وَتَقْلُلْ مِيزَانَهُ وَتَقْبَلْ شَفاعةَهُ وَقَرْبَ وَسِلَّةَ وَبَيْضَ وَجْهَهُ وَأَتَمَّ

وقت قریب آجائے اور اعمال گلے کا طوق بن جائیں اور قبریں ہی قیامت تک رہنے کا نہ کانہ بن جائیں۔

(۱۳) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہمیں بوسیدگی کے گھر میں نازل ہونے اور خاک کے طبقات میں طویل قیام کے دوران برکت عطا فرماء اور ہماری قبروں کو دنیا چھوڑنے کے بعد بہترین منزل بنادیں اور ہمارے لئے اپنی رحمت سے قبر میں وسعت عطا فرمادیں (۱۵) اور ہمارے مہلک گناہوں کی بنا پر ہمیں روز قیامت کے حاضرین کے درمیان رسوان کرنا اور جس دن تیرے سامنے پیش کئے جائیں اس دن اس قرآن کی برکت سے ہمارے موقف کی ذلت پر رحم کرنا اور جب جہنم کے پل سے گذرتے ہوئے پاؤں لڑکھڑائے لگیں تو ہماری لغزش قدم کو ثبات عطا فرمادیں (۱۶) اور ہمیں قیامت کے دن کے ہر کرب اور روز حشر کے تمام ہولناک ترین منزل سے اسی قرآن کے ذریعہ نجات دے دینا اور اس کی برکت سے اس دن ہمارے چہروں کو روشن بنادیں اب ہمارے چہرے سیاہ ہو رہے ہوں۔ جو حسرت وندامت کا دن ہوگا اور ہمارے لئے مومنین کے دل میں محبت قرار دیے اور ہماری زندگی کو ناخشونوار نہ بنادیں۔

(۱۷) خدا یا حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرماء جو تیرے بندہ اور رسول ہیں جس طرح کہ انہوں نے تیرے پیغامات کو پہنچایا تیرے امر کا برٹا اخبار کیا اور تیرے بندوں کو نصیحت کی۔

(۱۸) خدا ہمارے تنبیہر کو (ان پر اور ان کی آل پر تیری صلووات ہو) روز قیامت تمام انبیاء کی نشتیں میں اپنے سے قریب ترین جگہ دینا جن کے شفاعت کے اختیارات سب سے زیادہ ہوں اور ان کی منزلت سب سے زیادہ عظیم تر ہو اور ان کا جاہ و حشم و جیہہ تر ہو۔

(۱۹) خدا یا حضرت محمد پر رحمت نازل فرماء ان کی بنیادوں کو بلند تر قرار دے ان کے برہان کو عظیم بنادے ان کے میزان عمل کو گلین بنادے ان کی شفاعت کو قبول فرماء ان کے وسیلہ کو قریب تر بنادے۔ ان کے چہرہ کو روشن کر دے ان کے نور کو کمل کر دے ان کے درجہ کو بلند کر دے۔

نُورَةٌ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ (٢٠) وَأَخِينَا عَلَى سُنْتِهِ وَتَوَفَّا عَلَى مِلْتِهِ وَخُذْ بِنَا
 مِنْهَا جَهَةً وَاسْلُكْ بِنَا سَبِيلَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ طَاعَتِهِ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَ
 أُورِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَأسِهِ (٢١) وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ صَلَوةً
 تُبَلْغُهُ بِهَا أَفْضَلَ مَا يَأْمُلُ مِنْ خَيْرِكَ وَفَضْلِكَ وَكَرَامَتِكَ إِنَّكَ ذُو
 رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَفَضْلٌ كَرِيمٌ (٢٢) اللَّهُمَّ اجْزِهِ بِمَا بَلَغَ مِنْ رِسَالَاتِكَ وَ
 أَدْئِي مِنْ ءَايَاتِكَ وَنَصْحَ لِعِبَادِكَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ أَفْضَلَ
 مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنْ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرُّبِينَ وَأَبْيَانِكَ الْمُرْسَلِينَ
 الْمُضْطَفَينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَى ءَالِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ.



(۲۰) ہمیں ان کی سنت پر زندہ رکھنا اور انھیں کی ملت پر موت دینا ہمیں انھیں کے راست پر چلانا اور انھیں کے ملک پر گامزن رکھنا ہمیں ان کے اطاعت گذاروں میں قرار دینا اور انھیں کے زمرہ میں محشور کرنا انھیں کے حوض کو شرپ وارڈ کرنا اور انھیں کے پیالہ سے سیراب کرنا۔

(۲۱) خدا یا رحمت نازل فرمائیں وہ آل محمد پر وہ رحمت جس کے ذریعہ تو انھیں خیر و فضل و کرامت کی اس منزل تک پہنچادے جس کی وہ آزادی رکھتے ہوں کہ تو بیشک رحمت واسعہ اور فضل کریم کا مالک

۔

(۲۲) خدا یا انھیں اپنے پیغامات کے پہنچانے، اپنی آیات کی تبلیغ کرنے اپنے بندوں کو فتح کرنے اور اپنی راہ میں جہاد کرنے کا وہ اجر عطا فرمائیں تمام جزاں سے بالآخر ہو جو تو نے ملائکہ مقریبین یا انبیاء مسلمین مصطفیٰ بن موسیٰ علیہ السلام ہوان پر ان کی آں طہین و طاہرین پر اور اللہ کی رحمت و برکت ان تمام حضرات کے لئے ہے۔



(٢٣) وَكَانَ مِنْ دُعَايَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْهِلَالِ

(١) أَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطَبِّعُ الْدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَرَدِّدُ فِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ
 الْمُتَضَرِّفُ فِي فَلَكِ التَّدْبِيرِ (٢) إِنِّي أَنْتَ بِمَنْ نُورَ بِكَ الظُّلْمُ وَأَوْضَحَ
 بِكَ الْبَهَمُ وَجَعَلْتَ إِيمَانَ ابْنَائِكَ مُلْكَهُ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهِ
 وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالْقُصَاصِ وَالظُّلُوعِ وَالْأَفْوَلِ وَالإِنَارَةِ وَالْكُسُوفِ فِي
 كُلِّ ذِلْكَ أَنْتَ لَهُ مُطَبِّعٌ وَإِلَيْهِ إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ (٣) سُبْحَانَهُ مَا أَعْجَبَ مَا ذَبَّرَ فِي
 أَمْرِكَ وَأَطْفَلَ مَا صَنَعَ فِي شَانِكَ جَعَلْتَ مِفْتَاحَ شَهْرِ حَادِثٍ لَأَمْرٍ حَادِثٍ
 (٤) فَأَسْأَلُ اللَّهَ رَبِّي وَرَبِّكَ وَخَالِقَكَ وَخَالِقَكَ وَمُقْدَرِكَ وَمُقْدَرِكَ وَ
 مُصْوَرِي وَمُصْوَرِكَ أَنْ يُصْلِيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ يَجْعَلَكَ هِلَالَ
 بَرَكَةً لَآتَمْ حَقُّهَا الْأَيَّامُ وَطَهَارَةً لَآتَدَنْسَهَا الْأَيَّامُ (٥) هِلَالَ أَمْنٌ مِنَ الْآفَاتِ وَ
 سَلَامَةٌ مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَفَدٌ لَآتَحْسَنَ فِيهِ وَيُمْنِ لَآنِكَدَ مَعَهُ وَيُسْرِ
 لَآيْمَازِجَهُ غُسْرٌ وَخَيْرٌ لَآيْشُوبَهُ شَرٌ هِلَالَ أَمْنٌ وَإِيمَانٌ وَنِعْمَةٌ وَإِحْسَانٌ وَ
 سَلَامَةٌ وَإِسْلَامٌ (٦) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضِيَ مَنْ
 طَلَعَ عَلَيْهِ وَأَرْكَى مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ وَأَسْعَدْ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ وَوَقْفَنَا فِيهِ لِلتُّوْبَةِ
 وَاغْصَمْنَا فِيهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيهِ مِنْ مُبَاشَرَةِ مَغْصِبَتِكَ (٧) وَأَوْزِغْنَا
 فِيهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَأَبْسِنْنَا فِيهِ جُنَاحَ الْعَافِيَةِ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ
 طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنْتَهَى إِنَّكَ الْمَنَانُ الْحَمِيدُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

۳۲۳۔ چاند لکھنے کے بعد آپ کی دعا

(۱) اے اطاعت الہی میں تیز رفتاری کے ساتھ سرگرم عمل مخلوق۔ جو تقدیر الہی کی معینہ مزلاوں میں گردش کرتا رہتا ہے اور آسان مدد پر تصرف کرتا رہتا ہے (۲) میں اس ذات اقدس پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تیرے ذریعہ تاریکیوں کو روشن بنایا، ذہکی چھپی چیزوں کو واضح کیا اور تجھے اپنی ملکت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور اپنی سلطنت کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا اور تیری کی وزیادتی اور طلوع و غروب، روشنی و کسوف کے ذریعہ تجھ پر اپنے غلبہ کا اظہار کیا اور تو ہر حال میں اس کا مطیع اور اس کی فرمائبرداری کی راہ میں سریع اسیر رہا۔ (۳) پاک پاکیزہ ہے جس نے تیرے امر کی مدد پر کو حیرت انگیز انداز سے انجمام دیا اور تیرے حالات کی صناعی کو لطیف ترین قرار دیا اور تجھے آنے والے حالات کے لئے مجید کی کلید بنادیا۔ (۴) اب میں اسی خدا سے سوال کر رہا ہوں جو تیرا بھی رب ہے اور میرا بھی رب ہے تیرا بھی خالق ہے اور میرا بھی خالق ہے۔ تیرا بھی تقدیر ساز ہے اور میرا بھی تقدیر ساز ہے تیرا بھی مصروف ہے اور میرا بھی مصروف ہے۔ کہ محمد آل محمد پر رحمت نازل کرے اور تجھے وہ برکت کا چاند قرار دے جسے گناہ آلوہ نہ کیں۔ (۵) تو آنکھوں سے امن و امان کا چاند رہے اور برا بیوں سے سلامتی کا ہمال بنے ایسی سعادت کا چاند بنے جس میں خوست نہ ہو اور ایسی برکت کا چاند بنے جس میں رنج و غم نہ ہو اور ایسی سہولت کا چاند بنے جس میں شکنی نہ ہو اور ایسے خیر کا چاند بنے جس میں شرکی آمیزش نہ ہو امن و ایمان، نعمت و احسان اور سلامتی و اسلام کا چاند۔ (۶) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور ہم کو ان تمام لوگوں میں پسندیدہ ترین بنادے جن پر چاند طلوع کرے اور ان میں پاکیزہ ترین قرار دے جو اس کی طرف نظر کریں اور ان میں نیک بخت ترین بنادے جو اس میں تیری عبادت کریں۔ اور ہمیں توبہ کی توفیق دیں اور ہمیں گناہوں سے محفوظ بنادے۔ اور ہمارا نافرمانیوں کے ارتکاب سے تحفظ فرماء (۷) اور نعمتوں کے شکریہ کی توفیق عطا فرمائیں اس مہینے میں عافیت کا لباس پہنادے اور تکمیل اطاعت کے ذریعہ ہم پر اپنے احسانات کو مکمل کر دے بیٹک تو بڑا احسان کرنے والا اور قبل جمد ہے۔ اللہ رحمت نازل کرے حضرت محمد اور ان کی آل پر جو سب کے سب طیب و ظاہر ہیں۔

(٣٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانِ

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِحَمْدِهِ وَجَعَلَنَا مِنْ أَهْلِهِ لِنَكُونَ

لِإِحْسَانِهِ مِنَ الشَاكِرِينَ وَلِيَجْزِيَنَا عَلَى ذَلِكَ جَزَاءَ الْمُحْسِنِينَ (٢) وَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَبَانَا بِدِينِهِ وَاحْتَصَنَا بِمُلْتَهِ وَسَبَّلَنَا فِي سُبُّلِ إِحْسَانِهِ

لِنَسْلُكَهَا بِمَنْهُ إِلَى رِضْوَانِهِ حَمْدًا يَتَقَبَّلُهُ مِنَّا وَيَرْضَى بِهِ عَنَا (٣) وَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ تِلْكَ السُّبُّلِ شَهْرَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرَ الصِّيَامِ

وَشَهْرَ الْإِسْلَامِ وَشَهْرَ الطَّهُورِ وَشَهْرَ التَّمْحِيقِ وَشَهْرَ الْقِيَامِ الَّذِي

أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْءَانُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (٤) فَابَانَ

فَضْيَاتُهُ عَلَى سَائِرِ الشُّهُورِ بِمَا جَعَلَ لَهُ مِنَ الْحُرُمَاتِ الْمَوْفُورَةِ وَ

الْفَضَائِلِ الْمَشْهُورَةِ فَحَرَمَ فِيهِ مَا أَحَلَّ فِي غَيْرِهِ إِغْظَاماً وَ حَجَرَ فِيهِ

الْمَطَاعِمُ وَالْمَشَارِبُ إِكْرَاماً وَ جَعَلَ لَهُ وَقْتاً بَيْنَ أَلْيَاجِيزْ جَلْ وَ عَزَّ أَنْ

يُقْدَمَ قَبْلَهُ وَ لَا يَقْبُلُ أَنْ يُؤْخَرَ عَنْهُ (٥) ثُمَّ فَضَلَ لَيْلَةَ وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ عَلَى

لَيَالِي الْأَلْفِ شَهْرٍ وَ سَمَاهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنَزُّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا يَاذْنُ

رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ دَائِمُ الْبَرَكَةٍ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ

عِبَادِهِ بِمَا أَحَکَمَ مِنْ قَضَائِهِ (٦) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَهْلِهِنَا

مَغْرِفَةً فَضْلِهِ وَ إِخْلَالَ حُرْمَتِهِ وَ التَّحْفُظَ مِمَّا حَظِرْتُ فِيهِ وَ أَعْنَا عَلَى

Presented by jafrilibrary.com

۳۲۔ مہر میضان کے آغاز پر آپ کی دعا

- (۱) ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں حمد کی ہدایت دی ہے اور اس کا اہل قرار دیا ہے تاکہ ہم اس کے احسانات کا شکر یاد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں اور وہ ہمیں اس بات پر نیک کرداروں جیسی جزاوے سکے۔ (۲) ساری حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں اپنادین عطا فرمایا۔ اور اپنی ملت کا امتیاز بخشنا اور اپنے احسان کے راستوں پر لگادیا تاکہ اس کے احسان کے سہارے اس کی مرضی تک پہنچ جائیں۔ ایسی حمد جسے وہ ہم سے قبول کر لے اور اس کے ذریعہ ہم سے راضی ہو جائے۔
- (۳) ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے خیر کے راستوں میں سے ایک راستہ اپنے ہمیں کو قرار دیا ہے جو رمضان کا ہمیہنہ ہے روزہ کا ہمیہنہ ہے اور راتوں کو قیام کا ہمیہنہ ہے جس میں اس نے اس قرآن کونزال کیا ہے اور اسے لوگوں کیلئے ہدایت اور ہدایت کے ساتھ حق و بال میں امتیاز کی کھلی ثانی قرار دیا ہے (۴) اور اس کے بعد فراوان عنزوں اور مشہور فضیلتوں کے ساتھ تمام ہمیںوں پر اس کی فضیلت کا انہصار کیا ہے اس کے احترام میں ان چیزوں کو بھی حرام کر دیا ہے جو دوسرے ہمیںوں میں حلال تھیں اور اس کے اکرام میں کھانے پینے کو بھی منوع قرار دیدیا ہے۔ اور اس نے اس کے لئے ایک واضح وقت قرار دیا ہے جس سے نہ مقدم کرنے کی اجازت دی ہے اور نہ موخر کرنے پر راضی ہے۔
- (۵) اس ہمیہنہ کی ایک رات کو ہزار ہمیںوں کی راتوں سے افضل قرار دیدیا ہے اور اس کا نام شب قدر رکھ دیا ہے جس میں ملائکہ اور روح پروردگار کے اذان سے تمام امور لے کر نازل ہوتے ہیں اور یہ رات طلوع فجر تک سلامتی اور دوام برکت کا سبب رہتی ہے وہ اپنے جس بندہ کے لئے برکت چاہے، اور جس طرح اس نے حکم فصلہ کر دیا ہے۔
- (۶) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماؤ رہیں اس کی فضیلت کی معرفت اور اس کی حرمت

صِيَامُه بِكَفِ الْجَوَارِحِ عَنْ مَعَاصِيكَ وَاسْتِعْمَالُهَا فِيهِ بِمَا يُرْضِيكَ
 حَتَّى لَا نُضِغَ بِأَسْمَاعِنَا إِلَى الْغُوْ وَ لَا نُشَرِعَ بِأَبْصَارِنَا إِلَى الْهُوْ (٧) وَ حَتَّى
 لَا نُسْطَ أَيْدِينَا إِلَى مَخْطُورِ وَ لَا نُخْطُرَ بِأَقْدَامِنَا إِلَى مَحْجُورِ وَ حَتَّى
 لَا تَعْيَ بُطُونُنَا إِلَّا مَا أَخْلَقْ وَ لَا تَطْقَ أَسْنَاتِنَا إِلَّا بِمَا مَثَلْتَ وَ لَا تَكْلُفْ
 إِلَّا مَا يُدْنِي مِنْ ثَوَابِكَ وَ لَا تَعْطَى إِلَّا الَّذِي يَقِي مِنْ عِقَابِكَ ثُمَّ خَلَصْ
 ذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ رِبَاءِ الْمُرَآئِينَ وَ سُمْعَةِ الْمُسْمِعِينَ لَا نُشَرِكُ فِيهِ أَحَدًا
 ذُونَكَ وَ لَا نُبَغِي فِيهِ مُرَادًا سِواكَ (٨) اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى الْهُوَ
 وَ قِفْنَا فِيهِ عَلَى مَوَاقِيتِ الصَّلَواتِ الْخَمْسِ بِحُدُودِهَا الَّتِي حَدَّدْتَ وَ
 فُرِّضَهَا الَّتِي فَرَضْتَ وَ وَظَالِفَهَا الَّتِي وَظَفَتْ وَ أُوقَاتَهَا الَّتِي وَقَتَ (٩) وَ
 أَنْزَلْنَا فِيهَا مَنْزَلَةَ الْمُصَبِّينَ لِمَنَازِلِهَا الْحَاجِظِينَ لِأَرْكَانِهَا الْمُؤَذِّنَاتِ لِهَا فِي
 أُوقَاتِهَا عَلَى مَا سَنَّهُ عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلَى الْهُوَ فِي
 رُكُوعِهَا وَ سُجُودِهَا وَ جَمِيعِ فَوَاضِلِهَا عَلَى أَتَمِ الطَّهُورِ وَ أَسْبَغِهِ وَ أَبْنِينِ
 الْخُشُوعِ وَ أَبْلَغِهِ (١٠) وَ قِفْنَا فِيهِ لَأَنْ نُصِلَ أَرْحَامَنَا بِالْبَرِّ وَ الْصَّلَةِ وَ
 أَنْ نُتَعَاهَدَ جِيرَانَا بِالْإِفْضَالِ وَ الْعَطَيَّةِ وَ أَنْ نُخَلَّصَ أَمْوَالَنَا مِنَ التَّبعَاتِ وَ
 أَنْ نُطَهَّرَهَا بِإِخْرَاجِ الزَّكَوَاتِ وَ أَنْ نُرَاجِعَ مَنْ هَاجَرَنَا وَ أَنْ نُنْصِفَ مَنْ
 ظَلَّمَنَا وَ أَنْ نُسَالِمَ مَنْ عَادَنَا حَاشِيَ مَنْ غُودَيَ فِيكَ وَ لَكَ فِيْهِ الْعَدُوُ
 الَّذِي لَا تُوَالِيهِ وَ الْحِزْبُ الَّذِي لَا نُصَافِيَهُ (١١) وَ أَنْ نُتَقَرَّبَ إِلَيْهِ

کی جالات اور اس میں تمام ممنوعہ امور سے تحفظ کا الہام عطا فرمائے اور اس کے روزوں پر ہماری امداد فرمائے۔
 ہم اپنے اعضا کو تیری نافرمانی سے روک سکتے اور ان اعمال میں لگا سکتے جو تجھے راضی کر سکتے تاکہ ہم کسی
 لغوبات پر کان نہ دھریں اور کسی آہو کی طرف جلدی سے نگاہ نہ کریں اور نہ کسی ممنوع شے کی طرف ہاتھ
 بڑھا سکیں اور نہ کسی حرام کی طرف قدم اٹھا سکیں (۷) یہاں تک کہ ہمارے پیش بھی انھیں چیزوں سے
 بھریں جنسیں تو نے حلال قرار دیا ہے۔ اور ہماری زبان بھی انھیں با توں سے گویا ہو جنسیں تو نے بیان کیا
 ہے اور ہم صرف انھیں اعمال کی زحمت اٹھا سکیں تو اب سے قریب تر بنا دیں اور وہی افعال اتحاد میں جو
 تیرے عذاب سے بچ سکتے اس کے بعد ان تمام اعمال کو ریا کاروں کی ریا کاری اور ستانے والوں کے
 جذبہ شہرت سے پاک بنا دے تاکہ ہم تیرے علاوہ کسی کوششیک نہ کریں اور تیرے ماسوا کسی مطلوب کی
 آرزونہ کریں۔ (۸) خدا یا محمد پر بھت نازل فرمایا اور ہمیں پانچوں نمازوں کے اوقات کی توفیق
 دے ان حدود کے ساتھ جو تو نے مھین کی ہیں اور ان جمادات کے ساتھ جنسیں تو نے فرض کیا ہے اور ان
 وظائف کے ساتھ جو تو نے مقرر کیا ہے اور ان اوقات کے ساتھ جنسیں تو نے مھین کر دیا ہے۔

(۹) اور اس منزل نمازوں میں ہمیں ان کے مرتبہ تک پہنچا دے جو اس کی منزلوں کے حاصل
 کرنے والے، اس کے ارکان کی حفاظت کرنے والے اور اسے بروقت ادا کرنے والے ہیں جس طرح
 تیرے بندہ اور رسول نے رکوع و بجود اور تمام آداب کو مقرر کیا ہے مکمل طہارت اور پوری پاکیزگی اور کامل
 و نمایاں خصوص و خشوع کے ساتھ۔ (۱۰) اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس ماہ رمضان میں اپنے قرابداروں
 کے ساتھ نیکی اور صلح رحی کا برداشت کریں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ انعام و بخشش کا برداشت کریں اور جو ظلم
 کے ذریعہ پاک بنا سکیں جو قطع تعلق کرے اس سے تعلقات قائم کریں اور جو ظلم کرے اس کے ساتھ
 انصاف کریں اور جو دشمنی کرے اس کے ساتھ معاملت آمیز برداشت کریں علاوہ ان کے جن سے میری دشمنی
 تیرے بارے میں ہے اور تیرے لئے ہے کہ ایسے دشمنوں سے ہم کسی وقت بھی محبت نہیں کر سکتے ہیں اور
 یہ وہ گروہ ہے جس سے کسی قیمت پر مخالفی نہیں ہو سکتی ہے۔ (۱۱) اور ہمیں توفیق دے کہ اس مہینہ میں

فيهِ مِنَ الْأَعْمَالِ الزَّاكِيَّةِ بِمَا تُظَهِرُنَا بِهِ مِنَ الدُّنْوِ وَتَعْصِمُنَا فِيهِ مِمَّا
 نَسْتَأْنِفُ مِنَ الْغَيْوَبِ حَتَّى لَا يُورِدَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ مَلَائِكَتِكَ إِلَّا دُونَ
 مَا نُورِدُ مِنْ أَبْوَابِ الطَّاغِيَّةِ لَكَ وَأَنْوَاعِ الْقُرْبَةِ إِلَيْكَ (١٢) اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذَا الشَّهْرِ وَبِحَقِّ مَنْ تَعْبُدُ لَكَ فِيهِ مِنْ ابْتِدَاءِهِ إِلَى وَقْتِ
 فَنَائِهِ مِنْ مَلَكِ قَرْبَتِهِ أَوْ نَبِيِّ أَرْسَلَتِهِ أَوْ عَبْدِ صَالِحٍ اخْتَصَصَتْهُ أَنْ تُصَلِّيَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآهْلِنَا فِيهِ لِمَا وَعَدْتَ أُولَيَاءَكَ مِنْ كَرَامَتِكَ وَ
 أَوْجَبْ لَنَا فِيهِ مَا أَوْجَبْتَ لِآهْلِ الْمُبَالَغَةِ فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنَا فِي نَظَمِ مِنْ
 اسْتَحْقَاقِ الرَّفِيعِ الْأَنْعَلَى بِرَحْمَتِكَ (١٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَجَنِّبْنَا إِلَيْهِ حَادَّ فِي تَوْحِيدِكَ وَالتَّقْصِيرِ فِي تَمْجِيدِكَ وَالشُّكُّ فِي
 دِينِكَ وَالْعُمَى عَنْ سَبِيلِكَ وَالْإِغْفَالَ لِحُرْمَتِكَ وَالْإِنْهَادَعَ
 لِغَدُوكَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (١٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَإِذَا
 كَانَ لَكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي شَهْرِنَا هَذَا رِقَابٌ يُعْتَقُهَا عَفْوُكَ أَوْ
 يَهْبِئُهَا صَفْحُكَ فَاجْعَلْ رِقَابَنَا مِنْ تِلْكَ الرِّقَابِ وَاجْعَلْنَا لِشَهْرِنَا مِنْ خَيْرِ
 آهِلٍ وَأَصْحَابٍ (١٥) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْحِقْ ذُنُوبَنَا مَعَ
 امْحَاقِ هِلَالِهِ وَاسْلَخْ عَنَّا تَبِعَاتِنَا مَعَ انْسِلَاخِ أَيَامِهِ حَتَّى يَنْقُضِيَ عَنَّا وَقَدْ
 صَفَّيْتَنَا فِيهِ مِنَ الْخَطَيَّاتِ وَأَخْلَصْتَنَا فِيهِ مِنَ السَّيِّئَاتِ (١٦) اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَإِنْ مَلَّنَا فِيهِ فَعَدْلُنَا وَإِنْ رُغْنَا فِيهِ فَقَوْمًا وَإِنْ أَنْ

پاکیزہ اعمال کے ذریعہ تیراقرب حاصل کریں جو ہمیں گناہوں سے پاک بنادے اور مستقبل کی زندگی میں عیوب سے بچائے تاکہ کوئی بھی فرشتہ تیری بارگاہ میں اس سے بہتر نہ پیش کر سکیں۔

(۱۲) خدا ہمیں تجھے اس مہینہ کے حق اور ان بندوں کے حق کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں جنہوں نے اس مہینہ میں ابتداء سے لے کر انتہاء تک تیری حبادت کی ہے چاہے۔ وہ ملک متبرہ ہو یا نبی مرسل یا وہ بندہ صالح ہے تو نے اپنا بنا رکھا ہے۔ کہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادا اور ہمیں اس کرامت کا اہل قرار دیدے جس کا تو نے اپنے اولیاء سے وعدہ کیا ہے اور ہمارے لئے لازم قرار دیے ہیں جو تیری انتہائی اطاعت کرنے والے ہیں اور ہمیں اس جماعت میں شامل کر دے جو تیری رحمت کی بنا پر تیری رفاقت کی بلند ترین منزل پر فائز ہیں۔

(۱۳) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادا اور ہمیں اپنی توحید کے بارے میں ہر طرح کی بے راہ روی اور اپنی بزرگی کے اقرار کے ذیل میں ہر طرح کی کوتاہی اور اپنے دین میں ہر طرح کے شک اور اپنے راستے ہر طرح کی گمراہی اور اپنی حرمت سے ہر طرح کی حفظ اور اپنے دشمن شیطان رجیم سے ہر طرح سے دھوکہ کھانے سے محفوظ فرمادے۔

(۱۴) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادا اگر تیرے پاس اس مہینہ کی ہر رات میں کچھ گرفتار عذاب گرد نہیں ہیں جنھیں تو آزاد کرتا ہے یا اپنی مہربانی سے معاف کرتا ہے تو ہماری گردنوں کو بھی انھیں گردنوں میں سے قرار دیدے اور ہمیں اس مہینہ کے بہترین اہل واصحاب میں شمار کر لے۔

(۱۵) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادا اس چاند کے تمام ہوتے ہوئے ہمارے گناہوں کو بھی محور دے اور اس کے ایام کے گذر تے گذر تے ہمیں تمام صعوبتوں سے باہر نکال لے تاکہ یہ مہینہ اس عالم میں تمام کردار کو تکمیل کر دے اور گناہوں سے آزاد کر چکا ہو۔ (۱۶) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادا اگر اس مہینہ میں ہمارے اندر کوئی بھی پیدا ہو گئی ہو تو اسے سیدھا کر دینا اور اگر ہم بہک جائیں تو ہماری اصلاح کر دینا اور اگر شیطان ہم پر غالب آجائے تو ہمیں اس سے نجات دلادیتا۔

عَلَيْنَا عَذُوكَ الشَّيْطَانُ فَاسْتَقِدْنَا مِنْهُ (٧) اللَّهُمَّ اشْحَنْهُ بِعِبَادَتِنَا
 إِيَّاكَ وَرَزِّنْ أَوْقَاتَهُ بِطَاعَتِنَا لَكَ وَأَعْنَا فِي نَهَارِهِ عَلَى صِيَامِهِ وَفِي لَيْلِهِ
 عَلَى الصَّلَاةِ وَالْتَّضَرُّعِ إِلَيْكَ وَالْخُشُوعِ لَكَ وَالْذَّلَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ
 حَتَّى لَا يَشْهَدَ نَهَارُهُ عَلَيْنَا بِغَفْلَةٍ وَلَا لَيْلَهُ بِتَفْرِيطٍ (٨) اللَّهُمَّ وَاجْعَلْنَا
 فِي سَائِرِ الشُّهُورِ وَالْأَيَّامِ كَذِلِكَ مَا عَمَرْنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ
 الصَّالِحِينَ «الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفَرْدَوسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ» (وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ
 مَا أَتَوْا وَ قُلُوبُهُمْ وَجْلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ) وَمِنْ «الَّذِينَ
 يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ» (٩) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَءَا إِلَهَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَكُلِّ أَوَانٍ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ عَدَدَ مَا صَلَيْتَ
 عَلَى مَنْ صَلَيْتَ عَلَيْهِ وَأَضْعَافَ ذَلِكَ كُلُّهُ بِالْأَضْعَافِ الَّتِي لَا يُخْصِيَها
 غَيْرُكَ إِنْكَ فَعَالٌ لِمَا تُرِيدُ.



(۱۷) خدا یا اس مہینے کو ہماری عبادتوں سے معمور کر دے اور ہمارے سارے اوقات میں اس کی نماز، تفسیر و فضیل پر ہماری امداد فرماتا کہ نہ اس کا ون ہماری غفلت کا گواہ بنے اور نہ اس کی رات ہماری کوتا ہیوں کی شہادت دے۔

(۱۸) خدا یا اور جب تک ہمیں زندہ رکھنا تمام مہینوں اور نووں میں ہمارے لیل و نہار کو ایسا ہی رکھنا اور ہمیں ان نیک بندوں میں قرار دے دیدیں یا جو تیری جنت کے وارث ہوں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہوں تیرے دیئے ہوئے کو تیری ہتھ راہ میں خرچ کریں اور ان کے دل تیرے خوف سے لرز رہے ہوں کہ انھیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جانا ہے۔ اور ان لوگوں میں قرار دیدے جو نیکوں کی طرف تیز رفتاری سے بڑھنے والے اور سبقت کرنے والے ہوں۔

(۱۹) خدا یا محمد و آل محمد پر ہر وقت ہر آن اور ہر حال میں اتنی رحمت نازل فرماجس قدر تو نے اپنے کسی بھی بندہ پر نازل کی ہو اور پھر اسے اس قدر لگا کر دے جس کا شمارہ کیا جاسکے کہ تو جس چیز کا ارادہ کر لیتا ہے اسے کر دیتا ہے۔



(٣٥) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَدَاعِ شَهْرِ رَمَضَانَ

(١) اللَّهُمَّ يَا مَنْ لَا يُرَغَّبُ فِي الْجَزَاءِ (٢) وَيَا مَنْ لَا يُنَدِّمُ عَلَى
الْعَطَاءِ (٣) وَيَا مَنْ لَا يُكَافِي عَبْدَهُ عَلَى السُّوَاءِ (٤) مِنْتَكَ ابْتِدَاءٌ وَ
عَفْوُكَ تَفْصِيلٌ وَعُقُوبَتُكَ عَدْلٌ وَقَضَاؤُكَ خَيْرٌ (٥) إِنْ أُعْطِيْتَ لَمْ
تَشْبُّعْ عَطَاءُكَ بِمَنْ وَإِنْ مَنَعْتَ لَمْ يَكُنْ مَنْعُكَ تَعْدِيَاً (٦) تَشْكُرُ مَنْ
شَكَرَكَ وَأَنْتَ الْهَمَّةُ شُكْرُكَ (٧) وَتُكَافِيءُ مِنْ حَمْدَكَ وَأَنْتَ
عَلْمَتَهُ حَمْدَكَ (٨) تَسْتُرُ عَلَى مَنْ لَوْ شِئْتَ فَضَحْتَهُ وَتَجُودُ عَلَى مَنْ
لَوْ شِئْتَ مَنْعَتَهُ وَكَلَّا هُمَا أَهْلَكَ لِلْفَضْيَةِ وَالْمُنْعِ غَيْرُ أَنْكَ بَنَيْتَ
أَفْعَالَكَ عَلَى التَّفْضِيلِ وَأَجْرَيْتَ قُدْرَتَكَ عَلَى التَّجَاوِزِ (٩) وَتَلَقَيْتَ
مَنْ عَصَاكَ بِالْحِلْمِ وَأَمْهَلْتَ مَنْ قَصَدَ لِنَفْسِهِ بِالظُّلْمِ تَسْتَنْظِرُهُمْ
بِأَنَاتِكَ إِلَى الإِنَابَةِ وَتَرْكُ مُعَاجِلَتَهُمْ إِلَى التَّوْبَةِ لِكِنَّا لِيَهْلِكَ عَلَيْكَ
هَا لَكُمْ وَلَا يَسْقِي بِنَعْمَتِكَ شَقِيقُهُمْ إِلَّا عَنْ طُولِ الْإِغْذَارِ إِلَيْهِ وَنَعْدَدُ
تَرَادِفَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ كَمَا مَنْ عَفْوُكَ يَا كَرِيمُ وَعَائِدَةٌ مَنْ عَطْفُكَ يَا
خَلِيمُ (١٠) أَنْتَ الَّذِي فَتَحْتَ لِعِبَادِكَ بَابًا إِلَى عَفْوِكَ وَسَمِيَّتَهُ التَّوْبَةُ
وَجَعَلْتَ عَلَى ذَلِكَ الْبَابِ ذَلِيلًا مَنْ وَحِيكَ لِنَلَالَ يَضْلُوا عَنْهُ فَقُلْتَ
تَبَارَكَ اسْمُكَ ﴿تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصِوحًا غَسِّيْ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفَّرُ

۳۵۔ وداعِ ماہ مبارک رمضان کے لئے آپ کی دعا

(۱) اے وہ پروردگار جو اپنے احسانات کا بدل نہیں چاہتا (۲) اور اپنی عطاوں پر نادم نہیں ہوتا۔
 (۳) اور کسی کو صرف عمل کے برابر بدل نہیں دیتا۔ (۴) بلکہ اس کا احسان ابتدائی ہوتا ہے اور اس کی معافی اس کے کافی عمل و کرم کا نتیجہ ہے۔ اس کا عاقاب تقاضائے انصاف ہے اور اس کا فیصلہ خیر جسم ہے (۵) وہ جب عطا کرتا ہے تو اپنی عطا کو احسان جتنا ہے آلوہ نہیں کرتا ہے اور جب روک دیتا ہے تو اس کا روک دینا کوئی ظلم نہیں ہوتا ہے۔ (۶) وہ ہر شکریہ ادا کرنے والے کی قدر کرتا ہے جب کہ خود ہی شکریہ کا الہام کرتا ہے (۷) اور ہر حمد کرنے والے کو بدل دیتا ہے جب کہ خود ہی حمد کی تعلیم دیتا ہے۔ (۸) وہ اس کے گناہوں پر بھی پردہ ڈالتا ہے جسے رسوائی کر سکتا ہے اور اپنی بھی کرم کرتا ہے جس کے کرم کو روک سکتا ہے۔ جب کہ دونوں ہی رسوائی اور محرومی کے قابل ہوتے ہیں لیکن اس نے افعال کی تباہ افضل پر رکھی ہے اور اپنی تقدیرت کا استعمال صرف درگذر کرنے میں کرتا ہے۔

(۹) گناہگار کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہے اور جو اپنے نفس پر ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس مہلت دیدیتا ہے مجھ مولوں کو مہلت دے کر ان کی توبہ کا انتظار کرتا ہے اور ان کے حساب میں جلدی نہیں کرتا ہے تاکہ اس کی طرف رجوع کر لیں اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی ہلاک ہونے والا ہلاک ہو یا کوئی بدجنت اس کی نعمتوں میں بدجنتی سے کام لے تو پوری عذرداری کے بعد اور مسلسل دلائل کے قیام کے بعد ایسا ہو یہ اس کے عفو و درگذار کا کرم ہے اور یہ اس کی مہربانی کا احسان ہے کہ وہ کریم و طیم ہے۔

(۱۰) میرے پروردگار تو ہی وہ ہے جس نے اپنے بندوں کے لئے معافی کا ایک دروازہ کھولا ہے اور اس کا نام توبہ رکھا ہے اور پھر اس دروازہ پر اپنی وجی کا ایک رہنماء مقرر کر دیا ہے تاکہ لوگ اس سے نکلنے کا سیکھ سکیں تیرانا م پا کیزہ ہے اور تو نے خود فرمایا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو قریب

عَنْكُمْ سَيِّاتُكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (١) يَوْمَ
 لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيًّا وَالَّذِينَ ءاْمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ
 بِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ) فَمَا عَذْرٌ مِنْ أَغْفَلَ دُخُولَ ذلِكَ الْمَنْزِلِ بَعْدَ فَتْحِ الْبَابِ وَإِقَامَةِ
 الدَّلِيلِ (٢) وَأَنْتَ الَّذِي زِدْتَ فِي السُّؤْمِ عَلَى نَفْسِكَ لِعِبَادَكَ تُرِيدُ
 رِحْمَهُمْ فِي مُتَاجِرَتِهِمْ لَكَ وَفُرْزَهُمْ بِالْوَفَادَةِ عَلَيْكَ وَالزِّيَادَةِ مِنْكَ
 فَقُلْتَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَيْتَ (مِنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَ
 مِنْ جَاءَ بِالْسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْرِيَنَّ إِلَّا مِثْلَهَا) (٣) وَقُلْتَ (مِثْلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
 أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمِثْلِ حَبْيَةِ أَنْتَ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُبْلَةٍ مَائَةُ
 حَبْيَةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ) وَقُلْتَ (مِنْ ذَا الَّذِي يَقْرِضُ اللَّهُ قَرْضًا
 حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً) وَمَا أَنْزَلْتَ مِنْ نَظَارِهِنَّ فِي الْقُرْءَانِ
 مِنْ تَضَاعِيفِ الْحَسَنَاتِ (٤) وَأَنْتَ الَّذِي ذَلَّلْتَهُمْ بِقَوْلِكَ مِنْ عَيْنِكَ
 وَتَرْغِيْكَ الَّذِي فِيهِ حَظْهُمْ عَلَىٰ مَا لَوْسَرَتْهُ عَنْهُمْ لَمْ تُدْرِكْهُ أَبْصَارُهُمْ
 وَلَمْ تَعْلَمْهُ أَسْمَاعُهُمْ وَلَمْ تَلْحِقْهُ أَوْهَامُهُمْ فَقُلْتَ (إِذْ كُرُونَى أَذْكُرْتُمْ
 وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكُفُّرُونَ) وَقُلْتَ (لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ
 كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ) (٥) وَقُلْتَ (إِذْ عُوْنَى أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ
 الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيْدُ دُخُولَنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ) فَسَمِّيَتْ

ہے کہ تمھارا پروردگار تمھاری خطاؤں سے درگذر کر دے اور تمھیں ان باغات میں داخل کر دے جس کے نیچے نہیں جا ری ہوں۔ (۱۱) اس دن جس دن پروردگار اپنے پیغمبر اور ان کے ساتھ ایمان لائیوالوں کو رسوانہیں کرے گا اور ان کے لئے ایک نور قرار دے گا جو ان کے سامنے اور دابنے چل رہا ہو گا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ۔ پروردگار ہمارے نور کی تجھیں فرمادے اور تمیں معاف کر دے کہ تو ہر شے پر قادر ہے، تو اب اس شخص کے پاس کیا عذر ہے جو دروازہ کھلنے اور رہنمائی کے قائم ہونے کے بعد بھی گھر میں داخل نہ ہو، تو وہ ہے جس نے اپنے بندوں سے معاملہ کرنے میں اپنے اوپر زیادہ نزدیکی ذمہ داری لے لی ہے۔ (۱۲) کرتوان کی تجارت میں زیادہ فائدہ دینا چاہتا ہے اور انھیں اپنی بارگاہ میں حاضری کی کامیابی اور اضافہ کی سعادت دینا چاہتا ہے تو نے خود ہی اعلان کیا ہے اور تیرناام بابرکت اور بلند و برتر ہے۔ کہ جو ایک نیکی انجام دے گا اسے دس گنا اجر دیا جائے گا اور اگر برائی کرے گا تو صرف اتنا ہی بدلا دیا جائے گا۔

(۱۳) اور تیر ارشاد ہے جو لوگ راہ خدا میں اپنے ہموال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے، اور تیرا ہی یہ بھی ارشاد ہے، کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دےتا کہ وہ اسے کئی گناہ نہ دے، اور اس کے علاوہ قرآن مجید کی بہت سی آیات ہیں جن میں تو نے نیکیوں کے دنگے چوگئے بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ (۱۴) اور تو ہی وہ ہے جس نے اپنی قوت بھی اور تر غیب کے ذریعہ ان کی رہنمائی کی ہے جس میں ان کا فائدہ ہے کہ اگر قرآن سے پوشیدہ رکھتا تو ان کی نیگاہیں ان کا اور اک نہ کر سکتیں۔ اور ان کے کان سن بھی نہ سکتے اور ان کے خیالات وہاں تک پہنچ بھی نہ سکتے اور تو نے ہی فرمایا ہے کہ ”تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر یہ ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم ہمارا شکر یہ ادا کرو گے تو ہم نعمتوں میں اضافہ کر دیں گے اور اگر کفر ان نعمت کرو گے تو ہمارا عذاب بھی بہت سخت ہو گا۔ (۱۵) اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور جو لوگ میری عبادت (دعا) سے اسکبار کرتے ہیں وہ غنقریب ذلت کے ساتھ داخل ہجہن ہوں گے۔“

ذِعَانِكَ عِبَادَةً وَ تَرْكَهُ اسْتِغْبَارًا وَ تَوْعِدُهُ عَلَى تَرِكِهِ دُخُولَ جَهَنَّمَ
 دَاخِرِينَ (١٦) فَذَكِرُوكَ بِمَنْكَ وَ شَكِرُوكَ بِفَضْلِكَ وَ دَعُوكَ
 بِأَمْرِكَ وَ تَصَدِّقُوا لَكَ طَلَبًا لِ الْمَزِيدِكَ وَ فِيهَا كَانَتْ نَجَاتُهُمْ مِنْ
 غَضَبِكَ وَ فَوْزُهُمْ بِرِضاكَ (١٧) وَ لَوْ ذَلِيلٌ مَخْلوقٌ مَخْلوقًا مِنْ نَفْسِهِ
 عَلَى مِثْلِ الَّذِي ذَلَّلَتْ عَلَيْهِ عِبَادَكَ مِنْكَ كَانَ مَوْضُوفًا بِالْإِحْسَانِ وَ
 مَنْعُوتًا بِالْإِمْتَانِ وَ مَحْمُودًا بِكُلِّ لِسَانٍ فَلَكَ الْحَمْدُ مَا وُجِدَ فِي
 حَمْدِكَ مَذْهَبٌ وَ مَا يَقِي لِلْحَمْدِ لَفْظٌ تُحَمِّدُ بِهِ وَ مَعْنَى يَنْصُرُ إِلَيْهِ
 (١٨) يَا مَنْ تَحْمِدُ إِلَيْكَ عِبَادَهُ بِالْإِحْسَانِ وَ الْفَضْلِ وَ غَمْرَهُمْ بِالْمَنْ
 وَ الْطُولِ مَا أَفْشَى فِينَا نِعْمَتِكَ وَ أَسْبَغَ عَلَيْنَا مِنْتَكَ وَ أَخْصَنَا بِرِبِّكَ
 (١٩) هَذِيَّتْنَا لِدِينِكَ الَّذِي اضْطَفَيْتَ وَ مَلَّتِكَ الَّتِي ارْتَضَيْتَ وَ
 سَبَّلَكَ الَّذِي سَهَّلْتَ وَ بَصَرْتَنَا الرُّلْفَةَ لِدِينِكَ وَ الْوُصُولَ إِلَيْ
 كَرَامَتِكَ (٢٠) اللَّهُمَّ وَ أَنْتَ جَعَلْتَ مِنْ صَفَايَا تِلْكَ الْوَظَائِفِ وَ
 خَصَائِصِ تِلْكَ الْفُرُوضِ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي اخْتَصَصَتْهُ مِنْ سَائرِ
 الشُّهُورِ وَ تَخَيَّرْتَهُ مِنْ جَمِيعِ الْأَزْمَنَةِ وَ الدُّهُورِ وَ وَءَ اثْرَتْهُ عَلَى كُلِّ
 أَوْقَاتِ السَّنَةِ بِمَا أَنْزَلْتَ فِيهِ مِنَ الْقُرْءَانِ وَ النُّورِ وَ ضَاعَفْتَ فِيهِ مِنْ
 الْإِيمَانِ وَ فَرَضْتَ فِيهِ مِنَ الصِّيَامِ وَ رَغَبْتَ فِيهِ مِنَ الْقِيَامِ وَ أَجْعَلْتَ فِيهِ مِنْ
 لَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (٢١) ثُمَّ ء اثْرَتْنَا بِهِ عَلَى سَائِرِ

تو نے دعا کو عبادت کا نام دیا ہے اور اس کے ترک کرنے کو استخار قرار دیا ہے بلکہ اس ترک پر جہنم میں منع کے بل داخل کرنے کی دلکشی دی ہے (۱۶) جس کے نتیجہ میں انھوں نے تیرے احسان سے تجھے یاد کیا اور تیرے فضل سے تیرا شکر یا دا کیا تیرے حکم سے تجھے پکارا اور تجھے سے مزید لینے کیلئے تیری راہ میں صدقہ دیا اور اسی میں ان کے لئے تیرے غصب سے نجات اور تیری رضا کی کامیابی تھی۔

(۱۷) کہ اگر کوئی مخلوق کسی مخلوق کو اپنے بارے میں وہ باتیں بتاوتا جو تو نے بتائی ہیں تو یقیناً اس کی تعریف کی جاتی۔ تواب ہمیشہ میری طرف سے تیری حمد ہوتی رہے گی جب تک حمد کا کوئی راستہ ملتا رہے گا اور جب تک حمد کے لئے کوئی لفظ باقی رہے گا اور کوئی معنی رہ جائیں گے جس کی بازگشت حمد کی طرف ہو۔

(۱۸) اے وہ پروڈگار جس سے فضل و احسان کی بنا پر حمد کا استحقاق پیدا کیا اور بندوں کو اپنے نعمت و کرم سے ذہان پ لیا تیری نعمتیں ہمارے بارے میں کس قدر عام ہیں اور تیرے احسانات کس قدر کامل ہیں اور تو نے اپنے کرم کو کسی قدر ہم سے مخصوص کر دیا ہے۔

(۱۹) ہمیں اپنے اس دین کی ہدایت دیتی ہے جسے تو نے پسند فرمایا ہے اور اس راست کی نشاندہی کر دی ہے جسے منتخب کیا ہے اور وہ راہ حق دکھاوی ہے جسے آسان بنادیا ہے اور اپنی بارگاہ میں قربت کے تمام راستے دکھاویے اور اپنی کرامت تک پہنچنے کے تمام وسائل بتاویے۔

(۲۰) خدا یا اور تو نے اپنے انھیں منتخب فرائض اور مخصوص واجب میں ایک ماہ رمضان بھی قرار دیا ہے جسے تمام مہینوں میں خصوصیت عطا فرمائی ہے اور تمام زمانوں اور اوقات میں منتخب قرار دیا ہے اور سال کے تمام اوقات میں اس امر کے لئے منتخب کیا ہے کہ اس میں قرآن اور نور کو نازل کیا ہے جو ہزار مہینوں والی ہے اور اسے شب قدر کی جلالت عطا فرمائی ہے تو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(۲۱) اس کے بعد تو نے اس ماہ مبارک کے ذریعہ ہمیں تمام امتحان پر مقدم کیا ہے اس کی فضیلت کے ذریعہ اقوام میں منتخب قرار دیا ہے۔ تو ہم نے بھی تیرے حکم سے اس کے دن میں روزہ رکھا اور

الأَمْمِ وَاصْطَفَيْتَنَا بِفَضْلِهِ دُونَ أَهْلِ الْمَلِلِ فَصُنْمَا بِأَمْرِكَ نَهَارَةً وَ قُنْمَا
 بِعُونَكَ لَيْلَةً مُتَعَرِّضِينَ بِصِيامِهِ وَ قِيامِهِ لِمَا عَرَضْتَنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ
 تَسَبَّبَنَا إِلَيْهِ مِنْ مَثُوبَتِكَ وَ أَنْتَ الْمَلِيءُ بِمَا رَغَبَ فِيهِ إِلَيْكَ الْجَوَادُ بِمَا
 سُئِلْتَ مِنْ فَضْلِكَ الْقُرِيبُ إِلَى مَنْ حَاوَلَ قُرْبَكَ (٢٢) وَ قَدْ أَقَامَ فِينَا
 هَذَا الشَّهْرُ مَقَامَ حَمْدٍ وَ صَحِبَنَا صُحْبَةُ مَبْرُورٍ وَ أَرْبَحَنَا أَفْضَلَ أَزْبَاحِ
 الْعَالَمِينَ ثُمَّ قَدْ فَارَقَنَا عِنْدَ تَمَامِ وَقْتِهِ وَ انْقِطَاعِ مُدْتَهِ وَ وَفَاءِ عَدَدِهِ (٢٣)
 فَنَخْنُ مُؤْدِعُوهُ وَ دَاعٌ مِنْ عَزِّ فِرَاقِهِ عَلَيْنَا وَ غَمَّنَا وَ أَوْحَشَنَا اِنْصِرَافُهُ عَنَّا وَ
 لَزِمَنَا لِهُ الدَّمَامُ الْمَخْفُوظُ وَ الْحُرْمَةُ الْمَرْعِيَّةُ وَ الْحَقُّ الْمَقْضَى فَنَخْنُ
 قَاتِلُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللَّهِ الْأَكْبَرِ وَ يَا عِيدَ أُولَى إِيَّاهِ (٢٤) السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ مَضْحُوبٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَ يَا حَيْرَ شَهِيرٍ فِي الْأَيَّامِ وَ
 السَّاعَاتِ (٢٥) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهْرٍ قَرُبَتْ فِيهِ الْأَمَالُ وَ نُشِرَتْ فِيهِ
 الْأَعْمَالُ (٢٦) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ قَرِينٍ جَلَ قَدْرُهُ مَوْجُودًا وَ أَفْجَعَ فَقْدُهُ
 مَفْقُودًا وَ مَرْجُوُهُ الْمِرْأَةُ فِرَاقُهُ (٢٧) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ أَلِيفٍ إِنَّسٍ
 مُقْبِلًا فَسَرَّ وَ أَوْحَشَ مُنْقَضِيًّا فَمَضَ (٢٨) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ مُجَاوِرٍ
 رَقَّتْ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ قَلَّتْ فِيهِ الدُّنُوبُ (٢٩) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ نَاصِرٍ
 أَعَانَ عَلَى الشَّيْطَانِ وَ صَاحِبَ سَهْلَ سُبْلِ الْإِحْسَانِ (٣٠) السَّلَامُ
 عَلَيْكَ مَا أَكْرَمَ عَتَقَاءَ اللَّهِ فِيكَ وَ مَا أَسْعَدَ مَنْ رَعَى حُرْمَتَكَ بِكَ

تیری مدد سے راتوں میں قیام کیا اور اس قیام و صائم کے ذریعہ اس رحمت کا ارادہ کیا جس کی تونے پیش
کی تھی اور اسے تیرے ثواب تک پہنچنے کا وسیلہ بنادیا جس ثواب سے تیرا دمکن بھرا ہوا ہے اور جسے تو اپنے
فضل و کرم سے عطا کرنے میں جو ادا و کریم ہے تو اس بندہ سے قریب تر ہے جو تیرے قرب کا ارادہ
کرے۔ (۲۲) اس مہینے نے ہمارے درمیان مقابل ستائش دن گذارے اور ہمارے ساتھ رفاقت کا حق
اوکیا ہمیں عالمین کے بہترین فوائد سے نواز اور جب اس کا وقت تمام ہو گیا اور اس کی مدت ختم ہو گئی اور
اس کا عدد پورا ہو گیا (۲۳) تو ہم سے رخصت ہونے لگا تواب ہم اسے اس طرح رخصت کر رہے ہیں
جس طرح اسے رخصت کیا جاتا ہے جس کا فراق سخت ہوا اور اس کی جدائی غمزدہ اور وحشت زدہ ہنانے والی
ہوا اور جو محفوظ حقوق، مقابل گمبداشت حرمت اور مقابل ادھر کو لازم قرار دیدے تواب ہم یہ آواز دے
رہے ہیں کہ اللہ کے بزرگ تیریں میخواہے اور اے اولیاء خدا کے لئے زمانہ عید تجھ پر ہمارا سلام۔

(۲۴) سلام ہو تجھ پر اے اوقات میں۔ تیریں ساتھی اور ایام و ساعات میں سے بہترین
ہیں۔ (۲۵) سلام ہو تجھ پر اے وہ ماہ مبارک جس میں آرزویں تریبہ تر ہو گئیں اور اعمال کے صحیح منتشر
ہو گئے۔

(۲۶) سلام ہو تجھ پر اے وہ ہمیشیں جو رہا تو اس کی منزلت عظیم رہی اور چلا گیا تو اس کے فراق
نے رنجیدہ ہنا دیا اور اس کا وجود ایسا پر امید تھا جس کی جدائی در دنک ثابت ہوئی۔

(۲۷) سلام ہو تجھ پر اے وہ محبوب جو آیا تو سامان انس لے کر آیا اور خوش کر گیا اور گیا تو
وحشت زدہ اور رنجیدہ ہنا کر گیا۔

(۲۸) سلام ہو تجھ پر اے وہ ہمسایہ جس کے زیر سایہ دل نرم ہو گئے اور گناہ کم ہو گئے۔

(۲۹) سلام ہو تجھ پر اے وہ مدگار جس نے شیطان کے مقابلہ میں ہماری مدد کی اور ایسا ساتھی
ہنا جس نے نیکیوں کے راستوں کو آسان بنادیا۔

(۳۰) سلام ہو تجھ پر کہ تیرے دور میں جہنم سے آزاد ہونے والے کس قدر زیادہ تھے اور تیری

(٣١) السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا كَانَ أَنْحَاكَ لِلذُّنُوبِ وَأَسْتَرَكَ لِأَنْواعِ
 الْغَيْوَبِ (٣٢) السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا كَانَ أَطْوَلَكَ عَلَى الْمُجْرَمِينَ وَ
 أَهْيَكَ فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ (٣٣) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهْرٍ لَا تُنَافِشُ
 الْأَيَّامُ (٣٤) السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهْرٍ هُوَ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ (٣٥) السَّلَامُ
 عَلَيْكَ غَيْرَ كَرِيهِ الْمُصَاحَّةِ وَلَا ذَمِيمِ الْمُلَابَسَةِ (٣٦) السَّلَامُ عَلَيْكَ
 كَمَا وَفَدَتْ عَلَيْنَا بِالْبَرَكَاتِ وَعَسْلَثْ عَنَّا دَنَسَ الْخَطَّيَّاتِ (٣٧)
 السَّلَامُ عَلَيْكَ غَيْرَ مُوَدَّعٍ بِرَمَاءٍ وَلَا مَتْرُوكٍ صِيَامَةً سَاماً (٣٨) السَّلَامُ
 عَلَيْكَ مِنْ مُطْلُوبٍ قَتَلَ وَقَتَهُ وَمَخْزُونٍ عَلَيْهِ قَبْلَ فُرُّتِهِ (٣٩) السَّلَامُ
 عَلَيْكَ كَمْ مِنْ سُوءٍ صَرَفْ بِكَ عَنَّا وَكَمْ مِنْ خَيْرٍ أَفِيضَ بِكَ عَلَيْنَا
 (٤٠) السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ
 (٤١) السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا كَانَ أَخْرَصَنَا بِالْأَمْسِ عَلَيْكَ وَأَشَدَّ شَوْقًا غَدَّا
 إِلَيْكَ (٤٢) السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى فَضْلِكَ الَّذِي حُرِمنَاهُ وَعَلَى
 ماضٍ مِنْ بَرَكَاتِكَ سُلِّبَنَاهُ (٤٣) اللَّهُمَّ إِنَا أَهْلُ هَذَا الشَّهْرِ الَّذِي
 شَرَقَنَا بِهِ وَوَفَقْنَا بِمَنْكَ لَهُ حِينَ جَهَلَ الْأَشْقِيَاءَ وَقَتَهُ وَحَرَمَوا
 لِشَقَائِقِهِمْ فَضْلَهُ (٤٤) أَنْتَ وَلَيُّ مَا اثْرَتَنَا بِهِ مِنْ مَعْرِفَتِهِ وَهَدَيْتَنَا لَهُ مِنْ
 سُنَّتِهِ وَقَدْ تَوَلَّنَا بِتَوْفِيقِكَ صِيَامَهُ وَقِيَامَهُ عَلَى تَقْصِيرٍ وَأَدَيْنَا فِيهِ قَلِيلًا
 مِنْ كَثِيرٍ (٤٥) اللَّهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ إِفْرَارًا بِالإِسَاءَةِ وَاعْتِرَافًا بِالإِضَاعَةِ

حرمت کا خیال رکھنے والے اس قدر نیک بخت ہو گے۔ (۳۱) سلام ہو تجھ پر کہ تو نے کس قدر لگنا ہوں کو
محو کر دیا اور کتنے قسم کے عیوب کو چھپا دیا۔ (۳۲) سلام ہو تجھ پر کہ تو گناہ گاروں پر کس قدر مہربان تھا اور
تیری اہبیت صاحبان ایمان کے دلوں میں کس قدر زیادہ تھی۔

(۳۳) سلام ہو تجھ پر اے وہ مہینے جس کا مقابلہ دوسراے زمانے نہیں کر سکتے ہیں۔

(۳۴) سلام ہو تجھ پر اے وہ مہینے اور جو ہر رخ سے سلامتی کا باعث تھا۔

(۳۵) سلام ہو تجھ پر کہ نہ تیری مصاحدت ناپسندیدہ تھی اور نہ تیری معاشرت قابلِ مذمت تھی۔

(۳۶) سلام ہو تجھ پر کہ تو برکتیں لے کر وارد ہوا اور گناہوں کی کشافت کو حکم پاک کر گیا۔

(۳۷) سلام ہو تجھ کر تجھے ولی علیٰ کی بنا پر رخصت نہیں گیا اور اس کے روزوں کو خشکی کی بنا پر نہیں

چھوڑا گیا۔ (۳۸) سلام ہو تجھ پر کہ تیرے قدم سے پہلے تیرا انتظار کیا جاتا ہے اور تیرے جانے سے پہلے

ہی سے لوگ رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ (۳۹) سلام ہو تجھ پر تیری قدر کی وجہ سے کتنی ہی برائیوں کا رخ موڑ دیا گیا

اور کتنی ہی سیکیاں انڈیں دی گئیں۔ (۴۰) سلام ہو تجھ پر اور تیری قدر کی رات پر جو ہزارہ مینوں سے بہتر

تھی۔ (۴۱) سلام ہو تجھ پر نہیں کس قدر کل تیری آرزوی اور کل تیرا شوق رہے گا۔ (۴۲) سلام ہو تجھ پر

اور تیرے اس فضل پر جس سے ہم محروم ہو گئے اور تیری ان گذشتہ برکتوں پر جو ہم سے چھوٹیں گئیں۔

(۴۳) خدا یا ہم اس مہینہ والے ہیں جس سے تو نے ہمیں شرف بخشنا ہے اور اپنے کرم سے

ہمیں اس کی توفیق دی ہے جب کہ بد بخت افراد اس کے وقت سے بے خبر ہے اور اپنی بد بختی کی بنا پر اس

کے فضل سے محروم رہ گئے۔

(۴۴) درحقیقت تو ہی اس معرف کا مالک و مختار ہے جو تو نے اس کے سلسلہ میں ہمیں عنایت

فرمائی ہے اور اس کی سنت کی بدایت دی ہے اور ہم نے تیری توفیق ہی سے اس کے روزہ و نماز کا بیڑہ اٹھایا

ہے اگرچہ اس میں کوتا ہیاں بھی ہوئی ہیں اور ہم بہت سے حقوق میں سے صرف چند ایک کو ادا کر سکے

جیں۔ (۴۵) خدا یا یہ تیری حمد اپنی برائیوں کے اقرار اور حقوق کی بر بادی کے اعتراف کے ساتھ ہے۔

وَلَكَ مِنْ قُلُوبِنَا عَقْدُ النَّدَمِ وَمِنْ أَسْبَابِنَا صِدْقُ الْأَغْيَادِ فَاجْرِنَا عَلَىٰ
 مَا أَصَابَنَا فِيهِ مِنَ التَّفْرِيطِ أَجْرًا نَسْتَدِرُكُ بِهِ الْفَضْلُ الْمَرْغُوبُ فِيهِ وَ
 نَعْتَاضُ بِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الدُّخْرِ الْمَحْرُوصِ عَلَيْهِ (٣٦) وَأَوْجَبْتُ لَنَا عَذْرَكَ
 عَلَىٰ مَا فَصَرَنَا فِيهِ مِنْ حَقْكَ وَابْلَغْتُ بِأَغْمَارِنَا مَا بَيْنَ أَيْدِينَا مِنْ شَهْرِ
 رَمَضَانَ الْمُقْبِلِ فَإِذَا بَلَغْتَنَاهُ فَاعْتَنَىٰ عَلَيْنَا تَنَاؤلُ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مِنَ الْعِبَادَةِ وَ
 أَدَنَا إِلَى الْقِيَامِ بِمَا يَسْتَحْقُهُ مِنَ الطَّاعَةِ وَأَجْرَنَا مِنْ صَالِحِ الْعَمَلِ
 مَا يَكُونُ دَرَكًا لِحَقْكَ فِي الشَّهْرَيْنِ مِنْ شُهُورِ الدَّهْرِ (٣٧) اللَّهُمَّ وَمَا
 أَمْمَنَا بِهِ فِي شَهْرِنَا هَذَا مِنْ لَمَمٍ أَوْ إِثْمٍ أَوْ وَاقْعَنَا فِيهِ مِنْ ذَنْبٍ وَأَنْتَبَنَا
 فِيهِ مِنْ خَطِئَنَا عَلَىٰ تَعْمِدِنَا أَوْ عَلَىٰ نَشِيانِ ظَلَمَنَا فِيهِ أَنْفُسَنَا أَوْ انْتَهَكَنَا
 بِهِ حُرْمَةً مِنْ غَيْرِنَا فَصَلَّىٰ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاسْتَرْنَا بِسْتِرَكَ وَاغْفُ
 عَنَا بِعَفْوِكَ وَلَا تَنْصِبْنَا فِيهِ لِأَغْيُنِ الشَّامِتَيْنِ وَلَا تَبْسُطْ عَلَيْنَا فِيهِ أَلْسُنَ
 الطَّاعِنِيْنِ وَاسْتَغْمِلْنَا بِمَا يَكُونُ حِطَّةً وَكَفَارَةً لِمَا أَنْكَرْتَ مِنَ فِيهِ
 بِرَافِتَكَ الَّتِي لَا تَنْفَدُ وَفَضْلُكَ الَّذِي لَا يَنْقُصُ (٣٨) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْبُرْ مُصِيبَتَنَا بِشَهْرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَوْمِ عِيدِنَا وَفِطْرِنَا
 وَاجْعَلْهُ مِنْ خَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْنَا أَجْلَيْهِ لِعْفُوًّا أَمْحَاهُ لِذَنْبٍ وَاغْفِرْ لَنَا
 مَا حَفِيَ مِنْ ذُنُوبِنَا وَمَا عَلِمْنَا (٣٩) اللَّهُمَّ اسْلَخْنَا بِإِنْسِلَاخِ هَذَا الشَّهْرِ مِنْ
 خَطَايَانَا وَأَخْرِجْنَا بِخُرُوجِهِ مِنْ سَيِّئَاتِنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ أَسْعَدِ أَهْلِهِ بِهِ

تیرے لئے ہمارے دلوں میں واقعی شرمندگی ہے اور ہماری زبانوں پر بچی مذہرت ہے۔ لہذا ہماری کوتا ہیوں کے باوجود ہمیں وہ اجر عطا فرمادے جس کے ذریعہ اس فضل کا تدارک ہو سکے جس کی آرزخی اور اسے ان ذخیروں کے انواع و اقسام کا بدل قرار دے سکیں جن کی تھنا اور طبع تھی۔

(۳۶) اور اگرچہ ہم نے تیرے حق میں تفصیر اور کوتا ہی کی ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے غدر کو قبول کر لے۔ اور ہماری عمروں کو ہمارے سامنے آنے والے رمضان تک پہنچادے اور جب ایسا ہو جائے تو ہماری مدد فرمائ کہ ہم اس عبادت کو اختیار کریں جس کا تواہل ہے اور ہمیں اس منزل تک پہنچادے کہ ہم اس اطاعت کو انجام دے سکیں جس کا تو احتیاق رکھتا ہے۔ اور ہمارے لئے عمل یہ کا وہ سلسلہ قائم کر دے جو اس سال اور آئندہ سال کے ماہ رمضان کے حقوق کی تلافی کر سکے۔

(۳۷) خدا یا اور ہم نے اس مہینہ^{تھی} جو بھی جرم یا گناہ کیا ہے یا جس معصیت میں بیٹلا ہو گئے ہیں اور جس خطا کا ارتکاب کیا ہے چاہے وہ قصد آہو یا بھول کر ہو اور جس کے ذریعہ ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے یا کسی دوسرے کی ہٹک حرمت کی ہے۔ تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمایا اور ہمارے عیوب کو اپنے پرده کرم میں چھپا لے اور ہمارے گناہوں کا شاندہ بننے دینا اور ہمارے خلاف سرکشوں کی زبان دراز نہ ہونے دینا۔ ہمیں ان کاموں میں لگادے جو گناہوں کو زائل کر سکیں اور ہمارے بدترین اعمال کا کفارہ بن سکیں۔ اپنی اس مہربانی کی بنا پر ختم ہونے والی نہیں ہے اور اس فضل و کرم کی بنا پر جو کم ہونے والا نہیں ہے۔

(۳۸) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمایا۔ اور ہماری مصیبت کا تدارک اس مہینہ کے شرف سے فرمادے اور ہمارے لئے روز عید الفطر کو بارکت قرار دیدے اور اسے تمام گذرنے والے دنوں سے بہتر بنا دے اس طرح کہ وہ سب سے زیادہ معافی حاصل کر سکے اور سب سے زیادہ گناہوں کو مٹا سکے اور ہمارے تمام ظاہر و باطن گناہوں کو معاف کرائے۔ (۳۹) خدا یا اس مہینہ کے گذرنے کے ساتھ ہمیں خطاؤں سے باہر نکال لے اور اس کے جانے کے ساتھ ہمیں برا ہیوں سے الگ کر دے ہمیں اس کے بہترین اہل میں قرار دیدے جن کا نصیب سب سے وافر ہو اور جن کا حصہ سب سے زیادہ عظیم ہو۔

أَجْزَلِهِمْ قِسْمًا فِيهِ وَأَوْفَرِهِمْ حَظًا مِنْهُ (٥٠) اللَّهُمَّ وَمَنْ رَعَى هَذَا
 الشَّهْرَ حَقَّ رِعَايَتِهِ وَحَفِظَ حُرْمَتَهُ حَقَّ حِفْظِهَا وَقَامَ بِحُدُودِهِ حَقَّ قِيَامِهَا
 وَاتَّقِيَ ذُنُوبَهُ حَقَّ تُقَابِهَا أَوْ تَقْرَبْ إِلَيْكَ بِقُرْبَةٍ أَوْ جَبَتْ رِضَاكَ لَهُ وَ
 عَطَافَتْ رَحْمَتَكَ عَلَيْهِ فَهَبْ لَنَا مِثْلَهُ مِنْ وُجْدِكَ وَأَعْطِنَا أَضْعافَهُ مِنْ
 فَضْلِكَ إِنَّ فَضْلَكَ لَا يَغِيْضُ وَإِنَّ خَزَائِنَكَ لَا تَنْقُصُ بَلْ تَفِيْضُ وَإِنَّ
 مَعَادِنَ إِخْسَانِكَ لَا تَفْنِي وَإِنَّ عَطَاءَكَ لِلْعَطَاءِ الْمُهَبَّا (١٥) اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاكْتُبْ لَنَا مِثْلَ أَجْوَرِ مَنْ صَامَهُ أَوْ تَعَبَّدَ لَكَ
 فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (٥٢) اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَبُ إِلَيْكَ فِي يَوْمٍ فِطْرَنَا الَّذِي
 جَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ عِيدًا وَسُرُورًا لِأَهْلِ مِلِّكَ مَجْمِعًا وَمُخْتَشِداً مِنْ
 كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْنَا أَوْ سُوءِ أَسْلَفْنَا أَوْ خَاطِرِ شَرِّ أَضْمَرْنَا تَوْبَةً مِنْ
 لَا يَنْطُوي عَلَى رُجُوعٍ إِلَى ذَنْبٍ وَلَا يَعُودُ بَعْدَهَا فِي حَطَبِيَّةٍ تَوْبَةً نُصُوحاً
 خَلَصَتْ مِنَ الشَّكْ وَالْأَرْتِيَابِ فَتَقَبَّلْهَا مِنَّا وَأَرْضَ عَنَّا وَثَبَّتْنَا عَلَيْها
 (٥٣) اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا خَوْفَ عِقَابِ الْوَعِيدِ وَشَوْقَ ثَوَابِ الْمَوْعِدِ حَتَّى
 نَجِدَ لَذَّةَ مَا نَذْغُوكَ بِهِ وَكَائِنَةَ مَا نَسْتَجِيرُكَ مِنْهُ (٥٤) وَاجْعَلْنَا
 عِنْدَكَ مِنَ التُّوَابِينَ الَّذِينَ أَوْجَبْتَ لَهُمْ مَحْبَبَكَ وَقَبَّلْتَ مِنْهُمْ مُرَاجَعَةً
 طَاعَتْكَ يَا أَعْدَلَ الْعَادِلِينَ (٥٥) اللَّهُمَّ تَجاوزْ عَنْ ءَابَائِنَا وَأَمَهَاتِنَا وَ
 أَهْلِ دِينَنَا جَمِيعًا مِنْ سَلَفِهِمْ وَمَنْ غَرَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(۵۰) خدا یا! اور جو شخص بھی اس مہینہ کے حق کی مکمل رعایت کرے اور اس کی حرمت کی باقاعدہ حفاظت کرے اور اس کے مکمل حدود کے ساتھ قیام کرے اور اس کے گناہوں سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔ یا تیری بارگاہ میں قربت کا کوئی وسیلہ اختیار کرے جو تیری رضا کا باعث ہو اور جس کی بنا پر تیری رحمت کا رخ اس کی طرف ہو جائے۔ تو ہمیں بھی اپنے کرم سے ایسا ہی شرف عنایت فرمادینا اور اپنے فضل سے اسے کئی گناہ دینا کہ تیر افضل ختم ہونے والا نہیں ہے اور تیرے خزانے کم نہیں ہوتے ہیں بلکہ انتہے ہی رہتے ہیں اور تیرے احسانات کی کافی نہیں ہیں اور تیری عطا ہی درحقیقت خوشنگوار عطا کئے جانے کے مقابل ہے۔

(۵۱) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمادیں ویسا ہی اجر عطا فرمادیں جیسا ان لوگوں کا اجر ہے جو اس مہینے میں روزے رکھنے والے یقامت تک کوئی بھی عبادت کرنے والے ہیں۔

(۵۲) خدا یا ہم تیری بارگاہ میں آج کے یوم ^{Presented by: jafrilibrary.com} میں چیزے تو نے صاحبان ایمان کے لئے روز عید و مرسٹ قرار دیا ہے اور اپنے الٰ ملت کے جمع ہونے کا سامان فراہم کیا ہے۔ ہر اس گناہ سے توبہ کر رہے ہیں جس کا ارتکاب کیا ہے یا جو برائی ہم سے سرزد ہوئی ہے یا جو برآخیال ہمارے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ توبہ ویسی ہے میں جس میں دوبارہ گناہ کی طرف پلٹ کر جانے کا کوئی خیال نہیں ہے اور نہ بار دیگر خطا کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔ یہ ہماری توبہ ہر طرح کے شک دریب سے پاک ہے لہذا اسے قبول کر لے اور ہم سے راضی ہو جا اور پھر ہمیں اسی توبہ پر ثبات قدم بھی عنایت فرم۔

(۵۳) خدا یا ہمیں روز قیامت کے عذاب کا خوف اور اس ثواب کا شوق عطا فرمادیں جس کا تو نے وعدہ کیا ہے تا کہ ہم تجھ سے دعاویں کی لذت کا احساس کر سکیں اور جن گناہوں سے پناہ چاہتے ہیں ان کے درد کو محسوس کر سکیں۔ (۵۴) ہمیں اپنی بارگاہ کے ان تواہیں میں قرار دیدیے جن کے لئے تو نے اپنی محبت کو لازم قرار دیا ہے اور جن کے اطاعتوں کی طرف رجوع کرنے کو قبول کر لیا ہے۔

(۵۵) خدا یا ہمارے آباء کرام اور جماؤں کو اور ہمارے تمام الٰ مذہب کو بخش دے

(٥٦) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا وَإِلَيْهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى مَلَائِكَتِكَ
الْمُقَرَّبِينَ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ
عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَفْضِلَ مِنْ ذَلِكَ يَا
رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَاةً تَبَلُّغُنَا بِرَحْمَتِهَا وَيَنْتَذِرُنَا نَفْعُهَا وَيُسْتَجَابُ لَهَا دُعَاؤُنَا
إِنْكَ أَكْرَمُ مَنْ رُغِبَ إِلَيْهِ وَأَكْفَنِي مَنْ تُوْكِلَ عَلَيْهِ وَأَغْطِي مَنْ سُئِلَ مِنْ
فَضْلِهِ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.



Presented by: jafrilibrary.com

چاہے وہ گذر چکے ہوں یا قیامت تک گذرنے والے ہوں خدا یا ہمارے نبی حضرت محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرماجس طرح تو نے اپنے مقرب ملائکہ پر رحمت نازل کی ہے۔

(۵۶) محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماجس طرح تو نے اپنے نیک کردار بندوں پر رحمت نازل کی ہے۔ بلکہ اس سے بہتراء عالمین کے پروردگار وہ صلوٽ جس کی برکتیں ہم تک پہنچ جائیں اور اس کا نفع ہمارے شامل حال ہو جائے اور اس کے بارے میں ہماری دعا مستجاب ہو جائے۔ تو بہترین وہ استی ہے جس کی طرف توجہ کی جائے اور ان سب سے زیادہ کام آنے والا ہے جن پر بھروسہ کیا جاتا ہے اور ان سب سے بہتر عطا کرنے والا ہے جن کے فضل و کرم کا سوال کیا جاتا ہے اور تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا

۔۔۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٣٦) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيِ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ

صَلَاتِهِ قَامَ قَائِمًا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ :

(١) يَا مَنْ يَرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ الْعِبَادُ (٢) وَ يَا مَنْ يَقْبَلُ مَنْ لَا تَقْبِلُ

الْبِلَادُ (٣) وَ يَا مَنْ لَا يَخْتَرِ أَهْلَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ (٤) وَ يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ

الْمُلْحِينَ عَلَيْهِ (٥) وَ يَا مَنْ لَا يَجْبَهُ بِالرَّدِّ أَهْلَ الدَّأْلَةِ عَلَيْهِ (٦) وَ يَا مَنْ

يَجْتَبِي صَغِيرًا مَا يُتَحْفَفُ بِهِ وَ يَشْكُرُ يَسِيرًا مَا يُعَمَّلُ لَهُ (٧) وَ يَا مَنْ يَشْكُرُ

عَلَى الْقَلِيلِ وَ يُحَازِّي بِالْجَلِيلِ (٨) وَ يَا مَنْ يَدْعُونَ إِلَيْهِ مِنْ ذَنَابِنَا (٩) وَ يَا

مَنْ يَدْعُونَ إِلَيْ نَفْسِهِ مَنْ أَذْبَرَنَاهُ (١٠) وَ يَا مَنْ لَا يُغَيِّرُ النُّعْمَةَ وَ لَا يَأْدِرُ

بِالنُّقْمَةِ (١١) وَ يَا مَنْ يُثْمِرُ الْحَسَنَةَ حَتَّى يُنْمِيَهَا وَ يَتَجَاوَزُ عَنِ السَّيِّئَةِ

حَتَّى يُعَفِّيَهَا (١٢) إِنْصَرَفَتِ الْأَمَالُ دُونَ مَدِيَّ كَرْمِكَ بِالْحَاجَاتِ وَ

امْتَلَأَتِ بِفَيْضِ جُودِكَ أُوعِيَّةُ الْطَّلَبَاتِ وَ تَفَسَّخَتِ دُونَ بلوغِ نَعْتَكَ

الصَّفَاتُ فَلَكَ الْعُلُوُّ الْأَعْلَى فَوْقَ كُلِّ عَالٍ وَ الْجَلَالُ الْأَمْجَدُ فَوْقَ كُلِّ

جَلَالٍ (١٣) كُلُّ جَلِيلٍ عِنْدَكَ صَغِيرٌ وَ كُلُّ شَرِيفٍ فِي جَنْبِ شَرْفِكَ

خَقِيرٌ خَابَ الْوَافِدُونَ عَلَى غَيْرِكَ وَ خَسِرَ الْمُتَعَرَّضُونَ إِلَّا لَكَ وَ

ضَاعَ الْمُلْمُونَ إِلَّا بِكَ وَ أَجَدَبَ الْمُتَجَعِّعُونَ إِلَّا مَنْ اتَّجَعَ فَضْلَكَ

(١٤) بَابُكَ مَفْتُوحٌ لِلرَّاغِبِينَ وَ جُودُكَ مُبَاخٌ لِلسَّائِلِينَ وَ إِغاثَتُكَ

۳۶۔ روز عید الفطر اور روز جمعہ آپ کی دعا جسے نماز سے واپسی پر رو بقبلہ

کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے

(۱) اے وہ پروردگار جو اس پر بھی رحم کرتا ہے جس پر بندے حرم نہیں کرتے ہیں (۲) اور اسے بھی قبول کر لیتا ہے جسے کوئی شہر قبول نہیں کرتا ہے۔ (۳) اے وہ جو اپنے محتا جوں کو حقیر نہیں سمجھتا ہے (۴) اور اپنے سے اصرار کرنے والوں کو نامراو نہیں کرتا ہے (۵) اور محبت کا اظہار کرنے والوں کو بھکر نہیں دیتا ہے۔ (۶) اے وہ جو جھوٹ سے تخدیج کو بھی جمع کر لیتا ہے اور اپنی راہ میں ہونے والے عمومی عمل کی بھی قدر دانی کرتا ہے (۷) اے وہ جو مختصر عمل میں تقریر کر کے عظیم ترین جزا عنایت کر دیتا ہے (۸) اے وہ جو قریب ہونے والوں سے قریب ہو جاتا ہے (۹) اور منہج پیش نہیں کرنے والوں کو بھی اپنی طرف دعوت دیتا ہے (۱۰) نعمتوں کو بدلتا نہیں ہے اور انعام میں جدی نہیں کرتا ہے (۱۱) یہاں کوثر دار بنا دیتا ہے تاکہ انھیں بڑھا کے اور برا بیوں سے درگذرا کرتا ہے تاکہ انھیں منا سکے۔

(۱۲) امیدیں تیرے کرم کی انتبا سے پہلے ہی حاجتیں لے کر واپس آ گئیں اور مطالبات کے ظرف تیرے فیض کرم سے چھلنے لگے اور صفتیں تیری حد نوت تک پہنچنے سے پہلے ہی بکھر گئیں۔ تیرے لئے ہی تمام سر بلند افراد سے بالآخر بلندی ہے اور ہر جلال سے بالآخر جلال ہے۔

(۱۳) اپنے مقام کا ہر جلیل تیرے سامنے صخیر ہے اور اپنی منزل کا ہر شریف تیرے شرف کے پہلو میں حقیر ہے تیرے غیر کی بارگاہ میں وارد ہونے والے ناکام ہو جاتے ہیں اور تیرے علاوہ کسی کے سامنے پا تھوپھیلانے والے لگائیں میں رہ جاتے ہیں، تیرے علاوہ کسی کی جناب میں حاضر ہونے والے بر باد ہو گئے اور تیرے فضل کے علاوہ کسی فضل کے تلاش کرنے والے بدلائے قبول ہو گئے۔

فَرِيْهُ مِنَ الْمُسْتَغْيِثِينَ (١٥) لَا يَخِبُّ مِنْكَ الْأَمْلُونَ وَ لَا يَنَسُ مِنْ
 عَطَائِكَ الْمُسْتَعْرُضُونَ وَ لَا يَشْقِي بِنَقْمَتِكَ الْمُسْتَغْفِرُونَ (١٦) رِزْقُكَ
 مَبْسُوطٌ لِمَنْ عَصَاكَ وَ حِلْمُكَ مُغْتَرِضٌ لِمَنْ نَاوَاكَ عَادْتُكَ
 الْإِحْسَانُ إِلَى الْمُسْتَيْدِينَ وَ سُنْتُكَ الْإِبْقَاءُ عَلَى الْمُعْتَدِينَ حَتَّى لَقَدْ
 عَرَثُوكَ عَنِ الرُّجُوعِ وَ صَدَهُمْ إِمْهَالُكَ عَنِ النُّزُوعِ (١٧) وَ إِنَّمَا
 تَأْتِيَتِ بِهِمْ لِيَفْتَهُوا إِلَيَّ أَمْرُكَ وَ أَمْهَلْتُهُمْ ثَقَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ فَمَنْ كَانَ
 مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ خَتَمَتْ لَهُ بِهَا وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقاوةِ خَذَلَتْهُ لَهَا
 (١٨) كُلُّهُمْ صَائِرُونَ إِلَى حُكْمِكَ وَ أَمْوَاهُمْ إِلَيْكَ لَمْ يَهِنْ
 عَلَى طُولِ مُدُّهُمْ سُلْطَانُكَ وَ بَذَحْضُ لِتُرْكِ مُعَاجِلَتِهِمْ بُرْهَانُكَ
 (١٩) حُجَّتُكَ قَائِمَةً لَا تُذَحِّضُ وَ سُلْطَانُكَ ثَابِتٌ لَا يَزُولُ فَالْوَيْلُ
 الدَّائِمُ لِمَنْ جَنَحَ عَنْكَ وَ الْخَيْرُ الْخَاذِلُ لِمَنْ خَابَ مِنْكَ وَ الشَّقَاءُ
 الْأَشْقَى لِمَنْ اغْتَرَ بِكَ (٢٠) مَا أَكْثَرَ تَصْرُفَهُ فِي عَذَابِكَ وَ مَا أَطْوَلَ
 تَرَدُّدُهُ فِي عِقَابِكَ وَ مَا أَبْعَدَ غَايَتَهُ مِنَ الْفَرَجِ وَ مَا أَقْنَطَهُ مِنْ سُهُولَةِ
 الْمَحْرَجِ عَذْلًا مِنْ قَضَائِكَ لَا تَجُورُ فِيهِ وَ إِنْصافًا مِنْ حُكْمِكَ لَا تَحِفُّ
 عَلَيْهِ (٢١) فَقَدْ ظَاهَرَتِ الْحُجَّاجُ وَ أَبْلَيْتِ الْأَغْذَارَ وَ قَدْ تَقْدَمْتِ بِالْوَعِيدِ
 وَ تَلَطَّفْتِ فِي التَّرْغِيبِ وَ ضَرَبْتِ الْأُمْثَالَ وَ أَطْلَتِ الْإِمْهَالَ وَ أَخْرَثْتِ
 أَنْتَ مُسْتَطِيعٌ لِلْمُعَاجِلَةِ وَ تَأْتِيَتِ وَ أَنْتَ مَلِيَّ بِالْمُبَادَرَةِ (٢٢) لَمْ تَكُنْ

(۱۴) تیرا دروازہ طلبگاروں کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور تیرا اکرم سامنوں کے لئے ہمیشہ عام رہتا ہے اور تیری فریاد یوں سے قریب تر ہے (۱۵) امیدوار تجھ سے محروم نہیں رہتے ہیں اور طلبگار تیری عطا سے مایوس نہیں ہوتے ہیں اور استغفار کرنے والے تیرے عذاب کی بنا پر بدجنت نہیں ہوتے ہیں۔

(۱۶) تیر ارزق تیرے گنہگاروں کے لئے بھی عام ہے اور تیر اطمینان کے دشمنوں کے لئے پیش پیش رہتا ہے تیری عادت بد عمل افراد کے ساتھ بھی احسان ہے اور تیر اطريقہ کار خالموں کو بھی چھوٹ دیہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ تیری محبت کی وجہ سے پلنے کے بارے میں دھوکہ میں رہ گئے اور تیری رحمت کے خیال نے انھیں گناہوں سے پرہیز کرنے سے روک دیا (۱۷) جب کتو نے انھیں فرصت دی تھی کہ تیرے احکام کی طرف پلت آئیں اور انھیں محبت دی تھی کہ تجھے اپنی سلطنت کے دوام کا انقباب تھا اب اس کے بعد جو حقدار سعادت تھا اس کا خاتمہ سعادت پر ہاگا اور جو اہل شفاوتوں میں تھا اسے شفاوتوں کے حوالہ کرو دیا۔ (۱۸) جب کہ سب تیرے ہی حکم کی طرف جا رہے ہیں، سب کے امور تیرے ہی امر کی طرف پلت کر آنے والے ہیں۔ ان کی مدت طویل بھی ہو گئی تو تیری سلطنت کمزور نہیں ہوئی۔

(۱۹) اور تو نے جلدی نہیں بھی کی تو تیری دلیل کمزور نہیں ہوئی تیری جمعت برقرار ہے وہ زائل نہیں ہو سکتی ہے اور تیری سلطنت ثابت ہے اور تمام نہیں ہو سکتی ہے۔ دلیل افسوس اس کے لئے ہے جو تیری طرف سے کنارہ کش ہو گیا اور رسول کن نامراوی اس کا مقدر ہے جو تیرے دربار سے نامراہ ہو جائے اور بدترین بدختی اس کا حصہ ہے جو تیرے کرم کے دھوکہ میں رہ جائے (۲۰) ایسے شخص کو عذاب میں کس قدر کروٹیں بدناپڑیں گی اور اسے عتاب میں کس قدر پلٹے کھانا پڑیں گے اور اس کا فائدہ منزل سکون سے کس قدر بعید ہے اور وہ اس کے چھکنارہ کی سہولت سے کس قدر مایوس ہے۔ یہ سب تیرے فیصلہ کا عادلانہ نقام ہے جس میں تو کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے (۲۱) تو نے دلیلوں کو کھول کر بیان کرو دیا ہے اور سب کے غدروں کو تمام کر دیا ہے اور تو پہلے سے بھی عذاب کی حملکی دے پکا تھا نہایت زی کے ساتھ ترغیب بھی

أَنَا تُكَعْجِزُ أَوْ لَا إِمْهَاكَ وَهُنَا وَلَا إِمْسَاكَ كَغَفْلَةٍ وَلَا انتِظارٍ
 مُدَارَةً بَلْ لَتَكُونَ حُجَّتُكَ أَبْلَغُ وَكَرْمُكَ أَكْمَلَ وَإِحْسَانُكَ أَوْفَى وَ
 نِعْمَتُكَ أَتَمَّ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ وَلَمْ تَنْزَلْ وَهُوَ كَائِنٌ وَلَا تَنْزَالُ (٢٣)
 حُجَّتُكَ أَجْلٌ مِنْ أَنْ تُوصَفَ بِكُلِّهَا وَمَجْدُكَ أَرْفَعُ مِنْ أَنْ يُحَدَّ بِكُنْهِهِ
 وَنِعْمَتُكَ أَكْثَرٌ مِنْ أَنْ تُخْصَى بِأَسْرِهَا وَإِحْسَانُكَ أَكْثَرٌ مِنْ أَنْ تُشْكَرَ
 عَلَى أَقْلَهُ (٢٤) وَقَدْ قَصَرَ بِي السُّكُوتُ عَنْ تَحْمِيدِكَ وَفَهْفَهَيَ
 الْإِمْسَاكُ عَنْ تَمْجِيدِكَ وَفُصَارَى الْإِقْرَارُ بِالْحُسُورِ لِارْغَبَةِ يَا إِلَهِي
 بَلْ عَجْزاً (٢٥) فَهَا آنَا ذَا أَوْمُكَ بِالْوِفَادَةِ وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ الرُّفَادَةِ
 فَضْلٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَالْمَمْعُونَ جَوَاهِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَلَا تَخْتِنْ
 يَوْمِي بِخَيْرِي وَلَا تَجْهَنِي بِالرَّدِّ فِي مَسْأَلَتِي وَأَكْرِمْ مَنْ عِنْدِكَ
 مُنْصَرِفِي وَإِلَيْكَ مُنْقَلِبِي إِنَّكَ غَيْرُ ضَائقٍ بِمَا تُرِيدُ وَلَا عَاجِزٌ عَمَّا
 تُسْأَلُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ.



کرچکا تھا تو نے مثالیں بھی بیان کر دیں اور مہلت بھی طولانی کر دی اور عذاب کو جلدی کے امکانات کے باوجود موخر کر دیا اور اس اب سبقت سے مالا مال ہونے کے بعد بھی صبر و تحمل سے کام لیا۔ (۲۲) یہ تیرا تو قف کوئی عاجزی نہیں تھا اور یہ تیری مہلت کوئی کمزوری نہیں تھی اور نہ عذاب روک لینے میں کسی غفلت کا کوئی دخل تھا اور نہ تو کسی مدارات کا انتظار کر رہا تھا بات صرف یہ تھی (۲۳) کہ تو اپنی جھٹ کو بلیخ تر، اپنے کرم کو کامل تر، اپنے احسانات کو مکمل اور اپنی نعمت کو اتم و اکمل بنانا چاہتا تھا یہ سب ہو گیا اور ہور ہا ہے اور سب ہوتا رہے گا اور تو رہے گا تیری بزرگی اس امر سے اجل وار فرع ہے کہ اس کی حقیقت کی تحدید کی جاسکے اور تیری نعمتیں اس بات سے زیادہ ہیں کہ ان کے مختصر کا بھی شکر یہ ادا کیا جاسکے۔

(۲۴) میرے سکوت نے مجھے تیری حمد سے قاصر بنا دیا اور میرے تو قف نے تیری بزرگی کے بیان سے گونگ بنا دیا اب میری آخری حداماں ہی ہے کہ میں اپنی عاجزی کا اقرار کر لوں لیکن کسی بے رغبتی کی بنا پر نہیں، بلکہ اپنی عاجزی کی بنا پر اے میرے پرورد و کار

(۲۵) اب میں تیری بارگاہ میں حاضری کا قصد کر رہا ہوں اور تھجھے سے بہترین عطا کا سوال کر رہا ہوں لہذا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری مٹا جات کو سن لے، میری دعاوں کو قبول کر لے اور میرے دن کا خاتمه ناکاہی پر نہ کرنا اور میرے سوال کا مقابلہ ٹھکرانے سے نہ کرنا۔ اپنی بارگاہ سے میری واپسی کو باعزت بنادے اور اپنی طرف میرے پلٹ کے آنے کو عزت و احترام سے آشنا کروئے تیرے لئے کسی مقصد میں کوئی تنگی توہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے اور خداۓ علی و عظیم سے ہٹ کر کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے۔



(٧) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي يَوْمِ عَرَفةَ

(٨) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (٩) اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيعُ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَبُّ الْأَرْبَابِ وَإِلَهُ كُلِّ مَأْلُوْهِ وَ

خَالِقُ كُلِّ مَخْلُوقٍ وَوَارِثُ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَلَا يَعْزَبُ عَنْهُ

عِلْمُ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبٌ (١٠) أَنْتَ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرِدُ الْمُتَفَرِّدُ (١١) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ الْكَرِيمُ الْمُتَكَرِّمُ الْمُغَنِّمُ الْمُتَعَظِّمُ الْكَبِيرُ الْمُتَكَبِّرُ (١٢) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا

إِلَهٌ إِلَّا أَنْتَ الْعَلِيُّ الْمُتَعَالُ الشَّاهِدُ الْمَحَالُ (١٣) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (١٤) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَرِيمُ

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْقَدِيمُ الْخَبِيرُ (١٥) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَرِيمُ الْأَكْرَمُ الْدَّائِمُ الْأَذْوَمُ (١٦) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَ

الْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ عَدَدٍ (١٧) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الدَّانِي فِي عُلُوِّهِ وَ

الْعَالِي فِي ذُنُوبِهِ (١٨) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ذُو الْبَهَاءِ وَالْمَجْدِ وَ

الْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ (١٩) وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي أَنْشَأْتَ الْأَشْيَاءَ

مِنْ غَيْرِ سُنْخٍ وَصَوْرَتَ مَا صَوَرْتَ مِنْ غَيْرِ مِثَالٍ وَابْتَدَعْتَ الْمُبْتَدِعَاتِ

بِلَا اخْتِدَاءٍ (٢٠) أَنْتَ الَّذِي قَدْرَتْ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا وَيَسَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ

Presented by: jafrilibrary.com

۷۷۔ روز عرفہ آپ کی دعا

(۱) ساری حمد اللہ کے لئے جو عالمین کا پروردگار ہے (۲) خدا یا ساری حمد تیرے لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا موجد، صاحب جلال و اکرام، پالنے والوں کا پالنے والا، معبودوں کا معبود، مخلوقات کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے تیرا جیسا کوئی نہیں ہے اور تیرے علم سے کوئی شے بعید نہیں ہے۔ تو تمام اشیاء پر حیط اور ہر شے کی نگرانی کرنے والا ہے (۳) تو وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو ایک اکیلا، یکتا اور یگانہ ہے، (۴) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو کریم اور بہت زیادہ صاحب کرم ہے۔ عظیم اور بڑی عظمت والا ہے، بزرگ اور بڑی بزرگی کا مالک ہے۔

(۵) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے کہ تو وہ بلند تر اور مضبوط ترین قوت کا مالک ہے (۶) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے کہ تو حسن و رحیم و علیم و حکیم ہے (۷) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے کہ تو سننے والا، جاننے والا، دیکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ (۸) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے کہ تو کریم، اکرم، داعم اور ہمیشہ ہمیشور ہے والا ہے۔

(۹) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے کہ تو ہر ایک سے پہلے ہے اور ہر عدد کے بعد رہنے والا ہے (۱۰) تو وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو اپنی بلندی کے باوجود قرب تر اور اپنی قربت کے باوجود بلندتر ہے (۱۱) تو وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو صاحب حسن و جمال و بزرگی و کبریائی و حمد ہے۔ (۱۲) تو وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو وہ ہے جس نے تمام اشیاء کو بغیر مواد کے پیدا کیا ہے اور سب کی تصویریں بغیر کسی نمونہ کے بنائی ہے نبی نبی چیزوں کو بغیر مثال کے ایجاد کیا ہے۔ (۱۳) اور تو ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کی مقدار میں کی ہے اور ہر چیز کے لئے فرائض کی انجام دی کو آسمان بنادیا ہے اور خود ہر چیز کی تدبیر سازی فرمائی ہے۔

تَيْسِيرًا وَ دَبَرْتَ مَا دُونَكَ تَدْبِيرًا (١٣) أَنْتَ الَّذِي لَمْ يُعْنِكَ عَلَىٰ
 خَلْقِكَ شَرِيكٌ وَ لَمْ يُؤَاذِرْكَ فِي أَمْرِكَ وَزِيرٌ وَ لَمْ يَكُنْ لَكَ
 مُشَاهِدٌ وَ لَا نَظِيرٌ (١٤) أَنْتَ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ حَتَّمًا مَا أَرَدْتَ وَ قَضَيْتَ
 فَكَانَ عَدْلًا مَا قَضَيْتَ وَ حَكَمْتَ فَكَانَ نِصْفًا مَا حَكَمْتَ (١٥) أَنْتَ الَّذِي
 لَا يَخُوِيكَ مَكَانٌ وَ لَمْ يَقْعُمْ بِسُلْطَانِكَ سُلْطَانٌ وَ لَمْ يُغِيِكَ بُرْهَانٌ وَ لَا
 بَيَانٌ (١٦) أَنْتَ الَّذِي أَخْصَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ عَدْدًا وَ جَعَلْتَ لِكُلَّ شَيْءٍ أَمْدًا
 وَ قَدَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا (١٧) أَنْتَ الَّذِي قَصَرْتَ الْأَوْهَامُ عَنْ ذَاتِكَ
 وَ عَجَزْتَ الْأَفْهَامُ عَنْ كَيْفِيَّتِكَ وَ لَمْ تُدْرِكِ الْأَبْصَارُ مَوْضِعَ أَيْنِيَّكَ
 (١٨) أَنْتَ الَّذِي لَا تَحْدُدُ فَتَكُونَ مَحْدُودًا وَ لَمْ تُمَثِّلْ فَتَكُونَ مَوْجُودًا وَ لَمْ
 تَلِدْ فَتَكُونَ مَوْلُودًا (٢٠) أَنْتَ الَّذِي لَا يَضِدُّ مَعْكَ فَيُعَانِدُكَ وَ لَا يَعْدُلُ
 لَكَ فَيُكَاثِرُكَ وَ لَا يَنْدَلُكَ فَيُعَارِضُكَ (٢١) أَنْتَ الَّذِي ابْتَدَأَ
 وَ اخْتَرَعَ وَ اسْتَعْدَثَ وَ ابْتَدَأَ وَ أَحْسَنَ صُنْعَ مَا صَنَعَ (٢٢) سُبْحَانَكَ مَا
 أَجَلَ شَانَكَ وَ أَسْنَى فِي الْأَمَاكِنِ مَكَانَكَ وَ أَضْدَأَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ
 (٢٣) سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيفٍ مَا أَلْطَفَكَ وَ رَءَةٌ وَ فِيمَا أَرَأَفَكَ وَ حَكِيمٌ
 مَا أَغْرَفَكَ (٢٤) سُبْحَانَكَ مِنْ مَلِيكٍ مَا أَمْنَعَكَ وَ جَوَادٌ مَا
 أَوْسَعَكَ وَ رَفِيعٌ مَا أَرْفَعَكَ ذُو الْبَهَاءِ وَ الْمَجْدُ وَ الْكِبْرِيَاءُ وَ الْحَمْدُ
 (٢٥) سُبْحَانَكَ بَسْطَتِ بِالْخَيْرَاتِ يَدَكَ وَ عَرَفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ

(۱۴) تو وہ خدا ہے جس کے کارخانیق میں کوئی شریک نہیں ہے اور جس کا امورِ مملکت میں کوئی

وزیر نہیں ہے۔

(۱۵) تو وہ ہے کہ جس نے جس چیز کا ارادہ کر لیا وہ حقیقی ہو گئی اور جس چیز کا فیصلہ کر دیا وہ فیصلہ مطابق عدل رہا اور تیراہ حکم مطابق انصاف ہے (۱۶) تو ہی وہ ہے جس پر کوئی مکان حادی نہیں اور اس کی سلطنت کے مقابلہ میں کوئی سلطنت و اقتدار نہیں ہے۔ اور کسی بیان و برہان کے مسئلہ میں عاجز نہیں ہے۔

(۱۷) تو ہی وہ ہے جس نے ہر شے کے عدو کو شمار کر لیا ہے اور ہر چیز کی ایک انتہا میں کر دی ہے اور ہر شے کا ایک اندازہ طے کر دیا ہے۔ (۱۸) تو ہی وہ ہے جس کی ذات کے ادراک سے عقول قاصر ہیں اور اس کی کیفیت کی تحدید سے فکر میں عاجز ہیں اور اس کی جگہ تک نگاہوں کی رسائی نہیں ہے۔ (۱۹) تو ہی وہ ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے جو اسے محدود بنانے والے اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے کہ اسے مولود قرار دیا جاسکے (۲۰) تو ہی وہ ہے جس کی کوئی ضد نہیں ہے کہ وہ بُلگا کر سکے اور کوئی ہمسر نہیں ہے کہ وہ مقابلہ کر سکے اور کوئی شل نہیں ہے جو آڑے آسکے۔

(۲۱) تو ہی وہ ہے جس نے ابتداء اور ایجاد کی ہے عالم کی بنیاد قائم کی ہے اور بلامثال بنا لایا ہے اور جو کچھ بنا لایا ہے بہترین بنا لایا ہے (۲۲) تو پاک و پاکیزہ ہے تیری شان کس قدر جلیل ہے اور تمام مژالتوں میں تیری مژلات کس قدر بلند ہے اور تیری حق و باطل میں امتیاز قائم کرنے والی کتاب نے حق کو کس قدر نمایاں کر دیا ہے (۲۳) تو پاک و پاکیزہ ہے اور لطیف ہے اور کس قدر لطیف ہے مہربان ہے اور کس قدر مہربان ہے حکیم اور کیا صاحب معرفت حکیم ہے۔

(۲۴) تو پاک و پاکیزہ ہے تو صاحب اقتدار ہے اور کریم ہے اور کیا وسعت کرم کا مالک ہے اور بلند ہے تو کس قدر بلندی رکھنے والا ہے۔ اور صاحب حسن و جمال و بزرگی و کبریاتی و حمد و ستائیں ہے (۲۵) تو ایک و پاکیزہ ہے تو نے نیکیوں کے ساتھ اپنے ہاتھ پھیلادیئے ہیں اور ہدایت کی مکمل شناخت کر ادی ہے جو بھی دین دنیا کے لئے تجھے تلاش کرے گا وہ تجھے پالے گا۔

عِنْدَكَ فَمِنِ التَّمَسَكِ لِدِينِ أُوْ دُنْيَا وَجَدَكَ (٢٦) سُبْحَانَكَ خَضْعَ
 لَكَ مَنْ جَرِى فِي عِلْمِكَ وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ مَا ذُونَ عَرْشِكَ وَانْقَادَ
 لِلْتَّسْلِيمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ (٢٧) سُبْحَانَكَ لَا تُحْسُنُ وَلَا تُجْسُنُ وَ
 لَا تُمْسِنُ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطِ وَلَا تُنَازِعُ وَلَا تُجَارِي وَلَا تُمَارِي وَ
 لَا تُخَادِعُ وَلَا تُمَاكِرُ (٢٨) سُبْحَانَكَ سَبِيلُكَ جَدَدَ وَأَمْرُكَ رَشَدَ وَ
 أَنْتَ حَسْنَ صَمَدْ (٢٩) سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ حَتْمٌ وَ
 إِرَادَتُكَ عَزْمٌ (٣٠) سُبْحَانَكَ لَا رَأْدٌ لِمَشِيتِكَ وَلَا مَبْدَلٌ
 لِكَلِمَاتِكَ (٣١) سُبْحَانَكَ بِاَهْرَ الْآيَاتِ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ بَارِئُ
 النَّسَمَاتِ (٣٢) لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَدُومُ بَدْوَامِكَ (٣٣) وَلَكَ
 الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا بِنَعْمَتِكَ (٣٤) وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُوازِي
 صُنْفَكَ (٣٥) وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَزِيدُ عَلَى رِضاَكَ (٣٦) وَلَكَ
 الْحَمْدُ حَمْدًا مَعَ حَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ وَشُكْرًا يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ
 (٣٧) حَمْدًا لَا يَنْبَغِي إِلَّا لَكَ وَلَا يَقْرَبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ (٣٨) حَمْدًا
 يُسْتَدَامُ بِهِ الْأَوَّلُ وَيُسْتَدَعِي بِهِ دَوْامُ الْآخِرِ (٣٩) حَمْدًا يَتَضَاعِفُ عَلَى
 شُكُورِ الْأَرْضِ وَيَتَزَايِدُ أَضْعافًا مُتَرَادِفَةً (٤٠) حَمْدًا يَعْجِزُ عَنْ إِحْصَائِهِ
 الْحَفَظَةُ وَيَزِيدُ عَلَى مَا أَخْصَصَهُ فِي كِتَابِكَ الْكِتَبَةُ (٤١) حَمْدًا يُوازِنُ
 عَرْشَكَ الْمَجِيدَ وَيُعادِلُ كُرْسِيَكَ الرَّفِيعَ (٤٢) حَمْدًا يَكْمُلُ لَدِينِكَ

(۲۶) تو پاک و بے نیاز ہے جو بھی تیرے حدود علم میں ہے وہ تیرے سامنے سرگوں ہے اور جو بھی تیرے عرش کے نیچے ہے وہ تیری بارگاہ میں سرتسلیم خم کے ہوتا ہے تمام مخلوقات تیرے سامنے سرپا تسلیم ہے۔ (۲۷) تو پاک و بے نیاز ہے جونہ احساس میں آتا ہے نہ چھو جا سکتا ہے نہ ٹوٹا جا سکتا ہے نہ اس پر کوئی حیلہ چل سکتا ہے، نہ اسے راستے سے ہٹایا جا سکتا ہے نہ اس سے جھٹڑا کیا جا سکتا ہے نہ اس کا مقابلہ ہو سکتا ہے نہ اس سے بحث ہو سکتی ہے نہ اسے دھوکہ دیا جا سکتا ہے نہ اس سے کوئی مکاری چل سکتی ہے۔ (۲۸) تو پاک و بے نیاز ہے تیر اراستہ ہموار تیرے (امور صواب (درست) ہیں اور تو زندہ جاوید اور مرجع حاجات ہے۔

(۲۹) تو پاک و بے نیاز ہے تیر اقول حکم، تیر افیصلہ حتمی اور تیر ارادہ یقینی ہے (۳۰) تو پاک و بے نیاز ہے کوئی تیری مشیت کو ٹال نہیں سکتا ہے اور کوئی تیرے کلمات کو بدلتی نہیں سکتا ہے (۳۱) تو پاک و بے نیاز ہے کوئی تیری نشانیاں روشن، تو آسانوں کا موجود اور ہر ذی روح اشیاء کا خالق ہے (۳۲) تیرے لئے ایسی حمد ہے جو تیرے دوام کے ساتھ برقرار رہے (۳۳) اور تیری ایسی تعریف ہے جو تیری نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ رہے (۳۴) اور تیرے لئے ایسی تعریف ہے جو تیری صنعت کے شل۔

(۳۵) اور تیرے لئے ایسی حمد ہے جو تیری رضامیں اضافہ کرائے (۳۶) اور تیرے لئے ایسی حمد ہے جو ہر حمد ہے کرنے والے کی حمد کے ساتھ چل سکے اور ایسا شکر ہے جس سے ہر شکر کرنے والے کا شکر کتر رہے (۳۷) وہ حمد جو تیرے علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہ ہو اور جس سے صرف تیر ایسی قرب حاصل کیا جائے کے۔ (۳۸) وہ حمد جس سے پہلی حمد کو دوام حاصل ہو اور جس کے ذریعہ آخری حمد کی دوام کی انتاس کی جائے۔ (۳۹) وہ حمد جو زمانوں کے گذر نے کے ساتھ دو گنی چو گنی ہوتی رہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے۔ (۴۰) وہ حمد جس کے شمار سے ملائکہ مجاز نہیں اور اس سے زیادہ ہو جنے کا تباہ اعمال نے تیری کتاب میں لکھ دیا ہے۔ (۴۱) وہ حمد جو تیرے عرش مجید کے ہم وزن ہو اور تیری بلند ترین کری کے ہم پا یہ ہو۔ (۴۲) وہ حمد جس کا ثواب تیرے نزدیک کامل ہو اور جس کی جزا پر حاوی ہو۔

شُوَابُهُ وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزَاءٍ جَزَاً (٣٣) حَمْدًا ظَاهِرًا وَفُقْ لِبَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ
 وَفُقْ لِصِدْقِ النِّيَّةِ (٣٤) حَمْدًا لَمْ يَحْمِدْ كَخَلْقٍ مُثْلَهُ وَلَا يَعْرِفُ أَحَدًا
 سِواكَ فَضْلَهُ (٣٥) حَمْدًا يُعَانِ مِنْ اجْتِهَادٍ فِي تَعْدِيدِهِ وَيُؤَيَّدُ مِنْ أَغْرِقِ
 نَزْعًا فِي تَوْفِيقِهِ (٣٦) حَمْدًا يَجْمَعُ مَا خَلَقَتْ مِنَ الْحَمْدِ وَيَنْتَظِمُ مَا أَنْتَ
 خَالِقُهُ مِنْ بَعْدِهِ (٣٧) حَمْدًا لَا حَمْدَ أَقْرَبُ إِلَى قَوْلِكَ مِنْهُ وَلَا أَخْمَدُ
 مِمَّنْ يَحْمِدُكَ بِهِ (٣٨) حَمْدًا يُوجَبُ بِكَرَمِكَ الْمُزِيدَ بِوُفُورِهِ وَتَصْلِهُ
 بِمُزِيدٍ بَعْدِ مُزِيدٍ طُولًا مِنْكَ . (٣٩) حَمْدًا يَجْبُ لِكَرِمٍ وَجَهِكَ وَيُقَابِلُ
 عِزَّ جَلَالِكَ . (٤٠) رَبُّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجِبُ
 الْمُضْطَفُ فِي الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ أَفْضَلُ صَلَواتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ أَتَمَّ
 بَرَكَاتِكَ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ أَمْتَعَ رَحْمَاتِكَ (٤١) رَبُّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 أَهْلِهِ صَلَاةً زَاكِيَّةً لَا تَكُونُ صَلَاةً أَرْكَيَّ مِنْهَا وَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَاةً نَامِيَّةً
 لَا تَكُونُ صَلَاةً أَنْمَى مِنْهَا وَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَاةً رَاضِيَّةً لَا تَكُونُ صَلَاةً فَوْقَهَا
 (٤٢) رَبُّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ صَلَاةً تُرْضِيَّهُ وَتَزِيدُ عَلَى رِضاَهُ وَ
 صَلَّى عَلَيْهِ صَلَاةً تُرْضِيَكَ وَتَزِيدُ عَلَى رِضاَكَ لَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَاةً
 لَا تُرْضِيَ لَهُ إِلَّا بِهَا وَلَا تَرَى غَيْرَهُ لَهَا أَهْلًا (٤٣) رَبُّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَأَهْلِهِ صَلَاةً تُجَاوِرُ رِضْوَانَكَ وَيَتَصَلُّ أَتْصَالُهَا بِيَقَائِكَ وَلَا يَنْفَدُ
 كَمَا لَا تَنْفَدُ كَلِمَاتُكَ (٤٤) رَبُّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِهِ

(۳۳) وہ حمد جس کا ظاہر اس کے باطن سے ہم آہنگ ہوا اور اس کا باطن صدق نیت کی بنا پر اس کے ظاہر کے مطابق ہو۔

(۳۴) ایسی حمد جسی حمد نہ کسی مخلوق نے کی ہے اور نہ اسکے فضل کو تیرے علاوہ کوئی دوسرا جانتا ہے (۳۵) ایسی حمد جس حمد کے اضافہ کی کوشش کرتے والے کی مدد کی جائے اور جو اس سے انجام تک پہنچانے میں ڈوب جائے اس کی تائید کی جائے۔ (۳۶) ایسی حمد جو ان تمام ستائشوں کی جامع ہو جو دو جو دو میں آچکھیں اور ان سب کو اپنے اندر سمیٹ لے جیسی تو بعد میں پیدا کرنے والا ہے۔ (۳۷) ایسی حمد جس سے قریب تر کوئی حمد نہ ہوا اور جس کے حمد گزار سے بہتر کوئی حمد گزار نہ ہو (۳۸) ایسی حمد جو تیرے کرم کے سہارے مزید نعمتوں کا سبب بنے اور تو اس کے ذریعہ اپنے فضل و کرم کے سلسلہ کو جاری رکھے (۳۹) ایسی حمد جو تیری ذات کی بزرگی کے لئے لازم ہے اور تیرے عزت و جلال کے شایان شان ہو۔ (۴۰) خدا یا محمد آل محمد پر رحمت نازل فرمائج نسبت، پسندیدہ، محترم اور محبوب ہیں اپنی بہترین رحمت اور ان پر برکتیں نازل فرمائپنی تمام ترین برکات، اور ان پر مہربانی فرمائپنی مضید ترین مہربانی (۴۱) خدا یا محمد آل محمد پر وہ پاکیزہ صلووات نازل فرمائج سے زیادہ پاکیزہ صلووات نہ ہو اور وہ مسلسل بڑھنے والی رحمت سے زیادہ بڑھنے والی کوئی رحمت نہ ہو ان پر وہ پسندیدہ صلووات نازل فرمائج سے انھیں راضی کر دے اور ان کی رضا مندی میں اضافہ کر دے۔ (۴۲) اپنے پیغمبر پر وہ صلووات نازل فرمائج سے بچھے راضی کر دے اور تیری رضا میں اضافہ کر دے۔ ان پر وہ صلووات نازل فرمائج سے علاوہ ان کے لئے کسی صلووات سے تو راضی نہ ہو اور اس کا ان کے علاوہ کسی کو اہل نہ سمجھتا ہو (۴۳) خدا یا محمد آل محمد پر صلووات نازل فرمائج تیری رضا سے بھی آگے بڑھ جائے اور جس کا سلسلہ تیری بقا کے ساتھ قائم رہے اور تیرے کلمات کی طرح کبھی ختم نہ ہونے پائے۔

(۴۴) خدا یا محمد وآل محمد پر وہ صلووات نازل فرمائج تیرے ملائکہ، انبیاء و مرسیین اور اطاعت گذاروں کی صلووات کو سمیٹ لے اور جن و انس کے تمام عبادت گذاروں اور تیری دعوت کے قبول کرنے

صَلَاةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَاكَ وَرُسُلِكَ وَأَهْلِ
 طَاعَتِكَ وَتَشْتَمِلُ عَلَى صَلَوَاتِ عِبَادِكَ مِنْ جِنْكَ وَإِنْسَكَ وَأَهْلِ
 إِجَابَتِكَ وَتَجْتَمِعُ عَلَى صَلَاةٍ كُلُّ مَنْ ذَرَأَتْ وَبَرَأَتْ مِنْ أَضْنَافِ
 خَلْقِكَ (٥٥) رَبُّ صَلْ عَلَيْهِ وَإِلَهُ صَلَاةٌ مُّرْضِيَّةٌ لَكَ وَلِمَنْ دُونَكَ وَ
 مُسْتَأْنِفَةٌ وَصَلْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ صَلَاةٌ مُّرْضِيَّةٌ لَكَ وَلِمَنْ دُونَكَ وَ
 تُنْشَئُ مَعَ ذَلِكَ صَلَوَاتٍ تُضَاعِفُ مَعَهَا تُلْكَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَهَا وَ
 تَزِيدُهَا عَلَى كُرُورِ الْأَيَّامِ زِيَادَةً فِي تَضَاعِيفِ لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ (٥٦) رَبُّ
 صَلْ عَلَى آطَابِ أَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِأَمْرِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَرْنَةً
 عِلْمِكَ وَحَفْظَةَ دِينِكَ وَخَفَاءَكَ فِي أَرْضِكَ وَحُجَّجَكَ عَلَى
 عِبَادِكَ وَطَهَرْتَهُمْ مِنَ الرُّجْسِ وَالَّذِينَ تَطْهِيرًا يَارِادُوكَ وَجَعَلْتَهُمْ
 الْوَسِيلَةَ إِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ إِلَى جَنْتِكَ (٥٧) رَبُّ صَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَ
 إِلَهِ صَلَاةٌ تُجَزِّلُ لَهُمْ بِهَا مِنْ نَحْلِكَ وَكَرَامَتِكَ وَتُكَمِّلُ لَهُمُ الْأَشْيَاءَ
 مِنْ عَطَايَاكَ وَنَوَافِلِكَ وَتُوفِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَظْظَ مِنْ عَوَادِكَ وَفَوَادِكَ
 (٥٨) رَبُّ صَلْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَاةٌ لَا أَمْدَدَ فِي أَوْلَاهَا وَلَا غَايَةَ لِأَمْدَهَا وَ
 لَا نَهَايَةَ لِآخِرِهَا (٥٩) رَبُّ صَلْ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَا دُونَهُ وَمِلْءَ
 سَمْوَاتِكَ وَمَا فَوْقُهُنَّ وَعَدَدَ أَرْضِيكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ صَلَاةٌ
 تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ زُلْفَى وَتَكُونُ لَكَ وَلَهُمْ رِضَى وَمُتَّصِلَّةٌ بِنَظَائِرِهِنَّ أَبَدًا

والوں کی صلوٽ کو شامل ہو جائے اور تمام اقسام مخلوقات کی صلوٽ کی جامع ہو۔

(۵۵) خدا یا محمد و آل محمد پر وہ صلوٽ نازل فرمائجو ہر قدیم وجد یہ صلوٽ کو صحیح ہو۔ محمد و آل محمد پر وہ صلوٽ نازل فرمائجو تجھے بھی پسند ہو اور تیرے علاوہ دوسرے افراد کو بھی پسند ہو اور اس کے ساتھ ایسی رحمتوں کو ایجاد کرائے جس کے باپ یہ رحمتیں گنی چو گئی ہوتی رہیں اور زمانوں کے گذرنے کے ساتھ ان میں اس قدر اضافہ ہوتا رہے جسے تیرے علاوہ کوئی شمارہ کر سکے۔

(۵۶) خدا یا پیغمبرؐ کے ان طیب و طاہر الہمیت پر رحمت نازل فرمائجھیں تو نے اپنے امر کے لئے منتخب کیا ہے اور اپنے علم کا خزانہ دار، اپنے دین کا محافظ، اپنی زمین کا خلیفہ اور اپنے بندوں پر اپنی جنت قرار دیا ہے اور انھیں اپنے ارادہ سے ہر جس اور آزادگی سے اس طرح پاک کیا ہے جو پاکیزگی کا حق ہے اور پھر انھیں اپنی بارگاہ کے لئے وسیلہ اور اپنے حجت کا راستہ بنادیا ہے۔

(۵۷) خدا یا محمد و آل محمد پر ایسی رحمت نازل فرمائجس کے ذریعہ ان کے عطیہ اور کرامت کو فراہوں کر دے اور اپنے عطا اور انعامات کو مکمل کر دے اور اپنے حکم اور منافع میں ان کے حصہ کو وافر ہنادے۔

(۵۸) خدا یا حضرت محمد اور ان کے اہل بیت پر وہ صلوٽ نازل فرمائجس کے اول کی کوئی مدت نہ ہو اور مدت کی کوئی غایت نہ ہو اور آخر کی کوئی انتہاء نہ ہو۔

(۵۹) خدا یا ان پر اس قدر رحمت نازل فرمائجو تیرے عرش اور غیر عرش کے ہم وزن آسمان اور اس کے افق کی وسعت کے برابر زمین اور اس کے نچلے طبقات اور ان کے درمیانی و سمعتوں کے ہم عدد ہو وہ صلوٽ جو انھیں تجھے سے قریب تر ہنا کے اور تو ان سے راضی ہو جائے اور وہ تجھہ راضی ہو جائیں اور پھر ایسی ہی صلوٽوں کا سلسلہ برقرار رہے۔

(۶۰) خدا یا تو نے ہر دور میں اپنے دین کی تائید ایک امام کے ذریعہ کی ہے جو بندوں کے لئے پرچم ہدایت اور شہروں کے لئے منارہ نور تھا اس کی رسماں ہدایت کو اپنی ہستی سے متصل کر دیا۔ اور اسے

(٢٠) اللَّهُمَّ إِنْكَ أَيَّدْتَ دِينَكَ فِي كُلِّ أَوَانٍ بِإِمامٍ أَفْقَمْتَهُ عَلَمًا
 لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا فِي بِلَادِكَ بَعْدَ أَنْ وَصَلْتَ حَجَّلَهُ بِحَبْلِكَ وَجَعَلْتَهُ
 الْذِرِيعَةَ إِلَى رِضْوَانِكَ وَأَفْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ وَحَدَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ وَأَمْرَكَ
 بِإِمْتِشَالِ أَوْ اِمْرِهِ وَالْإِنْتِهَاءِ عِنْدَ نَهِيهِ وَالْأَلَّا يَتَقَدَّمُ مُتَقَدَّمٌ وَلَا يَتَأَخَّرُ عَنْهُ
 مُتَأَخَّرٌ فَهُوَ عَصْمَةُ الْلَا إِنْدِينَ وَكَهْفُ الْمُؤْمِنِينَ وَغُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِينَ وَ
 بَهَاءُ الْعَالَمِينَ (٢١) اللَّهُمَّ فَأَوْزِعْ لَوْلَيْكَ شُكْرًا مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِ وَ
 أَوْزِعْنَا مِثْلَهُ فِيهِ وَإِنَّهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَ
 أَعِنْهُ بِرُكْنِكَ الْأَعْزَى وَأَشْدَدَ أَزْرَهُ وَقُوَّةَ غَضَدَهُ وَرَاعِهِ بَعْنَكَ وَأَخْمَهِ
 بِحَفْظِكَ وَأَنْصُرْهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَأَمْدُدْهُ بِجُنْدِكَ الْأَغْلِبِ (٢٢) وَأَقِمْ
 بِهِ كِتَابَكَ وَحُدُودَكَ وَشَرِائِعَكَ وَسُنْنَ رَسُولِكَ صَلَواتُكَ اللَّهُمَّ
 عَلَيْهِ وَإِلَهِ وَأَخْيَ بِهِ مَا أَمَاتَهُ الظَّالِمُونَ مِنْ مَعَالِمِ دِينِكَ وَاجْلُ بِهِ صَدَاءَ
 الْجَوْرِ عَنْ طَرِيقِكَ وَأَبْنِ بِهِ الضُّرُّاءَ مِنْ سَبِيلِكَ وَأَزْلِ بِهِ النَّاكِبِينَ
 عَنْ صِرَاطِكَ وَأَمْحَقْ بِهِ بُغَاةَ قَضِيدَكَ عِوَجاً (٢٣) وَأَنْ جَانِبَهُ
 لِأَوْلَائِكَ وَابْسُطْ يَدَهُ عَلَى أَغْدِيَكَ وَهَبْ لَنَا رَأْفَةَ وَرَحْمَةَ وَتَعْفُفَهُ
 وَتَحْنُنَهُ وَاجْعَلْنَا لَهُ سَامِعِينَ مُطْبِعِينَ وَفِي رِضاَهُ سَاعِينَ وَإِلَى نُصْرَتِهِ وَ
 الْمُدَافَعَةِ عَنْهُ مُكْفِيَنَ وَإِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ صَلَواتُكَ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ
 وَإِلَهِ بِذَلِكَ مُتَقَرِّبِينَ (٢٤) اللَّهُمَّ وَصَلُّ عَلَى أَوْلَائِنَهُمُ الْمُغْتَرِفِينَ

اپنی رضا کا وسیلہ بنادیا۔ اس کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔ اور اس کی نافرمانی سے ڈرایا۔ اس کے اوامر کے انتہا کا حکم دیا اور اس کے منہاجی سے رکنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ خبردار کوئی اس سے آگے نہ جانے پائے اور کوئی اس سے پیچھے نہ رہ جائے۔ کہ وہ پناہ گزینوں کی حفاظت، مونین کی پناہ گاہ، تمک کرنے والوں کا سہارا اور عالمیں کا نور ہوتا ہے۔

(۶۱) خدا یا اپنے ولی کو توفیق دے کہ وہ تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرے۔ اور ہمیں بھی ایسی ہی توفیق فرمایا اور اپنے ولی کو اپنی طرف سے ایسا اقتدار عطا فرمایا جو کار آمد ہو اور انھیں سہولت کے ساتھ فتح عنايت فرمایا اپنے مسلمان سہارے سے ان کی امداد فرمایا۔ ان کی پشت کو مضبوط تر اور ان کے پازوؤں کو قوی تر بنادے اپنی چشم عنایت سے ان کی گمراہی فرمایا اور اپنی حفاظت سے ان کی حمایت فرمایا۔

(۶۲) اپنے ملائکہ کے ذریعہ اپنی کتاب، اپنے حدود، اپنے قوانین اور اپنے رسول کی سیرتوں کو قائم فرمایا (تیری صلوٹ تیرے رسول اور ان کی آں پاہیں) ان کے ذریعہ اپنے دین کے ان آثار کو زندہ کر دے جنہیں ظالموں نے مردہ بنادیا ہے اور اپنے راستے اخراج کے زنگ کو صاف کر دے اور اپنے راہ حق کی دشواریوں کو دور کر دے اور صراط مستقیم سے بہک جانے والوں کو زوال کر دے اور درمیانی راستے میں بھی پیدا کرنے والوں کو فنا کر دے۔

(۶۳) ان کے پہلو کو اپنے اولیاء کے لئے نرم بنادے اور ان کے ہاتھوں کو دشمنوں کے مقابلہ میں کھوں دے انھیں اپنی رافت و رحمت و ہمدردانی و عنایت عطا فرمایا۔ ہمیں ان کی بات سننے والا، اطاعت گذار اور ان کی رضا کی راہ میں سعی کرنے والا، ان کی نصرت کرنے والا، ان کے حقوق سے دفاع کرنے والا اور ان اعمال کے ذریعہ اپنے اور اپنے رسول کا قرب تلاش کرنے والا قرار دیدے۔

(۶۴) خدا یا اپنی صلوٹ نازل فرمایا اپنے ان اولیاء پر جو ان کے مقام کے معترض، ان کی ولایت سے وابستہ، ان کے نقش قدم پر چلنے والے، اپنے کو ان کے احکام کے حوالہ کر دینے والے، ان کی اطاعت کی کوشش کرنے والے، ان کے اقتدار کا انتظار کرنے والے، ان کی راہ میں آنکھیں بچھا دینے

بِمَقَامِهِمُ الْمُتَبَعِينَ مُنْهَجُهُمُ الْمُقْتَفِينَ وَإِثْرَاهُمُ الْمُسْتَمْسِكِينَ بِعِرْوَتِهِمُ
 الْمُتَمَسِّكِينَ بِوَلَايَتِهِمُ الْمُؤْتَمِينَ بِإِمَامَتِهِمُ الْمُسْلِمِينَ لِأَمْرِهِمُ
 الْمُجْتَهِدِينَ فِي طَاعَتِهِمُ الْمُنْتَظَرِينَ أَيَّامَهُمُ الْمَادِينَ إِلَيْهِمْ أَغْيَهُمُ
 الصَّلَواتِ الْمُبَارَكَاتِ الزَّاكِيَاتِ النَّاصِيَاتِ الْغَادِيَاتِ الرَّآئِحَاتِ (٢٥) وَ
 سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعَ عَلَى التَّقْوَىٰ أَمْرَهُمْ وَأَصْلَحَ لَهُمْ
 شُعُونَهُمْ وَتُبَّ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ السُّرَابُ الرَّحِيمُ وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ
 وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (٢٦) اللَّهُمَّ
 هَذَا يَوْمُ عَرَفَةٍ يَوْمُ شَرَفَتْهُ وَكَرَمَتْهُ وَعَظَمَتْهُ نَشَرْتَ فِيهِ رَحْمَتَكَ وَ
 مَنْتَ فِيهِ بِعْفُوكَ وَأَجْزَلْتَ فِيهِ عَطِيَّتكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَى عِبَادِكَ
 (٢٧) اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ الَّذِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَبَعْدَ
 خَلْقِكَ إِيَّاهُ فَجَعَلْتَهُ مِمْنَ هَدِيَّتِكَ وَوَفَقْتَهُ لِحَقِّكَ وَعَصَمَتْهُ
 بِحَبْلِكَ وَأَذْخَلْتَهُ فِي حِزْبِكَ وَأَرْشَدْتَهُ لِمُوالَاهِ أُولَائِكَ وَمُعاَدَاهِ
 أَعْدَائِكَ (٢٨) ثُمَّ أَمْرَتَهُ فَلَمْ يَأْتِمْ وَرَجَرَتْهُ فَلَمْ يَنْزِجْ وَنَهَيَتْهُ عَنِ
 مَغْصِيَّتكَ فَخَالَفَ أَمْرَكَ إِلَى نَهِيكَ لَا مُعَاذَدَةُ لَكَ وَلَا اسْتِكْهَارُ
 عَلَيْكَ بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ إِلَى مَا زَيَّلَتْهُ وَإِلَى مَا حَذَرْتَهُ وَأَعْانَهُ عَلَى ذَلِكَ
 عَدُوكَ وَعَدُوهُ فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِوَعِيدِكَ رَاجِيًّا لِعَفْوِكَ وَإِنَّا
 بِسَجَاؤِزِكَ وَكَانَ أَحَقُّ عِبَادِكَ مَعَ مَا مَنَّتَ عَلَيْهِ أَلَا يَقْعُلُ

- والے ہیں وہ صلوٽ جو بارکت، پا کیزہ، مسلسل بڑھنے والی اور صبح و شام نازل ہونے والی ہو۔
- (۲۵) اپنی سلامتی نازل فرماں پر اور ان کی ارواح طیبہ پر۔ ان کے امور کو تقویٰ پر جمع کر دے اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے اور ان کی توجہ کو قبول فرمائے کہ تو ہر توجہ کا قبول کرنے والا اور مہربان ہے اور بہترین بخشش والا ہے۔ مجھے اپنی رحمت کے سہارے ان کے ساتھ دار السلام میں جگہ دیدے اے بہترین رحم کرنے والے۔
- (۲۶) خدا یا یہ عرف کا دن ہے جسے تو نے شرافت، کرامت اور عظمت عنایت فرمائی ہے اس میں اپنے دامن رحمت کو پھیلا دیا ہے اپنی معافی کے ذریعہ بندوں پر احسان کیا ہے اپنے عطا یا کو وسیع تر بنا دیا ہے اور اپنے بندوں پر فضل و کرم فرمایا ہے۔
- (۲۷) خدا یا میں تیرا وہ بندہ ہو جس پر تو نے پیدائش سے پہلے بھی احسان کیا ہے اور پیدائش کے بعد بھی اسے نعمتیں عطا کی ہیں اور ان لوگوں میں قرآن پر ہے جنہیں اپنے دین کی ہدایت دی ہے اپنے حق کی توفیق دی ہے، اپنی رسماں ہدایت کے ذریعہ تحفظ دیا ہے اور اپنے گروہ میں شامل کیا ہے اور اپنے دوستوں کی رسوئی اور اپنے دشمنوں کی دشمنی کا راستہ دکھایا ہے۔
- (۲۸) لیکن اس کے بعد بھی جب تو نے حکم دیا تو میں عمل نہیں کیا اور جب منع کیا تو میں رکانیں اور جب نافرمانی سے روکنا چاہا تو تیرے حکم کی خلاف ورزی کر کے معصیت کا مرٹکب ہو گیا۔ البتہ یہ صورت حال نہ کسی عناد کی بنا پر ہے اور نہ کسی استکبار اور غرور کی بنا پر ہے بلکہ خواہشات نے اور گھنچ لیا جس سے توہثانا چاہتا تھا اور جس سے تو نے ذرا یا تھا۔ اور پھر تیرے اور اس کے مشترک دشمن (شیطان) نے بھی دی اور وہ گناہوں کی طرف بڑھ گیا حالانکہ وہ تیرے عذاب سے باخبر تھا لیکن تیری معافی کا امیدوار بھی تھا بلکہ درگذر کرنے کا اطمینان رکھتا تھا۔ جب کہ ان تمام احسانات کے بعد وہ سب سے زیادہ اس امر کا حقدار تھا کہ ایسا اقدام نہ کرتا۔
- (۲۹) خراب میں تیرے سامنے حقارت، ذلت، خضوع و خشوع اور خوف کے ساتھ حاضر

(٢٩) وَ هَا أَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ صَاغِرًا ذَلِيلًا خَاصِصًا خَائِفًا مُعْتَرِّفًا
 بِعَظِيمٍ مِّنَ الذُّنُوبِ تَحْمِلْتُهُ وَ جَلِيلٌ مِّنَ الْخَطَايَا اجْتَرَفْتُهُ مُسْتَجِيرًا
 بِصَفْحِكَ لَا إِذَا بِرَحْمَتِكَ مُوقَأً أَنَّهُ لَا يُحِيرُنِي مِنْكَ مُجِيرٌ وَ لَا يَمْنَعُنِي
 مِنْكَ مَا نَعْ (٣٠) فَعُذْ عَلَىٰ بِمَا تَعُودُ بِهِ عَلَىٰ مِنْ افْتَرَفَ مِنْ تَغْمِدَكَ
 وَجْدٌ عَلَىٰ بِمَا تَجُودُ بِهِ عَلَىٰ مِنْ أَقْتَلَيْكَ مِنْ عَفْوِكَ وَامْنَىٰ
 عَلَىٰ بِمَا لَا يَعَاذُكَ أَنْ تَمْنَىٰ بِهِ عَلَىٰ مِنْ أَمْلَكَ مِنْ غُفرانِكَ (١)
 وَاجْعَلْ لَيِّ فِي هَذَا الْيَوْمِ نَصِيبًا أَنَا لِبِهِ حَظًا مِنْ رُضْوَانِكَ وَ لَا تَرْذَنِي
 صَفْرًا مِمَّا يَنْقِلِبُ بهِ الْمُتَعَبِّدُونَ لَكَ مِنْ عِبَادِكَ (٢) وَ إِنِّي وَ إِنْ لَمْ
 أَفْدِمْ مَا قَدَّمْتُهُ مِنَ الصَّالِحَاتِ فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ وَ نَفْيَ الْأَضْدَادِ وَ
 الْأَنْدَادِ وَالْأَشْبَاهِ عَنْكَ وَ أَتَيْتُكَ مِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي أَمْرَتَ أَنْ تُؤْتَىٰ مِنْهَا
 وَ تَقْرَبَتِ إِلَيْكَ بِمَا لَا يَقْرُبُ أَحَدٌ مِنْكَ إِلَّا بِالْتَّقْرُبِ بِهِ (٣) ثُمَّ أَتَبْعَثُ
 ذَلِكَ بِالإِنْبَاءِ إِلَيْكَ وَالتَّذَلُّلِ وَالْإِسْتِكَانَةِ لَكَ وَ حُسْنِ الظَّنِّ بِكَ وَ
 الشَّفَقَةِ بِمَا عِنْدَكَ وَ شَفَقَتُهُ بِرَجَائِكَ الَّذِي قَلَّ مَا يَخِيبُ عَلَيْهِ رَاجِيكَ
 (٤) وَ سَأَلْتُكَ مَسْأَلَةَ الْحَقِيرِ الْذَّلِيلِ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ الْخَائِفِ
 الْمُسْتَجِيرِ وَ مَعَ ذَلِكَ خِيفَةً وَ تَضَرُّعاً وَ تَعُودَا وَ تَلُودَا لَامْسَطِيلَا
 بِتَكْبِيرِ الْمُتَكَبِّرِينَ وَ لَامْتَعَالِيَا بِدَالَةِ الْمُطَعِّمِينَ وَ لَامْسَطِيلَا بِشَفَا
 الشَّافِعِينَ (٥) وَ أَنَا بَعْدَ أَقْلُ الْأَقْلَيْنَ وَ أَذْلُ الْأَذْلَيْنَ وَ

ہوں۔ اپنے ان عظیم گناہوں کا مختوف ہوں جن کا ارتکاب کیا ہے اور ان بڑی بڑی خطاؤں کا اقراری ہوں جن میں مبتلا ہو گیا ہوں، میں تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیری رحمت کے سایہ میں پناہ کا طالب ہوں (۷۰) اور یہ یقین رکھتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے کوئی دفاع کرنے والا نہیں ہے لہذا اب توہی اس رحمت میں شامل کر لے جس میں تو نے مجھے گناہ گاروں کو شامل کیا ہے اور مجھ پر اس معافی کا کرم فرمادے جو تو نے ہر اس شخص پر احسان کیا جو تیری بخشش کا امیدوار ہے (۷۱) اور میرے لئے آج کے دن اپنی رضا کا وہ حصہ قرار دیدے جو مجھے خوش قسمت بنائے اور مجھے اس رحمت سے خالی ہاتھ داپس نہ کرنا چھے لے کر تیرے عبادت گزار بندے والوں ہوتے نیک بندوں نے پیش کی ہیں۔

(۷۲) لیکن کم سے کم تیری توحید سے با یہ تو لے کر حاضر ہوا ہوں۔ تیرے ضد اور مغل دنوں کی تفی تو کی ہے کسی کو تیری شبیہ تو نہیں بنایا ہے اور ان درواروں سے حاضر ہوا ہوں جن سے حاضر ہونے کا تو نے حکم دیا ہے اور ان وسائل سے تیر اقرب چاہتا ہوں جن کے بھیر کلی اتحہ سے قریب تر نہیں ہو سکتا ہے (۷۳) اس کے بعد میں نے تیری طرف توجہ کی اور ذلت و مکنت کے ساتھ بخشش آیا اتحہ سے حسن ظن قائم کیا تیرے اوپر اعتاد کیا اور اس امید کو اپنا شفیع قرار دیا جس کا امیدوار کبھی ناکام نہیں ہوتا ہے (۷۴) اور اتحہ سے اس شان سے سوال کیا جس طرح ایک حقیر، ذلیل، مبتکدست، فقیر، خوفزدہ اور طالب پناہ سوال کرتا ہے اور ان سب کے باوجود میرا سوال خوف، تضرع، غریاد اور طلب پناہ کی جیاد پر ہے۔ نہ مخبرین کے ساتھ برتری کا طلبگار ہوں اور نہ اطاعت گزاروں کے نازکی بنا پر بلندی کا خواہش مند ہوں اور نہ سفارش کرنے والوں کی سفارش کی بنا پر سر بلندی کا اظہار کرنے والا ہوں۔

(۷۵) بلکہ میں ایک ذرہ کے مانند یا اس سے بھی کمتر ہوں۔ لہذا اے وہ پروردگار جو بد عمل افراد کے عذاب میں جلدی نہیں کرتا ہے اور سرکشوں کو اپنی نعمت سے محروم نہیں کرتا ہے۔ لغزش کرنے والوں کو منبعال کران پر احسان کرتا ہے اور خطاؤ کاروں کو مہلت دے کر ان پر فضل و کرم کرتا ہے۔

الْذِرَّةُ أَوْ دُونَهَا فِيَا مَنْ لَمْ يُعَاجِلِ الْمُسَيَّبِينَ وَ لَا يَنْدَهُ الْمُتَرَفِّينَ وَ يَا مَنْ
 يَمْنُ بِإِقَالَةِ الْعَاثِرِينَ وَ يَتَفَضَّلُ بِإِنْظَارِ الْخَاطِئِينَ (٢٧) أَنَا الْمُسَيَّءُ
 الْمُغْتَرِفُ الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ (٢٨) أَنَا الَّذِي أَقْدَمَ عَلَيْكَ مُجْتَرًا (٢٩) أَنَا
 الَّذِي عَصَاكَ مُتَعَمِّدًا (٣٠) أَنَا الَّذِي اسْتَخْفَى مِنْ عِبَادِكَ وَ بَارَزَكَ
 (٣١) أَنَا الَّذِي هَابَ عِبَادَكَ وَ أَمْنَكَ (٣٢) أَنَا الَّذِي لَمْ يَرْهَبْ
 سَطْوَتَكَ وَ لَمْ يَخْفَ بَأْسَكَ (٣٣) أَنَا الْجَانِي عَلَى نَفْسِهِ (٣٤) أَنَا
 الْمُرْتَهَنُ بِبَلَيْتَهُ (٣٥) أَنَا الْقَلِيلُ الْحَيَاةِ (٣٦) أَنَا الطَّوِيلُ الْعَنَاءِ (٣٧)
 بِحَقِّ مَنِ اتَّسَجَّبَ مِنْ خَلْقِكَ وَ بِمَنِ اصْطَفَيْتَ لِنَفْسِكَ بِحَقِّ مَنِ
 اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّكَ وَ مِنْ اجْبَتَ لِشَانِكَ بِحَقِّ مَنِ وَصَلَّتْ طَاعَتَهُ
 بِطَاعَتِكَ وَ مِنْ جَعَلْتَ مَغْصِيَّةً كَمَغْصِيَّتِكَ بِحَقِّ مَنْ قَرَنْتَ مُوا لَاتَهُ
 بِمُوا لَاتِكَ وَ مِنْ نُطِّتَ مُعَاوَاتَهُ بِمُعَاوَاتِكَ تَغْمَدَنِي فِي يَوْمِي هَذَا بِمَا
 تَغْمَدُ بِهِ مَنْ جَاهَ إِلَيْكَ مُتَنَصِّلًا وَ عَادَ بِاسْتِغْفارِكَ تَائِبًا (٣٨) وَ تَوَلَّنِي
 بِمَا تَوَلَّ بِهِ أَهْلَ طَاعَتِكَ وَ الزُّلْفِي لَدَنِيكَ وَ الْمُكَانَةِ مِنْكَ (٣٩) وَ
 تَوَحَّدُنِي بِمَا تَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفَى بِعَهْدِكَ وَ أَتَعْبَ نَفْسَهُ فِي ذَاتِكَ وَ
 أَجْهَدَهَا فِي مَرْضَاتِكَ (٤٠) وَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيظِي فِي جَنْبِكَ
 تَعْدِي طُورِي فِي حُدُودِكَ وَ مُجاوِزَةِ أَحْكَامِكَ (٤١) وَ لَا تَسْتَدِيرْ :
 بِإِمْلَائِكَ لِي اسْتِدْرَاجَ مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ مَا عِنْدَهُ وَ لَمْ يَشْرُكَ فِي حُلُو

(۷۶) میں اک بد عمل، خطا کار اور لغوش کرنے والا ہوں۔ (۷۷) میں ہی وہ ہوں جس نے جرأت کے ساتھ تیرا سامنا کیا ہے (۷۸) میں ہی وہ ہوں جس نے قصد اتیری نافرمانی کی ہے (۷۹) میں ہی وہ ہوں جس نے بندوں سے اپنے گناہوں کو چھپایا ہے اور تیرے سامنے علی الاعلان گناہ کیا ہے۔ (۸۰) میں ہی وہ ہوں جو بندوں سے ڈراہے اور تیرے سامنے بے خوفی سے آیا ہے۔

(۸۱) میں ہی وہ ہوں جو نہ تیری سلطوت سے مرعوب ہوا ہے اور نہ تیری بیبیت سے خوفزدہ ہے (۸۲) میں ہی وہ ہوں جس نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے (۸۳) میں ہی وہ ہوں جو اپنی ہی بلااء میں خود گرفتار ہوا ہے۔ (۸۴) میں ایک کمترین حیا والا (۸۵) اور طویل ترین رحمتوں والا ہوں۔

(۸۶) ماں اس کا واسطہ جسے تو نے مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے اور اپنے واسطے پسند کر لیا ہے اس کا واسطہ جسے تمام بندوں میں چھپا لیا اور اپنی شان کے ساتھ اختیار کر لیا ہے۔ اس کے حق کا واسطہ جس کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملا دیا ہے اور رہ کر حق کا واسطہ جس کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملا دیا ہے اور اس کی معصیت کے مانند قرار دیا ہے۔ اس کے حق کا واسطہ جس کی محبت کو اپنی محبت سے مقرون کر دیا ہے اور اس کی دشمنی کو اپنی دشمنی سے وابستہ کر دیا ہے۔ آج کے دن مجھے اس دا من رحمت میں چھپا لے جس میں اس بندہ کو پناہ دی ہو جو گناہوں سے الگ ہو کر حاضر ہوا ہو اور استغفار کر کے تائب بن کر تیری پناہ میں آیا ہو۔ (۸۷) اور میری اس طرح سر پرستی فرماجس طرح ان کی سر پرستی کی ہے جو تیری اطاعت والے، تیرے قرب کے اہل اور تیری بارگاہ میں منزلت والے ہوں۔

(۸۸) اور مجھ پر تباہہ احسان فرماجو کسی ایسے بندہ پر فرماتا ہے جس نے تیرے عہد کو پورا کیا ہو تیری خاطر اپنے نفس کو رحمتوں میں ڈالا ہو تیری مرضی میں رحمتیں برداشت کی ہوں۔ (۸۹) اپنی بارگاہ میں کوتا ہیوں کی بنا پر مجھ سے موآخذہ نہ کرنا اور اپنے حدود سے تجاوز کرنے اور اپنے احکام پر عمل نہ کرنے کی بنا پر میرا حساب نہ کرنا۔

(۹۰) مجھے مہلت دے کر اس طرح اپنے عذاب میں نہ پیٹ لینا جس طرح میں اسے پیٹ

نِعْمَتِه بِي (٩١) وَنَبَهْنِي مِنْ رُّقْدَةٍ
 الْمَخْذُولِينَ (٩٢) وَخُذْ بِقُلْبِي إِلَى مَا اسْتَعْمَلْتُ بِهِ
 بِهِ الْمُتَعَبَّدِينَ وَاسْتَقْدَمْتُ بِهِ الْمُتَهَاوِنِينَ (٩٣) وَأَعْذَنِي مِمَّا
 عَنْكَ وَيَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَظِّي مِنْكَ وَيَصُدُّنِي عَمَّا أَحَاوَلُ لَدِي
 (٩٤) وَسَهَلْ لَيْ مَسْلَكُ الْخَيْرَاتِ إِلَيْكَ وَالْمُسَابِقَةِ إِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ
 أَمْرَتْ وَالْمُشَاهَةُ فِيهَا عَلَى مَا أَرَدْتُ (٩٥) وَلَا تَمْحَقْنِي فِيمَنْ تَمْحَقَ
 مِنَ الْمُسْتَخْفِينَ بِمَا أَوْعَدْتُ (٩٦) وَلَا تَهْلِكْنِي مَعَ مَنْ تَهْلِكُ مِنَ
 الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَفْتَكَ (٩٧) وَلَا تُبَرِّنِي فِيمَنْ تُبَرِّنُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ
 سُبْلِكَ (٩٨) وَنَجَنِي مِنْ غَمَرَاتِ الْفَقْتَةِ وَخَلَصْنِي مِنْ لَهْوَاتِ الْبُلُوْيِ
 وَأَجْرَنِي مِنْ أَخْذِ الْإِمَلَاءِ (٩٩) وَكُلْ بَسْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّي يُضْلِنِي وَهُوَ
 يُوبِقْنِي وَمَنْقَصَةٌ تَرْهَقْنِي (١٠٠) وَلَا تُغْرِضْ عَنِّي إِعْرَاضٌ مَنْ لَا تَرْضِي
 عَنْهُ بَعْدَ غَضْبِكَ (١٠١) وَلَا تُؤْسِنِي مِنَ الْأَمْلِ فِيكَ فَيُغْلِبَ عَلَيَّ
 الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَتِكَ (١٠٢) وَلَا تَمْحَنِي بِمَا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ فَتَبَهَّظُنِي
 مِمَّا تُحَمِّلُنِيهِ مِنْ فَضْلِ مَحِبَّتِكَ (١٠٣) وَلَا تُرْسِلُنِي مِنْ يَدِكَ إِرْسَالٍ
 مَنْ لَا تَخِيرَ فِيهِ وَلَا حاجَةَ بَكَ إِلَيْهِ وَلَا إِنْابَةَ لَهُ (١٠٤) وَلَا تَرْمِ بِي رَمَى
 مَنْ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ رِعَايَتِكَ وَمَنْ اشْتَمَلَ عَلَيْهِ الْخَزْرُ مِنْ عِنْدِكَ بَلْ
 خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّينَ وَوَهْلَةِ الْمُتَعْسِفِينَ وَزَلَةِ الْمَغْرُورِينَ وَ

لیتا ہوں جو مجھ سے اپنے خیر کو روک لیتا ہے اور میری فعمتوں میں تجھے بھی اپنا شریک نہیں تصور کرتا۔ (۹۱) تجھے عاقللوں کی نیند، حدود سے تجاوز کرنے والوں کے خواب اور محرومین کی غفلت سے بیدار کر دے (۹۲) اور میرے دل کو اس راہ پر لگادے جس پر عبادت گذاروں کو لگا دیا ہے اور جس کے ذریعہ عابدین نے تیری عبادت کی ہے اور جس پر عبادت کی ہے اور جس کے سہارے سستی کرنے والوں کو عذاب سے نکال لیا ہے (۹۳) ان چیزوں سے پناہ دیدے جو تھے سے دور کرنے والی ہوں اور میرے اور میرے نصیب کے درمیان حائل ہو جائیں اور تجھے ان اعمال سے روک دیں جو میں تیری بارگاہ میں انجام دینا چاہتا ہوں (۹۴) میرے لئے نیکیوں کے راستہ کو آسان کر دے اور ان کی طرف ان را ہوں سے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں جس کا تو نے حکم دیا ہے اور ان کی طرف ان را ہوں سے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں جس طرح تو چاہتا ہے۔

(۹۵) تجھے ان لوگوں کے ساتھ ہلاک نہ کر دیا جو تیرے عذاب کو معمولی سمجھتے والے ہیں (۹۶) اور ان کے ساتھ بر باد نہ کر دینا جو تیری ناراضگی کا سامنے رہنے والے ہیں (۹۷) اپنی راہ سے اخراج کرنے والوں کے ساتھ تجھے ہلاک نہ کر دینا (۹۸) اور فعمتوں کی گھرائیوں سے نجات عطا فرمائیں اور بلاوں کے منہ سے چھڑا لے اور مہلت دینے کی گرفت سے پناہ دیدے (۹۹) اور میرے اور میرے اس دشمن کے درمیان حائل ہو جو تجھے گراہ کرنے والا ہے اور اس خواہش کے درمیان جو تجھے ہلاک کرنے والا ہے (۱۰۰) اور اس طرح کنارہ کشی نہ کر لینا جس طرح کسی ایسے بندہ سے کرتا ہے جس سے غصب کے بعد راضی نہیں ہوتا ہے (۱۰۱) اور تجھے اپنی ذات سے امید رکھنے سے مایوس نہ کر دینا کہ تجھے پر رحمت سے مایوسی کا جذبہ غالب آجائے (۱۰۲) اور تجھے میری طاقت سے زیادہ نعمتیں بھی نہ دیدیں یا کہ اپنی فاصل محبت کا بوجھ اٹھانے سے گراں بار بنا دے (۱۰۳) اور تجھے اپنے ہاتھ سے اس شخص کی طرح نگرانی کی نگاہوں سے گر جائے اور اس پر تیری طرف سے رسولی حادی ہو جائے (۱۰۴) بلکہ میرے ہاتھ کو قحاظ لے تاکہ میں ہلاک ہونے والوں کی طرح گرنے نہ پاؤں اور کچھ روافر اور کی طرح ہر اس انہوں اور فریب خورده

وَرْزَةُ الْهَالِكِينَ (١٠٥) وَعَافَنِي مِمَّا ابْتَلَيَتِ بِهِ طَبَقَاتِ عَبِيدَكَ وَ
 إِمَائِكَ وَبَلَغْنِي مَبَالِغُ مَنْ عَنِيتِ بِهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَرَضِيَتْ عَنْهُ فَأَغْشَثْتَهُ
 حَمِيدًا وَتَوْفِيقَةُ سَعِيدًا (١٠٦) وَطَوْقَنِي طَوقُ الإِقْلَاعِ عَمَّا يُخْبِطُ
 الْحَسَنَاتِ وَيَدْهُبُ بِالْبَرَكَاتِ (١٠٧) وَأَشْعِرْ قَلْبِي الْأَرْدِجَارَ عَنْ قَبَا
 ئِحِ السَّيِّئَاتِ وَفَوَاضِحِ الْحَوْبَاتِ (١٠٨) وَلَا تَشْغُلْنِي بِمَا لَا أُدْرِكُهُ إِلَّا
 بِكَ عَمَّا لَا يُرْضِيكَ عَنِي غَيْرُهُ (١٠٩) وَأَنْزَعْ مِنْ قَلْبِي حُبُّ دُنْيَا دُنْيَةِ
 تَنْهِي عَمَّا عِنْدَكَ وَتَصُدُّ عَنِ ابْتِغَاءِ الْوَسِيلَةِ إِلَيْكَ وَتُدْهِلُ عَنِ الْقَرْبِ
 مِنْكَ (١١٠) وَرَمَّنْ لَى التَّفَرُّدَ بِمُنَاجَاتِكَ بِاللَّيْلِ وَاللَّهَارِ (١١١)
 وَهَبْ لِي عَصْمَةً تُدْنِي مِنْ حَشْبِكَ وَتَقْطَعْنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ
 وَتَفْكِنِي مِنْ أَسْرِ الْعَظَائِمِ (١١٢) وَهَبْ لِي التَّطْهِيرَ مِنْ ذُنُسِ الْعَضِيَانِ
 وَأَذْهَبْ عَنِي دَرَنَ الْخَطَايا وَسَرْبُلْنِي بِسُرْبَالِ عَافِيَكَ وَرَدَنِي رِدَاءَ
 مُعَافَاتِكَ وَجَلَلْنِي سَوَابِغَ نَعْمَائِكَ وَظَاهِرُ لَدَئِ فَضْلَكَ وَ
 طَوْلَكَ (١١٣) وَأَيَّدَنِي بِتَوْفِيقِكَ وَتَسْدِيدِكَ وَأَعْنَى عَلَى صَالِحِ
 النِّيَّةِ وَمَرْضِي الْقَوْلَ وَمُسْتَخْسِنِ الْعَمَلِ وَلَا تَكْلُنِي إِلَى حَوْلِي وَفُوتِي
 دُونَ حَوْلِكَ وَفُوتِكَ (١١٤) وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ تَبْعَثُنِي لِلْقَائِكَ وَ
 لَا تَفْضِحْنِي بَيْنَ يَدَيِ أُولَائِكَ وَلَا تُسْبِني ذِكْرَكَ وَلَا تُدْهِبْ عَنِ
 شُكْرِكَ بَلْ أَرْفَمِيهِ فِي أَخْوَالِ السَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ الْجَاهِلِينَ لِلْآئِكَ وَ

لوگوں کی لغزش نہ کروں (۱۰۵) اور ہلاک ہونے والوں کی طرح ورطہ ہلاکت میں نہ گرنے پاؤں، مجھے ان تمام مصیبتوں سے نجات عطا فرمادے جن میں اپنے بندوں اور کنیزوں کے مختلف طبقات کو ہلاک کیا ہے و ران کے درجات تک پہنچا دے جن پر تو نے عنایت کی ہے اور انھیں نعمتوں عطا کی ہیں اور ان سے راضی ہو گیا ہے اور انھیں قابل تسلیش زندگی دی ہے اور مجھی کے ساتھ دنیا سے اٹھا لیا ہے۔

(۱۰۶) اور مجھے ایسے حصار میں لے لے جوان تمام برائیوں سے بچا کے جو بیکیوں کو برباد کر دیتی ہیں اور برکتوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ (۷۰) اور بدترین برائیوں اور سوا کم گناہوں سے نفرت کو دے دل کا شعار بنادے (۱۰۸) مجھے اس چیز میں مشغول نہ کر دینا جو تیرے بغیر حاصل نہ ہو سکے اور اس چیز سے الگ نہ کر دینا جس کے علاوہ کوئی مجھے راضی کرنے کا سہارا نہیں ہے۔

(۱۰۹) میرے دل سے دنیاۓ دنی کی محبت کو نکال دے جو تیرے اجر و ثواب سے روک دے اور تیری بارگاہ کے وسائل کو تلاش نہ کرنے دے اور تیرے تقرب سے غافل کر دے۔ (۱۱۰) میرے لئے اس جذبہ کو آراستہ بنادے کر میں دن اور رات میں تھائی میں تجوہ سے مناجات کروں (۱۱۱) اور مجھے وہ حفاظت عطا فرمادے جو تیرے خوف سے قریب تر بنا سکے اور تیرے حرام کے ارثاب سے الگ رکھ سکے اور بڑے گناہوں کی قید سے آزاد کر سکے۔

(۱۱۲) مجھے معصیت کی آلوگی سے طہارت عطا فرمادے اور مجھ سے خطاؤں کی کشافت کو دور فرمادے۔ مجھے عافیت کا لباس عطا فرمادے اور سلامتی کی چادر اور اوزھادے اور کامل نعمتوں کی ردا میں ڈھانک لے میرے سامنے اپنے فضل و کرم کو نمایاں کر دے۔ (۱۱۳) اور اپنی توفیق و امداد سے میری تائید فرمادے۔

یک نیت، پسندیدہ قول اور بہترین عمل کیلئے میری قوت اور طاقت کے حوالہ نہ کر دینا۔ (۱۱۴) اور جس دن اپنی ملاقات کے لئے قبر سے اٹھانا اس دن رسوان کرنا اور اپنے اولیاء کے سامنے ذلیل نہ کرنا۔ مجھے اپنی یاد سے غافل نہ ہونے دینا اور میرے دل سے اپنے شکر کو جانے نہ دینا۔ بلکہ میرے لئے اس شکر کو اس وقت بھی لازم قرار دیدینا۔ بلکہ میرے لئے اس شکر کو اس وقت بھی لازم

أَوْزِغْنِي أَنْ أُثْبِي بِمَا أُولَئِيْتِهِ وَأَعْرِفُ بِمَا أُسْدِيْتَهُ إِلَيْ (١١٥) وَاجْعَلْ
 رَغْبَتِي إِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ وَحَمْدِي إِلَيْكَ فَوْقَ حَمْدِ
 الْخَامِدِينَ (١١٦) وَلَا تُخْذِلْنِي عِنْدَ فَاقْتِي إِلَيْكَ وَلَا تُهْلِكْنِي بِمَا أُسْدِيْتَهُ
 إِلَيْكَ وَلَا تَجْهَهْنِي بِمَا جَهَهْتَ بِهِ الْمُعَانِدِينَ لَكَ فَإِنِّي لَكَ مُسْلِمٌ أَعْلَمُ
 أَنَّ الْحُجَّةَ لَكَ وَأَنَّكَ أَوْلَى بِالْفَضْلِ وَأَغُوْذُ بِالْإِحْسَانِ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ
 وَأَنَّكَ بِأَنْ تَعْفُوَ أَوْلَى مِنْكَ بِأَنْ تُعَاقِبَ وَأَنَّكَ بِأَنْ تَسْتُرَ أَقْرَبَ مِنْكَ
 إِلَى أَنْ تَشْهَرَ (١١٧) فَأَخْيِنِي حَيَاةً طَيِّبَةً تَنْتَظِمُ بِمَا أَرِيدُ وَتَبْلُغُ مَا أَحْبَبُ
 مِنْ حَيْثُ لَا ءَاتِيَ مَا تَكْرَهُ وَلَا أَرْتَكِبُ مَا نَهَيْتَ عَنْهُ وَأَمْتَنِي مِيَةً مِنْ
 يَسْعَى نُورَهُ بَيْنَ يَدِيهِ وَعَنْ يَمْنِيهِ (١١٨) وَذَلِّلْنِي بَيْنَ يَدِيكَ وَأَعْزَنِي
 عِنْدَ خَلْقِكَ وَضَعْنِي إِذَا خَلَوْتُ بِكَ وَارْفَعْنِي بَيْنَ عِبَادِكَ وَأَغْبَنِي
 عَمَّنْ هُوَ غَنِّيٌّ عَنِي وَزِدْنِي إِلَيْكَ فَاقَةً وَفَقْرًا (١١٩) وَأَعِدْنِي مِنْ شَمَاتَةِ
 الْأَعْدَاءِ وَمِنْ خُلُولِ الْبَلَاءِ وَمِنَ الدُّلُّ وَالْعَنَاءِ تَغْمَدْنِي فِيمَا اطْلَعْتَ عَلَيْهِ
 مِنِّي بِمَا يَتَغَمَّدُ بِهِ الْقَادِرُ عَلَى الْبَطْشِ لَوْلَا حَلْمَهُ وَالْأَخْدُ عَلَى الْجَرِيرَةِ
 لَوْلَا أَنَّاهُ (١٢٠) وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً أَوْ سُوءًا فَنَجْنِي مِنْهُمَا لَوْا ذَادَ وَ
 إِذْ لَمْ تُقْمِنِي مَقْمَامَ فَضِيَّحَةٍ فِي دُنْيَاكَ فَلَا تُقْمِنِي مِثْلَهُ فِي
 أَخْرَتِكَ (١٢١) وَاسْفَعْ لِي أَوَّلَيْ مِنْكَ بِأَوَاخِرِهَا وَقَدِيمَ قَوَائِدِكَ
 بِحَوَادِثِهَا وَلَا تَمْدُذْ لِي مَذَا يَقْسُو مَعْهُ قُلُبِي وَلَا تَقْرَغْنِي قَارِعَةً يَذْهَبُ لَهَا

قرار دے دینا جب تیری نعمتوں سے بے خبر افراد غلطتوں کی بنا پر تجھے بھول رہے ہوں۔ اور مجھے توفیق دے کر میں تیری عطاوں کی تعریف کروں اور تیری عطا کا اعتراف کروں۔

(۱۱۵) اپنی بارگاہ میں میری رغبت کو تمام رغبت کرنے والوں کی رغبت سے زیادہ بنادے اور میری حمد کو تمام حمد کرنے والوں کی حمد سے زیادہ قرار دیدے۔ (۱۱۶) جب میں تیری احتاج ہوں تو مجھے بے سہارانہ چھوڑ دینا اور جن اعمال کو میں نے تیری بارگاہ میں پیش کیا ہے ان کے ذریعہ مجھے ہلاک نہ کر دینا۔ اور جن اعمال سے تو نے اپنے دشمنوں کو دھنکار دیا ہے مجھے ان اعمال کے ذریعہ دھنکار نہ دینا۔ میں تیرا فرمائیں دار بندہ ہوں اور جانتا ہوں کہ تیری جنت تمام ہو چکی ہے اور تو فضل و کرم کا زیادہ حقدار ہے اور زیادہ احسان کرنے والا ہے اور تقویٰ اور مغفرت کا اہل ہے۔ تو عذاب کرنے سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہے اور گناہوں کے اعلان سے زیادہ پردہ پوشی کرنے کا اہل ہے۔

(۱۱۷) مجھے اسی پاکیزہ زندگی عطا فرمادے تو ہمے مقصد سے ہم آہنگ ہو اور مجھے میری محظوظ منزل تک پہنچا دے جہاں میں کوئی ایسا کام نہ کروں جو تجھے نہ پہنچتا ہو اور مجھے اس مومن کی موت عطا فرمائیں اور دینے چل رہا ہو۔ (۱۱۸) اور مجھے اپنی بارگاہ میں ذیل ہا کر رکھنا لیکن مخلوقات کے سامنے باعزت بنا دینا جب تیرے سامنے آؤں تو پست بنا دینا مگر جب بندوں کے درمیان جاؤں تو بلند بنا دینا اس سے بے نیاز بنا دینا جو مجھے سے بے نیاز ہو لیکن اپنی بارگاہ میں میرے فقر و فاقہ میں اضافہ فرمادے۔ (۱۱۹) مجھے دشمنوں کے طعنوں، بلاوں کے نزول اور ذلت و ذمۃت سے پناہ عطا فرماء، میرے اعمال سے باخبر ہونے کے باوجود مجھے اس چادر رحمت سے ڈھانک دینا جس سے وہ شخص ڈھانک دیتا ہے جو برداشت نہ کر سکے تو انتقام لینے کی قدرت رکھتا ہے اور صبر نہ کرے تو جرام کا مواخذه کر سکتا ہے۔ (۱۲۰) اور جب کسی قوم کو کسی آزمائش یا برائی میں بتلا کرنا چاہے تو مجھے اس سے بچا کر اپنی پناہ میں رکھ لینا اور جب دنیا میں رسولی کی منزل میں چیز رکھا ہے تو روز قیامت بھی اس منزل میں نہ رکھنا۔ (۱۲۱) میرے لئے احسانات کے آغاز کو اتحام سے ملا دینا اور قدیم منافع کو جدید منافع سے متصل

بِهَايٰ وَ لَا تُسْمِنِي خَسِيَّةٌ يُضْفُرُ لَهَا قَدْرِيٌ وَ لَا نَقِيَّةٌ يُجْهَلُ مِنْ أَجْلِهَا
 مَكَانِي (١٢٢) وَ لَا تُرْغِبِي رَوْعَةً أَبْلِسٌ بِهَا وَ لَا خِيفَةً أُوجْسُ دُونَهَا اجْعَلْ
 هَيْشِي فِي وَعِدِكَ وَ حَذَرِي مِنْ إِعْدَارِكَ وَ إِنْذَارِكَ وَ رَهْبَتِي عِنْدَ
 تِلَوَةٍ آيَاتِكَ (١٢٣) وَ أَعْمَرْ لَيْلِي بِإِيقَاظِي فِيهِ لِعِبَادَتِكَ وَ تَفَرُّدِي
 بِالْتَّهْجِيدِ لَكَ وَ تَجَرُّدِي بِسُكُونِي إِلَيْكَ وَ إِنْزَالِ حَوَافِي جِي بِكَ وَ
 مُنَازَلَتِي إِيَّاكَ فِي فَكَاكِ رَقْبَتِي مِنْ نَارِكَ وَ إِجْهَارَتِي مِمَّا فِيهِ أَهْلُهَا مِنْ
 عَذَابِكَ (١٢٤) وَ لَا تَذَرْنِي فِي طُغْيَانِي عَامِهَا وَ لَا فِي غَمْرَتِي سَاهِيَا
 حَتَّى حِينٍ وَ لَا تَجْعَلْنِي عَظَةً لِمَنِ اتَّعَظَ وَ لَا نَكَالًا لِمَنِ اغْتَبَرَ وَ لَا فِتْنَةً لِمَنِ
 نُظَرَ وَ لَا تَمْكُرْ بِي فِيمَنْ تَنْكُرْ بِهِ وَ لَا تَسْتَبِدُلْ بِي غَيْرِي وَ لَا تَغْيِيرْ لِي
 اسْمَا وَ لَا تَبْدِلْ لِي جِسْمَا وَ لَا تَتَخَذْنِي هَرَوْأَ لِخَلْقِكَ وَ لَا سُخْرِيَا لَكَ
 وَ لَا تَبْعَا إِلَّا لِمَرْضَاتِكَ وَ لَا مُمْتَهَنَا إِلَّا بِالِانْتِقَامِ لَكَ (١٢٥) وَ أَوْجَدْنِي
 بَرَدَ عَفْوِكَ وَ حَلاوةَ رَحْمَتِكَ وَ رَوْحِكَ وَ رَيْحَانِكَ وَ جَنَّةَ
 نَعِيمِكَ وَ أَذْفَنِي طَعْمَ الْفَرَاغِ لِمَا تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعْتِكَ وَ الاجْتِهَادِ
 فِيمَا يُزْلِفُ لَدِينِكَ وَ عِنْدَكَ وَ أَتْحَفْنِي بِتُحْفَةٍ مِنْ تُحْفَاتِكَ (١٢٦)
 وَ اجْعَلْ تِجَارَتِي رَابِحَةً وَ كَرْتِي غَيْرَ خَاسِرَةً وَ أَخْفَنِي مَقَامَكَ وَ شَوْقِي
 لِقَائِكَ وَ تُبْ عَلَى تَوْبَةَ نَصْوَحَا لَا تُبْقِي مَعَهَا ذُنُوبًا صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً وَ
 لَا تَذَرْ مَعَهَا عَلَانِيَةً وَ لَا سَرِيرَةً (١٢٧) وَ أَنْزِعُ الْغُلَّ مِنْ صَدْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ

کر دینا۔ مجھے ایسی ڈھیل نہ دے دینا جس سے میرا دل خست ہو جائے اور ایسی ذلت سے دوچار نہ کر دینا جس سے میری قدر و منزلت کم ہو جائے اور ایسے عیب میں گرفتار نہ کر دینا جس سے میری منزلت نہ پہچانی جاسکے۔ (۱۲۲) مجھے اتنا خوفزدہ نہ کر دینا کہ ماہی کا شکار ہو جاؤں اور ایسا ہر اسال نہ بنا دینا کہ مستقل دہشت زده ہو جاؤں۔ میرے خوف کو اپنی وعید و سرزنش میں میری احتیاط کو اپنے جھٹ اور انذار میں قرار دے دینا۔ میرے خوف وہ راس کو تلاوت قرآن کے وقت قرار دینا (۱۲۳) اور میری راتوں کو عبادت کیلئے شب بیداری اور نہایت میں تہجد اور سب سے الگ ہو کر تجھے سے لوگانے اور اپنی حاجتوں کو تیرے سامنے پیش کرنے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کے لئے بار بار تقاضا کرنے اور جس عذاب میں اہل جہنم بتلا ہیں اس سے پناہ مانگنے سے آباد رکھنا۔

(۱۲۴) مجھے میری سرکشی میں سرگرمی اور ایک مدت تک غفلت میں بے خبر پڑا رہنے والا ہنا کر نہ چھوڑ دینا۔ اور مجھے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے سامان آزمائش نہ قرار دے دینا۔ مجھے ان لوگوں میں کے لئے وسیلہ عبرت اور نظر کرنے والوں کے لئے سامان آزمائش نہ قرار دے دینا۔ مجھے ان لوگوں میں بھی نہ قرار دے دینا جن کے ساتھ تو جوابی تدبیریں کرتا ہے اور اپنی بندگی کے لئے مجھے چھوڑ کر دو میرے کو نہ اختیار کر لینا میرے نام کو بدلتے دینا اور میرے جسم میں تغیرت پیدا کر دینا مخلوقات کے لئے سامان استہزا اور اپنی بارگاہ میں قابل تحسخ رہنے بنا دینا۔ میں تیری مرضی کے علاوہ کسی کا انتباہ نہ کروں اور تیرے دشمنوں سے انتقام کے علاوہ کسی زحمت میں بنتا رہنے ہوں۔ (۱۲۵) مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک، اپنی رحمت درافت و آسانش و جنت فیض کی حلاوت عطا فرم۔ مجھے اپنی دستوں کی بنا پر اپنے محظوظ اعمال کے لئے فرست اور اپنی بارگاہ سے قریب تر بنا نے والے اعمال کی کوشش کا مزہ پکھاوے مجھے اپنے تھنوں میں سے کوئی تکہ عنایت فرم۔ (۱۲۶) میری تجارت کو منفعت بخش بنادے میری واپسی کو خسارہ سے محفوظ رکھ لے مجھے اپنی بارگاہ کا خوف اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرم ایسی مخلصانہ توبہ کو قبول کر لے جس کے بعد کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ نہ رہ جائے اور کوئی خفیہ یا علانیہ معصیت باقی نہ رہے۔ (۱۲۷) میرے یہندے سے مومنین کے

واغطّ بقلبي على الخاسعين وكن لي كما تكون للصالحين وحلني
 حلبة المتقين واجعل لي لسان صدق في الغابرين وذكر أنا مياً في
 الآخرين واف بي عرصة الأولين (١٢٨) وتعمم سبوع نعمتك على
 وظاهر كراماتها لدئ املاً من فوائدك يدي وسوق كرائم مواهبك
 إلى وجاور بي الأطيبيين من أولائك في الجنان التي زيتها
 لأصفيائك وجللني شرائف نحلتك في المقامات المعدة لآحبائك
 (١٢٩) واجعل لي عندك مقلاً اوبي إليه مطمئناً ومتابة أتبوءها
 وأقر عيناً ولا تقلبي بعظيمات الجرأة ولا تهلكني يوم تبني
 السرائر وأزل عنني كل سك وشبهة واجعل لي في الحق طريقاً من
 كل رحمة وأجزل لي قسم المواهب من نوالك ووفر على حظوظ
 الإحسان من إفضالك (١٣٠) واجعل قلبي واثقاً بما عندك وهمي
 مستفرغاً لما هو لك واستعملني بما تستعمل به خالصتك وأشرب
 قلبي عند ذهول القبول طاعتك واجمع لي الغنى والعفاف والدعة و
 المعافاة والصحة والسعنة والطمأنينة والعاافية (١٣١) ولا تخبط
 حسناً بي بما يشوبها من مغصيتك ولا خلواتي بما يعرض لي من
 نزغات فتنتك وصن وجهي عن الطلب إلى أحد من العالمين وذنبي
 عن التماس ما عند الفاسقين (١٣٢) ولا تجعلني للظالمين ظهيراً ولا

کینہ کو نکال دے اور میرے دل کو خشوع خصوص والوں کے لئے زم بنا دے میرے لئے ویسا ہی ہو جا جیسا اپنے نیک بندوں کیلئے رہتا ہے مجھے صاحب آن تقویٰ کے زیور سے آراستہ کر دے اور میری لئے بعد میں آنے والوں کے درمیان چھی زبان (ذکر خیر) اور مستقبل میں بڑھنے والا ذکر قرار دے دے۔ مجھے اولین و سابقین کی بارگاہ تک پہنچا دے (۱۲۸) اور مجھ پر اپنی فتوں کو تکمیل دے اپنی کرامتوں کے سلسلہ کو سلسلہ بنا دے اور اپنے فوائد سے میرے ہاتھوں کو بھر دے اور اپنے بہترین عطا یا کارخ میری طرف موزد دے۔ مجھے پاکیزہ اولیاء کا جوار عطا فرم۔ ان جنتوں میں جگہ دیدے جن کو اپنے خالص بندوں کے لئے جایا ہے۔ اور مجھے اپنے شریف ترین عطا یا سے نواز دے ان مقامات پر جنہیں اپنے چاہئے والوں کے لئے مہیا کیا ہے۔

(۱۲۹) میرے لئے اپنی بارگاہ میں منزل خیافت قرار دیدے جہاں میں اطمینان سے پناہ لے سکوں اور وہ منزل رجوع بنا دے جہاں رہ کر ذکری ختم حاصل کر سکوں۔ مجھے عظیم جرام کا بدلا نہ دینا اور اس دن ہلاک نہ کر دینا جب تمام راز محل جائیں گے۔ مجھ سے ہر شک اور شکوہ اکل کر دینا اور میرے لئے راہ حق میں ہر رحمت کا راستہ بنا دینا۔ مجھے اپنے کرم کے کثیر عطا یا عطا فرمادے اور میرے حق میں اپنے فضل و کرم سے احسانات کے حصول کے وافر بنا دے، (۱۳۰) میرے دل کو اپنے ثواب کے لئے مطمئن کر دے اور میرے عز اجم کو ان اعمال کے لئے فارغ کر دے جو صرف تیرے لئے ہوں۔ مجھے انھیں کاموں میں لگا دے جن میں اپنے خالص بندوں کو لگا دیا ہے میرے دل کو عقاوتوں کی غفلت کے وقت اپنی اطاعت سے معمور کر دینا۔ میرے لئے بے نیازی، عفت، وسعت، عافیت، صحت، سکون، اطمینان اور سلامتی کو جمع کر دے۔

(۱۳۱) میری نیکیوں کو معصیت کے خلط ملط سے بر بادنہ ہونے دینا اور میری خلوتوں کو فتوں کے جذبات کی پیش آمد سے تباہ نہ ہونے دینا۔ میری آبرو کو اپنے کسی بھی بندہ کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے حفاظ رکھنا اور مجھے فاسقوں سے التماس کرنے سے دور رکھنا۔

لَهُمْ عَلَى مَخْوِلِكَ يَدًا وَنَصِيرًا وَخُطْنِي مِنْ حَيْثُ لَا أَغْلَمُ حِيَاطَةً
تَقِينِي بِهَا وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ تَوْبَكَ وَرَحْمَتِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرِزْقَكَ
الْوَاسِعِ إِنِّي إِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِينَ وَأَتَسْمِ لِي إِنْعَامَكَ إِنْكَ خَيْرُ
الْمُنْعَمِينَ (١٣٣) وَاجْعَلْ بَاقِي عُمُرِي فِي الْحَجَّ وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَاءً
وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَإِلَيْهِ الطَّيِّبَينَ
الظَّاهِرِينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَبَدُ الْأَبْدِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com

(۱۳۲) مجھے ظالموں کا پشت پناہ اور اپنی کتاب کو بر باد کرنے میں ان کا مددگار نہ بننے دینا اور
میری حفاظت ان راستوں سے کرنا جن کی مجھے اطلاع بھی نہ ہو اور میں محفوظ ہو جاؤں۔ میرے لئے تو پہ
ورحمت و رافت اور وسیع رزق کے دروازوں کو کھول دینا۔ کہ میں تیری بارگاہ کی طرف رغبت کرنے والوں
میں ہو جاؤں۔ میرے واسطے اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے کہ تو بہترین نعمت دینے والا ہے۔

(۱۳۳) میری ماہی زندگی کو صرف اپنی ذات کے لئے حج و عمرہ میں گزار دینا اے عالمیں کے
پروردگار۔ اللہ رحمت نازل کرے حضرت محمد اور ان کی آل طیبین و طاهرین پر اور اس کا سلام ان تمام
حضرات پر جب تک زمانوں کا سلسلہ قائم رہے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٣٨) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ

(١) اللَّهُمَّ هَذَا يَوْمٌ مُبَارَكٌ مَيْمُونٌ وَالْمُسْلِمُونَ فِيهِ مُجْتَمِعُونَ
فِي أَقْطَارٍ أَرْضِكَ يَشْهُدُ السَّائِلُ مِنْهُمْ وَالْطَالِبُ وَالرَّاغِبُ وَالرَّاهِبُ وَ
أَنْتَ النَّاطِرُ فِي حَوَائِجِهِمْ فَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَهُوَ أَنْ
مَا سَأَلْتُكَ عَلَيْكَ أَنْ تُصْلِيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَإِلَيْهِ (٢) وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا بِأَنَّ لَكَ الْمُلْكَ وَلَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
الْحَنَانُ الْمَنَانُ فَوَالْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَهْمَا
قَسَمْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ خَيْرٍ أَوْ عَافِيَةٍ أَوْ بَرَكَةً أَوْ هُدًى أَوْ
عَمَلٍ بِطَاعَتِكَ أَوْ خَيْرٍ تَمَنَّ بِهِ عَلَيْهِمْ فَتَعْطِيهِمْ بِهِ إِلَيْكَ أَوْ تَرْفَعُ لَهُمْ
عِنْدَكَ دَرَجَةً أَوْ تُعْطِيهِمْ بِهِ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تُؤْفَرَ حَظِيَّ
وَنَصِيبِي مِنْهُ (٣) وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِأَنَّ لَكَ الْمُلْكَ وَالْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ أَنْ تُصْلِيَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ وَصِفْوتِكَ
وَخَيْرِتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَعَلَى أَهْلِ مُحَمَّدٍ الْأَبْرَارِ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ
صَلَاةً لَا يُقْوَى عَلَى إِخْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَنْ تُشْرِكَنَا فِي صَالِحٍ مَنْ دَعَاكَ
فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَأَنْ تَغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٤) اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَعَمَّدُتُ بِحَاجَتِي وَبِكَ

۳۸۔ روز عیدِ الحجی اور روز جمعہ آپ کی دعا

(۱) خدا یا یہ ایک مبارک اور مسحودون ہے جس میں تمام اطراف زمین کے مسلمان ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں کوئی سائل ہوتا ہے، کوئی طالب، کوئی طلب گار ثواب ہوتا ہے اور کوئی عذاب سے خوفزدہ۔ اور تو بھی کی حاجتوں پر نظر رکھتا ہے لہذا تیرے جو دو کرم کی بنیاد پر کہ میرے تمام مطالبات تیرے لئے بہت آسان ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔ (۲) اور میرے پروردگار یہ میرا سوال اس بنیاد پر بھی ہے کہ سارا ملک اور ساری حمد تیرے لئے ہے اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، توجیم، کریم، مہربان، احسان کرنے والا، صاحب جلال و اکرم اور خالق آسمان و زمین ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی اپنے بندگان موسیل حضرت کو بھی نظر اندازنا کرنا۔ ذریعہ سے انھیں دنیا و آخرت کی کوئی نیکی عطا کر دے۔ اس میں تو میرے حضرت کو بھی نظر اندازنا کرنا۔

(۳) اور خدا یا میرا سوال اس بنیاد پر کہ سارا ملک تیرا ہے اور ساری حمد تیرے لئے ہے اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ یہ بھی ہے کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔ وہ حضرت محمد جو تیرے بندہ، رسول، محبوب، مصطفیٰ اور مخلوقات میں منتخب ہیں اور وہ آل محمد جو نیک کردار، پاک و پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔ اور وہ حکومات جسے تیرے علاوہ کوئی شمارت کر سکے۔ اور ہمیں اپنے بندگان موسین کی نیک دعاؤں میں شریک قرار دے دینا اے عالمیں کے پالنے والے۔ اور ہمارے اور موسین کے گناہوں کو بخشن دینا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔

(۴) خدا یا میں نے اپنی حاجتوں کے لئے تیرا ارادہ کیا ہے اور اپنے فقر و فاقہ و غربت کو تیری بارگاہ میں پیش کیا ہے میں تیری مغفرت اور رحمت پر اپنے عمل سے زیادہ بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری مغفرت اور رحمت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ دستیغ تر ہے۔ لہذا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری ہر اس

أَنْزَلْتُ الْيَوْمَ فَقْرِي وَفَاقْتِي وَمَسْكَنَتِي وَإِنِّي بِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ
 أُوْثِقُ مِنِّي بِعَمَلي وَلَمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي فَصَلْ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلَّ حَاجَةٍ هِيَ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَ
 تَبَسِّرِ ذَلِكَ عَلَيْكَ وَبِفَقْرِي إِلَيْكَ وَغُناكَ عَنِّي فَإِنِّي لَمْ أَصِبْ
 خَيْرًا قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَضْرِفْ عَنِّي سُوءًا قَطُّ أَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَا أَرْجُو
 لِأَمْرِءٍ أَخْرَتِي وَذُنْيَايِ سواكَ (٥) اللَّهُمَّ مَنْ تَهْيَا وَتَعْبَا وَأَعْدَّ وَاسْتَعْدَ
 لِوِفَادَةٍ إِلَيْكَ مَخْلُوقٍ رَجَاءً رِفْدِهِ وَنَوَافِلِهِ وَ طَلَبَ نِيلِهِ وَ جَائِزَتِهِ فَإِلَيْكَ يَا
 مَوْلَايِ كَانَتِ الْيَوْمَ تَفَتَّي وَتَعْبَتِي وَإِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءَ
 عَفْوِكَ وَرِفْدِكَ وَ طَلَبَ نِيلِكَ وَ جَائِزَتِكَ (٦) اللَّهُمَّ فَصَلْ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تُخَبِّبِ الْيَوْمَ ذَلِكَ مِنْ رُجَائِي يَا مَنْ لَا يُخْفِيهِ
 سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ ثِقَةً مِنِّي بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدْمَتُهُ وَ
 لَا شَفَاعَةَ مَخْلُوقٍ رَجُونَتُهُ إِلَّا شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ وَأَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
 سَلَامُكَ (٧) أَتَيْتُكَ مُقْرَأً بِالْجُرمِ وَالْإِسَاءَةِ إِلَيْ نَفْسِي أَتَيْتُكَ أَرْجُو
 عَظِيمَ عَفْوِكَ الَّذِي عَفَوْتَ بِهِ عَنِ الْخَاطِئِينَ ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْكَ طُولُ
 عَكُوفِهِمْ عَلَى عَظِيمِ الْجُرمِ أَنْ عَدَتْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ (٨) فَيَا
 مَنْ رَحْمَتُهُ وَاسِعَةٌ وَعَفْوُهُ عَظِيمٌ يَا عَظِيمٌ يَا كَرِيمٌ يَا كَرِيمٌ صَلَّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَذَّ عَلَى بِرَحْمَتِكَ وَتَعَطَّفَ عَلَى

حاجت کی ذمہ داری لے لے جو میرے حق میں بہتر ہو کہ تو اس پر قدرت رکھتا ہے اور وہ تیرے لئے بہت آسان ہے اور میں اس کے بارے میں تیر احتاج ہوں اور تو مجھ سے بے نیاز ہے میں نے تیرے بغیر کوئی خیر حاصل نہیں کیا ہے اور مجھ سے کسی بھی شر کو تیرے علاوہ کسی نے روپیں کیا ہے اور میں امور دنیا و آخرت میں تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھتا ہوں۔

(۵) خدا یا اگر کسی شخص نے کسی مخلوق کی بارگاہ میں حاضری کے لئے ارادہ یا استعداد یا تہبیہ کیا ہے یا کوئی سامان فراہم کیا ہے کہ اس کے عطا یا اور انعامات کو حاصل کرے یا اس کے کرم اور جائزہ کو طلب کرے تو میرے مالک آج یہ میری آمادگی تیاری استعداد اور سامان کی فراہمی صرف تیری معافی اور تیرے عطیہ کی امید میں ہے اور میں صرف تیری عطا اور تیرے جائزہ کا طلبگار ہوں۔

(۶) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور آج کے دن میری امید کو نا امید نہ کرنا۔ اے وہ پروردگار جسے کوئی سائل بھگ دست نہیں بنایا سکتا ہے اور جس کے یہاں عطا و بخشش سے کوئی کمی نہیں واقع ہوتی ہے۔ میں تیری بارگاہ میں کسی ایسے عمل صالح کے سہارے جیسیں حاضر ہوا ہوں جسے پہلے بھیج دیا ہوا اور نہ کسی مخلوق کی سفارش کا امیدوار ہوں۔ علاوہ حضرت محمد اور ان کے اہلیت علیهم السلام کی سفارش کے (جن پر تیری صلوٰت اور تیر اسلام ہے)

(۷) خدا یا میں تیری بارگاہ میں اپنے جرم و خطأ کا اقرار اری بن کر حاضر ہوا ہوں میں تیری اس عظیم معافی کا امیدوار بن کر حاضر ہوا ہوں جس کے ذریعہ تو نے تمام خطأ کاروں کو معاف کیا ہے اور ان کے عظیم جرم پر مسلسل اصرار بھی تجھے رحمت و مغفرت سے روک نہیں سکا ہے (۸) لہذا اے وہ پروردگار جس کی رحمت و مغافلہ ہے اور اس کی معافی عظیم ہے اے عظیم اے عظیم اے عظیم۔ اے کریم اے کریم اے کریم۔ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھ پر وبارہ اپنی رحمت نازل فرمادے اور اپنے فضل و کرم سے مہربانی فرمادے اور مجھے اپنی مغفرت میں شامل کر لے۔

(۹) خدا یا یہ منصب تیرے جانشیوں اور منتخب بندوں اور تیرے ان مانند اروں کا تھا جنہیں تو

بِفَضْلِكَ وَتَوَسُّعْ عَلَى بِمَغْفِرَتِكَ (٩) اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا الْمَقَامُ لِخُلْفَائِكَ
 وَأَصْفَيَائِكَ وَمَوَاضِعَ أَمْنَائِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ الَّتِي اخْتَصَصْتَهُمْ
 بِهَا قَدِ ابْتَزُوهَا وَأَنْتَ الْمُقْدَرُ لِذِلِكَ لَا يَغَالُ أَمْرُكَ وَلَا يُجاوزُ
 الْمَحْتُومُ مِنْ تَدْبِيرِكَ كَيْفَ شِئْتَ وَأَنِّي شَفِتَ وَلِمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ غَيْرُ
 مُتَهِّمٍ عَلَى خَلْقِكَ وَلَا لِإِرَادَتِكَ حَتَّى عَادَ صِفْوتُكَ وَخُلْفَاؤُكَ
 مَغْلُوبُينَ مَقْهُورِينَ مُبْتَزَّينَ يَرَوْنَ حُكْمَكَ مُبَدِّلاً وَكِتابَكَ مَنْبُوداً وَ
 فَرَائِضَكَ مُحَرَّفةً عَنْ جِهَاتِ أَشْرَاعِكَ وَسُنْنَ نَبِيِّكَ مَتْرُوكَةً (١٠)
 اللَّهُمَّ الْعَنْ أَعْدَاءِهِمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَمَنْ رَضَى بِفَعَالِهِمْ وَ
 أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ (١١) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ
 حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَصَلَواتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَتَحْيَاتِكَ عَلَى أَصْفَيَائِكَ
 إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَعَجَلِ الْفَرَجَ وَالرُّوحَ وَالنُّصْرَةَ وَالتَّمْكِينَ وَ
 التَّأْيِدَ لَهُمْ (١٢) اللَّهُمَّ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَالْإِيمَانِ بِكَ وَ
 التَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ وَالْأَئِمَّةِ الَّذِينَ حَتَّمْتَ طَاعَتَهُمْ مُمْنَ يَعْجَرِي ذَلِكَ
 بِهِ وَعَلَى يَدِيهِ ءَامِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (١٣) اللَّهُمَّ لَيْسَ يَرُدُّ غَضَبَكَ إِلَّا
 حَلَمَكَ وَلَا يَرُدُّ سَخْطَكَ إِلَّا عَفَوْكَ وَلَا يُجِيرُ مِنْ عِقَابِكَ إِلَّا
 رَحْمَتُكَ وَلَا يُنْجِي مِنْكَ إِلَّا التَّضَرُّعُ إِلَيْكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ فَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَهَبْ لَنَا يَا إِلَهِنِي مِنْ لَدُنْكَ فَرْجًا بِالْقُدْرَةِ

نے بلند ترین درجات سے مخصوص کیا تھا مگر اسے خالموں نے چھین لیا ہے اور یہی تیرے قضا و قدر [۱] کا بھی تقاضا تھا ورنہ کوئی تیرے امر پر غالب آ سکتا ہے اور نہ کوئی تیرے حتمی تدبیر سے آگے بڑھ سکتا ہے تو جس طرح چاہے اور جہاں چاہے وہی ہوتا ہے کہ تو ہر ایک سے بہتر جانے والا ہے نہ تیری تخلیق پر کوئی اذام لگایا جاسکتا ہے اور نہ تیرے ارادہ کو تم کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہو کہ تیرے منصب بندے اور جانشین مغلوب اور مظلوم ہو گئے اور ان کا حق ان کے پاس سے نکل گیا۔ اور آج تیرے احکام کو بدلا ہوا تیری کتاب کو پس پشت ڈالا ہوا تیرے قوانین کو اصل رخ سے ہٹا ہوا اور تیرے رسول کے طور طریقے کو نظر انداز کیا ہوا وکھرے ہیں۔

(۱۰) خدا یا اولین و آخرین میں ان کے دشمنوں اور ان دشمنوں کے اعمال سے راضی ہونے والوں اور ان کے پیروکاروں پر لعنت فرمा (۱۱) اور محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء کہ تو قابلِ حمد بھی ہے اور پورگ تر بھی ہے ویسی ہی صلوٽ و برکات و تحيات نازل کیے اور ان کے لئے کشاش و راحت و نصرت و قدرت و تائید میں عجلت فرماء۔

(۱۲) خدا یا ہمیں اپنے ایماندار، توحید پرست، رسول اکرم اور انس کرام کی تصدیق کرنے والوں میں قرار رکھا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

(۱۳) خدا یا تیرے غصب کو تیرے حلم کے علاوہ کوئی ثالثیں سکتا ہے اور تیری ناراضگی کو تیری

(۱) پروردگار کے بے شمار مصالح میں سے ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ اس کے نیک بندے مصالب دنیا کو برداشت کریں اور عالم آفات پر صبر و شکر کا مظاہرہ کریں۔ تاکہ ان کو قوت صبر کا بھی مظاہرہ ہو جائے اور خالموں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہمیں مجدور کردیا گیا تھا ورنہ ہم دنیا کو والٹ دیتے۔

پروردگار خالموں کو چھوٹ دے کر ان پر جھٹختام کرتا ہے مظلوموں کو قوت صبر دے گرانے کے اجر و ثواب میں اضافہ فرماتا ہے۔ اور انھیں مصالب کی تخفیتوں کا احساس اسی لئے ہیں ہوتا ہے کہ ان کی نگاہ میں بے شمار اجر اور بے حساب ثواب ہوتا ہے اور جو اجرت کا اندازہ کر لیتا ہے اسے عمل میں کوئی تکمیل نہیں ہوتی ہے۔

الَّتِي بِهَا تُخْبِي أَمْوَاتَ الْعِبَادِ وَبِهَا تَنْشُرُ مَيْتَ الْبِلَادِ (١٣) وَ
 يَا إِلَهِي غَمَّا حَتَّى تَسْتَجِيبَ لِي وَتُعْرَفَنِي الإِجَابَةَ فِي دُعَائِي وَأَذْهَبَ
 طَعْنَ الْعَافِيَةِ إِلَى مُتَهَّمِي أَجْلِي وَلَا تُشْمِثْ بِي عَذْوَيْ وَلَا تُمْكِنْهُ مِنْ
 وَلَا تُسْلِطْهُ عَلَيَّ (١٤) إِلَهِي إِن رَفَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَضَعُنِي وَإِنْ
 وَضَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْفَعُنِي وَإِنْ أَكْرَمْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَهْبِطُنِي وَإِنْ
 أَهْبَطْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَكْرِمُنِي وَإِنْ عَذَّبْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْحَمُنِي وَإِنْ
 أَهْلَكْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَغْرِضُ لَكَ فِي عَبْدِكَ أَوْ يَسْأَلُكَ عَنْ أُمْرِهِ
 فَذَعْلَمْتَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حُكْمِكَ ظُلْمٌ وَلَا فِي نَقْمَتِكَ عَجَلَةٌ وَإِنْ
 يَغْجُلُ مَنْ يَخَافُ الْفَوْتِ وَلَيَمْتَما يَخْتَاجُ إِلَى الظُّلْمِ الْمُضْعِيفِ وَقَدْ تَعَالَيْتَ
 يَا إِلَهِي عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا (١٥) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِ
 مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْنِي لِلْبَلَاءِ غَرَضًا وَلَا لِنَقْمَتِكَ نَصَابًا وَمَهْلِنِي وَنَفْسِي
 وَأَقْلِنِي عَثْرَتِي وَلَا تَبْلِيَنِي بِبَلَاءِ عَلَى أَثْرِ بَلَاءٍ فَقَدْ تَرَى ضَعْفِي وَقَلْةَ
 حِلَّتِي وَتَضَرُّعِي إِلَيْكَ (١٦) أَغُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ الْيَوْمَ مِنْ غَضِبِكَ
 فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَعِذْنِي (١٧) وَأَسْتَجِيرُ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ
 سَخَطِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَجِرْنِي (١٨) وَأَسْأَلُكَ أَمْنًا مِنْ
 عَذَابِكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَءَامِنِي (١٩) وَأَسْتَهْدِيكَ فَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَاهِدِنِي (٢٠) وَأَسْتَصِرُكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

معافی کے علاوہ کوئی بدل نہیں سکتا ہے تیرے عذاب سے تیری رحمت کے علاوہ کوئی بچانہیں سکتا ہے اور تیری بیت سے تصرع و زاری کے علاوہ کوئی نجات نہیں دلا سکتا۔ لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمادا اور اپنی بارگاہ میں وسعت حال عطا فرمایا۔ اپنی اس قدرت کے ذریعہ جس سے مردہ بندوں کو زندگی بیت فرماتا ہے اور مردہ زمینوں میں زندگی دوڑاتا ہے۔ (۱۴) اور خدا یا ہمیں ہم غم سے ہلاک نہ کر دینا، تک کہ تو ہماری دعا کو قبول کر لے اور اس قبولت کو ہمیں دکھلادے اور آخریات تک ہمیں عافیت کا ہ پکھا دے ہمارے دشمن کو طعنہ کا موقع نہ دینا اور اسے ہماری گردان پر سوار نہ ہونے دینا اور ہم پر مسلط نہ دینا۔

(۱۵) خدا یا اگر تو نے ہمیں بلند کر دیا تو گرانے والا کون ہو سکتا ہے؟ اگر تو نے محترم بنا دیا تو ذمیل کون کر سکتا ہے اور اگر ذمیل کر دیا تو عزت کون دے سکتا ہے اور اگر ہلاک کر دیا تو تیرے بندہ کے بارے میں تجھے سے بات کرنے والا کون ہو گا اور اس سے نجام کار کے بارے میں دریافت کون کرے گا؟ اور مجھے تو معلوم ہے کہ تیرے حکم میں کوئی ظلم نہیں ہے تیرے انقام میں کوئی عجلت نہیں ہے کہ عجلت وہ کرتا ہے جسے مجرم کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہوتا ہے۔ اور ظلم وہ کرتا ہے جسے اپنی [خود کا احساس ہوتا ہے اور تو ان تمام باتوں سے کہیں زیادہ بلند و برتر ہے۔](https://jafrilibrary.com/)

(۱۶) خدا یا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے بلاوں کا نشانہ اور انقام کا ہدف نہ بنا دینا۔ مجھے مہلت دینا، مجھے راحت دینا، مجھے لغزشوں سے سنبھال دینا اور مجھے مسلسل بلاوں میں گرفتار نہ ہونے دینا کہ تجھے میری کمزوری، بے چارگی، اور اپنی بارگاہ میں فریاد کا علم ہے۔ (۱۷) خدا یا میں آج کے دن تیرے غصب سے پناہ چاہتا ہوں لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے پناہ دی دے۔ (۱۸) اور میں تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔

(۱۹) میں تیرے عذاب سے تحفظ کا طلبگار ہوں لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور مجھے اسی وامان عطا فرمادے۔ (۲۰) اور میں تجھے سے بدایت کا طالب ہوں لہذا محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء

ءَالِهِ وَأَنْصُرْنِي (٢٢) وَأَسْتَرْجِمُكَ فَصَلٌّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَرْحَمْنِي
 (٢٣) وَأَسْتَكُفِيكَ فَصَلٌّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَكْفِنِي (٢٤) وَ
 أَسْتَرْزِفِكَ فَصَلٌّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَرْزُفِنِي (٢٥) وَأَسْتَعِينُكَ فَصَلٌّ
 عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَعِنِي (٢٦) وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِي
 عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَغْفِرْ لِي (٢٧) وَأَسْتَفْصِمُكَ فَصَلٌّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ وَأَغْصِمْنِي
 فَإِنِّي لَنْ أَغُوَّدْ لِشَنِيٍّ كَرْهَتَهُ مِنِّي إِنْ شِئْتَ ذَلِكَ (٢٨) يَا
 رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَنَانَ يَا مَنَانَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صَلٌّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
 وَأَسْتَجِبْ لِي حَمِيمَ مَا سَأَلْتَكَ وَ طَلَبْتُ إِلَيْكَ وَرَغَبْتُ فِيهِ إِلَيْكَ
 وَأَرِذَّهُ وَقَدْرَهُ وَاقْضِيَهُ وَخَرْ لِي فِيمَا تَقْضِي مِنْهُ وَ بَارِكْ لِي فِي
 ذَلِكَ وَتَفَضَّلْ عَلَىٰ بِهِ وَأَسْعِدْنِي بِمَا تَعْطِينِي مِنْهُ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَ
 سَعْةِ مَا عِنْدَكَ فَإِنَّكَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ وَصَلٌّ ذَلِكَ بِخَيْرِ الْآخِرَةِ وَ نَعِيمُهَا
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَكَ وَتُصَلِّي عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَءَالِهِ
 أَلْفَ مَرَّةٍ هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .



اور مجھے ہدایت دیدے۔ (۲۱) اور میں تیری مدد چاہتا ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور میری مدد فرم۔ (۲۲) اور میں تجھ سے رحمت کا طلبگار ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور مجھ پر رحم فرم۔

(۲۳) میں تجھ سے بے نیازی کا خواہش مند ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور مجھے بے نیاز بنا دے (۲۴) اور میں تجھ سے رزق کا طلبگار ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور مجھے رزق عطا فرم۔ (۲۵) اور میں تجھ سے اعانت چاہتا ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور میری اعانت فرم دے۔ (۲۶) اور میں اپنے گذشتہ گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور مجھے بخشن دے۔ (۲۷) اور میں گناہوں سے حفاظت چاہتا ہوں لہذا محمد آں محمد پر رحمت نازل فرم� اور مجھے حفظ بنا دے۔ کہ اگر تو چاہ لے گا تو میں دوبارہ تیر کوئی ناپسندیدہ عمل نہیں کر سکتا ہوں۔

(۲۸) اے میرے پروردگار اے میرے پروردگار اے میرے پروردگار اے میران اے احسان کرنے والے ان تمام مطالبات کو قبول کر لے جن کا میں نے سوال کیا ہے یا تقاضا کیا ہے یا ان کے بارے میں تیری طرف رغبت کی ہے۔ اب تو بھی ان تمام چیزوں کو چاہ لے اور ان کو مقدور کر دے اور ان کے بارے میں فیصلہ کر دے اور انھیں امضا کر دے اور میرے حق میں بہترین فیصلہ فرمادے اور اسے میرے لئے بارکت بنا دے مجھ پر اس کے ذریعہ رحم و کرم فرمائجھے اپنی عطاوں سے نیک بخت بنا دے اور پھر اپنے فضل اور وسعت سے اس میں اضافہ فرمادے کہ تو صاحب وسعت بھی ہے اور کریم بھی ہے۔ اور پھر اس خیر دنیا کو خیر آخرت اور نیم جنت سے ملا دے اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے۔

(اس کے بعد جو چاہے دعا کرے اور محمد آں محمد پر ایک ہزار مرتبہ صلوٰات پڑھے کہ امام جاد علیہ السلام یہی انداز اختیار کیا کرتے تھے)



(٣٩) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَفْعِ كَيْدِ الْأَعْدَاءِ وَ

رَدُّ بِأُسْهِمٍ

(١) إِلَهِي هَدَيْتَنِي فَلَهُوْثُ وَوَعَظْتَ فَقَسْوَثُ وَأَبْلَيْتَ الْجَمِيلَ
فَعَصَيْتُ ثُمَّ عَرَفْتُ مَا أَصْدَرْتَ إِذْ عَرَفْتَنِيهِ فَاسْتَغْفَرْتُ فَأَقْلَتَ فَعَدْثُ
فَسَتَرْتَكَ إِلَهِي الْحَمْدُ (٢) تَقْحَمْتُ أَوْدِيَةَ الْهَلاَكِ وَحَلَّتُ
شَعَابَ تَلَفِّ تَعَرَّضْتُ فِيهَا لِسَطْوَاتِكَ وَبِخُلُولِهَا عَقُوبَاتِكَ (٣) وَ
وَسِيلَتِي إِلَيْكَ التَّوْحِيدُ وَذَرِيعَتِي أَنِّي لَمْ أُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا وَلَمْ أَتَخْذُ
مَعَكَ إِلَهًا وَقَدْ فَرَزْتُ إِلَيْكَ نَفْسِي وَإِلَيْكَ مَقْرُ الْمُسَيَّءِ وَمَفْرَعَ
الْمُضَيِّعِ لِحَظْ نَفْسِهِ الْمُلْتَجِيءِ (٤) فَكُمْ مِنْ عَدُوْ اتَّضَى عَلَى سَيْفِ
عَدَاوَتِهِ وَشَحَدَ لِي ظُبَّةً مُدَيْتِهِ وَأَرْهَفَ لِي شَبَّا حَدَّهُ وَدَافَ لِي قَوَاتِلَ
سُمُومِهِ وَسَدَدَ نُخُوِي صَوَّابَ سِهَامِهِ وَلَمْ تَنْمِ عَنِّي عَيْنُ حِرَاسَتِهِ وَ
أَضْمَرَ أَنِّي سُوْمَنِي الْمَكْرُوَهُ وَيُجَرِّعَنِي رُعْاقَ مَرَارَتِهِ (٥) فَنَظَرْتُ يَا
إِلَهِي إِلَى ضَغْفِي عَنِ الْحِتْمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِي عَنِ الْإِنْتِصَارِ مِنْ
قَصَدَنِي بِمُحَارَبَتِهِ وَوَحْدَتِي فِي كَثِيرٍ عَدَدِ مَنْ نَاوَانِي وَأَرْصَدَ لِي
بِالْبَلَاءِ فِيمَا لَمْ أَغْمِلْ فِيهِ فِكْرِي (٦) فَابْتَدَأْتِنِي بِنَصْرِكَ وَشَدَّدْتُ
أَزْرِي بِسُقُوتِكَ ثُمَّ فَلَلْتَ لِي حَدَّهُ وَصَيَّرْتَهُ مِنْ بَعْدِ جَمْعِ عَدِيدٍ وَحَدَّهُ وَ

۲۹۔ دشمنوں کے مکر سے تحفظ اور ان کے حملوں کو رد کرنے کے سلسلہ میں

آپ کی دعا

(۱) خدا یا تو نے مجھے بُدایت دی لیکن میں غافل رہا اور تو نے مجھے فیصلت کی لیکن میں سگدی کا شکار رہا تو نے بہترین نعمتیں دیں مگر میں نافرمانی کرتا رہا۔ اس کے بعد جب تیرے پہنچوانے سے میں نے تیرے حکم تو بکو پہنچان کر استغفار کیا تو تو نے معاف بھی کر دیا پھر میں نے دوبارہ جو گناہ کیا اور تو نے اس پر بھی پردہ ڈال دیا۔ تو مالک اب ساری تحریف تیرے ہی لئے ہے (۲) کہ میں ہلاکت کی وادیوں میں کوڑا اور بر بادی کے گروہوں میں گروپ اہوں میں کہنا پر تیرے عذاب کا سامنا ہے تیرے غضب کے نازل ہونے کا مستحق ہو گیا ہوں (۳) تو اب میرا وسیلہ تیری با کافی صرف تیری تو جید ہے کہ میں نے کسی کو تیرا شریک نہیں بنایا اور دوسرا کوئی خدا اختیار نہیں کیا۔ میں اپنی جان کے کر تیری طرف بھاگ کر آگیا ہوں اور ہر عمل بھاگ کر تیری ہی طرف آتا ہے اور ہر اپنے کو بر باد کرنے والے کی بازگشت تیری ہی طرف ہوتی ہے۔ (۴) کتنے ہی دشمن ہیں جنہوں نے میرے خلاف دشمنی کی تلوار کھینچی اور اپنی چھبری کی دھار کو تیز کر لیا اور اپنی تھیتوں کی باڑھ کو تیز تر بنالیا اور میرے لئے قاتل زہر پانی میں ملا دیا ہے اور ایک لمحے کے لئے بھی ان کی تعاقب کی نگاہیں غافل نہیں ہو سیں اور وہ دل یہ عزم لئے رہے کہ مجھے ناخوشگوار حالات میں بٹلا کر دیں اور اپنی تھیتوں کے گھونٹ پلا دیں۔ (۵) لیکن پروردگار جب تو نے دیکھا کہ میں ان سگینیوں کو برداشت کرنے سے کمزور ہوں اور آمادہ جنگ افراد کے مقابلہ سے قاصر ہوں اور دشمنوں اور مجھے نشانہ ستم بنانے والوں کی کثیر تعداد کے سامنے اکیلا ہوں تو میں نے تو اس سلسلہ میں کچھ سوچا بھی نہیں تھا (۶) لیکن تو نے بلا کہے میری مدد کر دی اور میری کمر کو مضبوط کر دیا۔ میری خاطر دشمن کی

أَغْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ وَ جَعَلْتَ مَا سَدَّدَهُ مَرْدُودًا عَلَيْهِ فَرَدَدْتَهُ لَمْ يَشْفِ
غَيْظَهُ وَ لَمْ يَسْكُنْ غَلِيلَهُ قَدْ عَصَّ عَلَى شَوَاهِ وَ أَذْبَرَ مُولَيَا قَدْ أَخْلَفْتَ
سَرَايَاهُ (٧) وَ كَمْ مَنْ بَاغَ بَغَانِي بِمَكَائِدِهِ وَ نَصَبَ لِي شَرَكَ مَصَائِدِهِ وَ
وَكَلَّ بِي تَفَقُّدِ رِعَايَتِهِ وَ أَضْبَأَ إِلَيْيَ إِصْبَاءَ السَّبْعِ لِطَرِيدَتِهِ الْتِبَارَأُ لَا تِبَاهَزَ
الْفُرْصَةِ لِفَرِسَتِهِ وَ هُوَ يُظْهِرُ لِي بَشَاشَةَ الْمَلْقِ وَ يَنْظُرُنِي عَلَى شِدَّةِ
الْحَنْقِ (٨) فَلَمَّا رَأَيْتَ يَا إِلَهِي تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ ذَغَلَ سَرِيرَتِهِ وَ قُبَحَ
مَا انْطَوَى عَلَيْهِ أَزْكَسْتَهُ لَأَمْ رَأْسِهِ فِي زُبَيْتِهِ وَ رَدَدْتَهُ فِي مَهْوِي حُفْرَتِهِ
فَانْقَمَ بَعْدَ اسْتِطَالِهِ ذَلِيلًا فِي رِيقِ حِبَالِيَّةِ الَّتِي كَانَ يُقَدِّرُ أَنْ يَرَانِي فِيهَا وَ
قَدْ كَادَ أَنْ يَحْلُّ بِي لَوْلَا رَحْمَتِكَ مَا حَلَّ بِسَاحَتِهِ (٩) وَ كَمْ مَنْ حَاسِدَ
قَدْ شَرَقَ بِي بِغُصَّتِهِ وَ شَجَرَ مِنِي بِغَيْطِهِ وَ سَلَقَنِي بِحَدَّ لِسَانِهِ وَ وَحَرَنِي
بِقَرْفِ عَيْوَبِهِ وَ جَعَلَ عِرْضِي غَرَضًا لِمَرَامِيهِ وَ قَلَّدَنِي خِلَالًا لَمْ تَزُلْ فِيهِ وَ
وَحَرَنِي بِكَيْدِهِ وَ قَصَدَنِي بِمَكِيدَتِهِ (١٠) فَنَادَيْتُكَ يَا إِلَهِي مُسْتَغِيْثًا
بِكَ وَ اثْقَأْ بِسُرْعَةِ إِجَابَتِكَ عَالِمًا أَنَّهُ لَا يُضْطَهُدُ مَنْ أَوَى إِلَى ظِلِّ
كَنْفِكَ وَ لَا يَفْزُعُ مَنْ لَجَأَ إِلَيْ مَعْقِلِ اِنْتِصَارِكَ فَحَصَنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ
بِقُدْرَتِكَ (١١) وَ كَمْ مَنْ سَحَابَ مَكْرُوهٍ جَلَّيْتَهَا عَنِي وَ سَحَابَ نِعِيمٍ
أَمْطَرْتَهَا عَلَى وَ جَدَوْلِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا وَ عَافِيَةً أَبْسَتَهَا وَ أَغْيَنْ أَخْدَاثَ
طَمَسْتَهَا وَ غَواشِي كُرُبَاتٍ كَشَفْتَهَا (١٢) وَ كَمْ مَنْ ظَلَّ حَسِنٍ حَقَّقْتَ

پاڑھ کو لند کر دیا اور اسے کشیر لشکر جمع کرنے کے بعد بھی اگلہ بنا دیا اور میرے پائے کو اس سے بلند تر کر دیا اور جس تیر کارخ اس نے میری طرف کیا تھا اسے اس کی طرف پلٹا دیا کہ نہ اس کا غصہ فرو ہو سکا اور نہ اس کی دل کی آگ خندی ہو سکی اس نے اپنی ہی بوئیاں کاٹ لیں اور اس طرح ناکام ہو کر منہ پھرایا کہ اس کے لشکروں نے بھی اس سے غداری کر دی۔ (۷) اور کتنے ہی ایسے باغی ہیں جنہوں نے اپنی مکاریوں سے مجھ پر ظلم کیا اپنے شکاری جال میری راہ میں بچھائے اور اپنی نگاہ غصب کا مجھ پر پھر لگایا اور اس طرح گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح کوئی درندہ اپنے شکار کے انتظار میں بیٹھتا ہے کہ کب موقع ملے اور اسے پھاڑ دالے اور اس کے بعد بھی میرے سامنے خوشامد کی سرت کا اظہار کرتے رہے اور اہمیٰ کینہ ور نظر وہ سے دیکھتے رہے۔ (۸) مگر جب خدا یا تو نے اپنی بارکت اور بلند برتر ہستی کی بنا پر ان کی اندر وہی خباثت کو دیکھ لیا اور یہ دیکھ لیا کہ وہ کہا دتے جذبات اپنے اندر چھپائے ہوئے ہیں تو تو نے انھیں سر کے بل انھیں کے گزھے میں الٹ دیا اور ان کے خود جھوٹے بلکت کے غار میں پلٹا دیا۔

(۹) اب وہ اپنے غرور و سر بلندی کا مظاہرہ کرنے لے جو دلیل ہو کر اپنے اس پھندے میں گرفتار ہو گئے ہیں جس میں کل مجھے دیکھنے کا منصوبہ بنا رہے تھے اور قریب تھا کہ تیری رحمت شامل حال نہ ہوتی تو جو بلان کے غیظی کی بنا پر گلے میں غصہ کا پھنڈا پڑ گیا مجھے اپنی زبان کی تیزی سے ستاتے رہے اور اپنے تیروں کا نشانہ بناتے رہے اور اپنی چال بازیوں کا نشانہ مجھے بناتے رہے (۱۰) لیکن جب میں نے تجھے فریاد کر کے پکارا اس اعتاد کے ساتھ کہ تو فوراً قبول کر لے گا اور اس یقین کے ساتھ کہ جو تیرے سائیں رحمت میں آجائے اسے کوئی پاماں نہیں کر سکتا ہے اور جو تیری ملک کی پناہ گاہ میں پناہ لے لے وہ پریشان نہیں ہوتا ہے۔ تو تو نے اپنی قدرت کے سہارے اس کے جملوں سے بچالیا۔ (۱۱) اسی طرح کتنے ہی مصیبتوں کے بادل تھے جنہیں تو نے چھانٹ دیا اور کتنے ہی نعمتوں کے ابر کرم تھے جنہیں بر سادیا کتنی رحمت کی نہرس تھیں جنہیں جاری کر دیا اور کتنی ہی عافیت کے لباس تھے جنہیں پہنادیا کتنی ہی حادث کی آنکھیں جنہیں جنہیں چھوڑ دیا اور

عَدْم جَبْرَئِيلَ وَ صَرْعَةُ الْعُشْتَ وَ مَسْكَنَةُ حَوْلَتْ (١٣) كُلُّ ذَلِكَ إِنْعَامًا
 وَ تَطْوِلًا مَنْكَ وَ فِي جَمِيعِهِ أَنْهِمَا كَا مُنْيٍ عَلَى مَعَاصِيكَ لَمْ تَمْنَعْكَ
 إِسَاءَةٌ تِي عَنْ إِتْمَامِ إِحْسَانِكَ وَ لَا خَجْرَنِي ذَلِكَ عَنْ ارْتِكَابِ
 مَسَاخِطِكَ لَا تُسَأَلُ عَمَّا تَفْعَلُ (١٤) وَ لَقَدْ سُئِلْتَ فَأَعْطَيْتَ وَ لَمْ تُسَأَلْ
 فَابْتَدَأْتَ وَ اسْتَمْبَحَ فَضْلُكَ فَمَا أَكْدَيْتَ أَبَيْتَ يَا مَوْلَايَ إِلَّا إِحْسَانًا وَ
 امْتِنَانًا وَ تَطْوِلًا وَ إِنْعَامًا وَ أَبَيْتَ إِلَّا تَقْحِمَا لِحُرْمَاتِكَ وَ تَعْدِيَا
 لِحُدُودِكَ وَ غَفْلَةً عَنْ وَعِيدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ إِلَهِي مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغَلِّبُ
 وَ ذِي أَنْـا لَا يَغْهِلُ (١٥) هَذَا مَقَامٌ مِنْ اعْتَرَفْ بِسُبُوغِ النَّعْمِ وَ قَابِلُهَا
 بِالتَّقْصِيرِ وَ شَهَدَ عَلَى نَفْسِهِ بِالتَّضْبِيعِ (١٦) اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَتَقْرَبُ إِلَيْكَ
 بِالْمُحَمَّدِيَّةِ الرَّفِيعَةِ وَ الْعَلَوِيَّةِ الْبَيْضَاءِ وَ أَتَوْجَهُ إِلَيْكَ بِهِمَا أَنْ تُعِذِّنِي
 مِنْ شَرِّ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ ذَلِكَ لَا يُضِيقُ عَلَيْكَ فِي وُجُودِكَ وَ
 لَا يَكَادُكَ فِي قُدْرَتِكَ وَ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (١٧) فَهَبْ لِي يَا
 إِلَهِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَ دَوَامِ تَوْفِيقِكَ مَا أَتَحْذَهُ سُلْمًا أَغْرُجْ بِهِ إِلَيْكَ
 رِضْوَانِكَ وَ امْنُ بِهِ مِنْ عِقَابِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



کتنے ہی رنج و غم کے پردازے تھے جنہیں اٹھا دیا۔ (۱۲) کتنے ہی حسن و نیت جنہیں حقیقت بنا دیا اور کتنے ہی فقر و فاقہ کے حالات تھے جن کی اصلاح کر دی اور بلاکت سے بچایا اور مسکن کو بے نیازی میں تبدیل کر دیا۔ (۱۳) یہ سب تیرا فضل و کرم و انعام تھا اور سب کے مقابلہ میں میری طرف سے صرف گناہوں میں اشہار کی دیکھنے میں آیا تھا میری برائیاں تجھے احسانات کی تھیں سے روک سکیں اور نہ تیرا کرم مجھے نافرمانیوں کے ارتکاب سے روک سکا اور اگرچہ تجھے کسی عمل کے بارے میں باز پر نہیں ہو سکتی ہے۔

(۱۴) لیکن تجھے سے ماٹا گیا تو تو نے دے دیا اور نہیں ماٹا گیا تو بھی از خود عنایت کر دیا تجھے سے فضل و کرم کی درخواست کی گئی تو تو نے بخشنے سے کام نہیں لیا۔ گویا میرے مالک تجھے احسان، منت، فضل و کرم اور انعام کے علاوہ ہر چیز سے اٹکا رہے اور مجھے تیرے محروم میں کو دپڑنے، تیرے حدود سے تجاوز کر جانے اور تیرے عذاب سے غفلت کے علاوہ ہر چیز سے اٹکا رہے۔ تیرے لئے حمد ہے میرے پور دگار کہ تو وہ صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہوتا ہے اور وہ بروپرے جو عجلت سے کام نہیں لیتا ہے۔ (۱۵) یہ اس بندہ کا موقف ہے جسے اس بات کا اعتراف ہے کہ تو نے بکمل نعمتیں دی ہیں اور اس نے کوتاہی کی ہے اور پھر اپنے نفس کی بربادی کا خود گواہ ہے۔

(۱۶) خدا یا میں تجھے سے قریب ہونا چاہتا ہوں بلند تیرین مجددیت اور روشن تیرین علویت کے ذریعہ اور ان دونوں کو واسطہ قرار دے کر تیری طرف متوجہ ہوں کہ تو مجھے ہر ایک شر سے بچا لے کہ یہ کام تیرے کرم کی بارگاہ میں تنگی نہیں پیدا کر سکتا ہے تیری قدرت کو تھکا نہیں سکتا ہے۔ اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

(۱۷) الہذا خدا یا مجھے اپنی رحمت اور داعیٰ توفیق کی بنا پر وہ وسیلہ دیدے جس کو زیند بنا کر میں تیری رضا کی بلند یوں تک پہنچ جاؤں اور تیرے عذاب سے امان حاصل کروں۔ اے بہترین رحم کرنے والے۔



(٥٠) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّهْبَةِ.

(١) اللَّهُمَّ إِنْكَ خَلَقْتَنِي سَوِيًّا وَرَبَّتَنِي صَغِيرًا وَرَزَقْتَنِي مَكْفِيًّا

(٢) اللَّهُمَّ إِنِّي وَجَدْتُ فِيمَا أَنْزَلْتَ مِنْ كِتَابِكَ وَبَشَّرْتَ بِهِ عِبَادَكَ أَنْ

قُلْتَ ﴿يَا عِبَادَى الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ

إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا﴾ وَقَدْ تَقْدَمَ مِنِّي مَا قَدْ عَلِمْتَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ

بِهِ مِنِّي فَيَا سُؤْلًا مِمَّا أَخْصَاهُ عَلَىٰ كِتَابِكَ (٣) فَلَوْلَا الْمَوَاقِفُ الَّتِي

أَوْمَلُ مِنْ عَفْوِكَ الَّذِي شَمِلَ كُلَّ شَيْءٍ لَا لَقِيَتْ بِيَدِي وَلَوْلَا أَحَدًا

اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ رَبِّهِ لَكُثُرَ آنَا أَحَقُّ بِالْهَرَبِ مِنْكَ وَآنَتْ لَا تَخْفِي

عَلَيْكَ خَافِيَّةً فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ إِلَّا أَتَيْتَ بِهَا وَكَفَى بِكَ

جَازِيًّا وَكَفَى بِكَ حَسِيبًا (٤) اللَّهُمَّ إِنَّكَ طَالِبٌ إِنْ آنَا هَرَبْتُ وَ

مُدْرِكٌ إِنْ آنَا فَرَزْتُ فَهَا آنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ رَاغِمٌ إِنْ تَعْذِّبْنِي

فَإِنَّى لِذَلِكَ أَهْلٌ وَهُوَ يَا رَبِّي مِنْكَ عَدْلٌ وَإِنْ تَعْفُ عَنِي فَقَدِيمًا

شَمَلْنِي عَفْوُكَ وَالْبَسْتَيْ عَافِيَّتَكَ (٥) فَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِالْمَخْزُونِ مِنْ

أَسْمَائِكَ وَبِمَا وَارَتْهُ الْحُجْبُ مِنْ بَهَائِكَ إِلَّا رَحِمْتَ هَذِهِ النَّفْسَ

الْجَزُوعَةَ وَهَذِهِ الرُّمَةُ الْهَلُوعَةُ الَّتِي لَا تَسْتَطِعُ حَرَ شَمْسِكَ فَكَيْفَ

تَسْتَطِعُ حَرًّا نَارِكَ وَالَّتِي لَا تَسْتَطِعُ صَوْتَ رَعِيدِكَ فَكَيْفَ تَسْتَطِعُ

۵۰۔ خوف خدا کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا تو نے مجھے صحیح و مالم پیدا کیا ہے اور بچپنے میں مجھے پالا ہے اور بقدر کافی رزق دیا ہے (۲) خدا یا میں نے تیری نازل کی ہوئی کتاب اور بندوں کو دی جانے والی بشارت میں یہ دیکھا ہے کہ تو نے فرمایا ہے۔ اے میرے وہ بندو! جنمول نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے خبردار اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا کہ اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور خدا یا میرے اعمال وہی ہیں جن کو تو جانتا ہے۔ اور مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ (۳) تو ہائے میری بدختی ان اعمال سے جنہیں تیری اس معانی کا امیدوار ہوتا ہوں جو ہرشے کو محیط ہے تو میں اپنے کو بلاکت میں ڈال چکا ہوتا۔ اور اگر کوئی بندہ اپنے پروڈگار سے بھاگ سکتا ہوتا تو میں سب سے زیادہ اس فرار کا خدراز ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ زمین و آسان کی کوئی مخفی بات بھی اسکی نہیں ہے جسے تو سامنے لانے والا نہ ہو اور تو سب کے معاف کلنے بھی کافی ہے۔

(۴) خدا یا میں اگر بھاگ جاؤں تو تو تلاش کر لینے والا ہے اور اگر فرار کروں تو پکولینے والا ہے لہذا اب میں تیرے سامنے خشوع و خضوع اور ذلت و خارت کے ساتھ حاضر ہوں۔ اگر عذاب کرے گا تو میں یقیناً اس کا اہل ہوں گا اور یہ تیرا انصاف ہی ہو گا۔ اگر تو معاف کر دے گا تو دور قدیم سے تیری معانی میرے شامل حال رہی ہے اور تو نے ہمیشہ ہی عافیت کا لباس پہنانا یا ہے۔

(۵) اب میرا سوال ان اسامی کے وسیلے سے ہے جنہیں تو نے خزانۃ قدرت میں جمع کر رکھا ہے اور اس جمال کے وسیلے سے نئے جبابات میں چھپا رکھا ہے کہ اس دھڑکتے ہوئے دل اور ان لرزتی ہوئی ہڈیوں پر رحم فرماجو آفتاب کی حرارت کو برداشت نہیں کر سکتی ہیں تو آتش جہنم کی تپیش کو کیا برداشت نہیں کریں گے اور جو بادل کی گرج کو سن نہیں سکتی ہیں تو غضب کی آواز کو کس طرح نہیں گی۔

(۶) لہذا خدا یا مجھ پر رحم فرمائیں ایک حقیر انسان ہوں اور میری حیثیت بہت معمولی ہے۔ مجھ پر

صَوْتُ غَضَبِكَ (٦) فَارْحَمْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَفْرُؤُ حَقِيرًا وَ خَطَرِي يَسِيرًا وَ
لَيْسَ عَذَابِي مِمَّا يَزِيدُ فِي مُلْكِكَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ لَوْ أَنَّ عَذَابِي مِمَّا يَزِيدُ
فِي مُلْكِكَ لَسَأْلُكَ الصَّبَرَ عَلَيْهِ وَ أَخْبِثُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَكَ
وَ لِكِنْ سُلْطَانُكَ اللَّهُمَّ أَعْظَمُ وَ مُلْكُكَ أَذَوْمُ مِنْ أَنْ تَزِيدَ فِيهِ طَاعَةُ
الْمُطَبِّعِينَ أَوْ تَنْقُصَ مِنْهُ مَغْصِيَةُ الْمُذَنبِينَ (٧) فَارْحَمْنِي يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ وَ تَجَاوِزْ عَنِّي بِاَذْا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْكَ
التَّوَابُ الرَّحِيمُ.



Presented by: jafrilibrary.com

عذاب کر دینے سے تیرے ملک میں ذرہ برابر اضافہ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر میرے عذاب سے تیرے ملک میں اضافہ ہو سکتا تو میں تجھے سے اس کو برداشت کرنے کا سوال کرتا اور یہ چاہتا کہ یہ کام تیرے حق میں ہے تو ہو جائے لیکن خدا یا تیری سلطنت عظیم تیرین ہے اور تیر املک اس سے بالاتر ہے کہ۔ اس میں اطاعت گزاروں کی اطاعت سے کوئی اضافہ ہو جائے یا محصیت کاروں کی نافرمانی سے کوئی کمی واقع ہو جائے۔

(۷) ابذا اے صاحب جلال واکرام میرے گناہوں سے درگذار فرم۔ میری توبہ کو قبول فرمائے کہ توبے پناہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٥١) وَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي التَّضْرُعِ وَ
الاستِكَانَةِ.

(١) إِلَهِي أَخْمَدْكَ وَ أَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ عَلَى حُسْنِ صَنْيَعِكَ
إِلَيَّ وَ سُبُّوْغُ نَعْمَائِكَ عَلَيَّ وَ جَزِيلُ عَطَائِكَ عِنْدِي وَ عَلَى مَا فَضَّلْتَنِي
مِنْ رَحْمَتِكَ وَ أَسْبَغْتَ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَتِكَ فَقَدِ اضْطَبَعْتَ عِنْدِي مَا
يَعْجِزُ عَنْهُ شُكْرِي (٢) وَ لَوْلَا إِحْسَانُكَ إِلَيَّ وَ سُبُّوْغُ نَعْمَائِكَ عَلَيَّ مَا
بَلَغْتُ إِخْرَازَ حَظِّي لَا إِصْلَاحَ نَفْسِي وَ لِكِنْكَ ابْتَدَأْتَنِي بِالْإِحْسَانِ وَ
رَزَقْتَنِي فِي أُمُورِي كُلُّهَا الْكِفَايَةِ صَرَفْتَ عَنِي جَهَدَ الْبَلَاءِ وَ مَنْعَثْتَ مِنِي
مَخْذُورَ الْقَضَاءِ (٣) إِلَهِي فَكَمْ مِنْ بَلَاءً جَاهِدْ قَدْ صَرَفْتَ عَنِي وَ كَمْ مِنْ
نِعْمَةٍ سَابِغَةٍ أَفْرَزْتَ بِهَا عَيْنِي وَ كَمْ مِنْ صَنْيَعَةٍ كَرِيمَةٍ لَكَ عِنْدِي (٤)
أَنْتَ الَّذِي أَجْبَتَ عِنْدَ الاضْطِرَارِ دَعْوَتِي وَ أَقْلَتَ عِنْدَ الْعِثَارِ زَلْتِي وَ
أَخْذَتَ لِي مِنَ الْأَعْدَاءِ بِظُلْمِهِ (٥) إِلَهِي مَا وَجَدْتُكَ بِخِيالِ حِينِ
سَأَلْتُكَ وَ لَا مُنْقِضاً حِينَ أَرْدَتُكَ بَلْ وَجَدْتُكَ لِدُعَائِي سَامِعاً وَ
لِمَطَالِبِي مُعْطِياً وَ وَجَدْتُ نَعْمَاكَ عَلَيَّ سَابِغَةً فِي كُلِّ شَأْنٍ مِنْ شَأْنِي وَ
كُلِّ زَمَانٍ مِنْ زَمَانِي فَأَنْتَ عِنْدِي مَحْمُودٌ وَ صَنْيَعِكَ لَدَيَ مَبْرُورٌ (٦)
تَحْمَدْكَ نَفْسِي وَ لِسَانِي وَ عَقْلِي حَمْدًا يَبْلُغُ الْوِفَاءَ وَ حَقِيقَةَ الشُّكْرِ،

۱۵۔ تضرع اور فروتنی کے سلسلہ میں آپ کی دعا

(۱) خدا یا میں تیری حمد کرتا ہوں کرتا ہوں کرتا ہوں کرتے ساتھ بہترین برتاو کرنے، کامل نعمت دینے اور وافر عطیات عطا کرنے کی بنابر اس حمد کا اہل ہے۔ تیری حمد اس امر پر بھی ہے کہ تو نے اپنی رحمت سے مجھے فضیلت دی ہے اور اپنی فغمتوں کو مجھ پر مکمل کر دیا۔ میرے ساتھ وہ بہترین برتاو کیا ہے جس سے میرا شکر یہ عاجز ہے۔

(۲) اور اگر تیرا یہ احسان اور تیری یہ مکمل نعمتیں رہوں گی تو میں اپنے نصیب کی حفاظت اور اپنے حالات کی اصلاح بھی نہ کر سکتا۔ مگر پھر بھی تو نے ابتداء احسان کیا اور میرے جملہ امور میں مجھے بقدر کافی عنایت فرمایا اور مجھ سے بلااؤں کی ہر زحمت کو دور کیا اور مکمل انقدر کے خطرات کو روک دیا۔

(۳) خدا یا کتنی ہی سخت ترین بلاں میں تھی جنہیں تو نے مجھے ہمال دیا اور کتنی ہی مکمل نعمتیں تھیں جن سے میری آنکھوں کی خنکی فراہم کر دی اور کتنی ہی حسین نعمتیں تھیں جنہیں عنایت فرمادیا۔

(۴) تو ہی وہ ہے جس نے اضطرار کی حالت میں میری دعا قبول کی ہے۔ اور ٹھوکر کھاتے وقت مجھے لفڑش سے سنجھا لا ہے اور دشمنوں سے میری مظلومیت کا انتقام لیا ہے۔

(۵) خدا یا میں نے جب بھی ما لگا ہے کبھی تجھے بخیل نہیں پایا اور جب تجھے چاہا ہے تجھے رنجیدہ نہیں پایا۔ بلکہ اپنی دعاوں کا سننے والا، اپنے مطالب کا عطا کرنے والا ہی پایا ہے اور ہمیشہ ہر حال میں اور ہر زمانہ میں تیری فغمتوں کو مکمل ہی پایا ہے لہذا تو میری نگاہ میں قابل حمد ہے اور تیرا احسان لاائق شکر ہے۔

(۶) تیری حمد میراث، میری زبان میری عقل، سب کر رہے ہیں اور ایسی حمد کر رہے ہیں جو حد کمال اور انتہائے شکر تک پہنچ جائے جو تیری خوشنودی کے برابر ہو۔ لہذا مجھے اپنی نازکی سے محفوظ کرو۔

حَمْدًا يُكُونُ مَبْلَغُ رِضَاكَ عَنِي فَجَنِي مِنْ سَخْطِكَ (٧) يَا كَهْفِي حِينَ
 تُعْيِّنِي الْمَذَاهِبُ وَيَا مُقْبِلِي عَشَرَتِي فَلَوْلَا سَتْرُكَ عَوْرَتِي لَكُنْتُ مِنَ
 الْمَفْضُوحِينَ وَيَا مُؤَيَّدِي بِالنَّصْرِ فَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّاى لَكُنْتُ مِنَ
 الْمَغْلُوبِينَ وَيَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى آغْنَاقِهَا فَهُمْ مِنَ
 سَطْوَاتِهِ خَائِفُونَ وَيَا أَهْلَ التَّقْوَى وَيَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى أَسْأَلُكَ
 أَنْ تَغْفِرَ عَنِي وَتَغْفِرَ لِي فَلَسْتُ بِرَبِّي فَأَغْتَدِرُ وَلَا بِذِي قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرُ وَلَا
 مَفْرَلِي فَأَفِرُّ (٨) وَأَسْتَقِيلُكَ عَشَرَاتِي وَأَتَنَصِّلُ إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِي الَّتِي
 قَدْ أَوْبَقْتَنِي وَأَحَاطَتْ بِي فَأَهْلَكْتَنِي مِنْهَا فَرَزْتُ إِلَيْكَ رَبُّ تَائِبٍ فَتَبَّ
 عَلَىٰ مُتَعَوِّذًا فَأَعْذَنِي مُسْتَجِيزًا فَلَا تَخْذُلْنِي سَائِلًا فَلَا تَخْرُمْنِي مُعْتَصِمًا
 فَلَا تُسْلِمْنِي دَاعِيًّا فَلَا تَرْدِنِي خَائِفًا (٩) دَعَوْتُكَ يَا رَبُّ مِسْكِينًا
 مُسْتَكِينًا مُشْفِقًا خَائِفًا وَجَلًا فَقِيرًا مُضْطَرًا إِلَيْكَ (١٠) أَشْكُوكَ إِلَيْكَ يَا
 إِلَهِي ضَفَّ نَفْسِي عَنِ الْمُسَارَعَةِ فِيمَا وَعَدْتَهُ أُولَيَاءُكَ وَالْمُجَانَبَةُ
 عَمَّا حَدَّرْتَهُ أَعْدَاءُكَ وَكُثْرَةُ هُمُومِي وَوَسْوَسَةُ نَفْسِي (١١) إِلَهِي لَمْ
 تَفْضَخْنِي بِسَرِّي رَبِّي وَلَمْ تُهْلِكْنِي بِجَرِبَتِي أَذْعُوكَ فَتُجِيبُنِي وَإِنْ
 كُنْتُ بَطِيشًا حِينَ تَذَعُونِي وَأَسْأَلُكَ كُلَّمَا شِئْتُ مِنْ حَوَائِجِي وَحِينَ
 مَا كُنْتُ وَضَعْتُ عِنْدَكَ سِرِّي فَلَا أَذْعُوكَ سِوَاكَ وَلَا أَرْجُوكَ غَيْرَكَ.
 (١٢) إِلَيْكَ لَيْكَ تَسْمَعُ مَنْ شَكَا إِلَيْكَ وَتَلْقَى مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ

(۷) اے وہ پروردگار جو اس وقت پناہ گاہ بنتا ہے جب سارے راستے عاجز کر دیتے ہیں اور اے میری لغزشوں کے سنجالا دینے والے۔ اگر تیری پر وہ پوشی نہ ہوتی تو میں رسوہ جانے والوں میں شمار ہو جاتا۔ اور اے اپنی نصرت سے میری تائید کرنے والے۔ اگر تیری نصرت نہ ہوتی تو میں مغلوبوں میں شمار ہو جاتا۔ اور اے وہ پروردگار جس کی بارگاہ میں بادشاہوں نے ذلت کا نہ ہے پر کھالیا ہے اور اب اس کی بیبیت سے خوف زدہ ہیں اے وہ جو تقویٰ کے قابل ہے اور جس کے اسماء انتہائی ہیں۔

میر اسوال یہ ہے کہ مجھے معاف کر دے اور میرے گناہوں کو بخش دے، میں بے گناہ نہیں ہوں کہ اسے اپنا عذر بنا دوں اور میرے ہاتھ میں قوت بھی نہیں ہے کہ اپنے کو بچالوں۔ میرے پاس بھاگنے کی جگہ بھی نہیں ہے کہ بھاگ جاؤں (۸) اب میں تجھ سے اپنی لغزشوں کی معانی چاہتا ہوں اور ان گناہوں سے الگ ہو کر حاضر ہوا ہوں جنہوں نے مجھے ہلاک کر لایا اور ہر طرف سے گھیر کر بر باد کر دیا ہے۔ میں تیری ہی طرف بھاگ کر توبہ کرتا ہوا آیا ہوں لہذا میری توبہ کو قبول ہے اور میں طالب پناہ ہوں تو مجھے پناہ دیدے میں تیرا سہارا چاہتا ہوں تو مجھے بے سہارا نہ چھوڑ دینا۔ میں تیر اسال ہوں تو مجھے محروم نہ کرو دینا۔

(۹) میں تجھ کو ایک مسکین، ذلیل، لاچار، خوفزدہ، لرزائ، ہر اسال، فقیر و مضطرب کی طرح آواز دے رہا ہوں (۱۰) اور میری فریاد اس امر کی ہے کہ میرا نفس اس منزل کی طرف تیز چلنے سے عاجز ہے جس کا تو نے اپنے دستوں سے وعدہ کیا ہے اور اس منزل سے نچنے سے قادر ہے جس سے اپنے دشمنوں کو ڈرایا ہے میں اپنے ہموم کی کثرت اور اپنے نفس کے دسوں کا فریادی ہوں۔

(۱۱) خدا! مجھے میرے پوشیدہ عیوب کی بنا پر سوانح کر دینا اور مجھے میرے جرام کی بنا پر ہلاک نہ کرو دینا۔ میں جب تجھے پکارتا ہوں تو تو سن لیتا ہے۔ حالانکہ جب تو پکارتا ہے تو میں سنتی کا مظاہرہ کرتا ہوں میں جب چاہتا ہوں اپنی حاجتوں کے لئے تجھ سے سوال کر لیتا ہوں اور جہاں ہوتا ہوں اپنے راز تیرے پر دکر دیتا ہوں نہ تیرے علاوہ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ تیرے سو اکسی سے امید وابستہ کرتا ہوں۔

(۱۲) میں لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوا ہوں کرتا فریادی کی آواز سن لیتا ہے اور بھروسہ کرنے

وَتُخْلِصُ مَنِ اغْتَسَمَ بِكَ وَتُفَرِّجُ عَمَّنْ لَا ذِيْكَ (١٣) إِلَهِيْ
تَحْرِمْنِي خَيْرُ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى لِقَلْبِ شُكْرِيْ وَأَغْفِرْ لِي مَا تَعْلَمْ مِنْ ذُنُوبِيْ
(١٣) إِنْ تُعَذِّبْ فَإِنَا الظَّالِمُ الْمُفَرِّطُ الْمُضَيْعُ الْآثِيمُ الْمُقَصِّرُ
الْمُغْفِلُ حَظُّ نَفْسِي وَإِنْ تَغْفِرْ فَإِنَّ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



والے سے مل لیتا ہے پناہ لینے والے کو مصیب سے چھڑا دیتا ہے اور پناہ لینے والے کو سکون عنایت کرتا ہے۔

(۱۳) خدا یا مجھے دنیا و آخرت کی نیکی سے محروم نہ کرنا اور میرے ان تمام گناہوں کو معاف دینا جن کا علم تجھے ہے۔

(۱۴) کہ تو عذاب کرے گا۔ تو تیرا حق ہے کہ میں قلت شکر کی بنا پر ظالم تقصیردار، اپنے کو بر باد کرنے والا گنہگار، تقصیر کرنے والا، غفلت شعار اور اپنے نصیب سے لاپرواںی کرنے والا ہوں۔ اور اگر بخش دے گا تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔



(٥٢) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَلْحَاجِ عَلَى اللَّهِ

تَعَالَى

(١) يَا اللَّهُ الَّذِي لَا يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَكَيْفَ يَخْفِي عَلَيْكَ يَا إِلَهِي مَا أَنْتَ خَلَقْتَهُ وَكَيْفَ لَا تُخْصِي مَا أَنْتَ
صَنَعْتَهُ أَوْ كَيْفَ يَغْبِي عَنْكَ مَا أَنْتَ تُدْبِرُهُ أَوْ كَيْفَ يَسْتَطِعُ أَنْ يَهْرُبَ
مِنْكَ مَنْ لَا حَيَاةَ لَهُ إِلَّا بِرِزْقِكَ أَوْ كَيْفَ يَنْجُو مِنْكَ مَنْ لَا مَذْهَبَ
فِي غَيْرِ مُلْكِكَ (٢) سُبْحَانَكَ أَخْشَى حَلْقَكَ لَكَ أَغْلَمُهُمْ بِكَ وَ
أَخْضَعُهُمْ لَكَ أَغْمَلُهُمْ بِطَاعَتِكَ وَأَهْوَنُهُمْ عَلَيْكَ مَنْ أَنْتَ تَرْزُقُهُ وَ
هُوَ يَغْبُدُ غَيْرَكَ (٣) سُبْحَانَكَ لَا يَنْفَضِلُ سُلْطَانُكَ مَنْ أَشْرَكَ بِكَ
وَكَذَبَ رُسُلَكَ وَلَيْسَ يَسْتَطِعُ مَنْ كَرِهَ قَضَاءَكَ أَنْ يَرُدَّ أَمْرَكَ وَ
لَا يَمْتَنِعُ مِنْكَ مَنْ كَذَبَ بِقُدْرَتِكَ وَلَا يُفُوتُكَ مَنْ عَبَدَ غَيْرَكَ وَلَا
يُعْمَرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ كَرِهَ لِقاءَكَ (٤) سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَ شَانِكَ وَ
أَفْهَرَ سُلْطَانُكَ وَأَشَدَّ قُوَّتِكَ وَأَنْفَدَ أَمْرَكَ (٥) سُبْحَانَكَ قَضَيْتَ
عَلَى جَمِيعِ حَلْقَكَ الْمَوْتَ مَنْ وَحَدَكَ وَمَنْ كَفَرَ بِكَ وَكُلُّ ذَاقِ
الْمَوْتِ وَكُلُّ صَائِرٍ إِلَيْكَ فَتَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ (٦) إِنْتَ بِكَ وَصَدَقْتَ رُسُلَكَ وَقَبَلْتَ كِتابَكَ

۵۲۔ بارگاہ الہی میں شدت اصرار کے ساتھ طلب کرنے کیلئے آپ کی

دعا

(۱) اے وہ اللہ جس پر زمین و آسمان کی کوئی شے مخفی نہیں ہے اور کوئی چیز مخفی بھی کس طرح ہو سکتی ہے جب کرتونے ہی پیدا کیا ہے اور تو اس کا شمار کس طرح نہیں کر سکتا ہے جسے تو نے ہی بنایا ہے اور وہ تجھ سے کس طرح غائب ہو سکتی ہے جس کی تدبیر تو ہی کر رہا ہے اور وہ تجھ سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہے جو تیرے رزق کے بغیر زندہ بھی نہیں رہ سکتا ہے اور وہ تجھ سے کس طرح بچ سکتا ہے جس کا کوئی راستہ تیرے ملک کے علاوہ نہیں ہے۔ (۲) تو پاک دیکیزہ ہے تجھ سے سب سے زیادہ وہی ڈرتا ہے جو سب سے زیادہ پیچا سا ہے اور تیرے سامنے سب سے زیادہ پست وہی ہے جس کو تو روکی دیتا ہے اور وہ تیرے غیر کی پرستش کرتا ہے۔ (۳) تو پاک دبے نیاز ہے تیرا شریک ٹھہرائے والا اور تیرے رسولوں کو جھلانے والا تیری سلطنت کو کمزور نہیں کر سکتا ہے اور تیرے فیصلہ کو ناخوٹگوار سمجھے والا تیرے امر کا انکار نہیں کر سکتا ہے اور تیری قدرت کا جھلانے والا بھی تجھ سے بچ نہیں سکتا ہے اور تیرے غیر کی پرستش کرنے والا بھی تیرے ہاتھ سے نکل نہیں سکتا ہے اور تیری ملاقات کو ناپسند کرنے والا بھی دنیا میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا ہے۔

(۴) تو پاک دبے نیاز ہے تیری شان کس قدر عظیم اور تیری سلطنت کس قدر محکم ہے تیری قدرت کس قدر شدید اور تیرا حکم کس قدر نافذ ہے (۵) تو پاک دبے نیاز ہے تو نے تمام مخلوقات کیلئے موت کا فیصلہ کر دیا ہے چاہے وہ توحید پرست ہو یا کافر۔ سب موت کا مزہ مکھنے والے ہیں اور سب تیری طرف آئیوالے ہیں۔ تو بارکت اور بلند و برتر ہے تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو اکیلا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے (۶) میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تیرے رسولوں کی، تیری کتاب کو قبول کیا اور تیرے

وَ كَفَرْتُ بِكُلِّ مَعْبُودٍ غَيْرِكَ وَ بَرِئْتُ مِمْنَ عَبْدِ سِوَاكَ (٧) اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَضْبَحْتُ وَ أَمْسَيْتُ مُسْتَقْلًا لِعَمَلِي مُعْتَرِفًا بِذَنْبِي مُقْرَأً بِخَطَايَايَ أَنَا بِإِسْرَافِي
 عَلَى نَفْسِي ذَلِيلٌ عَمَلَيْ أَهْلَكَنِي وَ هَوَى أَرْدَانِي وَ شَهَوَاتِي حَرَمَتِي (٨)
 فَأَسْأَلُكَ يَا مَوْلَايَ سُؤَالَ مَنْ نَفْسُهُ لَا هِيَ لَطُولِ أَمْلِهِ وَ بَدْنَهُ غَافِلُ
 لَسْكُونِ غُرُوقِهِ وَ قَلْبُهُ مَفْتُونٌ بِكُثْرَةِ النَّعْمِ عَلَيْهِ وَ فَكْرُهُ قَلِيلٌ لِمَا هُوَ
 صَائِرٌ إِلَيْهِ (٩) سُؤَالَ مَنْ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْأَمْلُ وَ فَتَّهَ الْهَوَى وَ اسْتَمْكَثَ
 مِنْهُ الدُّنْيَا وَ أَظْلَلَهُ الْأَجَلُ سُؤَالَ مَنْ اسْتَكْثَرَ ذُنُوبَهُ وَ اغْتَرَفَ بِخَطِيبَتِهِ
 سُؤَالَ مَنْ لَا رَبَّ لَهُ غَيْرُكَ وَ لَا وَلَيْهِ دُونَكَ وَ لَا مُنْقَدَّ لَهُ مِنْكَ وَ لَا
 مَلْجَأَ لَهُ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ (١٠) إِلَهِي أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ الْوَاجِبِ عَلَى
 جَمِيعِ خَلْقِكَ وَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِي أَمْرَتَ رَسُولَكَ أَنْ يُسَبِّحَ
 بِهِ وَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي لَا يَنْلِي وَ لَا يَتَغَيَّرُ وَ لَا يَحُولُ وَ لَا يَنْفَتِي
 أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُغْنِيَنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
 بِعِبَادَتِكَ وَأَنْ تُسْلِيَ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا بِمَحَافِتِكَ وَأَنْ تُشَيِّنِي بِالْكَثِيرِ
 مِنْ كَرَامَتِكَ بِرَحْمَتِكَ (١١) فِإِلَيْكَ أَفْرُ وَ مِنْكَ أَخَافُ وَ بِكَ
 أَسْتَغْفِيُ وَ إِيَّاكَ أَرْجُو وَ لَكَ أَذْعُو وَ إِلَيْكَ الْجَاءُ وَ بِكَ أَثْقُ وَ إِيَّاكَ
 أَسْتَعِينُ وَ بِكَ أَوْمَنُ وَ عَلَيْكَ أَتَوْكُلُ وَ عَلَى جُودِكَ وَ كَرِمِكَ أَتَكُلُ.



علاوه ہر مجبود کا انکار کر دیا اور تیرے علاوہ کسی کی بھی پرستش کرنے والوں سے بیزار ہوں۔ (۷) خدا یا میں نے اس عالم میں صبح و شام کی ہے کہ اپنے عمل کو قلیل تصور کرتا ہوں، اپنے گناہوں کا معرف ہوں اپنی خطاؤں کا اقرار کرتا ہوں میں اپنے نفس پر ظلم کی بنا پر ذلیل ہوں کہ میرے عمل نے مجھے تباہ کر دیا ہے شہتوں نے مجھے ہر شے سے محروم کر دیا ہے۔

(۸) لہذا میرے مولا میر اسوال اس شخص کا سوال ہے جس کا نفس لمبی امیدوں کی بنا پر بالکل غافل ہے اور اس کا بدن رگوں کے ساکن ہونے کی بنا پر غفلت میں پڑا ہے دل نعمت کی فراوانی کے باعث وارفتہ ہو گیا ہے فکر انجام کا رکے بارے میں بہت قلیل ہے۔ (۹) میر اسوال اس شخص جیسا ہے جس پر امیدوں کا غالبہ ہو گیا ہو اور خواہشات نے اسے بہکادیا ہو دیا اس پر مسلط ہو گئی ہے اور اجل اس کے سر پر سایہ اُگلن ہے۔ یہ اس شخص کا سوال ہے جس کا تیرے علاوہ کوئی رب اور تیرے سوا کوئی ولی نہیں ہے تجھے سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

(۱۰) اور تیرے اس حق کے واسطے سے سوال کر رہا ہوں جو تم مخلوقات پر واجب ہے اور اس عظیم نام کے واسطے سے سوال کر رہا ہوں جس کی تسبیح کا تو نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے اور تیری ذات کریم کے جلال کے واسطے سے یہ مانگ رہا ہوں جو نکہنہ ہونے والا ہے، نہ بدلنے والا ہے، نہ متغیر ہونے والا ہے اور نہ فنا ہونے والا ہے۔ میر اسوال یہ ہے کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرمائی اور مجھے اپنی عبادت کے طفیل ہر شے سے بے نیاز ہنادے اور میرے انس کو اپنے خوف کے ذریعہ دیتا ہے دل برداشتہ ہنادے اور مجھے اپنی رحمت کے سہارے کیش کرامتوں کے ساتھ واپسی کر کے (۱۱) میں تیری طرف بھاگ کر آیا ہوں اور تجھہ ہی سے خوفزدہ ہوں تجھہ ہی سے فریاد کر رہا ہوں اور تجھہ ہی سے امید رکھتا ہوں تجھہ ہی سے دعا کرتا ہوں اور تیری ہی پناہ چاہتا ہوں تجھہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تجھہ ہی سے مدد چاہتا ہوں تجھہ ہی پر ایمان لا دیا ہوں اور تجھہ ہی پر اعتماد رکھتا ہوں اور تیرے ہی جو دو کرم پر بھروسہ کرتا ہوں۔



(٥٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي التَّذَلُّلِ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ

(١) رَبُّ أَفْحَمْتَنِي ذُنُوبِي وَانْقَطَعَتْ مَقَالَتِي فَلَا حُجَّةَ لِي فَإِنَا

الْأَسِيرُ بِيلَيْتِي الْمُرْتَهَنُ بِعَمَلِي الْمُتَرَدِّدُ فِي خَطِيبَتِي الْمُتَحِيرُ عَنْ قَصْدِي

الْمُنْقَطِعُ بِي (٢) قَدْ أَوْقَفْتَ نَفْسِي مَوْقَفَ الْأَذْلَاءِ الْمُذْلَنِينَ مَوْقَفَ

الْأَشْقِيَاءِ الْمُتَجَرِّبِينَ عَلَيْكَ الْمُسْتَخْفَفِينَ بِوَعِدِكَ (٣) سُبْحَانَكَ أَيَّ

جُرْأَةٍ اجْتَرَأْتُ عَلَيْكَ وَأَيَّ تَغْرِيرٍ غَرَرْتُ بِنَفْسِي (٤) مَوْلَايَ ارْحَمْ

كَبُوتِي لِحَرْرَاجِهِي وَرَلْلَهُ قَدْمِي وَغُدْ بِحَلِمِكَ عَلَى جَهْلِي وَ

بِإِخْسَانِكَ عَلَى إِسَاءَتِي فَإِنَا الْمُقْرُبُ بِذَنْبِي الْمُعْتَرَفُ بِخَطِيبَتِي وَهَذِهِ

يَدِي وَنَاصِيَتِي أَسْتَكِينُ بِالْقَوْدِ مِنْ نَفْسِي ارْحَمْ شَيْتِي وَنَفَادِيَامِي

وَاقْتِرَابِ أَجَلِي وَضَعْفِي وَمَسْكَنِي وَقِلْلَهُ حِيلَتِي (٥) مَوْلَايَ وَارْحَمْنِي

إِذَا انْقَطَعَ مِنَ الدُّنْيَا أَثْرِي وَأَمْحَى مِنَ الْمَخْلُوقِينَ ذِكْرِي وَكُنْتُ مِنَ

الْمَنْسَيِّينَ كَمَنْ قَدْ نُسِيَ (٦) مَوْلَايَ وَارْحَمْنِي عِنْدَ تَغْيِيرِ صُورَتِي وَ

حَالِي إِذَا بَلَى جِسْمِي وَتَفَرَّقَتْ أَعْضَائِي وَتَقْطَعَتْ أُوصَالِي يَا غَفَلَتِي

عَمَا يُرَاذُ بِي (٧) مَوْلَايَ وَارْحَمْنِي فِي حَسْرِي وَنَشْرِي وَاجْعَلْ

ذِلِكَ الْيَوْمَ مَعَ أُولَيَائِكَ مَوْقِفي وَفِي أَجَائِكَ مَصْدَرِي وَ

جَوَارِكَ مَسْكَنِي يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۵۳۔ بارگاہ احادیث میں اظہار فروتنی کے لئے آپ کی دعا

(۱) خدا میرے گناہوں نے مجھے ساکت بنا دیا ہے اور میری گفتگو کے سلسلہ کو کاٹ دیا ہے تو اب میرے پاس کوئی دلیل باقی نہیں ہے اور میں اپنی بلاوں کا قیدی، اپنے اعمال کا گروی، اپنی خطاؤں میں کروٹیں بدلتے والا اپنے راستے سے مر گرداں اور ایک دور افتادہ بندہ ہوں۔ (۲) میں نے اپنے نفس کو ان لوگوں کے موقف میں کھڑا کر دیا ہے جو ذمیل و گھنگار ہوں اور تیرے مقابلہ میں جرأت کرنے والے اور بدجنت ہوں اور تیرے وعدوں کو معمولی سمجھنے والے ہوں۔ (۳) تو پاک و بے نیاز ہے۔ میں نے تیرے سامنے کس قدر جرأت کی ہے اور کس بلاکت میں اپنے نفس کو ڈال دیا ہے۔

(۴) خدا میرے منہ کے بل گرجانے اور میرے قدم کی لفڑی پر حرم فرم۔ میرے جہل کا سامنا اپنے جنم سے کرنا اور میری برا بیوں کا مقابلہ اپنے بھائیات سے کرنا۔ میں وہ انسان ہوں جو اپنے گناہوں کا اقراری اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنے والا ہوں۔ یہ میرکے ساتھ یہ میری پیشانی یہ سب میرے نفس کے قصاص کے لئے حاضر ہیں۔ لہذا خدا یا اب میری ضعیفی، میرے روز کا کے خاتمہ، میری موت کی قربت، میری کمزوری و ذلت اور میری تدبیروں کی قلت پر حرم فرم۔ (۵) میرے مالک مجھ پر اس وقت بھی حرم کرنا جب دنیا سے میرے آثار ختم ہو جائیں اور جلوقات کے دلوں سے میری یاد بخوبی ہو جائے۔ اور میں اپنے سے پہلے بھلا دیے جانے والوں کی طرح نیا منیا ہو جاؤں۔ (۶) خدا مجھ پر اس وقت بھی حرم کرنا جب میری صورت اور حالت بگز جائے اور میرا جسم بوسیدہ ہو جائے اور میرے اعضاء منتشر ہو جائیں اور میرے جو بند الگ الگ ہو جائیں۔ ہائے میری غفلت کہ میں ان امور سے کس قدر غافل تھا جواب میرے لئے چاہے جا رہے ہیں۔ (۷) میرے مالک حشر و شتر کی منزل میں مجھ پر حرم کرنا اور اس دن میرے موقف کو اپنے اولیاء کے ساتھ اور میری منزل کو اپنے چاہنے والوں کے ہمراہ قرار دیدینا اور میرا مکن اپنے جوار رحمت میں قرار دیدینا اے عالمین کے پور دگار۔

(٥٣) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اسْتِكْشَافِ الْهُمُومِ

(١) يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ كَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ

رَحِيمَهُمَا صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْرُجْ هَمِّي وَ اكْشِفْ غَمِّي

(٢) يَا وَاحِدَ يَا أَحَدَ يَا صَمَدَ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوَلَّ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً

أَحَدٌ أَغْصَنَنِي وَ طَهَرْنِي وَ اذْهَبْ بَيْلَيْتِي وَاقْرَأْ إِاِيَّةَ الْكُرْسِيِّ وَ

الْمُعَوْذَتَيْنِ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ: (٣) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنْ

اشْتَدَّتْ فَاقْتُهُ وَ ضَعَفَتْ قُوَّتُهُ وَ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ سُؤَالٌ مَنْ لَا يَجِدُ لِفَاقِهِ مُغِيَّبًا

وَ لَا لِضَعْفِهِ مُقَوِّيًا وَ لَا لِذَنْبِهِ غَافِرًا غَيْرَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ

أَسْأَلُكَ عَمَلاً تُحِبُّ بِهِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَ يَقِينًا تَنْفَعُ بِهِ مَنْ اسْتَيْقَنَ بِهِ حَقَّ

الْيَقِينِ فِي نَفَادِ أَمْرِكَ (٤) اللَّهُمَّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبِضْ

عَلَى الصَّدْقِ نَفْسِي وَاقْطِعْ مِنَ الدُّنْيَا حَاجَتِي وَاجْعَلْ فِيمَا عِنْدَكَ

رَغْبَتِي شَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ وَهَبْ لِي صِدْقَ التَّوْكِلِ عَلَيْكَ (٥) أَسْأَلُ

مِنْ خَيْرِ كِتَابٍ قَدْ خَلَوْ أَغْوُذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كِتَابٍ قَدْ خَلَأْ أَسْأَلُ

خَوْفَ الْعَابِدِينَ لَكَ وَ عِبَادَةَ الْخَاطِئِينَ لَكَ وَ يَقِينَ الْمُتَوَّ

عَلَيْكَ وَ تَوْكِلَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْكَ (٦) اللَّهُمَّ اجْعَلْ رَغْبَتِي فِي مَسَأَةِ

مِثْلَ رَغْبَةِ أُولَائِكَ فِي مَسَائِهِمْ وَ رَهْبَتِي مِثْلَ رَهْبَةِ أُولَائِ

Presented by: jafrilibrary.com

۵۳۔ رنج و غم کے ازالہ کے لئے آپ کی دعا۔

(۱) اے رنج و اندوہ کے دور کرنے والے اور ہم و غم کے زائل کرنے والے اے دنیا و آخرت کے عظیم اور دائی مہربانیوں والے محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میرے رنج کو دور کر دے، میرے غم کا ازالہ فرمادے۔ (۲) اے واحد واحد جس کا کوئی باپ یا بیٹا نہیں ہے اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے میری حفاظت فرماء اور مجھے پا کیزہ ہنادے اور میری بلاوں کو دور کر دے۔ (اس کے بعد آپ نے الکری، سورہ ناس، سورہ تو حید پڑھ کر اس طرح کہے)

(۳) خدا یا میرا سوال اس شخص کا ہال ہے جس کی احتیاج شدید ہو، جس کی قوت ضعیف اور اس کے گناہ بکثرت ہوں۔ یہ اس شخص کا سوال ہے جو میرے علاوہ اپنی احتیاج کے لئے کوئی فریاد اس، اپنی کمزوری کے لئے طاقت بخش اور اپنے گناہوں کے لئے بخشنے والانہ بارہا ہے اے صاحب جلال و اکرم، میرا سوال اس عمل کے بارے میں ہے جس کے انجام دینے والے کو تو دوست رکھتا ہے اور اس یقین کے بارے میں ہے جسے تیرے حکم کے نفاذ کے بارے میں پیدا کر لینے والے کو تو فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۴) خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماء اور میری روح کو صداقت پر قبض فرمانا اور دنیا سے میری حاجت کے سلسلہ کو تو زد بینا اور اپنے ثواب کی رغبت پیدا کر دینا تاکہ میں تیری ملاقات کا مشتاق بن جاؤں، مجھے اپنے اوپر بہترین توکل عطا فرماء۔ (۵) میں مجھ سے سابق کے بہترین نوشتہ تقدیر کا طلبگار ہوں اور بدترین نوشتہ تقدیر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں عبادت گزاروں جیسا خوف، اور خوفزدہ بندوں جیسی عبادات اور توکل کرنے والوں جیسا یقین اور ایمان رکھنے والوں جیسا یقین اور ایمان رکھنے والوں جیسا توکل چاہتا ہوں۔

وَاسْتَعِلْنِي فِي مَرْضَاتِكَ عَمَلاً لَا أُتُرِكُ مَعَهُ شَيْئاً مِّنْ دِينِكَ مَخَافَةً
 أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ (٧) اللَّهُمَّ هَذِهِ حاجَتِي فَأَغْظِنِي فِيهَا رَغْبَتِي وَأَظْهِرْ فِيهَا
 غُذْرِي وَلَقْنِي فِيهَا حُجَّتِي وَعَافِ فِيهَا جَسَدِي (٨) اللَّهُمَّ مَنْ أَضَبَّ لَهُ
 ثِقَةً أُوْرَجَأَهُ غَيْرُكَ فَقَدْ أَضَبَّخْتَ وَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي فِي الْأُمُورِ كُلُّهَا
 فَاقْفَضْ لِي بِخَيْرِهَا عَاقِبَةً وَنَجَنِي مِنْ مُضَالَاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ (٩) وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ الْمُصَطَّفِي وَ
 عَلَىٰ أَهْلِهِ الطَّاهِرِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com

(۶) خدا یا میرے سوال میں میری رغبت کو دیساہی بنا دینا مجھے تیرے اولیاء اپنے سوال میں رغبت رکھتے ہیں اور میرا خوف بھی اپنے اولیاء جیسا قرار دیدنا مجھے اپنی رضا کی راہ میں اس عمل میں لگادے جس کے ساتھ میں مخلوقات کے خوف سے دین کی کسی بات کو چھوڑنے نہ پاؤ۔

(۷) خدا یا یہ میری حاجت ہے اس میں میری رغبت کو بڑھادے اور میرے عذر کو آشکار کر دے، مجھے میری جھت کی تلقین کر دے اور میرے جسم کو عافیت عنایت فرمادے۔ (۸) خدا یا اگر کسی کی صبح میں تیرے علاوہ کسی اور کی امید شامل ہو تو میں نے اس عالم میں صبح کی ہے کہ تو ہی میرا معتمد اور تمام امور میں میرا سہارا ہے اب تو میرے لئے وہ فیصلہ کر دے جس کی عاقبت بہترین ہو۔ اور مجھے گراہ کن فتنوں سے نجات دیدے اپنی رحمت کے سہارے اے بہترین رحم کرنے والے۔

(۹) اللہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ پر اور ان کی آل طاہرین پر رحمت نازل

فرمائے۔ [۱]



والحمد لله رب العلمين .

السيد زيشان حيدر جوادی

شب دهم رب جمادی ۱۴۲۰ھ شب ولادت امام محمد تقی علیہ السلام

زنگنه، سمنی۔

[۱] یہاں تک کا ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی صاحب مرحوم کا تھا، اس کے بعد ملکقات صحیفہ کا

ترجمہ علامہ مفتی جعفر صاحب مرحوم کا ہے۔ [اقبال حیدری]

وَمِمَّا الْحَقِّ بِعْضُ نُسُخِ الصَّحِيفَةِ

- (٥٥) وَكَانَ مِنْ تَسْبِيبِهِ أَغْنَى زَيْنَ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
- (١) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَحْنَانِكَ (٢) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ
تَعَالَيْتَ (٣) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْعِزُّ إِذَا رَأَكَ (٤) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ
الْعَظَمَةُ إِذَا دَأَوْكَ (٥) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْكَبِيرُ يَاءُ سُلْطَانِكَ (٦)
سُبْحَانَكَ مِنْ عَظِيمٍ مَا أَعْظَمْكَ (٧) سُبْحَانَكَ سُبْحَثُ فِي الْأَعْلَى
تَسْمَعُ وَتَرَى مَا تَشَاءُتِ الشَّرَى (٨) سُبْحَانَكَ أَنْتَ شَاهِدُ كُلِّ نَجْوَى
(٩) سُبْحَانَكَ مَوْضِعُ كُلِّ شُكْرٍ (١٠) سُبْحَانَكَ حَاضِرُ كُلِّ مَلَائِكَةٍ
(١١) سُبْحَانَكَ عَظِيمُ الرِّجَاءِ (١٢) سُبْحَانَكَ تَرَى مَا فِي قَفْرِ الْمَاءِ
(١٣) سُبْحَانَكَ تَسْمَعُ أَنْفَاسَ الْحِيتَانِ فِي قُعُورِ الْبَحَارِ (١٤)
سُبْحَانَكَ تَعْلَمُ وَزْنَ السَّمَاوَاتِ (١٥) سُبْحَانَكَ تَعْلَمُ وَزْنَ الْأَرْضَينَ
(١٦) سُبْحَانَكَ تَعْلَمُ وَزْنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ (١٧) سُبْحَانَكَ تَعْلَمُ
وَزْنَ الظُّلْمَةِ وَالنُّورِ (١٨) سُبْحَانَكَ تَعْلَمُ وَزْنَ الْفَنِّ وَالْهَوَاءِ (١٩)
سُبْحَانَكَ تَعْلَمُ وَزْنَ الرِّيحِ كُمْ هِيَ مِنْ مُثْقَالٍ ذَرَّةٍ (٢٠) سُبْحَانَكَ
قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ (٢١) سُبْحَانَكَ عَجَباً مِنْ عَرْفَكَ كَيْفَ لَا
يَخَافُكَ (٢٢) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ (٢٣) سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

یہ دعا میں ہیں جو صحیفہ کاملہ کے بعض نسخوں میں درج کی گئی ہیں۔

(۵۵) تسبیح و قدیس کے سلسلہ میں آپ کی دعا

- (۱) اے میرے معبود! میں تیری تسبیح کرتا ہوں تو مجھ پر کرم بالائے کرم فرم۔ (۲) بار الہا! میں تیری تسبیح کرتا ہوں اور تو پنڈ و برتر ہے۔ (۳) خدا! میں تیری تسبیح کرتا ہوں اور عزت تیرا ہی جامد ہے۔
- (۴) بار الہا! میں تیری تسبیح کرتا ہوں اور عظمت تیری ہی رداء ہے۔ (۵) اے پروردگار! میں تیری تسبیح کرتا ہوں اور کبریائی تیری دلیل و جمعت ہے۔ (۶) پاک ہے تو اے عظیم و برتر تو کتنا عظمت والا ہے۔
- (۷) پاک ہے تو اے وہ کہ مطاء اعلیٰ کے رہنے والوں میں تیری تسبیح کی گئی ہے۔ جو کچھ ہے خاک ہے تو اے وہ اور دیکھتا ہے۔ (۸) پاک ہے تیری ذات لہی رازدارانہ گفتگو پر مطلع ہے۔ (۹) پاک ہے تو اے وہ جو ہر رنج و شکوہ کے پیش کرنے کی جگہ ہے۔ (۱۰) پاک ہے تو اے وہ جو ہر اجتماع میں موجود ہے پاک ہے تو اے وہ جس سے بڑی سے بڑی امیدیں باندھی جاتی ہیں۔ (۱۱) پاک ہے تو جو کچھ پانی کی گہرائی میں ہے اسے تو دیکھتا ہے۔ (۱۲) پاک ہے تیری ذات تو سمندروں کی گہرا بیوں میں پھیلوں کے سانس لینے کی آواز سنتا ہے۔ (۱۳) پاک ہے تیری ذات تو آسمانوں کا وزن جانتا ہے۔ (۱۴) پاک ہے تیری ذات تو زمینوں کے وزن سے باخبر ہے۔ (۱۵) پاک ہے تیری ذات تو سورج اور چاند کے وزن سے واقف ہے۔ (۱۶) پاک ہے تیری ذات تو تاریکی اور روشنی کے وزن سے آگاہ ہے۔
- (۱۷) پاک ہے تیری ذات تو سایہ اور ہوا کا وزن جانتا ہے۔ (۱۸) پاک تیری ذات تو ہوا کے (ہر جو نکلے کے) وزن سے آگاہ ہے کہ وہ وزن میں کتنے ذروں کے برابر ہے۔ (۱۹) پاک ہے تیری ذات تو (تصور و خیال و وہم میں آنے سے) پاک، منزہ اور بربی ہے۔ (۲۰) پاک ہے تیری تسبیح کے پیچے پیچانا وہ کیونکر تسبیح سے خوف نہیں کھاتا۔ (۲۱) میں تیری تسبیح کرتا ہوں تسبیح ہے کہ جس نے تسبیح کیا تو وہ کیونکر تسبیح سے خوف نہیں کھاتا۔ (۲۲) اے اللہ امیں حمد و شکر کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ (۲۳) پاک ہے وہ پروردگار جو علو و عظمت والا ہے۔

(٥٦) دُعَاءٌ وَ تَمْجِيدٌ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(١) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَجَلَّى لِلْقُلُوبِ بِالْعَظَمَةِ وَ اخْتَبَرَ عَنِ
الْأَبْصَارِ بِالْعَزَّةِ وَ افْتَدَرَ عَلَى الْأَشْيَاءِ بِالْقُدْرَةِ (٢) فَلَا أَبْصَارٌ تُبَثِّ
لِرُؤْيَتِهِ وَ لَا أَوْهَامٌ تَبْلُغُ كُنْهَ عَظَمَتِهِ (٣) تَجَبَّرَ بِالْعَظَمَةِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ
تَعْطُّفَ بِالْعَزَّةِ وَ الْبِرِّ وَ الْجَلَالِ وَ تَقَدَّسَ بِالْحُسْنِ وَ الْجَمَالِ وَ تَمَجَّدَ
بِالْفَخْرِ وَ الْبَهَاءِ وَ تَجَلَّ بِالْمَجْدِ وَ الْأَلَاءِ وَ اسْتَخْلَصَ بِالثُورِ وَ الصِّيَاءِ
(٤) خَالِقٌ لَانْظِيرَ لَهُ وَ أَحَدٌ لَأَنْدَلَهُ وَ وَاحِدٌ لَا صِدَّلَهُ وَ صَمَدٌ لَا كُفُولَهُ
وَ إِلَهٌ لَا ثَانِيٌ مَعَهُ وَ فَاطِرٌ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ رَازِقٌ لَا مُعِينَ لَهُ (٥) وَ الْأَوَّلُ بِلَا
زَوَالٍ وَ الدَّائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَ الْقَائِمُ بِلَا عَنَاءٍ وَ الْمُؤْمِنُ بِلَا نِهَايَةٍ وَ الْمُبْدِيُّ
بِلَا أَمْدٍ وَ الصَّانِعُ بِلَا أَحَدٍ وَ الرَّبُّ بِلَا شَرِيكٍ وَ الْفَاطِرُ بِلَا كُلْفَةٍ وَ
الْفَعَالُ بِلَا عَجَزٍ (٦) لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فِي مَكَانٍ وَ لَا غَايَةٌ فِي زَمَانٍ لَمْ يَزُلْ وَ لَا
يَزُولُ وَ لَنْ يَزَالَ كَذَلِكَ أَبْدًا هُوَ إِلَهُ الْحَقِّ الْقَيُومُ الدَّائِمُ الْقَدِيمُ
الْقَادِرُ الْحَكِيمُ (٧) إِلَهِي عَبِيدُكَ بِفَنَائِكَ سَائِلُكَ بِفَنَائِكَ فَقِيرُكَ
بِفَنَائِكَ (ثَلَاثَةً) (٨) إِلَهِي لَكَ يَرْهَبُ الْمُتَرَهِبُونَ وَ إِلَيْكَ أَخْلَصَ
الْمُسْتَهْلِكُونَ رَهْبَةً لَكَ وَ رَجَاءً لَعْفُوكَ (٩) يَا إِلَهُ الْحَقِّ ارْحُمْ دُعَاءَ
الْمُسْتَضْرِخِينَ وَ اغْفُ عنِ جَرَائِمِ الْغَافِلِينَ وَ زِدْ فِي إِحْسَانِ الْمُنْبَيِّنِ يَوْمَ
الْوُفُودِ عَلَيْكَ يَا كَرِيمُ.

۵۶۔ بزرگی و عظمت الہی کے بیان میں حضرت کی دعا

(۱) تمام تعریضیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو اپنی عظمت کے ساتھ دلوں پر روشن و درخشش ہے اور اپنی عزت کے ساتھ آنکھوں سے نہاں ہے۔ اور تمام چیزوں پر اپنے اقتدار سے قابو رکھتا ہے۔ (۲) نہ آنکھیں اس کے دیدار کی تاب لا سکتی ہیں اور نہ عقولیں اس کی عظمت کی حد تک پہنچ سکتی ہیں۔ (۳) وہ اپنی عظمت و بزرگی کے ساتھ ہر چیز پر غالب ہے اور عزت و احسان و جلالت کی روایہ اور ہے ہوئے ہے۔ حسن و جمال کے ساتھ فنا فاصل سے بری ہے اور فخر و سر بلندی کے ساتھ شرف و بزرگی کا مالک ہے اور خیر و بخشش کی فراوانی اور (عطائے) نعمات سے خوش ہوتا ہے اور نور و روشنی کے ساتھ (تمام عالم سے) امتیاز رکھتا ہے۔

(۴) وہ ایسا خالق ہے جس کا کوئی ظنی نہیں۔ وہ ایسا یکتا ہے جس کا کوئی مثل نہیں۔ وہ ایسا یگانہ ہے جس کا کوئی مدعقابل نہیں۔ وہ ایسا بے نیاز ہے جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ خدا جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ وہ پیدا نے والا ہے جس کا کوئی شریک کا نہیں۔ وہ رُرق دینے والا ہے جس کا کوئی مددگار نہیں۔ (۵) وہ ایسا اول ہے زوال نہیں۔ وہ ایسا باقی و جاوید ہے جسے فنا نہیں۔ وہ دلکش و قائم ہے۔ بغیر کسی رنج و مشقت کے وہ امن امانت کا بخشش والا ہے۔ بغیر کسی حد و نہایت کے وہ ایجاد کرنے والا ہے۔ بغیر کسی بدبختی کی حد بندی کے وہ صافع موجود ہے۔ بغیر کسی ایک (کی اعانت) کے وہ پر در دگار ہے۔ بغیر کسی شریک کے وہ پیدا کرنے والا ہے۔ بغیر رحمت و دشواری کے وہ کام کرنے والا ہے۔ بغیر بجز و درماندگی کے (۶) اس کی کوئی حد نہیں۔ مکان میں اور نہ اس کی کوئی انتہا ہے زمانہ میں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشور ہے گا۔ یونہی ہمیشہ ہمیشہ سے کبھی زوال نہ ہوگا۔ وہی خدا ہے جو زندہ قائم و دائم، قدیم قادر اور علم و حکمت والا ہے۔ (۷) بار الہا! تیرا ایک بندہ حقیر تیرے ساخت تقدس میں حاضر ہے۔ تیرا سائل تیرے آستانہ پر حاضر ہے۔ تیرا محتاج و دست گنگر تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ (ان تینوں جملوں کو تین مرتبہ دہرائے) (۸) اے میرے اللہ تجھہ کی سے عبادت گزار ڈرتے ہیں اور تیرے خوف اور مید و غفو و بخشش کے پیش نظر عاجزی سے التجا کرنے والے تجھ سے سے لوگاتے ہیں۔ اے پچ محبود استغاش و فریاد کرنے والوں کی پکار پر حرم فرم اور غفلت میں گرفتار ہونے والوں کے گناہوں سے درگز رفرما اور اے کریم اپنی بارگاہ میں تو بہ کرنے والوں کے ساتھ اس دن کہ جب وہ تیرے سامنے پیش لے، نیکی اور احسان میں اضافہ فرم۔!

(٤٧) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذِكْرِ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(١) اللَّهُمَّ يَا مَنْ خَصَّ مُحَمَّداً وَإِلَهَ بِالْكَرَامَةِ وَحْبَاً

بِالرِّسَالَةِ وَخَصَّصَهُمْ بِالْوَسِيلَةِ وَجَعَلَهُمْ وَرَثَةَ الْأَنْبِيَاءِ وَخَتَمَ بِهِمْ
الْأُوصِيَاءِ وَالْأَئِمَّةِ وَعَلَمَهُمْ عِلْمًا كَانَ وَمَا بَقَى وَجَعَلَ أَفْيَدَةَ
مَنِ النَّاسِ تَهُوِي إِلَيْهِمْ (٢) فَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَإِلَهَ الطَّاهِرِينَ
وَافْعُلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ.



۷۵۔ حضرت کی دعا جو ذکر آل محمد ﷺ پر مشتمل ہے۔

- (۱) اے اللہ! اے وہ جس نے محمد ﷺ اور ان کی آل کو عزت و بزرگی کے تھے مخصوص کیا اور جنہیں منصب رسالت عطا کیا اور وسیلہ بنایا کرتے ہیں خاص بخشنا، جنہیں نبیاء کا وارث قرادیا اور جن کے ذریعہ اوصیاء اور ائمہ کا سلسلہ ختم کیا جنہیں گزشتہ و آئندہ علم سکھایا اور لوگوں کے دلوں کو جن کی طرف مائل کیا۔
- (۲) بار الہا! محمد ﷺ اور ان کی پاک و پکیزہ آل پر رحمت نازل فرمادو ہمارے ساتھ دین، دنیا اور آخرت میں وہ بر تاؤ کر جس کا تو سزاوار ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے و تو انا ہے۔



(٥٨) وَكَانَ مِنْ ذُعَالِئِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى إِادَمَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

(١) اللَّهُمَّ وَإِدَمْ بَدِيعُ فِطْرَتِكَ وَأَوَّلُ مُعْتَرِفٍ مِّنْ أَنْ
بِرُّ بُوْبِيْتَكَ وَبَذُورُ حُجَّتِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَبِرِيْتَكَ وَالدَّلِيلُ
الْاسْتِجَارَةِ بِعَقْوَكَ مِنْ عِقَابِكَ وَالنَّاهِجُ سُبْلَ تَوْبَيْكَ وَالْمُؤَسَّلُ
الْخَلْقِ وَبَيْنَ مَعْرِفَتِكَ (٢) وَالَّذِي لَقَنْتَهُ مَا رَضِيَتِ بِهِ عَنْهُ بِمَنْكَ
وَرَحْمَتِكَ (٣) وَالْمُنِيبُ الَّذِي لَمْ يُصِرْ عَلَى مَغْصِبَتِكَ وَسِيرَ
الْمُتَذَلِّلِينَ بِحَلْقِ رَأْسِهِ فِي حَرَمَكَ وَالْمُتَوَسِّلُ بَعْدَ الْمَغْصِبَةِ بِالظَّا
إِلَى عَفْوِكَ وَأَبُو الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ أَوْذُوا فِي جَنْبِكَ وَأَكْثَرُ سُكَانِ
الْأَرْضِ سَعِيًّا فِي طَاعَتِكَ (٤) فَصَلِّ عَلَيْهِ أَنْتَ يَا رَحْمَنُ وَمَلَائِكَتِكَ وَ
سُكَانُ سَمَاوَاتِكَ وَأَرْضِكَ كَمَا عَظَمَ حُرُمَاتِكَ وَدَلَّنَا عَلَى سَبِيلِ
مَرْضَاتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



۵۸۔ حضرت آدم پر درود و صلوٰۃ کے سلسلہ میں حضرتؐ کی دعاء۔

- (۱) بار الہا! وہ آدم جو تیری آفرینش کے نقش بدیع اور خاک سے پیدا ہونے والوں میں تیری رو بیت کے پہلے معرف اور تیرے بندوں اور تیری غلوقات پر تیری پہلی جھٹ اور تیرے عذاب سے تیرے دامن غنو میں پناہ مانگنے کی راہ دکھانے والے اور تیری بارگاہ میں قوبہ کی راہیں آشکارا کرنے والے اور تیری معرفت اور تیرے غلوقات کے درمیان وسیلہ بننے والے ہیں۔
- (۲) وہ کہ جن پر خصوصی کرم و احسان اور مہربانی کرتے ہوئے انھیں وہ تمام باتیں بتلادیں جن کے ذریعہ تو ان سے راضی و خوشنود ہوا۔
- (۳) وہ کہ جو قوبہ و انبات کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے تیری معصیت پر اصرار نہیں کیا۔ جو تیرے حرم میں سرمنڈوا کر بخوبی فروختی کرنے والوں میں سابق ہیں۔ وہ جو غافلگت کے بعد اطاعت کے وسیلہ سے تیرے عفو و کرم کے خواہشند ہوئے اور ان تمام انبیاء کے باپ ہیں جنہوں نے تیری راہ میں اذیتیں انھائیں۔ اور زمین پر بننے والوں میں سب سے زیادہ تیری اطاعت و بندگی میں سچی و کوشش کرنے والے ہیں۔
- (۴) ان پر اے مہربانی کرنے والے تو اپنی جانب سے اور اپنے فرشتوں اور زمین و آسمان میں بننے والوں کی طرف سے رحمت نازل فرم۔ جس طرح انہوں نے تیری قابل احترام چیزوں کی عظمت لمحظی رکھی۔ اور تیری خوشنودی و رضا مندی کی طرف ہماری رہنمائی کی۔ اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔



(٥٩) وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْكَرْبِ وَالْإِقَالَةِ

(١) إِلَهِي لَا تُشِمِّثْ بِي عَدُوِّي وَلَا تَفْجَعْ بِي حَمِيمِي وَصَدِيقِي

(٢) إِلَهِي هَبْ لِي لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي مَا ابْتَلَيْتَنِي بِهِ وَ
تُعِيدُنِي إِلَى أَخْسَنِ عَادَاتِكَ عِنْدِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَدُعَاءَ مَنْ أَخْلَصَ
لَكَ دُعَاءَهُ فَقَدْ ضَعَفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي وَاشْتَدَّتْ حَالِي وَيَسِّرْ
مِمَّا عِنْدَ خَلْقِكَ فَلَمْ يَقُلْ لَيْ إِلَّا رَجَأْتُكَ عَلَيْ (٣) إِلَهِي إِنَّ قُدْرَتَكَ
عَلَى كَشْفِ مَا أَنَا فِيهِ كَقُدْرَتِكَ عَلَى مَا ابْتَلَيْتَنِي بِهِ وَإِنَّ ذَهَابَ
عَوَادِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ فِي إِنْعَامِكَ وَفَضْلِكَ يُقْوِينِي لِأَنِّي لَمْ
أَخْلُ مِنْ نُعْمَانِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي (٤) وَأَنْتَ إِلَهِي مَفْزِعِي وَمُلْجَاني
الْحَافِظُ لِي وَالْذَّابُ عَنِّي (٥) الْمُتَحَنِّنُ عَلَى الرَّحِيمِ بِي الْمُتَكَفِّلُ بِرِزْقِهِ
فِي قَضَائِكَ كَانَ مَا حَلَّ بِي وَبِعِلْمِكَ مَا صِرَّثْ إِلَيْهِ (٦) فَاجْعَلْ
وَلِيَ وَسَيِّدِي فِيمَا قَدَرْتَ وَقَضَيْتَ عَلَيَّ وَحَتَّمْتَ عَافِيَتِي وَمَا
صَلَاحِي وَخَلاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ (٧) فَبَانِي لَا أَرْجُو لِدَفْعِ ذَلِكَ غَيْرِكَ
لَا أَغْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ (٨) فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ عِنْدَ أَخْسَنِ
ظَنِّي بِكَ (٩) وَارْحَمْ ضَعْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَاكْشِفْ كُرْبَتِي وَأَنْتَ
دَعَوَتِي وَأَقْلَيْتِي عَشْرَتِي وَأَمْنَنْ عَلَيَّ بِذِلِّكَ وَعَلَى كُلِّ دَاعِ لَكَ أَمْرِي

۵۹۔ کرب و مصیبت سے تحفظ اور لغزش و خطاء سے معافی کے لئے

حضرتؐ کی دعاء

(۱) اے میرے معبود! میرے دشمنوں کو میرے حالت پر دل میں خوش ہونے کا موقع نہ دے اور میری وجہ سے میرے کسی شخص و دوست کو رنجیدہ خاطر نہ کر۔ (۲) بار الہا! اپنی نظر عنایات میں سے ایسی نظر تو جو میری شامل حال فرمائجس سے تو ان مصیبتوں کو مجھ سے نال دے جن میں مجھے بتا کیا ہے اور ان احسانات کی طرف مجھے پلانا دے جن کا مجھے خوگر بنایا ہے۔ اور میری دعاء اور ہر اس شخص کی دعا کو جو صدق نیت سے تجھے پکارے قبول فرم۔ کیونکہ میرؐ jafrilibrary.com کی صورت ناپید، اور حال سخت سے سخت تر ہو گئی ہے اور جو کچھ تیری مخلوقات کے پاس ہے اس سے میں بالکل ناامید ہوں۔ اب تو تیری پہلی نعمتوں کے دوبارہ حاصل ہونے میں تیری امید کے علاوہ کوئی صورت باقاعدہ نہیں رہی۔ (۳) اے میرے معبود! جن رنج و آلام میں گرفتار ہوں ان سے چھکارا دلانے پر تو ایسا ہی قادر ہے جیسا ان چیزوں پر قدرت رکھتا ہے جن میں مجھے بتا کیا ہے۔ بے شک تیرے احسانات کی یاد میرا دل بہلاتی اور تیرے انعام و تفضل کی امید میری ہمت بندھاتی ہے۔ اس لئے کہ جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیری نعمتوں سے محروم نہیں رہا۔ (۴) اور تو ہی اے میرے معبود! میری پناہ گاہ، میرا طباء، میرا حماۃ و پشت پناہ، میرے حال پر شیق و مہربان اور میرے رزق کا ذمہ دار ہے۔ (۵) جو مصیبت مجھے پر وارد ہوئی ہے وہ تیرے فیصلہ قضا و قدر میں اور جو میری موجودہ حالت ہے وہ تیرے علم میں گزر چکی تھی۔ (۶) تو اے میرے مالک و سردار! جن چیزوں کو تیرے فیصلہ قضا و قدر نے میرے حق میں طے کیا اور لازم و ضروری قرار دیا ہے ان چیزوں میں سے میری عافیت اور وہ چیز جس سے میری بہبودی اور جس حالت میں ہوں

يَا سَيِّدِي بِالدُّعَاءِ وَ تَكْفُلَتِ الْجَاهَةِ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ الَّذِي لَا خُلْفَ فِيهِ
 وَ لَا تَبْدِيلَ (١٠) فَصَلٌّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَ عَبْدِكَ وَ عَلَى الطَّاهِرِينَ
 مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَغْنِنِي فَإِنَّكَ غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ وَ حِزْرَ مَنْ لَا حِزْرَ لَهُ
 وَ أَنَا الْمُضْطَرُ الَّذِي أَوْجَبْتَ إِجَابَتَهُ وَ كَشْفَ مَا بِهِ مِنَ السُّوءِ (١١)
 فَأَجِبْنِي وَ أَكْشِفْ هَمِّي وَ فَرْجَ غَمِّي وَ أَعْدَّ حَالَيَ إِلَى أَخْسَنِ مَا كَانَتْ
 عَلَيْهِ وَ لَا تُجَازِنِي بِالْأَسْتِحْقَاقِ وَ لَكِنْ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْأَكْرَامِ صَلٌّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ اسْمَعْ وَ أَجِبْ يَا
 عَزِيزُ.



اس سے رہائی وابستہ ہے قرار دے۔ (۷) کیونکہ میں اس مصیبت کے نالے میں کسی پر امید نہیں رکھتا اور نہ اس سلسلہ میں تیرے علاوہ کسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ (۸) تو اے جلالت و بزرگی کے مالک میرے اس حسن خلق کے مطابق ثابت ہو۔

(۹) جو مجھے تیرے بارے میں ہے اور میری کمزوری و بے چارگی پر حرم فرم۔ میری بے چیختی کو دور کر۔ میری دعاء قبول فرم۔ میری خطوا و غرش کو معاف کر دے اور مجھ پر اور جو بھی مجھ سے دعماں کئے عفو و در گزر کر کے احسان فرم۔ اے میرے مالک! تو نے مجھے دعا کا حکم دیا اور قبولیت دعا کا ذمہ لیا۔ اور تیرا وعدہ ایسا چاہے جس میں خلاف ورزی و تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔

(۱۰) تو اپنے نبی ﷺ اور عبد خاص محمد اور ان کے اہل بیت اطہار پر رحمت نازل فرم۔ اور میری فریاد کو پہنچ۔ کیونکہ تو ان کا فریادرس ہے جن کا کوئی فریادرس نہ ہو۔ اور ان کے لئے پناہ ہے جن کے لئے کوئی پناہ نہ ہو۔ میں ہی وہ مختار ولاچار ہوں جس کو دعاء قبول کرنے اور اس کے دکھ درد کے دور کرنے کا تو نے الترام کیا ہے۔

(۱۱) لہذا میری دعا قبول فرم۔ میرے غم کو دور اور میرے رنج و اندوہ کو بر طرف فرم۔ اور میری حالت کو پہلی حالت سے بھی بہتر حالت کی طرف پلنا دے۔ اور مجھے استحقاق کے بعد راجست وے بلکہ اپنی اس رحمت کے لحاظ سے جزا دے جو تمام چیزوں پر چھائی ہوئی ہے اے جلالت و بزرگی کے مالک تو رحمت نازل فرم۔ محمد ﷺ پر اور میری دعاء کو سن اور اسے قبول فرم۔ اے غالب! اے صاحب

اقدار!



(٢٠) دُعَاءُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِمَّا يَحْذَرُ وَيَخَافُ

- (١) إِلَهِي إِنَّهُ لَيْسَ يَرُدُّ غَضَبَكَ إِلَّا حَلَمْتَكَ وَلَا يُنْجِي مِنْ عِقَابِكَ إِلَّا غَفُوكَ وَلَا يُخْلِصُ مِنْكَ إِلَّا رَحْمَتَكَ وَالْمُتَضْرِعُ إِلَيْكَ فَهَبْ لِي يَا إِلَهِي فَرْجًا بِالْقُدْرَةِ الَّتِي بِهَا تُخْيِي مَيْتَ الْبَلَادِ وَبِهَا تَنْشُرُ أَرْوَاحَ الْعِبَادِ وَلَا تُهْلِكْنِي وَغَرْفَنِي الْإِجَابَةِ يَا رَبِّ وَارْفُونِي وَلَا تَضْعُنِي وَانْصُرْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي مِنَ الْأَفَاتِ (٣) يَا رَبِّ إِنْ تَرَأَّنْ فَمَنْ يَضْعُنِي وَإِنْ تَضْعُنِي فَمَنْ يَرْفَعُنِي وَقَدْ عَلِمْتَ يَا إِلَهِي أَنَّ لَيْسَ فِي حُكْمِكَ ظُلْمٌ وَلَا فِي نِقْمَتِكَ عَجَلَةٌ إِنَّمَا يَعْجَلُ مِنْ يَخَافُ الْفُوْتُ وَيَخْتَاجُ إِلَى الْظُّلْمِ الْضَّعِيفِ وَقَدْ تَعَلَّمْتُ عَنْ ذَلِكَ يَا سَيِّدِي عَلُوَّا كَبِيرًا (٤) رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي لِلْبَلَاءِ غَرَضًا وَلَا لِنِقْمَتِكَ نَصَابًا وَمَهْلِنِي وَنَفْسِنِي وَأَقْلِنِي عَثْرَتِي وَلَا تُتَبِّعْنِي بِالْبَلَاءِ فَقَدْ تَرَى ضَعْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي فَصَبَرْنِي فَإِنَّمَا يَا رَبِّ ضَعِيفٌ مُتَضْرِعٌ إِلَيْكَ يَا رَبِّ (٥) وَأَغُوذُ بِكَ مِنْكَ فَأَعُذُّنِي (٦) وَأَسْتَجِيرُ بِكَ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ فَأَجْرُنِي (٧) وَأَسْتَرِبَكَ فَاسْتَرْنِي يَا سَيِّدِي مِمَّا أَخَافُ وَأَخْدَرُ (٨) وَأَنْتَ الْعَظِيمُ أَعْظَمُ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ (٩) بِكَ بِكَ اسْتَرْتَ (١٠) يَا اللَّهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَإِلَهُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

۶۰۔ خوف و خطر کے موقع پر حضرت کی دعاء

(۱) اے میرے معبود! تیرے غضب کو کوئی چیز روک نہیں سکتی سواتیرے طم کے، اور تیرے عذاب سے کوئی چیز چھڑانیس سکتی سواتیرے عفو و کرم کے اور تجھے سے کوئی چیز بچانیس سکتی سواتیری رحمت اور تیری بارگاہ تصریح وزاری کے۔ (۲) اے میرے معبود! تو اس قدرت کے ذریعہ جس سے مردہ زمینوں کو زندہ کرے گا اور بندوں کی (مردہ) روحوں کو زندگی دے گا، مجھے کشاش و فارغ الالی عطا کرو جو اور جو اونٹ ہونے دے۔ اور (موت سے پہلے) قبولیت دعاء سے آگاہ کر دے۔ (۳) اے میرے پروردگار! اور مجھے رفت و سر بلندی دے اور پست سر گونارہ کر۔ اور میری اہاد فرم اور مجھے روزی دے۔ اور آفتوں سے حفظ و امان میں رکھ۔ پروردگار! اگر تو مجھے بلند کرے تو پھر کون مجھے پست کر سکتا ہے۔ اگر تو پست کرے تو کون بلند کر سکتا ہے۔ اور میرے معبود! مجھے جو بی علم ہے کہ تیرے حکم میں ظلم کا شایر نہیں ہے اور نہ تیرے انتقام میں جلدی۔ جلدی تو وہ کرتا ہے جسے موقع کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ظلم کرنے کی ضرورت اسے پڑتی ہے جو کمزور و ناقلوں ہوتا ہے۔ اور تو اے میرے ماں! اس سے کہیں زیادہ بلند و پر تر ہے۔ (۴) اے میرے پروردگار! مجھے بلاع و مصیبت کا ہدف اور اپنے عذاب کا شانہ نہ بنا۔ اور مجھے مہلت دے، میرے ام و اندوہ کو دور کر۔ میری لغوش سے درگز فرما اور مصیبت میرے پیچے نہ لگا۔ کیونکہ میری کمزوری و بے چارگی تیرے سامنے ہے۔ تو مجھے صبر و ثبات کی ہست دے۔ کیونکہ اے میرے پروردگار! میں کمزور اور تیرے آگے گزرانے والا ہوں۔

(۵) اے میرے پروردگار! میں تجھے تیرے ای دامن رحمت میں پناہ مانگتا ہوں۔ (۶) لہذا مجھے پناہ دے اور ہر مصیبت و ابتلاء سے تیرے ای دامن میں امان کا طلب گار ہوں لہذا مجھے امان دے۔ (۷) اور تجھے سے پرده پوشی چاہتا ہوں۔ لہذا جن چیزوں سے میں خوف و ہراس محسوس کرتا ہوں ان سے اے میرے ماں! اپنے دامن حفظ و حمایت میں چھپا لے۔ (۸) اور تو عظیم اور ہر عظیم سے عظیم تر ہے۔ (۹) میں تیرے اور صرف تیرے اور محض تیرے ذریعہ (پرده حفظ و امان میں) چھپا ہوا ہوں۔ (۱۰) اے اللہ! اے اللہ!

اور کیا سلامتی نازل فرم۔

(٦١) وَمِنْ دُعَاءِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي التَّدْلِيلِ

(١) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَوْلَى وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ إِلَّا
الْمَوْلَى (٢) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ وَأَنَا الدَّلِيلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الدَّلِيلَ
إِلَّا الْعَزِيزُ (٣) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَأَنَا الْمَخْلُوقُ وَهَلْ يَرْحَمُ
الْمَخْلُوقَ إِلَّا الْخَالِقُ (٤) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُغْفِي وَأَنَا السَّائِلُ وَ
يَرْحَمُ السَّائِلَ إِلَّا الْمُغْفِي (٥) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُغْيَثُ وَأَنْتَ
الْمُسْتَغْيَثُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُسْتَغْيَثَ إِلَّا الْمُغْيَثُ (٦) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ
الْبَاقِي وَأَنَا الْفَانِي وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَانِي إِلَّا الْبَاقِي (٧) مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ
الْدَّائِمُ وَأَنَا الرَّازِئُ وَهَلْ يَرْحَمُ الرَّازِئَ إِلَّا الدَّائِمُ (٨) مَوْلَايَ مَوْلَايَ
أَنْتَ الْحَيُّ وَأَنَا الْمَيِّتُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَيِّتَ إِلَّا الْحَيُّ (٩) مَوْلَايَ مَوْلَايَ
أَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الْضَّعِيفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْضَّعِيفَ إِلَّا الْقَوِيُّ (١٠) مَوْلَايَ
مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيرَ إِلَّا الْغَنِيُّ (١١) مَوْلَايَ
مَوْلَايَ أَنْتَ الْكَبِيرُ وَأَنَا الصَّغِيرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الصَّغِيرَ إِلَّا الْكَبِيرُ (١٢)
مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا
الْمَالِكُ.



۶۱۔ تذلل و عاجزی کے سلسلہ میں حضرتؐ کی دعاء۔

- (۱) اے میرے آقا، اے میرے مالک! تو آقا ہے، اور میں بندہ۔ اور بندے پر آقا کے سوا ن رحم کھائے گا۔ (۲) میرے مولا، میرے آقا! تو عزت والا ہے اور میں ذیل۔ اور ذیل پر عزت دار علاوہ اور کون رحم کرے گا۔ (۳) میرے مالک! میرے مالک! تو خالق ہے اور میں خلق، اور مخلوق پر " کے سوا کون ترس کھائے گا۔ (۴) میرے مولا! میرے مولا! تو عطا کرنے والا ہے اور میں سوالی۔ اور مل پر عطا کرنے والے کے علاوہ کون مہربانی کرے گا۔
- (۵) میرے آقا! میرے آقا! تو فریدارس ہے اور میں فریدی۔ اور فریدی پر فریدارس کے علاوہ کون رحم کرے گا۔ (۶) میرے مالک! میرے مالک! تباہی ہے اور میں قافی۔ اور قافی پر دام و جاوید کے علاوہ کون رحم کرے گا۔ (۷) میرے مولا! میرے مولا! تو زندہ ہے اور میں مردہ۔ اور مردہ پر زندہ کے سوا کون ترس کھائے گا۔ (۸) میرے مولا! میرے مولا! تو دام ہے اور میں نابود ہونے والا اور نابود ہونے والے پر دام کے علاوہ کون رحم کر سکتا ہے۔
- (۹) میرے مالک! میرے مالک! تو طاقتور ہے اور میں کمزور۔ اور کمزور پر طاقتور کے علاوہ کون رحم کرے گا۔ (۱۰) میرے مولا! میرے مالک! تو غنی ہے اور میں تھی دست؛ اور تھی دست پر غنی کے علاوہ کون رحم کھائے گا۔ (۱۱) میرے آقا! میرے آقا! تو بڑا ہے اور میں چھوٹا۔ اور چھوٹے پر بڑے کے سوا کون نظر شفقت کرے گا۔ (۱۲) میرے مولا! میرے مولا! تو مالک ہے اور میں غلام۔ اور غلام پر مالک کے سوا کون مہربانی کرے گا۔



وَمِنْ دُعَاءِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَيَّامِ السَّبْعَةِ

(٦٢) دُعَاءُ يَوْمِ الْأَحَدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (١) بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا أَرْجُو إِلَّا فَضْلُهُ وَ
أَخْشَى إِلَّا عَذَابَهُ وَلَا أَغْتَمُ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أَنْسَكُ إِلَّا بِحَبْلِهِ (٢)،
أَسْتَجِيرُكَ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرَّضْوانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدُوانِ وَمِنْ غَيْرِ الزَّمَانِ
تَوَاثِيرِ الْأَخْرَانِ وَمِنْ طَوَارِقِ الْحَدَثَانِ وَمِنْ النِّصَاءِ الْمُدَدَّةِ قَبْلَ التَّاهِبِ وَ
الْعُدَّةِ (٣) وَإِيَّاكَ أَنْتَ شُدُّ لِمَا فِيهِ الصَّلَاحُ وَالإِصْلَاحُ (٤) وَبِكَ أَسْتَعِينُ
فِيمَا يَقْتَرِنُ بِهِ النَّجَاحُ وَالْإِنْجَاحُ (٥) وَإِيَّاكَ أَرْغَبُ فِي لِبَاسِ الْعَافِيَةِ وَ
تَمَامِهَا وَشُمُولِ السَّلَامَةِ وَذَوْمَهَا وَأَغُوذُ بِكَ يَا رَبَّ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِينِ وَأَخْتَرُ سُلْطَانِكَ مِنْ جُوْرِ السَّلَاطِينِ فَتَقْبَلْ مَا كَانَ مِنْ صَلَاتِي
وَصَوْمِي وَاجْعَلْ غَدِيًّا وَمَا بَعْدَهُ أَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِي وَيَوْمِي وَأَعْزَنِي فِي
عَشِيرَتِي وَقَوْمِي وَاحْفَظْنِي فِي يَقْظَتِي وَنُومِي فَأَنْتَ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَأَنْتَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٦) اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرُءُ إِلَيْكَ فِي يَوْمِي هَذَا وَفِي مَا بَعْدَهُ مِنْ
الْأَحَادِيدِ مِنَ الشَّرِكِ وَالْإِلْحَادِ وَأَخْلِصُ لَكَ دُعَائِي تَعْرُضاً لِلإِجَابَةِ (٧)
فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ الدَّاعِي إِلَى حَقِّكَ وَأَعْزَنِي
بِعِزَّكَ الَّذِي لَا يُضَامُ وَاحْفَظْنِي بِعِنْكَ الَّتِي لَا تَنْامُ وَاحْتَمِ بِالْإِنْقِطَاعِ إِلَيْكَ
أَمْرِي وَبِالْمَغْفِرَةِ عُمْرِي إِنْكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ہفتہ کے سات دنوں میں حضرت کے پڑھنے کی دعائیں

۶۲۔ دعائے روز یک شنبہ

(۱) اس اللہ تعالیٰ کے نام سے مد مانگتا ہوں جس کے فضل و کرم ہی کا امیدوار ہوں اور جس کے ل ہی سے اندر یہ ہے۔ اسی کی بات پر مجھے بھروسہ ہے اور اسی کی رسی سے وابستہ ہوں۔ (۲) اے عفو و دی کے مالک! میں تجھ سے ظلم و جور، زمانہ کے انتقالات، غمتوں کے چیم بھوم اور نازل ہونے والی دل سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے کہ آخرت کا ساز و سامان اور زاد را مہیا کرنے سے پہلے ہی ت حیات ختم ہو جائے۔ (۳) اور تجھ ہی سے ان چیزوں کی رہنمائی چاہتا ہوں جن میں اپنی بہبودی اور سردوں کی فلاح و درستی کا سامان ہو۔ (۴) اور تجھ ہی سے مد مانگتا ہوں ان باتوں کی جن میں اپنی فلاح و مرانی اور دوسرا کو کامیاب بنانے کی صورت مضر ہو۔ (۵) اور تجھ ہی سے خواہشمند ہوں لباس عافیت پہنانے) اور اسے اعتماد تک پہچانے کا اور سلامتی کے لیے حال ہونے اور اس کے دامن و برقرار رہنے کا اور تیرے ہی ذریعہ اے میرے پروردگار پناہ مانگتا ہوں شیطان لے جاؤں سے۔ اور تیرے ہی تسلط و اقتدار کے ذریعہ تحفظ چاہتا ہوں فرمائز واؤں کے ظلم و جور سے تو میری گزشتہ نمازوں اور روزوں کو موقوں فرماؤں اور کل کے دن اور اس کے بعد کے دنوں کو آج کی گھری اور آج کے دن سے بہتر قرار دے اور مجھے اپنے قوم و قبیلہ میں عزت و قوی دے اور خواب و بیداری کی حالت میں میری حفاظت فرم۔ تو ہی وہ اللہ ہے جو سب سے بہتر گران و محافظ ہے اور تو ہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (۶) اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس اتوار اور بعد اتواروں میں شرک و بے دینی سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور بیویت کی خاطر خلوص نیت کے ساتھ تجھ سے دعاء کرتا ہوں اور بامیدواری پر برقرار ہوں۔

(۷) الہذا تو بہترین خلاائق اور حق کے نمایمیدے (حضرت) محمد ﷺ پر رحمت نازل فرماء، اور اپنی اس عزت کے دلیل سے جسے مغلوب نہیں کیا جاسکتا مجھے عزت و بزرگی دے اور اپنی اس آنکھ سے میری حفاظت فرم جو خواب آلوہ نہیں ہوتی اور میرے ہر کام کا انجام اپنے دامن سے واپسی اور میری عمر خاتمه اپنی مغفرت و آمریش پر قرار دے۔ بلاشبہ تو مجھے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(٢٣) دُعَاءُ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُشَهِّدْ أَحَدًا حِينَ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ

الْأَرْضَ وَلَا تَخْدَعْ مُعِينًا حِينَ بَرَأَ النَّسَمَاتِ (٢) لَمْ يُشَارِكْ فِي الإِلَهِيَّةِ

لَمْ يُظَاهِرْ فِي الْوَحْدَانِيَّةِ (٣) كَلَّتِ الْأُلْسُنُ عَنِ غَایَةِ صِفَتِهِ وَأَنْحَسَرَ

الْغُقُولُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ لِهَيْسِهِ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ

لِخَشِيتِهِ وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيمٍ لِعَظَمَتِهِ (٤) فَلَكَ الْحَمْدُ مُتَوَاتِرًا مُتَسِقًا

مُتَوَالِيًّا مُسْتَوْسِقًا (٥) وَصَلَوَاتُهُ عَلَى رَسُولِهِ أَبْدًا وَسَلَامُهُ دَائِمًا سَرْمَدًا

(٦) اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ يَوْمِي هَذَا صَالِحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجا

وَأَغُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمٍ أَوْلَهُ فَزَعٌ وَأَوْسَطُهُ جَزَعٌ وَآخِرُهُ وَجَعٌ (٧) أَ

إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ نَذْرٍ نَذَرْتُهُ وَلِكُلِّ وَعْدٍ وَعَدْتُهُ وَلِكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْ

ثُمَّ لَمْ أَفِ لَكَ بِهِ (٨) وَأَسْأَلُكَ فِي مَظَالِمِ عِبَادِكَ عِنْدِي فَإِنِّي عَبْدٌ

مِنْ عَبِيدِكَ أَوْ أَمَةٌ مِنْ إِمَائِكَ كَانَتْ لَهُ قِيلَى مَظْلَمَةٌ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ فِي

نَفْسِهِ أَوْ فِي عِرْضِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ أَوْ غَيْرَهُ اغْتَبَتْهُ بِهَا أَوْ

تَحَمَّلَ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ أَوْ هَوَى أَوْ أَنْفَةٍ أَوْ حَمِيَّةٍ أَوْ رِيَاءٍ أَوْ عَصَبِيَّةٍ غَايَّاً كَانَ

أَوْ شَاهِدًا وَحَيَاً كَانَ أَوْ مَيَّاً فَقَصَرَتْ يَدِي وَضَاقَ وُسْعِيَ عَنْ رَدَّهَا إِنِّي

۲۳۔ دعائے روز دوشنبہ۔

(۱) تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ جب اس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا تو کسی کو گواہ نہیں بنایا اور جب جانداروں کو پیدا کیا تو اپنا کوئی مددگار نہیں ظہرایا۔ (۲) الوہیت میں کوئی اس کا شریک، اور وحدت (وانفرادیت سے مخصوص ہونے) میں کوئی اس کا معاون نہیں ہے۔ (۳) زبانیں اس کے انتہائے صفات کے بیان کرنے سے گلگ اور عقیلیں اس کی معرفت کی تہذیب پہنچنے سے عاجز ہیں۔ جابر و سرکش اس کی بہت کے سامنے بھکھے ہوئے، چہرے نقاب خشیت اوڑھئے ہوئے اور عظمت والے اس کی عظمت کے آگے سر افگنہ ہیں۔ (۴) تو بس تیرے ہی لئے حمد و شکر ہے پے در پے، لگاتار مسلل و پیغم (۵) اور اس کے رسول پر اللہ تعالیٰ کی ابدی محبت اور دام و جاودا انی سلام ہو۔

(۶) بار الہا میرے اس دن کے ابتدائی حصہ کو صلاح و دربی Presented by jafrilibrary.com میانی حصہ کو فلاح و بہبودی اور آخری حصہ کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر دے۔ اور اس دن سے جس کا پہلا حصہ خوف، درمیانی حصہ بے تابی اور آخری حصہ درود اسلام کے ہو، مجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (۷) بار الہا! ہر اس نذر کے لئے جو میں نے مانی ہو، ہر اس وعدہ کی نسبت جو میں نے کیا ہو اور ہر اس عہد و پیمان کی بابت جو میں نے باندھا ہو پھر کسی ایک کو بھی تیرے لئے پوران کیا ہو مجھ سے غفو و خکشش کا خواتینگار ہوں۔

(۸) اور تیرے بندوں کے ان حقوق و مظالم کی بابت جو مجھ پر عائد ہوتے ہیں مجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے بندوں میں سے جس بندے کا اور تیری کنیزوں میں سے جس کنیز کا کوئی حق مجھ پر ہو، اس طرح کہ خود اس کی ذات یا اس کی عزت یا اس کے مال یا اس کے اہل و اولاد کی نسبت میں مظلوم کا مرکب ہوا ہوں یا غیبیت کے ذریعہ اس کی بدگوئی کی ہو یا (اپنے ذاتی) رجحان یا کسی خواہش یا رغبت یا خود پسندی یا ریا، یا عصیت سے اس پر ناجائز و بااؤذالا ہو چاہے وہ غائب ہو یا حاضر، زندہ ہو یا مر گیا

وَالْتَّحْلُلُ مِنْهُ (٩) فَأَسْأَلُكَ يَا مَنْ يَمْلِكُ الْحَاجَاتِ وَهِيَ مُسْتَجِيَّةٌ
 لِمَشِيَّهِ وَمُسْرِعَةٌ إِلَى إِرَادَتِهِ أَنْ تُصْلَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَإِلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْ
 تُرْضِيَّهُ عَنِّي بِمَا شِئْتَ وَتَهَبَ لِي مِنْ عِنْدِكَ رَحْمَةً إِنَّهُ لَا تَنْقُضُكَ
 الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَنْضُرُكَ الْمَوْهَبَةُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٠) اللَّهُمَّ أُولَئِنِي
 كُلُّ يَوْمِ الثَّنْيِ بِعَمَّتِينِ مِنْكَ ثَنْتِينِ سَعَادَةً فِي أَوَّلِهِ بِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً فِي
 اخِرِهِ بِمَغْفِرَتِكَ يَا مَنْ هُوَ إِلَهٌ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ سِوَاهُ.



Presented by: jafrilibrary.com

ہو۔ اور اب اس کا حق ادا کرنا یا اسے بھل کر انامیرے دسترس سے باہر اور میری طاقت سے بالا ہو۔

(۹) تو اے وہ جو حاجتوں کے برلانے پر قادر ہے اور وہ حاجتیں اس کی مشیت کے زیر فرمان دراس کے ارادہ کی جانب تیری سے بڑھتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائے اور ایسے شخص کو جس طرح تو چاہے مجھ سے راضی کر دے اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا بلاشبہ مغفرت و آمرزش سے تیرے یہاں کوئی کمی نہیں ہوتی اور نہ بخشش و عطا سے تجھے کوئی نقصان بیٹھ سکتا ہے اسے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۱۰) بار الہا! تو مجھے دشنبہ کے دن اپنی جانب سے دفعتیں مرحمت فرم۔ ایک یہ کہ اس دن کے ابتدائی حصہ میں تیری اطاعت کے ذریعہ سعادت حاصل ہو اور دوسرے یہ کہ اس کے آخری حصہ میں تیری مغفرت کے باعث نعمت سے بہرہ مند ہوں۔ اے وہ کہ وہی معبد ہے اور اس کے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔

Presented by: jafrilibrary.com

(٦٣) دُعَاءُ يَوْمِ الْثَلَاثَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (١) الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِهِ
 كَمَا يَشَاءُ حَمْدًا كَثِيرًا (٢) وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ نَفْسِي (إنَّ النَّفْسَ
 لَا مَارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَارَ حَمْ رَبِّي) (٣) وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الَّذِي
 يَزِيدُنِي ذَنْبًا إِلَى ذَنْبِي (٤) وَأَخْتَرُ بِهِ مِنْ كُلِّ جَبَارٍ فَاجِرٍ وَسُلْطَانٍ جَائِرٍ
 وَعَدُوًّا قَاهِرٍ (٥) اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ جُنْدِكَ فَإِنَّ جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُونَ
 وَاجْعَلْنِي مِنْ حِزْبِكَ فَإِنَّ حِزْبَكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَاجْعَلْنِي :
 أُولَائِكَ فَإِنَّ أُولَائِكَ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ (٦) اللَّهُمَّ
 أَصْلِحْ لِي دِينِي فَإِنَّهُ عِصْمَةُ أُمْرِي وَاصْلِحْ لِي ءَاخِرَتِي فَإِنَّهَا دَارُ مَقْرَبِي
 إِلَيْهَا مِنْ مُجَاوِرَةِ اللَّنَامِ مَفْرَبِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَ
 الْوَفَادَةَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍ (٧) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ وَ
 تَمَامِ عِدَّةِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى ءَالِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ اٰ
 وَهَبْ لِي فِي الْثُلَاثَاءِ ثَلَاثَاءً (٨) لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا غَمَّا إِلَّا
 أَذْهَبْتَهُ وَلَا عَذْوًا إِلَّا دَفَعْتَهُ بِسْمِ اللَّهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ
 وَالسَّمَاءِ (٩) أَسْتَدْفِعُ كُلَّ مَكْرُوهٍ أَوْلَهُ سَخْطُهُ وَأَسْتَجْلِبُ كُلَّ مَخْبُونٍ
 أَوْلَهُ رِضاً فَأَخْتِمُ لِي مِنْكَ بِالْغُفْرَانِ يَا وَلَيِّ الْإِخْسَانِ

۶۲۔ دعائے روزہ شنبہ

(۱) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور وہی تعریف کا حق دار اور وہی اس کا مستحق ہے۔ ایسی تعریف جو کثیر و فراوان ہو۔ (۲) اور میں اپنے ضمیر کی برائی سے اس کے دامن میں پناہ مانگتا ہوں۔ اور بے شک نفس بہت زیادہ برائی پر ایجاد نہیں والا ہے مگر یہ کہ حیرا پروردگار حرم کرے۔ (۳) اور میں اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اس شیطان کے شر و فساد سے پناہ چاہتا ہوں جو میرے لئے گناہ پر گناہ بڑھاتا جا رہا ہے۔ (۴) اور میں ہر سر کش، بیدکار اور خالم بادشاہ اور چیزہ دست دشمن سے اس کے دامن حمایت میں پناہ گزین ہوں۔ (۵) بار البا! مجھے اپنے لشکر میں قرار دے کیونکہ تیر انکھر ہی غالب و فتح مند ہے۔ اور مجھے اپنے گروہ میں قرار دے کیونکہ تیر اگر وہ ہی ہر لحاظ سے بہتری پانے والا ہے۔ اور مجھے اپنے دوستوں میں سے قرار دے کیونکہ تیرے دوستوں کوئی اندیشہ ہوتا ہے اور نہ وہ افسر وہ غلکیں ہوتے ہیں۔ (۶) اے اللہ! میرے لئے میرے دین آئات کر دے اس لئے کہ وہ میرے ہر معاملہ میں حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور میری آخرت کو بھی سنوار دے کیونکہ وہ محرومی مستقل منزل اور دلی و فروہ مایلو گوں سے (پیچھا چڑرا کر) نکل بھاگنے کی جگہ ہے۔ اور میری زندگی کو ہر نیکی میں اضافہ کا باعث اور میری موت کو ہر رُغ و تکلیف سے راحت و سکون کا ذریعہ قرار دے۔

(۷) اے اللہ! محمد ﷺ جو نبیوں کے خاتم اور پیغمبروں کے سلسلہ کے فرد آخر ہیں، ان پر اور ان کی پاک پاکیزہ آل اور برگزیدہ اصحاب پر رحمت نازل فرماؤ اور مجھے اس روزہ شنبہ میں تین چیزوں عطا فرم۔ (۸) وہ یہ کہ میرے کسی گناہ کو باقی نہ رہنے والے مگر یہ کہ اسے بخش دے۔ اور نہ کسی غم کو مگر یہ کہ اسے بر طرف کر دے۔ اور نہ کسی دشمن کو مگر یہ کہ اسے دور کر دے۔ بسم اللہ کے واسطے سے جو (اللہ تعالیٰ کے) تمام ناموں میں سے بہتر نام (پر مشتمل) ہے اور اللہ کے نام کے واسطے سے جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے۔ (۹) میں تمام ناپسندیدہ چیزوں کا دفعیہ چاہتا ہوں۔ جن میں اول درجہ پر اس کی ناراضی ہے اور تمام پسندیدہ چیزوں کو سمیٹ لینا چاہتا ہوں۔ جن میں سب سے مقدم اس کی رضا مندی ہے۔ اے فضلہ احسان کے مالک تو اپنی جانب سے میرا خاتمہ بخشش و مغفرت پر فرم۔

(٦٥) دُعَاءُ يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَ النَّوْمَ سُبَاتًا وَ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا
 (٢) لَكَ الْحَمْدُ أَنْ بَعْثَتَنِي مِنْ مَرْقَدِي وَ لَوْ شَتَّتَ جَعْلَتَهُ سَرْمَدًا حَمْدًا
 دَائِمًا لَا يَنْقَطِعُ أَبَدًا وَ لَا يُخْصِي لَهُ الْخَلَائِقُ عَدَدًا (٣) اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 أَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّيْتَ وَ قَدَرْتَ وَ قَضَيْتَ وَ أَمَتَّ وَ أَخْيَيْتَ وَ أَمْرَضْتَ وَ
 شَفَيْتَ وَ عَافَيْتَ وَ أَبْلَيْتَ وَ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ وَ عَلَى الْمُلْكِ
 اخْتَوَيْتَ (٤) أَذْغُوكَ دُعَاءَنِي مِنْ ضَعْفَتْ وَ سِيلَتْهُ وَ انْقَطَعَتْ حِيلَتْهُ وَ اقْتَرَبَ
 أَجْلُهُ وَ تَدَانَى فِي الدُّنْيَا أَمْلَهُ وَ اشْتَدَّ إِلَى رَحْمَتِكَ فَاقْتَهَ وَ عَظَمْتَ
 لِتَفْرِيظِهِ حَسْرَتْهُ وَ كَثُرَتْ زَلْتْهُ وَ عَشْرَتْهُ وَ خَلَصْتَ لِوَجْهِكَ تَوْبَتْهُ (٥)
 فَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ
 وَ أَرْزَقْنِي شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِلَهُ وَ لَا تَخْرُونِي صُحْبَتْهُ إِنَّكَ
 أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٦) اللَّهُمَّ افْضِ لِي فِي الْأَرْبَعَاءِ أَرْبَعًا : اجْعَلْ قُوَّتِي
 فِي طَاعَتِكَ وَ نَشَاطِي فِي عِبَادَتِكَ وَ رَغْبَتِي فِي ثَوَابِكَ وَ رَهْدِي
 يُوجِبُ لِي أَلِيمَ عِقَابِكَ إِنَّكَ لَطِيفٌ لِمَا تَشَاءُ.



۶۵۔ دعائے روز چہارشنبہ۔

(۱) تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے رات کو پر وہ بنایا اور نیند کو آرام و راحت کا ذریعہ اور دن کو حرکت و عمل کے لئے قرار دیا۔ (۲) تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے کہ تو نے مجھے میری خواب گاہ سے زندہ اور سلامت اٹھایا۔ اور اگر تو چاہتا تو اسے دلگی خواب گاہ بنادیتا۔ اسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ رہے، جس کا سلسلہ قطع نہ ہوا ورنہ مخلوق اس کی گنتی کا شمار کر سکے۔ (۳) بار الہا! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے کہ تو نے پیدا کیا تو ہر لحاظ سے درست پیدا کیا۔ اندازہ مقرر کیا اور حکم نافذ کیا، موت دی اور زندہ کیا۔ پیارہ لا اور شفای بھی بخشی۔ عافیت دی اور بنتا بھی کیا۔ اور تو عرش پر مستمکن ہے اور ملک پر چھا گیا۔

(۴) میں تجھ سے دعا مانگنے میں اس شخص کا طرزِ عمل اختیار کرتا ہوں جس کا وسیلہ کمزور، چارہ کا ختم اور موت کا ہنگامہ نزدیک ہو۔ دنیا میں اس کی امیدوں کا دامن چکا ہوا اور تیری رحمت کی جانب اس کی احتیاج شدید ہوا اور اپنی کوتا ہیوں کی وجہ سے اسے بڑی حسرت اور اس کی فرشتوں اور خطاؤں کی کثرت ہوا اور تیری بارگاہ میں صدق نیت سے اس کی توبہ ہو چکی ہو۔ (۵) تواب خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی شفاعت فحیسب کر اور مجھے ان کی ہم نیشنی سے محروم نہ کر۔ اس لئے کہ تو تمام حرم کرنے والوں سے زیادہ حرم کرنے والا ہے۔

(۶) بار الہا! اس روز چہارشنبہ میں میری چار حاجیں پوری کر دے۔ یہ کہ اطمینان ہو تو تیری فرمانبرداری میں۔ سرور ہو تو تیری عبادت میں، خواہش ہو تو تیرے ثواب کی جانب اور کفارہ کشی ہو تو ان چیزوں سے جو تیرے دروناک عذاب کا باعث ہیں۔ بے شک تو جس چیز کے لئے چاہے اپنے لطف کو کار فرماتا ہے۔



(٢٦) دُعَاءُ يَوْمِ الْخَمِيسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ

مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهِ وَكَسَانِي ضِيَاءَهُ وَءَاتَانِي نِعْمَتَهُ (٢) اللَّهُمَّ فَكَمَا أَبْقَيْتَنِي
لَهُ فَأَبْقِنِي لِأَمْثَالِهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَءَاهِ وَلَا تَفْجَعْنِي فِيهِ وَفِي
غَيْرِهِ مِنَ الْلَّيَالِي وَالْأَيَامِ بِإِرْتِكَابِ الْمَحَارِمِ وَأَكْتِسَابِ الْمَأْثَمِ وَأَرْزُقْنِي
خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا فِيهِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَاضْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرًّا مَا فِيهِ وَشَرًّا
مَا بَعْدَهُ (٣) اللَّهُمَّ إِنِّي بِذِمَّةِ الإِسْلَامِ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ وَبِحُرْمَةِ الْقُرْءَانِ
أَغْتَمِدُ عَلَيْكَ وَبِمُحَمَّدٍ الْمُضْطَفِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَاهِ إِلَيْهِ أَسْتَشْفَعُ
لَدِينِكَ فَاغْرِفْ اللَّهُمَّ ذَمَّتِي الَّتِي رَجُوتُ بِهَا قَضَاءَ حَاجَتِي يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ (٤) اللَّهُمَّ افْضِ لِي فِي الْخَمِيسِ خَمْسًا لَا يَتَسْعُ لَهَا إِلَّا
كَرْمُكَ وَلَا يَطِيقُهَا إِلَّا نِعْمَكَ : سَلَامَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَ
عِبَادَةً أَسْتَحْقُ بِهَا جَزِيلًا مَثُوبَتِكَ وَسَعَةً فِي الْحَالِ مِنَ الرِّزْقِ الْحَالَلِ وَ
أَنْ تُؤْمِنَنِي فِي مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِأَمْنِكَ وَتَجْعَلَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْهُمُومِ
الْغُمُومِ فِي حِضْنِكَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَءَاهِ وَاجْعَلْ تَوْسِلِي بِهِ شَانِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَافِعًا إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.



۶۶۔ دعائے روزِ پیششنبہ

(۱) سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی قدرت سے اندر یہی رات کو رخت کیا اور اپنی رحمت سے روشن دن نکالا اور اس کی روشنی کا زر تار جامد مجھے پہنایا اور اس کی نعمت سے بہرہ مند کیا۔ (۲) بار الہا! جس طرح تو نے اس دن کے لئے مجھے باقی رکھا اسی طرح اس جیسے دوسرے دنوں کے لئے زندہ رکھ۔ اور اپنے پیغمبر محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرم اور اس دن میں اور اس کے علاوہ اور راتوں اور دنوں میں حرام امور کے بجالانے اور گناہ و معاصی کے ارتکاب کرنے سے رنجیدہ خاطر نہ کر۔ اور مجھے اس دن کی بھلانی اور جو اس کے بعد ہے اس کی بھلانی عطا کر۔ اور اس دن کی برائی اور جو کچھ اس دن میں ہے اس کی برائی اور جو اس کے بعد ہے اس کی برائی مجھ سے دور کرو۔

(۳) اے اللہ! میں اسلام کے عہدو پیمان کے ذریعہ مجھے توسل چاہتا ہوں اور قرآن کی عزت و حرمت کے واسطے سے مجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ویسا سے تیری بارگاہ میں شفاعت کا طلب گار ہوں۔ تو اے میرے معبود! میرے اس عہدو پیمان پر نظر کر جس کے ویسا سے حاجت برآری کا امیدوار ہوں۔ اے حرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ حرم کرنے والے۔

(۴) بار الہا! اس روزِ پیششنبہ میں میری پانچ حاجیں برلا جن کی سماں تیرے ہی دامن کرم میں ہے اور تیری ہی نعمتوں کی فراوانی ان کی متحمل ہو سکتی ہے۔ ایسی سلامتی دے جس سے تیری فرمانبرداری کی قوت حاصل کر سکوں۔ ایسی توفیق عبادت دے جس سے تیرے ثواب عظیم کا مستحق قرار پاؤ۔ اور سر دست رزق حلال کی فراوانی اور خوف و خطر کے موقع پر اپنے امن کے ذریعہ مطمین کر دے اور غنوں اور فکر و کے تہجوم سے اپنی پناہ میں رکھ۔ محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرم اور ان سے میرے توسل کو قیامت کے دن سفارش کرنے والا، نفع بخشے والا قزادے۔ بیکث تو حرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ حرم کرنے والا ہے۔

(٦٧) دُعَاءُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَوَّلِ قَبْلَ الْإِنْشَاءِ وَالْإِخْيَاءِ وَالآخِرِ بَعْدَ فَنَاءِ
الْأَشْيَاءِ الْعَلِيمِ الَّذِي لَا يُنْسِي مَنْ ذَكَرَهُ وَلَا يُقْصُّ مَنْ شَكَرَهُ وَلَا يُخْبِطُ
مَنْ دَعَاهُ وَلَا يُقْطِعُ رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ (٢) اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهِدُكَ وَكَفِيْ
شَهِيداً وَأَشْهِدُ جَمِيعَ مَلَائِكَتِكَ وَسُكَّانَ سَمَاوَاتِكَ وَحَمْلَةَ عَرْضِ
وَمَنْ بَعَثْتَ مِنْ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَنْشَاثَ مِنْ أَصْنَافِ خَلْقِكَ أَنِّي
أَشْهُدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَا عَدِيلَ
وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيلَ وَأَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَءَالَّهِ عَبْدَكَ
وَرَسُولَكَ أَدْى مَا حَمَلْتَهُ إِلَى الْعِبَادِ وَجَاهَدَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ
وَأَنَّهُ بَشَّرَ بِمَا هُوَ حَقٌّ مِنَ الثَّوَابِ وَأَنْذَرَ بِمَا هُوَ صَدْقٌ مِنَ الْعِقَابِ (٣)
الَّهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى دِينِكَ مَا أَحْيَيْتَنِي وَلَا تُزْغِنْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ
لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَابُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَءَالُ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِي مِنْ أَتْبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِ وَوَفْقَنِي لِأَدَاءِ فَرْضِ
الْجُمُعَاتِ وَمَا أُوْجِبَتْ عَلَيَّ فِيهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَفَسَّمْتْ لِأَهْلِهَا مِنَ
الْعَطَاءِ فِي يَوْمِ الْجَزَاءِ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

۶۷۔ دعائے روز جمعہ

(۱) تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو پیدا کرنے اور زندگی بخشے سے پہلے موجود تھا اور تمام چیزوں کے فنا ہونے کے بعد باقی رہے گا۔ وہ ایسا علم والا ہے کہ جو اسے یاد رکھے اسے بھوتا نہیں جو اس کا شکر ادا کرے اس کے بیہاں کی نہیں ہونے دیتا۔ جو اسے پکارے اسے محروم نہیں کرتا۔ جو اس سے میدر کھے اس کی امید نہیں توڑتا۔ (۲) بار الہا! میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور تو گواہ ہونے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔ اور تیرے تمام فرشتوں اور تیرے آسمانوں میں بننے والوں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں در تیرے فرستادہ نبیوں اور رسولوں اور تیری پیغمبر کی ہوئی قسم کی مخلوقات کو اپنی گواہی پر گواہ کرتا ہوں کہ تو ی مسحود ہے اور تیرے علاوہ کوئی مسحود نہیں۔ تو وحدہ لاشریلہ^{Presented by: jafrilibrary.com} تیرے حاضر کوئی ہمسر نہیں ہے۔ تیرے قول میں نہ وعدہ خلافی ہوتی ہے اور نہ کوئی تبدیلی۔ اور یہ کہ محمد ﷺ تیرے حاضر میں نہیں اور رسول ہیں۔ جن چیزوں کی ذمہ داری تو نے ان پر عائد کی وہ بندوں تک پہنچا دیں۔ انہوں نے خدائے بزرگ و برتر کی راہ میں جہاد کر کے حق جہاد ادا کیا اور صحیح صحیح ثواب کی خوبخبری دی اور واقعی عذاب سے ڈرایا۔

(۳) بار الہا! جب تک تو مجھے زندہ رکھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھا اور جب کہ تو نے مجھے ہدایت کر دی تو میرے دل کو بے راہ نہ ہونے دے اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ پیشک تو ہی (غنوں کا) بخشے والا ہے۔ محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمادا اور ہمیں ان کے اتباع اور ان کی جماعت میں قرار دے اور ان کے گروہ میں محسوس فرمادا اور نماز جمعہ کے فریضہ اور اس دن کی دوسری عبادتوں کے بجالانے اور ان فرائض پر عمل کرنے والوں پر قیامت کے دن جو عطا کیں تو نے تقسیم کی ہیں انھیں حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمابے شک تو صاحب اقتدار اور حکمت والا ہے۔



(٦٨) دُعَاءُ يَوْمِ السَّبْتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) بِسْمِ اللَّهِ كَلِمَةِ الْمُغْتَصِمِينَ وَ مَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِينَ وَ أَغُوذُ بِاللهِ تَعَالَى مِنْ جُوْرِ الْجَائِرِينَ وَ كَيْدِ الْحَاسِدِينَ وَ بَعْضِ الظَّالِمِينَ وَ أَخْمَدُ فَرْقَ حَمْدِ الْحَامِدِينَ (٢) اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ بِالشَّرِيكِ وَ الْمَلِكُ بِلَا شَرِيكٍ لَا تُضَادُ فِي حُكْمِكَ وَ لَا تُنَازَعُ فِي مُلْكِكَ (٣) أَنَا أَنْ تُصْلِيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ إِلَيْهِ عِنْدَكَ وَ رَسُولَكَ وَ أَنْ تُوزَعَ عَنِّي مِنْ شُكُرِ نَعْمَاكَ مَا تَبَلَّغُ بِي غَايَةِ رِضاكَ وَ أَنْ تُعِينَنِي عَلَى طَاعَتِكَ وَ لِزَ عِبَادَتِكَ وَ اسْتِحْقَاقِ مُثُوبَتِكَ بِلُطْفِ عِنَاتِكَ وَ تَرْحَمَنِي بِصَدَّى مَعَاصِيكَ مَا أَخْيَيْتَنِي وَ تُوفِّقَنِي لِمَا يَنْفَعُنِي مَا أَبْقَيْتَنِي وَ أَنْ تَشْرِبِ كِتَابِكَ صَدْرِي وَ تَحْكُمَ بِتَلاوَتِهِ وَ زُرِي وَ تَمْنَحَنِي السَّلَامَةَ فِي دِينِي وَ نَفْسِي وَ لَا تُوْجِنْ بِي أَهْلَ أَنْسِي وَ تُتَمَّ إِحْسَانَكَ فِيمَا بَقَى مِنْ عُمُرِي كَمَا أَخْسَنْتَ فِيمَا مَضَى مِنْهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



۶۸۔ دعائے روز شنبہ

(۱) مدد اللہ تعالیٰ کے نام سے جو خاطلت چاہئے والوں کا کلمہ کلام اور پناہ ڈھونڈنے والوں کا ورد زبان ہے۔ اور خداوند تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں تم گاروں کی ستم رانی، حاسدوں کی فریب کاری اور طالبوں کے ظلم ناروا سے میں اس کی حمد کرتا ہوں (اور سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کی حمد کو) تمام حمد کرنے والوں کی حمد پر فویت دے۔

(۲) بار الہا ا تو ایک اکیلا ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور بغیر کسی کے مالک بنائے تو مالک و فرمازدا ہے۔ تیرے حکم کے آگے کوئی روک کھوئی نہیں کی جاسکتی اور نہ تیری سلطنت و فرمازداوی میں مجھ سے نکلی جاسکتی ہے۔

(۳) میں مجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے عبد خاص اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرماؤ را پنی نعمتوں پر ایسا شکر میرے دل میں ڈال دے جس سے تو اپنی خوشنودی کی آخری حد تک مجھے پہنچا دے۔ اور اپنی نظر عنایت سے اطاعت، عبادت کی پابندی اور ثواب کا استحقاق حاصل کرنے میں میری مدد فرمائے اور جب تک مجھے زندہ رکھے گناہوں سے باز رکھنے میں مجھ پر رحم کرے۔ اور جب تک مجھے باقی رکھے ان چیزوں کی توفیق دے جو میرے لئے سو دمند ہوں اور اپنی کتاب کے ذریعہ میرا سینہ کھول دے اور اس کی تلاوت کے وسیلہ سے میرے گناہ چھانت سے اور جان و ایمان کی سلامتی عطا فرمائے اور میرے دوستوں کو (میرے گناہوں کے باعث) دھشت میں نہ ڈالے اور جس طرح میری گرشتنہ زندگی میں احسانات کے ہیں اسی طرح بقیہ زندگی میں مجھ پر اپنے احسانات کی تکمیل فرمائے۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔



الْمُنَاجَاةُ الْخَمْسَ عَشَرَةً مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ السَّاجِدِينَ (ع)

(٦٩) الْمُنَاجَاةُ الْأُولَى مُنَاجَاةُ التَّائِبِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي أَبْسَطْنِي الْخَطَايا ثُوبَ مَذْلُومِي وَجَلَّنِي التَّبَاغُدُ :

لِبَاسِ مَسْكَنِي وَأَمَاتِ قَلْبِي عَظِيمُ جِنَانِي فَأَخِيهِ بِتَوْبَةٍ مُنْكَ يَا أَمْلِي
بُغْيَتِي وَيَا سُؤْلِي وَمُنْيَتِي فَوَاعِزُكَ مَا أَجِدُ لِذُنُوبِي سِواكَ غَافِرًا وَ
أَرَى لِكَسْرِي عَيْرَكَ جَابِرًا وَقَدْ خَضَعْتُ إِلَيْكَ وَعَنَوْتُ بِالإِسْكَانِ
لِذِنِكَ فَإِنْ طَرَدْتَنِي مِنْ بَابِكَ فِيمَنْ أَلْوَذُ وَإِنْ رَدَدْتَنِي عَنْ جَنَابِكَ
فِيمَنْ أَغْوَذُ فَوَأَسْفَاهُ مِنْ خَجْلِي وَفَتْحِاحِي وَالْهَفَاهَةِ مِنْ سُوءِ عَمَلي
وَاجْتِراحي (٢) أَسْأَلُكَ يَا غَافِرِ الذَّنْبِ الْكَبِيرِ وَيَا جَابِرِ الْعَظِيمِ الْكَسِيرِ
أَنْ تَهَبَ لِي مُوبِقاتِ الْجَرَآئِرِ وَتَسْتَرَ عَلَيَّ فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ وَ
لَا تُخْلِنِي فِي مَشْهِدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ وَغَفْرِكَ وَلَا تُغْرِنِي مِنْ
جَمِيلِ صَفْحِكَ وَسَرِّكَ (٣) إِلَهِي ظَلَّلَ عَلَيَّ ذُنُوبِي غَمَامَ رَحْمَتِكَ
وَأَرْسَلْ عَلَيَّ عُيُوبِي سَحَابَ رَأْفِتِكَ (٤) إِلَهِي هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ الْأَبْقُ إِلَّا
إِلَى مَوْلَاهُ أَمْ هَلْ يُجِرُّهُ مِنْ سَخْطِهِ أَحَدٌ سِواهُ (٥) إِلَهِي إِنْ كَانَ النَّدْمُ
عَلَى الذَّنْبِ تَوْبَةً فَإِنِي وَعِزِّتُكَ مِنَ النَّادِمِينَ وَإِنْ كَانَ الْإِسْتِغْفارُ مِنْ

امام زین العابدین علیہ السلام کی ۱۵ مناجاتیں

۶۹۔ مناجات اول: توبہ کرنے والوں کی مناجات

بختی وائل مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا! میری خطاؤں نے مجھ کو ذلت کا بس پہنادیا ہے اور مجھ سے دوری نے مجھ پر بے نوالی کا بس ڈال دیا ہے اور میرے عظیم گناہوں نے میرے دل کو مردہ کر دیا ہے، تو تو اسے زندہ کر دے اپنی توبہ کے ذریحہ اے میری امید اے میرے تقصود اے میرے مطلوب اے میری تنسا! تیری عزت کی قسم میں اپنے گناہوں کے لیے تیرے علاوہ کسی کو بختی والا نہیں پاتا ہوں اور اپنی شکستگی کا تیرے علاوہ کوئی جوڑنے والا نہیں دیکھتا ہوں اور میں توبہ کے ساتھ تیری درگاہ میں خصوص کے ساتھ آیا ہوں اور ذلت کے ساتھ تیری درگاہ میں آیا ہوں پس اگر تو مجھ کو اپنے دروازہ سے ہٹا دے تو کس کی پناہ لوں گا اور اگر تو نے مجھ کو اپنی درگاہ سے لوٹا دیا تو کس کی پناہ میں رہوں گا، ہائے افسوس میری شرمندی اور میری رسوانی اور ہائے افسوس میرے عمل اور کردار کی خرابی۔

(۲) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے برے گناہوں کے بختی وائل اے ثوٹی ہڈی کے جوڑنے والے تو میرے مہلک گناہوں کو بخش دے، اور میرے پوشیدہ رسا کرنے والے گناہوں کو چھپا دے اور عرصہ قیامت میں اپنی معافی اور بخشش کی ہٹنگ سے جدا نہ کرو جو محروم نہ کراپنی پر دہ پوشی اور جہنم پوشی سے۔ (۳) خدا! میرے گناہوں پر اپنے رحمت کے بادل کا سایہ کر دے اور میرے یوب پر اپنی رحمت کے بادل نازل کر، (۴) خدا! کیا بھاگا ہو اغلام اپنے ماں کے علاوہ کسی کے پاس لوٹتا ہے یا اس کے ماں کے غصہ و غصب سے اس کے علاوہ کوئی بچائے گا۔

(۵) خدا! اگر گناہ پر شرمندگی کا نام توبہ ہے تو میں تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں

الخطىءة حطة فإني لك من المستغفرين لك الغتبى حتى ترضى (٦)
 إلهي بقدرتك على تب على وبحلنك عنى اغف عنى و
 بى ارفع بي (٧) إلهي أنت الذى فتحت لعبادك بابا إلى عفو
 سميته التوبة فقلت: ﴿توبوا إلى الله توبة نصوح﴾ فما عذر من أ
 دخول الباب بعد فتحة (٨) إلهي إن كان قبح الذنب من عبد
 فليحسن العفو من عندك (٩) إلهي ما أنا بأول من عصاك
 عليه وتعرض لمعرفتك فجئت عليه يا مجيب المضطر يا كاف
 الضر يا عظيم البر يا علیما بما في السر يا جميل الستر
 بجودك وكرمك إليك وتوسلت بجنابك وترحمك لذنك
 فاستجب دعائي ولا تخيب فيك رجائي وتقبل توبتي وكفر خطئتي
 بمنك ورحمتك يا أرحم الراحمين.



مندہ ہونے والوں میں ہوں اور اگر گناہ سے استغفار سب محو گناہ ہے تو میں تجھ سے استغفار کرنے اور میں ہوں، تیرے لئے سزاوار ہے کہ تو عتاب کرے، یہاں تک کہ تراضی ہو جائے۔
 (۶) خدا یا اپنی قدرت کی وجہ سے میری توبہ قبول کر لے اور اپنے علم کے ذریعہ مجھ کو معاف دے اور اپنے علم کے ساتھ مجھ پر مہربانی کر۔

(۷) خدا یا! تو ہی وہ ہے جس نے بندوں کے لیے اپنی معافی کا دروازہ کھولا ہے جس کا نام "توبہ رکھا ہے تو نے کہا ہے" اللہ کی طرف توبہ کرو پاک و پاکیزہ توبہ" تو اس کے لیے کیا عذر ہے جو اڑھلنے کے بعد اس میں داخل ہونے سے غافل رہے۔
 (۸) خدا یا! اگر تیرے بندہ کا گناہ قبیح ہے تو تیری معافی کو حسین ہونا چاہیے۔

(۹) خدا یا میں پہلا بندہ نہیں ہوں، جس نے تیری نافرمانی کی اور تو نے توبہ کو قبول کیا یا تیری بارگاہ کرم میں آیا اور تو نے احسان کیا، اے مغضطرب اور پریشانی کی آواز کے فریدارس، اے پریشانی کو دور کرنے والے اے بہترین نیکی والے اے بندوں کے راز کو جانتے والے اے بہترین پردہ پوش میں تجھ سے شفاعت چاہتا ہوں تیرے فضل و کرم سے اور میں نے توسل کیا ہے تیری بارگاہ میں اور تیرے رحم سے پس تو میری دعا کو قبول کر، اور میری امید کو محروم نہ کر اور میری توبہ کو قبول کر اور اپنے احسان اور کرم سے بکیری غلطی کو ختم کر دے، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔



(٧) الْمُنَاجَاةُ الثَّانِيَةُ مُنَاجَاةُ الشَّاكِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (١) إِلَهِي إِلَيْكَ أَشْكُو نَفْسًا بِالسُّوْ
 أَمَارَةً وَإِلَى الْخَطِيئَةِ مُبَادِرَةً وَبِمَعَاصِيكَ مُولَعَةً وَلِسَخْطِكَ مُتَعَزِّزٌ .
 تَسْلُكُ بِي مَسَالِكَ الْمَهَالِكَ وَتَجْعَلُنِي عِنْدَكَ أَهْوَانَ هَالِكِ كَثِيرَةً
 الْعِلَلِ طَوِيلَةً الْأَمْلِ إِنْ مَسَهَا الشَّرُّ تَجْزَعُ وَإِنْ مَسَهَا الْخَيْرُ تَمْنَعُ مِيَالَةً
 إِلَى الْلَّعِبِ وَالْهَوِي مَمْلُوَةً بِالْغَفْلَةِ وَالسَّهْوِ تُسْرِعُ بِي إِلَى الْحَوْبَةِ وَ
 تُسْوِقُنِي بِالْتَّوْبَةِ (٢) إِلَهِي أَشْكُو إِلَيْكَ عَدُوًا يُضْلِلُنِي وَشَيْطَانًا يُغَوِّبِنِي
 فَذَدْ مَلَأَ بِالْوَسَاسِ صَدَرِي وَأَحْاطَتْ هَوَاجِسُهُ بِقَلْبِي يُعَاضِدُ لَيْ الْهَوِي
 وَيُرَيِّنُ لِي حُبَ الدُّنْيَا وَيَحْوِلُ بِيَهُ (٣) إِلَهِي
 إِلَيْكَ أَشْكُو قَلْبًا قَاسِيًّا مَعَ الْوَسَاسِ مُتَقَلِّبًا وَبِالرَّيْنِ وَالْطَّبَعِ مُتَلَبِّسًا وَ
 عَيْنًا غَنِيَ الْبَكَاءَ مِنْ خُوفِكَ جَامِدَةً وَإِلَى مَاتَسْرُهَا طَامِحةً (٤) إِلَهِي
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِقُدْرَتِكَ وَلَا نَجَاهَةَ لِي مِنْ مَكَارِهِ الدُّنْيَا إِلَّا
 بِعِصْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ بِبَلَاغَةِ حِكْمَتِكَ وَنَفَادِ مِشِيتِكَ أَنْ لَا تَجْعَلُنِي
 لِغَيْرِ جُودِكَ مُتَعَرِّضًا وَلَا تُصِيرْنِي لِلْفِتَنِ غَرَضًا وَكُنْ لِي عَلَى الْأَعْدَاءِ
 نَاصِرًا وَعَلَى الْمَخَازِي وَالْغُيُوبِ سَاتِرًا وَمِنَ الْبَلَايَا وَاقِيًّا وَعَنِ
 الْمَعَاصِي عَاصِمًا بِرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

۴۰۔ مناجات دوم: شکایت کرنے والوں کی مناجات

بخششے والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا! میں تجھ سے شکایت کرتا ہوں اس نفس کی جو برائی کا حکم دینے والا ہے اور گناہ کی ف جلدی کرنے والا ہے اور تیری نافرمانی پر یحودی یعنی ناراضگی پر برا بر تیار ہے اور مجھ کو ابر ہلاکت کی را ہوں پر کھینچ رہا ہے اور مجھ کو بنا رہا ہے تیرے نزدیک بدترین ہلاک ہونے والوں میں بہت زیادہ بیماری والا ہے اور دنیا کی لائچ میں بہت دراز ہے اگر اس کو برائی ملتی ہے تو جزع و فزع کرتا ہے اور اگر اس کو نیکی پہنچتی ہے تو روک دیتا ہے لہو و لعب کی طرف مائل ہے غلط اور سہو سے بھرا ہوا وہ مجھ کو ہلاکت کی طرف کھینچتا ہے اور توبہ میں تاخیر کرتا ہے، (۲) خدا! میں تیری طرف شکایت کرتا ہوں اس دشمن کی جو مجھ کو گراہ کرتا ہے اور اس شیطان کی جو مجھ کو باں کی طرف لے جاتا ہے، وہ سووں سے میرا سید بھرا ہے، اور اس کے اوہام نے گھیر لیا ہے میرے دل کو وہ میری خواہیں پڑا کر مد کرتا ہے اور میرے لیے دنیا کی محنت کو زینت دیتا ہے اور میرے اور طاعت و قربت خدا کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

(۳) خدا! میں تجھ سے شکایت کرتا ہوں اس دل کی جو سخت ہے اور وہ سووں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے اور بری عادت اور خود سری سے ملبوں ہے اور اس آنکھ کی جو تیرے خوف میں رونے سے خشک ہے اور جو اس کو اچھا لگتا ہے اسی طرف انھوں جاتی ہے، (۴) خدا! کوئی قوت اور طاقت میرے لیے نہیں ہے مگر تیری قدرت سے، اور دنیا کے کمر وہاں سے نجات نہیں ہے مگر تیری حفاظت سے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری حکمت کی بلاحث سے اور تیری مشیت کے نفاذ سے کہ تو مجھ کو اپنے جود کے علاوہ کسی کے لیے طلب گارندہ بناتا اور مجھ کو فتنوں کا مقصد نہ بناتا اور میرا مددگار ہو جادشمنوں کے مقابلہ میں اور میرے عیوب اور سوائی کا چھپانے والا ہو جا اور بلاء سے بچانے والا اور گناہوں سے حفاظت رکھنے والا اپنی مہربانی اور رحمت سے، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(١٧) الْمُنَاجَاةُ الْثَالِثَةُ مُنَاجَاةُ الْخَائِفِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي أَتُرَاكَ بَعْدَ الْأَيْمَانِ بِكَ تُعَذِّبُنِي أَمْ بَعْدَ حَسِّيَّ إِيَّاكَ
 تُعَذِّبُنِي أَمْ مَعَ رَجَانِي لِرَحْمَتِكَ وَصَفْحِكَ تَخْرِمُنِي أَمْ مَعَ اسْتِجَارَتِي
 يَغْفِوْكَ تُسْلِمُنِي حَاشَا لِوْجَهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تُخَيِّبَنِي لَيْتَ شِعْرِي
 لِاللَّشْقَاءِ وَلَدَنْتِي أَمَّيْ أَمْ لِلْعَاءِ رَبِّتِي فَلَيْتَهَا لَمْ تَلْذِنِي وَلَمْ تُرْبِّنِي وَلَيْتَ
 عِلْمَتْ أَمِنْ أَهْلَ السَّعَادَةِ بِعِلْمِي وَبِقُرْبِكَ وَجُوارِكَ خَصَّضَتِي فَلَقَرَّ
 بِذِلِّكَ عَيْنِي وَتَطْمَئِنَ لَهُ نَفْسِي (٢) إِلَهِي هَلْ تُسْوُدُ وُجُوهاً خَرُثَ
 سَاجِدَةً لِعَظَمَتِكَ أَوْ تُخْرِسُ الْسِنَةَ نُطِقَتْ بِالثَّنَاءِ عَلَى مَجْدِكَ وَ
 جَلَالِكَ أَوْ تَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ انْطَوَثَ عَلَى مَحْبَبِكَ أَوْ تُصْمِمُ أَسْمَاعًا
 تَلَذُّذَثِ بِسَمَاعِ ذِكْرِكَ فِي إِرَادَتِكَ أَوْ تَغْلُلُ أَكْفَافًا رَفَعَتْهَا الْأَمَالُ
 إِلَيْكَ رَجَاءَ رَاقِتِكَ أَوْ تُعَاقِبُ أَبْدَانًا عَمِلَتْ بِطَاعَتِكَ حَتَّى نَحَلتَ فِي
 مُجَاهَدَتِكَ أَوْ تُعَذِّبُ أَرْجُلًا سَعَثَ فِي عِبَادَتِكَ (٣) إِلَهِي لَا تُغْلِقْ عَلَى
 مُوَحَّدِيكَ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَلَا تُحْجِبْ مُشْتَاقِيكَ عَنِ النَّظَرِ!
 جَمِيلِ رُؤْيَتِكَ (٤) إِلَهِي نَفْسٌ أَغْزَرْتَهَا بِتَوْحِيدِكَ كَيْفَ تُدْلِهَا بِمَهَا

۱۷۔ سوم: خوف رکھنے والوں کی مناجات

بچتے والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا یا! میں یقین کرلوں کہ ایمان لانے کے بعد بھی تو عذاب کرے گایا تیری محبت کے بعد بھی تو مجھ کو دور کر دے گایا تیری رحمت اور حجت پوشی کی امید کے بعد تو مجھ کو محروم کر دے گایا میرے تیرے عنوی کی پناہ چاہئے کے بعد بھی مجھے عقاب کے حوالہ کر دے گا!! ہرگز تیری کریم ذات سے امید نہیں کہ تو مجھ کو نا امید کرے گا کاش میں سمجھتا کہ میری ماں نے مجھ کو شقاوت کیلئے پیدا کیا ہے پر بیٹا کے لئے مجھ کو پالا ہے کاش اس نے مجھ کو نہ پیدا کیا ہوتا اور کاش مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو نے مجھ کو اس سعادت میں قرار دیا ہے اور اپنے قرب و جوار سے مخصوص کیا ہے لہے میری آنکھ کو مختنڈک ہوا اور میرا نفس مطمئن ہو۔

(۲) خدا یا کیا تو ان چیزوں کو سیاہ کرے گا جو تیری عظمت کے سامنے جدہ دری ہیں یا ان زبانوں کو ٹنگ کرے گا جو تیری بزرگی اور جلالت کے ساتھ تعریف کرتی ہیں یا ان دلوں پر مہر لگادے گا جو تیری محبت سے بھرے ہیں یا تو ان کا نوں کو بھرہ کر دے گا جو تیرے ذکر کے سنبھل کی لذت پاتے رہے تیرے ارادہ میں یا ان ہاتھوں کو باندھ دے گا جن کے تیری مہربانی کی امیدوں نے تیری طرف اٹھایا ہے یا تو عذاب کرے گا ان بدنوں پر جنہوں نے تیری اطاعت میں عمل کیا یہاں تک کہ عبادت کی کوشش میں لا غر ہو گئے یا تو عذاب کرے گا ان چیزوں پر جنہوں نے تیری بندگی کی راہ میں کوشش کی۔

(۳) خدا یا! اپنی رحمت کے دروازوں کو اقرار توحید کرنے والوں پر بندہ کر، اور اپنے مشتاق کو اپنے جمال کے مشابدہ سے نہ روک کر وہ نظر نہ کر سکے۔

(۴) اے خدا جس نفس کو تو نے اپنی توحید سے عزت دی ہے اسے کیسے اپنے فراق کی ذلت

هِجْرَانِكَ وَضَمِيرُ الْعَقْدِ عَلَى مَوْدِتِكَ كَيْفَ تُخْرِقُهُ بِحَرَارَةِ نِيرِ انْكَ
(٥) إِلَهِي أَجْرِنِي مِنْ أَلِيمِ غَضْبِكَ وَعَظِيمِ سَخْطِكَ يَا حَنَانُ يَا مَنَانُ يَا
رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا جَبَارُ يَا فَهَارُ يَا غَفَارُ يَا سَتَارُ نَجْنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ
عَذَابِ النَّارِ وَفَضِيلَةِ الْعَارِ إِذَا امْتَازَ الْأَخْيَارُ مِنَ الْأَشْرَارِ وَحَالَتِ
الْأَخْوَالُ وَهَالَتِ الْأَهْوَالُ وَقَرُبَ الْمُخْسِنُونَ وَبَعْدَ الْمُسَيَّثُونَ
﴿وَوَقَيْتُ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُنْ لَا يُظْلَمُونَ﴾.



سے ذیل کرے گا اور جس دل نے عشق و محبت کی گردہ باندھی ہے کیسے اس کو اپنی آگ کی گرفت سے جلانے گا۔

(۵) خدا یا مجھ کو اپنے دردناک عذاب اور عظیم ناراضگی سے پناہ میں لے لے اے محبت والے اے مہربانی والے اے رحمان اے رحیم اے جوڑنے والے اے تہ کرنے والے اے بخشش والے اے چھپانے والے تو مجھ کو اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے نجات دے اور عیب کی رسائی سے جب نیک گ برے لوگوں سے جدا ہوں گے اور حالات بدل جائیں گے اور خوف ظاہر ہوں گے اور نیکو کارقریب ل گے اور برے دور ہوں گے اور ہر نفس کو وہ پورا پورا ابدالہ دیا جائے گا جو کیا ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے



Presented by: jafrilibrary.com

(٢) المُنَاجَاةُ الرَّابِعَةُ مُنَاجَاةُ الرَّاجِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (١) يَا مَنْ إِذَا سَأَلَهُ عَنْدَ أَغْطَاهُ وَإِذَا أَمْلَأَ
 مَا عِنْدَهُ بَلَغَهُ مُنَاهَ وَإِذَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ قَرْبَهُ وَأَذْنَاهُ وَإِذَا جَاهَرَهُ بِالْعُضْيَانِ سَرَّ
 عَلَى ذَنْبِهِ وَغَطَاهُ وَإِذَا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ أَخْسَبَهُ وَكَفَاهُ (٢) إِلَهِي مَنْ إِنَّذِي نَزَّ
 بِكَ مُلْتَمِسًا قِرَاكَ فَمَا قَرِيبَهُ وَمَنْ إِنَّذِي أَنَا خَبِيرًا بِإِبَاكَ مُرْتَجِيًا نَدَاكَ فَمَا
 أَوْلَيْتَهُ أَيْ حُسْنٍ أَنْ أَرْجِعَ عَنْ بِإِبَاكَ بِالْخَيْرِيَّةِ مَضْرُوفًا وَلَمْسَتْ أَغْرِفَ سِوا
 مَوْلَى بِالْإِحْسَانِ مُؤْصُوفًا كَيْفَ أَرْجُو غَيْرَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِكَ وَ
 أَوْمَلُ سِواكَ وَالْخَلْقَ وَالْأَمْرَ لَكَ الْأَقْطَعُ رَجَائِي مِنْكَ وَقَدْ أَوْلَيْتَنِي مَا لَمْ
 أَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِكَ أَمْ كَثُرْتُنِي إِلَيْهِ مِثْلِي وَأَنَا أَغْتَصِمُ بِحَبْلِكَ يَا مَنْ سَعَدَ
 بِرَحْمَتِهِ الْقَاصِدُونَ وَلَمْ يَشْقِ بِنِعْمَتِهِ الْمُسْتَغْفِرُونَ كَيْفَ أَنْسَاكَ وَلَمْ تَرَ
 ذَاكِرِي وَكَيْفَ أَلْهُو عَنْكَ وَأَنْتَ مُرَاقي (٣) إِلَهِي بِلَيْلٍ كَرِمَكَ أَغْلَقْتُ
 يَدِي وَلَيْلٍ عَطَايَاكَ بَسْطَتُ أَمْلِي فَأَخْلَصْتِي بِخَالصَّةِ تَوْحِيدَكَ وَاجْعَلْتِي
 مِنْ صَفَوةِ عَبِيدِكَ يَا مَنْ كُلُّ هَارِبٍ إِلَيْهِ يَلْتَجِي وَكُلُّ طَالِبٍ إِيَاهُ يَرْتَجِي يَا
 خَيْرَ مَرْجُوٍ وَيَا أَكْرَمَ مَدْعُوٍّ يَا مَنْ لَا يُرِدُ سَائِلَهُ وَلَا يُخَيِّبُ ءاِمْلَهُ يَا مَنْ بَاهَ
 مَفْتُوحٌ لَدَاعِيهِ وَحِجَابُهُ مَرْفُوعٌ لِرَاجِيهِ أَسْأَلُكَ بِكَرِمَكَ أَنْ تَمْنَعَ عَلَيَّ مِنْ
 عَطَايَاكَ بِمَا تَقْرُبُهُ عَيْنِي وَمِنْ رُجَائِكَ بِمَا تَطْمَئِنُّهُ نَفْسِي وَمِنْ الْيَقِينِ
 بِمَا تَهُونُ بِهِ عَلَى مُصَبَّاتِ الدُّنْيَا وَتَجْلُو بِهِ عَنْ بَصِيرَتِي غَشْوَاتٍ أَ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

۲۷۔ چہارم: امید رکھنے والوں کی مناجات

بخششے والے مہربان خدا کے نام سے (۱) اے وہ خدا کہ جب بندہ اس سے سوال کرے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس سے امید لگائے تو اس کو اس کی امید تک پہنچاتا ہے اور جب اس کی جانب رخ کرے تو اس کو قریب کرتا ہے اور جب ظاہر بظاہر اس کی محیبت کرے تو اس کے گناہ کو چھپالے اور ذہک دے اور جب اس پر توکل کرے تو اس کے امور کے لئے کافی ہو جائے (۲) میرے معبود وہ کون ہے جو تیرے پاس وارد ہو کر مہمانی کی التھاں کرے اور تو اس کی مہمان نوازی نہ کرے اور کون ہے وہ جو تیرے دروازہ پر تیری عطا کی امید کے ساتھ آئے، اور تو اس کا ولی نہ ہو، کیا یہ اچھا ہے کہ میں تیری بارگاہ سے محروم واپس جاؤں درآنجا لیکے میں تیرے وہ کسی کو احسان کے مولیٰ سے نہیں پہنچاتا میں کیسے تیرے علاوہ سے امید کروں گا جب کہ کل شکلی تیرے قبضہ ہے اور کیسے میں تیرے علاوہ کسی سے امید لگاؤں جب کہ خلق دامتیرے اختیار میں ہے، کیا میں تھوہ سے اپنی امید توڑا لوں جب کہ تو نے وہ فضل بھی کیا ہے جس کا میں نے سوال نہیں کیا، یا تو مجھے چیزیں فقیر کا فقیر بنا دے گا جب کہ میں تیرے رشتہ مہربانی سے وابستہ ہوں، اے وہ خدا! جس کی حجت کی وجہ سے ارادہ کرنے والے سعادت مند ہوئے اور مخفیت چاہنے والوں نے جس کے انتقام کی تھی نہ دیکھی، میں تھوہ کیسے بھول سکتا ہوں جب کہ تو نہ ہمیشہ مجھ کو یاد رکھا ہے میں تھوہ سے کیونکر فال ہو سکتا ہوں جب کہ تو میرا اٹھاں ہاں ہے۔

(۳) خدا یا میں نے تیرے کرم کے تحت اپنے ہاتھ کو بڑھایا ہے اور تیری عطا کو پانے کے لئے آرزو کو پھیلایا ہے پس تو مجھ کو اپنی خالص توحید کے ساتھ خالص ہا اور مجھ کو اپنے منتخب بندوں میں قرار دے اے وہ خدا جس کی طرف ہر بھاگنے والا پناہ لیتا ہے اور ہر طلب کرنے والا اسی سے امید لگاتا ہے اے وہ بہترین ذات جس سے امید کی جائے، کریم ترین ذات جس سے دعا کی جائے اے وہ ذات جو سائل کو نہیں لوٹاتا ہے اور اپنے سے امید لگانے والے کو محروم نہیں کرتا اے وہ خدا جس کا دروازہ دعا کرنے والوں کے لئے کھلا ہے اور جا ب! امید لگانے والوں کے لئے اخْلایا گیا ہے، میں تھوہ سے سوال کرتا ہوں تیرے کرم کے ذریعہ کہ تو مجھ پر احسان کراپنی عطا سے جس سے میری آنکھ مختنڈی ہو جائے اور اپنی امید سے جس سے میرا نفس مطمئن ہو جائے اور یقین سے جو مجھ پر دنیا کی مصیبتوں کو آسان بنادے اور اس کے ذریعہ جہالت کے اندر ہے پن کے پردہ کو اپنی رحمت سکیری بصیرت سے دور کر دے، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(٣) الْمُنَاجَاةُ الْخَامِسَةُ مُنَاجَاةُ الرَّاغِبِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي إِنْ كَانَ قَلْ زَادِي فِي الْمَسِيرِ إِلَيْكَ فَلَقَدْ حَسَنَ ظَنِي
 بِالْتَّوْكِيلِ عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ جُرْمِي قَدْ أَخَافَنِي مِنْ عُقوَبَتِكَ فَإِنَّ رَجَائِي
 قَدْ أَشْعَرَنِي بِالآمُونِ مِنْ نَقْمَتِكَ وَإِنْ كَانَ ذَنْبِي قَدْ عَرَضَنِي لِعِقَابِكَ فَقَدْ
 ءَذَنَنِي حُسْنُ ثَقْتِي بِشَوَابِكَ وَإِنْ أَسَمَّتِنِي الْغَفْلَةُ عَنِ الْإِسْتِعْدَادِ
 لِلْلَّقَائِكَ فَقَدْ بَهَتَنِي الْمَعْرِفَةُ بِكَرَمِكَ وَالْأَنْكَ وَإِنْ أَوْحَشَ مَا يَبْيَنِي وَ
 يَبْيَنِكَ فَرْطُ الْعِضْيَانِ وَالْطَّغْيَانِ فَقَدْ أَنَسَنِي بُشَرَى الْفُقْرَانِ وَ
 الرَّضْوَانِ أَسْأَلُكَ بِسُبُّحَاتِ وَجْهِكَ وَبِتُّورِ قُدْسِكَ وَأَبْتَهَلُ إِلَيْكَ
 بِعِوَاطِفِ رَحْمَتِكَ وَلَطَائِفِ بِرْكَ أَنْ تُحَقِّقَ ظَنِي بِمَا أَوْمَلَهُ مِنْ جَزِيلِ
 إِكْرَامِكَ وَجَمِيلِ إِنْعَامِكَ فِي الْقُرْبَى مِنْكَ وَالْزُّلْفَى لَدِنِيكَ وَ
 التَّمَتُّعُ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ وَهَا أَنَا مُتَعَرِّضٌ لِنَفَحَاتِ رَوْحِكَ وَعَطْفِكَ وَ
 مُتَسَرِّجٌ غَيْثُ جُودِكَ وَلَطْفِكَ فَارِ مِنْ سَخْطِكَ إِلَى رَضَاكَ هَارِبٌ
 مِنْكَ إِلَيْكَ رَاجِ أَخْسَنَ مَا لَدِيْكَ مُعَوْلٌ عَلَى مَوَاهِبِكَ مُفْتَقِرٌ إِلَى
 رِعَايَتِكَ (٢) إِلَهِي مَا بَدَأْتَ بِهِ مِنْ فَضْلِكَ فَتَمَمْهُ وَمَا وَهَبْتَ لِي مِنْ
 كَرَمِكَ فَلَا تَنْلُبْهُ وَمَا سَتَرْتَهُ عَلَيَّ بِحِلْمِكَ فَلَا تَهْتَكْهُ وَمَا عَلِمْتَهُ



۳۷۔ پنجم: خدا کی جانب رغبت رکھنے والوں کی مناجات

بخششے والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا یا اگر تیری جانب جانے میں میرا تو شرف کم ہے تو تیرے توکل پر میرا حسن ظلن بہت زیادہ ہے اور اگر میرے جرم نے مجھ کو تیرے عذاب سے ڈرایا ہے تو میری امید ہے مجھ کو تیرے عذاب سے اسن امان بخشن دیا ہے اور اگر میرے گناہ نے مجھ کو تیرے عقاب کے لئے پیش کیا ہے، تو تیرے ثواب طرف حسن اعتقاد نے اشارہ کیا ہے اور اگر مجھ کو میری غفلت نے مجھ سے ملاقات کیلئے آمادہ ہونے سے ملا دیا ہے تو معرفت نے مجھ کو تیرے کرم اور نعمت سے آگاہ کیا ہے اور اگر وحشت پیدا کر دی ہے میرے اور تیرے درمیان افراط سرکشی و نافرمانی نے تو غفت اور خوشنودی کی بشارت نے اُنس عطا کیا ہے میں مجھ سے سوال کرتا ہوں تیری ذات کی پاکیزگی اور تیرے لطفک سے اور میں مجھ سے دعا کرتا ہوں عواطف رحمت اور لطائف احسان کے ذریعہ کہ میرے گمان کو تحقق کر دے۔ میں کمیں امید کرتا ہوں اپنے کرم پر زرگ اور جیل نعمت سے، اپنے مقام قرب میں اور اپنی بارگاہ میں اور اپنے حسن و جمال کے مشاہدہ سے بہرہ مند فرماؤں میں تیری نیم اطف و عنایت کا طلب گار ہوں اور تیرے باران جو و رحمت کا تقاضا کر رہا ہوں گریزاں ہوں تیری نار انگلی سے تیری رضا مندی کی طرف بھاگ رہا ہوں تیری طرف امید لگائے ہوئے ہوں اس چیز کی جو تیرے نزدیک بہتر ہے تیری بخششوں پر اعتقاد کئے ہوئے تیری رعایت کا محتاج ہوں۔

(۲) خدا یا تو نے اپنے جس فضل کا آغاز کیا ہے اس کو مکمل فرماؤں جو تو نے اپنا کرم مجھ کو عطا کیا ہے اس کو نجیمین اور جس عیب کو تو نے چھپا دیا ہے اس کی پردہ دری نہ کر اور جس کو تو نے میرے برے اعمال سے جان لیا ہے اس کو بخشن دے۔

مِنْ قَبِحِ فِعْلِي فَاغْفِرْهُ (۳) إِلَهِي اسْتَشْفَعْتُ بِكَ إِلَيْكَ وَاسْتَجَرْهُ
 بِكَ مِنْكَ أَتَيْتُكَ طَامِعاً فِي إِخْسَانِكَ راغِباً فِي امْتِنَانِكَ مُسْتَسْقِيَا
 وَابْلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْطِرًا غَمَّامَ فَضْلِكَ طَالِبًا مَرْضَاتِكَ قَاصِدًا
 جَنَابَكَ وَارِدًا شَرِيعَةَ رِفْدِكَ مُلْتَمِسًا سَنِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ وَافِدًا
 إِلَى حَضْرَةِ جَمَالِكَ مُرِيدًا وَجَهَكَ طَارِقًا بَابَكَ مُسْتَكِينًا
 وَجَلَالِكَ فَأَفْعَلْتُ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا
 أَنَا أَهْلُهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالنَّقْمَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com



(۳) خدا! میں نے مجھ سے شفاعت چاہی تیری طرف اور تیری پناہ چاہی تھے، میں آیا
تیرے پاس تیرے احسان کا لامبے لگائے ہوئے تیری نعمتوں کی طرف رفت کے ہوئے تیرے
حسان کی بارش چاہتے ہوئے تیرے فضل کے بادل کی بارش چاہتے ہوئے تیری خوشنودی کو طلب کرتے
ہے تیری بارگاہ کا ارادہ کرتے ہوئے تیری عطا کے گھاث پر وارد ہوتے تیری بلند ترین خیرات کی مجھ
التماس کرتے ہوئے تیری بارگاہ جمال کی طرف آتے ہوئے تیری ذات کی طرف ارادہ کرتے
ہے تیرے دروازہ کو کھلکھلاتے ہوئے تیری عظمت و جلالات کا محتاج پس تو اپنی مغفرت و رحمت سے
ساتھ دہ برتاؤ کر جس کا توانی ہے، اور جس عذاب و عقاب کا میں اہل ہوں، اپنی رحمت کی بنا پر
ساتھ دیا برتاؤ نہ کرنا، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٢٧) المُناجاة التاسعة مُناجاة الشاكرين

سُبْحَانَهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

اَللّٰهُمَّ ادْعُلِي عَنِ الْفَامَةِ شَكْرِكَ تَنَاعِيْ طُولَكَ وَالْعُجُونِي
 عَنِ اِحْصَاءِ تَائِكَ فِيْضُكَ وَشَعْلِي عَنْ دَنْكَرِ مُحَامِدِكَ
 تَرَاذُفُ عَوَانِكَ وَأَغْبَسِي عَنْ شَرِ عَوَارِهِكَ نَوَالِي اِبَادِهِكَ وَهَذَا
 مَفَاءُ مِنْ أَغْرِفُ سَوْعَ الْعَمَاءِ وَفَانِلَهَا بِالْقُصْبِرِ وَمَهْدِ عَلَى نَفْسِهِ
 بِالْإِهْمَالِ وَالْنَّفْسِ وَأَنْتَ الرَّءُوفُ الرَّزِيمُ الرَّكْرِبُ الدَّى لَا يَهْبِطُ
 فَاصِدِهِ وَلَا يَبْطِرُ ذِيْعَهُ ، اَمْلِهِ سَاحِكَ نَحْطُرِ رَحَالَ الزَّاهِنِ وَ
 سَعْيِكَ نَفْفُ ، اَمْلِهِ سَاحِكَ دَلَانِقَابِلُ ، اَمَالَا بِالْنَّحِيبِ وَ
 الْابَسِ وَلَا سَلَتْ سَرَالِ الْفَوْطِ وَالْإِنْلَاسِ (٢) اَللّٰهُمَّ نَصَاعِرُ عَنْهُ
 تَعَاطِهِ ، اَلَّا تَكَ شَكْرِي وَنَصَاعِلُ فِي حَبْتِ اِكْرَامِكَ اِبَاهِي تَائِي وَ
 شَرِي حَلَنِسِي عَنْكَ مِنْ اُنْوَارِ الْابْهَانِ خَلَلَوْ صَرَتْ عَلَى لَطَائِفِ
 سُوكِ مِنْ اَعْرِ كَلَلَوْ فَنَدِسِي سُوكِ فَلَانِدِ لَانِحَلَوْ طَوْفِسِ اَطْوَوْ
 لَانِحَلَفَالَّا ، كَ حَمَةِ صَعْدِ لَسَاسِي عَنِ اِحْصَانِهَا وَغَماُكَ كَهْبَهَا
 فَضِرِ فَهَسِ عَنِ اِذْرِ كَهْبَهَا فَضِلَّا عَنِ اِسْقَانِهَا فَكَيْفَ لَى بِتَخْفِيلِ
 الشُّكُرِ وَشَكْرِي بَنِكَ بِنَفْرِ الْشُّكُرِ مَكْلِمَا لَقْتَ لَكَ الْحَنْدَ وَحَبْ

۳۷۔ ششم: شکر کرنے والوں کی مناجات

بختے والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) میرے خدا تیری مسلسل نعمتوں نے مجھ کو تیر اشکر ادا کرنے سے غافل کر دیا اور تیرے نفضل نے تیری حمد و شنا کے احسا سے عاجز بنا دیا ہے اور تیری پیوستہ عطا نے تیرے حماد کے ذکر سے کوہاڑ کھا اور تیری مسلسل مرحمتوں نے مجھ کو تیری نیکوں کے بیان سے ناتوان بنا دیا یہ اس شخص کا مقام جس نے نعمتوں کی وسعت کا اعتراف کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا تقدیم کے ساتھ اور اپنے نفس پر گواہ کوتا ہی اعمال اور بر بادی کا اور تو مہربان حیم نیکو کار کریم ہے اپنے کسی تصدی کرنے والے کو محروم نہیں تا ہے اور کسی امید لگانے والے کو اپنی بارگاہ سے دور نہیں کرتا، تیری ہی بارگاہ میں امید لگانے والے اپنا رضاخاتر تے ہیں اور تیری ہی بارگاہ میں طالبان عطا قیام کرتے ہیں تو ہماری امیدوں کا مایوسی اور ناکامی سے مقابلہ نہ کرو ہم کو مایوسی اور ناامیدی کا لباس نہ پہننا۔

(۲) خدا یا میرا اشکر تیری عظیم نعمتوں کے مقابلہ میں بہت ناچیز ہے اور میری حمد و شنا تیرے کرم فضل کے مقابلہ میں بے حقیقت ہے، تیری نعمتوں نے مجھ کو ایمان کے زیوروں سے آراستہ کیا ہے اور تیرے جو دکرم کی مہربانیوں نے تاج عزت میرے سر پر رکھا ہے اور تیرے احسانات نے وہ قلادہ ڈال دیا ہے جو کھلتا نہیں ہے اور طوق شرافت میری گردن میں ڈالا ہے جو ٹوٹتا نہیں ہے پس تیری نعمتوں اتنی زیادہ ہیں کہ زبان ان کے احسا سے کمزور ہے اور تیرے انعامات اتنے زیادہ ہیں کہ میری بھجان کے اور اک سے قاصر ہے چہ جائیکہ ان کا استقصاء کرے تو میں کیسے ان نعمتوں کو شکر کر سکتا ہوں حالانکہ تیر اشکر کرنا خود ایک شکر کا ہتھ ہے پس جب بھی میں تیری حمد کروں گا تو اس کے لئے میرے اوپر لازم ہو گا کہ میں تیری حمد کروں۔

عَلَى لِذِكْرِكَ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَمْدُ (٣) إِلَهِي فَكَمَا غَدَّيْتَنَا بِلُطْفِكَ
رَبَّيْتَنَا بِصُنْعِكَ فَتَمَّ عَلَيْنَا سَوَابِغُ النُّعُمِ وَأَذْفَعْتَ عَنَّا مَكَارَةَ النُّقُمِ وَءَاءَ
مِنْ حُظُوطِ الدَّارَيْنِ أَرْفَعَهَا وَأَجْلَهَا عاجِلاً وَأَجِلاً لَكَ الْحَمْدُ
خُسْنِ بَلَائِكَ وَسُبُوغِ نَعْمَائِكَ حَمْدًا يُوافِقُ رِضَاكَ وَيَمْتَزِ
الْعَظِيمَ مِنْ بِرْكَ وَنَدَاكَ يَا عَظِيمُ يَا كَرِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَزَّ
الرَّاحِمِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com

(۳) اے خدا جس طرح تو نے اپنے لطف سے مجھ کو غذا دی اور اپنے رحم سے مجھ کو پالا تو
ے اپر وسیع نعمتوں کو مکمل کر دے اور انتقام کی ناگواری کو ہم سے دور کر دے اور ہم کو دونوں جہان کا
کندہ دیدے جو سب سے بلند و برتر ہے دنیا میں اور آخرت میں اور تیری حمد ہے تیری بہترین آزمائش پر
تیری وسیع نعمت پر ایسی حمد جو تیری رضا کے موافق ہو اور تیرے عظیم احسان و فضل کو ہم پر برساتی ہے
خداۓ بزرگ اے کریم اپنی رحمت سے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔



Presented by: jafrilibrary.com



(٥) الْمُنَاجَاةُ السَّابِعَةُ مُنَاجَاةُ الْمُطَيِّعِينَ لِلَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) اللَّهُمَّ أَهْمَنَا طَاعَتْكَ وَجَنَّبَنَا مَعْصِيَتْكَ وَيَسِّرْ لَنَا بِلُو-

مَانَتْمَنَى مِنِ ابْتِغَاءِ رِضْوَانِكَ وَأَخْلَلْنَا بِحُبُوحَةِ جَنَانِكَ وَأَفْشَعْ

بَصَائِرِنَا سَحَابَ الْأَرْتِيَابِ وَأَكْشَفْ عَنْ قُلُوبِنَا أَغْشِيَةَ الْمُرْيَاةِ وَالْحِجَاجِ

وَأَزْهَقِ الْبَاطِلَ عَنْ ضَمَائِرِنَا وَأَثْبَتِ الْحَقَّ فِي سَرَآئِرِنَا فَإِنَّ الشُّكُوكَ

الظُّلُونَ لَوَاقِعُ الْقَسْنَ وَمُكَدَّرَةُ لِصَفْوِ الْمَنَائِحِ وَالْمِنَنِ (٢) اللَّهُمَّ ا

فِي سُفُنِ نَجَاتِكَ وَمَتَعْنَا بِلَذَّتِ مُنَاجَاتِكَ وَأُورِدْنَا حِيَاضَ حُبُكَ

أَذْقْنَا حَلَاؤَةً وُدُوكَ وَقُرْبَكَ وَاجْعَلْ جِهَادَنَا فِيكَ وَهَمَنَا فِي طَافَ

وَأَخْلِصْ نِيَاتِنَا فِي مُعَامَلَتِكَ فَإِنَا بِكَ وَلَكَ وَلَا وَسِيلَةٌ لَنَا إِلَيْكَ إِلَّا

أَنْتَ (٣) إِلَهِي اجْعَلْنِي مِنَ الْمُضْطَفِينَ الْأَخْيَارِ وَالْحَقِّنِي بِالصَّالِحِينَ

الْأَبْرَارِ السَّابِقِينَ إِلَى الْمَكْرُومَاتِ الْمُسَارِعِينَ إِلَى الْخَيْرَاتِ الْعَامِلِينَ

لِلْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ السَّاعِينَ إِلَى رَفِيعِ الدَّرَجَاتِ إِنْكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ وَبِالْإِجَاهَةِ جَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



۷۵۔ ہفتہم: اللہ کی اطاعت کرنے والوں کی مناجات

بخشش والے یہر بان خدا کے نام سے

(۱) اے خدا ہم کو اپنی اطاعت کا الہام کرو اور اپنی محصیت سے بچا اور تیری مرضی کے مقام تک پڑ کی میری تمنا کو میرے لئے آسان بنا، اور ہم کو بہشت جاوادی میں جگہ کرامت فرمائو ہماری چشم دست و بصارت سے سحاب شک کو دور کر دے اور ہمارے دلوں سے شکوک کے پردے اور جباب دوے اور باطل کو ہمارے باطن سے ختم کر دے اور ہمارے اندر حق کو ثابت کر دے کیونکہ شک اور گمان و فساد کے موجد ہیں اور خالص عنایات اور احسانات کو بھی مکدر بنانے والے ہیں۔

(۲) خدا یا! ہم کو اپنی کششی نجات میں بخواہ، اپنی مناجات کی لذت عطا کرو اور اپنی محبت حوض پر اتار دے اور قرب کی شیرینی پچھا دے اور ہمارے کوشش اپنی راہ میں قرار دے اور ہماری ہمت اپنی اطاعت میں قرار دے اور ہماری نیتوں کو اپنے معاملہ میں خالص رکیونکہ ہم تیری موج سے ہیں تیرے لئے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ذریعہ تیرے پاس آنے کا نہیں ہے سوائے تیرے۔

(۳) خدا یا! مجھ کو منتخب اور نیک لوگوں میں قرار دے اور صالح، نیک اور بلند مقامات کی طرف سبقت کرنے والوں نیکیوں کی طرف جلدی کرنے والوں اور باقیات صالحات کے لئے عمل کرنے والوں اور بلند درجات کی طرف کوشش کرنے والوں میں قرار دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور دعا کے قبول کرنے کے لائق ہے اپنی رحمت سے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔



٦٧) الْمُنَاجَاةُ الثَّامِنَةُ مُنَاجَاةُ الْمُرِيدِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) سُبْخَانَكَ مَا أَضَيقَ الطُّرُقَ عَلَىٰ مَنْ لَمْ تَكُنْ ذَلِيلَةً وَ
 مَا أَوْضَحَ الْحَقَّ عِنْدَ مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَةً (٢) إِلَهِي فَاسْلُكْ بِنَا سُبْلَ
 الْوُصُولِ إِلَيْكَ وَسَيِّرْنَا فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُودِ عَلَيْكَ قَرْبَ عَلَيْنَا
 الْبَعِيدَ وَسَهَّلْ عَلَيْنَا الْقَسِيرَ الشَّدِيدَ وَالْجِحْنَانِ بِعِبَادِكَ الَّذِينَ هُمْ بِالْبِدَارِ
 إِلَيْكَ يُسَارِعُونَ وَبِابِكَ عَلَى الدَّوَامِ يَطْرُقُونَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَ
 النَّهَارِ يَغْبُدُونَ وَهُمْ مَنْ هَيَّتِكَ مُشَيَّرِنَ الَّذِينَ صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَسَارِبَ
 وَبَلْغَتْهُمُ الرَّغَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَقَضَيْتَ لَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ
 الْمَأْرِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمْ ضَمَائرَهُمْ مِنْ حُبُكَ وَرَوَيْتَهُمْ مِنْ صَافِي شَرْبِكَ
 فِي الْمَاءِ وَمَلَأْتَ لَهُمْ ضَمَائرَهُمْ مِنْ حُبُكَ وَرَوَيْتَهُمْ مِنْ صَافِي شَرْبِكَ
 مِنْ هُوَ عَلَى الْمُقْبَلِينَ عَلَيْهِ مُقْبِلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَ
 بِالْغَافِلِينَ عَنْ ذِكْرِهِ رَحِيمٌ رَءُوفٌ وَبِجَذْبِهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدُودٌ عَطُوفٌ
 أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَظًا وَأَغْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلًا وَ
 أَجْزَلَهُمْ مِنْ وَدِكَ قِسْمًا وَأَفْضَلَهُمْ فِي مَغْرِفِكَ نَصِيبًا فَقَدْ اقْطَعْتُ

۶۔ ہشتم: اہل ارادت و استیاق کی مناجات

بخشش والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) تو پاک و بے نیاز ہے اگر تو راہنمائے ہوتا تو راست کتنا سمجھ ہوتا اور اگر تو بہادیت کردے تو راہ کس قدر واضح اور ظاہر ہے۔

(۲) خدا یا! ہم کو اپنی طرف پہنچنے کے راستوں پر چلا دے اور ہم کو لے چل تیری طرف پہنچنے قریب ترین راستے، ہمارے اوپر دور کو قریب کر دے اور مشکل کو آسان بنادے اور ہم کو اپنے ان ول سے ملا دے جو تیزی کے ساتھ تیری طرف چلے آ رہے ہیں اور تیرے دروازہ کو برابر کھٹکھٹا رہے، اور بس تیری ای عبادت دن رات کر رہے یہ اور وہ تیری ہبیت سے ڈر رہے ہیں وہی وہ بندے ہیں جن کو تو نے توحید کے سرچشمہ سے پانی پالیا اور ان کو ان لی لازمیک پہنچا دیا اور جن کے مطالب کو تو نے پورا کر دیا اور اپنے فضل سے تو نے ان کی حاجتوں کو پورا کیا اور اپنی محبت سے ان کے دلوں کو بھر دیا اور ان کو اپنے ہشتر صافی عشق سے سیراب کیا تو وہ تیری وجہ سے تیری مناجات کی لذت تک پہنچا اور تیرے ذریعہ اپنے بلند مقاصد کو حاصل کیا۔

پس اے خدا جو اپنی طرف آنے والوں کی طرف متوجہ ہے اور اپنی مہربانی کے ساتھ ان پر فضل و احسان کرنے والا ہے اپنے ذکر سے اور غفلت کرنے والوں کے ساتھ مہربان اور رحیم ہے اور انھیں اپنے دروازے کی طرف بھیجنے میں بے حد شفقت و مہربان ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے پاس سے زیادہ فضل میرے لئے اور بلند ترین منزل قرار دے اور اپنی محبت سے میری قسمت زیادہ قرار دے اور اپنی معرفت سے زیادہ حصہ قرار دے کیونکہ میری ہمت تیری طرف ہو چکی ہے اور تیری طرف رغبت ہو چکی ہے میں تو ہی میرا مقصد ہے نہ کہ تیرا غیر اور میرا خواب اور میری بیداری صرف تیرے لئے ہے تیرے

إِلَيْكَ هِمَتِي وَانْصَرَفْتُ نَحْوَكَ رَغْبَتِي فَأَنْتَ لَا غَيْرُكَ مُرَادِي وَلَكَ
 لَا سِواكَ سَهْرِي وَسُهَادِي وَلِقَاؤُكَ قُرْةُ عَيْنِي وَوَصْلُكَ مُنْيٰ
 نَفْسِي وَإِلَيْكَ شَوْقِي وَفِي مَحِبَّتِكَ وَلَهِي وَإِلَيْهَاكَ صَبَابِتِي وَ
 رِضَاكَ بُغْيَتِي وَرُؤْيَاكَ حَاجَتِي وَجِوارُكَ طَلِبَتِي وَفُرْبُكَ غَايَةُ
 سُؤْلِي وَفِي مُناجَاتِكَ رَوْحِي وَرَاحَتِي وَعِنْدَكَ دُوَاءُ عِلْتِي وَشَفَا
 غُلَّتِي وَبَرْزَدُ لَوْعَتِي وَكَشْفُ كُرْبَتِي فَكُنْ أَنِيسِي فِي وَخْشَتِي وَ
 عَشْرَتِي وَغَافِرَ زَلَّتِي وَقَابِلَ تَوْبَتِي وَمُجِيبَ دَغْوَتِي وَوَلِيَ عِضْمَتِي
 مُغْنِيَ فَاقْتَتِي وَلَا تَقْطَعْنِي عَنْكَ وَلَا تُبْعَذِنِي مِنْكَ يَا نَعِيمِي وَجَنْتِي وَ
 دُنْيَايِ وَءَاخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الْجَاهِمِينَ .



علاوہ کسی کیلئے نہیں ہے اور تیری ملاقات میری خنکی چشم ہے اور تیرا وصال میرے نفس کی آرزو ہے اور تیری جانب میرا شوق ہے اور تیری محبت میں ندا ہوں اور میں تیری محبت کا دل باختہ ہوں اور تیری رضا تیر ادیدار میری حاجت ہے اور تیرا پڑوس میرا مطلوب ہے اور تیرا قرب میرے سوال کی اجابت ہے اور تیری مناجات میں میرے لئے آرام و آسائش ہے اور تیرے ہی پاس میرے مرض کی دوا، حرارت دل کی تسلیم، گرمی کی خنکہ اور غم و اندوہ کے دور کرنے کا سامان ہے، پس تو میری وحشت میں میرا منس ہو جا اور میری لغزش کا سنبھالنے اور میری لغزش کا بخشنے والا اور میری توبہ کا قبول کرنے والا، میری دعا کا قبول کرنے والا، میرا ولی عصمت اور میرے فاقہ کو مالداری میں بد لئے والا اور مجھ کو اپنے سے منقطع نہ کر اور مجھ کو اپنے سے دور نہ کر اے میری جنت اے میری دنیا اور آخرت اے سب سے بڑے حرم کرنے والے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٧) الْمُنَاجَاةُ التَّاسِعَةُ مُنَاجَاةُ الْمُحِبِّينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي مَنْ ذَا الَّذِي ذاقَ حَلاوةَ مَحِبَّتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدْلًا وَ
مَنْ ذَا الَّذِي أَنْسَ بِقُرْبِكَ فَابْتَغَى عَنْكَ حَوْلًا (٢) إِلَهِي فَاجْعَلْنَا مِمْنِ
اَضْطَفْيَتْهُ لِقْرَبِكَ وَلَايَتِكَ وَأَخْلَصْتَهُ لِوُدُوكَ وَمَحِبَّتِكَ وَشَوْفَتَهُ
إِلَى لِقَائِكَ وَصَبَّيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَمَنْحَتَهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَحَبَوْتَهُ
بِرِضَاكَ وَأَعْذَتَهُ مِنْ هُنْخِرِكَ وَقِلَّاكَ وَبَوْأَتَهُ مَقْعَدَ الصَّدْقِ فِي
جِوارِكَ وَخَصَّصَتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ رَأَهُلَّتَهُ لِعِبَادَتِكَ وَهَيَّمَتْ قَلْبَهُ
لِإِرَادَتِكَ وَاجْتَبَيْتَهُ لِمُشَاهَدَتِكَ وَأَخْلَيْتَ وَجْهَهُ لَكَ وَفَرَغْتَ فُؤَادَهُ
لِحُبِّكَ وَرَغْبَتَهُ فِيمَا عِنْدَكَ وَأَهْمَتَهُ ذِكْرَكَ وَأَوْزَعَهُ شُكْرَكَ وَ
شَغَلَتَهُ بِطَاعَتِكَ وَصَرَرَتَهُ مِنْ صَالِحِي بَرِيَّتِكَ وَأَخْتَرَتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ وَ
قَطَفَتَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ (٣) اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمْنَ ذَلِيلِهِمْ
الْأَرْتِيَاحِ إِلَيْكَ وَالْحَنِينِ وَذَهْرُهُمُ الزَّفَرَةُ وَالْأَنِينُ جِبَاهُهُمْ سَاجِدَةٌ
لِعَظَمَتِكَ وَغَيْوُنُهُمْ سَاهِرَةٌ فِي خِدْمَتِكَ وَذُمُوعُهُمْ سَائِلَةٌ مِنْ
خَشِيتِكَ وَقُلُوبُهُمْ مُتَعْلِقَةٌ بِمَحِبَّتِكَ وَأَفْنَدُهُمْ مُنْخَلِعَةٌ مِنْ مَهَايَتِكَ

۷۷۔ نہم: خدا سے محبت کرنے والوں کی مناجات

بختے والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا یا! وہ کون شخص ہے جس نے تیری محبت کی مٹھاں کو چکھا ہوا اور تیرے بدل کا خواہش مند ہو؟ اور وہ کون شخص ہے جس نے تیری قربت کا انس پایا ہوا اور ایک لمحے کے لئے بھی تجھ سے روگرانی کرے۔

(۲) پس تو ہم کو ان میں سے قرار دے جن کو تو نے اپنے قرب اور دوستی کے لئے منتخب کیا ہو، اور جن کو تو نے اپنی محبت اور مودت کے لئے خالص کیا ہو، اور جن کو اپنی ملاقات کا مشتاق بنایا ہوا اور جن کو اپنے فیصلے سے راضی بنایا ہوا اور اپنی ذات کا دیدار عطا کیا ہوا اور جس کو اپنے مقام رضا کے لئے برگزیدہ کیا ہوا اور جس کو اپنے بھروسہ فراق سے پناہ میں لیا ہوا اور جس کو اپنے جو رحمت نیشن گاہ عالم صدق میں قرار دیا ہوا اور جس کو اپنی معرفت سے مخصوص کیا ہوا اور جس کو اپنی عبادت کا اہل قرار دیا ہوا اور جس کے دل میں اپنے ارادہ کا مسکن بنایا ہوا اور جس کو تو نے اپنے مشاہدہ کے لئے منتخب کیا ہوا اور جس کے چہرہ کو اپنے لئے خالی کر لیا ہوا اور جس کے دل کو اپنی محبت کے لئے فارغ کر لیا ہے اور جس کو رغبت دی ہے اس چیز کی جو تیر پاس ہے اور جس کو اپنے ذکر کا الہام کیا اور جس کو اپنا شکر عطا کیا ہے اور جس کو اپنی اطاعت میں مشغول کیا ہے اور جس کو اپنی تھوڑی میں بہترین قرار دیا ہے، اور جس کو اپنی مناجات کے لئے اختیار کیا ہے اور جس سے ہر چیز کو منقطع کر دیا ہے جو اس کو تجھ سے دور کرتی ہے۔

(۳) خدا یا ہم کو ان میں سے قرار دے جن کا طریقہ تجھ سے خوش ہونا ہے اور تیری طرف رغبت رکھنا ہے اور تمام عمر آہ و نالہ میں گرفتار ہیں جن کی پیشانیاں تیری عظمت کے سامنے جدہ ریز ہیں اور جن کی آنکھیں تیری خدمت میں بیدار ہیں جن کے آنسو تیرے خون سے روائی ہیں، جن کے دل تیری

يَا مَنْ أَنْوَارُ قُدْسِهِ لِأَبْصَارِ مُحِبِّيهِ رَائِقَةٌ وَ سُبُّحَاثٌ وَ جَهَهَ لِقُلُوبِ عَارِفِيهِ
 شَائِقَةٌ يَا مُنْسَى قُلُوبِ الْمُشْتَاقِينَ وَ يَا غَايَةَ اِمَالِ الْمُحِبِّينَ أَسَالُكَ
 حُبُّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَ حُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُوصِلُنِي إِلَى قُرْبِكَ وَ أَنْ
 تَجْعَلَكَ أَحَبًّا إِلَيَّ مِمَّا سِواكَ وَ أَنْ تَجْعَلَ حُبِّي إِيَّاكَ فَائِدًا إِلَيَّ
 رِضْوَانِكَ وَ شَوْقِي إِلَيْكَ ذَائِدًا عَنِ عِصْيَانِكَ وَ اهْنَنْ بِالنَّظَرِ إِلَيَّ
 عَلَى وَانْظُرْ بَعْنِ الْوُدُّ وَ الْعَطْفِ إِلَيَّ وَ لَا تَضِرِّفْ عَنِي وَ جَهَكَ وَ أَنْ
 مِنْ أَهْلِ الْإِسْعَادِ وَ الْخُطْوَةِ عِنْدَكَ يَا مُجِيبُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com

محبت سے وابستہ ہیں اور جن کے قلوب تیری بیبیت سے عالم سے جدا ہیں۔ اے وہ خدا جس کے پا کیزہ انوار دوستوں کی نگاہ کے لئے کمال روشنی ہیں اور جس کی ذات کی تجلیاں اس کے عارفوں کے دلوں کے لئے شوق انگیز ہیں اے مشتاقوں کے دلوں کی آرزو، اے محبت کرنے والوں کی امید کی انتہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے کو مجھ پر محبوب ترین قرار دے اپنے علاوه ہر ایک سے اور میری محبت کو اپنی مرخصی کا قائد بنا دے، اور میرے شوق کو اپنی نافرمانی سے روکنے والا قرار دے، اور مجھ پر احسان کو اپنی طرف نگاہ نے اور محبت اور لطف کی نگاہ میری طرف ڈال دے اور مجھ سے رخ نہ پھرا لے اور مجھ کو نیک لوگوں اور پی طرف آنے والوں میں قرار دے، اے دعا کے قبول کرنے والے اے سب سے بڑے رحم کرنے۔



Presented by: jafrilibrary.com

(٧٨) الْمُنَاجَاةُ الْعَاشِرَةُ مُنَاجَاةُ الْمُتَوَسِّلِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي لَيْسَ لِي وَسِيلَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَاطِفُ رَأْفَتِكَ وَلَا لِي
ذَرِيعَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَارِفُ رَحْمَتِكَ وَشَفَاعَةُ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَمُنْقِدُ
الْأُمَّةِ مِنَ الْغُمَّةِ فَاجْعَلْهُمَا لِي سَبِيلًا إِلَى نَيْلِ غُفْرانِكَ وَصَيْرَهُمَا لِي
وَضْلَةً إِلَى الْفَوْزِ بِرِضْوَانِكَ وَقَدْ حَلَّ رَجَائِي بِحَرَمِ كَرَمِكَ وَخَطَطْ
طَمَعِي بِفَنَاءِ جُودِكَ فَحَقِّقْ فِيَكَ أَمْلِي وَأَخْتِمْ بِالْخَيْرِ عَمَلِي وَاجْعَلْنِي
مِنْ صَفْوَتِكَ الَّذِينَ أَخْلَلْتُهُمْ بِبَهْرَةِ جَنْتِكَ وَبَوَاتِهِمْ دَارِكَ رَامِتِكَ وَ
أَفْرَزْتَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ يَوْمَ لِقَائِكَ وَأَوْرَثْتَهُمْ مَنَازِلَ الصَّدْقِ فِي
جَهَارِكَ (٢) يَا مَنْ لَا يَقِدُ الْوَافِدُونَ عَلَى أَكْرَمِ مِنْهُ وَلَا يَجِدُ الْقَاصِدُونَ
أَرْحَمَ مِنْهُ يَا خَيْرَ مَنْ خَلَّبَهُ وَحِيدًا وَيَا أَغْطَفَ مَنْ ءاوى إِلَيْهِ طَرِيدًا إِلَى
سَعَةِ عَفْوِكَ مَدَدْتُ يَدِي وَبِذِيْلِ كَرَمِكَ أَغْلَقْتُ كَفِي فَلَا تُولِّنِي
الْحِرْمَانَ وَلَا تُبْلِنِي بِالْخَيْرَ وَالْخُسْرَانِ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ.



۷۸۔ دہم: خدا سے توسل کرنے والوں کی مناجات

بخشش والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا یا میرے پاس تیری طرف سے کوئی وسیلہ نہیں ہے سوائے تیری مہربانی کے طریقوں کے اور میرے پاس کوئی ذریعہ تیری طرف نہیں ہے سوائے تیری رحمت کے مطیوں کے اور تیری جبکہ کی شفاعت کے جو بنی رحمت ہے اور امت کو غم سے نجات دلانے والے ہیں پس تو ان دونوں کو اپنی مغفرت کے پانے کا وسیلہ بنا دے اور میرے لئے ان دونوں کو اپنی رضامندی کی کامیابی کی طرف ذریعہ قرار دیدے۔ اب میری امید کا قافلہ تیرے کرم کے حرمیم میں آچکا ہے اور میری لائچ کی سواری تیرے احسان کی بارگاہ میں بھیج چکی ہے تو تو میری امید کو پیدا کر دے اور میرے عمل کا خاتمه بالٹھیر کر، اور مجھ کو ان منتخب بندوں میں قرار دیدے جن کو تو اپنی جنت کے گلزار میں لا پاکھا ہے اور جن کا شکرانہ تو نے اپنا دار کرامت قرار دیا ہے، اور جن کی آنکھوں کو روز ملاقات اپنے دیدار سے خنکی عطا لی ہے اور جن کو تو نے اپنے جوار میں مقامات صدق کا وارث بنایا ہے۔

(۲) اے وہ خدا کہ جس سے زیادہ کریم کے پاس کوئی وارد ہونے والا نہیں وارد ہوا اور جس زیادہ رحم کرنے والا نہیں پائیں گے، اے بہترین وہ ذات جس سے بے کس خلوت ملتے ہیں اے مہربان ترین جس کی طرف بھاگے ہوئے نے پناہی، تیری معافی کی وسعت کی جانب، نے اپنا ہاتھ پھیلایا ہے اور تیرے کرم و احسان سے اپنی ہتھیاری کو ملا دیا ہے تو مجھ کو محروم نہ کرا اور نقصان و ناکامی میں بستلانہ کرے، اے دعا کے سنبھالے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔



(٩) المُناجاة الْخَادِيَّةُ عَشَرَ مُناجاةً لِلْمُفْتَقِرِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي كَسْرِي لَا يَجِدُكَ إِلَّا لَطْفُكَ وَحَسَانُكَ وَفَقْرِي
 لَا يُغْنِيهِ إِلَّا عَطْفُكَ وَإِحْسَانُكَ وَرَوْعَتِي لَا يُسْكِنُهَا إِلَّا أَمَانُكَ وَ
 ذَلَّتِي لَا يُعْزِّزُهَا إِلَّا سُلْطَانُكَ وَأَمْبَيْتِي لَا يُلْغِيَنِيهَا إِلَّا فَضْلُكَ وَخَلَّتِي
 لَا يُسْدِّهَا إِلَّا طَوْلُكَ وَحَاجَتِي لَا يَقْضِيهَا غَيْرُكَ وَكَرْبِي لَا يُفَرِّجُهُ
 سُوِّيَارَحْمَتِكَ وَضَرَّيَ لَا يُكْشِفُهُ غَيْرُ رَأْفَتِكَ وَغُلَّتِي لَا يُرَدِّهَا إِلَّا
 وَضْلُكَ وَلَوْعَتِي لَا يُطْفِيهَا إِلَّا لِقَاؤُكَ وَشَوْقِي إِلَيْكَ لَا يُلْهِهَا إِلَّا النَّظرُ
 إِلَى وَجْهِكَ وَقَرَارِي لَا يَقْرُرُ دُونَ دُنْوِي مِنْكَ وَلَهْفَتِي لَا يُرِدُّهَا إِلَّا
 رَوْحُكَ وَسَقْمِي لَا يُشْفِيهِ إِلَّا طُبُكَ وَغَمِّي لَا يُزِيلُهُ إِلَّا قُرْبُكَ وَ
 جُرْحِي لَا يُرِئُهُ إِلَّا صَفْحُكَ وَرَيْنُ قَلْبِي لَا يَجْلُوهُ إِلَّا عَفْوُكَ وَوَسَاسُ
 صَدْرِي لَا يُزِيقُهُ إِلَّا أَمْرُكَ (٢) فِيَا مُنْتَهِيَ أَمْلِ الْمُلِمِينَ وَيَا غَايَةَ سُؤْلِ
 السَّائِلِينَ وَيَا أَفْصَى طَلَبَةِ الطَّالِبِينَ وَيَا أَعْلَى رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ وَيَا وَلَى
 الصَّالِحِينَ وَيَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا ذُخْرَ
 الْمُعْدَمِينَ وَيَا كَنْزَ الْبَائِسِينَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغْيَثِينَ وَيَا قَاضِيَ حَوَائِجَ

۹۔ یازدہم: محتاجوں کی مناجات

بخششے والے مہربان خدا کے نام سے

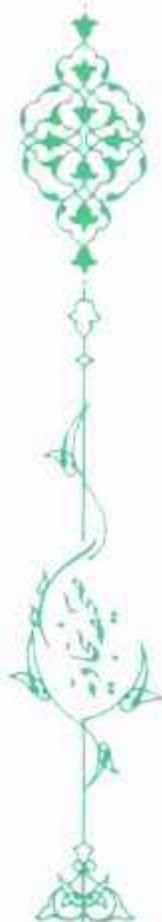
(۱) خدا یا میری شکستگی کو سوائے تیری مہربانی اور لطف کے کوئی جو زندگیں سکتا اور میری غربت کو مالداری میں سوائے ترے کرم اور احسان کو کوئی بدل نہیں سکتا اور میرے ذر کو سوائے تیری امان کے کوئی سکون نہیں دے سکتا اور میری ذلت کو سوائے تیری سلطنت کے کوئی عزت میں نہیں بدل سکتا اور میری آرزوں کے سوائے تیرے فضل کے کوئی چیز نہیں پہنچا سکتی اور میرے فقر کو سوائے تیری مسلسل عطا کے کوئی چیز بھر نہیں سکتی اور میری حاجت کو تیرے علاوہ کوئی پورا نہیں کر سکتا اور میرے غم کو سوائے تیری رحمت کے کوئی خوشی میں نہیں بدل سکتا اور میرے رنج کو سوائے تیری مہربانی کے کوئی چیز دور نہیں کر سکتی اور میری حرارت اشتیاق کو سوائے تیرے وصال کے کوئی ٹھنڈا نہیں کر سکتا اور میرے فضل شوق کو سوائے تیری ملاقات کے کی چیز بھانہیں سکتی اور میرے شوق کو تر نہیں کر سکتا ہے گر تیری طرف نظر کرنا میرے ذل تیرے قرب کے علاوہ قرار نہیں پاتا ہے اور میری حسرت کو تیری رحمت کے سوا کوئی زائل نہیں کرتا اور میرے درد کو تیرے علاج کے سوا کوئی شفا نہیں دیتا ہے اور میرے غم کو تیرے قرب کے سوا کوئی زائل نہیں کرتا اور میرے زخم کو تیری چشم پوشی کے علاوہ کوئی ٹھیک نہیں کرتا اور میرے دل کے زنگ کو تیری معافی کے علاوہ کوئی جلا نہیں دیتا اور میرے سینے کے دسوں کو تیرے امر کے علاوہ کوئی زائل نہیں کرتا۔

(۲) اے امیدواروں کی امید کی انتہا اسے سوال کرنے والوں کے منہماً و مقصود، اے طلب کرنے والوں کے بلند ترین مطلوب اے رغبت رکھنے والوں کی بلند ترین رغبت اے نیکیوں کے ولی اے خوف رکھنے والوں کے امان اور اے م Fletcher کی دعا کے قبول کرنے والے اور اے بنیاؤں کے ذخیرہ اور اے پروں کے خزانہ اور اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس اور اے فقراء و مساکین کی حاجتوں کے پورا

الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ لَكَ
 تَخَصُّصِي وَسُؤَالِي وَإِلَيْكَ تَضَرُّعِي وَابْتِهَالِي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَلِّنِي مِنْ
 رَّوْحِ رِضْوَانِكَ وَتُدِيمَ عَلَيَّ نِعَمَ امْتِنَانِكَ وَهَا أَنَا بِبَابِ كَرَّ
 وَاقِفٌ وَلِنَفَحَاتِ بِرْكَ مُتَعَرِّضٌ وَبِحَبْلِكَ الشَّدِيدِ مُغَصَّمٌ
 بِعِزْرُوكَ الْوُثْقَى مُتَمَسِّكٌ (٣) إِلَهِي أَرْحَمُ عَبْدِكَ الدَّلِيلُ ذَا اللَّسَا
 الْكَلِيلِ وَالْعَمَلِ الْقَلِيلِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ بِطْوَلِكَ الْجَزِيلِ وَأَكْنَفْهُ
 ظِلْكَ الظَّلِيلِ يَا كَرِيمُ يَا جَمِيلُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



Presented by: jafrilibrary.com



کرنے والے اور اے سب سے بڑے کرم والے اور سب سے بڑے رحم کرنے والے تیرے ہی لئے میرا خصوص اور سوال ہے اور تیری ہی طرف تصریح اور دعا ہے میں تجھے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو اپنی خوشنودی مقام کو عطا کر دے اور مجھ پر ہمیشہ اپنے احسان کی نعمتیں جاری رکھا اور میں اب تیرے کرم کے دروازہ پکڑا ہوں اور تیرے الاف کی نیم میں اپنے کولایا ہوں اور تیرے منحکم رشتے سے متسلک ہوں اور تیرے وہ دُنی سے وابستہ ہوں۔

(۳) خدا یا تو رحم کر اپنے ذمیل بندہ پر جس کی زبان شرم سے بند ہے اور جس کا عمل کم ہے اور حسان کر اس پر اپنے زیادہ فضل و عطا سے اور اس کو اپنے پائیدار سایہ کی حمایت میں رکھا اے کریم اے ۔ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے ۔



(٨٠) المُناجاة الثانية عشر مُناجاة العارفين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي فَصَرَتِ الْأُلْسُنُ عَنْ بُلُوغِ ثَائِكَ كَمَا يَلِيقُ بِجَلَالِكَ
وَعَجَزَتِ الْعُقُولُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ جَمَالِكَ وَانْحَسَرَتِ الْأَبْصَارُ دُونَ
النَّظَرِ إِلَى سُبُّحَاتِ وَجْهِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلْخَلْقِ طَرِيقًا إِلَى مَغْرِفَتِكَ إِلَيْكَ
بِالْعَجْزِ عَنْ مَغْرِفَتِكَ (٢) إِلَهِي فَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ تَرَسَّحُتْ أَشْجَاعُ
الشَّوْرِقِ إِلَيْكَ فِي حَدَّاقَيْنِ صُدُورِهِمْ وَأَخْدَثَ لَوْعَةً مَحْبَبِكَ بِمَجَامِعِ
قُلُوبِهِمْ فَهُمْ إِلَى أُوكَارِ الْأَفْكَارِ يَأْوُونَ وَفِي رِياضِ الْقُرْبِ وَالْمُكَاشَفَةِ
يَرْتَغِونَ وَمِنْ جِيَاضِ الْمَحَبَّةِ بِكَأسِ الْمُلَاطَفَةِ يَكْرَعُونَ وَشَرَائِعُ
الْمُصَافَّةِ يَرِدُونَ قَدْ كُشِفَ الْغِطَاءُ عَنْ أَبْصَارِهِمْ وَانْجَلَتْ ظُلْمَةُ الرَّيْبِ
عَنْ عَقَائِدِهِمْ وَضَمَائرِهِمْ وَانْتَفَثَ مُخَالَجَةُ الشَّكْ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَ
سَرَآئِرِهِمْ وَانْشَرَحَتْ بِتَحْقيقِ الْمَعْرِفَةِ صُدُورُهُمْ وَعَلَتْ لِسَبِقِ السُّعَادَةِ
فِي الزَّهَادَةِ هِمَمُهُمْ وَعَذَّبَ فِي مَعِينِ الْمُعَامَلَةِ شِرْبُهُمْ وَطَابَ فِي
مَجْلِسِ الْأَنْسِ سِرْهُمْ وَأَمِنَ فِي مَوْطِنِ الْمُخَافَةِ سِرْبُهُمْ وَاطْمَأَنَّ
بِالرُّجُوعِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ أَنْفُسُهُمْ وَتَيقَنَّتْ بِالْفَوْزِ وَالْفَلَاحِ أَرْوَاحُهُمْ

۸۰۔ دوازدہم: عارفوں کی مناجات

بچنے والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) خدا! زبانیں تیری ایسی حد شناک پہنچے سے قاصر ہیں جو تیرے جلال کے مناسب ہو،
عقلیں عاجز ہیں تیرے جمال کی حقیقت کے ادراک سے اور آنکھیں تیرے انوار کے جمال کے
یہ ہونے سے خستہ اور نابینا ہیں اور تو نے اپنی معرفت کے لئے کوئی راستہ مخلوق کے لئے نہیں قرار دیا
یہ کہ وہ تیری معرفت سے عاجزی کا اظہار کریں۔

(۲) خدا! ہم کو ان لوگوں میں قرار دے جن کے شوق کے درخت ان کے دلوں کے گفتگو
راخ ہو گئے ہیں اور جن کے پورے دل کو تیرے محبت نے ٹھیک لیا ہے پس وہ لوگ فکروں کے
آشیانوں میں نیشن بنائے ہیں اور مقام قرب و شہود میں خرام نازے ٹھیک رہے ہیں اور محبت کے سرچشمہ
سے جام طف نوش کر رہے ہیں اور صاف سترے دریا گھاٹ پروارو ہوتے ہیں ان Presented by jafrilibrary.com لگا ہوں کے سامنے
سے پردے ہٹائے گئے ہیں اور ظلمت، بیک وریب ان کے عقائد اور باطن سے دور ہو چکی ہے اور شکم کا
خلجان ان کے دلوں سے ختم ہو چکا ہے اور ان کے دل کھل گئے ہیں۔ معرفت کے استوار ہونے کی وجہ سے
اور ان کی ہمت بلند ہے زہد میں سعادت کی طرف سبقت کی وجہ سے اور آب خوشنگوار پیا ہے نہر طاعت حق
سے اور مجلس انس میں ان کی خصلت پاک ہو گئی ہے اور خوف کے مقام میں ان کا راستہ محفوظ ہو گیا ہے اور
ان کے نفس مطمئن ہیں رب الارباب کی جانب رجوع کی وجہ سے اور انکی روحیں کامیابی اور ستگاری کے
ساتھ یقین تک پہنچ گئی ہیں اور ان کی آنکھیں مٹھنڈی ہو گئی ہیں اپنے محبوب کی طرف نظر کرنے کی وجہ سے
اور ان کے دل نے آرام پالیا ہے سوال کے پانے اور مقصود کے حاصل ہونے کی وجہ سے اور ان کی
تجارت نے فائدہ کیا ہے دنیا کے آخرت کے بدلت میں بیچنے سے۔

وَقَرِئَتْ بِالنُّظَرِ إِلَى مَخْبُوبِهِمْ أَغْيِنُهُمْ وَاسْتَقَرَ يَا ذِرَاكِ السُّؤْلِ وَنَيْلِ
الْمَأْمُولِ قَرَارُهُمْ وَرَبَحَ فِي بَيْعِ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ بِجَارِتِهِمْ (٣) إِلَهِي مَا
أَذْخَوْا طِرَالْأَهْمَامِ بِذِكْرِكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَمَا أَخْلَى الْمَسِيرِ!
بِالْأَوْهَامِ فِي مَسَالِكِ الْغَيْوَبِ وَمَا أَطَيْبَ طَفْعَمْ حُبُكَ وَمَا أَغْدَبَ شِرْبَ
قُرْبِكَ فَأَعْذَنَا مِنْ طَرْدِكَ وَإِبْعَادِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَخْصَنْ عَارِفِيكَ
وَأَضْلَحَ عِبَادِكَ وَأَضْدَقَ طَائِعِيكَ وَأَخْلَصَ عَبَادِكَ يَا عَظِيمُ يَا
يَا كَرِيمُ يَا مُنْيِلُ بِرَحْمَتِكَ وَمَنْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com



(۳) خدا! دلوں کے لئے تیرے ذکر کے خاطرات الہام کس قدر لذیذ ترین ہیں اور کتنا
 شیرین ہے غیب کے راستوں میں خیالات کے ساتھ تیری طرف جانا اور کتنا پاکیزہ ہے تیری محبت کا کھانا
 اور کتنا شیرین ہے تیرے قرب کا شربت پس تو ہم کو اپنی بارگاہ میں پناہ دے اور ہم کو قرار دے اپنے
 مخصوص عارفوں میں صاحب بندوں میں اور پچھے اطاعت کرنے والوں میں اور خالص بندوں میں اے
 صاحب عظمت اے صاحب جلالت اے صاحب کرم اے صاحب احسان اپنی رحمت اور فضل سے، اے
 میرے بڑے رحم کرنے والے۔



Presented by: jafrilibrary.com



(٨١) الْمُنَاجَاةُ التَّالِيَةُ عَشَرُ مُنَاجَاةُ الدَّاكِرِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- (١) إِلَهِي لَوْلَا الْوَاجِبُ مِنْ قَبْوِلِ أَمْرِكَ لَنَزَهْتُكَ مِنْ ذِكْرِي
 إِيَّاكَ عَلَىٰ أَنَّ ذِكْرِي لَكَ بِقَدْرِي لَا بِقَدْرِكَ وَمَا عَسَىٰ أَنْ يَلْعَبْ
 مِقْدَارِي حَتَّىٰ أَجْعَلَ مَحَلًا لِتَقْدِيسِكَ وَمِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ عَلَيْنَا جَرِيَانُ
 ذِكْرِكَ عَلَىٰ السَّيْئَاتِ وَإِذْنُكَ لَنَا بِدُعَائِكَ وَتَنْزِيهِكَ وَتَسْبِيحِكَ
- (٢) إِلَهِي فَأَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ فِي الْخَلَاءِ وَالْمَلَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
 الإِغْلَانِ وَالْإِسْرَارِ وَفِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَاءِ وَءَا إِنْسَنًا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ
 وَاسْتَغْفِلْنَا بِالْعَمَلِ الزَّكِيِّ وَالسَّعْيِ الْمَرْضِيِّ وَجَازِنَا بِالْمِيزَانِ الْوَقِيِّ
- (٣) إِلَهِي بَكَ هَامَتِ الْقُلُوبُ إِلَوَالِهَةِ وَعَلَىٰ مَعْرِفَتِكَ جُمِعَتِ الْعُقُولُ
 الْمُتَبَايِنَةُ فَلَا تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ إِلَّا بِذِكْرِكَ وَلَا تَسْكُنُ النُّفُوسُ إِلَّا عِنْدَ
 رُؤْيَاكَ أَنْتَ الْمُسَبِّحُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَالْمَعْبُودُ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَ
 الْمَوْجُودُ فِي كُلِّ أَوَانٍ وَالْمَدْعُوُ بِكُلِّ لِسَانٍ وَالْمُعَظَّمُ فِي كُلِّ جَنَانٍ وَ
 أَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ لَذَّةٍ بِغَيْرِ ذِكْرِكَ وَمِنْ كُلِّ رَاحَةٍ بِغَيْرِ أُنْسِكَ وَمِنْ
 كُلِّ سُرُورٍ بِغَيْرِ قُرْبِكَ وَمِنْ كُلِّ شُغْلٍ بِغَيْرِ طَاعَتِكَ (٣) إِلَهِي أَنْتَ

۸۱۔ سیزدهم: اہل ذکر کی مناجات

بخشش والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) اے میرے خدا! اگر تیرے امر کا قبول کرنا واجب نہ ہوتا تو میں اپنے ذکر سے تجھ کو پا کیزہ سمجھتا باود جو دو اس کے کہیے میرا! تیرا ذکر کرنا اپنی مقدار کے لحاظ سے ہے نہ کہ تیری مقدار کے انبار سے، اور میری مقدار قریب نہیں پہنچ سکتی ہے کہ اسے تیری تقدیس کا محل قرار دیا جائے اور ہمارے اوپر سب سے عظیم نعمت یہ ہے کہ تیرا ذکر ہماری زبانوں پر جاری ہے اور تو نہ ہم کو اجازت دی ہے اپنے بلانے کی اور اپنے پا کیزہ قرار دینے کی اور اپنی تسبیح کی۔

(۲) اے میرے خدا! تو ہم کو اپنے ذکر کا الامام کر خلوت، جلوت، رات دلن، ظاہر بظاہر اور پوشیدہ میں اور خوش حالی اور ناخوشی میں اور ہم کو ما نوس بنا خلی ذرا کم ساختہ۔ اور ہم کو مشغول کر پا کیزہ عمل اور پسندیدہ کوشش میں اور ہم کو میزان کامل سے گزار دے۔

(۳) خدا یا محبت بھرے دل تجھ سے ہی وابستہ ہیں اور تمام مختلف عقلیں تیری معرفت پر جمع ہو گئی ہیں تو دل مطمئن نہیں ہوتے ہیں مگر تیرے ذکر سے اور نفسوں کو سکون نہیں ملتا ہے مگر تیرے دیدار سے تیری ہر جگہ تسبیح کی جاتی ہے اور تو ہر زمانہ کا معبود ہے اور تو ہر وقت موجود ہے اور ہر آن تجھ سے دعا کی جاتی ہے اور ہر دل میں تو عظمت والا ہے اور میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں ہر لذت سے تیرے ذکر کے علاوہ اور ہر آرام سے تیرے انس کے علاوہ اور ہر خوشی سے تیرے قرب کے علاوہ اور ہر مشکلہ سے تیری اطاعت کے علاوہ۔ (۴) خدا یا! تو نے ہی فرمایا ہے اور تیرا قول سچا ہے: ”اے ایماندار واللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو“ اور تو نے ہی فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے: ”تم لوگ مجھ کو یاد کرو

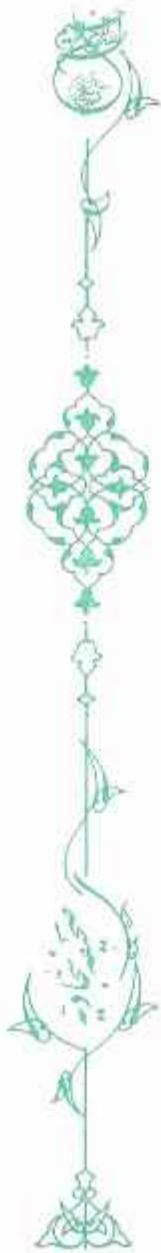
قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَ
سَبُّوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ وَقُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
﴿فَإذْكُرُونِي اذْكُرْنِمْ﴾
فَأَمْرَتُنَا بِذِكْرِكَ وَوَعَدْنَا عَلَيْهِ أَنْ تَذْكُرَنَا تَشْرِيفًا لَنَا وَتَفْخِيمًا وَ
إِغْظَامًا وَهَا نَحْنُ ذَاكِرُوكَ كَمَا أَمْرَتَنَا فَأَنْجَزْنَا مَا وَعَدْنَا يَا ذَاكِرَ
الذَّاكِرِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاجِحِينَ.



Presented by: jafrilibrary.com



میں تھیں یاد کروں گا۔ ”پس تو نے اپنے ذکر کا حکم دیا اور ہم سے وعدہ کیا ہے کہ تو ہمارا ذکر کرنے گا ہم کو شرف دینے، عزت دینے اور عظمت عطا کرنے کے لئے اور ہم تیرے ذکر کرنے والے ہیں جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے، تو ہم سے کے ہوئے وعدہ کو پورا کر دے، اے ذکر کرنے والوں کے ذکر کرنے والے! اے سب سے بڑے درج کرنے والے۔



(٨٢) الْمُنَاجَاةُ الرَّابِعَةُ عَشَرُ مُنَاجَاةُ الْمُعْتَصِمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (١) اللَّهُمَّ يَا مَلَكَ الْأَلَّاَذِينَ وَيَا مَعَاذَ الْأَعَدِينَ وَيَا مَنْجِي الْهَالِكِينَ وَيَا عَاصِمَ الْبَائِسِينَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينَ وَيَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا كَنْزَ الْمُفْتَقِرِينَ وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِينَ وَيَا مَأْوَى الْمُنْقَطِعِينَ وَيَا نَاصِرَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَا مُجِيرَ الْخَائِفِينَ وَيَا مُغِيَثَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا حِصْنَ الْلَّاجِينَ إِنَّ لَمْ أَعْدُ بِعِزْتِكَ فَبِمَنْ أَعْوَذُ وَإِنْ لَمْ أَذْبَحْتِكَ فَبِمَنْ أَلَوْذُ وَقَدْ أَجَاثَتِي الدُّنُوبُ إِلَى التَّشْبِيثِ بِأَذْيَالِ عَفْوِكَ وَأَخْوَجْتِي الْخَطَايَا إِلَى اسْتِفْتَاحِ أَبْوَابِ صَفْحِكَ وَدَعْتُنِي الْأَسَاءَةَ إِلَى الْأَنَاخَةِ بِفَنَاءِ عِزْكَ وَحَمَلْتُنِي الْمُخَافَةَ مِنْ نَقْمَتِكَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَطْفِكَ وَمَا أَحَقَّنِي اغْتَصَمْ بِحِبْلِكَ أَنْ يُخْدِلَ وَلَا يَلِيقُ بِمَنِ اسْتَجَارَ بِعِزْكَ أَنْ يُسْلِمَ أَوْ يَهْمَلَ (٢) إِلَهِي فَلَا تُخْلِنَا مِنْ حِمَايَتِكَ وَلَا تُغْرِنَا مِنْ رُعَايَتِكَ وَذَذَنَا عَنْ مَوَارِدِ الْهَلْكَةِ فَإِنَا بِعِينِكَ وَفِي كَنْفِكَ وَلَكَ أَسْأَلُكَ بِأَهْلِ خَاصَّتِكَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ بَرِيئَتِكَ أَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا وَاقِيَّةَ تُنْجِينَا مِنَ الْهَلَكَاتِ وَتُجَنِّبَنَا مِنَ الْآفَاتِ وَتُكِنْتَنَا مِنْ ذُواهِي الْمُصَبِّيَاتِ وَأَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكِيَّتِكَ وَأَنْ تُفْشِي وُجُوهَنَا بِأَنْوَارِ مَحَبَّتِكَ وَأَنْ تُؤْرِيَنَا إِلَى شَدِيدِ رُكْبِكَ وَأَنْ تَحْوِيَنَا فِي أَكْنَافِ عِصْمَتِكَ بِرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

٨٢۔ چہار دہم: مختصین کی مناجات

(۱) اے خدا اے عافیت چاہئے والوں کی عافیت اے چاہئے والوں کی پناہ اے ہلاکت میں پڑنے والوں کی نجات اے بیچاروں کے نگہبان اے مسکینوں پر رحم کرنے والے، اے پریشانوں کی دعا کے قبول کرنے والے اور اے فقیروں کے خزانہ اور اے دل شکستوں کے جوڑنے والے اور اے پھیز جانے والوں کے بجا اور اے کمزوروں کے مد دگار اور اے خوف رکھنے والوں کی پناہ اور اے غم زد ویں کے فریدوں اور اے پناہ چاہئے والوں کے حصار! اگر میں تیری عزت کے مقام کے ساتھ پناہ نہ مانگوں تو کس سے پناہ مانگوں گا اور اگر میں تیری قدرت کے ساتھ عافیت نہ چاہوں تو کس سے عافیت چاہوں گا، در آنحالیکہ گناہوں نے تیری معافی کے دامن سے وابستہ ہونے پر مجبور کیا ہے، اور میری خطاؤں نے حاجت مند کر دیا ہے کہ تیری چشم پوشی کے دروازہ کو گھولنے کا مطالبہ کروں اور برائیوں نے مجھ کو بلا یا ہے کہ تیری عزت کی بارگاہ میں آؤں اور تیرے انتقام کے خوف نے مجھ کو آواہ کیا ہے تیری مہربانی کی زنجیر سے مٹک ہونے پر اور جو تیری جبل سے مٹک ہو گیا وہ ذلیل ہونے کا حق تھا ہے اور اس کے لئے مناسب نہ ہو گا کہ چھوڑ دیا جائے جس نے تیری عزت کے ساتھ پناہ چاہی۔

(۲) خدا یا تو مجھ کو اپنی حمایت سے الگ نہ کرو اور اپنی رعایت سے ہم کو دور نہ کرو اور ہم کو ہلاکت کے مقام سے محفوظ کر پس بینک ہم تیری نگاہ کے سامنے اور تیری حمایت کی پناہ میں ہیں اور مجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے مخصوص ملائکہ کے ذریعہ اور تیری مخلوق میں تینک بندوں کے ذریعہ کہ ہمارے لئے نگہبان قرار دے جو ہم کو ہلاکت سے بچالے اور ہم کو آفتوں سے دور کرو اور سخت مصیبتوں سے رکاوٹ بن جائے اور ہم پر اپنا سکون نازل کرو اور ہمارے چہرے کو اپنی محبت کے نور سے چھپا دے اور ہم کو اپنے رکن مشکلم کی جانب جگدے اور اپنی پناہ کی آنکھوں میں محفوظ کر لے اپنی مہربانی اور رحمت کے ذریعہ، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(٨٣) الْمُنَاجَاةُ الْخَامِسَةُ عَشَرَ مُنَاجَاةُ الزَّاهِدِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(١) إِلَهِي أَسْكَنْتَنَا داراً حَفَرْتُ لَنَا حُفَرَ مَكْرِهَا وَعَلَقْتَنَا بِأَيْدِي
الْمُنَابَا فِي حَبَائِلِ غَدَرِهَا فَإِنِّي نَلْتَجِيءُ مِنْ مَكَائِيدِ خُدَاعِهَا وَبِكَ
نَعْتَصِمُ مِنَ الْأَغْتِرِارِ بِزَخَارِ فِي زِيَّتِهَا فَإِنَّهَا الْمُهَلِّكَةُ طَلَابَهَا الْمُتَلَفَّةُ حَلَا
لَهَا الْمَخْشُوَّةُ بِالآفَاتِ الْمَشْحُونَةُ بِالنَّكَباتِ (٢) إِلَهِي فَرَهَدْنَا فِيهَا
وَسَلَّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيقِكَ عَصْمَتِكَ وَأَنْزَعْ عَنَّا جَلَابِيبَ مُخَالَفِتِكَ وَ
تَوَلَّ أُمُورَنَا بِحُسْنِ كِفَائِيكَ وَأَوْفَرْ مَنْيَدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَأَجْمَلْ
صِلَاتِنَا مِنْ قَيْضِ مَوَاهِبِكَ وَأَغْرِسْ فِي أَفْقَادِنَا أَشْجَارَ مَحْبَبِكَ وَأَنْتَمْ
لَنَا أَنْوَارَ مَغْرِفَتِكَ وَأَذْفَنَا حَلَوةَ عَفْوِكَ وَلَذَّةَ مَغْفِرَتِكَ وَأَفْرَزْ أَغْيَنَا
يَوْمَ لِقَائِكَ بِرُؤْيَتِكَ وَأَخْرِجْ حُبَ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوبِنَا كَمَا فَعَلْتَ
بِالصَّالِحِينَ مِنْ صَفَوَتِكَ وَالْأَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَ
يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.



۸۳۔ پانز و هم: مناجات از اہدین

بخشش والے مہربان خدا کے نام سے

(۱) اے میرے مجدد تو نے ہم کو اس دنیا میں ساکن کیا جس نے ہمارے لئے مکاری کے گذھے کھو دیئے اور ہم کو لکھا دیا تھا تو اس کے ہاتھوں کے ذریعہ اس کے فریب کے رشتؤں میں، پس ہم یہی ہی طرف اس کے دھوکے سے پناہ لیتے ہیں اور تھوہی سے محک ہوتے ہیں اس کی زہانت کی خوبصورتی سے دھوکہ کھانے میں۔ اسی لئے کہ وہ اپنے طلب کرنے والے کو تلف کرنے والی ہے، آفتوں سے گھری ہوئی ہے اور رنج و مصیبت سے بھری ہے۔

(۲) خدا یا ہم کو اس میں زہد عطا کرو اپنی توفیق اور وابستگی سے ہم کو سالم رکھ اور ہم سے اپنی مخالفت کے لباس کو اتار لے، اور اپنی بہترین لکھیات کے ساتھ ہمارے امور کا ولی ہو جا اور اپنی وسعت رحمت کو ہمارے لئے زیادہ فرماؤ اور اپنے عطیہ کے فیض کو بہترین قرار دے اور ہمارے دلوں میں اپنی محبت کے درخت لگادے اور ہمارے لئے اپنی معرفت کا نور مکمل کر دے اور ہم کو اپنی بخشش کی لذت چکھادے اور اپنی مغفرت کی لذت چکھادے اور ہماری آنکھوں کو خندک دے روز ملاقات اپنے دیدار کے ذریعہ، دلوں سے دنیا کی محبت نکال دے جیسا کہ تو نے اپنی منتخب صالحین کے ساتھ کیا ہے اور اپنے مخصوص نیک افراد کے ساتھ کیا ہے اپنی رحمت سے اے بہترین رحم کرنے والے! اور اے بہترین کرم کرنے والے۔ [۱]



[۱] مناجات غسلہ عذر کا ترجمہ، مناجات ایمان مولانا ظمیلی صاحب قبل سے ماخوذ ہے۔ [حیدری]

ادعوں استحب لكم

ادعیہ مسکن نے۔ سہاں۔ طلاق کا نہ ہے۔
ادعیہ نہ ہے۔ جو لبکھ لے۔ اگر کوئی کامیابی نہ ہے۔
ادعیہ نہ ہے۔ جو پڑھتے ہے۔ اگر کامیابی نہ ہے۔
ادعیہ نہ ہے۔ جو کہتے ہیں۔ وہ یقین رکھوں۔ کوئی کامیابی نہ ہے۔

• • • • •

Presented by: jafrilibrary.com

تشریح آدعیہ



Presented by: jafrilibrary.com



شرح ادعیہ

آغاز کار: یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ

دعا نمبر کی شرح

۱. لا یقْتُرُونَ: بخار الانوار ج ۹۳ ص ۱۷۔ ۲۷ پر ^{Presented by} ملکی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر ملائکہ تسبیح پر پروگار میں ایک لمحہ کے لئے خلل واقع نہیں ہونے دیتے ہیں تو رسول اکرم ﷺ پر صلوٰات کس طرح سمجھتے ہیں جیسا کہ سورہ احزاب آیت ۱۶ میں کہا گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے حکم صلوٰات دیتے وقت ہی اعلان کر دیا تھا کہ میری تسبیح میں اتنا کم کر کے صلوٰات کے لئے وقت نکالو۔ میں اسے بھی اپنی تسبیح میں شمار کرلوں گا، جس طرح کہ سرورد دنیا میں روزہ دار کی سانس کو بھی تسبیح میں شمار کیا ہے۔

۲. تَقْدِيمُسْ : زمین میں دور تک چلے جانے کا نام ہے۔ گویا کہ تقدیم پر پروگار کرنے والا اس کی پاکیزگی کے اعلان میں انہائی گہرائی تک چلا جاتا ہے اور اسے نقائص کے ساتھ جسمانیت سے بھی پاکیزہ قرار دیتا ہے جس طرح کہ بعض علماء نے اشارہ کیا ہے کہ تسبیح عیوب سے

پاک کر دینے کا نام ہے اور تقدیس حسم و جسمانیت سے منزہ رکھنے کا نام ہے۔

۳. بِسُوْلُونَ : یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ملائکہ میں بھی اختیارات پائے جائیں اور ان کی صحت صرف جری اور اضطراری نہیں ہے ورنہ ان کا کوئی کام قابل مدح و شادہ ہوتا۔

۴. اُمْرُ اَبِيلُ : عالمان عرش کے درمیان اسرائیل کا الگ سے تمذکرہ ان کی افرادیت کی نشانی ہے۔ جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ جبریل کے بعد بہترین ملائکہ اور ہر لمحہ صور لئے ہوئے حکم خدا کا انتظار کرتے رہتے ہیں تاکہ اس کی قیل میں ایک لمحہ کی ہاتھیوں پائے۔

۵. نَفْع : شکر ہے کہ پھونکنے کا کام چڑائی بھانے میں بھی ہوتا ہے اور آجڑ کانے میں بھی۔ اسی بنا پر روایات میں وہا ہے کہ ایک مرتبہ صور پھونک کر سب کی حراریت کو خاموش کر دیں گے اور دوبارہ صور پھونک کر سب کو بیدار کر دیں گے جس کے بعد کوئی خدا کرے گا اور کوئی یہ دریافت کرے گا کہ ہمیں کس نے بیدار کر دیا ہے۔

۶. مِكَانِيلُ : ان کے صاحب جاہ ہونے کا راز یہ ہے کہ انھیں تھیم رزق کا کام کرو یا گیا ہے اور ان کے ساتھ متعدد فرشتے لگادیئے گئے ہیں جو تمام گلوقات کا رزق پہنچانے میں مدد کرتے ہیں اور اس طرح ان کا مرتبہ تمام گلوقات پر نمایا ہو جاتا ہے جبریل کو بیت الم سور کا موزون اور مکانِ کل کو امام قرار دیا گیا ہے۔

(ریاض السالکین)

۷. هُوْ مِنْ أَمْرِكَ : واضح رہے کہ روح عالم امر کی ایک گلوق ہے اور جریل کے مطابق

ہے اور عالم امر اس عالم کو کہا جاتا ہے جو بغیر کسی مادہ کے صرف امر الہی سے وجود میں آ جاتا ہے۔

۸. الشهوات : یہ لفظ اس بات کی علامت ہے کہ ملائکہ کی زندگی میں خواہشات کا وجود یا جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کمال تقدس کی بنابر اس کے اثرات نہیں پائے جاتے ہیں اور وہ اپنی خواہشات پر قابو رکھتے ہیں اور تنقیح پروردگار سے غافل نہیں ہوتے۔

۹. جہنم : زیر اس لئے نہیں ہے کہ یہ غیر منصرف ہے اور اس کا سبب یہ کہ عجمی بھی ہے و مرعرف بھی ہے۔

۱۰. السروحانیین : اس لفظ کو روحانی ہی پڑھا گیا ہے یہ ملائکہ مادیات سے بالکل ہیں اور روحانی بھی کہا گیا ہے کہ ان کے عالم میں بڑی وسعت اور حد درجہ کا سکون پایا جاتا ہے۔ انھیں ملائکہ کی ایک قسم کو ”کرز دین“ کہا جاتا ہے جس میں بعض حضرات ”را“ پر تشدید کے کل ہیں اور بعض کے یہاں ”را“ بلا تشدید ہے جو کرب یعنی قرب سے مشتق ہے۔

۱۱. الطعام : کھانے کی چیز کو کہا جاتا ہے اور شراب پینے کی چیز کو۔ یہ اور بات ہے کہ الگ الگ استعمال ہوں تو پینے کی چیز کو بھی طعام میں شمار کیا جاتا ہے آب زمزم کو طعام کہا جاتا ہے اور حضرت طالوت کے قصہ میں پانی کے لئے ”من لم يطعمه“ استعمال ہوا ہے۔ فارسی میں بھی پانی کے لئے کھانے کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۱۲. خُرَّانُ الْمَطَرِ : ابن جریر سے درمنشورج ۶ ص ۲۵۹ پر روایت ہے کہ بارش کا ایک ایک قطرہ کر کے نازل کیا جاتا ہے۔ لیکن طوفان نوح اس سے مختلف ہو گیا تھا اور اس بنابر قرآن مجید نے ”طفی الماء“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

بعینہ یہی حال ہوا کا بھی ہے اس کا ایک ایک جھونکا حساب شدہ ہے لیکن قوم عاد پر

عذاب کے دن بے حساب ہو گیا تھا اور اسی لئے ”بربج صوص رعائیہ“ کہا گیا ہے۔

۱۳. سفرہ: سفیر کی جمع بھی ہو سکتی ہے کہ یہ سب خدائی نمائندہ ہیں اور مسافر کی جمع۔

ہو سکتی ہے کہ یہ لکھنے والے ہیں اور سفر کے معنی لکھنے کے ہیں۔

۱۴. الحفظة: دو طرح کے فرشتہ ہیں۔ بعض وہ ہیں جو اعمال کو محفوظ کرتے ہیں اور

بعض وہ ہیں جو انسان کی حفاظت کا فرض انجام دیتے ہیں۔

۱۵. کرام الکاتبین: وہ فرشتہ ہیں جن کو نیک و بد اعمال کے لکھنے پر مأمور کیا گیا ہے

۱۶. ملک الموت: فرشتہ الموت پر صلوٰات کے بارے میں بعض علماء کا بیان ہے

جبریل و میکائیل تو صرف دنیا سے قطع تعلق کے نہیں بتاتے ہیں۔ ملک الموت کا احسان یہ ہے کہ وہ
حتمی طور پر اس دنیا کی ماویت سے نجات دلاتے ہیں۔

۱۷. اعوان: کے باہر میں امام صادق کا ارشاد ہے کہ ان کے ذریعہ ملک الموت۔

ایک وقت میں مختلف مقامات کے افراد کی رو جیں ^{Presented by jafrilibrary.com} لیتے ہیں۔

۱۸. منگرو نکیرو رومان: یہ تین فرشتے ہیں جو دفن کے بعد قبر میں وارد ہو

ہیں۔ پہلے رومان آکر نامہ اعمال کو مرتب کرتے ہیں اور اس کے بعد منگرو نکیر اسی کے مطابق

درآمد کرتے ہیں اور سزا کا فیصلہ سنادیتے ہیں۔

۱۹. الیت المعمور: آسمان پر خانہ کعبہ کے مقابل میں خدا کا گھر ہے۔

فرشتوں نے جناب آدم کے مقابلہ میں اپنے استحقاق کا ذکر کیا تو پروردگار نے اپنے علم کا حوالہ

کر انہیں بیت معمور کے گرد طواف اور استغفار کرنے کا حکم دے دیا۔ جس کے بعد اہل زمین

استغفار کا ذریعہ خانہ کعبہ کا طواف بن گیا۔

٢٠. الجنان: واضح رہے کہ قرآن مجید میں طرح کی جنتوں کا ذکر کیا جاتا ہے:
جنة النعيم، جنة الفردوس، جنة الخلد، جنة المأوى، جنة عدن، دار السلام، دار القرار، جنة عرضها السماوات والارض.

دعا نمبر ۳ کی شرح

۱. احسنوا الصحابة: امام جماعت علیہ السلام کی یہ دعا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام نے کبھی صحابہ کرام کو بری نگاہوں سے نہیں دیکھا ہے اور نہ بلا سبب ان کی ندمت کی ہے اور یہ ممکن بھی کس طرح تھا جب کہ سب انھیں کے جد بزرگوار کے گرد جمع ہوئے تھے اور انھیں کے ساتھ تحریر کرنے والے یا ان کی مدد کرنے والے تھے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ائمہ طاہرین نے صرف یہاں کی حضوری کو دلیل ایمان و عظمت نہیں قرار دیا ہے ورنہ مخلصین اور منافقین کا تفرقہ ہی ختم ہو جائے گا اور ہر بے بن چند روز سرکار کے دربار میں حاضری دے کے کمال ایمان کی سند لے لے گا۔

آپ نے پہلے صحابہ کے شرائط بیان کئے۔ اس کے بعد تابعین کی شناخت کروائی اور ہر موقع پر ان صفات و مکالات کا ذکر کیا جن سے صاف اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس صلوٰات اور دعا کی بنیاد یہ کروائی ہے اس کے علاوہ کوئی شے انسان کو دعاۓ رحمت کا حقدار نہیں بن سکتی۔

دعا نمبر ۵ کی شرح

اس دعا میں امام جماعت نے دو طرح کے آداب استعمال فرمائے:

۱. دعا کے ساتھ صلوٰات کا ذکر کیا ہے کہ امیر المؤمنینؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب بھی کوئی دعا کرنا ہو اس کے ساتھ صلوٰات ضرور پڑھو کہ پروردگار اس بات کو اپنے کرم کے خلاف قرار دیتا

ہے کہ اس سے دو باتوں کا مطالبہ کیا جائے اور ایک کو قبول کر کے دوسرا کو رد کر دے۔

۲۔ ہر دعا کے ساتھ اس کے متناسب کرم کا حوالہ دیا ہے کہ اس طرح دعا منزل قبولیت سے قریب تر ہو جاتی ہے اور عطا کرنے والا اس اعتماد کو مجرور نہیں کرنا چاہتا ہے جو مانگنے والے کو اس کی ذات کے بارے میں حاصل ہے اور جس طرح پہلے دوسروں کے ساتھ کرم کیا ہے اسی طرح اس سائل کے ساتھ بھی کر دیتا ہے۔

۱. خطر: یلفظ قدر و منزلت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور معادضہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس مقام پر مراد پہلے ہی معنی ہیں۔

۲. کید: کید و مکر حیله سازی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن پروردگار کے یہاں حیله سازیوں کے انتقام اور ان کو سزا کو کید و مکر کا نام دیا جاتا ہے۔

۳. ہدایت: ہدایت اللہیہ کے پہلے مرحلے ہوتے ہیں:
پہلے مرحلہ پر فوائد کو حاصل کرنے اور نقصانات کو رفع کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے اور دوسرے مرحلہ پر حق و باطل کے امتیازات کی رہنمائی کی جاتی ہے، تیسرا مرحلہ پر رسولوں کو بھیجنے کا عمل انجام دیا جاتا ہے اور چوتھے مرحلہ پر انسانیت کی بلند ترین منزلوں سے آشنا ہو کر مادیات سے قطع تعلق کر لیتا ہے اور اس ارجال و مجال میں غرق ہو جاتا ہے۔

۴. مَرَأَةُ صَوْلَةِ السُّلْطَانِ: انسانی زندگی کے یہ تین سخت ترین مصائب ہیں:
پہلے مرحلہ پر زمانہ کے آفات وحواث ہیں جن سے کوئی انسان محفوظ نہیں رہتا ہے۔
اور دوسرے مرحلہ پر شیطان کے جاں ہیں جو قدم قدم پر بچھے ہوئے ہیں اور جذبات و خواہشات میں زندگی گزارنے والا انسان اس سے رہائی حاصل نہیں کر پاتا ہے۔

تیرے مرحلہ پر حکام زمانہ اور سلاطین عصر کے جملے ہیں جو سابق کے دنوں مصائب میں اضافہ کر دیتے ہیں اور اس طرح انسان تین طرف سے آنتوں میں گھر جاتا ہے۔
اب اگر چوتھی طرف سے رحمت خدا نے سہارادے دیا تو بلا دل سے محفوظ ہو جائے گا ورنہ انعام بخیر ہونے کا امکان نہیں ہے۔

۵. أَغْيِنَا عَنْ غَيْرِكَ : افسوس کہ انسان ان فقرات کی تلاوت کرنے کے بعد بھی ان کی معنویت کی اندازہ نہیں کرتا ہے اور ہمیشہ اغیار کے سامنے ہاتھ پھیلائے رہتا ہے حالانکہ اسے بخوبی معلوم ہے کہ کوئی غمی بھی خدا سے بے نیاز نہیں بن سکتا، اور خدا جسے بے نیاز بنا دے وہ کسی کا محتاج نہیں ہو سکتا ہے۔

۶. سَلَامَةُ قُلُوبِنَا: انسان کی ماوریت کا دار و مدار اس کے سارے بدن پر ہے اور اس کی معنویت کا انحصار اس کے قلب اور زبان پر ہے اس لئے نہایات میں وارد ہوا ہے کہ حقیقت انسانیت کا انحصار قلب و زبان پر ہے یہ دنوں محفوظ رہ جائیں تو کسی طرح کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان کو محفوظ رکھنے کا راستہ کیا ہے؟ امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ قلب کی سلامتی یاد خدا میں ہے اور زبان کی سلامتی ذکر خدا میں ہے ان دنوں کے درمیان جسم کی سلامتی یہ ہے کہ اس کی طاقتلوں کو شکر نعمت پروردگار میں صرف کر دیا جائے کہ اس کا مکمل وجود آنتوں میں گھرا ہوا ہے۔

۷. يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ: أبجۃ البیهاء نے اس روایت کو نقل کیا ہے کہ سرکار دو عالم کے سامنے دھوپ میں ایک بچہ پڑا ہوا تھا اصحاب نے آواز لگائی کہ یہ بچہ کس کا ہے تو اسکی ماں دوڑتی ہوئی آئی اور بچہ کے اٹھا کر لگایا۔ اور پھر زمین پر لیٹ کر اسے سینہ پر بٹھالیا تاکہ زمین کی

گرمی سے پریشان ہو، آپ نے فرمایا کہ جس قدر یہ ماں اپنے بچہ پر مہربان ہے تمہارا پروردگار تم پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے۔ ارحمنا بر حمتک یا ارحم الرحمنین۔

دعا نمبر ۶ کی شرح

۱. صبَّاح و مسَاء: الْ لَفْتُ كَابِيَانْ ہے کہ صبَّاح کا سلسلہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے لیکن ان الجوابیقی کا کہنا ہے کہ صبح آدمی رات کے بعد شروع ہو جاتی ہے اور اس کا سلسلہ زوال آفتاب تک باقی رہ جاتا ہے، مسَاء بھی اول شب کو کہا جاتا ہے اور بعض بیانات کی بناء پر اس کا سلسلہ نصف النہار سے نصف شب تک جاری رہتا ہے۔

۲. لَيل: کا سلسلہ بھی الْ لَفْتُ کے نزدیک غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے الْ شَرِيعَةِ میں یہ لَيل طلوع فجر پر تمام ہو جاتا ہے اور اس معنی کو حقیقت شرعیہ کہا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اس دعائیں مسَاء کا کوئی ذکر نہیں ہے اور یہ تمام تر دعائے صبَّاح ہے جیسا شیخ طوسی نے بھی اشارہ فرمایا ہے نیز یہ کہ رات اور دن کے بارے میں یہ اختلاف بھی پایا جاتا ہے دونوں میں کون سی شے مقدم ہے۔ لیکن امام رضا علیہ السلام نے دن کو رات پر مقدم قرار دیا ہے۔ اور بعض عرفاء کا بیان ہے کہ جس طرح آفتاب و ماهتاب کا اپنے مدار پر گردش کرنا کائنات کے لئے بیجد ضروری تھا اسی طرح فصلوں کا اختلاف اور شب و روز کی رفت و آمد بلکہ دونوں کی مقدار میں کمی اور زیادتی بھی نظام حیات کے لئے بیجد ضروری ہے، یہ مالک کا کرم ہے کہ اس نے انسانیت کی کسی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا ہے اب یہ بندہ کافرض ہے کہ اس شکریہ میں دو یارات کسی لمحہ میں کوتا ہی نہ کرے۔

۳. لذۃ وشهوۃ: اس لفظ سے جنسی خواہشات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے لئے رات بہترین پرده پوش بھی ہے اور اطباء کے قول کے مطابق رات کا دوسرا نصف حصہ بہترین وقت بھی ہے۔

۴. دُنیاہم: دنیا دنی کا موت ہے جس طرح اصغر سے صغری ہوتا ہے۔۔۔ یہ اگر چہ دنیا کی پستی کا بہترین اشارہ ہے لیکن فی الحال نام ہے اور وصف کا لحاظ نہیں رکھا جاتا ہے، یہی حال آخری کا بھی ہے کہ یہ آخرت کا نام ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا زمانہ دنیا کے خاتمه کے بعد کا زمانہ ہے۔

۵. عاجل واجل: واضح رہے کہ امام کے اس کلام میں اس امر کا واضح اشارہ پایا جاتا ہے کہ پروردگار نے اپنے بندوں سے دنیا اور آخرت دونوں کی آبادی کا مطالبہ کیا ہے لہذا جس طرح آخرت کو نظر انداز کرنے والے جانور کہے جائیں یہ اسی طرح دنیا سے غافل ہو جانے والے؛ بے خبر کہے جانے کے قابل ہیں اور ان کا کروار قطعاً قبل تعریف نہیں ہے۔
حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مخلوقات عیال خدا ہیں لہذا اس کا مجبوب ترین بندہ وہی ہو گا جو اس کے عیال کا خیال رکھے۔

۶. یسلوا اخبارہم: خدائی امتحانات کے بارے میں ایک عام تصور یہ پایا جاتا ہے کہ امتحان سابق علم کے خلاف ہے اور جب خدا عالم ہے تو امتحان کیوں لیتا ہے۔۔۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بندوں کو ان کی حقیقت سے باخبر کرنا چاہتا ہے اور اگر کبھی یہ کہتا بھی ہے کہ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں تو وہ بھی درحقیقت اظہار کے معنی میں ہے کہ جو کچھ جانتے ہیں اس کا اظہار کر دینا چاہتے ہیں۔

۷۔ فَلَكَ الْحَمْدُ : واضح رہے کہ اس مقام پر بھی سورہ حمد کا انداز پایا جاتا ہے کہ ابتداء غائبانہ انداز سے ہوئی اور تجوڑی دیر کے بعد ایک نجد کا خطاب شروع ہوا اس سلسلہ میں صاحبان معرفت کے چند نکات کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

۱۔ یہ غائبانہ انداز سے ابتداء ایک طرح کا ادب ہے کہ انسان بلا معرفت سامنے نہیں آ گیا ہے بلکہ جب کمالات کو پہچان لیا تو سامنے حاضر ہوا ہے ۔

۲۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی بارگاہ کی طرف دھیرے دھرے بڑھو، پہلے کمالات کی معرفت حاصل کروتا کہ حاضری کا شرف بھی حاصل ہوئے ۔

۳۔ دعا میں قصد قربت ضروری ہے لہذا احساس قربت کے لئے سفر کو دور سے شروع کرنا چاہئے ۔

۴۔ اس انداز سے محسوس ہوتا ہے کہ انسان نے کوئی سفر کیا ہے جس میں ذکر و فکر سے وصال کی منزل تک پہنچ گیا ہے ۔

۵۔ اس انداز سے ظاہر ہوتا ہے کہ بندہ پہلے مخلوقات کو دیکھ کر خالق کی حمد و شناکر رہا تھا کہ اچانک جلوہ پرور دگار سامنے آ گیا اور الجہ کا انداز تبدیل ہو گیا ۔

۸۔ سَمَآؤْهَا وَأَرْضُهَا : اس مقام پر حضرت نے سماء کا ذکر ارض سے پہلے کیا ہے حالانکہ روایات میں زمین کی تخلیق کے مقدم ہونے کا ذکر ہے ۔ بعض علماء نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ آسمان ظاہری طور سے بھی بلند ہے اور ملا نکہ و عرش و کرسی کا محل بھی ہے لہذا اس کے مرتبہ کو خاکی زمین سے بلند تر ہونا چاہئے ۔ لیکن دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ پروردگار نے اکثر زمینوں کو مبارک قرار دیا ہے بلکہ سورہ فصلت آیہ نمبر ۱۰ میں ساری زمین کو با برکت قرار دیا ہے جب کہ

آسمان کے لئے ایسی کوئی تعبیر نہیں ہے لہذا زمین کو آسمان سے بالاتر ہونا چاہئے۔
اور اس سے اہم تر بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم نے ساری زمین کو مسجد قرار دیا ہے اور یہ
اس کی عظمت کے لئے بہت کافی ہے۔

۹. مقیم و شاخِصُ : یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ملائکہ کی دو قسمیں ہیں:

بعض ملائکہ وہ ہیں جو ارشاد امیر المؤمنین علیہ السلام کے مطابق اپنے مقام پر کوئی وجود
میں مصروف ہیں اور اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کرتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو مختلف امور پر
مامور ہیں اور مسلسل مصروف سفر رہتے ہیں۔

کبھی وحی الہی لے کر نازل ہوتے ہیں۔ کبھی رزق رسانی کا فرض انعام دیتے ہیں۔ کبھی
روح قبض کرنے کے لئے مرنے والے کے سربراہی آتے ہیں اور کبھی اولیاء اللہ کی زیارت کے
لئے مشاہد مقدسہ کے گرد جمع ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہاں تک فرمایا کہ پروردگار ہر جمعرات کی شام کو
آسمان سے فرشتوں کو نازل کرتا ہے جو چاند کی تختی اور سونے کے قلم لے کر آتے ہیں اور جمع
کے دن غروب آفتاب تک صرف صلوٰات کا حساب کرتے رہتے ہیں (بخار الانوار ج ۹۳ ص ۵۰)

۱۰. شاہدَ عَيْنِهُ : امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ فرزند آدم کی جب بھی
صحیح ہوتی ہے تو دن خود آواز دیتا ہے کہ مجھے تیرا گواہ بنایا گیا ہے لہذا حرف صحیح کہوا اور کارخیز کروتا کر
میں روز قیامت گواہی دے سکوں۔ ورنہ آج کے بعد پھر مجھ سے ملاقات ہونے والی نہیں ہے
(کافی ص ۲۵۲ حدیث ۸)

۱۱. صغیرہ او کبیرہ : گناہان صغیرہ و کبیرہ کے بارے میں علماء اسلام کے درمیان

بیحد اختلافات پائے جاتے ہیں۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ گناہ سب کبیرہ ہیں، صغیرہ ان کے مقابلہ میں صغیرہ ہیں جس طرح قتل کے مقابلہ میں طما نچہ۔ ورنہ حکم خدا کی مخالفت کے اعتبار سے وہ بھی کوئی معمولی جرم نہیں

۶-

اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ فرق صرف اضافی نہیں ہے۔ بلکہ بعض گناہ کبیرہ ہیں اور بعض واقعہ صغیرہ ہیں جن کی معافی کا وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر انسان گناہان کبیرہ سے پرہیز کر لے۔ تو پروردگار ان صغیرہ گناہوں کو بلا توبہ بھی معاف کر سکتا ہے۔ گناہان صغیرہ کی اس تفریق میں یہ امتیاز قائم کیا گیا ہے کہ جن گناہوں پر برہ راست جہنم کا ذکر کیا گیا ہے یا ان سے بھی ختم قرار دیا گیا وہ کبیرہ ہیں اور باقی مسائلے گناہ صغیرہ کی فہرست میں شامل ہیں جن کی تعداد سائٹ سے ستر تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن واضح رہے کہ گناہ صغیرہ بھی ابتدائی منزل میں صغیرہ رہتا ہے۔ اس کے بعد جب اسے ترک نہیں کیا جاتا ہے یا اس سے توبہ نہیں کی جاتی ہے تو وہ بھی گناہان کبیرہ میں شامل ہو جاتا ہے اور انسان کی عدالت کو محروم کر دیتا ہے۔

اس مقام پر یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ روایت میں تمام گناہان صغیرہ و کبیرہ کی فہرست کا بیان نہ ہونا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو دونوں کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہئے اور کسی گناہ کو صغیرہ قرار دے کر اس کی طرف بڑھنے جانا چاہئے کہ اس طرح عذاب الہی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ کراماً کاتبین : وہ فرشتے ہیں جنہیں ہر انسان کے اعمال کو درج کرنے پر

مامور کیا گیا ہے ایک نئیوں کا حساب لکھتا ہے اور دوسرا برا نئیوں کا حساب درج کرتا ہے جس کا حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے مجھے اس فرزند آدم کے حال پر تجویز ہوتا ہے کہ اس کے کاندھے پر دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے بعد بھی فضول باقیں کرتا رہتا ہے۔ (ربیع الاول ابراز مختصری ۲۹)

ان فرشتوں کے کرام ہونے کا ایک نمونہ روایات میں یہ ہے کہ جب یہ نیکیاں لکھ کرو اپس سوتے ہیں تو ماں کی بارگاہ میں خوش و خرم حاضر ہوتے ہیں اور جب برائیاں درج کرتے ہیں تو محروم و رنجیدہ ہوتے ہیں۔ سوال ہوتا ہے کہ میرے بندوں نے کیا غلط کام کیا ہے؟ تو عرض کرتے کہ پروردگار جب تو ستار العیوب ہے اور سب کے عیب جانتا ہے تو ہم کس طرح کسی کے عیب کا اظہار کریں۔ (تفیر صافی ۵ ص ۲۹۶)

۱۳. صحائف : ایک عام تصور یہ ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے قلم اور کاغذ لے کر ہیں اور سارے اعمال درج کرتے ہیں۔ لیکن بعض علماء نامہ اعمال کی اس طرح تفسیر کی ہے جس طرح انسان کے ذہن میں اس کے تصورات اور معلومات لفظ ہو جاتے ہیں اسی طرح اس کی روح پر اس کے اعمال و افعال کے اثرات بھی ثبت ہو جاتے ہیں اور جیسے جیسے انسان عمل کرتا جاتا ہے اس کا صحیحہ اعمال مرتب ہوتا جاتا ہے اور نتیجہ میں اس کا وجود خود ہی اس کا نامہ اعمال بن جاتا ہے اس کے لئے الگ سے کسی قلم اور کاغذ کی ضرورت نہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اعمال درج کرنے والے فرشتوں کے وجود سے انکار کر دیا جائے ان کا لکھنا اپنی جگہ پر ہے اور نہ استی پر درج ہو جانا اپنی جگہ پر ہے۔

۱۴. خطأ من عبادتك : بعض علماء کرام کا بیان ہے کہ عبادت کے تین مرحلے

ہیں:

ایک مرحلہ میں انسان اپنے بدن کے ذریعہ مالک کی بندگی کرتا ہے جس طرح کرناز روزہ وغیرہ میں ہوتا ہے۔

دوسرے مرحلہ پر انسان اپنے نفس اور شعور کو اطاعت الہی میں مصروف کر دیتا ہے، یہ کام عقائد کی منزل میں انجام پاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ پر انسان اپنے سماج اور معاشرہ کے حقوق کو ادا کرنے میں اپنے مالک کے احکام کی پاسداری کرتا ہے اور ان کی مخالفت نہیں کرتا ہے۔

۱۵. وَأَخْفَظُنَا مِنْ تَبَيْنِ أَيْدِينَا : اس جملہ کی وضاحت میں حسب ذیل احتمالات

ذکر کیا گیا ہے:

۱- اس سے مراد وہ چاروں سکتیں ہیں جن سے کوئی بھی دشمن حملہ کر سکتا ہے۔

۲- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے الفاظ میں سامنے سے مراد آخرت میں غافل بنادینا، یعنی سے مراد مال و دولت کی جمع آوری میں لکاؤنا، دانہنے سے مراد دین میں شبہات پیدا کرنا اور بائیں سے مراد لذتوں میں مصروف کر دینا۔

۳- ابن عباس کے مطابق سامنے اور یونچے سے مراد دنیا و آخرت ہے اور دائیں بائیں سے مراد بیکیاں اور برائیاں ہیں۔

۴- حکماء اسلام کے مطابق انسان کی چاروں طاقتیں ہیں جن پر شیطان حملہ آور ہوتا ہے قوت خیال، قوت وہم، خواہش غصب۔

۱۶ مُسْتَغْمِلًا لِمَحْبَتِكَ : محبت ایک فطری جذبہ ہے جس کی بنیاد دردناک کمالات پر رکھی جاتی ہے اور جس قدر یہ ادارا ک قوی تر ہوتا جاتا ہے محبت کی شدت میں اضافہ

تاہے صاحبان معرفت و محبت کی تعریف کلمات استعمال کئے ہیں جن کے ذریعہ اس کی حقیقت کو
اضھ کرنا چاہا ہے۔

محبت محبوب کے علاوہ تمام اشیاء کا دل سے محو کر دینا ہے۔

محبت وہ آگ ہے جس میں محبوب کے علاوہ سب جل جاتے ہیں۔

محبت کسی شے کی طرف مکمل رجحان پیدا کرنا اور پھر اسے ہر شے پر مقدم رکھتا ہے اور

ب کی راہ میں ہر شے کو قربان کر دیتا ہے۔

آثارِ محبت:

۱۔ محبت پر دردگار کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان آخرت کے مسائل کو دنیا کے مسائل پر

مرکھتا ہے اور محبوب کی راہ میں ہر شے کو قربان کر دیتا ہے۔

۲۔ دوسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان دنیا سے بے تعصی ہو جاتا ہے اور اس کی محبت کو اپنے دل

نکال کر باہر بھینک دیتا ہے۔

۳۔ تیسرا اثر یہ ہے کہ انسان ہر حال میں ہشاش بٹاش اور مطمئن رہتا ہے اور جمال

محبوب کے آگے کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا۔

۴۔ چوتھا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے سارے وجود پر محبوب کا قبضہ رہتا ہے اور ایک لمحہ کے

لئے اس کی طرف سے غافل نہیں ہوتا۔

فضیل بن عیاض کا کہنا تھا کہ جب تم سے سوال کیا جائے کہ کیا خدا سے محبت کرتے ہو تو

خاموش رہو کر اقرار کر دے گے تو کردار ویسا نہیں ہے اور انکار کر دے گے تو کافر ہو جاؤ گے (احیاء العلوم

(۳۳۲)

۷۔ بدعت: عام مسلمانوں کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بعد ایجاد ہو۔
والی ہر شے کو بدعت کہا جاتا ہے اور اسی بنابرائے واجب، حرام، مکروہ، مندوب اور مباح تمام اقسام
پر تقسیم کیا گیا ہے۔

لیکن شہید ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ایجادات کی پانچوں قسمیں ہیں لیکن بدعت صر
حرام ایجاد کو کہا جاتا ہے جیسے غیر مخصوص کو مخصوص پر مقدم کر دینا، فاسق کی بیعت کا تقاضا کرنا، وضو
محض کی جگہ دھونا، جمع کے دن دوسرا اذان کہنا، خس کا بند کر دینا، اقرباً کو میراث سے محروم کر دینا
وقت سے پہلے افظار کر لینا وغیرہ۔

۱۸۔ امر بالمعروف: نکیوں کی ہدایت دینا اور برائیوں سے روکنا اسلام کے
ترین واجبات میں ہے اور اگر اس کے انجام دینے والے نہ ہوں تو واجب یعنی ہے اور نہ کرنے و
قطعی طور پر گناہ گار ہوگا۔ علماء اسلام نے اس کے وجوب کے چار شرائط کا تذکرہ کیا ہے:

۱۔ امر و نہی کرنے والے کا احکام سے باخبر ہونا، ایسا نہ ہو کہ واجبات سے نہی شردو
کر دے اور حرام کا امر کرنے لگے۔

۲۔ تاثیر کے امکانات پائے جاتے ہوں ورنہ فضول وقت ضائع کرنا واجب نہیں ہے۔

۳۔ ضرر کے اندر یہ کافی ہوتا ہے، ورنہ اپنے یا کسی مومن کے حق میں ضرر کی صورت میں ا
نہی واجب نہیں ہے۔

۴۔ گناہ گار اپنے عمل پر اصرار کر رہا ہو ورنہ توبہ کرنے کا ارادہ کرے شرمندہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۹۔ آشْكَرِهُمْ: بعض اہل معرفت کا بیان ہے کہ بہترین شکر گذار بندہ وہ ہے۔

گناہوں سے پاکیزہ ہو لیکن اپنے کو گناہ کا رتصور کرے۔

☆ قلیل نعت پر راضی رہے لیکن رغبت کا اظہار کرے۔

☆ ہمیشہ ذکر خدا کرتا رہے لیکن اپنے کو غافلین میں شمار کرتا رہے۔

☆ اور مسلسل عمل کرنے کے باوجود کوتا ہیوں کا اعتراف کرتا رہے۔

براہمیوں سے بچنے کے چار درجات پائے جاتے ہیں جن کے بغیر انسان کا تقویٰ مکمل نہیں

سکتا ہے۔

۱۔ ان براہمیوں سے پرہیز کرے جو انسان کو فاسق اور گنہگار بنادیتی ہیں۔

۲۔ ان براہمیوں سے الگ رہے جن میں حرام ہونے کا شہر پایا جاتا ہے۔

۳۔ ان چیزوں سے پرہیز کرے جن کے بعد نفس کے بہک جانے کا اندیشہ پایا

تاہو۔

۴۔ ان چیزوں سے بھی الگ ہو جائے جن سے اطاعت کا فائدہ درد یا معصیت کا تصور

پیدا ہو جائے۔

دعائیں کی شرح

۱۔ یامن تھل بہ: امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام دونوں حضرات سے
ل ہے کہ بلا واس کے نازل ہونے کے بعد اگر مالک کی طرف سے دعا کا الہام ہو جائے تو سمجھو
بلا جلد ختم ہونے والی ہے ورنہ اس کا زمان طویل بھی ہو سکتا ہے۔

پروردگار اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے سے پہلے مومن کی دعا پر نگاہ کرتا ہے اور اس کی فریاد کو
کر فیصلہ کو نافذ کرنے سے پہلے مومن کی دعا پر نگاہ کرتا ہے اور اس کی فریاد کو دیکھ کر فیصلہ کو نافذ

نہیں کرتا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۱)

۲. فَصْلٌ عَلَى مُحَمَّدٍ: مخصوصین علیہم السلام کی دعاؤں کا یہ امتیاز ہے کہ بلاوں کے رفع ہونے کی دعا کرنے سے پہلے مالک کی قوت و قدرت کا حوالہ دیتے ہیں کہ کل کائنات تیرے ہی ارادہ سے چل رہی ہے تو کس طرح ممکن ہے کہ تو بلاء کو دور ہو جانے کا حکم دے اور وہ تیرے حکم کی مخالفت کرے۔

اس کے بعد صلووات پڑھ کر اپنے مذاکو پیش کرتے ہیں تاکہ پروردگار صلووات کے طفیل میں اس دعا کو بھی قبول کر لے کر یہ مالک کی شان کرم کے خلاف ہے کہ جس کے واسطہ ایک دعا کی گئی ہے اس کے واسطے کے بعد بھی دعا کو رد کر دے جب کہ واسطہ بھی اسی نے قرار دیا ہے۔
صلوات کے بعد [جاfrilibrary.com](https://jafrilibrary.com/) کا آغاز یارب کہہ کر کیا ہے کہ آج تک تو نے ہی پالا ہے اور میں تیری ہی مہربانیوں سے زندہ ہوں تو کس طرح تصور کروں کہ اتنی مہربانیوں کے بعداب کوئی مہربانی نہ کرے گا۔

۳. لَا تَشْغُلْنِي: یہ بندہ کا کمال ادب ہے کہ بلااء کے نالے کے لئے اپنے سکون و آرا کا حوالہ نہیں دیتا ہے۔ بلکہ یہ گذارش کرتا ہے کہ مالک اگر میں انھیں بلاوں میں بٹلا رہ گیا تو سب سے بڑا نقصان یہ ہو گا کہ اپنے فرائض کو ادا نہ کر سکوں گا اور تیری سنت کو منزل عمل میں نہ لاسکوں گا۔ مجھے پریشانیوں کی فکر نہیں ہے انھیں تو برداشت کر سکتا ہوں، ساری پریشانی عبادتوں کی ہے کہ ان سے محرومی دنیا کے ساتھ عاقبت کو بھی بر باد کر سکتی ہے۔

۴. حَدَثٌ عَلَى: علماء ادب کا کہنا ہے کہ حدث کے ساتھ علی کا استعمال مشقت اور زحمت کی طرف اشارہ ہے کہ جو مصیبت پیدا ہوئی ہے وہ میرے اوپر ایک بوجھ اور میرے سا

باعث مشقت ہے اور تو اسے ٹال سکتا ہے لہذا کوئی وجہ نہیں ہے کہ تو میری پریشانیوں کو دیکھتا ہے اور اپنی قدرت کاملہ کو استعمال نہ کرے۔

۵. عرش عظیم : روایات میں عرش سے مراد علم پر ورود گار بھی لایا گیا ہے اور اقتدار الہی بھی اور اسی بنیاد پر کہا گیا ہے کہ تخت اقتدار الوہیت کے ایک پایہ سے دوسرے پایہ کے درمیان ایک پرنده کے ۸۰ ہزار سال پر واڑ کرنے کا فاصلہ ہے۔ (بخارج ۵۸ ص ۳۶ حدیث ۶۱)

دعا نمبر ۸ کی شرح

اس دعا کے عنوان میں مکارہ، سی الاملاق اور ندام الافعال کا ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کی مصیبتوں کی یہ تین قسمیں ہیں بعض وہ حوادث ہیں جن میں انسان کا کوئی دخل نہیں ہے انھیں مکارہ دہر کہا جاتا ہے۔

بعض کمزوریاں انسان کی اپنی ہیں لیکن انھیں استقرار حاصل نہیں نہام افعال سے تغیر کیا جاتا ہے۔

اور بعض چیزیں طبیعت میں شامل ہو گئی ہیں تو انھیں بدترین اخلاق کا نام دیا جاتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے کہ ماں کی بارگاہ میں ان تینوں سے پناہ حاصل کرے۔

۱. اللہُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ : اس دعائیں امام جہاد نے ۲۲۳ قسم کی پریشانیوں سے نجات کا تقاضا کیا ہے جن میں سے ۱۳۰ انسان کے اعمال و کردار سے تعلق رکھتی ہیں اور ۱۳ کا تعلق حوادث دہر سے ہے ان تمام چیزوں کا مختصر خاکہ یہ ہے :

۱- حرم : اس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس کی مثال ریشم کے کیڑے کی ہے جس قدر آگے بڑھتا جاتا ہے خود ہی گرفتار ہوتا جاتا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۱۶)

البَتْ يَوْضُعْ رَبِّهِ كَحِصْ آخِرَتْ مُضْنِيْسْ هِيَ اسْ مِنْ اعْتِدَالْ هُوتَا هِيَ - نَقْصَانْ وَ حِصْ كَأَيْجَانْ هِيَ جِسْ كَا كُوئِيْ عَلَاجْ نَمِيْسْ هِيَ -

٢۔ شَدَّةُ غَضْبٍ: غَضْبُ انسَانِي زَنْدَگِي مِنْ معيَارِ غَيْرَتِي كَيْ عَلَامَتْ هِيَ لِكِنْ اسْ شَدَّتْ انسَانَ كُودِيَوَانَه بِنَادِيَتِي هِيَ -

٣۔ غَلَبَةُ حَدَّ: حَدَّ اِيكَ بَدْتَرِينَ صَفَتْ هِيَ لِكِنْ فَسْ كَيْ انْدَرَ هِيَ تُوْ مُضْنِيْسْ هِيَ الْبَتْ كَرَدَارَ پَرْ غَالَبَ آجَائِيَ تُوْ انسَانَ كُوشِيَطَانَ بِجِي بِنَاسِكَتِي هِيَ -

٤۔ ضَعْفُ صَبْرٍ: صَبْرُ انسَانِي فَسْ كَا وَهَ كَمَالَ هِيَ جُو پَرْ دَرَدَگَارَ كَوَافِنَ سَاتَهَ لَيْتَاهَ لِكِنْ اسَ كَيْ كَزْوَرِي كَا اثْرَيَه هُوتَا هِيَ كَمَالَ كَا سَاتَهَ حَچَوْثَ جَاتَا هِيَ -

٥۔ قَلْتِ قَنَاعَتْ روَايَاتِ مِنْ قَنَاعَتْ وَخَرَانَه هِيَ جُوكِي خَالِي هُونَه دَلَانِيْسْ هِيَ الْهَدا اسَ كَيْ انسَانَ كُولَّا لَجِي اورْ طَالِمَ بِجِي بِنَاسِكَتِي هِيَ، بَادِشَاهَ كَيْ اِيكَ درَبَارِي نَيَّنَه اِيكَ مَرْدَحِيمَ كُوبَرِكَ كَيْ پَتَّنَه بِجَاتَه هُونَه دِيَكَهَا كَأَغْرِمَ بَادِشَاهَ كَيْ درَبَارِي هُونَه توْيَه حَشَرَنَه هُوتَا، اسَ نَيَّنَه بِرَجَتَه جَوابَ دِيَا كَأَغْرِتَهَارَے پَاسَ قَنَاعَتْ هُونَه توْ تُوْ درَبَارِي نَه هُونَه -

٦۔ سَوْءَ اخْلَاقٍ: روَايَاتِ مِنْ رَسُولِ اَكْرَمِ مُصَلِّيَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَا اِرشَادَه هِيَ كَبَدِ اخْلَاقَ کَيْ تُوبَهَ قَوْلَنِيْسْ هِيَ هُونَه كَوَهَ تُوبَهَ کَرَكَتِي هِيَ اَسَ سَوْءَ اخْلَاقَ کَيْ تُوبَهَ نَمِيْسَ کَيَا تَحَمَّا -

٧۔ الْحَاجَ شَهُوتٍ: خَوَاهَشَاتِ کَا پَيَدا هُونَه انسَانِي فَطَرَتْ هِيَ لِكِنْ انَ کَا اَصْرَارَ اوْرَدَبَاؤَ انسَانَ کُوبَدْتَرِينَ گَنَاهَ مِنْ بِتَلَارَکَسَتَا هِيَ -

٨۔ حَمِيتٌ: اسَ حَمِيتَ سَمَادِ غَيْرَتِي نَمِيْسَ هِيَ كَوَهَ انسَانَ کَيْ بَهْتَرِينَ صَفَتْ هِيَ بَلَكَه اسَ سَمَادِ حَمِيتَ جَاهِيلَيْتَ لِيْعنِي تَعَصَّبَ هِيَ جُو بَهِيشَه انسَانَ کَوْتَقَ کَيْ رَاسَتَه سَرَوْكَ دِيَا هِيَ -



۹۔ اتباع الہوی: انسانی فکر ہمیشہ عقل اور خواہش کے درمیان رہتی ہے، بلند ہوجاتی ہے تو عقل سے مل جاتی ہے اور پست ہوجاتی ہے تو خواہشات کا اتباع کرنے لگتی ہے اور خواہشات کا اتباع وہ کرداری نقص ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے نبی کے کمال کردار کا اس انداز سے اعلان کیا ہے کہ ”ماینطع عن الھوی“ میرا حبیب خواہشات کی بنیاد پر بولتا بھی نہیں ہے۔

۱۰۔ مخالفت ہدایت: یہ مخالفت کبھی غلبہ خواہشات سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی تجربہ سے مظہر عالم پر آتی ہے اور ہر صورت میں انسان کے نفس کو داغدار اور اس کے انجام کو عذاب النار دیتی ہے۔

۱۱۔ خواب غفلت: یہ نیند انسان کو آخرت سے غافل ہجاتی ہے اور ایسا انسان کوئی بھی بدترین عمل انجام دے سکتا ہے قرآن مجید سے غفلت کی بدترین نہادت کی ہے۔

امام حسن علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ غلط کے معنی کیا ہیں؟ تو آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ مسجد کا چھوڑ دینا اور مقدسی کی اطاعت کر لینا۔ (فتح السعادۃ ج ۱ ص ۵۵)

۱۲۔ زحمت بیجا: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دین نرم ہے لہذا اس کے ساتھ زری کا برداشت کردار اپنے کو ضرورت سے زیادہ زحمت میں مت ڈالو کہ یہ طریقہ دین میں محبوب نہیں ہے تو دنیا میں کس طرح محبوب ہو سکتا ہے۔

۱۳۔ تقدیم باطل: کھلی ہوئی بات ہے کہ باطل کو حق پر مقدم رکھنا اور حق کے بجائے باطل کی پیروی کرنا انسان کی دنیا و آخرت دونوں کو بر باد کر سکتی ہے۔

۱۴۔ اصرار بر گناہ: اس اصرار کی دو تسمیے ہیں: کبھی اصرار معمولی طور پر ہوتا ہے اور کبھی نیت کی بنابر ہوتا ہے کہ انسان کرتے وقت دوبارہ گناہ کا بھی ارادہ رکھتا ہے تو شریعت کی زبان میں

اسے بھی اصرار کہا جاتا ہے۔

۱۵۔ اسخوارِ معصیت: کسی معصیت اور گناہ کو معمولی سمجھنا درحقیقت حکم الٰہی کی توہین ہے اس سے بڑا کوئی جرم انسانی زندگی میں تصور نہیں کیا جاسکتا ہے۔

۱۶۔ اشکار اطاعت: اطاعت الٰہی کو زحمت طلب تصور کرنا بھی عظمت خالق سے غفت کا نتیجہ ہے ورنہ اس کے حقوق و احسانات کے مقابلہ میں ہر اطاعت معمولی ترین کام تصور ہوتی ہے۔

۱۷۔ مقابلہِ اغذیاء: دولت پر فخر و مبارکات کرنا اور دولت مندوں سے مقابلہ کرنا بدترین کردار ہے کہ انسان سامان کی خوبی کو اپنی خوبی تصور کرتا ہے اور یہ عجیب و غریب جہالت و حمات ہے۔

۱۸۔ توہین فقراء: جب دولت پر فخر و مبارکات کرنا عیب ہے جو انسان کا ذاتی عمل ہے تو فقراء کی توہین تو اس سے بدتر عمل ہے جس کے نتیجے میں پروردگار ہر انسان کو میدان قیامت ذیل و رسواق را دیتا ہے۔

۱۹۔ کمزور پر غلط حکومت: پروردگار نے ہر انسان کو رائی اور مگر اس بنایا ہے لہذا اس کا فرض ہے کہ اپنی رعایا سے بہترین برداشت کرے ورنہ خود بھی الگ کے زیر اقتدار ہے، وہ کسی وقت بھی انتقام لے سکتا ہے۔

۲۰۔ ترک شکر: روایات میں وارد ہوا ہے کہ پروردگار روز قیامت سوال کرے گا کہ تم نے میرے بندوں کا شکر یہ ادا کیا؟ اور جب انسان شکر یہ پروردگار کا حوالہ دے گا کہ تیرا شکر یہ ادا کیا ہے تو ارشاد ہو گا کہ جس نے بندوں کا شکر یہ ادا نہیں کیا وہ میرا شکر یہ بھی نہیں ادا کر سکتا ہے اصل شکر

مالک ہی کا ہوتا ہے لیکن واسطہ کا شکر یہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

۲۱۔ اعانت ظالم: یہ وہ بدترین عمل ہے جس پر صراحتاً عذاب جہنم کا ذکر کیا گیا ہے اور روایات میں وارد ہوا ہے کہ ظلم کرنے والا، اس کی مدد کرنے والا اور اس سے راضی رہنے والا تینوں برابر کے شریک ہیں۔

(کافی ح ۳۲۳ ص ۲)

۲۲۔ ترك مظلوم: روایات میں وارد ہوا ہے کہ جو دنیا میں مظلوم کی مدنیت کرے گا پورو گار روز قیامت اسے بھی نظر انداز کر دے گا۔ (بخارج ۵ ص ۷۷)

۲۳۔ ادعائے باطل: امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ناحق دعویٰ کرنے والا ہلاک ہونے والا اور افڑاء کرنے والا رسوأ ہونے والا ہے۔ (نجاشی البلاعہ ۵۸ خطبہ ۱۶)

۲۴۔ حکم بلا علم: امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بغیر علم کے فتویٰ دینے والے پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب دونوں لعنت کرتے ہیں اور اس پر تمام ملک کرنے والوں کا بوجھ بھی ہو گا۔ (کافی ح ۳۲ ص ۲)

۲۵۔ فریب کاری: روایات میں وارد ہوا ہے کہ دھوکہ دینے والے کے رزق سے برکت اٹھ جاتی ہے اور اس کی معیشت بر باد ہو جاتی ہے اور خدا اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ (وسائل الشیعہ ح ۱۲ ص ۲۰)

۲۶۔ خود پسندی: کھلی ہوئی بات ہے کہ اپنے اعمال کو پسند کرنا عیب نہیں ہے لیکن ان اعمال کی بنا پر غرور کا پیدا ہو جانا بدترین عیب ہے جو انسان کو شیطنت تک پہنچا سکتا ہے۔

۲۷۔ طول اہل: امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انسان کو دو ہی چیزیں بر باد کرتی

ہیں ایک لائق اور ایک لمبی امیدوں کا ہونا کہ یہ صفت آخرت سے غافل بنا دیتی ہے اور انسان صرف دنیا کے مستقبل کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔

۲۸۔ سوہ سربرہ: جس طرح انسان کے ظاہر کا خراب ہونا عیب ہے اسی طرح باطن کا عیب

دار ہونا بھی بدترین وصف ہے جس کے بارے میں روایات میں ہے کہ جس کا باطن دنیا میں خراب ہو گا پر ورگا آخرت میں اس کے ظاہر کو بھی عیب دار بنادے گا۔

واضح رہے کہ ظاہر و باطن کے اعتبار سے انسانوں کی چار قسمیں ہیں بعض وہ ہیں جن کا ظاہر و باطن دونوں بہترین ہے یہ اولیاء اللہ ہیں اور یقیناً قابل تعریف ہیں اور بعض کا ظاہر و باطن دونوں خراب ہے یہ بدترین افراد ہیں۔

بعض کا ظاہر خراب ہوتا ہے اور باطن اچھا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو قابل تعریف قرار دیا

گیا ہے اور بعض اس کے بر عکس ہوتے ہیں ان کی نہادت کی گئی ہے۔

۲۹۔ گناہان صغیرہ کی تحقیر: یہ انسان کی لاپرواہی ^{Presented by jafrilibrary.com} ہے جہاں حکم خدا کی عظمت کا احساس

مردہ ہو جاتا ہے اور انسان کی مغفرت مشکل ہو جاتی ہے۔

۳۰۔ غلبہ شیطان: امام حجت فراز صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہ ابليس نے جناب موی علیہ

السلام کے پاس سلام کیا تو فرمایا: کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ابليس ہوں۔ فرمایا: یہاں کیوں آیا ہے؟ کہا سلام کرنے حاضر ہوا ہوں فرمایا کہ تو اولاد آدم پر کیسے غالب آ جاتا ہے؟ کہا جب ان میں خود پسندی پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے عمل کو بہت سمجھنے لگتے ہیں اور گناہ کو حقیر تصور کرنے لگتے ہیں۔

(کافی حج ۲۲ ص ۳۱۲)

۲. يَنْكُبُّ إِلَيْهِ الزَّمَانُ : یہاں سے ان حادث کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے جن سے انسان

دوچار ہوتا ہے اور اس کا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہے۔

ضرورت ہوتی ہے کہ مالک کی بارگاہ میں دعا و فریاد کرے کہ اس کے علاوہ کوئی ان بلااؤں کا رد کرنے والا نہیں ہے،

نکبت زمان: زمانہ کے ان تغیرات کا نام ہے جیسا کہ انسان پرانے زمانہ کو یاد کر کے حسرت و اندوہ کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا ہے، جعفر بن محبی برکلی کی والدہ اپنے بھانجے عبدالرحمٰن کے پاس آئی تو اس نے پہچانا بھی۔ اور جب تعارف حاصل ہو گیا تو عبداللہ نے صورت حال دریافت کی کہا کہ مختصر یہ ہے کہ ایک زمانہ میں سیکڑوں خادماؤں کے درمیان زندگی لذاری تھی اور آج قربانی کی کھال کا طلب گار ہوں تاکہ اسے بچا کر لیٹ سکوں۔ (مرونج الذہب ج ۳ ص ۳۸۲)

۳. هضم سلطان: بادشاہوں کا کوہ ظلم ہے جس کے مقابلہ میں کوئی فریاد رسانی کرنے والا بھی نہیں ہوتا ہے۔

۴. تناول اسراف: اسراف مال کا فضول اور بے فائدہ صرف ہو جانا ہے ورنہ بھل صرف ہو جانے کو اسراف نہیں کہا جاتا ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے خراسان میں اپنے تمام اموال کو تقسیم کر دیا تو فضل بنی ہبل نے اعتراض کیا کہ یہ تو کھلا ہوا خسارہ ہے۔ فرمایا کہ سبھی فائدہ ہے۔ (محاضرات راغب ج ۲ ص ۵۸۹)

قرآن مجید نے بار بار اعدال کی تعلیم دی ہے اور اسراف کرنے والوں کو شیطان کی برادری میں قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ اسراف کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے بلکہ قوم کی خواہشات کو بھل صرف کرنے پر بھی سرف قرار دیا گیا ہے۔

۵. فقدان الکفاف : بقدر ضرورت مال کا نہ ہونا بھی انسانی زندگی کا ایک الیہ ہے کہ اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہے اور انسان عبادت کو چھوڑ کر تلاشِ معاش میں نکل جاتا ہے۔ اور عقل بھی ماؤف ہو جاتی ہے کہ مسلم کا کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا ہے اور لوگ نفرت الگ کرنے لگتے ہیں۔

۶. شماتت اعداء: انسانی زندگی میں سرمایہ کی کمی اتنی بڑی مصیبت نہیں ہے جتنی بڑی مصیبت دشمنوں کے طمع ہیں کہ ان کا برداشت کرنا بہت زیادہ مشکل ہو جاتا ہے، دشمن سے مراد صرف وہ شخص نہیں ہے جسے آپ قتل کر دیں تو مجاهدین جائیں اور وہ آپ کو قتل کر دے تو شہید ہو جائیں۔ بلکہ دشمن وہ نفس بھی ہے جو پہلو میں رہتا ہے اور وہ ازواج و اولاد بھی ہیں جو راہ حق و بدایت سے مخرف کر دیں۔

جذابِ ایوب علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام بلاوں میں سب سے سخت تر کون ہی بلا تھی، فرمایا: دشمنوں کے طمع۔

احتیاج امثال : انسانی زندگی کا سخت ترین حادثہ ہے کہ انسان اپنے افراد کا محتاج ہو جائے جو اس کے امثال اور برابر شمار ہوتے ہوں کہ اس طرح اس کا وقار خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ”جس کے چاہو محتاج جاؤ اس کے قیدی ہو جاؤ گے اور جس سے چاہو بے نیاز ہو جاؤ اس کے مثل ہو جاؤ گے۔ اور جس کے ساتھ چاہو محتاج ہو جاؤ گے۔ (غراجم حاص ۱۱۲)

بعض عرفاء کا ارشاد ہے کہ فقراء کی تین فسمیں ہیں:
صرف خدا کا فقیر ہونا۔ یہ بہترین صفت ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے باعث فخر قرار

دیا ہے۔ (بخارج ۲۷ ص ۳۹)

خدا اور بندہ دونوں کا محتاج ہونا۔۔۔ یہی وہ فقر ہے جو انسان کو سرحد کفرتک پہنچا سکتا ہے۔ (خصال ۱۱)

خدا کو چھوڑ کر بندوں کا محتاج ہونا۔۔۔ یہی وہ کیفیت ہے جسے دنیا و آخرت کی رو سیاہی قرار دیا گیا ہے۔ (بخارج ۲۷ ص ۳۰)

۷. شدتِ معیشت: جس طرح سہولت کے ساتھ روزی کا حاصل ہو جانا ایک نعمت ہے اس طرح شدتِ وزحمت کے ساتھ زندگی گذارنا ایک بلاء ہے جس سے نجات کی دعا کرنا چاہئے۔

۸. میتیہ علیٰ غیر عذۃ: موت ^{نکحی} ایک مصیبت ہے اور اس کا اچانک آ جانا اس سے بڑی مصیبت ہے جہاں انسان نہ توبہ کی توفیق حاصل نہ رہتا ہے اور نہ کسی طرح کی تیاری کر پاتا ہے اور حساب کے لئے سریع الحساب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے۔

۹. حسرتِ عظمیٰ: آخرت کے اعتبار سے انسان کو چند مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جن سے بچنے کے لئے دعا کرنا بے حد ضروری ہے۔

پہلا مرحلہ حسرت کا ہوتا ہے جہاں انسان اپنی کوتا ہیوں پر پشیمان ہوتا ہے کہ کاش ایسے اعمالِ انجام نہ ہوئے ہوتے اس کے بعد اگر دین میں کوئی نقش پایا جاتا ہے تو اس کی مصیبت اور عظیم تر ہے اور اگر دین کو عوض بیچ ڈالا ہے تو اس بد بختی کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اور جہنم میں ڈال دیا گیا تو یہ بدترین انجام ہو گا اور اگر ثواب سے بالکل محروم ہو گیا اور عقاب کی منزل میں داخل کر دیا گیا تو اس سے سخت تر کوئی مصیبت نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ ان تمام مصائب و آلام سے رحمت الٰہی کے علاوہ کوئی نجات نہیں دلساکتا ہے
الہزاداع کا اختتام بھی رحمت کے واسطہ پر کیا گیا ہے اور رب العالمین کو بھی ارحم الراحمین کہہ کر پکار گیا
ہے۔

دعا نمبر ۹ کی شرح

۱. مفترت : یہ لفظ غفران سے لگا ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں لیکن ہر چھپانے کو مغفرت نہیں کہا جاتا ہے بلکہ جہاں چھپانے والا طاقت رکھتا ہو اور جسے چھپایا جائے اسے مستحکم طریقہ سے محفوظ کر دیا جائے۔

۲. توبہ : اس لفظ کے معنی پلنے کے ہیں جس کا استعمال بندہ اور خداونوں کے لئے ہوتا ہے کہ بھی بندہ خدا سے مخرب ہونے کے بعد خدا کی طرف پلٹ کر آتا ہے اور بھی خدا قہر و غصب سے لطف و کرم کی طرف رجوع رہا ہے۔ بلکہ بعض اوقات پہلے خدا نگاہ مرحمت کر کے آواز دیتا ہے اس کے بعد بندہ پلٹ کر مالک کی طرف دیکھتا ہے اور پھر مالک اس واپسی کو قبول بھی کر لیتا ہے۔ اور اسی بنا پر بندہ کو تائب کہا جاتا ہے اور خدا کو توبہ کہا گیا ہے۔
توبہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ خدا سے مخرب ہونے کے بعد بھی محبوب خدا بن جاتا ہے اور قرآن مجید آواز دیتا ہے : ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَابِين﴾

۳. فَاؤقِعِ النَّفْص : لیکن اگر یہ طے ہو جائے کہ مجھے کہیں خسارہ کا سامنا کرنا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں تو میں دنیا کے خسارہ کو برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن تو اپنی توجہ کو آخرت کے لئے اٹھا کر رکھنا کہ وہاں اس کی ضرورت دنیا سے زیادہ ہے اس جملہ میں توبہ سے مراد مالک کی توجہ ہے۔۔۔ یا اپنی توبہ کی قبولیت اور اس کے اثرات ہیں۔

آخرت کے خسارہ کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ گناہ کا سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے۔ (بخاری ۲۷۳ ص ۳۷۷)

۳. **بَيْنَ نُفُوسِنَا وَأَخْتِيَارِهَا :** ساری دنیا کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے اور امام سجاد علیہ السلام کی دعا ہے کہ خدا یا اس نفس کو آزاد نہ چھوڑ دینا اور نہ تیری توفیق کے بغیر غلط راستہ ہی ہو جائے گا اور تو روک تھام نہیں کرے گا تو برا سیوں ہی کا حکم دیگا۔

۵. **مِنَ الْضُّعُفِ خَلَقْنَا:** بعض عرفاء کا کہنا ہے کہ انسان کا ایک گندے پانی سے اور کمزور پیدا کرنا بھی ایک لطف الہی ہے کہ اس طرح غرور کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ ورنہ بالکل بے عیب بنادیا ہوتا تو ہر شخص کے فرعون و نمرود بن جانے کے امکانات روشن تھے۔

یہ قوایک کا لطف خاص ہوتا ہے کہ **توفیق** جہت سے مکمل بھی ہوتے ہیں اور بندگی کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔

۶. **فَآيَدُ نَا بِتَوْفِيقَكَ :** نیکی کے لئے اسباب کا فراہم کرو یہ **توفیق** کہا جاتا ہے اور یہی وہ شے ہے جس سے کوئی انسان کسی وقت بھی بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

بعض علماء نے توفیق کے مصادیق میں زکاوت و ذہانت، سخنچہ والا دل، بہترین استاد، مہربان ساختی، مالی امداد، ہمدرد قبیلہ اور ایسے تمام حالات کو شامل کیا ہے جس کے بعد کارخیرنہ کرنا انسان کی بد بخشی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

دعا نمبر ۱۰ کی شرح

۱. **إِنَّ تَشَاءُ :** اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مشیت الہی ہر حال میں نافذ ہے اور کوئی اس کے ارادہ کو روک نہیں سکتا ہے لیکن یہ اس کی حکمت کامل ہے کہ عذاب بھی کرتا ہے تو برہنانے

عدالت کرتا ہے بلا سب نہیں کرتا ہے اور معافی تو بہر حال اس کے کرم کا نتیجہ ہے۔

اس مقام پر معافی کو عذاب سے پہلے بیان کرنا کمال معرفت کی دلیل اور دعا کا بہترین اسلوب ہے۔ اور اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ فضل و کرم اس کے ذاتی صفات ہیں اور عذاب بندوں کے کردار کی بنی پر پیدا ہوتا ہے۔

۲. هَنِحْنُ عِبَادُكَ : عربی زبان میں تعبیر اور ہوشیار کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ عام طور سے اس کے لئے مناسب ہے جس کے یہاں غفلت کے امکانات پائے جاتے ہوں لیکن امام سجاد علیہ السلام نے اس لفظ کو اس لئے استعمال کیا ہے کہ اس طرح بندہ مسئلہ کی اہمیت کا اظہار کر کے مالک کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ گناہوں نے اس کی نگاہ کرم کو دوسرا طرف موڑ دیا ہے۔

۳. أَوْجَحْتُ إِجَابَتَهُمْ : یہ آیت امن یحیب المضطرب کی طرف اشارہ ہے اور اجابت کو واجب قرار دینے کے بعد برائیوں کے رفع کرنے کے وعدہ کا ذکر کرنا ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مضطرب کی دعا قبول تو کر لیتا ہے لیکن قبول کرنے کے بعد اس کا اظہار برائیوں کے دفع ہو جانے کی صورت ہی میں ہواں کی کوئی خصانت نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ دوسرے انداز بھی ہو سکتے ہیں۔

۴. وَلَا تُشْمِتْهُ : شیطان اولاد آدم سے اس طرح بھی انتقام لیتا ہے کہ پہلے برائیوں کے راستہ پر لگادیتا ہے اور اس کے بعد طعنے دے کر دل بھی دکھاتا ہے کہ تم تو خلیفۃ اللہ کی اولاد ہو، تم نے یہ عمل کس طرح انجام دیا، اس مقام پر بندہ اپنی کمزوری کا احساس کر کے مالک سے انتہا کرتا ہے کہ پروردگار اشیطان کو طعنے دینے کا موقع نہ دینا اور مجھے اس گناہ سے بچالینا جس کے بعد ایسے

طعنوں کی نوبت آتی ہے۔

دعا نمبر ۱۱ کی شرح

۱. خواتم الخیر : انسان کی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ ہے اس کے انجام کا بخیر ہونا اور چونکہ انجام آغاز ہی سے پیدا ہوتا ہے جس کا اندازہ بہت دیر میں ہوتا ہے لہذا اس دعائیں در پرده یہ التمس بھی ہے کہ ابتدائیں کوئی ایسا عیب نہ پیدا ہونے پائے جس کے اثرات کا ظہور دیر میں ہو اور انجام خراب ہو جائے۔
۲. ذکرہ شرف : ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے جس سے تمجید و تسبیح و تحریر کا عمل انجام دیا جاتا ہے اور دل سے بھی ہوتا ہے جہاں انسان کا دل یادِ الہی میں غرق ہو جاتا ہے اور ذکر کا ایک شعبہ عملی بھی ہے جس سے یہ اظہار ہوتا ہے کہ بندہ کے دل ^{وَالْغُرْبَى} پر یادِ الہی کی حکمرانی ہے اور وہ کسی آن یادِ خدا سے غافل نہیں ہے۔
مذکورہ فقرہ میں وہ ذکر بھی ہو سکتا ہے کہ مالک کو اپنے بندہ کو یاد کرنا یقیناً بندہ کے لئے ایک عظیم ترین شرف ہے۔
۳. طاعتہ نجلة : یہ فقرہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلام دین عمل ہے اور یہاں انسان ذکرِ خدا سے صاحب شرف بھی ہو سکتا ہے شکرِ الہی ادا کر کے کامیاب بھی ہو سکتا ہے لیکن نجات حاصل کرنے کے لئے اطاعت بہر حال ضروری ہے کہ اطاعت کے بغیر نجات کا کوئی امکان نہیں ہے۔
۴. لا تلْحِقْنَا فِيهِ سَامَةً : یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان جب کام میں مشغول ہو جاتا ہے تو فرصت و فراغت کی آرزو کرنے لگتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ بعض اوقات فراغت بھی ایک

بلائے جان بن جاتی ہے اور اس کے دنیا و آخرت دونوں میں بدترین نتائج سامنے آتے ہیں، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ پروردگار ضرورت سے زیادہ سونے والے اور بیکار رہنے والے بندہ سے نفرت کرتا ہے۔ (کافی ج ۵ ص ۹۲)

۵. وَاسْتَحْضُرْتُنَا : اس وقت سے مراد ملک الموت کی حاضری سے پہلے کے لمحات ہیں، جب انسان کو موت کا یقین ہو جاتا ہے لیکن موت سامنے نہیں آتی ہے ورنہ موت کے سامنے آنے کے بعد توبہ کا وقت گذر جاتا ہے اور پروردگار اس وقت کی توبہ کو قبول نہیں کرتا ہے۔ (سورہ نساء آیت ۱۸)

بعض علماء نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ایمان کو دلائل کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور موت کے سامنے آجائے کے بعد ایمان خوف سے پیدا ہوتا ہے دلائل سے نہیں پیدا ہوتا۔
لیکن بعض مفسرین نے اس تکہت کو طرف اشارہ کیا ہے کہ پروردگار بندہ کی روح کو بیرون کی طرف سے اس لئے قبض کرتا ہے تاکہ زبان آزاد رہے اور وہ آخری وقت بھی ذکر الہی میں مشغول رہے اور اسی عالم میں دنیا سے رخصت ہو جائے۔

توبہ کے بارے میں ایک بحث یہ بھی ہے کہ اس کا قبول کرنا پروردگار کے فرائض میں شامل ہے یا یہ بھی اس کا حرم و کرم ہے، مhydrzah نے اسے فریضہ قرار دیا ہے لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ یہ بھی مالک کا ایک تفضل ہے، ورنہ بندہ اپنے گناہوں کی بنا پر مستحق عذاب ہو چکا ہے۔ یہ اور با ہے کہ اگر اس نے توبہ کے قبول کرنے کا وعدہ کر لیا ہے تو وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کر سکتا ورنہ اس کا اپنا اعتبار بھی مجرور ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام کی یہ روایت بھی انتہائی اظیف ہے کہ پروردگار۔

اپنے بندہ کی توبہ کو قبول کر لیتا تو سب سے پہلے کاتبان اعمال پر نسیان طاری کر دیتا ہے اس کے بعد اعضاء و جوارح اور زمین عمل کو حکم دیتا ہے کہ خیردار اس کے عیب کا اظہار نہ ہونے پائے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ ایسا طیب و طاہر ہو جاتا ہے کہ روز قیامت اس کے خلاف کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوتا ہے (کافی ج ص ۲۳۶ حدیث ۱۲)

۶۔ **مُسْتَجِبٌ لِمَنْ نَادَاهُ :** اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی پایا جاتا ہے کہ بندہ منزل دعائیں دس مرتبہ یا اللہ کہہ دیتا ہے تو مالک کی طرف سے آواز آتی ہے کہ میں حاضر ہوں تو کیا کہنا چاہتا ہے؟ (کافی ج ص ۲۴۶ حدیث ۵۱۹)

دعا نمبر ۱۲ کی شرح

۱۔ اعتراف : انسان زندگی کے بہترین کمالات میں اعتراف حقیقت بھی شامل ہے جس کے بغیر کسی صاحب کردار کامل نہیں ہو سکتا ہے اور نہ وہ زندگی کے عظیم ترین فوائد سے بہرہ ور ہو سکتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ پروردگار اپنے بندوں سے دوہی باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۔ اس کی نعمتوں کا اقرار کریں تاکہ وہ نعمتوں میں اضافہ کر دے۔

۲۔ اپنے گناہوں کا اقرار کریں تاکہ وہ اپنے غفوو کرم کا مظاہرہ کرے۔

اس مقام پر مسئلہ قابل غور ہے کہ جب نبی اور امام معصوم ہوتا تو ان کی زندگی میں توبہ اور عتراف و تفصیر کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟ لیکن اس کا سب سے واضح جواب یہ ہے کہ توبہ و استغفار واقعی گناہ سے نہیں پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ بھی بھی اس کا تعلق احساس عظمت سے بھی ہوتا ہے کہ کرنے والا بہترین عمل کرنے کے بعد بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ میرا عمل؛ ذات واجب کی شان

کے مطابق نہیں ہے اور یہی احساس اسے توبہ و استغفار پر آمادہ کرتا ہے۔

ہم جیسے انسان خدمتِ خلق اور امور دنیا سے وابستگی کو ایک شرف سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ اسے اپنا فرض سمجھنے کے بعد بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان لمحات میں رخ ماں کی طرف سے بندوں کی طرف ہو جاتا ہے اور اس کی بارگاہ میں وہ کوتا ہی ہے جو معصیت نہ ہونے کے بعد بھی قابل استغفار ہے۔

۲. الْبَائِسُ الْمُعِيلُ : امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے نہ مانگنے والے محتاج کو فقیر کہا جاتا ہے اور مسکین کی حالت اس سے بدتر ہوتی ہے اور باس اس سے بدتر حالات والے انسان کو کہا جاتا ہے، معیل سے مراد صاحب عیال نہیں بلکہ کثیر العیال ہے جیسا کہ بعض ارباب افغان نے اس نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۳. مَا أَنْكَسْبَتُ : اکتساب پر کوچہ کے ساتھ حاصل کرنے کو کہا جاتا ہے گویا یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کسی بہانہ بازی سے کام یا مہمان نہیں چاہتا ہے بلکہ صاف صاف اقرار کر رہا ہے کہ میں نے جان بوجھ کر برائیاں کی ہیں اب یہ تیرا کرم ہے کہ تو ان برائیوں کو بھی نظر انداز کر دے جس طرح غفلت میں ہونے والی برائیوں کو معاف کر دیتا ہے۔

۴. أَخْلُصْ لَكَ التُّوْبَةَ : انسان کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ مقامِ عمل میں اخلاص نیت سے کام کرے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم مقامِ توبہ ہی میں اخلاص کا مظاہرہ کرے اور یہ طے کرے کہ آئندہ اس طرح کا کوئی کام نہ کرے گا، جیسا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ توبہ میں چھ باتیں ضروری ہیں:

۱۔ ماضی کے بارے میں شرمندہ ہو۔

۲۔ فرائض کو ادا کر دے۔

۳۔ مستقبل میں گناہ نہ کرنے کا عزم کر دے۔

۴۔ حقوق کو واپس کر دے۔

۵۔ بندوں سے معافی طلب کر دے۔

۶۔ اور اپنے کو اطاعت خدا میں اسی طرح مصروف کر دے جس طرح کل معصیت میں
irschad مصروف تھا تاکہ معصیت کی حلاوت کے ساتھ اطاعت کی تلخی کا بھی احساس پیدا ہو سکے۔ (نج

البلاغہ ۵۲۹)

انابت اور توبہ میں فرق یہ ہے انابت خوف عذاب سے رجوع کرنے کا نام ہے اور توبہ
احساس شرم دیگی سے واپس آنے کو کہا جاتا ہے۔

۵۔ حسن التحاجز : امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ بہترین معافی یہ ہے کہ
سرنش کے بغیر معاف کر دیا جائے اور یہی پروردگار کے کرم کا تقاضا ہے۔

غنو اور مغفرت میں بھی فرق پایا جاتا ہے غنوصرف عذاب کے محور کر دینے کا نام ہے اور
مغفرت میں پرده پوشی بھی ہوتی ہے تاکہ بندہ رسول نہ ہو سکے۔

۶۔ امین : اس لفظ کو چار طرح پڑھا جاتا ہے عام طور سے آمین بروزن ہائیل کہا
جاتا ہے اور ”ن“ پر زبردست ضروری ہے کہ میں برفتح ہے اور اس میں کشائش حال کی طرف اشارہ ہے
بعض لوگ ”آمین“، ”مالک“ کے ساتھ پڑھتے ہیں، بعض امین بروزن قدر یہ کہتے ہیں اور بعض ”امین“
میں کی تشدید کے ساتھ پڑھتے ہیں جو بالکل شاذ و نادر ہے علاوہ اس کے کہ قاصدین کے معنی میں
کہ ہم سب تیری بارگاہ کا قصد کئے ہوئے ہیں لیکن یہ پھر قبولیت دعا کی دعائی ہو گی۔

دعا نمبر ۱۳ کی شرح

۱. حوانج : کامل نے مبرد میں بیان کیا ہے کہ حاجت کی جمع حاج ہوتی ہے۔ حوانج کو کی عربی لفظ نہیں ہے یہ عجم سے عرب میں داخل ہو گیا ہے لیکن اکثر علماء لغت نے اس بات کا انکار کیا ہے اور لفظ حوانج کو اشعار عرب اور احادیث دونوں سے ثابت کیا ہے جس کے بعد انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا مشہور ارشاد ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنھیں لوگوں کے حوانج ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (عوایل اللہ تعالیٰ ج ۱ ص ۲۸۵)

بعض علماء نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ حوانج حاجہ کی جمع ہے جو کثرت استعمال سے حاجت بن گیا ہے۔

۲. مُنْتَهَى مَطْلَبِ الْحَاجَاتِ : کی لفظ کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں:

- ۱- ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی نقش ضرور پایا جاتا ہے لہذا اسے تمکی ذات کے لئے کسی کامل کا سہارا لینا پڑتا ہے اور وہ کامل بالذات جس کے سب محتاج ہیں؛ وہ صرف خدا ہے۔
- ۲- انسان جب مقام معرفت میں آگے بڑھتا ہے تو اس کی طلب کا سلسلہ جس مقام پر تمام ہو جاتا ہے۔ اس کا نام خدا ہے۔
- ۳- جب انسان تمام حاجت روافرداد سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس کی آخری منزل پروردگاری ہوتا ہے۔

۴- ہر مطلوب کسی نہ کسی اعتبار سے طالب بھی ہوتا ہے لیکن جو مطلوب کل ہے اور وہ کسی کا طلبگار نہیں ہے وہ پروردگاری ہے۔

۳۔ الامتنان: اس میں کوئی شک نہیں کہ احسان جتنا کے بعد نعمت کا مزہ خراب ہو جاتا ہے اور اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے اور یہ خرابی ہر احسان کرنے والے میں پیدا ہو سکتی ہے لیکن پروردگار ایک ایسا کریم ہے جو اپنی نعمتوں کو احسان جتا کہ بد مزہ نہیں کرتا۔

۴۔ الوسائل: اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان وسائل کو نظر انداز کر دے اور یہ طے کرے کہ اب دعا کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ اس کی حکمت میں کوئی تغیر نہیں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ دعا حکمت کو تبدیل نہیں کرتی ہے۔ دعا حکمت الہی کا ایک حصہ ہے اور مالک چاہتا ہے کہ بندہ دعا کرتے تاکہ وہ اس کی نعمتوں میں اضافہ کر دے اور اسے برائیوں سے محفوظ بنادے۔

۵۔ یعنیہ: عناء، زحمت و مشقت کو کہا جاتا ہے اور پروردگار ایک ایسی کریم ہستی کا نام ہے جو دعا کرنے والوں کی دعاؤں سے کسی زحمت میں بٹلا نہیں ہوتا ہے۔

۶۔ غناہ: غُ پر زبر اور مد کے ساتھ، کفایت کے معیلے میں ہے۔۔ اور غُ پر زیر اور بغیر مد کے بے نیازی کے معنی میں ہے پروردگار سب کے لئے کافی بھی ہے اور سب سے بے نیاز بھی ہے کہ اس کی رحمت میں کسی طرح کا نقش نہیں ہے جس کی تجھیل کے لئے کسی دوسرے کا ہتھ جا ہو۔

۷۔ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ: حدیث قدسی میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے سے آس لگائے گا میں اسے مایوسی میں بٹلا کر دوں گا، لوگوں کے سامنے ذلت کا لباس دوں گا، اپنی بارگاہ سے دور کر دوں گا، اپنے فضل و کرم سے ہٹا دوں گا۔ آخر یہ میرے ہوتے ہے دوسرے کے پاس کیوں گیا ہے جب کہ سارے خزانے میرے پاس ہیں اور میرا دروازہ بکھلا ہوا ہے۔ میں تو بغیر مانگے بھی دیتا ہوں تو کیا مانگے کے بعد نہ دوں گا کیا میں کوئی تجھیل ہوں یہ جو دو کرم میری صفت نہیں ہے کیا میں امیدوں کا مرکز نہیں ہوں، اگر کل کائنات میرے سامنے

باتھ پھیلادے اور میں سب کو بقدر طلب دے دوں تو بھی میری ملکیت میں ذرہ برابر کی ہونے والی نہیں ہے، کیا بدینخت ہے وہ انسان جو مجھ سے مایوس ہو جائے اور کیا نالائق ہے وہ شخص جو مجھے بھلا کر معصیت شروع کر دے۔ (کافی ج ۲۶ ص ۲۶ حدیث ۷)

۸. سؤال لی نفسی : یہ نفس مخصوص کا ذکر نہیں ہے بلکہ صورت حال کی ترجیحی ہے کہ جب بھی کوئی سخت وقت آتا ہے تو نفس انسان کو اس بات پر آمادہ کرنے لگتا ہے کہ خدا یے کریم کے بجائے بندگان محتاج کے دروازہ پر جائے اور میں لغزش اور غلطی تصور کرتا ہوں لہذا میں تیری یہی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔

غیر خدا کی طرف توجہ بہر حال ترک اولی شمار ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جناب یوسف نے قید یوں سے بادشاہے پا، سفارش کرائی تو مدتوں قید خانہ میں پڑے رہے اور جناب موئی کہہ کر لٹکے کر میں مالک کے کرم کا ہتھاں ہوا۔ اس نے جناب شعیب تک پہنچا کر تمام مسائل حل کر دیے۔

۹. سبائب الحجاح طلبی : حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جس دعا کے ساتھ صلوٰات نہیں ہوتی ہے وہ فضائیں مند لاتی رہ جاتی ہے اور جس کے ساتھ صلوٰات شامل ہو جاتی ہے وہ مالک کی بارگاہ کی طرف پر واز کر جاتی ہے (بخارج ۹۳ ص ۳۱۶)

آپ یہی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ دعا کرنے والے کو چاہئے کہ دعا سے پہلے اور بعد صلوٰات ہے کہ پروردگار دونوں طرف سے قبول کر کے درمیان سے چھوڑ دے یہ اس کی شان کرم خلاف ہے (بخارج ۹۳ ص ۳۱۶)

۱۰. تذکر حاجتک : روایت میں وارد ہوا ہے کہ اہمال طور پر دعا کرنے

بہتر ہے کہ انسان ایک ایک حاجت کا ذکر کرے تاکہ احساس غربت بھی پیدا ہو اور مالک کی طرف واقعاً توجہ بھی پیدا ہو جائے، حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ پروردگار ہر ایک کی حاجت کو جانتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ بندہ تفصیل کے ساتھ بیان کرے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۶۲)

۱۱. ثُمَّ تَسْجُدُ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انسان کی عظیم ترین منزل تقرب یہ ہوتی ہے کہ سجدہ میں سر کو مالک کی بارگاہ میں دعا کرے۔
(کافی ج ۲ ص ۲۸۳)

دعا نمبر ۱۲ کی شرح

۱. إذا أخْتَدِيَ عَلَيْهِ : حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے برا مظلوم کوں ہو گا جس نے وہ مصائب بھی برداشت کئے ہیں جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام بھی ساتھ نہیں تھے اور آپ کی شہادت کے بعد اسیروں کے قافلہ کے ساتھ اس شاکر گئے ہیں جس کے بارے میں خود آپ کا مرثیہ تھا کہ مجھے دمشق میں بڑی ذلت کے ساتھ لا یا گیا۔

ظاہر ہے کہ اس دعا کے جو مضمایں پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی ان مضمایں کا حامل نہ ہو تو یہ مصائب پر کسی قیمت پر بھی صبر نہیں کر سکتا لیکن یہ آپ کا ایمان اور مالک پر آپ کا اعتقاد تھا کہ ان تمام مصائب کو نہایت صبر و سکون کے ساتھ برداشت کر لیا اور مالک نے آپ کا اس طرح ساتھ دیا کہ یہ زید شام بے نام و نشان ہو گیا اور جدتاً ابیع میں آپ کی قبر مطہر مرتع خلائق بنی ہوئی ہے۔

۲. قربت نصرتُه : اس مقام پر قرب و بعد، وجود و عدم کے معنی میں استعمال ہوا ہے کہ مظلومین کے لئے اس کی امداد حاضر ہے اور خالیین کے حق میں اس کی امداد ناممکن ہے حضرت م صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ظلم سے ڈر کر مظلوم کی

فریاد آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ (کافی حج ۲ ص ۵۰۹)

۳. فلان ابن فلان : سید رضیؒ کا ارشاد ہے کہ یہ الفاظ نسانوں کے نام کے بدالے استعمال ہوتے ہیں اور جانوروں کے لئے الفلام کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

(شرح اکافیہ حج ۲ ص ۱۳۷)

۴. عَوْضِيَّ مِنْ ظُلْمِهِ : یہ انسان کا کمال معرفت ہے کہ دنیا میں انتقام کی فکر سے پہلے عاقبت کی فکر کرے اور مالک سے گزارش کرے کہ ان مصائب کے عوض گناہوں کی معافی عطا فرمادے ورنہ ظالم کی سزا سے میرا کیا بھلا ہونیوالا ہے وہ تیرا اپنا کام ہے کہ ظلم کو برداشت نہیں کرے گا اور ظالم کو سزادے گائیں میں صرف اپنی عاقبت کے بارے میں فکر مند ہوں۔ کاش لوگوں میں یہ احساس اپنے قریب تر خانہ میں کے بارے میں ہی پیدا ہو جاتا۔

۵. فَقِنِي مِنْ أَنْ اظْلَمْ : یہ کمال کردار کی نشانی ہے کہ انسان دوسرے کے ظلم کے بارے میں فکر کرنے سے پہلے اس بات کی دعا کرے پروردگار مجھے بھی ظلم کرنے سے محفوظ رکھے۔

۶. لَا أَشْكُو إِلَى أَحَدٍ : پروردگار کی بارگاہ میں مصائب کی فریاد، کردار انبیاء کرام ہے لیکن بندوں کے سامنے پروردگار کی شکایت کرنا خلاف اسلام و ایمان ہے۔

۷. مَا أَوْعَذْتُ الطَّالِبِينَ : طالبوں کے بارے میں ﴿سَيَغْلِمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ سے سخت وعید اور مظلومین کے بارے میں ﴿أَمْنِيْجِيْبُ الْمُضْطَرُّ﴾ ادا ذِعَاه وَتَكْشِيْفُ الشُّوْءِ﴾ سے بہتر کوئی وعدہ ممکن نہیں ہے انھیں دونوں کی بلا غلت پر غور کر جائے تو انسان ظلم کا ارادہ بھی نہ کرے اور اضطرار میں پریشان بھی نہ ہو۔

۸. رَضْنِي بِمَا أَخْذَتْ لِي وَمُنْتِي : بعض علماء نے یہ سوال انٹھایا ہے کہ مزاج کے مطابق امور پر راضی رہنا تو ممکن ہے لیکن خلاف مزاج امور پر راضی رہنا ممکن نہیں ہے تو اس کی دعا کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ لیکن یہ بات خلاف واقع ہے اگر انسان کسی کی ذات سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو بھول جاتا ہے تو وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اس سے خوش رہتا ہے چاہے مزاج کے مطابق ہو یا خلاف۔

جس طرح یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ دعا خدا تعالیٰ نیصلہ پر راضی رہنے کے خلاف ہے اس لئے کہ دعا کا حکم پروردگار ہی نے دیا ہے لہذا اس کا حکم اس کی رضا کے خلاف نہیں ہو سکتا ہے۔

دعا نمبر ۱۵ کی شرح

۱. مرض : مرض وہ کیفیت ہے جو بدن کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کرب وہ حالت ہے جس سے انسان کا نفس دوچار ہوتا ہے۔

بلیں ان دونوں سے ما دراء ہے جس کا نزول بدن پر بھی ہو سکتا ہے اور نفس پر بھی سکتا ہے۔

۲. بدن و جسد : بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ دونوں ہم معنی ہیں بعض نے بدن کو سر سے الگ قرار دیا ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ جسد کا استعمال صرف صاحبان عقل کیلئے ہوتا ہے ورنہ بدن جانوروں کے یہاں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۳. آم وَقْتُ الْعِلْمِ : عام طور سے انسانی مزاج یہ ہوتا ہے کہ انسان صحت سے خوش ہتا ہے اور بیماری میں فریاد شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ اگر غور کرے تو حضرت امام جواد علیہ السلام مطابق بیماری سے گناہوں کا بوجھہ لکا ہو جاتا ہے، بیماری نفس کو پا کیزہ بنادیتی ہے، بیماری پر توبہ

کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے اصحاب سے دریافت کیا کہ تم لوگ صحت چاہتے ہی ہماری؟ سب نے عرض کی صحت فرمایا جنت میں ایک ایسا درجہ بھی ہے جو مل سے حاصل نہیں ہوتا ہے تو پروردگار بنا دوں کے ذریعہ عنایت فرمادیتا ہے۔ (در مشورہ ص ۲۲۸)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے جناب سلمانؓ کی عیادت کی اور دریافت کیا کہ ہماری کامیابیا حال ہے؟ عرض کی دیسے تو شکر خدا ہے لیکن تکلیف پریشان کن ہے، فرمایا پریشان نہ ہو ہمارے شیعہ ہمارے ہوتے ہیں تو پروردگار ان کی ہماری کے ذریعہ ان کے گناہوں کو وحود دیتا ہے۔

عرض کی کہ اگر ایسا ہے تو شکر خدا ہے گناہ دھل جائیں گے۔ پھر فرمایا نہیں، جب میر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو اس کا اجر و ثواب بھی ملتا ہے یہ سن کر جناب سلمان نے آپ کی پریشانی کا بوسہ دیا اور دلتے گئے حضور آپؐ ہوتے تو ان حقائق کو کون بیان کرتا۔

۳. مانکن لئی الکاتیان: حضرت امام جaffer Sadiq علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور سکرائے تو اصحاب نے سبب پوچھا فرمایا ایک فرشت ایک نمازی کے اعمال تکھنے کے لئے تازل ہوا اور وہ ہمارتھا تینڈا مصلی کو خالی دیکھ کر واپس پہنچا اور عرض کی کہ خدا یا وہ مصلی پر نہیں ہے۔ ارشاد ہوا کہ جب میری قید میں ہے تو جو اجر و ثواب اپنے لکھا کرتے ہیں اسے بر اثر تکھنے رہو۔ (کافی ج ۳ ص ۱۱۳)

آپؐ ہی کا ارشاد کہ پروردگار فرشتوں کو حکم دیتا ہے بندہ مومن کی ہماری میں وہ سارے اعمال تکھنے رہا کریں جو وہ صحت کے عالم میں انجام دے رہا تھا کہ فی الحال وہ میری قید میں ہے۔

(کافی ح ۳۲ ص ۱۱۳)

۵. مَخْرُجَةِ عَنْ عِلْمٍ : یہ بھی کمال ایمان ہے کہ انسان صحت کے بعد کے حالات پر بھی نظر کے اور اسے معصیت کا ذریعہ بننے والے بلکہ اگر ایسا خطرہ ہے تو پیاری ہی پر شکر خدا کرتا رہے۔

دعا نمبر ۱۶ کی شرح

انسانی زندگی میں اس طرح کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں بعض کمزوریاں حکم خدا کی مخالفت سے ہوتی ہیں اور انھیں گناہ کہا جاتا ہے بعض کمزوریاں انسانیت کے شایان شان نہیں ہوتی ہیں لیکن گناہ سے تعبیر نہیں کیا جاتا ہے بلکہ صرف عیوب تصور کیا جاتا ہے۔

انسان کا فرض ہے کہ مالک کی بارگاہ میں کمی معافی کی درخواست بھی کرے کہ اس طرح کسی وقت بھی گناہگاروں میں شامل ہو سکتا ہے اور کم سے کم میں حال مکمل انسان اور صاحب ایمان اور صاحب ایمان کہے جانے کے قابل نہیں ہے۔

امام علیہ السلام نے اس دعا میں عرض مدعی اور اپنی صورت حال کے بیان کرنے سے پہلے پندرہ صفات الہیہ کا حوالہ دیا ہے تاکہ گذشتہ مہربانیوں کے حوالہ سے آئندہ معافی کی درخواست کی جائے اور یہ تذکرہ درخواست کی قبولیت کے لئے سہارا قرار دیا جاسکے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم صفت رحمت خدا کا غضب خدا سے آگے آگے چلتا ہے جس کے بارے میں روایت ہے کہ جیب بن الحمرث نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے فریاد کی کہ مجھ سے گناہ بہت ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا: کہ تو بہ کرو، اس نے کہا کہ تو بہ کے بعد بھی گناہ ہو جاتے ہیں، فرمایا: پھر تو بہ کرو اور تے رہو کہ پروردگار کی معافی تمہارے گناہوں سے یقیناً زیادہ ہے۔ (ریج الابرار، زمشیری)

علماء اعلام نے اس سبقت کا فلسفہ یہ بیان کیا ہے کہ رحمت اس کی ذات کا تقاضا ہے اور غصب بندوں کے اعمال کا نتیجہ ہے لہذا رحمت بہر حال غصب پر مقدم رہے گی۔

دوسری صفت عطاۓ الہی کامنع سے زیادہ ہونا ہے اور اس کا راز بھی یہی ہے کہ دنیا ساری دولت بھی اگر ایک سانس کے مقابلہ میں رکھ دی جائے تو انسان ایک سانس کے لئے سار دولت دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو نعمت دے دی ہے وہ ان نعمتو سے کہیں زیادہ اہم اور قیمتی ہے جن کو روک لیا ہے۔

۱. **ھلُّ آنٹ:** اس مقام پر امام علیہ السلام نے رحمت خدا کے حصول کے چاروں سائل طرف اشارہ کیا ہے جن میں سے ایک دعا ہے اور ایک بکاء۔ ایک سجدہ ہے اور ایک فریاد اور یقیناً چاروں چیزیں وہ ہیں جو <https://jafrilibrary.com/> درودگار کو جوش میں لا سکتی ہیں۔

۲. **خیفت و خشیت :** حقیقت طوی کا بیان ہے کہ خوف؛ گناہوں کے عذاب کے تصو سے پیدا ہوتا ہے اور خشیت کا تعلق عظمت الہی کے احکام سے ہوتا ہے لہذا خشیت کا مرتبہ خوف سے بالاتر ہے اور یہ کیفیت صاحبان علم و معرفت ہی میں پیدا ہوتی ہے: ”إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ“

۳. **سُبْخانَكَ مَا اعْجَب :** حقیقت امر یہ ہے کہ اس لہجہ میں گفتگو کرنے مقصوم کے علاوہ کسی کے امکان میں نہیں ہے جہاں ایک طرف انسان اس امر پر تجھ کرتا ہے کہ ایسے نالائق کو بھی برداشت کر لیتا ہے اور بھی کرم وہ ہے جس کے سہارے بندہ توبہ کے راستے پر قدم آگے بڑھاتا ہے۔

۴. **إِنَّمَا أَوْتَخُ بِهِذَا نَفْسِي :** صاحبان معرفت کی نگاہ میں نفس کے ساتھ پائی

کے معاملات ضروری ہیں پہلے یہ شرط کرے کہ وہ گناہوں کے راست پر نہیں جائے گا اس کے بعد یہ نگرانی کرتا رہے کہ شرط پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد محاسبہ کرتا رہے۔ اور محاسبہ میں غلطی سامنے آجائے تو نوک دے اور نوکنا کافی نہ ہو تو مباحثات سے بھی محروم کرنے کی سزا دے تاکہ گناہوں سے الگ رہنے کا حوصلہ پیدا ہو سکے۔

۵. بَشْرُنِیٰ: ثواب کی بشارت کے بارے میں روایت میں وارد ہوا ہے کہ کبھی انسان اپنے درجہ کو خود خواب میں دیکھ لیتا ہے اور کبھی دوسرا لوگ دیکھ لیتے ہیں اور یہ رویائے صادق انسان کے اطمینان نفس کا ذریعہ بن جاتا ہے جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
(تفیر البر بہان ج ۲ ص ۱۹۱)

دعا نمبر ۷۷ کی شرح

اولاد آدم کے لئے سب سے برا شر شیطان سے نجات حاصل کرنے کا ہے کہ اس ظالم نے روز اول ہی عزت پر ووگا کی قسم کہا کہ اعلان کیا تھا کہ میں تمام ذریت آدم کو گمراہ کروں گا اور اس روز سے آج تک اپنے حزب و جماعت کے ساتھ اپنے کام پر لگا ہوا ہے اور مختلف نمازوں سے اولاد آدم کو گمراہ کر رہا ہے، مذاہب کا اختلاف، قومیات کا اختلاف، نسل و رنگ کا تعصب اور اس طرح کے سارے عالمی فتنے، شیطان کے مصروف عمل رہنے کے بہترین شواہد ہیں۔

ضرورت ہے کہ اولاد آدم اپنی ناطاقتی کا احساس کر کے مالک سے مدد طلب کرے اور ان کے تمام حریوں سے محفوظ رہنے کا سامان فراہم کرے شیطان کا مسئلہ عالم اسلام میں اس رنگیں ہے کہ بعض لوگوں نے اس کے وجود ہی سے انکار کر دیا ہے تاکہ لوگ اس کے شر سے تحفظ انتظام نہ کر سکیں اور یوں ہی گمراہ ہوتے رہیں بعض لوگوں نے اس کے وجود کو تسلیم کرنے کے بعد

اس کی مصلحت سے انکار کر دیا ہے کہ ایسے شخص کو باقی رکھنا حکمت و مصلحت کے خلاف ہے حالانکہ کھلی ہوئی بات ہے کہ انسانیت کی آزمائش کے لئے اس کا وجود آج بھی اسی قدر ضروری ہے جس قدر دور جناب آدم علیہ السلام میں تھا۔

شیطان نے روز اول ملائکہ کو گراہ کرنے کیلئے مختلف شہادت کا اظہار کیا اور ہر طرف سے حکمت الہی پر اعتراضات کی بوچھار کر دی اور ظالم نے یہ بھی نہ سوچا کہ جس کی عزت کی قسم کھار ہا ہے اور جس سے اقرار کر رہا ہے کہ تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور پھر اسی کی حکمت پر اعتراض کر رہا ہے اس سے زیادہ دیوانگی کا کیا تصور ہو سکتا ہے؟

واضح رہے کہ شیطان نے روز اول عباد خلصین کے مقابلہ میں اپنی شکست کا اقرار کر لیا تھا لیکن اس کے بعد بندہ کے اخلاص کا تقاضا ہے کہ اس کے مقابلہ میں مالک سے مدد طلب کرتا رہے تاکہ طاقت کا غرور نہ پیدا ہونے پا۔

۱. کیدہ و مکائدہ: شیطان کے گراہ ^{Presented by jafrilibrary.com} نے کے اسباب میں ایک سبب مکاری ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے کو ہمدرد ظاہر کر کے مرد مومن کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

دوسرے سیلہ تمناؤں کا ہے جہاں انسان حصول دنیا کو آسان تصور کر کے اسی کی دوڑ میں لگ جاتا ہے اور حلال و حرام کے فرق کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔

تیسرا ذریعہ وعدوں کا ہے جہاں انسان کو ہر گناہ کے بعد یہ یاد ہوتا ہے کہ خدا غفور و رحیم ہے اور انسان کی جرأت گناہ میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

چوتھا سیلہ نقد اور ادھار کے فرق کا ہے کہ دنیا نقد ہے اور آخوند ادھار ہے لہذا عقلمند انسان کو ادھار کے لئے نقد کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

پانچواں وسیلہ خوف فقر ہے کہ مستقبل کی غربت کا احساس دلا کر کارخیر سے روک دیتا ہے
اور انسان نہایت آسانی سے بجل کا نام دوراندیشی رکھ دیتا ہے۔

۲. وَأَشْغَلَهُ عَنْا : جس طرح شیطان کے پاس گمراہی کے مختلف ذرائع اور وسائل ہیں
اسی طرح خدا نے رحمان کے پاس بھی بنده مومن کی امداد کے بے شمار ذرائع اور وسائل ہیں۔ حدیہ
ہے کہ مالک! لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں مگر تیری اطاعت نہیں کرتے ہیں اور مجھ سے نفرت کا
اطھار کرتے ہیں لیکن میری اطاعت کرتے ہیں تو ایسی محبت کا فائدہ ہی کیا ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ میں
مجھ سے نفرت کی بنابر ان اعمال کو معاف کر دوں گا جن میں تیری اطاعت کی ہے اور اپنی محبت کی
بنابر ان مخالفتوں کو نظر انداز کر دوں گا جہاں میری معصیت کی ہے۔

۳. مَذَّلَّةٌ : روایت میں ہے کہ حناب عیسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ پروردگار
شیطان کی جگہ دکھلادے تو مالک نے جوابات اخدادیے اور دیکھ کر پسند کے پاس سانپ کی طرح لپٹا
ہوا ہے اور جب کوئی ذکر خدا کرتا ہے تو ترتب جاتا ہے۔ (در منثور ح ۶ ص ۸۴)

حضرت رسول اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر شیاطین اولاد آدم کے دلوں کے
آس پاس نہ رہتے تو انسان زمین پر بیٹھ کر کل کائنات کا مشاہد کر لیتا۔ (تفہیر رازی ح اص ۸۳)
بعض اہل معرفت کا کہنا ہے کہ شیطان کے بیانات کا اس طرح مقابلہ کرو کہ وہ دنیا کی
ت دے تو اسے فانی کہہ کر ناٹ دو اور خواہشات کی طرف بلائے تو انھیں اسباب ندامت سمجھو،
کی دعوت دے تو اپنی اصل کو یاد کرو، اور اعمال کی خود پسندی پیدا کرنا چاہے تو اسے توفیق
پروردگار قرار دے کر شکر خدا ادا کرو۔

۴. وَاجْعَلْ ابَائَنَا : یہ انسان کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ جس طرح شیطان نے تمام

اولاد آدم کو گراہ کرنے کا اعلان کیا ہے اسی طرح اولاد آدم اپنے ماں باپ، اولاد، اہل خاندان، قرابتدار اور صاحب ایمان بھائیے کے حق میں دعا کرتا ہے کہ پروردگار ان سب کوشیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔

بھائیے کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہارے گھر کے چاروں طرف ۳۰ مکاہات تک تمہارا بھائی شمار ہوتا ہے۔ (کافی ح ۲۲۹ ص ۲۲۹)

۵۔ اخلاص لک بآل خدا: صاحبان معرفت کا کہنا ہے کہ اخلاص وحدتیت لئے ضروری ہے کہ خدا کے ساتھ کسی اور کا تصور بھی نہ کرے اور ہمیشہ صرف اس کے جمال و جلال نگاہ میں رکھے، حدیہ ہے کہ اپنے وجود سے بھی غافل ہو جائے لیکن مالک کے خیال سے غافل ہونے پائے۔

اور حقیقتِ عبودیت کا تصور ہے کہ یہ طرح کی انسانیت سے الگ ہو کر اپنے کو اس کے خواہ کر دے اور اپنے وجود کو اس کے احکام لے لے ایک ہموار راست بنادے۔

۶۔ امن : حضرت رسول اکرم ﷺ نے آمین کو دعا کے خاتمہ پر ”مهر رب العالمین“ قرار دیا ہے کہ اس کے خلاف ہونے والانہیں ہے۔

دعا نمبر ۱۸ کی شرح

انسانی معرفت کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ انسان کسی بلااء کے نسل جانے یا کسی فائدہ کے حاصل ہو جانے پر مغزور نہ ہو جائے بلکہ اس مرحلہ پر اسے کرم پروردگار قرار دے کر اس کا شکریا کرے اس کے بعد اس امر کا محابہ کرے گرے اس واقعہ کی توفیت کیا ہے اگر اس بلااء کے نسل جا سے آخرت میں کوئی بلا نازل ہونے والی ہے یا اس فائدہ کے حاصل ہو جانے سے آخرت

نقسان ہونے والا ہے تو مالک سے دعا کرے کہ اس بلاع کو برقرار رہنے دے تاکہ آخرت محفوظ رہ جائے یا اس فائدہ سے محروم کر دے تاکہ آخرت کے فائدے سے محروم نہ ہونے پائے۔

﴿رَبَّنَا اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ هُنَّا مَقْصُدُنَا إِنَّكَ أَنْتَ بِنَا خَيْرٌ هُنَّا مَنْتَ بِنَا خَيْرٌ﴾
یعنی اس وقت تک نیکی ہے جب تک آخرت میں بھی نیکی کا امکان رہے ورنہ اگر دنیا آخرت کا بدلہ بننے والی ہے تو ایسی ہزار دنیا میں بھی آخرت کے ایک لمحہ کا بدل نہیں بن سکتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بلاوں کو خادمان دنیا کی پہچان قرار دیا گیا ہے اور امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ بلا میں انبیاء اور اوصیاء کے لئے ہیں اس کے بعد اللہ کے نیک کردار بندوں کے لئے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۵۲)

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن ترازو کے پلے جیسا ہوتا ہے کہ جس قدر ایمان بڑھتا جاتا ہے دوسری طرف بلاوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۵۳)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ جنت کا ایک درجہ ایسا بھی ہے جو بمانی بلاوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۵۵)

بلاوں کے نزول میں سب سے بڑی مصلحت پروردگار یہ ہے کہ پروردگار ان بلاوں کو من کے گناہ کا کفارہ بنادیتا ہے ان پر صبر کرنے میں صابرین کا درجہ مل جاتا ہے اور خدا ساتھ اجاتا ہے ان کی برکت سے دنیا سے پیزاری اور آخرت سے رغبت پیدا ہوتی ہے اور دیہرے یہی مادیت سے تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

۱. **فَغَيْرُ كَفِيرٍ :** یہ بہترین فلسفہ حیات ہے کہ انسان کو اس نکتہ کا شعور پیدا ہو جائے کہ کائنات فنا ہو کر وہ بہت ہو کر بھی بہت نہیں ہے اور جس کا انجام بقاء ہو وہ قلیل ہو کر بھی قلیل نہیں

ہے۔ انسان اس نکتہ کو محفوظ کر لے تو دولت دنیا کے اضافہ کے لئے جان نہ دے اور زندگی کا ہر لمحہ
ثواب الہی کے حصول میں گذرادے۔

دعا نمبر ۱۹ کی شرح

کائنات میں مصالح پروردگار کے اثرات میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کبھی زمین سیالاب
کی نذر ہو جاتی ہیں اور کبھی دنیا قحط سالی کا شکار ہو جاتی ہے انسان کا فرض ہے کہ جب نعمت
حالات پیدا ہوں تو شکر خدا ادا کرے اور جب پریشانیاں پیدا ہوں تو مالک کی بارگاہ میں استغفار
کرتے ہوئے عرض مدعایا کرے۔

بارش کے نہ ہونے کی صورت میں اسلام نے دو کام تعلیم کئے ہیں:

ایک کام نماز استثنائے جو نماز عید کی طرح دور کعت ہوتی ہے اور عام طور سے صحا
ادا کی جاتی ہے اس نماز میں مرد، عورت، بوٹھے، بچے سب شامل ہوتے ہیں اور عام طور سے د
شنبہ کے دن ادا کی جاتی ہے اور اس سے پہلے شنبہ، یہ شنبہ، دو شنبہ روزہ رکھا جاتا ہے نماز کے تمام
نوتوں میں گناہوں کی بخشش اور کرم کی بارش کی دعا کی جاتی ہے۔

اور امام نماز تمام کرنے کے بعد خطبہ تمام کر کے سو مرتبہ رو بقبلاً تکبیر، سو مرتبہ داہی طرف
مرکر لا الہ الا اللہ، سو مرتبہ باکیں طرف مرکر بجان اللہ اور آخر میں مجع کی طرف رخ کر کے سو مرتبہ
الحمد للہ کہتا ہے اور تمام ماموں میں سید ہے بیٹھے ہوئے ان کلمات کو دہراتے رہتے ہیں۔ جو اس بات
کی علامت ہوتا ہے کہ خدا ساری کائنات سے بڑا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اس کا ہر کرم
حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوتا ہے اور وہ اس قابل ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے کہ گویا اس نے دعا کو
قبول کر لیا ہے اور غفرنیب بارش رحمت ہونے والی ہے۔

۱. وَالشَّهْدُ مَلَكُوكَ : غالباً یے موقع پر ملائکہ کو گواہ بنانے کی درخواست اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ملائکہ کا وجود خود بھی باعث برکت ہے اور جب وہ اہل زمین کی حالت دیکھیں گے تو بھی ان کے حق میں دعا کریں گے اور معصوم ہونے کے اعتبار سے ان کی دعا قبول ہو سکتی ہے۔

۲. تُرْخُصُ بِهِ الْأَسْعَارَ : علماء اسلام کے درمیان یہ بحث بھی پائی جاتی ہے کہ قیمتیں کا اتار چڑھاؤ کہاں سے پیدا ہوتا ہے اور یہ کام کون انجام دیتا ہے۔

جری عقیدہ رکھنے والے ہر عمل کا ذمہ دار پروردگار کو قرار دیتے ہیں لہذا مہنگائی کا ذمہ دار بھی پروردگار ہے۔ لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ اگر مہنگائی پیداوار کی کمی سے پیدا ہوئی ہے تو یہ قضاۓ و قدراٹی ہے اور اسے بندوں کو بُنْسی خوشی قیوم jafrilibrary.com ناطا ہے لیکن اگر مہنگائی ذخیرہ اندوزی اور حکام کی عیاشی سے پیدا ہوئی ہے تو اس کا کوئی تعلق پروردگار سے نہیں ہے اور اس سلسلہ میں اسلامی قانون کو الدام کرنا چاہئے اور ظالموں کے ساتھ کوئی رعایت نہ کرنی چاہئے۔

۳. وَأَرْزَقْنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاوَاتِ : صلوٰات کے ساتھ یہ دعا انتہائی مناسبت کی حامل ہے کہ جس طرح تو نے حضرات محمد آں محمد کو اپنی برکتوں کا مرکز قرار دیا ہے اسی طرح ہمیں بھی زمین و آسمان کی برکتوں کا اہل بنادے۔ برکت زمین و آسمان سے مراد مادی طور پر زمین کا سبزہ اور آسمان کی بارش ہے اور معنوی اعتبار سے زمین کی سہوئیں اور آسمان پر دعاوں کی قبولیت ہے جس سے بالآخر کوئی برکت نہیں ہے۔

دعا نمبر ۲۰ کی شرح

مکارم الاخلاق بلند ترین اخلاق کو کہا جاتا ہے اور اخلاق ان کیفیات کا نام ہے جن کی بنابر

انسان بغیر کسی اہتمام کے بھی عمل انجام دے لیتا ہے اور یہ کیفیت ایک طرح کی فطرت ٹائیں بن جاتی ہے پسندیدہ افعال اس سے الگ ایک چیز ہیں وہ اس کیفیت کے بغیر بھی انجام پاسکتے ہیں۔
اخلاق کا ایک حصہ فطری ہوتا ہے اور ایک تعلیم و تربیت سے حاصل ہوتا ہے جس کی ذمہ داری ہر صاحب عقل انسان پر عائد کی گئی ہے اور اس کا بہترین اخلاق کو قرار دیا گیا ہے۔

انسان کے مجموعی اخلاق کی چار بنیادیں ہوتی ہیں: پہلی بنیاد ایمان ہے جس کے بغیر نیک اخلاق کا پیدا ہونا ناممکن ہے کہ بے ایمان صاحب کردار نہیں ہو سکتا ہے، دوسرا مسئلہ یقین کا ہے کہ جب تک ایمان منزل یقین تک نہ پہنچ جائے وہ نیک کردار کی بنیاد نہیں بن سکتا ہے، تیسرا مرحلہ نیت کا ہے اس پر تمام اعمال کا دار و مدار ہوتا ہے اور چوتھا اعمال کا ہے کہ تہذیل کے انداز رہنے والی کیفیت حسن اخلاق کا درجہ نہیں حاصل کر سکتی ہے اس کیفیت کا عمل کے ذریعہ باہر آنا بہر حاضروری ہے۔

اس لئے امام نے یہ تعلیم دی ہے کہ پہلے ایمان کو کامل بنانے کی فکر کرو اس کے بعد یقین حاصل ہو جائے تو اسے بہترین بنانے کا اہتمام کرو یقین کے بہترین ہو جانے کے بعد نیت کو بہترین بناؤ اور اس کے بعد حسن عمل کی فکر کرو کہ یہی انسانی زندگی کی کامیابی کا وسیلہ ہے۔

ایمان کے بارے میں چند بحثیں پائی جاتی ہیں۔

پہلی بحث یہ ہے کہ ایمان کے لئے کتنی چیزوں کی ضرورت ہے؟ اس سلسلہ میں آیات و روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان قلبی تصدیق کا نام ہے جس کے پیدا ہو جانے کے بعد عمل کی تحریک شروع ہو جاتی ہے اور کوئی خارجی مصلحت نہیں ہوتی ہے تو زبان سے اقرار و اظہار بھی قبری ہو جاتا ہے۔

دوسرامسئلہ یہ ہے کہ ایمان میں کسی وزیادتی کا امکان ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں بھی روایات میں صراحت پائی جاتی ہے کہ ایمان کے درجات ہوتے ہیں اور انھیں درجات کی بنابر انسان کی منزل کردار کا تین ہوتا ہے۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اسلام و ایمان دونوں ایک ہیں؟ اس سلسلہ میں خود قرآن مجید نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اقرار جب تک دل کی گہرائیوں میں نہ اتر جائے ایمان کہے جانے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔

یقین کے ساتھ افضل کا استعمال اس بات کی علامت ہے کہ یقین میں بھی درجات پائے جاتے ہیں اور اس کی طرف سورہ تکاثر اور سورہ واقعہ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ پہلا درجہ دلائل و برائیں سے حاصل ہوتا ہے، دوسرا درجہ رویت و مشاہدہ کے بعد پیدا ہوتا ہے اور آخری درجہ اس کے آثار کو محسوس کرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

آگ کی حرارت جانے کا اثر الگ ہے اسے دیکھنے کا اثر الگ ہوتا ہے اور اس میں چلنے کی لذت کچھ اور ہی ہوتی یہی حال عشق پر وروگار کا ہے کہ اس آگ میں کوڈ پڑنے والوں کا درجہ یقین کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

یقین کی فضیلت کے بارے میں بے شمار روایات وارد ہوئی ہیں بعض روایات میں یہاں تک ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے سامنے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت ذیل میں ان کے پانی پر چلنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر ان کا یقین کچھ اور زیادہ جاتا تو ہوا پر چلنے لگتے۔

نیت کا مسئلہ بھی انتہائی دقيق ہے کہ اس کی پیداوار ایمان و یقین ہوتی ہے، نیت فقط زبان

سے کہہ دینے کا نام نہیں ہے بلکہ بعض اوقات زبان کے الفاظ غلط بیانی اور جھوٹ کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں، نیت دل کی گہرائیوں میں ہوتی ہے اور اس کا اخلاص انسان کے مجموعی عقائد اور نظریات سے پیدا ہوتا ہے معرفت پروردگار کامل ہوتی ہے تو نیت خالص ہوتی ہے ورنہ کم سے کم ثواب و عذاب جیسے تصورات تو بہر حال شامل ہو جاتے ہیں جو بعض عرفاء کی نظر میں ایک طرح کے شرک کا درجہ رکھتے ہیں اگرچہ شریعت نے اس لئے برداشت کر لیا ہے کہ اس سے پرہیز کرنا انسان کے امکان میں نہیں ہے اور اس کا تعلق بہر حال پروردگار ہی سے ہے کہ اس کے علاوہ ثواب و عذاب کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔

۱. اغنسی : بہترین اخلاق کی علامت یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں دونوں پہلوں ہو جاتے ہیں وہ سارے اسباب پیدا ہو جائیں جن سے عام لوگ بہک جایا کرتے ہیں لیکن اس کے بعد بھی انسان بیکنے نہ پائے۔

امکانات کے نہ ہونے کی صورت میں شریف ^{Presented by: jafrilibrary.com} جانا سب کو آتا ہے، لیکن امکانات کے پیدا ہو جانے کے بعد صراط مستقیم پر قائم رہ جانا ہر انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے اس مقام پر انھیں تمام منقاد چیزوں کا تذکرہ کر کے مالک کی بارگاہ میں دعا کی ہے کہ دولت ملے لیکن غرور ش پیدا ہونے پائے۔ عبرت کا جذبہ پیدا ہو لیکن خود پسندی نہ آنے پائے لوگوں تک ہمارا کار خیر پہنچ لیکن احسان جتنے کا خیال نہ پیدا ہو، بلکہ ترین اخلاق کی منزل حاصل ہو جائے لیکن فخر و مبارکات کا جذبہ نہ پیدا ہونے پائے۔

یہی وہ حسن اخلاق ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے میزان عمل کی سب سے قیمتی دولت قرار دیا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۹۵)

اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کامل ترین ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق بہترین ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۹۹)

۲. ابتدلی: اس مقام پر ان مسائل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو انسانی اختیار سے باہر ہیں اور مالک کے فضل خاص کے بغیر ان کا کوئی امکان نہیں ہے انسان اپنے انداز زندگی میں تغیر پیدا کر سکتا ہے لیکن دوسرے کے کردار کو نہیں بدلتا ہے اس لئے حضرت امام سجاد علیہ السلام نے مالک سے گذارش کی ہے کہ دشمنوں کے بعض کے بد لے محبت پیدا کرادے ظالموں کے حسد کو محبت سے بد لے۔ نیک کرداروں کی بدگمانی کو اعتبار میں بد لے، قریب ترین افراد کی عدالت کو محبت میں تبدیل کر دے، قربانیوں کی نافرمانی کو حسن سلوک بنادے۔ عزیزوں کے ترک تعلق کو نصرت میں تبدیل کر دے صرف ظاہرداری مرنے والوں کے دلوں میں پچھی محبت پیدا کر دے، ساتھیوں کو اچھے بر تاؤ کی توفیق دیدے اور ظالموں کے خوف کی تجھی کو امن و امان کی حلاوت میں تبدیل کر دے۔

Presented by jafrilibrary.com
بعض حضرات نے ان فقرات کی تفسیر میں یہ انداز اختیار کیا ہے کہ اگر وہ لوگ ایسا بر تاؤ کریں تو میں اس کے بد لے میں ایسا بر تاؤ کروں حالانکہ یہ بات آئندہ کے فقرات میں پائی جاتی ہے لہذا ان فقرات کی مذکورہ بالتفصیلی اولی اور انساب ہے۔

۳. وَسِيْدَهْنَى: یہ وہ بلند ترین مقام ہے جہاں انسان پروردگار سے اس حوصلہ کی دعا کرتا ہے کہ دنیا میرے ساتھ جو بر تاؤ چاہے کرے میرے کروار میں فرق نہ پیدا ہونے پائے، لوگ دھوکہ دیں میں اخلاص کا بر تاؤ کروں۔ لوگ تعلقات توڑیں میں حسن سلوک کا مظاہرہ کروں لوگ محروم کر دیں میں عطا کروں۔ لوگ ترک تعلقات کا اظہار کریں میں صلة رحم سے کام لوں۔ لوگ

میری غیبت کریں میں ان کا ذکر خیر کروں، لوگ نیکی کریں تو میں شکر یہ ادا کروں لیکن برائی کریں تو
چشم پوشی سے کام لوں۔

۲. حلیۃ المتقین : دنیا میں تقویٰ اور پرہیز گاری کے دعویدار تولاکھوں ملیں گے لیکن
حقیقت تقویٰ سے باخبر افراد کہاں پائے جاتے ہیں حضرت امام سجاد علیہ السلام کے دعاوں کے
ذیل میں ان تمام خصوصیات کی طرف متوجہ کر دیا ہے جن کا ایک پرہیز گار انسان میں ہونا ضروری
ہے۔

متقین کا شیوه یہ ہے کہ عدل کو روان ج دیں عصہ کو برداشت کریں بھڑکتی آگ کو بجھانے کی
کوشش کریں افراق میں اتحاد پیدا کرائیں، لوگوں کے معاملات کی اصلاح کرائیں نیکیوں کو عام
کریں اور برا نیکوں پر پردہ نہ لیں، مزاج کو زرم رکھیں، تواضع و اکسار کا اظہار کریں، سکون و وقار کو
برقرار رکھیں اخلاق کو پاکیزہ رکھیں فکر کی طرف تیز قدم بڑھائیں فضل و کرم کو مقدم رکھیں
غلطیوں پر بجا سرزنش نہ کریں نا اہل کے ساتھ اچھا برداشت کریں حرف حق کسی قدر مشکل کیوں نہ ہوا
سے اختیار کریں خیر کتنا ہی زیادہ کیوں نہ کریں مگر اسے کم سمجھیں اور شر کم بھی ہوتا سے زیادہ تصور
کریں۔ اطاعت پروردگار کو دوام عطا کریں اور جماعت حق کے ساتھ رہیں اہل بدعت اور خود رائی
کرنے والوں سے کنارہ کش رہیں۔

۵. مَايُلِقِي الشَّيْطَانُ : ایک صاحب ایمان کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ صبح سے
شام تک شیطان سے مقابلہ ہے اور ہر رجاء پر اس سے مصروف کا رزار رہنا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس
اللیس نے اپنے خیال میں حضرت آدم کو جنت سے نکلوادیا اور جو عباد خلصین کے علاوہ سب کو گمرا
کرنے کی قسم کھائے ہوئے ہے، اس سے مقابلہ آسان نہیں ہے لہذا امام سجاد علیہ السلام نے

بہترین طریقہ یہ تعلیم کیا کہ اپنے مالک سے امداد طلب کرو کہ وہ شیطان کی طرف سے پیدا ہونے والے وسوسوں کے بد لے اپنی عظمت کی یاد کا اپنی قدرت میں تھکر۔ دشمن کے خلاف تدبیر کی توفیق دیدے اور وہ جب فخش، بدگوئی، سب و شتم، غیبت اور شہادت باطل کو زبان پر جاری کرنا چاہے تو اس کے بد لے حمد و شکر، تجدید و تمجید، شکر و اعتراض کو جاری کراؤ تاکہ قوت گویائی اطاعت شیطان کے لئے خالی نہ رہ سکے اور انسان بتلائے گناہ نہ ہونے پائے۔

۶. **الْهَمِّيُّ التَّقْوَى:** انسان کے حسن اخلاق کا جو ہر یہی تقویٰ ہے جو بغیر الہام پر درگار کے حاصل نہیں ہو سکتا ہے لہذا اس کے الہام کی دعا کرنا عالم حسن طلب کا سب سے اہم موضوع ہے اسلامی تعلیمات میں تقویٰ کے حسب ذیل فوائد کا تذکرہ کیا گیا ہے تقویٰ دلیل عزم مسکم ہے (آل عمران ۱۸۶)۔ تقویٰ باعث حفاظت و حراست ہے (آل عمران ۱۲۰)۔ تقویٰ سب نصرت الہی ہے (خلیل ۱۲۸)۔ تقویٰ باعث محبت الہی ہے (تقویٰ)۔ تقویٰ وسیلہ قبولیت اعمال ہے (ماں دہ ۲۷)۔ تقویٰ وسیلہ نجات از مشکلات ہے (طلاق ۳۲)۔ تقویٰ باعث صلاح عمل ہے (ازباب ۷۰۔ ۷۱)۔ تقویٰ باعث مغفرت گناہ ہے (آل عمران ۳۱)۔ تقویٰ بنیاد عزت و اکرم ہے (حجرات ۱۳)۔ تقویٰ وسیلہ بشارت وقت موت ہے (یونس ۶۳)۔ تقویٰ ذریعہ نجات از جہنم ہے (مریم ۲۷)۔ تقویٰ وسیلہ خلد و جنت ہے۔ (آل عمران ۱۳۳)۔

۷. **صُنْ وَجْهِي:** انسانی زندگی میں حفظ آبر و ایک بڑا مسئلہ ہے یہ اس وقت خطرہ میں پڑ جاتا ہے جب اسے کسی غیر کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑ جاتا ہے اور غربت اسے دست سوال، دراز کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور ہر انسان کا فرض ہے کہ ایسے وقت سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرتا رہے۔ لیکن امام سجاد علیہ السلام نے اس مقام پر ایک اور خطرہ کی نشان دہی کی ہے جس سے

آخرت کے خطرہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے کہ بہت ممکن ہے کہ نااہل سے مل جائے تو انسان اس کی تعریف کرنے لگے اور کوئی شریف آدمی کچھ نہ دے تو اس کی نہ موت کرنے لگے اور اس طرح دنیا کی محرومی کے ساتھ آخرت کی بر بادی کا سامان بھی ہو جائے، رب کریم ایسا بے نیاز بنا دے کہ انسان اس مصیبت سے دوچار نہ ہو اور دنیا کی آبرو کے ساتھ آخرت کی بحاجت بھی حفظ و نظر رکھے، ورنہ سوال کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین فقرہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر سائل کو معلوم ہو جائے کہ سوال کس ذات کا نام ہے تو کوئی کسی سے سوال نہ کرے اور اگر عطا کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ عطا کرنے میں کیا اجر و ثواب ہے تو کوئی کسی کے سوال کو رد نہ کرے۔

(کافی ج ۲ ص ۲۰)

۸. صَحْقَةٌ فِي عِبَادَةٍ: یہ انسان کا کمال مدعا ہے جس کے لئے ہر آن دعا گور ہنا چاہئے کہ ماں کی صحت دے تو اسے عبادات یعنی صرف کردے اور فراغت دے تو اسے زہد میں مخصر کر دے اور علم دے تو اس پر عمل کا جذبہ بھی دے اور تقویٰ دے تو اسے اعتدال کی حد میں رکھے ایسا نہ ہو کہ انسان متقی ہونے کے بعد وساہی ہو جائے۔

۹. خَيْرُ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خیر دنیا کثرت مال و اولاد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد برائیوں کے لئے توبہ کرنا ہے۔ اور نیکوں کے حصول کے لئے اعمال خیر انجام دینا ہے۔ (نج البلاغہ حکمت ۹۲)

۱۰. فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ: امیر المؤمنین کا علیہ السلام ارشاد ہے کہ دنیا میں حسنہ نیک کردار عورت ہے اور آخرت میں حور جنت۔ اور امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کی نیک حسن اخلاق ہے اور آخرت کی نیکی رضاۓ الہی اور جنت ہے۔ (کافی ج ۵ ص ۱۷)

دعا نمبر ۲۱ کی شرح

یہ ہر انسان کی زندگی کا مسئلہ ہے انسان اس دنیا میں مشکلات سے بھی دوچار ہوتا ہے اور اسے خطاؤں اور گناہوں کا خیال بھی تڑپاتار ہتا ہے کہ وقت عمل تو انسان ایک لذت محبوں کر لیتا ہے اس کے بعد جب بتا جگ اور انجمام کا خیال آتا ہے تو سب سے پہلے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ان گناہوں کے نتیجہ میں اکیلا ہو گیا ہے اور کوئی نیک بندہ اس کا ساتھ دینے والا نہیں ہے اور خود اس میں عذاب الہی کو برداشت کرنے کی تاب نہیں ہے موت اور مالک کی بارگاہ کا وقت بھی قریب آتا جا رہا ہے اور کوئی تسلیم قلب کا سامان کرنے والا بھی نہیں ہے۔

ایسے حالات میں سوائے پروردگار کے لطف و کرم کے کوئی سہارا دینے والا نہیں ہے لہذا بندہ اس کی طرف رخ کر کے آواز دیتا ہے کہ پچالے کے لئے پانے والے کے علاوہ اور مغلوب کے لئے غالب کے سوا اور جو ہر معاملہ میں حساب و لکاب کے لئے مطلوب ہے اس پر طلبگار کے علاوہ کوئی رحم کرنے والا نہیں ہے اب یہ بندہ تاچیز تیری بارگاہ کی طرف بھاگ کر آ گیا ہے اب اگر تو نے کرم کا رخ موز لیا اور فضل و احسان سے انکار کر دیا اور رزق و رحمت کے راستے بند کر دیے تو دوسرا سہارا کون ہے سارا اختیار تو تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور ہر مسئلہ میں تو تیرا ہی حکم چلنے والا ہے اور تیری رضا بھی بغیر اطاعت و فرما بتمداری کے حاصل ہونے والی نہیں ہے۔

میں تیر اضعیف و ذیل بندہ ہوں اور اپنے ضعف و ذلت کا معرف بھی ہوں لہذا اپنے وعدہ کرم کو پورا کر دے اور مجھے اپنے عذاب سے بچا لے۔

۱. ناسیہ اللہ تکر: انسان گناہوں میں اس وقت بتلا ہوتا ہے جب یاد خدا سے غافل ہو جاتا ہے ورنہ قهر و جلال پروردگار میں رہے تو ناممکن ہے کہ گناہ کی جرأت پیدا ہو جائے لہذا

سب سے عظیم دعا یہ ہے کہ کسی بھی حال میں اس کی یاد سے غافل نہ ہونے پائے اور کسی بھی صورت میں اس کے خیال اور تصور سے دور نہ ہونے پائے۔

دنیا میں جائے تو مغرب و رہ ہو اور ہاتھ سے نکل جائے تو رنجیدہ نہ ہو تو قویٰ دل سے لگا رہے اور جسم تغییل احکام الہی میں مصروف رہے۔

۲. وَاجْعَلْ تقویک : تقویٰ کو دنیا کے اعتبار سے شعار بنایا گیا ہے بعض وہ لباس جو بدن سے چپکا رہتا ہے تاکہ اس کی منزل دل میں رہے، ظاہرداری میں نہ رہے۔ اور آخرت کے اعتبار سے زادراہ کہا گیا ہے کہ دنیا کے اندر سفر کرنے میں زادراہ کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی ضرورت دنیا سے سفر کرنے میں ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان میں بدکرداروں سے وحشت اور نیک کردار بندوں سے محبت پیدا ہو جائے۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کلدکردار کا شرمندہ احسان نہ ہو کہ احسان بہر حال انس پیدا کر دیتا ہے اور انسان تھوڑی سی نعمت پا کر بڑے عذاب کا حقدار ہو جاتا ہے۔

معصومین علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کے احسان سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے لیکن دعا کرو کہ پروردگار کسی فاسق و فاجر کا شرمندہ احسان نہ ہونے دے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۶۶)

۳. ذِلِّکَ عَلَيْكَ يَسِيرُ : اس دعا میں استعمال ہونے والے بعض کلمات کی تشریع

یہ ہے:

ابتدا میں حزنه یا حزبہ دفون کے معنی شدت و مصیبت میں بتلا ہو جانے اور رنجید ہو جانے کے ہیں۔

ناصیہ: اصل میں پیشانی کو کہا جاتا ہے لیکن عام طور سے پیشانی سے متصل سر کے بالوں کے بارے میں استعمال ہوتا ہے۔

داخرا: ذیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو بندگی کے ساتھ کمال خضوع کی علامت

۔

حیله: فکر و تدبیر ہے جس کے ذریعہ کسی مناسب نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے اردو کا حیله عربی کے حیله سے مختلف ہوتا ہے۔

فہرست: اردو زبان میں ایک باریک چیز کو کہا جاتا ہے لیکن عربی میں حقیر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

بلاء: انعام اور احسان کے حق میں استعمال ہوتا ہے آزمائش کے لئے بھی بلا کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

بونس: فقر ہے اور لا واعِ شکی معيشت و شدت حیات۔

دعا نمبر ۲۲ کی شرح

اس دعا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پروردگار انسان کے لئے ایسے حالات پیدا کر دے کہ ہر حال میں رضاۓ الہی سے راضی رہے اور کسی حال میں زبان پر کوئی شکوہ نہ آنے پائے۔ اور اس سلسلہ میں سب سے اہم کام یہ ہے کہ ماں انسان کو ایسے حالات میں بدلانہ کرے جن حالات میں شکوہ و شکایت کی نوبت آ جاتی ہے اور دامن صبر ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔

اس لئے پہلے اس حقیقت کا اقرار کیا گیا ہے کہ اپنے پاس نہ بلا دل پر صبر کرنے کی طاقت ہے اور نہ فقر و فاقہ برداشت کرنے کی قوت ہے لہذا رزق میں وسعت دیدے اور بندوں کے

بجائے خود ہی میری ضرورت حیات کے لئے کافی ہو جا، اور تمام معاملات میں میرے حالات پر نظر رکھنا کہ میں خود کسی قابل نہیں ہوں اور مخلوقات سے بے رخی کے علاوہ کوئی امید نہیں ہے اور اعزاز اور اقرباء اور اولاد تو کچھ دینے والے نہیں ہیں اور اگر کہیں قلیل مال دے دیا تو کثیر مقدار میں احسان رکھیں گے اور نہ مت الگ سے کریں گے۔

١. خَلِصْنَى مِنَ الْحَسَدِ : انسانی زندگی کی بدترین بلاء کا نام ہے حسد، جس کا اظہار

کسی شریف طریقہ سے ممکن نہیں ہے بلکہ جب بھی اس کا اظہار ہو گا کسی حرام اور ناجائز طریقہ ہی سے ہو گا لہذا اس سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ مالک جس قدر رزق دے اس سے خوش کر دے اور اسے با برکت بنادے تاکہ دوسروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ جناب مولیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ پروگلگر کوئی ایسا عمل بتا دے جس سے تو راضی ہو جائے؟ ارشاد ہوا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ جناب مولیٰ علیہ السلام اس کا کھا کر گرپڑے۔ ارشاد ہوا کہ میری رضا اس بات میں ہے کہ تم میرے فیصلہ سے راضی رہو۔

٢. وَأَفْضِلُ عَبْدِي : فِرَاعَنُ الْهَمِيْرِ پُرِّعَلَ كَرَنَا انسان کا اپنا کام ہے لیکن یہ مرحلہ اس تدر

دشوار ہے کہ اس سے آسانی سے نہیں گذر جاسکتا ہے لہذا حضرت امام جواد علیہ السلام نے اس منزل پر بھی خدا ہی سے گذارش کی ہے کہ جس طرح تو نے واجب کیا ہے اسی طرح ادا بھی کرادے اور جس طرح حرام کیا ہے اسی طرح بچا بھی لے، ورنہ تیری امداد کے بغیر کوئی بھی کام ممکن نہیں ہے اور تیرا حساب بہت سخت ہے جس کا تاب لانا ناممکن ہے۔

٣. الزَّهَدُ فِي دُنْيَاِيِّ : زہد کے معنی اگرچہ کنارہ کشی کے ہیں لیکن اسلام میں اس کا

مقصد ترک دنیا یا ترک لذات نہیں ہے بلکہ زہد کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ انسان مال دنیا کا مالک اور

صاحب اختیار ہے اور مال دنیا انسان کا صاحب اختیار نہ بن جا کہ جس طرف چاہے لے کر چلا جائے۔

بعض اہل معرفت نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ جس چیز سے ہاتھ خالی ہواں کی محبت سے دل بھی خالی ہو جائے۔

۴. وَهُبْ لِي نُورًا : یہ نور دنیا نہیں ہے۔ یہ نور ایمان ہے جس کی روشنی میں انسان جہل و شک و کفر و شرک کی تاریکیوں سے بچ کر نکل جاتا ہے اور تمام شکوک و شبہات کا حل تلاش کر لیتا ہے، رہتا لوگوں ہی کے درمیان ہے لیکن تمام حقائق سے باخبر رہتا ہے۔

۵. لَذَّةٌ مَا أَذْعُوكَ لَهُ : مالک کا سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ انسان اطاعت پر ورودگار میں لذت محسوس کرنے لگے اور معصیت پر ورودگار میں تندیر طبیعت کا احساس کرنے لگے ایسا ہو جائے تو کوئی نیکی ہاتھ سے جانہیں سکتی ہے اور کوئی برکات قبول آنہیں سکتی ہے۔ عقلی لذت میں جو مزہ ہے وہ محسوس لذتوں میں نہیں ہے۔ لیکن [Presented by jafrilibrary.com](https://jafrilibrary.com/) کا دراک بھی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے دنیا کی لاکھوں لذتیں ایک معرفت پر ورودگار اور محبت اولیاء خدا پر قربان ہو جائیں۔

۶. وَحَتْىٰ لَا أَرَى : کسی کے پاس نعمت دیکھ کر اس کے زوال کی فکر کرنا حسد ہے جو ایمان کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر خاکستر بنادیتی ہے۔ اور اس کے زوال کے بجائے خود اپنے لئے دیسی ہی یا اس سے بہتر نعمت کی آرزو کرنا غلط ہے جو بہترین عمل ہے اور خود قرآن مجید نے اس کی دعوت دی ہے۔

بعض حالات میں حسد کے چار مرتبے ہوتے ہیں:

۱۔ انسان کی خواہش یہ ہو کہ دوسرے کی نعمت چلی جائے چاہے اپنے کونہ ملے یہ حد کی

بدرین حُم ہے۔

۲۔ انسان کی خواہش یہ ہو کہ دوسرے کی طرف سے اپنی طرف منتقل ہو جائے یہ بھی مذموم

ہے لیکن پہلی حُم سے کمتر ہے۔

۳۔ انسان دوسرے کے زوال کا طلبگار نہیں ہے بلکہ اپنے لئے ویسی ہی نعمت کا خواہش

مند ہے لیکن اگر نہ ملے تو زوال بھی چاہتا ہے ظاہر ہے کہ یہ بھی مذموم ہے۔

۴۔ انسان اپنے لئے خواہش مند ہے لیکن نہ ملنے کی صورت میں دوسرے کا زوال بھی

نہیں چاہتا ہے یہی وجہ ہے جسے معاف کر دیا گیا ہے اگرچہ دوسرے کی نعمت پر نظر رکھنا بہر حال

قابل تعریف عمل نہیں ہے، بہترین بات یہ ہے کہ انسان رضاۓ الہی پر راضی رہے اور اس سے
لوگائے رہے۔

۷۔ فِي الْأُولَيَا وَالْأَعْدَاءِ: یہ بہت بڑی بات ہے کہ انسان سہولت اور سختی دونوں

حالات میں راضی پر رضاۓ الہی رہے اور دشمن اور دوست دونوں کے بارے میں انصاف طلب

رہے اور یہ دعا کرتا رہے کہ میرے ہاتھوں سے کسی دشمن پر بھی ظلم نہ ہونے پائے کہ میں اس کی

خاطر را حق سے محرف ہو جاؤں گا۔

۸۔ فِي الرُّخَاءِ: مصیبتوں میں مبتلا ہونے کے بعد تو دعا کرنا سب کو آتا ہے لیکن

پر سکون حالات میں انسان خدا سے غافل ہو جاتا ہے اسی لئے امام علیہ السلام نے اس توفیق کی دعا

کی ہے جس طرح اضطرار کے عالم میں دعا کرتا ہوں، سکون و اطمینان کے ما جوں میں بھی اسی طرح

کی دعا کرنے کی توفیق عطا فرمادے تاکہ ہر حال میں تیراہی رہوں اور کسی غیر کانہ ہو جاؤں۔



روايت میں ملاوں کے نزول سے پہلے دعاؤں کی تاکید بھی کی گئی ہے اور اس کی مدح بھی کی گئی ہے جہاں تک کہ خود امام سجاد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ نزول بلاء کے بعد دعا کا کوئی نہ نہیں ہے۔ (کافی ح ۲۷۲ ص ۲)

۹. حمید مجید : حمید ہونا اس کے ذاتی کمال کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی ذات اقدس کی ہر جہت قابل حمد و ثنا ہے اور مجید اس کے صفات سلبیہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تمام فنا کھص بزرگ تر اور بلند تر ہے اور اس کے کمالات تک کسی نفس اور کمزوری کی رسائی نہیں ہے۔

دعا نمبر ۲۳ کی شرح

۱. عافیت: پروردگار عالم کی طرف سے ہر قسم کی بلاء کے دفعیہ کو عافیت کہا جاتا ہے اور یہ نافی زندگی کا سب سے عظیم تر سرمایہ ہے جس کے پاسے میں روایات میں وارد ہوا ہے کہ سرکار عالم نے تمام زندگی میں اس سے زیادہ کسی عظیم تر کی دعائیں لی ہے۔
ظاہر ہے کہ ایسی نعمت کے مل جانے کے بعد انسان کے مفروضہ جانے اور بہک جانے کا شدید اندریشہ رہتا ہے اس لئے امام سجاد علیہ السلام نے عافیت کی بھی دعا کی ہے کہ ایمانی کردار کا عظیم ترین شاہکار ہے اور یہی وہ منزل ہے جس کے لئے مخصوصیں بھی صبح و شام مشغول عبادت رہا کرتے ہیں۔

اس دعائیں عافیت کو اس قدر جامع قرار دیا گیا ہے کہ گویا یہی انسان کا لباس ہے اور یہی کی ردا اور یہی محافظت کا ذریعہ ہے اور یہی انسانی کرامت کا نشان، یہی زندگی کی دولت اور یہی وردگار کا صدقہ ہے یہی بچھانے کا فرش ہے اور یہی اصلاح دنیا و دین کا وسیلہ۔

ظاہر ہے کہ ایسی نعمت کے لئے انسان شام وحر دست بدعا نہ رہے گا تو کس شے کی دعا

کرے گا۔

۲. بِالْحَجَّ وَالْعُمْرَةُ :

ماہ ذی الحجه میں مکہ مکرمہ میں مخصوص اعمال انجام دینے کا نام ہے اور سال کے مختلف ایام میں بعض مخصوص اعمال انجام دینے کا نام عمرہ ہے، عمرہ کے معنی بھی زیارت کے ہیں کہ زائر اپنے وجود سے اس جگہ کو معمور اور آباد کر دیتا ہے اسلام میں اپنے اپنے شرائط سے دونوں واجب ہیں۔ لیکن اس کے بعد زیارت رسول وآل رسول واجبات میں نہیں ہے اگرچہ اس کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حج کے ساتھ اپنی زیارت نہ کرنے کو ظلم سے تعبیر کیا ہے اور زیارت کو باعث جنت قرار دیا ہے۔ (کافی ح ۳۲ ص ۵۳۸)

اس لئے بعض علماء کا ارشاد ہے کہ اگر تمام لوگ گھر بیٹھ جائیں تو امام مسلمین کا فرض ہے

کہ لوگوں کو زیارت پر آمادہ کرے۔

۳. مقبول و مشکور:

قبل و عمل ہے جس پر وہ تمام اثرات مرتب کئے جائیں جن کے لئے اس عمل کو وضع کیا گیا ہے اور مشکور اس عمل کو کہا جاتا ہے اور ہامہ جس کا زہر قائل ہو۔ عامہ خاصہ کے مقابلہ میں ہے اور لام نظر بد کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

۴. مِنْ شَرِ السَّاعَةِ :

سامہہ ہر یلی چیز کو کہا جاتا ہے اور ہامہ جس کا زہر قائل ہو، عامہ خاصہ کے مقابلہ میں اور لام نظر بد کی طرف اشارہ ہے۔

شیطان مرید۔ جو ہر خیر سے خالی ہو اور اس کا کام صرف فساد ہو۔ مترف خید: وہ دولت

مند سرمایہ دار جن کے دو چار خدمت گذار بھی ہوں۔ دایۃ: ہر زمین پر ریگنے والے جاندار کو کہا جاتا ہے گھوڑے یا چرخ کے لئے اس لفظ کا استعمال بعد میں شروع ہوا ہے۔

۵. وَمَنْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ :

یہ تحفظ کا ہر طرح انتظام ہے کہ پروردگار ہر طرح کے شرے

محفوظ رکھے، کوئی برائی کا ارادہ کرے تو اسے روک دے، مکاری کرے تو منع کر دے، شر پھیلانا چاہے تو اسے دفع کر دے، سازش کرنا چاہے تو اسی کی طرف پٹا دے، دشمن کے سامنے اسی دیوار کھڑی کر دے کہ اس کی آنکھیں انڈھی ہو جائیں، کان بہرے ہو جائیں، دل میں اپنا خیال بھی نہ آنے پائے اور دعا کرنے والا اس کے ہر طرح کے شر، نقصان، اشارہ، بدگوئی، حسد، عداوت، جال اور مکروہ فریب سے محفوظ ہو جائے نہ اس تک ظالموں کے سوار پہنچنے پائیں اور نہ ان کے پیادوں کی رسائی ہو۔ اور یہ ساری باتیں پروردگار کے اختیار میں ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور لک قدرت و اختیار بھی۔

دعا نمبر ۲۳ کی شرح

عربی زبان میں ابوین اب سے نکالا ہے۔ اس کے معنی باپ کے ہوتے ہیں لیکن ابوین سے مراد ماں باپ دونوں ہوتے ہیں اور کبھی دو انسانوں کو ماں باپ کا مرتبہ کامل ہوتا ہے تو انھیں ابوین سے تعبیر کرتے ہیں جس طرح کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اور علی امت کے باپ ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب ص ۱۰۵)

بہر حال ماں باپ کی عظمت، تمام عالم شرافت و انسانیت میں مسلمات میں شامل ہے اور تمام نماہب و ادبیان نے ان کے احترام و اکرم کا حکم دیا ہے، یہ ایک خباثت ہے کہ ان کی تمام زحمتوں کو یہ کہہ کر نیال دیا جائے کہ وہ صرف جنسی لذت کی فکر میں تھے میں تو بے ارادہ و اختیار پیدا ہو گیا ہوں، اس لئے کہ یہ بات صرف روز اول کے بارے میں کہی جاسکتی ہے لیکن اس کے بعد ماں کا نو مہینے شکم میں رکھنا، خون جگر پلا دینا اور باپ کا راحت و آرام کا سارا سامان فراہم کرنا نہ کوئی بل انکار عمل ہے اور نہ اس کی زحمتوں سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

لیکن اسلام نے ماں باپ کے مرتبہ کو اس قدر بلند کر دیا ہے کہ پروردگار نے اپنی عبادت کے بعد براہ راست ان کے ساتھ احسان کا حکم دیا ہے اور ان کے شکریہ کو اپنے شکریہ سے ملا دیا ہے اور اس کی توجیہ اس طرح کی گئی ہے کہ پروردگار اصل وجود ہے اور ماں باپ وسیلہ وجود ہیں۔

پروردگار واقع اقارب ہے اور ماں باپ تربیت کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں۔

پروردگار اپنے احسانات کے بدلہ کا محتاج نہیں ہے اور ماں باپ اپنے احسانات کے معاوضہ کے طلبگار نہیں ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ماں باپ کے مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعائے رحمت اور استغفار کرے ان کے عہد کو پورا کرے ان کے دوستوں کا احترام کرے اور ان کے قرابینداروں کے ساتھ اچھا برداشت کرے۔ (مجموع البیان ج ۵ ص ۳۱۰)

اور امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام کا ارشاد ہے کہ اگر اولاد نے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے قرض کو ادا نہ کیا اور استغفار نہ کیا تو پروردگار زندگی میں نیک کردار ہونے کے باوجود انھیں نافرمانوں میں شمار کرے گا (کافی ج ۲ ص ۱۶۳)

۱. اللہُمَّ صلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ : بعض علماء کا ارشاد ہے کہ ماں باپ کے حق میں دعا کرنے کے آغاز میں رسول ﷺ کے حق میں دعا کرنا اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اس کائنات کے لئے واقعی باپ کا درجہ آپ ہی کو حاصل ہے اور جس طرح عالم اجسام میں جناب آدم کو ابوالبشر کہا جاتا ہے اسی طرح عالم ارواح کے اعتبار سے سرکار دو عالم ابوالا رواح کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہی روح کمال ہے جس کا ایک حصہ پیر آدم میں پھونک دیا گیا تھا۔ اور ایک جناب مریم کے ذریعہ روح اللہ کی شکل اختیار کر گیا۔

دنیا میں نسل انسان کی بنیاد جناب آدم ہیں تو عالم فضائل و کمالات میں فضائل جناب آدم کی بنیاد بھی سرکار دو عالم ہیں۔

۲. **اللَّهُمْبَنِی:** اسلام میں ماں باپ کے حقوق حیات و موت میں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا معلوم کرنا بھی مشکل ہے اور یاد رکھنا بھی مشکل ہے اس لئے امام جادنے پروردگار سے اس الہام کی دعا کی ہے کہ ہر وقت انسان کو ان حقوق کی طرف متوجہ کرتا رہے اور یہ توفیق دینا رہے کہ اس الہام کے مطابق بھی ہوتا رہے۔ رسول اکرم ﷺ سے ایک شخص نے شوق جہاد کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اگر تیرے ماں باپ ضعیف ہیں اور تیرا جہاد ان کے لئے مشکل ہے تو ان کی خدمت کرنا را خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور یہ خود ایک جہاد ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۱۲۰)

معاذ بن جبل راوی ہیں کہ پروردگار نے جناب موسیٰ سے سماں ہے تین ہزار مرتبہ کلام کیا ہے اور آخر میں جب کسوال کیا کہ کوئی نصیحت کی جائے تو ^{بَشَّار} سمات مرتبہ ارشاد ہوا کہ اپنی ماں کے ساتھ اچھا برتاو کرو کہ ان کی رضا میری رضا ہے اور ان کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔ (المحلات ۶)

۳. **اللَّهُمْ وَمَا فَسَّهُمَا:** یہ کمال شرافت ہے کہ انسان مالک کی بارگاہ میں یہ گذارش کرے کہ اگر ماں باپ کے حق میں مجھ سے کوتا ہی ہو گئی ہے۔ اور انھیں میری طرف سے کوئی اذیت ہوئی ہے تو اس کے بد لے ان کے گناہوں کو معاف کر دے اور اگر ان کی طرف سے مجھے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں اسے بھی معاف کئے دیتا ہوں کہ میں کوئی بدل نہیں چاہتا ہوں اور بدل بھی کس بت کا لوں گا ان کی زحمتیں اور خدمتیں میری ان تکلیفوں سے کہیں زیادہ ہیں اور ان کے احانتات ناقابل انکار ہیں۔

ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے ہیں

اور میں ان کی اسی طرح خدمت کر رہا ہوں جس طرح انھوں نے بچپنے میں میری خدمت کی ہے کیا
ان کا حق ادا ہو گیا فرمایا: ہرگز نہیں وہ تیری خدمت کر رہے تھے تو انھیں تیری زندگی سے پیار تھا اور
تو خدمت کر رہا ہے تو تجھے ان کی موت کا انتظار ہے۔ (تفیر کشاف ج ۲ ص ۶۵۹)

۳. اللہم لا تُنسِنِي ذُكْرَهُما : یہ بھی انسانی شرافت کا دوسرا نامونہ ہے کہ انسان
کسی بھی وقت اپنے ماں باپ اور ان کے احسانات کو فراموش نہ کرے اور مسلسل ان کے حق
دعائے خیر کرتا رہے بلکہ یہ بھی گذارش کرتا رہے کہ اگر ان کی مغفرت ہو جائے تو انھیں میرے حق میں
شیع بنا دے اور اگر میں قابل مغفرت قرار دیا جاؤں تو تجھے سفارش کا اختیار فرمادے تاکہ جس طر
اس دنیا میں ایک ساتھ زندگی گذاری ہے اسی طرح جتنے ائمہ میں ایک ہی منزل میں رہیں اور فرا
کا صدمہ نہ برداشت کرنا پڑے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام اس قدر آسان نہیں ہے اولاد انسان کا قابل
مغفرت ہو جانا ہی ایک بڑا کام ہے، چنانچہ اس کے بعد حق شفاعت کا حاصل ہو جانا، یہ تقریباً
نما قابل تصور مسئلہ ہے۔ لیکن دنیا و آخرت کے سارے سائل انسانی اختیارات و امکانات کے
اعتبار سے مشکل و دشوار ہیں پر درگار کا فضل و کرم شامل حال ہو جائے تو کوئی بھی کام ذرہ برابر
مشکل نہیں ہے۔ اس لئے امام سجاد علیہ السلام نے پروردگار کے فضل و کرم اور قدیم ترین احسانات
کا حوالہ دیا کہ ارحم الراحمین کی رحمتوں کے پیش نظر ہر مرحلہ آسان ہے اور ہر کام پاً انسانی انجام دیا
جا سکتا ہے۔

دعا نمبر ۲۵ کی شرح

اولاد انسانی زندگی کا وہ سرمایہ ہے جو دنیا میں ننگی چشم، سکون قلب اور راحت زندگی کا بھی
باعث ہے اور اس سے انسانی وجود دوام اور استمرار پیدا کرتا ہے انسان اولاد کے ساتھ جس طرح کا

بہتاً کرے گا مستقبل میں اس کا دوام و استمرار بھی اسی انداز کا ہوگا اسی لئے اسلامی تعلیمات نے تربیت اولاد پر بیکار و ردیا ہے اور مسلک کی دشواری کے پیش نظر دعاوں کا سہارا دیا ہے کہ جس طرح ”رب ارحمہمَا“ کے بغیر ماں باپ کا حق اونیس ہو سکتا ہے۔۔۔ اسی طرح ”اصلح لی فی ذریتی“ کے بغیر اولاد میں صلاح و فلاح کا برقرار رکھنا آسان نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انسان جس قدر اولاد سے محبت کرتا ہے پر درگار اسی طرح اس پر مہربانی کرتا ہے۔ (مکارم الاخلاق ۲۱۹)

۱. وَقُولَى : یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ماں باپ کو صرف اولاد کی جسمانی صحبت کی طرف توجہ نہیں رکھنی چاہئے۔ بلکہ ان کے اخلاق و عادات اور انجام کا رپریٹی بیگانہ رکھنی چاہئے کہ اس کے بغیر دنیا و آخرت کی سعادت کا جمیع ہونا ممکن نہیں ہے۔

اور اس سلسلہ میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہیں صاحب، نیک کردار، متقد، صاحب بصیرت بھی بنانے اور روز اول سے اولیاء خدا محبت مخلص اور دشمنان جہا کا بدترین دشمن بھی قرار دے تاکہ اس کے کردار پر اولیاء اللہ کا اثر پڑے اور کسی طرف سے دشمن خدا کا سایہ نہ پڑے۔

۲. أَعْذُّنِي وَذَرْبَتِي : انسانی زندگی کے ہر مرحلہ پر سب سے بڑا خطرہ شیطان رجیم کا ہے جس نے روز اول سے اولاد آدم کو گراہ کرنے کا تبیر کر رکھا ہے اور ہر آن ہر رخ سے حمد کرنے کے لئے تیار رہتا ہے پر درگار نہ بھی اسے مستقبل مصیبت دے دی وہ ناری ہونے کے اعتبار سے اختیارات بھی زیادہ رکھتا ہے اور لطیف مخلوق ہونے کے اعتبار سے رگ و پے میں سرایت بھی کر تا ہے کسی وقت اپنے مقصد سے غافل نہیں ہے اور ہر آن بھی عذاب کی طرف سے اطمینان

دلاتا ہے کہ آپ مومن ہیں آپ کو جنم سے کیا تعلق ہے۔ کبھی دنیا کا خوف پیدا کرتا ہے کہ اگر نوکری چلی گئی تو گھر کس طرح چلے گا۔

کبھی برا یوں کا حوصلہ پیدا کرتا ہے اور کبھی نیکیوں سے روکنے کا انتظام کرتا ہے۔

کبھی خواہشات کو سامنے لا کر رکھ دیتا ہے اور کبھی شہبات کے ذریعہ فکر و شعور پر حل

کرتا ہے۔

اس کے وعدے جھوٹے ہوتے ہیں اس کی پیدا کی ہوئی تمنا میں کبھی نہیں پوری ہوتی ہیں لیکن اس کے بعد بھی انسان بہک جاتا ہے۔ لہذا مالک اب تیری قوت کا سہارا درکار ہے جس سے بالآخر کسی کی قوت نہیں ہے اور تو سہارا دیدے تو ہر شخص اس کے شر سے محفوظ ہو سکتا ہے۔

امام محمد باقر ع صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ جناب آدم علیہ السلام نے مالک کی بارگاہ میں فریاد کی کہ جب شیطان کا اس قدر اختیار دے دیا ہے کہ لوگوں میں سرایت کر جاتا ہے تو میری اولاد کا کیا ہوگا؟ ارشاد ہوا میں ان کی برا یوں Presented by Jafrilibrary.com کے ارادہ کا حساب نہیں کروں گا اور برائی کر بھی لیں گے تو ایک ہی حساب کروں گا۔ لیکن نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک ثواب دون گا اور اگر عمل کر لیں گے تو دس گنا اجر عطا کروں گا۔

اور اس کے بعد گناہوں کے مقابلہ میں توبہ کا راستہ کھوں دیا ہے کہ جب تک سانس گلے تک نہ پہنچ جائے ان کی توبہ کو قبول کر کے انھیں معاف کروں گا۔ (کافی ج ۲ ص ۳۳۰)

۳. لَا تَحْجِبْ ذُعَانِي: دعا کر لینا بہت آسان ہے لیکن دعا کا منزل قبولیت تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ دو آیات قرآن کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ پروردگار نے دعاوں کی قبولیت کا وعدا کیا ہے لیکن

وہ قبول نہیں ہوتی ہیں اور دوسرے مقام پر راہ خدا میں خرچ کرنے کی تلافی کا وعدہ کیا ہے۔ مگر کہیں نظر نہیں آتی ہے۔ فرمایا: میرا خدا وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔ پہلے اپنے عمل کی اصلاح کرو۔ دعا سے پہلے حمد و شکر، شکر پروردگار کر کے صلوٽ پڑھو اور پھر استغفار کر کے دعا کرو۔ دیکھو قبول ہوتی ہے یا نہیں۔

اور مال کو حلال سے حاصل کرو اور حلال میں خرچ کرو۔۔۔ دیکھو پروردگار اس کا معاوضہ دیتا ہے یا نہیں۔؟ (کافی ج ۲ ص ۳۸۶)

بعض علماء کا بیان ہے کہ حلال وہ مال ہے جو ظاہری قانون کے مطابق جائز ہو اور طیب وہ مال ہے جو پاکیزہ ہو لیکن حلال وہ ہے جو ہر طرف سے قانون کے مطابق ہو جسے قوت انہیاء کہا جاتا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۵۵۲)

۳. **الْمُعَوِّذِينَ**: قرآن مجید کے دوسوئے سورے **فُلُقُ** اور ناس انھیں معوذ تن کہا جاتا ہے کہ ان کا آغاز ”**فَلَّا عَوْذَ**“ سے ہوا ہے اور یہ انسان کو شر شیطان سے پناہ دینے والے ہیں۔۔۔ انھیں معوذ تین کہنا غلط ہے ”وَادَ“ پر تشدید اور زیر ضروری ہے۔

۴. **فِي جَوَادِكَ**: لفظ جوار کی جنم پر زبر، زیر، پیش تینوں وارد ہوئے ہیں لیکن اہل ادب کے نزدیک ہو ارزیادہ فصح ہے۔

۵. **أَعْطِ جَمِيعَ**: امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص مومنین اور مومنات کے حق میں دعا کرتا ہے تو پروردگار اولین و آخرین کے تمام مومنین و مومنات کی طرف سے اس کے حق میں وہی دعا درج کر لیتا ہے اور اسے وہی۔ عطا کر دیتا ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۵۰۷)

دعا نمبر ۲۶ کی شرح

۱. جیروان : ہمسایہ کو کہا جاتا ہے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ اور امام محمد باقر علیہ السلام دونوں حضرات سے روایت نقل کی گئی ہے کہ انسان کے مکان کے چاروں طرف ۳۰ رکھوں تک اس کا ہمسایہ شمار کیا جاتا ہے جس کا خیال رکھنا ہر مرد مسلمان کا فرض ہے اور ہمسایہ کے علاوہ دیگر صاحبان ایمان کا لحاظ رکھنا بھی ایک فرض ایمانی ہے اسی لئے امام جاد علیہ السلام نے اپنی دعائیں دونوں کوشامل کر لیا ہے۔

شرط یہ ہے کہ ہمسایہ اور دوست دونوں حق الہمیت کے پہچانے والے اور ان کے دشمنوں سے نفرت کرنے والے ہوں ورنہ ان کے علاوہ دیگر افراد ایسے حقوق کے حقدار نہیں ہیں۔

۲. وَفَقْهُمْ : بعض علماء کا کہنا ہے کہ سیاق کلام کی بنابرائے "وفقی" ہونا چاہیے تھا کہ انسان اپنے بارے میں توفیق کی دعا کر رہا ہے لیکن عام طور سے صحیفہ کے نسخوں میں اسی طرح وارد ہوا ہے۔ صرف بعض مترجمین نے کہا ہے کہ اس کا "وفقی" کے اعتبار سے ترجمہ کیا ہے۔

۳. عورات : اس لفظ سے مراد شرم گاہ نہیں ہے بلکہ وہ تمام اسرار اور رموز ہیں جن کو انسان ظاہر نہیں کرنا چاہتا ہے۔

حدیفہ بن منصور راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس روایت کے معنی کیا ہیں کہ مومن کی شرمگاہ مومن پر حرام ہے؟ فرمایا اس عورت سے مراد شرم گاہ نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کی کوئی لغزش یا نامناسب بات دیکھے لے تو اس کو محفوظ نہ کرے کہ بعد میں طعنے دے گا۔ (تہذیب الجاص ۳۷۵)

۴. ماعون : یہ لفظ معنی سے نکلا ہے جس کے معنی عطا کے ہوتے ہیں اور اس سے مراد

ہر معمولی اور مختصر کارخیر ہے کہ اس سے منع کرنا قطعاً بابا عث نہ مرت و ملامت ہے۔

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اس میں قرض دینا، نیکی کرنا، گھر کے سامان کا عاریت دینا اور زکوٰۃ وغیرہ دینا سب شامل ہے۔ (کافی ج ۳ ص ۲۶۹)

ابو اسماعیل نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت سے اپنے علاقہ میں شیعوں کی کثرت کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان کے مالدار فقیروں پر حرم کرتے ہیں یا نہیں؟ آپ میں ہمدردی کرتے ہیں یا نہیں؟

میں نے عرض کی کہ ایسا تو نہیں ہوتا ہے۔ فرمایا پھر یہ ہمارے شیعہ نہیں ہیں۔ (کافی ج ۲ ص ۱۷۳)

اسکی ہی روایت محمد بن عجلان لے اما جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آپ نے بھی ایسے لوگوں کو شیعہ مانتے سے انکار کر دیا تھا۔

۵. اُسْرُ لَهُمْ : انسان کے اسرار اور رازوں کا تحفظ کرنا انتہائی اہم سلسلہ ہے اور یہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہم مخصوص علیهم السلام اپنے اسرار صرف مخصوص اصحاب کے حوالہ کیا کرتے تھے جیسا کہ روایات میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے اصحاب اسرار میں جو یہی بن مسہر العبدی، میثم تمار، عمرو بن الحمق، رشید الہجری، مالک بن نجیمہ وغیرہ جیسے حضرات کا نام لیا گیا ہے اور انہوں نے حضرت سے مستقبل کے بیشرا واقعات کا علم حاصل کر لیا تھا اور اس کے لئے اپنی صلاحیت کا اثبات کر دیا تھا۔

دعا نمبر ۲۷ کی شرح

۱. ثغر: اسلام و کفر کے علاقے کے درمیان حدفاصل کہا جاتا ہے اور اسلامی سلطنت کے

لئے یہ حسوس ترین علاقہ ہوتا ہے جہاں ہر وقت دشمن کے حملہ اور اس کی سازشوں کا خطرہ رہتا ہے اور اسی لئے اسلام کے رابطہ کا ایک مستقل باب قرار دیا ہے جہاں سرحد کے محافظ ہر آن حدود اسلامی کا تحفظ کرتے رہتے ہیں اور اس طرح دنیا و آخرت کی سعادت اور نیک بخشی کا انتظام کرتے ہیں۔


اسلام نے اس رباط اور نگرانی کو کم سے کم تین دن قرار دیا ہے جس کے بغیر اس کا مخصوص اجر و ثواب نہیں مل سکتا ہے محافظ ایک مجاہد کا درج حاصل کر لیتا ہے۔

امام سجاد علیہ السلام نے ابتداء ان محافظین کے بارے میں دعا کی ہے کہ ماںک اپنی قوت خاص سے ان کی تائید کرے اپنے خزانہ نحیب سے ان کے عطا یا کو کامل بنائے ان کے عدد میں اضافہ کرے ان کے اسلحہ لو تیرتہ بنادے ان کے اجتماع کی حفاظت کرے۔ ان کے حدود کو محفوظ بنائے۔ ان کے امور کی خود تدبیر کرے، اکتفی ای سلسلہ کو مسلسل رکھے، ان کے اخراجات کا بندو بست کرے۔ انھیں اپنی نصرت سے قوی بنائے، صبر کی صلاحیت دے اور باریک ترین تدبیروں سے نوازے، جن امور سے ناواقف ہیں ان سے واقف بنادے اور جو فنون نہیں جانتے ہیں ان سے آگاہ کر دے اور دشمن کے تمام عزم کو آشکار بنادے۔

ان مادی نعمتوں کے بعد پھر معنوی احسانات کی دعا کی گئی ہے کہ یہ جہاد کے ہنگام دنیا اور لذت دنیا کو بھول جائیں، مال و اولاد ان کے ذہن سے نکل جائیں اور نگاہ میں صرف جنت، حواری جنت، انہار و اشجار رہ جائیں تاکہ نہ مقابلہ سے گھبرا میں اور نہ فرار کی فکر کریں۔

۲. اللہم افلل : صاحبان ایمان اور مجاہدین حنف کے بارے میں دعا کے بعد اب دشمن کے حنف میں دعا ہے بد کی باری ہے کہ ان میں ضعف پیدا ہو جائے ان کے ناخن تدبیر کٹ جائیں

ان کے سلسلہ ان سے الگ ہو جائیں، ان کے سکون قلب کا سامان بکھر جائے، ان کا زاد راہ ہاتھ سے نکل جائے، ان کے راستے گم ہو جائیں، ان کی امداد اور سلطنت ہو جائے، ان کے ہاتھ سمت جائیں، ان کی زبان گنگ ہو جا آئے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رب قائم ہو جائے اور صرف اول کو دیکھ کر صرف آخر کے حوصلے خود بخوبی پست ہو جائیں اور اگلے لوگوں کی رسائی کو دیکھ کر دوسراے افراد عبرت حاصل کریں۔

۳. اللہمَّ عَفْنُمْ فَقْحَ کا تیر امر حله یہ ہے کہ ظالموں کی عورتیں بانجھ ہو جائیں، ان کے مردوں کے صلب خٹک ہو جائیں ان کے جانواروں کی نسلیں قطع ہو جائیں ان کا آسمان برستا چھوڑ دے اور ان کی زمین دانہ نہ اگائے تاکہ مسلمانوں کا مستقبل بھی محفوظ ہو جائے اور ان کے دیار بھی محفوظ ہو جائیں اور ان کے اموال بھی ثرشیں۔

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ جہاد سے فرضاً کر عبادت میں مشغول ہو سکیں اور تہائی میں مالک سے مناجات کر سکیں اور زمین میں وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی معبد و شرہ جائے اور کسی کے سامنے سرنہ جھکایا جائے۔

اس فقرہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہاد عبادت ہونے کے باوجود نماز جیسا نہیں ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے نماز کو مقصد جہاد قرار دیا ہے اور جہاد اس کے تحفظ کا وسیلہ ہے اور دوسرا بت یہ ہے کہ نماز کی معراج بھی مالک کی مناجات ہے جو ہر تہائی اور وحشت کا بہترین علاج ہے، بعض عرفاء کے قول کے مطابق میں کبھی تہائیں رہتا ہوں۔ جب چاہتا ہوں کہ مالک مجھ سے بات کرے تو قرآن پڑھتا ہوں اور جب چاہتا ہوں کہ میں اس سے مناجات کروں تو نماز پڑھتا ل۔ (الْجَعْلُ الْبِيَهَا عَنْ ۝۲ ص ۱۲)

۲۔ وَأَنْهِدْهُمْ : آخری مرحلہ میں یہ دعا بھی کی گئی ہے کہ اگر مسلمانوں کی طاقت کمزور
پڑ جائے اور ان کا اطمینان نفس خطرہ میں پڑ جائے تو ان کی امداد کے لئے ملائکہ کو شجع دے جو تمام
اطراف عالم سے کفار کا خاتمہ کر دیں جس طرح تو نے روز اول کمزور مسلمانوں کی امداد کے لئے
بھیجا اور ان کی مسلسل آمد نے کفار کے ہوش و حواس اڑا دیئے تھے اور مسلمانوں کو سکون قلب کا
سامان فراہم کر دیا تھا۔

ہند : اس قوم کا نام جس میں بے شمار عطا کہا اور انکار پائے جاتے ہیں اور ان کے علاقوں کو
بھی ہند کہا جاتا ہے جس کے بارے میں افراد کا کہنا ہے کہ ہندوستان کے دریا موتی ہیں اس کے
پہاڑ یا قوت ہیں اس کے دریافت خود ہیں اس کے پتے عطر ہیں اس کی گھاس دوا ہے اس کی
سردی گرمی ہے اور اس کی سر زدی ہے۔

روم : یہ چھٹی اقیم کا علاقہ ہے جہاں کی اکثریت میسالی ہے یہ علاقہ اپنائی سر زدہ
شاداب اور سرد ہے اور اس لئے یہاں کے لوگ غیر لذت ہوتے ہیں ان کے بال بجورے ہوتے
ہیں اور ہاں اونٹ نہیں پائے جاتے ہیں۔

نمرک : یافث بن نوح کی اولاد ہیں ان کے مدد و بہت ہیں اور اپنائی بھادر اور جگہو
مشہور ہیں یہ اقیم سعدم کے باشندے ہیں جو نہنہ بخون سے شروع ہوتی ہے۔
حزر : یہ بھی تزویں کی ایک قسم ہے جن کی آنکھیں تھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں یہ بحر گلستان
کے اطراف میں پائے جاتے ہیں۔

حشن : یہ سیاہ رنگ افراد کا ایک حصہ ہے جہاں کی اکثریت میسالی ہے اور اس کا سلسلہ
بزمیں سے پنج برہنک پھیلا ہوا ہے۔

نوبہ : یہ بھی سوداں کی ایک قوم ہے جو نیل کے مشرق میں آباد ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے یہاں کے غلاموں اور کنیزوں کی تعریف فرمائی ہے۔

(مجمع المبدان ج ۲ ص ۸۲۰)

زنج : یہ بھی انھیں کی ایک قوم ہے اس کے شمال میں بھن، جنوب میں صحراء، مشرق میں نوبہ اور مغرب میں جندہ ہے ان کا علاقہ انجانی گرم ہوتا ہے اسی لئے سب سیاہ ہوتے ہیں۔ قزوینی کا میان ہے کہ یہ سب کے سب کوش بن کنعان بن حام کی اولاد میں ہیں۔

scalabla : یا ایک قوم ہے جو طبر اور قسطنطینیہ کے درمیان آباد ہے اور یہ بھی سابق اقوام کی ایک قوم ہے۔

دیالمة : یا انجانی طالم قوم مشہور پہلوہ قزوین کے قریب آباد ہے۔

۵. اللہم اشغلي المشرکين : دشمنوں شر سے نجات حاصل کرنے کا آسان ترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ آپس میں دست و گردیاں ہو جائیں اور مسلمانوں وون کے شر سے نجات مل جائے، لیکن ظاہر ہے کہ یہ کام مسلمانوں کے بس میں نہیں لہذا سب سے پہلی دعا یہ ہے کہ پروردگار خود انھیں آپس میں مشغول کر دے تاکہ ہمارے لئے فرصت ہی نہ رہ جائے۔

اس مقام پر مشرکین سے مراد اصلی کافر بھی ہو سکتے ہیں اور یہودی اور عیسائی بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بت پرستوں کی طرح مشرک نہیں۔ لیکن ان کے عقائد سے بھی ایک طرح کے شرک کی باؤتی ہے۔

جنگ بدر کا حوالہ اس بات کی علامت ہے کہ بدر میں ملائکہ نازل ہوئے تھے اور روایات کی بنا پر انہوں نے جہاد بھی کیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ اس سے ان مسلمانوں کی شان جہاد پر کوئی اثر

نہیں پڑتا ہے جنہوں نے سخت ترین حالات میں بھی جہاد کا حق ادا کیا ہے اور تاریخی حقوق کے مطابق ۷۰ مقتولین میں سے تن تباہ ۳۵ رکوہ تبغیح کیا ہے جیسا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں صراحتاً ذکر کیا گیا ہے۔

۶. اللہُمَّ وَاكْفُنِي : خدا کی امداد کا دوسرا استی یہ ہے کہ دشمن کے پانی میں جراحتیم پیدا ہو جائیں۔ اس کی غذا میں بیماری شامل ہو جائے اس کی ہوا میں زہر پیدا ہو جائے۔ اس کی زمین دھنس جائے اس کے پر پتھر رہے لگیں، اس کے علاقے میں قحط پڑ جائے اور کوئی خطرناک بیماری پھیل جائے۔

یہ ساری باتیں اس امر کی طرف اشارہ ہیں کہ خدا کی امداد لشکروں اور اسلجوں میں محدود نہیں ہے، اس کے پاس الامداد وسائل موجود ہیں وہ مسب الاصابہ ہے، بیشتر اصابہ پیدا کر سکتا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے ایمان و مسکن رکھے اور کسی طرف سے مایوسی کا شکار نہ ہو، رب العالمین مدعا ہے تو دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے۔

۷. اللہُمَّ وَايُّمَا غَازَ : یہاں سے امام علیہ السلام نے راہ خدا کے خدمت گذاروں کو تمین حصوں پر تقسیم کر دیا ہے، ایک حصہ جہاد کرنے والوں کا، ان کے حق میں یہ دعا میں کی گئی ہیں کہ انھیں سکون نفس اور کامیابی نصیب ہو، بہترین ساتھی ملیں، بہترین سواری ہاتھ آئے، غذا ای قلت کا شکار نہ ہوں، شوق دنیا کی حرارت خاموش ہو جائے، غم و حشت سے نجات مل جائے، اہل و اولاد کی یادوں سے نکل جائے، حسن نیت، عافیت، سلامتی، جرأت ساتھ رہے، طریقہ جہاد واضح رہے، فیصلے صحیح کریں، ریا کاری اور شہرت سے دور رہیں اور تمام تر مالک کی ذات میں فنا ہو جائیں۔

۸. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ : دوسرا حصہ ان مسلمانوں کا ہے جو غازیوں اور مجاہدوں کے گھر بار

غمگرانی کریں یا مال اور اسلحہ سے ان کی امداد کریں یا ان کے حوصلہ و جہاد کو بلند کریں، یا ان کے حق میں دعا کریں یا ان کی آپرو کا تحفظ کریں۔ ان کے بارے میں یہ دعا کی گئی ہے کہ رب العالمین انھیں بھی برادر کا اجر دے اور آخرت سے پہلے دنیا میں بھی کچھ معاوضہ دیدے تاکہ دوسرے لوگ بھی کم سے کم اتنی خدمت کے لئے آمادہ رہیں اور جہاد نہ کر سکیں تو مجاہدین کے حوصلہ پست نہ کریں۔

ذکورہ فقرات سے اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ سارا ثواب آخرت ہی میں نہیں ہے، بلکہ پروردگار بھی بھی دنیا میں بھی ایک حصہ عنایت کر دیتا ہے، یہ اور بات ہے کہ آخرت کے ثواب کو کم نہیں کرتا ہے۔

اور دوسرا بات یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ آرزوئے جہاد بھی جہاد کا درجہ حاصل کر سکتی ہے بشریکہ نیت صادق ہو اور صرف مکاری درمیان میں نہ ہو جیسا کہ نبی ابلانخ میں ذکر کیا گیا ہے کہ جگ جمل کے بعد ایک شخص نے شکایت کی میرا بھائی بھی اس جہاد میں شریک ہونا چاہتا تھا لیکن اسے موقع نسل سکا تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر اس کی خواہش سچی تھی تو وہ بھی شریک تھا اور وہ سب شریک تھے جو اس وقت اصلاح و ارحام میں ہیں اور بعد میں دنیا میں آنے والے ہیں۔

دعا نمبر ۲۸ کی شرح

اس دعا میں امام علیہ السلام نے حقیقت دعا کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انسان اگر واقعاً پروردگار کی عظمت و جلالت پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی بارگاہ میں دعا کرنا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ تمام خلوقات سے منہ موز کر صرف خالق کی طرف توجہ کرے اور سمجھ لے کہ اس سے جو کوئی م آنے والا نہیں ہے۔

انبیاء کرام اور اولیاء اللہ اس کی بارگاہ میں درخواست پہنچا سکتے ہیں اور اس سے نعمتیں حاصل کر کے بندوں تک پہنچا سکتے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں خود عطا کرنے کا اعلان کر دیں، اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

ایسا ہوتا تو خود نے دعا کرتے اور نہ سجدے کرتے، ان کی دعائیں اور ان کے سجدے دلیل ہیں کہ وہ خود اس بارگاہ سے حاصل کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ انھوں اتنا حاصل کر لیا ہے کہ اس کی اجازت سے تقسیم بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی وہ بندے ہیں اور بندے رہیں گے اور ہمیشہ درس بندگی ہی دیتے رہیں گے، ان کے بارے میں خدا کے مقابلہ میں استقلال کا تصور کھلا ہوا کفر ہے جس سے وہ خود راضی نہیں ہیں تو خدا کے راضی ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔

۱. وَحْدَائِيَّةُ الْحَمْدِ: اس لفظ کا مطلب نہیں ہے کہ وہ گنتی کے اعتبار سے ایک یا

پہلا ہے بلکہ اس کا کھلا ہوا مفہوم یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کی دوئی کا تصور نہیں ہے نہ ذات کے اعتبار سے اور نہ صفات کے اعتبار سے اس کی قدرت ہی صدیت رکھتی ہے یعنی ایسی نہیں ہے کہ اس میں کسی خلل کی کوئی گنجائش نہیں پائی جاتی۔

علماء اسلام نے صمد کے بے شمار معانی بیان کئے ہیں اور انہے معصومین علیہم السلام نے بھی مختلف انداز سے اس کی تشریع کی ہے لیکن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی ذات اور صفت کے درمیان کسی طرح کی دوئی کی گنجائش نہیں ہے کہ کوئی چیز داخل ہو سکے اور اسی بے نیازی پر اسے صمد کہا جاتا ہے کہ اس کی ہر صفت ذات، عین ذات ہے اور درمیان میں کسی طرح کا کوئی فاصلہ نہیں ہے۔

۲. تَعَالَى: پروردگار کی ذات اقدس میں اتنی بلندی پائی جاتی ہے کہ نہ کوئی اس کا مثل

ہو سکتا ہے اور نہ ضد، وہ امثال و انداز سب سے بزرگ تر ہے اور اس اعتبار سے وہ لاشریک ہے کہ نہ کوئی دیسے کمال کا مالک ہے اور نہ کسی کو خدا کہا جاسکتا ہے۔

دعا نمبر ۲۹ کی شرح

۱. فِيَرَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ: اس میں کوئی شک نہیں کہ رزق انسانی زندگی کا اہم اور بنیادی مسئلہ ہے اور اس کے بغیر نہ کوئی انسان زندہ رہ سکتا ہے اور نہ منزل کمال تک پہنچ سکتا ہے کہ رزق مل کمال تک پہنچانے والے اسباب ہی کا نام ہے اور ایسے حالات میں رزق کی تنگی انسان کے لئے کو بر باد کر دے تو کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ بھوکے آدمی کے حواس سلامت نہیں رہتے اور پریشان حال انسان کے ہوش کا مام نہیں کرتے ہیں۔

امام سجاد علیہ السلام نے اس منزل پر اس طبق کی تعلیم دی ہے کہ انسان پروردگار سے فقط ولی روزی ہی کا سوال نہ کرے بلکہ وہ اعتماد، توکل اور راضی پختائے الہی رہنے کی صلاحیت طلب کرے جس کے بغیر عاقبت کا صحیح ہونا ممکن ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان تنگی رزق کا شکار کیوں ہو جاتا ہے اور مالک کائنات حسب وعدہ وسعت رزق کے سامان کیوں نہیں فراہم کرتا رہتا ہے کہ انسان کسی طرح کی غلط فہمی اور بدگمانی کا شکار نہ ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ان حالات کے بیشتر مصالح ہیں کبھی یہ صورت حال اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ پروردگار کبھی اس کا سبب یہ ہوتا کہ مالک ان کے ثواب میں اضافہ کرنا چاہتا ہے اور انھیں صبر و ضبط کا بھی ثواب دینا چاہتا ہے۔ کبھی اس کے ذریعہ اغیار کی آزمائش ہوتی ہے کہ حالات نھیک رہیں گے تو ہر بے ایمان محفل میں آ کر ایمان کا اعلان کر دے گا اور کبھی اس کا مقصد یہ

ہوتا ہے کہ کمزور انسانوں کے لئے ایک سکون قلب کا سامان رہے کہ اگر ہم پریشانی میں زندگی گذار رہے ہیں تو ہم سے پہلے اولیاء اللہ بھی ایسی زندگی گذار چکے ہیں۔

۲. مُعَمَّرِین : اصطلاحی اعتبار سے معمران افراد کو کہا جاتا ہے جن کی عمر ۱۲۰ سال سے زیادہ ہوتی ہے اطباء کے بیان کے مطابق ایک عام انسان میں ۱۲۰ سال زندگا رہنے کی صلاحت ہوتی ہے اس کے بعد کی زندگی خلاف معمولی ہوتی ہے جس کی بیشمار مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ حدیہ ہے کہ خود جناب سلیمان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ۳۵۰ یا ۳۰۰ سال زندہ رہے تھے۔

(کشف الغمہ ج ۳ ص ۳۲۲)

۳. وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ : صاحب کشاف نے اصمی کی زبانی نقل کیا ہے کہ بصرہ میں ایک اعرابی نے ان سے قرآن کی فرمائش کی انہوں نے سورہ زاریات کی یہ آیت پڑھی کہ "تمھارا رزق آسمان میں محفوظ ہے، تو ان نے سارا سامان راہ خدا میں تقسیم کر دیا اور دوبارہ جب کہ میں ملاقات ہوئی تو پھر فرمائش کی میں نے دوسری آیت پڑھی "آسمان و زمین کے پر و دگار کی قسم یہ بات بالکل بحق ہے، تو اس نے کہا: "اللہ کس نے میرے مالک کو غصہ والا دیا کہ وہ قسم کھانے لگا اور اس بات کو دھرا تارہ بیہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ (تفیر کشاف ج ۲ ص ۲۰۰)

دعا نمبر ۳۰ کی شرح

۱. قضاء الدین : قرض انسانی زندگی کی بدترین مصیبت ہے جس سے انسان کا سر جھک جاتا ہے، کمرٹ جاتی ہے حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور تعلقات خطرہ میں پڑ جاتے ہیں امام سجاد علیہ السلام نے اس صورت حال کو دیکھ کر ادائے قرض کی دعا کا بھی سیقتہ سکھا دیتا کہ انسان مجبوری میں قرض لے بھی لے تو جلد اس سے نجات حاصل کر لے۔



حضرت رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بدترین درد آنکھ کا درد ہوتا ہے اور بدترین غم قرض کا غم ہوتا ہے۔ (کافی ج ۵ ص ۱۰۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد تھا کہ قرض ایک رسی ہے جب پروردگار کسی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کی گردان میں ڈال دیتا ہے۔ (کافی ج ۵ ص ۹۵)

یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بلا سبب قرض لینا بدترین عمل ہے اور امکان پیدا ہو جانے کے بعد فوراً ادا کر دینا اہم ترین واجب ہے حد یہ ہے کہ قرض ادا کئے بغیر اول وقت میں نماز بھی صحیح نہیں ہے۔ اسلام نے قرض لے کر نہ دینے کی نیت رکھنے والے کو چور قرار دیا ہے۔

(کافی ج ۵ ص ۹۹)

اور امکان نہ ہونے کی صورت میں تقاضا کرنے کو خلاف شرافت قرار دیا ہے۔

اس کے قوانین میں مجبوراً نہ ادا کرنے والا مر جائے تو گنہگار نہیں ہے اور صاحب قرض کے لئے بہترین کارخیری ہے کہ اس کے قرض کو معاف کر دے۔ (اصول کافی ج ۳ ص ۳۶)

۲. **حسن التقدیر** : امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں: مصیبتوں پر صبر کرے، دین کا علم حاصل کرے اور معیشت کی مقدار نگاہ میں رکھے۔ نہ اسراف سے کام لے اور نہ بخل میں بنتلا ہو جائے۔ (تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۳۶)

اسراف ہی کی طرح ایک تبذیر بھی ہے، ان دونوں کا فرق یہ ہے کہ اسراف سے زیادہ خرچ کرنا ہے اور تبذیر بے بخل صرف کرنا ہے۔ (فرد اللغات ص ۲۲)

۳. **ابواب البرانفaci** : انسان کے پاس مال کا جمع ہونا عیب نہیں ہے اس کا رہ جانا اور اس سے غرور، ظلم یا سرکشی کا پیدا ہو جانا عیب ہے اس لئے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ دین

و دنیا کی سلامتی مال کے ہاتھ میں ہے بعض۔ کا طریقہ یہ ہے کہ حق کے ساتھ لایا جائے اور مستحق کو دیدیا جائے۔ انہے مخصوصین علیہم السلام نے عیال کی پروردش، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، صدقات اور حج و عمرہ کے لئے مال حاصل کرنے کو طلب دنیا نہیں قرار دیا ہے بلکہ اسے طلب آخرت سے تعبیر کیا ہے۔ (کافی ج ۵ ص ۲۷)

۳. صُحْبَةُ الْفُقَرَاءِ : دولت آجائے کے بعد سب سے زیادہ مشکل کام فقیروں کے ساتھ بیٹھنا ہے اس لئے اسلام نے علم و عمل دونوں اعتبار سے اس نکتہ پر زور دیا ہے اور اس کے خلاف کرنے والوں کو بدترین افراد قرار دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی دعا تھی کہ خدا یا مسکینوں کی طرح زندہ رکھنا اور یونہی اٹھالیتا اور انھیں کے ساتھ مجشور کرنا۔ (سنن ترمذی ج ۳ ص ۷۷)

جناب سليمان ملک عظیم کے مالک ہونے کے بعد بھی فقراء و مساکین کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ (بخاری ج ۱۲ ص ۸۲)

کفار کی ایک جماعت نے حضرت رسول ﷺ سے مطالبہ کیا کہ فقراء کو ہشادیں تو ہم لوگ بھی ایمان لے آئیں۔ تو پروردگار نے فرمایا کہ خبردار اصحاب ایمان کو اپنی محفل سے دور کرنا۔ چاہے کوئی کافر ایمان لائے یا نہ لائے۔ (مجموع البیان ج ۳ ص ۳۰۵)

واضح رہے کہ فقیری بھی ایک مصلحت پروردگار ہے لہذا انسان کو اس سے وحشت زدہ نہیں ہونا چاہئے، جناب موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد پروردگار ہوا کہ فقر کو آتے دیکھو تو استقبال کر دا اور دولت کو آتے دیکھو تو سمجھو کر گناہوں کی سزا نہیں مل رہی ہے۔ (کافی ج ۲ ص ۲۶۳)

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مساکین کا کیا کہنا یہ وہ لوگ ہیں جو آسمان و زمین میں اقتدار الہی کو دیکھ رہے ہیں۔ (کافی ج ۲ ص ۲۶۳)

ایک روایت میں یہاں تک وارد ہوا ہے کہ فقراء نہ ہوتے تو مالداروں کو جنت بھی نہ ملتی۔ جس کی توجیہ بعض حضرات نے یوں کی ہے کہ انھیں کارخیر کا موقع نہ ملتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس طرح خدا یاد آتا ہے اور آخرت کا یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی فقیر سے کہا گیا کہ آخر دوسروں سے مانگتا کیوں نہیں ہے، تو اس نے کہا کہ خوف یہ ہے کہ نہ دے اور جنم میں چلا جائے۔ (آداب النفس ج ۲ ص ۲۱)

۵. بُلْغَةُ إِلَيْ جَوَارِكَ : حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد تھا کہ جس کے پاس مال دنیا ہوا سے چاہئے کہ اقرباء کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ مہمان کی خاطر کرے قید یوں کو آزاد کرائے مقتوضوں کے قرضوں کو ادا کرائے کہ اس میں دنیا اور آخرت کی بزرگی ہے۔ (نحو البلاغہ) امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا ارشاد تھا کہ آخرت کے بہترین مددگار کا نام دنیا ہے۔ (کافی ج ۵ ص ۷۳) (۱)



(۱) دعاوں کی شرح کے ذیل میں یہ جملے آپ کی زندگی کے آخری فقرات ہیں۔

اس سے بہتر "حسن ختم" اور کیا ہے کہ ایک صاحب قلم، زندگی کے آخری فقرات میں مندرج ذیل دعائیے فقرہ کی شرح کرتے ہوئے مالک کو آزاد رہا ہو:

"جس متاع دنیا کو عطا فرمادیا ہے اسے بھی اپنی بارگاہ تک پہنچنے کا سامان اپنے قرب کا وسیلہ اور اپنی جنت کے حصول کا ذریعہ بنادے میںک تو صاحب فضل عظیم اور جوادر کریم ہے" (دعا نمبر ۳۰)
یہ فقرات تحریر کے حسن ختم اور عصر عاشور بارگاہ پر درگار میں حاضری زندگی کے حسن ختم کا یہی ثبوت ہیں۔ مسلم علیہ یوم ولد و یوم مات و یوم یبعث حیا۔ [۱]

[۱] آخرت اوریہ کا یہ حسن علامہ ذیشان جوادی صاحب مر جم سے متعلق ہے اور اس کے بعد کی تحریر اور مفتی جعفر حب مر جم سے مر بوط ہے۔ (اقبال جیوری)

دعا نمبر ۳۱ کی شرح

صحیح کامل کی اکثر دعائیں اعتراف گناہ، عفو غصہ اور توبہ اثابت پر مشتمل ہیں۔ مگر یہ دعاء دعائے توبہ کے ہام سے مسوم ہے جس سے اس کی خصوصیات ظاہر ہیں۔ توبہ کے لغوی معنی پٹھنے اور جوئے ہونے کے ہیں اور اصطلاحاً توبہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں پر پشیمان ہو کر بارگاہِ الہی میں ان سے باز رہنے کا عہد کرے اور جن گناہوں کا تدارک ممکن ہے ان کا تدارک کرے۔ اس طرح کہ جو حقوق اس کے ذمہ ہوں انھیں ادا کرے یا اعلیٰ حقوق سے معافی حاصل کرے اور یہ نہ ہو سکے تو ان کے لئے ایسے اعمال خیر بھالائے کہ وہ قیامت کے روز اس سے خوش ہو کر درجہ رکیں۔ توبہ کا اصل یہ ہے جو آنہ گار کو کشافت گناہ کی آلودگیوں سے ہمارہ رہتے ہیں آزاد رہتا ہے۔ چنانچہ جب کوئی گناہوں کے بلاکت آفرین نتائج کے پیش نظر اپنا سماں پرستی کرتے۔ تو یہ احتساب نفس اسے صحبوہ زاد اور مطہوون کرتا ہے جس سے وہ نفیاً طور پر ایک فضل حاصل ہے اور اس کو کہا جاتا ہے اس احسانِ تکلیف کو نہ امت و پیشانی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ہب یہ نہ امت اس سے احسانات پر غالب آ جاتی ہے تو وہ گناہوں سے باز رہنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ اور وہ باقی صدر نہ امت اور ادوہ کے بھوئے کا ہام ہے جس کے بعد اعمال میں تبدیلی کا ہوا تائزی ہو جاتا ہے۔

اس دنیا میں رہتے ہوئے کوئی شخص بھی توبہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کبھی ہاتھ نہ بان اور دوسرے اعضاء سے کوئی گناہ سرزہ ہوا ہوگا۔ کبھی جھوٹ ہوا ہوگا۔ کبھی کسی کی نسبت کی ہوگی۔ کبھی کسی پر علم کیا ہوگا۔ کبھی کسی سے ناقص جھوڑ کیا ہوگا۔ اور اگر اس کے اعضاء، جوارج ہر قسم کے گناہ

سے بری ہوں، تو وہ براہی کے قصد، گناہ کے ارادہ اور نفس کے دوسرا رے رذائل سے خالی نہیں ہو گا۔ اور اگر ان چیزوں سے بھی پاک ہو تو شیطانی و سواں اور گناہ کے تصورات و خیالات سے خالی نہیں ہو گا۔ اور اگر ان سے بھی پاک ہو تو خداوند عالم کی قدرت و حکمت اور اس کے آثار و صفات میں نظر و فکر سے غافل رہا ہو گا۔ اور اگر اس قصور و غفلت سے بھی بری اور ہر لحاظ سے معموم ہو تو اس ثواب سے توبے نیاز نہیں ہو سکتا جو توبہ پر مترتب ہوتا ہے۔ لہذا گنہگار ہو یا معموم، سب ہی کو توبہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

﴿وَتُوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِيَّاهَا الْمُؤْمِنُونَ لِعَلَكُمْ تَفْلِحُونَ﴾

”اے ایمان والوا سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم ہر لحاظ سے بہتری پاسکو۔“

اگر انسان گناہ کا مرٹکب ہو تو اسے فرائیو پہنچانے اور توبہ کو تاخیر میں نہ دالانا چاہئے۔

ایک تو اس لئے کہ زہ معلوم کب موت کا پیغام آجائے اور کب کے بغیر اس دنیا سے رخت سفر باندھ لینا پڑے۔ اور دوسرے یہ کہ توبہ میں تاخیر کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی نوبت ہی نہیں آتی اور

گناہ کی عادت اس طرح اس میں راخن ہو جاتی ہے کہ طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے اور پھر وہ بغیر کسی

احساس نہامت کے گناہ پر گناہ کے جاتا ہے جس سے دل و دماغ پر تاریکی کی جہیں چڑھ جاتی ہیں۔

اور دل کی صفائہ و نورانیت کے ساتھ توفیق کی روشنی بھی ختم ہو جاتی ہے اور جس طرح طبیعت مرض

سے مغلوب ہو جائے تو صحت کے عودہ کرنے کی توقع نہیں رہتی اسی طرح گناہ کے رگ و پے میں

سرایت کرنے کے بعد گنہگار لا علاج ہو جاتا ہے۔ لہذا اس یا اس آفرین حالت کے پیدا ہونے سے

پہلے توبہ کر لینا چاہئے اور یہ توبہ اس کی دلیل ہے کہ ابھی دل قطری سلامتی پر باقی ہے جس نے

احساس نہامت پیدا کر کے توبہ کی طرف متوجہ کیا ہے اور یہ خداوند عالم کا انتہائی لطف و کرم ہے کہ وہ

یقین موت کی صورت کے علاوہ ہر صورت میں توبہ قبول فرماتا ہے چنانچہ ارشادِ الہمی ہے:

(هُو الَّذِي يَقْبِلُ التَّوْبَةَ عَنِ الْعِبَادَةِ وَيَغْفِرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ)

"وَتَنِّي تَوَاضَّنَ بِنَدْوَى كَيْ تُوبَةَ كُوْتَبُولَ كَرَتَا هَيْ اُرْگَنَا هُوْ كُوْمَعَافَ كَرَتَا هَيْ"۔

اور پیغمبر اکرم ﷺ سے مردی ہے کہ "اگر بندہ اپنے مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو خدا اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ پھر فرمایا کہ سال بھر کی مدت تو بہت زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک مہینہ بھی پہلے توبہ کر لے، تو خدا قبول کرے گا۔ پھر فرمایا کہ ایک مہینہ بھی بہت ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کر لے، تو خدا قبول فرمانے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک دن بھی بہت ہے۔ اگر موت سے ایک ساعت بھی پہلے توبہ کر لے تو خداوند عالم اپنی رحمت سے اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اور اس کے گناہوں سے درگز رفرمائے گا"۔ توبہ صرف گناہوں کو دور کرنے ہی کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ ثواب عظیم اور اللہ تعالیٰ کی اشتوتري و محبت بھی اس سے وابستہ ہے چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے:

(إِنَّ اللَّهَ أَشَدُ فَرْحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ مِّنْ رِجْلٍ أَصْلَى رَاحِلَتَهُ وَزَادَهُ فِي لَيْلَةٍ

ظُلْمَاءَ فَوْجَدَهَا)

"خداوند عالم اس شخص سے بھی زیادہ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے جو اندر حیری رات میں اپنی سواری اور زادراہ کھو کر اچانک اسے پالے"۔

دعا نمبر ۳۲ کی شرح

اس دعا کو نماز شب کے بعد پڑھنا چاہئے نماز شب کا اطلاق کبھی آٹھ رکعتوں پر ہوتا ہے اور کبھی شفع و ترک کی نمازوں کی ملائکر گیارہ رکعتوں پر اور کبھی نافلہ شفع کو بھی ان کے ساتھ ملا کر تیہ

رکعتوں پر۔ علامہ سید علی خاں رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے کہ شیخ الطائف شیخ ابو جعفر طوی نے مصباح میں اور شیخ بہاؤ الدین عاملی نے مصباح میں لکھا ہے کہ اسے تیرہ رکعتوں کے بعد پڑھنا چاہئے۔
کفعی رحمہ اللہ نے اس دعا کو نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسے گیارہ رکعتوں کے بعد پڑھنا چاہئے، بہر حال خواہ تیرہ رکعتوں کے بعد پڑھے یا گیارہ رکعتوں کے یا آٹھ رکعتوں کے، تینوں صورتوں میں اسے پڑھا جا سکتا ہے۔

نماز شب کا آسان و مختصر طریقہ یہ ہے کہ نصف شب کے بعد دو دور رکعت کر کے آٹھ نوافل پڑھے پہلی رکعت میں حمد اور سورہ تو حیدر اور دوسری رکعت میں حمد اور سورہ قفل یا ایہا الکافرون یا سورہ تو حید پڑھے اور دوسری رکعتوں میں حمد اور جو سورہ چاہے پڑھے۔ اور ہر دوسری رکعت میں قبل رکوع قنوت پڑھے۔ جس میں نیں تسبحان اللہ کہہ لینا کافی ہے اس کے بعد دو رکعت نماز شفیع پڑھے اور دونوں رکعتوں میں سورہ حمد کے بعد سورہ تو حید پڑھے۔ نماز شفیع کے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھے اور اس میں بھی سورہ حمد اور سورہ تو حید پڑھے اور قبل رکوع قنوت بھی پڑھے۔ اور مستحب ہے کہ قنوت میں چالیس افراد کے لئے نام بنا مانگے اور پھر رکوع و وجود و تشدید کے بعد نماز تمام کرے اور بعد ختم نماز تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے۔

نماز شب کا وقت اگرچہ نصف شب کے بعد شروع ہو جاتا ہے مگر جس قدر صبح صادق کے قریب ہوتا باہر ہے اور اگر کوئی عذر مانع ہو تو نصف شب سے پہلے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن اس سے باہر ہی ہے کہ بعد میں بہت قضا پڑھے اور اگر طوع صبح صادق سے پہلے چار رکعت پڑھ چکا ہو تو پھر بقیر رکعتیں بھی ادا کر لے اور اس صورت میں صرف سورہ حمد پر اکتفاء کرے۔

دعا نمبر ۳۳ کی شرح

خداوند عالم سے خیر و برکت طلب کرنا یا خیر و سعادت کی طرف رہنسائی چاہا اسکار و کھلا جاتا ہے جب اسکار و دعا کی صورت میں ہو تو اس کے اثرات و نتائج مخفق صورتوں سے ظاہر ہوتے ہیں کبھی انسان کے دل میں اسکی روشنی پیدا ہوتی ہے جس سے صحیح صورت حال مکشف ہو جاتی ہے۔ اسے اتنا ہے نبی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور حضرت نے اپنے ارشاد "وَالْهُمَا مَعْرِفَةُ الْأَعْصَارِ" میں اسے اہم سے تعبیر فرمایا ہے اس کے لئے ظاہر و باطن کی پاکیزگی، حکم و نظر کی تسلیم اور اللہ تعالیٰ سے وابحکی کی ضرورت ہے تاکہ انسان کا دل کشف و اتفاق کا محل قرار پاسکے۔ اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام اپنے بعض اصحاب و اس اسکار و کی تعلیم و تحقیق فرماتے تھے چنانچہ میں انہیم نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں مردی کے فرزند رسول مسیح سفر کر رہا ہے مگر تردید ہے کہ نکلی کا سفر کریں یا پہنچا اپنے کیا رائے ہے "فَرِمِيَ"

Presented by: jafrilibrary.com

آتِ المحمد فی عمر وفت صلوٰۃ الفربھہ فصل رکعنیں و اسماعیل

الله مائة مرّة نعم اسطر الى ما يقع في ذلك فاعمل به

"اللهم فديك" کے اوقات کے عادوں مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور سو مرچہ استحیل اللہ برحمتہ ہواں کے بعد، یکموکر تہارے دل میں اس بات کا اتفاق ہوتا ہے۔ اس پر عمل کرو۔

اور کبھی طلب خیج کا اڑاں طریق نکاہ ہوتا ہے کہ جس کام میں بہتری ہوتی ہے دل میں اس کا ۱۰۰ مرچہ ہوتا ہے اور آہن کی سوائی کے ساتھ اس پر نسبت جاتا ہے۔ چنانچہ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام باغر ساق علیہ السلام کی خدمت میں وہی کہ بعض اوقات کسی کام کا ارادہ

کرتا ہوں تو کچھ لوگ اس کے موافق رائے دیتے ہیں اور کچھ خلاف اور میں کچھ طے نہیں کر سکتا کہ
کن لوگوں کی رائے پر عمل کروں۔ آپ نے فرمایا کہ:

”اذَا كُنْتَ كَذَلِكَ فَصُلْ رَكْعَيْنِ وَ اسْتَخْرِ اللَّهَ مَائِنَةً مَرَّةً ثُمَّ انْظَرْ حَزْمَ

الْأَمْرِينَ لَكَ فَافْعُلْهُ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي إِنْشَاءِ اللَّهِ“.

”جَبْ أَيْسِيْ صُورَتْ هُوَ تُورَكُتْ نَمَازْ پُرْ حُواوَرَ أَيْكَ سَوَائِكَ مَرْتَبَهْ (۱۰۱) اسْتَخْيِرْ اللَّهَ بِرَحْمَتِهِ كَمْ وَدُونُوْسَ كَامُوْنَ مِنْ سَبَقَ جَزْمَ وَاحْتِيَاطَ كَا پَلَوْنَظْرَآءَ اَسَيْ اَخْتِيَارَ كَرُوْنَ اِنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اَسَيْ مِنْ بَهْتَرِيْ ہُوَگِيْ“۔

اور کبھی طلب خیر کا اثر اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ جس امر میں بہتری ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کسی زبان سے جاری کر دیتا ہے۔ چنانچہ بَارِدَانَ ابن خارجہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سن کہ جو شخص کسی کام کو کرنا چاہے تو دوسرا بَارِدَانَ مسحورہ لینے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے مشورہ لے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح مشورہ لے؟ بَارِدَانَ فرمایا:

”فَلِيَسْتَخْرِ اللَّهَ فِيهِ أَوْ لَا ثُمَّ يَتَشَافَرْ فِيهِ فَإِنَّهُ اذَا أَبْدَأَ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى

اجرِيَ اللَّهُ الْخَيْرَ عَلَى لِسَانِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ الْخَلْقِ“.

”پہلے اس کام میں اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت چاہے پھر مشورہ کرے تو جب اللہ تبارک و تعالیٰ سے طلب خیر کے بعد دوسروں سے مشورہ لے گا تو اللہ تعالیٰ تکلوفات میں سے جس کی زبان سے چاہے گا ایسی بات تکلوادے گا جو اس کے حق میں بھلائی اور بہتری کی ہوگی۔“

اور وہ استخارہ جو نفع و نقصان کے سلسلہ میں رہنمائی چاہئے کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسے شیخ کے دانوں کا طاق و جنت ہونا، رقنوں کا ”لا“ اور ”نعم“ کی صورت میں نکلا اور قرآنی آیت

کا خوب، مذاب کے مضمون پر مشتمل ہو ہے تو یہ بھی اقتداء، وکشاف کی طرح مشورہ انہی کے مختار میں
سے یہ مقرر ہے جس سے پہلی بیسوی و دویسوی حاصل ہوتی ہے اور رائے میں قوت پیدا ہو جاتی ہے
اس استعرا و اے سب ایں آب، اثر اکاظیں جسیں خود رکھنا چاہئے پسے یہ کہ اسکارہ سے غلیل
صحت، اے اور ادراحت نہ رکھنے ہے اور یہ کہ اس ۱۹ ماٹی سے ہر طرح کے ۳۶ صنایلات اور
معنے، تجھے یہ ہے، بہتران اشیائیں طرف متوجہ ہے اور وہ ان اسکارہ میں مُنگھوڑا ہے۔ پوچھتے ہو
کہ اس امر سے استغفار ہے یعنی وہ سب ہو، اور اہمیت، محنت میں اسکارہ نہ یعنی اس لئے
کہ محنت وہ صورت ہے، اسے ایک ایسے صورت سے جو صورت پر پہنچنے کرنا ہے، پہنچاں یہ کہ بھلے
استغفار ہے، اسی صورت میں کہ اسی صورت میں کہ اسی صورت سے جو صورت پر پہنچنے کرنا ہے اس میانے
کے بعد اب بہتر ہے، اسے ایک ایسے صورت سے جو اسی صورت سے جو ایک ایسے صورت سے جو ایک ایسے
استغفار ہے، اسی صورت سے جو ایک ایسے
استغفار ہے، اسی صورت سے جو ایک ایسے
استغفار ہے، اسی صورت سے جو ایک ایسے صورت سے جو ایک ایسے صورت سے جو ایک ایسے صورت سے جو ایک ایسے

استخارہ مواسی

لَهُ مَنْ سَأَلَ سَأَلْهُ وَمَنْ يَحْمِلْ حُكْمَيْتَ فَلَا يَمْلِئُ حُكْمَيْتَ مَنْ مَرْجَبَهُ
لَهُ مَنْ يَحْمِلْ حُكْمَيْتَ اللَّهُمَّ اسْأَلْنَاهُ لَتْ سَكَنَكَ وَنُوكَتْ عَلَكَ
فَإِنْ مِنْ كَذَّاكَ مَا هُوَ مَكْتُوبٌ مِنْ سَرْكَ الْمَكْوُنُ فِي عَبْكَ اَمْ لَيْسَ كَذَّاكَ

بعد قرآن مجید کو تکھو لے اور اس کے پہلے صفحہ کی پہلی آیت کو دیکھئے اور اس کے مضمون پر نظر کرنے کے بعد فعل یا ترک کا فیصلہ کرے اس طرح، کہ اگر آیت بشارت و نوید پر مشتمل ہو تو اس کام کو کرے اور اگر عذاب و عیید کے سلسلہ میں ہو تو اسے ترک کرے۔

استخارة ذات المقام :

ہارون ابن خارج روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرو تو کاغذ کے چھپرزوں پر "بسم الله الرحمن الرحيم خيره من الله اعزىز الحكيم لفلان ابن فلانة" لکھو (فلان کی جگہ اپنا نام اور فلانہ کی جگہ اپنی ماں کا نام لکھنا چاہئے) اور ان میں تین پر "افعل" اور تین پر "لاتفعل" تحریر کرو۔ اور ان پرزوں کو ملا کر مصلی کے نیچے رکھ دو اور دور کھڑت نماز استخارہ بجالا و اول بعد ختم نماز بجہہ میں سورتہ "استخیر الله بر حمۃ خیرۃ فی عافية" کیو اور بجدہ سے سرا احلا رحیما غفاریہ ہو: "اللهم حزلى و احتولی فی جمیع اموری فی یسر منک و عافیہ" پھر ایک ایک کر کے تین پرزوں نکالو۔ اگر تینوں پر "افعل" تحریر ہو تو اس کام کو کرو اور اگر تینوں پر "لاتفعل" تحریر ہو تو اس کام کو نہ کرو۔ اور اگر مختلف ہوں تو دو پہرے اور نکالو۔ اب اگر "افعل" تین ہوں تو اس کام کو کرو اور "لاتفعل" تین ہوں تو اس کام کو نہ کرو۔

استخارہ تسبیح :

یہ استخارہ بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ توحید اور پندرہ مرتبہ درود پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو:

"اللهم انى اسئلک بحق الحسين" وجده وابيه و امه و اخيه والانمة من ذريته ان تصلى على محمد وآل محمد و ان تحجل لى الخيرة في هذه السبحۃ

و ان تربیتی ماهو الاصلح لى فی الدین والدنيا و عاجل امری و آجله فعل حالا
 عازم علیہ فصری والافانیس انک علی کل شنی قدیر "پھر نیت کرو اور سلی بھر صحیح
 کے دانے پر تھجیں کرو اور پسندے دانے پر "سحان الله" اور دوسرا دانے پر "الحمد لله" اور
 تیسرا دانے پر "لا الہ الا الله" پڑھتے جاؤ اور آخری دانے پر "سحان الله" یہ تو یہ اسکارہ
 درمیان ہے پسے اس کا مکور دوڑیا سے تراک کرو اور اگر "الحمد لله" آئے تو اسکارہ بہتر ہے
 اس کا مکور دوڑیا اگر "لا الہ الا الله" آئے تو اسکارہ بہتر نہیں ہے اس کا مکور کرک کرو۔ "وهو
 العلیم بعوقب امور ما"

دعا نمبر ۳۲ کی شرح

یا مدد اندھیں دوچھیں دوچھیں مدد میں ہے اللہ تعالیٰ ن شان ستاریت علی
 ہاتھیں ہے رہنمائیں سے یوب پر پڑھو یا اسے پڑھو اسے یار دشمنیں کو تباہ کرو اس کے بعد سے
 تمہارے شہر کی اگاروں میں سبب نہیں اور اپنے پیچے ہے میوس میں ہبہ سے مطل نہیں اس لئے
 یہ دو دب پر پڑھو اسے اور کسی ڈیوب آگاہ کائیں۔ تب صائمہ دب پر پڑھو اس سے از
 جہت ۱۰۰۰ بب تکب ۱۰۰۰ بب انجیں، ۱۰۰۰ میل، ۱۰۰۰ ستاب۔ اور ان کی بدائلوں کا تذکرہ ہی
 یہ ہے۔ انجیں اسات، رہائی سے، پوری یہ سے گھر اس کی شان تحریت ہے۔ آجتی ہے اور
 انجیں رہائی سے پہنچتی ہے۔ آج اس کی طرف سے پڑھو ٹھی رہوئی ۱۰۰۰ نی ۱۰۰۰ نی ایسا ہے جو
 اپنی ۱۰۰۰ نیوں کی بہادت رہا، ۱۰۰۰ میل، ۱۰۰۰ ستاب۔

کریمہ زادہ کرمہ زادہ کرمہ زادہ کرمہ زادہ کرمہ زادہ کرمہ زادہ

پنچیں ۱۰۰۰ نیوں میں اپنے بخشی ساتھ ہے جو یہ کوہ اس امر سے احتفاف یا تکریب رہے کا کہ

ب جو افشاء ہوئے ہیں عموماً یہی تھے کہ جن کے چھانے کی اس نے کبھی فکر کی ہی نہ تھی، مگر اس کے باوجود اس کے ڈھنکے چھپے ہوئے گناہ ان گناہوں سے کہیں زیادہ ہوں گے جو ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ اس کی صفت پر وہ پوشی ہی کا تو کرشمہ ہے کہ باوجود افشاء عیوب و معاصی کے اس اب مہیا کرنے کے وہ پر وہ چاک نہیں کرتا اور دوسروں کو اس کے معافی پر مطلع نہیں ہونے دیتا۔ اسی پر وہ پوشی کی بنا پر اس نے زنا کے ثبوت کے لئے چار عینی گواہوں کی کڑی شرط لگادی ہے تاکہ گناہ گار کے گناہ پر پر وہ پڑا رہے۔ اور دوسروں کے عیوب اچھائے سے منع فرمایا ہے۔
چنانچہ ارشاد الہی ہے:

”انَّ الَّذِينَ يَحْبُّونَ إِنْ تَشْيِعَ الْفَاحِشَةَ فِي الدِّينِ آتُوكُمْ عِذَابٌ أَلِيمٌ“
جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کی برائیاں نشر ہوں ان کے لئے در دن اک عذاب ہے۔

خداوند عالم کی یہ پر وہ پوشی صرف دنیا ہی میں نہیں ہے بلکہ آخرت میں بھی وہ پر وہ داری سے کام لے گا۔ چنانچہ وارد ہوا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ میں مطلع موقوف حساب میں عرض کریں گے کہ اے میرے معبدو! میری امت کا حساب و کتاب انبیاء اور دوسری امتوں کے سامنے نہ لایا جائے۔ تاکہ میری امت کے گناہوں اور لغزشوں پر کوئی مطلع نہ ہو۔ لہذا میری امت کا محاسبہ صرف میرے سامنے ہو۔ اس موقع پر قدرت کی طرف سے ارشاد ہو گا کہ اے محمد ﷺ میں اپنے بندوں پر تم سے زیادہ رحیم و مہربان ہوں۔ جب تمہیں یہ گوار نہیں کر تھا ری امت کے گناہ و معافی کسی اور پر ظاہر ہوں تو میں بھی یہ گوار نہیں کر سکتا کہ میں اپنے بندوں کو تمہارے سامنے نادم ورسا کروں۔ لہذا میں جانوں اور ان کا حساب و کتاب۔

بہر حال اس دنیا میں پرداہ پوٹی کا نگیابی طور پر یہ اثر ہوتا ہے کہ اس کی مرمت و تجدیب پاٹی
و رکھتے ہوئے خواہ اپنے متام پر شرمندہ ہوتا ہے اور یہ شرمندگی اسے بھجوڑتی اور توپ کی راہ و کھلتی
ہے۔ وہ جذبہ محنت سے متاثر ہو آگئے ہوں سے دشمندار ہونے کا ارادہ کر لیتا ہے اور جس کا
پرواز اپنے اقصیٰ پوس اور جاتے اور وہ اس کے معاشر و اچھے ہونے لگتا ہے تو
وہ اپنے ایسے شرمندہ ہوئے ہوئے رہے ہوں وہ اپنے رہے ہوں اس پر زبانِ مص
ص نہ رہے۔ وہ مص نہ رہے ہی اس سے نیز میں اس کے دل میں مرمت بھر جاتی ہے اور
یہ اس مرمت صدر و راستِ عالمی ن صدرِ نعمت نہیں۔ وہ اسے ۱۹۴۷ء میں یورپی رسمانی کی پرداہ کے بغیر
کہ اس میں اپنے اب وہ اپنے اپنے دشمنوں میں اسی قاب اس سے پہرے۔ اسی نے اور
ہمیں اسے دعویٰ کیا ہے۔

جوابِ ۲۵ مئی

یہ موصوبِ تحریر نے مددِ میں سے یہ رفتارِ سیاستیں سے جدا ہیں۔ اس کا دل ہے
ہم اپنے اپنے ملک میں اپنے اپنے ملکوں میں مدد اور اپنے اپنے دشمنوں کو مدد اور
میں اپنے اپنے اپنے ملکوں میں اپنے اپنے دشمنوں کو مدد اور اپنے اپنے دشمنوں کو مدد
کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا دل ہے۔
اپنے اپنے ملک میں اپنے اپنے ملکوں میں اپنے اپنے دشمنوں کو مدد اور اپنے اپنے دشمنوں کو مدد
کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا دل ہے۔ اس کا دل ہے۔ اس کا دل ہے۔ اس کا دل ہے۔ اس کا دل ہے۔

حاصل کرتا ہے جتنی آرام و راحت سے۔ اس کے لئے کافیوں کی چھین، پھولوں کی تیج اور کرب و مصیبت کی جان کا ہی عیش و راحت کا گھوارہ بن جاتی ہے وہ نیش کونوس اور زہر کوشید و شکر بمحکم کراس طرح پی جاتا ہے کہ اسے بد مرگی و تلخ کامی کا احساس نہیں ہوتا۔

جب انسان مقدرات الہیہ کے آگے سرتلیم خم کر دیتا ہے تو اس جذبہ رضا کے نتیجہ میں دو طرح کی حالتیں پیش آتی ہیں۔ ایک یہ کہ درد و کلفت کا احساس تو ہوتا ہے مگر اسے خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتا ہے، نہ صرف برداشت کرتا ہے بلکہ اس میں اطمینان و راحت محسوس کرتا ہے جیسے وہ مرضیں جو فصد کے موقع پر تکلیف تو محسوس کرتا ہے مگر اس تکلیف کو تکلیف تصور نہیں کرتا بلکہ حصول صحت کے پیش نظر اس تکلیف کو بھی ایک گونہ راحت سمجھتا ہے۔ اور دوسری حالت یہ ہے کہ سرے سے کرب و اذیت کا احساس ہی باقی نہ رہے۔ ممکن ہے کہ اس پر بعض افراد کو حیرت و استعجاب ہو کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آگ لگئے اور جسم و جان نہ پھٹکے۔ اور دوسرے کرب کی ایذا انسانی ہوا اور اذیت کا احساس نہ ہو مگر مشاہدہ اور واقعات اس کے شاہد ہیں کہ انسان پر ایسے کیفیات [Presented by jafrilibrary.com](https://jafrilibrary.com/) طاری ہوتے رہتے ہیں جو درد و تکلیف کا احساس ختم کر دیتے ہیں۔ چنانچہ انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں یا شدید خوف و ہر اس کی صورت میں کوئی چوتھا لگ جائے تو جب تک غصہ فرو اور خوف کم نہیں ہوتا اس وقت تک چوتھا کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

اسی طرح معز کے کارزار میں بہت سے زخمی سپاہیوں کو زخم کی اذیت کا احساس اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک وہ حرب و پیکار میں منہک رہتے ہیں اور جب اوہر سے توجہ بہتی ہے تو طبیعت کا رخ اپنی طرف پلتتا ہے اور تکلیف کا احساس ابھر آتا ہے۔ یہ صورتیں ہیں جن میں محبت و شیشگی کے جذبات کا فرمانیں ہوتے۔ مگر پھر بھی انسانی احساسات مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اور

محبت و دارفُلگی کی صورت ہوتو درد و الم کا احساس کیسا۔ درد کی لذت انگیزی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور آگ کے شعلوں میں ترپنے کے باوجود آتش کدہ عشق میں جلنے کا ذوق کم نہیں ہوتا
تم بسوخت، دلم سوخت، استخوانم سوخت۔ تمام سوخت و ذوق سوختن باقی است
چنانچہ عشق و محبت کے واردات میں سے یہ ایک معمولی واقعہ ہے کہ ایک دل باخت محبت
اپنے محبوب کے سامنے ایک برتن میں دوا کو جوش دے رہا تھا اور نظارہ جمال میں اس حد تک محو تھا کہ
برتن میں چچپے کے بجائے اس کا ہاتھ حرکت کرتا رہا مگر اسے احساس تک نہ ہوا۔ اور جب اسے متوجہ
کیا گیا تو ہاتھ سے گوشٹ و پوست الگ ہو چکا تھا۔

یونہی زنان مصر کی دل باختگی کا عالم کہ جو چھریاں بچلوں کے کامنے کے لئے انھیں دی
جاتی ہیں وہ ان کے ہاتھوں پر چل جاتی ہیں مگر نہ تو انھیں ہاتھوں کے کامنے کا علم ہوتا ہے اور نہ اذیت
ہی کا احساس ہوتا ہے تو اگر عشق بجازی ^{Presented by jafrilibrary.com} جمال بشری اس طرح حواس کو مغلوب کر دے سکتا ہے تو
جمال ابدی و صحنِ سرمدی کے تاثرات کس حد تک حوصلہ کی کیفیت طاری کر سکتے ہیں اس کا
اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ محبت الہی ہی کی کرشمہ سازی تھی کہ خلیل نار نمرود میں بے دھڑک چاہند
پڑتے ہیں اور حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے پیروں سے حالت نماز میں تیر نکال لیا جاتا ہے تو جمالی
ازی کا استغراق اذیت کے احساس سے منع ہو جاتا ہے۔ اور بعض شہداء رہ خدا کے متعلق وارد ہوا
ہے کہ انھیں میدان جگ میں ریوتکوار اور تنقیق و تبرکی بھر پور چوٹوں کا احساس تک نہ ہوتا تھا۔

بہر حال جب انسان محبت الہی کے نتیجہ میں راضی بردار ہے کا خوگر ہو جاتا ہے تو جس
حالت میں ہوتا ہے اسی حالت میں خوش رہتا ہے۔ نہ اسے اپنی شکستگی و بدحالی کا شکوہ ہوتا ہے اور نہ
زندگی کی تباخ کامی کا گلہ۔ نہ دوسروں کا جاہ و اقبال اسے متاثر کرتا ہے اور نہ دوسروں کی دولت و

ثروت کو دیکھ کر اس میں حرص و طمع کا جذبہ بھرتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ رنج و کلفت ہو یا آرام و رحمت، عسرت و تگی ہو یا ثروت و خوشحالی، سب میں رحمت و مصلحت کا فرماء ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل حدود عدل والنصاف سے باہر نہیں ہوتا۔

سر قبول باید نہاد و گردن طوع۔ کہ آنچہ حاکم و عادل کند ہمہ داد است

دعا نمبر ۳۶ کی شرح

جب سورج کی تیز شعاعیں سمندروں اور جھیلوں کی سطح سے بخارات اٹھاتی ہیں تو وہ بخارات جو شخصی بوندوں کا مجموعہ ہوتے ہیں بادلوں کی لفربیب صورت میں فضائیں لہرانے اور ہوا میں اڑنے لگتے ہیں اور جب ہوا کے جھوٹکے انھیں حرکت میں لاتے ہیں تو ان کی تہوں میں پانی کا جمع شدہ ذخیرہ کبھی ہلکی پھوہار اور کبھی دھواں و پارش کی صورت میں برنسے لگتا ہے اور شیلوں، چٹانوں پر سے گزرتا ندی نالوں کو چھلا کاتا، زمین کے ذرہ ذرہ دیوار کر دیتا ہے جس سے زمین کی سطح پر ہر یا می اور کاشتکار کے چہرے پر سرفی دوڑ جاتی ہے۔

چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

﴿اللهُ الَّذِي يَرْسِلُ الرِّياحَ فَتَبَشِّرُ سَحَابًا فِي سَبَطِهِ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَ
يَجْعَلُهُ كَسْفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خَلْلِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا
هُمْ يَسْبِّهُونَ﴾

”خدا ہی وہ ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادلوں کو حرکت میں لاتی ہیں۔ پھر وہ جس طرح چاہتا ہے انھیں فضائیں پھیلایا دیتا ہے اور انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ ان بادلوں کے اندر سے بوندیں نکل پڑتی ہیں، پھر خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے انھیں بر

سادیتا ہے تو وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔“

جب ان بادلوں میں نہیں نہیں بوندیں ہوا سے نکراتی یا آپس میں رگڑ کھاتی ہیں تو اس نکراوہ سے ان میں بر قی قوت پیدا ہوتی ہے جو بعض بادلوں میں ثابت ہوتی ہے اور بعض میں منفی۔ اس طرح کہ جس طرف بجلی آتی ہے اسے ثبت کا نام دے دیا گیا ہے اور جدھر جاتی ہے اسے منفی کہہ لیتے ہیں۔ جب یہ ثبت اور منفی والے بادل ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو یہ دونوں متضاد فتنمیں آپس میں نکراتی ہیں جس سے روشنی کا ایک شرارہ پیدا ہوتا ہے جو اپنی تیزی اور چک کی وجہ سے آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دیتا ہے، اس شرارہ کا نام برق ہے۔ یہ برق ہر وقت درختاں رہتی ہے اور ایک سینڈ میں کم و بیش سورج تہہ چکتی ہے۔ اور اس کے ہر شرارہ میں دس کروڑ دلث سے لے کر بیس ارب تک بجلی ہوتی ہے اس شرارہ سے اس قدر گرمی کی وجہ سے اس کا پھیلاؤ پڑھ جاتا ہے اور اس کی جگہ پر چاروں طرف سے مخندی ہوا کیس انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ پڑھتی ہیں۔ اس سے کڑک کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس کڑک کا نام رعد ہے۔ یہ کڑک بجلی کے چمنے کے چند دقيقہ بعد سنائی دیتی ہے۔ اس لئے کہ آواز کی رفتار روشنی کی رفتار سے بہت ست ہوتی ہے۔

چنانچہ روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھ ماہی اسی ہزار دو سو چوراہی میل فی سینڈ ہے اور آواز کی رفتار تین سو ستر گز فی سینڈ ہے۔ اس لحاظ سے اگر ایک میل کے فاصلہ سے روشنی اور آواز ایک ساتھ چلیں تو آواز پانچ بعد میں پہنچے گی۔ کبھی کبھی یہ بجلی زمین پر گر بھی پڑتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بر قی قوت والا بادل مخندک پا کر زمین کے قریب آ جاتا ہے تو اس سے اوپنجی اور بلند سطح عمارتیں اوپنجے اوپنجے درخت اور کھلے میدان اور ان میں چلنے پھرنے والے انسان اور چوپائے بر قاء

جاتے ہیں۔ اور جب ان کی جمع شدہ بر قوت بادلوں کی مخالف بر قوت سے نکراتی ہے تو دھماکے کے ساتھ روشنی اور گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اسے عرف عام میں بھلی گرنا کہتے ہیں۔ اس سے ہر وہ چیز متاثر ہوتی ہے جو اس کی زد میں آ جاتی ہے۔ نہ اس سے سر بلند عمارتیں محفوظ رہ سکتی ہیں اور نہ کوئی جاندار زندہ و سلامت رہ سکتا ہے۔ مگر جہاں یہ ہلاکت و تباہی کا سرو سامان لئے ہوئے ہے وہاں بیش بہا فوائد کی بھی حاصل ہے۔ چنانچہ اس بھلی سے ایک سال کے عرصہ میں وہ کڑو روشن نائز و جن گیس پیدا ہوتی ہے جو بارش کے ساتھ میں پر اترتی ہے اور زمین کی قوت و نشوونما کو بڑھاتی اور اس کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے چنانچہ خداوند عالم نے اس کے دونوں پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرَقَ خَوْفًا وَّطُعْمًا﴾

”اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے یہ بھلی کا منتظر دکھایا جس کا ایک رخ خوف ناک اور دوسرا میدا افزا ہے۔“

دعاء نمبر ۳۷ کی شرح

یہ دعا اداۓ شکر کے ساتھ اعتراض تقدیر کے سلسلہ میں ہے۔ یہ امر کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر ممکن ہی نہیں ہے۔ اول ایک کہ اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ ﴿وَإِن تَعْدُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تَحصُوهَا﴾ ”اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو چاہو تو ان کا احصاء نہیں کر سکتے“ اور دوسرے یہ کہ شکر نعمت خود ایک نعمت ہے۔ اس طرح کہ اس نے نعمت کا احساس پیدا کر کے شکر نعمت کی توفیق عطا کی۔ لہذا اس نعمت پر بھی شکر واجب گا۔ اور یہ سلسلہ سوائے اعتراض بجز کے کہیں ختم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام

سے مروی ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ! میرا شکر بجالا و۔ ایسا کہ میرے شکر کا حق ادا ہو جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں کیونکرتیرے شکر کا حق ادا کر سکتا ہوں، جب کہ ادائے شکر خود ایک نعمت ہے تو قدرت کی طرف سے ارشاد ہوا:

(﴿يَا مُوسَىٰ إِنَّ شَكْرَنِي حِيثُ عَلِمْتَ أَنْ ذَلِكَ مِنِّي﴾)

”اے موسیٰ! اب تم نے میرا شکر ادا کیا۔ جب کہ یہ جان لو کہ ادائے شکر بھی میری ایک نعمت ہے۔“

شکر کے چدار کان و اجزا ہیں۔ اور جس طرح ان اجزاء کے مجسمہ پر شکر کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح اس کے ہر جز پر بھی شکر کا اطلاق ہوتا ہے اور انہی اجزاء کے بقدر اجر و ثواب کا اتحاق پیدا ہوتا ہے۔ پہلا جز یہ ہے کہ ننان یہ علم و یقین پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام نعمتوں کا سرچشمہ اور وہی منعم حقیقی و ولی نعمت ہے؛ اور جو پچھلے بالا سطہ ملتا ہے اسی کی طرف سے ملتا ہے جب وہ اس حقیقت کو سمجھ لیتا اور اس پر یقین کر لیتا ہے تو وہ شکرے کیم درجہ سے عبده برآ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا اے میرے پروردگار! میں کیونکرتیرے شکرے عبده برآ ہو سکتا ہوں جب کہ شکر بھی تیری ایک ایک نعمت ہے جس پر شکر واجب ہے تو خداوند عالم نے ان پر وحی نازل کی کہ:

(﴿إِذَا أَعْرَفْتَ أَنَّ النِّعَمَ مِنِّي رَضِيتَ مِنْكَ بِذَلِكَ شَكْرًا﴾)

”میں مقام شکر میں اس بات پر تم سے خوش ہوں کہ تم نے یہ جان لیا کہ تمام نعمتیں میری جانب سے ہیں۔“

دوسراء جز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر خوش و خوشنود رہنا ہے۔ نہ اس لحاظ سے کہ یہ نعمتیں

دنیوی لذت و کامرانی کا ذریعہ ہیں بلکہ اس اعتبار سے کہ وہ ان کے ذریعہ خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح کر صدقہ و خیرات دے، فرائض مالی ادا کرے عزیزوں، رشتہ داروں بھتاجوں کو امداد دے کر انھیں احتیاج کی سطح سے بلند کر دے، دینی و مذہبی اور رفاه عامہ کے کاموں میں حصہ لے۔ ان دونوں حالتوں میں اس طرح سے امتیاز کیا جاسکتا ہے کہ اگر امور خیر میں صرف کرنے سے دل میں سرست پیدا ہوتی یہ نعمتوں پر خوشنودی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور اگر امور خیر میں صرف کرنے پر دل آمادہ نہ ہو یا ان میں صرف کرنے سے دل میںطمینان و سرست کی کیفیت پیدا نہ ہو تو یہ خوشنودی صرف دنیوی حظ اندوzi کے لئے ہے جو شکر الہی میں محسب نہ ہوگی۔

تیسرا جز یہ ہے کہ دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف و تائش کرے دل سے ستائش یہ ہے کہ اس کی عظمت و جلال اور بیعت و جلال سے ستاثر ہواں کے افعال و آثار میں غور و فکر کرے اور خلق خدا کے لئے نیک خیالات و جذبات کو دل میں جگد دے ہواں سے نیکی و احسان کا ارادہ رکھے اور زبان سے ستائش یہ ہے کہ حمد و شکر کے الفاظ اپنی زبان سے ادا کرے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”شکر کل نعمة و ان عظمت ان تحمد الله“ نعمت خواہ کتنی بڑی ہواں پر ادا یے شکر کا طریقہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کرو۔
چوتھا جز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو صرف ان چیزوں میں صرف کرے جن سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا و ابستہ ہو اور انھیں حرام اور ناپسندیدہ کاموں میں صرف نہ کرے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:-
شکر النعم اجتناب المحaram۔ ”شکر نعمت یہ ہے کہ محرمات سے کنارہ کشی

کرو۔ جو شخص ان تمام امور کو ملحوظ رکھتا ہے وہ اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ کہلاتا ہے۔ مگر ایسے شکر گزار بندے بہت کم ہیں جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

(وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِي الشُّكُورُ)

”میرے بندوں میں شکر گزار بندے بہت تھوڑے ہیں۔“

دعا نمبر ۳۸ کی شرح

جب انسان کسی خطہ کا مرکتب ہوتا ہے یا اس کے بارے میں ارتکاب خطہ کا شبہ کیا جاتا ہے تو وہ اس کے متوالی خطا سے بچنے یا اس شبہ کے دفعیہ کے لئے جو عرض معرض کرتا ہے اسے اعتذار سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ دعا بھی بسلسلہ اعتذار ہے جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے عذر خواہی کی ہے۔ اعتذار تین طرز ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ عذرخواہ یہ کہہ کہ میں نے اس کام کو کیا ہی نہیں ہے، اس صورت میں اس سے متوالی خطا کا عذر یہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور دوسرا صورت یہ کہ کہے کہ میں نے یہ کام کیا ہے مگر ان وجوہ و اسباب سے؛ ایسی صورت میں ان وجوہ کا جائزہ لینے کے بعد اس کا عذر قابل تسلیم یا مسترد ہو سکتا ہے اور اسی اعتبار سے وہ جرم یا خطہ سے بری متصور ہو گا۔ تیسرا صورت یہ ہے کہ یہ کہے کہ میں نے یہ کام کیا تو ہے اور اس میں میرا سر قصور ہے۔ لیکن میں یہ عهد کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ یہ مhydrat طلبی توبہ کے معنی میں ہے جو غرض و خطہ کے اعتراف اور آئندہ اس سے باز رہنے کے عہد پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہاں پر اعتذار اسی توبہ کے معنی میں ہے اور اس معنی کا شاہد یہ ارشادِ الٰہی ہے:

(هُدًى يَوْمَ لَا يُنطَقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ)

”یہ وہ دن ہو گا کہ لوگ زبان نہ بلائیں گے اور نہ انھیں اجازت دی جائے گی کہ عذر

محدرت کر سکیں۔“

حضرت نے اس دعا کے چند جملوں میں تہذیب نفس و اصلاح اخلاق کے وہ تعلیمات بیان فرمدیے ہیں جن کے زیر سایہ اسلام نے انسانی ذہنیت کی تعمیر کرنا چاہتی تھی جو نہ صرف دینی لحاظ سے اہمیت رکھتے ہیں بلکہ اخلاقی اعتبار سے بھی ان کی بڑی قدر و قیمت ہے۔ وہ لوگ جو بعض اسلامی افراد کے عمل سے اسلام کے دامن کو داغدار ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں وہ اس دعا کو دیکھیں کہ کیا اخلاقی تربیت باہمی تعاون و ہمدردی اور اصلاح معاشرہ کے ایسے تعلیمات کہیں اور بھی نظر آتے ہیں؟

پہلی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی کمزور و لا چار ظلم و تشدد کا نشانہ بن رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس ظلم کی روک تھام کر سکتا ہو تو اس کی نصرت و مدد کے لئے اسے سینہ پر ہونا چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو اسے ظلم کے پیچے سے رہائی دلانا چاہئے۔ ورشوہ الدین تعالیٰ کے نزدیک قابلِ مُواخذہ ہو گا۔
چنانچہ امام حنفی صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”مَمَنْ مُؤْمِنٌ يَنْصُرُ أَخَاهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرَتِهِ إِلَّا نَصْرَهُ اللَّهُ فِي الْآخِرَةِ
وَمَا مَنْ مُؤْمِنٌ يَخْذُلُ أَخَاهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى نَصْرَتِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ۔“

”جو مومن اپنے کسی برادر مومن کی نصرت پر قادر ہو اور وہ اس کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں مدد کرے گا۔ اور جو نصرت پر قدرت و اقتدار کے باوجود پہلوتی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اپنی نصرت سے محروم کر دے گا۔“
دوسری تعلیم یہ ہے کہ جو شخص تم سے نیکی و احسان کرے تو جذبہ احسان شناسی کے پیش نظر

اس کے مسن سلوک کا قوانا و ملنا شکریہ ادا کرو۔ اور اگر یہ مکن نہ ہو تو زبانی شکریہ ادا کرنے میں بھل سے کام نہ لو۔ چنانچہ خلیل اللہ عاصم کا ارشاد ہے:

اَنْكِرْ لِمَنْ اَنْعَمْ عَلَيْكَ وَ اَنْعَمْ عَلَى مِنْ شَكْرِكَ - جو تم سے مسن سلوک
کرے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو تمبارا شکریہ ادا کرے اس سے مسن سلوک کرو۔"

تیری تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی کسی شخصی سے مخذرات کرے تو بلند عرفی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے خذر کو قبول کرو۔ کیونکہ خذرا اعتراف جرم کی علامت ہے اور اعتراف جرم کا تناقض یہ ہے کہ اس سے درگز ریکا جائے چنانچہ ارشاد بھروسی ہے

”مِنْ لَمْ يَفْلُ العَدْرُ مِنْ مُنْتَصَلٍ صَادِقًا كَانَ اوْ كَادِيَا لَمْ تَلِهِ شَفَاعَيْنِ“

”جو شخص خذر رکھتا والے کے خذر کو قبول نہیں کرتا چاہے وہ سچا ہو یا چھوٹا ہو وہ میری شفاعت سے فرو رہے گا۔“

پڑھی تعلیم یہ ہے کہ جو حقائق اور سروسامان صحت سے محروم ہو اس کی اعانت و خبر گیری کرو۔ ایمان ہو کر خود میں آرام کی زندگی بر کرو اور دوسروں کو خفر فاذ کی مصیبتوں اخانے کے لئے چھوڑو۔ بلکہ جو ہر انسانیت یہ ہے کہ اپنی ذات پر کوئی تسلیم نہ ہو، میرت میں بر کرو محروم دوسروں کو حقائق اور تسلیم میں دینا گوارا رہ کرو۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے

”وَ يُؤْنِرُونَ عَلَى اَنفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ سَبْمٌ خَاصَّةٌ“

”او پہنی اور پہنچی برداشت کرتے ہوئے دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔“

پڑھی تعلیم یہ ہے کہ اہل ایمان کے جو حقوق تم پر عائد ہوتے ہوں انہیں ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کرو اس لئے کہ جس طرح آخرت میں حقوق اللہ کے متعلق ہم پجا جائے گا، حقوق

الحادي عشر متعلق بھی جواب دہ ہونا پڑے گا۔ وہ حقوق کیا ہیں؟ انھیں صادق آل محمد کی زبان سے سنئے۔ معلیٰ بن حنیف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ ایک مومن کا دوسرا مومن پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا:

”ان تحب له ما تحب لنفسك و تكره له ما تكره لنفسك. والحق
 الشانى ان تجتنب سخطه و تتبع مرضاته و تطيع أمره. والحق الثالث ان تعينه
 بنفسك ومالك ولسانك ويدك ورجلك. والحق الرابع ان تكون عينه و
 دليله ومرآته. والحق الخامس ان لا تشبع و يجوع ولا تروى ويظمأ ولا تلبس و
 يعرى، والحق السادس ان يكون لك خادم وليس لأخيك خادم فواجب
 عليك ان تبعث خادمك فيغسل ثيابه ويصنع طعامه ويمهد فراشه. والحق
 السابع ان تبرّ قسمه و تجيب دعوته و تعود مريضه وتشهد جنازته و اذا علمت
 ان له حاجة تبادره الى قضائها ولا تلتجنه الى ان يسألكها.“

”پہلا حق یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ اس کے لئے بھی پسند کرو اور جو اپنے
 لئے ناپسند کرتے ہو وہ اس کے لئے بھی ناپسند کرو۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اسے ناراض رہ کرو۔ اور اس
 کی رضاۓ و خوشبوی کو مد نظر رکھو اور اس کے فرمان کو پورا کرو۔ تیسرا حق یہ ہے کہ جان، مال، زبان
 اور ہاتھ پاؤں سے اس کی مدد کرو۔ چوتھا حق یہ ہے کہ تم اس کے لئے گران رہنما اور بخوبی آئینہ
 کے بنو (کہ اس کے عیوب و محاسن اسے دکھاتے رہو) پانچواں حق یہ ہے کہ وہ بھوکا ہو تو تم سیر، وہ
 بیساہ ہو تو تم سیراب، وہ بے لباس ہو تو تم تن ڈھانکے ہوئے نہ ہو۔ چھٹا حق یہ ہے کہ تمہارے
 بیباں نوکر ہو اور اس کے بیباں نہ ہو تو ضروری ہے کہ تم اپنے ملازم کو بھجو کر وہ اس کا لباس دھوئے

کھانا تیار کرے اور بستر بچھائے۔ ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم پر اعتماد کرو، اس کی دعوت قبول کرو اس کے بیان کوئی بیمار ہو تو عیادت کرو، اس کے جنازہ کی مشایعت کرو۔ اور جب تمہیں علم ہو کہ اسے کوئی حاجت در پیش ہے تو اسے پورا کرنے میں جلدی کرو اور اس پر اسے مجبور نہ کرو کہ وہ تمہارے سامنے اپنی حاجت پیش کرے جب ہی تم اس کی حاجت روائی کرو۔“

امام علیہ السلام نے اس دعا میں لفظ مومن کی قید لگا کر صرف اس حق کا ذکر کیا ہے جو اخوت ایمانی کی وجہ سے عائد ہوتا ہے۔ اس سے یہ سمجھا جائے کہ جہاں اخوت ایمانی نہ ہو وہاں کوئی حق ہی نہیں ہے جب کہ کافر کے لئے حق جوار، حق امانت اور اس قبیل کے دوسرے حقوق ثابت ہیں۔

چنانچہ امام [جباری علیہ السلام](https://jafrilibrary.com/) کا ارشاد ہے:

”ادوا الامانات الى اهله ولو كانوا محوساً“

”امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچاؤ اگرچہ کوئی ہی کیوں نہ ہوں۔“

چھٹی آیتیم یہ ہے کہ جس طرح اپنے عیوب کی پرده پوشی کرتے ہو اسی طرح دوسرے اہل ایمان کے عیوب بھی چھپاؤ چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”من قال في مؤمن مارات عيناه و سمعت اذناه مما يشتبه و يهدم مروته“

فهو من الذين قال الله عز وجل إنَّ الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الدين

آمنوا لهم عذاب اليم في الدنيا ولآخرة.“

”جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہے جو اسے ذلیل کرنے والی اور اس کی

آبروکو زائل کرنے والی ہو اگرچہ اس نے آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی ہو تو وہ ان لو

میں محسوب ہوگا جن کے بارے ارشادِ الہی ہے کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بری با توں کا چرچا پھیلے تو ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

دعا نمبر ۳۹ کی شرح

عفو و رحمۃ اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک عظیم صفت ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید کے صفات پر نمایاں اور کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی ذات کے لئے رحمۃ و آمر زش کو ضروری قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿کتب ربکم علی نفسہ الرحمة انه من عمل منکم سوء بجهالت ثم تاب
من بعده و اصلاح فانه غفور رحيم﴾

”تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمۃ الزم کر لی ہے لہذا تم میں سے جو کوئی نادانی سے برائی کر بیٹھے اور پھر توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے (ونہ اس سے درگزر کرے گا) کیونکہ وہ یہ بیجتھے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

ان صفات کے تذکرہ سے جہاں صفاتِ الہی کا تصور پیدا کرنا مقصود ہے وہاں یہ بھی ہے کہ اس کے بندے ان اوصاف کی جھلک اپنے اندر پیدا کریں اور اپنے اخلاق و عادات کو خلاقِ الہی کے سامنے میں ڈھالنے کی کوشش کریں چنانچہ جب انسان غیظ و غصب اور جوش انتقام دبا کر عقوبہ درگز ر سے کام لیتا ہے تو وہ رحمۃ و رافت کے لطیف احساسات کے پرتو میں تخلقا خلاق اللہ کی منزل کی طرف پڑھتا نظر آتا ہے اور اپنے قلب و ضمیر میں وقت و نزی کے تاثرات پیدا کے ملکوتی صفات سے متصف ہو جاتا ہے اور اسی مقصد کے پیش نظر خداوند عالم نے اپنے بندوں و درگزر کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿وَلِيغْفُوا وَلِيصْفُحُوا إِلَّا تَحْبُونَ أَن يغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

”انہیں چاہئے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری

خطا کیس معااف کر دے اور اللہ تعالیٰ تو برا بخشے والا مہربان ہے۔“

اور چیخبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”وَلَا عَفَّا رَجُلٌ مِّنْ مُظْلَمَةٍ يَتَغْفِي بِهَا وَجْهُ اللَّهِ الْأَزَادُ بِهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.“

”جو شخص اپنی کسی مظلوم کو صرف خوشنودی خدا کے پیش نظر معاف کر دیتا ہے تو اللہ قیامت

کے دن اس کی وجہ سے اس کی عزت و رفتہ میں اضافہ کر دے گا۔“

اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنی ایک وصیت میں ارشاد فرماتے ہیں:

”وَإِنْ أَعْفَ فَالْعَفْوُ لِلَّهِ وَهُوَ لَكُمْ حَسَنَةٌ فَاغْفُوا إِلَّا تَحْبُونَ أَنْ

Presented by jafrilibrary.com

يغفر الله لكم.“

”اگر معاف کرو تو یہ میرے لئے رضائے الہی کا باعث ہے اور تمہارے لئے بھی نیکی

ہو گی۔ لہذا معاف کرو کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔“

جو شخص نفرت و انتقام کے جذبات سے مغلوب ہو کر غفو و درگزر کی سنجائش نہیں پیدا کرتا

اسے سوچنا چاہئے کہ اگر وہ دوسروں کی خطاؤں کو معاف نہیں کر سکتا تو اسے یہ حق کہاں سے پہنچتا ہے

کہ وہ اللہ کی رحمت و مغفرت کی امید رکھے اور اپنے گناہوں سے غفو و بخشش کی البغا کر دے۔ البتہ۔

شخص انتقامی جذبات کو دبا کر قصور و اروں کے قصور معاف کر دیتا اور خطاؤں کی خطاؤں سے در

گزر کرتا ہے اسے اللہ سے بھی غفو و بخشش کے طلب کرنے کا حق پہنچتا ہے اگر چہ دوسروں کی چیز

دستیوں اور ستم رانیوں کے مقابلہ میں صبر و ضبط سے کام لینا اور عفو و درگز رکوب روئے کار لانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے یہی چیزیں تو اشتعال کا باعث ہوتی ہیں اور مشتعل جذبات کے سیل کو روکنا دیکر رخ کو موڑنا ہے مگر وہ آزمائش ہی کیا جس میں دشواریوں سے گزرنا اور جذبات و احساسات کو کچلانا ہے۔ بیشک یہ کام بلند ہمتی اور روحانی قوت ہی کے زیر اثر انجام پاسکتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَمْنَ صَبْرُ وَغَفْرَانَ ذَلِكَ لِمَنْ عَزَمَ الْأَمْرَ﴾

”جو شخص صبر کرے اور بخش دے تو یہ بڑی بلند ہمتی وا لو الحرمی کا مظاہرہ ہے۔“

حضرتؐ نے اس دعا میں یہی تعلیم دی ہے کہ تم اپنے خطا کاروں کو بخشو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خطاوں کو بخشنے۔ چنانچہ اسی روشن لوویل قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ اے میرے معبود! میں ایک انسان ہوں جس میں غصب و انتقام کے جذبات ہو سکتے ہیں۔ مگر ان جذبات سے متاثر ہونے کے بجائے عفو و درگز رکی را تھیار کرتا ہوں اور ان لوگوں کو جھنوں نے مجھ پر ظلم و ستم کئے، چکوں پر چک کے لگائے، میرے حقوق ضائع و بر باد کئے، افترا پر دازی و کذب تراشی سے میری عزت و آبرو پر حملہ آور ہوئے وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں سب کو یک قلم معاف کرتا ہوں اور انتقام کے بجائے تجھ سے ان کے لئے دعاۓ خیر کرتا ہوں تاکہ لذت آزار انتقامی جذبہ سے آلوہ نہ ہو۔ اور تو سراسر رحمت و رأفت ہے اور نفرت و انتقام کے جذبات سے مبرا، تو کیونکہ میرے عفو و درگز رکو دیکھ کر تیری رحمت کا ارادہ جو شی میں نہ آئے گا اور مجھے اپنی رحمت و رأفت کے سایہ میں جگہ نہ دے گا جب کہ تیرے دامن رحمت میں اچھے اور بروں سب کے لئے گنجائش ہے۔

دعا نمبر ۲۰ کی شرح

اس دنیا میں کوئی انسان یہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے املاک، باغات، مال و اثاثہ اور ساز سامان راحت کو چھوڑ کر قبر کا تاریک گوشہ بسانے اور اس مادی زندگی سے رابطہ ختم کر کے موت سے رشتہ جوڑے۔ کیونکہ اس دنیا نے رنگ دبو میں اتنی جاذبیت دکشش ہے کہ اسے اپنے اختیار سے چھوڑنا نہیں جا سکتا اور ایک اپانچ اور مغلوج جو چل پھر نہیں سکتا اور ایک اندرھا، بہرا گونگا جو دیکھنے سننے اور بولنے سے عاجز ہے وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ جس حالت میں ہوں زندہ رہوں۔ اور اگر کوئی شخص موت کا پیغام سن لیتا ہے تو اس کے دل و دماغ ماؤف اور ہوش و حواس معطل ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نجم نے کسی بادشاہ سے کہہ دیا کہ تم اتنے عرصہ کے بعد فلاں تاریخ اور فلاں وقت مر جاؤ گے۔ اس پیشین گوئی میں کوئی واقعیت ہو یا نہ ہو مگر ہوا یہ کہ دنیا اس کی نگاہوں میں تیر دتا رہو گئی۔ اگرچہ پیشین گوئی میں طلاق زندگی کا کچھ عرصہ باقی تھا مگر اس نے کار دبارِ مملکت سے با تھا اٹھایا، تخت و تاج کو چھوڑ کر گوشہ نشین ہو گیا؛ اور ایسا محسوس کرنے لگا کہ ایک ایک رنگ اور ایک ایک نس میں موت اپنا خونی پنج گاڑے ہوئے ہے یہ موت کا تصور اتنا بھی ایک کیوں نہ ہو۔

ایک دن وہ بھی تھا کہ انسان عدم کے اندر ہے میں پوشیدہ تھا کہ قدرت نے ایک غیر مریٰ جراثوم کی صورت میں اسے صلب پدر میں ودیعت کیا؛ وہاں سے شکم مادر میں منتقل ہوا جہاں

کچھ مدت جہاد کی صورت میں اور کچھ عرصہ لا شوری کی حالت میں گزارا۔ پھر اس دنیا میں آیا جہاں کے راہ رسم سے ناواقف اور آنے کے مقصد سے بے خبر تھا تو اس کے بعد اگر منزل بد لے اور کروٹ لے کر ایک نئی زندگی میں قدم رکھنے کے لئے اس میں حیرت ہی کیا ہے جب موت کے معنی ایک زندگی سے دوسری زندگی میں قدم رکھنے کے ہیں تو اس سے ڈرنے کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ ہاں اگر دوسری زندگی کو کامیاب بنانے کے اسباب مہیا نہ کئے گئے ہیں تو یقیناً ذرہ ہو گا مگر درحقیقت یہ موت کا ڈرنہیں ہے بلکہ وہاں کی ناکامی و رسائی کا ذرہ ہے۔ اس لحاظ سے دنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ دنیا مرزا آخرت ہے جو یہاں پر بولیا جائے گا وہی آخرت میں کاٹا جائے گا۔

اس نے وہ مقصدِ حیات لے پڑا نظر عمل آخرت سے غافل نہیں رہتے۔ اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ آخرت کا کوئی کام اور حورا اور ناکمل نہ رہ جائے تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں انعام و اکرام کا مستحق سمجھے اور ان سے راضی و خوش نہ ہو۔ اور جب انھیں موت آتی ہے تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ہم اتنی ہی مدت کے لئے یہاں بیجے گئے تھے اور اب واپس بلائے جا رہے ہیں؛ اس نے دنیا کو چھوڑنے کا انھیں ذرا رنج نہیں ہوتا۔ دوسرے وہ جو زندگی سے خوش تو نہیں ہوتے مگر اسے چھوڑنا بھی نہیں چاہتے۔ جیسے وہ پرندہ جسے قفس میں ڈال دیا گیا ہو مگر وہ قفس کی زندگی کو ناگوار سمجھنے کے باوجود اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ لیکن جب اسے قفس سے الگ کیا جاتا ہے تو وہ باہر کی کھلی فضا اور اس کی رونق و شادابی کو دیکھ کر دوبارہ اس قفس کی طرف پلٹنا نہیں چاہتا اور اسے قفس کے چھوٹنے کا رنج ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ جب آخرت کی وسعت و پہنائی کو دیکھتے ہیں تو تنکائے دنیا کو چھوڑنے کا انھیں صدمہ نہیں ہوتا بلکہ کیف و سرت کے عالم میں جھوم کر یہ کہنے لگتے ہیں:

”الحمد لله الذي اذهب عننا الحزن ان ربنا لغفور شكور احلنا دار

المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب.“

”اس اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ہے جس نے ہم سے رنج و اندوہ کو دور کر دیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا اور قد ردان ہے جس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایک دائیٰ منزل میں اتنا را جہاں نہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچ گی اور نہ ہمیں خستگی لاحق ہوگی۔“

تیرے وہ جو آخرت کی زندگی سے آنکھیں بند کر کے صرف دنیا کی زندگی پر قائم و مطمئن ہوتے ہیں اور انھیں دنیوی لذتوں اور کام رانیوں کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں ہوتی ایسے لوگوں کو دنیا سے منہ موڑنا انتہائی گراں گز رتا ہے اور آخرت کی زندگی انھیں راس نہیں آتی۔ بلکہ دنیا کی آلو دیگیوں اور کثافتوں کے بعد جب عالم آخرت کی اطافتوں اور نعمتوں کو دیکھیں گے تو وہ دنیا ہی کی گندگیوں کو یاد کریں گے اور جس طرزِ دنیا میں ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا؛ اسی طرح آخرت میں بھی اندر ہے اور بصیرت سے محروم ہوں گے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾

”جودنیا میں اندر ہے ہیں وہ آخرت میں بھی اندر ہے اور را وحق سے بھکرے ہوئے ہوں

گے۔“

دعا نمبر ۲۴ کی شرح

جو شخص گناہ کو گناہ سمجھتا ہے وہ فطرۃ یہ چاہتا ہے کہ اس کے گناہ پر پردہ پڑا رہے اور کسی کو اس کے گناہ پر اطلاع نہ ہوا اور نہ کوئی اسے ارتکاب معصیت کرتے ہوئے دیکھے۔ یہ پردہ داری کی خواہش اس کی دلیل ہے کہ وہ گناہوں کو قابل نفرت سمجھتا ہے اور اس کے اظہار و اعلان میں شرم

محسوس کرتا ہے اور یہ شرم مبداء و معاد کے تصور اور کوتا ہی کے احساس کا نتیجہ ہے جب انسان اس جذبہ کے زیر اثر اپنے گناہ کو چھپانا چاہتا ہے تو قدرت بھی ایسے اسباب مہیا کر دیتی ہے جو اس کی پرده پوشی میں مھین مھین ثابت ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی خداوند عالم اس کے گناہوں پر پرده ڈالے گا اور رسولوں کی گناہوں میں اسے ذلیل و سبک نہ ہونے دے گا۔ اور جس طرح دنیا میں اس کی پرده پوشی کی ہے اسی طرح آخرت میں بھی اس کی پرده پوشی فرمائے گا۔

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”اذا كان يوم القيمة تجلى الله لعبده المؤمن في فقهه على ذنبه ذنبًا ثم يغفر له ولا يطلع على ذلك ملكاً مقرباً ولا نبأً مرساً ويستر عليه ما يكره ان يقف عليه احد ثم يقول لسياته حسنات.“

”جب قیامت کا دن ہوگا اور بندہ مومن لے جلوہ الہی کا ظہور ہوگا تو اللہ سبحانہ اس کے گناہوں میں سے ایک ایک گناہ پر اسے مطلع کرے گا؛ پھر اسے بخش وہ گناہوں کے گناہوں پر نہ کسی مقرب فرشتے کو اور نہ کسی نبی مرسل کو آگاہ کرے گا۔ اور جن چیزوں پر کسی کا مطلع ہونا وہ پسند نہ کرتا تھا انھیں پوشیدہ رہنے دے گا] پھر اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیگا۔“

اور جو شخص علائیہ اپنے گناہوں کو بیان کرتا ہے یا اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا گناہ ڈھکا چھپا رہے یا کھل جائے، تو وہ نظر مرحمت باری سے محروم رہتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”المدعي بالسيئة مخدول والمستتر بالسيئة مغفور له.“

”گناہوں کا اعلان کرنے والا محروم رہے گا اور چھپانے والا بخش دیا جائے گا۔“

گناہ چھپانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں میں بے باک نہیں ہونے پاتا۔ اور جب دوسرے اس کے گناہوں کے مخفی ہونے کی وجہ سے اس سے صن ظن رکھتے ہیں تو وہ بھی یہ چاہے گا کہ ارتکاب معاصی سے باز رہے تاکہ دوسروں کا صن ظن باقی رہ سکے۔

دعا نمبر ۳۲ کی شرح

یہ دعائے ختم قرآن کے نام سے موسوم ہے جسے امام علیہ السلام قرآن مجید ختم کرنے کے بعد پڑھتے تھے لہذا اس دعا کو ختم قرآن کے بعد پڑھنا چاہئے۔ قرآن مجید پذرون صالح، حکم و موعظ عبر و امثال اور احکام شریعت کا سرچشمہ ہے اس لئے اسے پڑھنا سننا اور اس میں غور و فکر کرنا ہماری زندگی کا معمول ہونا چاہئے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے فاقر و اما تیسر من القرآن "جتنا بآسا" قرآن پڑھ سکو اتنا پڑھ لیا کرو۔ سلسلہ میں احادیث بھی بڑی کثرت سے وارد ہوئی ہیں جن میں تلاوت قرآن کے اجر و ثواب کا ذکر اور اس کے مرغوب و مطلوب ہونے کا ذکر ہے۔ چنانچہ حضرت حسین ابن علی علیہما السلام کا ارشاد ہے:

"من قرأ آية من كتاب الله عز وجل في صلاتة فانما يكتب له بكل حرف مائة حسنة فان قرأها في غير صلوة كتب الله له بكل حرف عشر حسنات و ان استمع القرآن كتب الله بكل حرف حسنة و ان ختم القرآن ليلا صلت عليه الملائكة حتى يصبح و ان ختمه نهاراً صلت عليه الحفظة حتى يسمى وكانت له دعوة مستجابة و كان خير له ممابين السماء والارض."

جو شخص قیام نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت کرے اس کے نامہ اعمال میں ہر حرف کے بدے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور اگر نماز کے علاوہ پڑھنے تو خداوند عالم ہر حرف کے

بدلے دیں یہی اس کے نامہ اعمال میں ثبت کرتا ہے اور اگر صرف قرآن کو سے تو بھی اللہ ہر حرف کے بدالے میں نیکی لکھتا ہے اور اگر قرآن رات کے وقت ختم کرے تو صحیح نتک فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر دن میں ختم کرے تو شام تک حفاظت کرنے والے مانگے اس پر دور دور حمت بھیجتے ہیں اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ اس کے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جو زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

مقصد تلاوت صرف یہ نہیں ہے کہ زبان پر الفاظ جاری ہو جائیں، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ قرآن کے تعلیمات دل و دماغ میں محفوظ ہو جائیں اور اخلاقی و روحانی افادیت اور علمی و عملی بصیرت کا باعث ہوں اور زندگی کو حق و صداقت کے ساتھی میں ڈھان دیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تلاوت کے موقع پر آداب و شرافت کو ملحوظ رکھا جائے جو اس مقصد کے حصول میں مھین ٹابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ آداب پختہ ہے متعلق ہیں اور کچھ باطن سے ظاہری آداب یہ ہیں کہ تلاوت کے وقت باوضو اور وقبلہ ہو، ادب و احترام کے ساتھ قرآن مجید کو کھول کر سامنے رکھے اور تلاوت سے پہلے اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ کہہ اور آواز کو نہ زیادہ اوپھا کرے اور نہ زیادہ دھیما۔ البتا اگر نمودور یا کاندیشہ ہو تو پھر پکے چکے پڑھے۔ مخارج حروف کا لاحاظ رکھے۔ وقف کے محل پر وقف کرے پھر پھر کے اس کے جملے اذَا کرے اور ممکن ہو تو خوشحالی سے تلاوت کرے مگر آواز میں اتار و چڑھاؤ اور غنا کی کیفیت پیدا نہ ہونے پائے چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”اقرُّوا الْقُرْآنَ بِالْحَانِ الْعَرَبِ وَاصْوَاتِهَا وَابِيَّكُمْ وَلِحُونِ اهْلِ الْفُسْقِ وَاهْلِ الْكَبَارِ۔“

”قرآن کو عرب کے لحن اور لب و لہجہ میں پڑھو اور فاسقوں اور گنگاروں کے طرز لحن میں

نہ پڑھو۔“

جب دورانِ تلاوت میں ایسی آیت پر نظر پڑے جو عذاب و عید پر مشتمل ہو تو اللہ تعالیٰ کے غصب سے پناہ مانگے۔ اور عالم آخرت کی کسی نعمت و بخشش کا ذکر آئے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے دامن پھیلائے دعاء و استغفار کے سلسلہ میں کوئی آیت آئے تو دعا و استغفار کرے آیہ سجدہ پڑھئے تو فوراً سجدہ کرے اور تمدن سے کم عرصہ میں پورا قرآن کو ختم نہ کرے اور جب کوئی سورہ ختم کرے تو یہ کہے:

﴿ صدق اللہ العلی العظیم و بلغ رسوولہ الکریم اللهم انفعنا به و بارک

لنا فیہ الحمد لله رب العالمین ﴾

اور جب پورے قرآن کو ختم کیتے تو دعائے ختم القرآن پڑھئے۔ یہ آداب وہ ہیں جن کا تعلق صرف ظاہر سے ہے۔ اور وہ آداب جن کا تعلق ^{بیرونی} مدن اور باطن سے ہے یہ ہیں۔ پہلے یہ کہ قرآن مجید کی عظمت و تقدیس کو نظر میں رکھے اور اس کا عام کتابوں کی طرح مطالعہ کرے بلکہ اپنے ذہن میں یہ تصور قائم کرے کہ یہ کتاب جو اس وقت ایک مجموعہ کی صورت میں اس کی نگاہوں کے سامنے ہے ایک وقت اوح محفوظ کی زینت تھی جو ملک امین کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کے تقبہ مبارک پر نازل ہوئی اور پھر ان کی زبان سے نکل کر فضائل عالم کو ہنگ کرتی ہوئی اس تک پہنچی ہے جب یہ عظمت دل میں گھر کر لے گی تو فکر و نظر کی راہ آسان ہو جائے گی اور ایک ایسی صحت مند ذاتیت تخلیل پائے گی جو اخلاق و روحانیت کے اثرات کو قبول کرنے پر آمادہ کر دے گی۔

دوسرے یہ کہ اس کے نازل کرنے والے کی عظمت و جلال کا تصور کرے کہ جو عرش و لوح، زمین و آسمان، چاند، سورج دریا، پھاڑ، غرض کائنات کی ہر چیز پر محیط ہے اور ہر عظیم سے عظیم تر اور ہر عظمت سے اس کی عظمت بالاتر ہے اور جب اس کی عظمت سے متاثر ہو کر اس کی تلاوت کی جائے گی تو اس کے قصص و مثال اور حکم و نصائح پوری طرح دل و دماغ کو متاثر کریں گے۔

تیسرا یہ کہ سوز و گداز، رقت قلب اور خضوع و خشوع کے ساتھ اس کی تلاوت کرے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب دل اللہ تعالیٰ اور اس کا لام کی عظمت سے متاثر ہو۔

چنانچہ امام حفظ صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”من قرأ القرآن ولم يخضع ولم يرق قلبه ولا ينشيء حزناً ووجلاً في

سره فقد استهان بعظيم شان الله تعالى و خسر خسراناً مبيناً۔“

جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اور اس کے دل میں ایکساری اور رقت کے جذبات اور خیر میں حزن و خوف کی کیفیات پیدا نہ ہوں تو اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت میزانت کو سبک سمجھا اور سراسر نقصان میں رہا۔

چوتھے یہ کہ شیطانی و سواں و خطرات اور فاسد خیالات کو اپنے دل سے دور رکھتے تاکہ توجہ و حضور قلب حاصل ہو سکے کیونکہ توجہ و انہاک نہ ہو تو تلاوت کی افادیت کمزور و مضمحل ہو جاتی ہے۔ پانچویں یہ کہ تلاوت کے وقت قرآن مجید کے ہر گوشہ پر نظر رکھے۔ اس کے مطالب و مقاصد کو سمجھئے اور سمجھنے کے بعد انہیں ذہن نشین کرے تاکہ معانی و معارف کا سرمایہ دل و دماغ میں فراہم ہوتا رہے اور فہم و تدبر کی راہیں کھلتی رہیں۔ اور جب غور و فکر کا سر رشتہ ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور طبیعت اس طرف متوجہ نہیں ہوتی تو صلاحیت مردہ اور دل زنگ آسود ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

ارشاد الہی ہے:

(﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ اَفْفَالٍ﴾)

”قرآن میں کچھ بھی تو غور نہیں کرتے یا یہ کہ ان کے دلوں پر تالے گئے ہوئے ہیں۔“

چھٹے یہ کہ صرف ظاہر معنی کے جانتے پر اکتفاء نہ کرے۔ اس طرح کہ خالق کے معنی پیدا کرنے والے اور رازق کے معنی رزق دینے والے کے ہیں۔ بلکہ جن آجتوں میں اس کے اسماء و صفات اور مختلف افعال کا تذکرہ ہے ان میں غور و تدبر کرے کہ وہ خالق ہے، تو اس کی خالقیت کی نوعیت کیا ہے اور کس طرح بغیر کسی مواد اور بغیر کسی نمونہ کے مختلف الانواع پیکر خلق کئے۔ اور رازق ہے، تو اس کی رزاقيت کا دائرہ کتنا وسیع ہے کہ سمندر میں تہہ میں رہنے والے فضائیں اڑنے والے پہاڑوں کی کھوؤں میں بنت والے سب ہی کو رزق مل رہا ہے اور شکم مادر میں کروٹیں بدلتے والے اور مفلوج و بے دست پاتک کو روزی حاصل ہو رہی ہے۔ جوں جوں انسان اس کے صفات میں غور و فکر کرے گا اس کا تصور و ادراک اپنی درماندگی کا اعتراض کرے گا اور یہ اعتراف معرفت کے حدود سے قریب کر دے گا۔

ساتویں یہ کہ جو امور فہم قرآن سے مانع ہوتے ہیں ان کا قلع قمع کرے۔ ان موانع میں سے چند یہ ہیں:

۱۱) تقلييد و تعصب:

جب انسان اندھی تقلييد اور عصبيت کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کے نتيجه میں ایک مسلک کی جانب داری چاہے وہ کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو اس کا وظیرہ بن جاتی ہے، اور قرآن کو کھیث تان کر اپنی رائے کے مطابق کرنے کی کوشش کرے گا اور قرآن کے واضح مفہوم کو نظر انداز کر کے خود ساختہ

مطلوب کو ثابت کرنے کے لئے ایڈی چوٹی کا زر و گادے گا اور یہ کچ فکری اس کی طبیعت میں اس طرح رج بس جائے گی کی طبیعت ثانیہ بن جائے گی۔ اور اب اسے سیدھی بات بھی ٹیزھی اور ٹیزھی سے ٹیزھی بات بھی سیدھی دکھائی دے گی۔

(۱۴) افکری جمود:

اس سے ذہن کی انجلائی کیفیت ختم اور فکر و کاوش کی قوت معطل ہو جاتی ہے اور وہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ بس جو مفسرین نے لکھ دیا ہے وہی صحیح ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی تفسیر نہیں ہو سکتی۔ اور وہ غور و فکر سے با تھا اٹھا کر انہی کے اقوال پر قائم ہو جاتا ہے۔

(۱۵) اصرار مختص:

یہ بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ گناہوں کے پیغم ارتکاب سے صفا و نورانیت ختم ہو جاتی ہے اور دل پر تاریکی و ظلمت کی ایسی تہیں چڑھ جاتی ہیں رفقاً و معارف کی روشنی کا ان میں گزر نہیں ہو سکتا۔

(۱۶) سطحی انہماں:

اس طرح کہ حروف اور ان کے عمارج وغیرہ کی تحقیق ہی پر اپنی توجہ کو منحصر کر دے اور جب توجہ انہی چیزوں کی طرف ہو گی تو معانی و مطالب کی طرف توجہ مبذول کرنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ یہ لوگ سطح دریا کے لکش مناظر میں اس طرح کھو جاتے ہیں کہ انہیں یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ اس کی تہہ میں کتنے خزانے نہیں ہیں کہ وہ موجودوں سے کھیلیں اور لمبڑوں سے ٹکرائیں اور اپنے دامن کو موتویوں سے بھریں۔

آنٹھویں یہ کہ قرآن کے حکم و مواعنی اور نصوص و امثال پر غور کرے اور اس کے عبرت و نصیحت کے پہلوؤں کو دیکھئے، تو ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرے۔ اور ایسے موارد میں قدرت

نے جہاں جہاں خطاب کیا ہے یہ تصور کرے کہ یہ خطاب اسی سے ہے لہذا اس سے اسی طرح اثر لے جس طرح کسی فرمادہ کے فرمان کو پڑھ کر اٹھ لیا جاتا ہے اور اس پر ہر ممکن طریقے سے عمل کیا جاتا ہے تاکہ سلطانی قہر و غصب کی زد میں نہ آئے۔

نویں یہ کہ جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرے جس میں تمدید و سرزنش ہو تو اس پر خوف و ہراس چھا جائے اور جب ایسی آیت کی تلاوت کرے جس میں رحمت و مغفرت اور حیم جنت کا تذکرہ ہو تو اس کے اندر امید و رجاء اور سرت و انبساط کی روح دوڑنے لگے۔

دوسری یہ کہ تلاوت کے موقع پر یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہے۔ اگر یہ اس نہیں دیکھ سکتا مگر وہ اسے دیکھ رہا ہے اور گوش برآواز ہے جب اس تصور کے قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر یہ تصور کرے کہ خداوند عالم اس قرآن کے ذریعہ اس سے مخاطب ہے اور اسے اچھائیوں کا حکم دے رہا ہے اور برا نیوں سے بچ رہا ہے۔ جب اس منزل تک پہنچ جائے تو پھر اسی کو اپنے تصورات و خیالات کا مرکز بنائے۔ اس حد تک کافکرو خیال میں اس کے علاوہ کسی اور کی پرده میں مشتمل سے لوٹ گائے۔ کیونکہ اس کا کلام اس کا آئینہ دار ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”وَاللَّهُ لَقَدْ تَحْلِيَ اللَّهُ لَخْلُقَهُ فِي كَلَامِهِ وَلَكِنْ لَا يَصْرُونَ.“

”فَإِنَّمَا كُنْتَ أَقْدَرْتَ أَنْ تَنْهَا كَلَامَ كَمَا تَنْهَا مَلَائِكَةَ الْجَنَّاتِ لَمَّا جَاءُوكُمْ“

”نہیں ہیں۔“

گیارہویں یہ کہ جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرے جس میں نیکوکاروں کا تذکرہ اور

ان کی مدح و توصیف ہو تو اپنے کو ان میں شمار نہ کرے۔ اور ان صفتوں کو اپنے پر منطبق کرنے کی کوشش کرے بلکہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ مومنین کے صفات سے متصف ہو اور اللہ سے اہل صدق و صفا میں سے قزادے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرے جس میں نافرمانوں اور گناہکاروں کی ندامت ہو، تو یہ سمجھئے کہ جن لوگوں سے یہ خطاب اور خصیص یہ تعبیر و سر زنش کی جا رہی ہے ان میں ایک فرد وہ بھی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ سے توبہ و انتابت کرے، گناہوں سے مغفرت چاہے اور حسن عمل کی توفیق مانگے تاکہ خداوند عالم سے قرآن پر عمل کرنے والوں میں شمار کرے اور شفاعت قرآن سے نصیب کرے۔

دعا نمبر ۲۳ کی شرح

طلعہلال کا منظر تارکش ہوتا ہے لہب سورج کی شعاعوں کو اپنے دامن میں سمیک کر شفق کے رنگیں پردوں میں سے جھانکتا ہے تو ایک دنیا کی طرف اٹھ جاتی ہیں اور ہاتھ اس صانع حقیقی کی بارگاہ میں بلند ہو جاتے ہیں جس نے ایک جرم تاریک کو عمل آفتابی دے کر نگاہوں کا مرکز بنایا اور اس کی راہ پیاسیوں اور اتار چڑھاؤ کی مختلف تبدیلیوں سے نظر افروزی کا سامان کیا جو بھی ہلال اور بھی قمر، بھی بدر ہے اور بھی رو بے زوال، بھی رات کے پہلے حصے میں درختاں ہے، تو بھی رات کے آخری حصے میں، بھی خط ارتقاء کی طرف سرگرم یہ رہے تو بھی منزل احتاطاً کی طرف مائل، بھی نظروں کے سامنے ہے تو بھی نگاہوں سے روپوش، جس کے نتیجے میں بھی آسمانی و سعنوں سے لے کر زمین کی پہنائیوں تک نور و روشنی پھیل جاتی ہے اور بھی ہر طرف اندر ہمرا چھا جاتا ہے اور کرہ ارض گھٹاٹوپ اندر ہریوں میں ڈوب جاتا ہے۔ مگر یہ تاریکی امید افزایا اور روشنی کی پیغام برہوتی ہے۔ کیونکہ جب بھی اندر ہمرا چھیلتا ہے اس کے بعد روشنی ضرور نمودار ہوتی ہے، اور

یہ اندر ہیرا اس کی علامت بن جاتا ہے کہ اب روشنی کی نمود قریب ہے، چنانچہ ادھر تاریکی پھیلی، ادھر دلوں میں امید کی کرن چکی اور چاند ایک آدھ دن کی روپیش کے بعد نوع و روشنی کا سامان لئے موجود ہو گیا۔ وہی طفظہ و مطرائق، وہی گردش فضا و سیر آفاق، وہی گھٹنا، بڑھنا، چھپنا، ابھرنا، غرض چاند کی یہ تمام کیفیتیں اتنی دلفریب ہیں کہ نگاہیں اس کے نظارہ سے سیر نہیں ہوتیں۔ اور ان گنت صدیوں کے باوجود اس کی کشش دل آویزی میں کمی پیدا نہیں ہوتی، گویا یہ کسی حسن لازوال کا پرتو ہے جو اپنی جلوہ افروزی سے اس کی کشش کو کم نہیں ہونے دیتا اور اپنی تابش جمال سے اس کی ضیاء تباہی کو برقرار رکھے ہوئے ہے، کیا چشم یعنی اس حسن نقش کو دیکھ کر نقش آرائے فطرت کے وجود سے انکار کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں :

این ہمہ آیات روشن آں ہمہ خلق بدیع

کور چشمی کونہ بیلہ کرد گار خویش را

یہ اس کی کشش دل آویزی ہی کا کرشمہ ہے کہ اب گول کے بینے والے اس پر کندیں ڈال رہے ہیں اور اس کی نور پاش و حسن افروز وادیوں تک پہنچنے کے لئے ترب رہے ہیں:

کند کوتاہ و بازوئے ست و بام بلند

کا احساس زمین گیر بنائے ہوئے ہے اور کوئی اسے تغیر کرنے کے لئے خلاۓ بسیط کی را ہوں کو ہموار کر رہا ہے۔ وہاں کسی انسان کے زندہ پہنچنے یا پہنچ کر زندہ رہنے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو یا نہ ہو گر اس سلسلہ میں جو کوششیں بروئے کار آئی ہیں وہ ذہن انسانی کے ارتقاء کی آئینہ دار ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت دنوں نے جو معلومات بہم پہنچائے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین سے چاند کا فاصلہ مستقل نہیں ہوتا بلکہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس کا او سط فاصلہ دو لاکھ اڑتھیں ہزار آٹھ سو

ساختہ (۲۰۳۸۸۶۰) میل ہے اور زیادہ سے زیادہ دولائکھ باون ہزار سات سو دس میل اور کم سے کم دولائکھ ۲۱ رہزار ۳ سو ۲۳ میل ہے اور قطر ۲ رہزار ایک سو ۲۳ میل ہے جو دو ہزار دو سو ۷۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے اور ایک ایسے زاویہ پر واقع ہے کہ اس کا ۵٪ حصہ ہمیشہ ال زمین کی نظروں سے اوچھل رہتا ہے۔ اس میں گھرے گھنڈے، جھٹے ہوئے چھیل میدان، اور سنگلاخ پہاڑ ہیں جن کی چوٹیاں ۵ رہزار فٹ سے ۱۸ رہزار فٹ تک بلند ہیں اور بعض ہیئت دانوں کا اندازہ تیس ہزار فٹ تک کا بھی ہے۔ اس کی کشش زمین کی بُنیت ۶٪ حصہ ہے۔ اس طرح کہ اگر زمین پر ایک انسان کا وزن ۵ کے اپنڈ ہوگا تو چاند پر اس کا وزن صرف ۱۔۶۲۹ پونڈ رہ جائے گا اور اس کے جس حصہ پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں وہاں کا درجہ حرارت ۱۲۰ رسمی گریڈ ہوتا ہے اور جس حصہ پر شعاعیں نہیں پڑتیں وہاں صفر سے ۱۴۰ رسمی گریڈ کم ہو جاتا ہے۔ اس میں نہ بزر و روئیدگی کے نشان ہیں نہ پانی کا وجود اور نہ ہوا کا گزر ہے۔ یہ تیرہ و نار کو سورج سے روشنی مستعار لیتا ہے اور یہی روشنی منعکس ہو کر ہماری راتوں کو روشن اور کرۂ زمین کو حسن و رحمتی کے جلووں سے معور کر دیتی ہے۔

بعض علماء نے ارشاد الٰہی ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا﴾ (اسی نے سورج کو ضیا بارا اور چاند کو روشن قرار دیا ہے) سے سورج کی روشنی کے اصلی اور چاند کی روشنی کے اکتسابی ہونے پر استدلال کیا ہے اس طرح کہ قدرت نے سورج کے لئے ضیا اور چاند کے لئے نور کا لفظ استعمال کیا ہے اور ضیاء و نور میں اصلی و اکتسابی ہی کا فرق ہے۔ چنانچہ صاحب ریاض الالمکین تحریر کرتے ہیں:

”قَالَ الْمُتَكَلِّمُونَ الْقَائِمُ بِالْمُضِيِّ لِذَاهِهِ هُوَ الضُّوءُ كَمَا فِي الشَّمْسِ وَبَا

لمضیٰ بغیرہ هو الور کما فی القمر۔“

”متکلمین کا قول ہے کہ جو چیز خود سے روشن ہونے والی چیز سے وابستہ ہو وہ ضوء ہے

جیسے سورج اور جو دوسرے سے روشن ہونے والی شمس سے قائم ہو وہ نور ہے جیسے قمر۔“

امام علیہ السلام نے سر نامہ دعاء میں چاند سے خطاب کیا ہے۔ اس خطاب کی نوعیت وہی ہے جو زمان و مکان سے خطاب کی ہوتی ہے اور اس طرح کام مخاطبہ کلام عرب میں ذائق و شائع ہے اور اسے ایک مخلوق سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس سے ان لوگوں کی رہ ہوتی ہے جو سات آسمانی دیوتاؤں کے قابل تھے اور چاند کو ایک دیوتا بھج کر اسی کی پرستش کرتے تھے۔ پھر بروج و منازل میں اس کی گردشوں اور مختلف تبدیلیوں سے اس کے مخلوق ہونے پر استشهاد کیا ہے۔ کیونکہ جو چیز ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتی ہے اور مختلف تغیرات و تطورات کی آماج گاہ بنی رہتی ہے وہ مخلوق و حادث ہوتی ہے اور حدوث ایک خالقِ اصلانی کی احتیاج کا پتہ دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفتِ خالقیت و ربوبیت کا ذکر فرمایا ہے، اور رسانہ اللہ تعالیٰ کا مخلوق و مصنوع اور اس کے اقتدار کی ایک علامت اور اس کے ہمہ گیر تسلط کی ایک نشانی قرار دیا ہے تاکہ چاند دیکھتے وقت یہ تاثر ذہین میں قائم رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی گزر گاہ میں ایک ذرہ بے مقدار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

لہذا اس کے سامنے کسی عظمت و تقدیس کا اظہار نہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ ائمہ اہل بیت سے جورویت بہال کے آداب وارد ہوئے ہیں یا ان کے عمل سے ظاہر ہوئے ہیں ان میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ تذلل و سرا فگندگی صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو اور اسے صحیفہ قدرت کی ایک آیت اور عظمتِ الہی کی ایک نشانی کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ مثلاً یہ کہ دعاء کے موقع پر چاند کی طرف

ہاتھ یا سر یا کسی اور حصہ جسم سے اشارہ نہ کیا جائے۔ ہاتھوں کو اسی طرح بلند کیا جائے جس طرح اللہ کے حضور دعاء کے وقت بلند کئے جاتے ہیں۔ چاند کا افق کسی طرف ہو، دعاء پڑھنے والا رو بقبيلہ کھڑا ہو۔ البتہ جن فقروں میں چاند سے خطاب ہے ان فقروں کے پڑھنے کے وقت چاند کی طرف رخ کیا جاسکتا ہے۔ جس جگہ چاند کیکھے وہاں سے الگ ہونے سے پہلے دعا پڑھ لے تاکہ قدرت کی کرشمہ سازی کا تاثر مصلح نہ ہونے پائے چاند کیکھنے کے بعد مصحف، آب روائی، بزرگ و گل اور فیروزہ وغیرہ دیکھتے کہ آنکھوں میں تروتازگی، دلوں میں نزہت آفرینی مرت اور قدرت کی عجائب آفرینی کا تصور پیدا ہو۔

ہلال کا اطلاق اگر چہ عام طور پر پہلی رات کے چاند پر ہوتا ہے مگر بعض اہل افت کے نزدیک دوسرا تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہا جاتا ہے۔ اور بعض ہلال کی آخری شب تیری رات کو قرار دیتے ہیں۔ ہلال، اہل سے ماخوذ ہے اور اہل لئے معنی آواز بلند کرنے کے ہوتے ہیں اور عربی زبان میں جس لفظ میں ہائے ہوڑ اور تکرار لام ہو اس میں عموماً شہر و بلند آوازی کے معنی ہوتے ہیں اور ہلال کی بھی یہی صورت ہے کہ جب وہ نکلتا ہے تو ہر طرف شہرت پھیل جاتی ہے اور زبانوں پر اس کا چرچا ہونے لگتا ہے۔ یا یہ کہ ہلال سے ماخوذ ہے جس کے معنی ضعف و کمزوری کے ہیں۔ اور یہ چونکہ ایک بار یہی صورت میں نظر آتا ہے اس لئے اسے ہلال کہا جاتا ہے۔ رویت ہلال صرف دیکھنے ہی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ تمیں دن پورے ہو جائیں یا ایسے دو شخص گواہی دیں جن کی راستگوئی و فرض شناسی پر اعتماد ہو یا اسی شہرت ہو جائے جس سے چاند کے ہونے کا یقین ہو جائے تو رویت ثابت ہے۔ اور اس سلسلہ میں بھیں کے مقرر کردہ اصولوں پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ صرف ظنی و تجہیزی چیزیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ ڈیقدار کی چوتھی اور محرم کی پہلی، ذی

الحج کی چوتھی اور صفر کی پہلی، ہجرم کی چوتھی اور ربیع الاول کی پہلی، سفر کی چوتھی اور ربیع الثانی کی پہلی، ربیع الاول کی چوتھی اور جمادی الاول کی پہلی، ربیع الثانی کی چوتھی اور جمادی الآخری کی پہلی، جمادی الاولی کی چوتھی اور رجب کی پہلی، جمادی الآخری کی چوتھی اور شعبان کی پہلی، ماہ رمضان کی چوتھی اور ذی القعده کی پہلی، شوال کی چوتھی اور ذی الحجه کی پہلی، ایک دن میں واقع ہوگی۔ مثلاً شوال کی چوتھی اگر جمعہ ہو تو ذی الحجه کی پہلی جمعہ کے دن ہوگی۔ اسی طرح نصیر الدین طوسیؒ کی طرف یہ شعر منسوب ہے:

یدس چون غره افتند بست و نه دان

اگر چپا ش آید جملہ بر خوان

یدس سے مراد یک شنبہ، دو شنبہ، اور سہ شنبہ ہے۔ ان دنوں میں اگر پہلی تاریخ ہو تو مہینہ انتیس کا ہوگا۔ اور چپا ش سے مراد چہار تباہ بخششنبہ، آدینہ (جمعد) اور شنبہ ہے ان دنوں میں اگر پہلی ہو تو پورے تیس دن کا ہوگا۔ والعلم عند الله۔

قدرت نے اس چاند کے ذریعہ طرح طرح کے فوائد و منافع کا سامان کیا ہے۔ اگرچہ اس کے فوائد و خواص کو ایک تحقیق ہی جانتے ہیں۔ مگر کچھ فوائد وہ ہیں جن کا مشاہدہ ہر کس ونا کس کر سکتا ہے۔ چنانچہ ہر شخص یہ دیکھتا اور جانتا ہے کہ اس سے تاریک راتیں روشن و منور اور اس کی روشنی سے اشیاء کی نمود ہوتی ہے۔ اور اس کے طلوع و غروب، عروج و زوال اور سیر و حرکت سے ازمنہ و اوقات منضبط ہوتے ہیں۔ جس سے کائنات میں ہم آہنگی اور زندگی کے ہر شعبہ میں نظم و ترتیب قائم ہوتی ہے۔ چنانچہ قدرت نے اس فائدہ کی خاطر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یسألونك عن الأهلة قل هى موافقة للناس﴾

”اے پیغمبر ﷺ! تم سے لوگ (پہلی راتوں کے) چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو ان سے کہو کہ یہ انسان کے لئے وقت کا حساب رکھنے کے لئے ہیں۔“

ادقات کی حد بندی کا تصور انسان کے دل میں سورج کے طلوع و غروب سے پیدا ہوا۔

اس طرح کہ اس نے سورج کو نکلتے اور پھر اسے ڈوبتے دیکھا اور طلوع سے لے کر غروب تک کا وقت روشن اور غروب سے لے کر طلوع تک کا وقت تاریک پایا تو اس نے ایک طلوع سے لے کر دوسرے طلوع تک کا وقت دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ روشن حصہ کا نام دن ہوا اور تاریک حصہ کا نام رات۔ اب اگر وقت کا حساب اسی شب و روز سے چلتا تو ایک پچاس سالہ شخص کو اپنی عمر کا حساب لگانے کے لئے اٹھا رہ ہزار دوسو پچاس راتوں اور اٹھا رہ ہزار دوسو پچاس دنوں کا حساب رکھنا پڑتا۔

اور اگر شب و روز کے مجموعہ سے حساب کرتا جائے تو ایک بھی اٹھا رہ ہزار دوسو پچاس کے شمار کی ضرورت پڑتی۔ اور ظاہر ہے کہ اس طرح حساب و شمار نہایت دشوار ہوتا، اس دشواری کو اس نے چاند کے ذریعہ دور کیا۔ اس طرح کہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک معین وقت پر نکھلتا ہے اور تغیر و تبدل کے مختلف حالات سے گزرتا ہوا کچھ مدت کے لئے آنکھوں سے روپوش ہو جاتا ہے اور پھر اسی پہلی وضع و صورت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے اور یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس میں کبھی خلل رونما نہیں ہوتا۔ تو چاند کے دو طلوع کے درمیانی عرصہ سے ایک اور وقت کی حد بندی کر لی اور اس کا نام مہینہ تجویز کیا۔ اب پچاس سال کی مدت کے لئے اٹھا رہ ہزار دوسو پچاس دنوں کو یاد رکھنے کے بجائے چھ سو مہینے ہی یاد رکھنا پڑتا۔

پھر موسموں کے دورہ کرنے سے ایک اور مدت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور اس نے دیکھا کہ ایک موسم کے شروع ہونے کے بعد دوبارہ اسی موسم کے آنے تک بارہ مرتبہ چاند طالع ہوتا ہے

تو اس نے بارہ مہینوں کی ایک مدت تجویز کر لی اور اس کا نام سال ہوا جب سالوں کی ذریعہ اوقات کی حد بندی ہونے لگی تو اوقات شماری کی تمام دشواریاں دور ہو گئیں۔ جن لوگوں نے سب سے پہلے تفصیل اوقات کی طرف توجہ کی، وہ اہل مصر تھے۔ چنانچہ آثار مصر کو دیکھنے سے یہ پہلے چلتا ہے کہ جہاں وہ ایک مہینہ ظاہر کرنا چاہتے تھے وہاں بلال کی شکل بنادیتے تھے اور ۶۰۰ ق.م انھوں نے اپنے تیوباروں کے ناموں پر بارہ مہینوں کے نام رکھ کر سال کی حد بندی کر لی تھی۔ اور یونان، روم، ہند اور عرب میں بھی قمری مہینوں کا حساب رائج تھا۔ جب اسلام کا ظہور ہوا تو اس نے بھی قمری حساب کو برقرار رکھا اور قمری مہینوں ہی کے لحاظ سے سال کی تحدید کی اور مہینوں کو کھلانے پڑھانے اور آگے پیچھے کرنے سے روک دیا۔ کیونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب میں اپنی مقصد برآری کے لئے اسن و آشتی کے مہینے کو موڑ خردا ہتے یا حج کے مہینے کو پیچھے ڈال دیتے تھے۔

یہ سال سبھی بھروساتا ہے کیونکہ ^{Presented by jafrilibrary.com} ابتداء امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے مشورہ سے پیغمبر اکرم ﷺ کی بھرت پر کھلی گئی تھی۔ گھرچہ بھرت کا واقعہ ۲۷ صفر کو پیش آیا اور ۱۲ ربیع الاول کو آنحضرت ﷺ کا مدینہ میں ورود ہوا، مگر محرم کی اہمیت و شهرت اور شہر الحرام میں نمایاں ہونے کی وجہ سے اور بایس خیال کر بھرت کا ارادہ محرم ہی سے تھا، اسے سال کا پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔ اگرچہ قمری حساب سیدھا سادا اور ہر قسم کے چیز ختم سے پاک ہے مگر اس میں یہ دشواری نظر آئی کہ اس کے ذریعہ فصلوں کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جو مہینہ آج سردی میں آ رہا ہے پھر گرمی میں آنا شروع ہو جائے گا اور جو خزان میں آ رہا ہے وہ بہار میں آنے لگے کا۔ لہذا یہ نہ بتایا جا سکتے گا کہ گرمی کے مینے کون سے ہیں اور سردی کے کون سے۔ کس مہینے میں فصل کاشت ہو گی اور کس مہینے میں کاٹی جائے گی۔ اور مصريوں کو بھی یہی دقت پیش آئی۔ کیونکہ ان کی زندگی کا انحصار بھیتی

بازی پر تھا، اور ایک برسات سے لے کر دوسری برسات تک انہوں نے بارہ مہینوں کا حساب لگایا تھا۔ مگر برسات تیرہ مہینوں کے بعد آنے لگی۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی صورت ہوتا چاہئے کہ گرم اور سرما اور بہار و خزان کے موسم کی حد بندی ہو جائے۔ چنانچہ فلکی مطالعہ نے انسان کی رہنمائی اور اس نے دیکھا کہ چاند ہر رات کسی ستارے کے پاس نظر آتا ہے اور چونکہ چاند کے نظر آنے کی راتیں اٹھائیں ہوتی ہیں اس لئے اس نے ان ستاروں کو علامت قرار دے کر چاند کی اٹھائیں منزلیں قرار دے لیں۔ ان منزلوں کو ہندی میں پختہ کہا جاتا ہے۔ جو اسوئی، بھرنی، کرتکا، روئی وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں۔

اور عربی میں ان کی نام حسب ذیل ہیں:

شرطان، بطین، ژریا، ببران، هنجه، هنجه، ذراع، نشرہ، طرف، جبهہ، زہرہ، صرفہ، عوا، سما کالاعزل، غفر، زبانا، اکلیل، قلب، شوال، نعائم، بلده، سعد، ذابح، مسعد، بلع، سعد السعود، سعد لاخبیہ، فرع المقدم، فرغ المولخ، رشاء۔

پھر اس نے دیکھا کہ منظقه البروج پر کئی ستاروں کے جھرمٹ ہیں جنہیں قاعدہ سے ملایا جائے تو بارہ مختلف شکلیں بن جاتی ہیں اور انھیں شکلوں کے لحاظ سے ان کے نام رکھ لئے گئے۔ ہندی میں انھیں راس اور عربی میں برچ کہا جاتا ہے۔

ہندی نام یہ ہیں:

میکھ، برکھ، مخن، کرک، سنگھ، کینا، تلا، برچک، دھن، بکر، کنجھ، مین۔

اور اسی ترتیب سے عربی نام یہ ہیں:

حمل، اثوار، جوزا، سرطان، اسد، سنبل، میران، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت،

پھر ان منزلوں کو ۳۶۰ درجوں پر تقسیم کیا اور ہر منزل میں چاند کا قیام ۱۲ درجہ اور تقریباً

۱۵ ردِقيقة اور ہر برج میں اس کا نصفہ اور دو دن آٹھ گھنٹے قرار دیا۔ پھر یہ دیکھا کہ جس منزل کو چاندِشانہ روز میں طے کرتا ہے، سورج اسے تقریباً ۱۳ روزوں میں تمام کرتا ہے جن سے منزلوں کے دن ۳۶۲ روز بنتے ہیں۔ لیکن سورج اس مقام پر جہاں سے چلا تھا۔ ۳۶۵ روزوں میں پہنچتا ہے اس طرح کہ حمل، ثور، سرطان، اسد اور سنبلہ میں ۳۱۔ ۳۲ روز جو زماں میں ۳۲ دن۔ میزان، عقرب، دلو اور حوت میں ۳۰۔ ۳۱ روز اور توس وجدی میں ۲۹۔ ۲۹ روز صرف کرتا ہے تو انہوں نے ایام منازل کو دورہِ سُشی کے دنوں سے مطابق کرنے کے لئے منزل غفر میں ایک دن کا اضافہ کر کے ۳۶۵ روزوں کا سال مقرر کر لیا اور مسماں کو ان منزلوں پر تقسیم کر کے فصول اربعہ کی حد بندی کر لی اور اسے سُشی سال سے تعبیر کیا جانے لگا۔

اور بعض ملکوں میں ^{شمسی} سال کے باوجود مہینوں کا حساب قمری ہی رہا، حالانکہ قمری حساب سے سال کی مدت ۳۵۲ روز /۸ گھنٹے ۳۲ روز سینکڑہ ہوتی ہے۔ کیونکہ قمری مہینہ ۲۹ روزوں یا ۳۰ روزوں کا ہوتا ہے۔ اگرچہ چاند ۲۷ روزوں کے گھنٹے ۲۳ روز سینکڑہ کی مدت میں مست متقابل کی طرف حرکت کرتا ہواز میں کے گرد اپنا دورہ مکمل کر لیتا ہے۔ لیکن حرکت ارضی کی وجہ سے چاند کے سفر میں ۳ روزوں ۲۱ را عشاریہ کا اضافہ ہو جاتا ہے اور اسے اپنا سفر تمام کرنے کے لئے ۲۹ روزوں ۱۲ رگھنٹہ ۳۲ روزوں ۱۶ رسینکڑہ کی مدت درکار ہوتی ہے۔ اس بنا پر وہ کبھی ۲۹ روزوں کے بعد نظر آتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کے بعد۔ اور اسی رویت پر مہینوں کی مدت کا انحراف ہے اور سُشی سال کی مدت ۳۶۵ روزوں ۵ رگھنٹہ ۳۸ روز سینکڑہ ہوتی ہے۔ اس لئے قمری سال ۱۰ روزوں ۲۱ رگھنٹہ ۱۳ رسینکڑہ سُشی سال سے چھوٹا ہو گا اور ہر سو سال کے بعد سُشی سال سے تین سال آگے بڑھ جائے گا۔

چنانچہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا کہ قرآن میں

ہے کہ ﴿وَلَبْشَا فِي كَهْفِهِمْ ثُلَثًا مَّاهَةَ سَنِينَ وَأَزْدَادُوا تِسْعَةً﴾ (وہ

غار میں تین سو برس تھے اور لوگوں نے تو برس اور بڑھا دیئے) اور ہماری کتاب میں صرف تین سو برس کا ذکر ہے۔ یہ اختلاف کیوں ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ یونانیوں کے تین سو برس عربوں کے تین سو سالوں کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ جب ہر سو سال میں تین سال کا اضافہ ہوگا تو تین سو سالوں کے بعد سو سالوں کا اضافہ ہونا ہی چاہئے۔

جن ممالک میں مہینوں کی مدت سُنی سال سے کم ہوتی ہے وہ ان میں دنوں کا اضافہ کر کے اس سال سے مطابق کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اہل ہند اپنے مہینوں کا حساب چاند سے کرتے ہیں۔ اس طرح کہ پرواہی چاند کے انحطاط سے مہینہ کا آغاز کرتے ہیں اور پورنما شی ریتی چاند کے مکمل ہو جانے پر ختم کر دیتے ہیں اور ہر تیرے سال ایک مہینہ کا اضافہ کر کے اپنے سال کو شی سال کے مطابق کر لیتے ہیں۔ ترکوں کے میں بھی شمار میں ترکی مہینوں کے برابر ہوتے ہیں وہ ثمہ و قمر کے اتصال سے ابتداء کرتے ہیں اور ہر تیرے سال ایک ماہ کا اضافہ کر لیتے ہیں۔ اہل فارس اپنے سال ابتداء تحول آفتاب سے کرتے ہیں۔ ان کے مہینوں کے نام یہ ہیں:

فروردین، اردی، بہشت، خرداد، تیر، مرداد، شہر یور، مہر، آبان، آذر، دی، بہمن، اسفند۔

یہ تمام میں ۳۰۔ ۳۰ روز کے ہوتے ہیں جس سے سال کے ۳۶۰ روز دن بنتے ہیں۔ لیکن وہ اسفند کے آخر میں ۵ روزوں کا اضافہ کر کے شی سال کے مطابق کر لیتے ہیں اور ۱۲۰ روز کے بعد ایک مہینہ کا اضافہ کر کے بقیا کمی کو پورا کر لیتے ہیں۔ اس زائد مہینہ کو ہندی میں لوند، ترکی میں سوا آئی، اور فارسی میں کبیس کہتے ہیں۔ روم میں مہینوں کا حساب چاند سے اور سال کا حساب سورج سے لگایا جاتا تھا۔ جب روم میں جولیس بیزر حکمران ہوا تو اس نے ۲۵۔ ق۔ م۔ میں دو ہیئت

دانوں کی مدد سے سال کی مدت ۳۶۵ روز ۶ رگنہنہ مقرر کی۔ اس طرح کہ فروری کے ۲۹ روز اور باقی مہینوں میں ایک مہینہ تیس دن کا اور دوسرا ۳۱ روز کا قرار دیا۔ اور چھ گھنٹوں کی کھپت کے لئے ہر چوتھے سال فروری میں ایک دن کا اضافہ کر دیا۔ اور اپنے نام پر جون کے بعد والے میئنے کا نام جولائی رکھا اس کے بعد اگسٹ نے جولائی کے بعد والے میئنے کا نام اپنے نام پر اگست رکھا۔ اور فروری سے ایک دن نکال کر اس میں بڑھا دیا۔ یہ حساب صد یوں چلتا رہا۔ لیکن سال کی مدت چونکہ ۳۶۵ روز ۶ رگنہنہ تھی، اس لئے ۲۰۰ رسال کے عرصہ میں تحويل آفتاب میں ۳ روز کا فرق پڑ گیا۔

چنانچہ جب ۳۲۵ء میں روم کے ہیئت دان اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے تو اس سال تحويل آفتاب ۲۱ ربیع کو تھی حالانکہ ۲۵ ق۔ م جب یہ سال راجح ہوا تھا تو تحويل آفتاب ۲۵ مارچ کو تھی۔ انہوں نے بتایا کہ کسی عالم کی صحیح مدت چونکہ ۳۶۵ روز ۵ رگنہنہ ۳۶۶ روز میں ہے اور ملکی سال کا شمار ۳۶۵ روز ۶ رگنہنہ کے حساب سے ہوتا رہا ہے اور ملکی سال، شمسی سال سے ۱۱ روز ۳۶۶ روز میں ہوتا رہا گے پڑھتا رہا ہے اس لئے یہ فرق پڑ گیا ہے۔ مگر اس کی صحیح کی کوئی تدبیر نہ کر سکے۔ آخر ۱۵۸۲ء میں پاپائے عظیم گریگوری نے اس کی طرف توجہ کی اور گزشتہ سالوں میں جو دن زیادہ شمار ہوتے تھے کم کر دیئے اور آئندہ کے لئے ہر تین سال کے دن ۳۶۵ روز اور چوتھے سال کے دن ۳۶۶ روز قرار دیئے تاکہ ان چار سالوں میں ہر سال جو ۵ رگنہنہ ۳۶۶ روز میں ہوتے ہیں ان کی کھپت ہو جائے۔ مگر جب یہ دیکھا گیا کہ اس سے بھی کچھ فرق پڑتا ہے اس طرح کہ کسی تو چار سالوں میں ۲۳ رگنہنے ۱۵ روز ۳۶۶ روز میں ہوئی ہے اور اضافہ ایک دن کی صورت میں ۲۲ رگنہنے کا کیا گیا ہے جس سے ۲۰۰ رسال میں ۳ روز کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے

پوری صدی والے سالوں میں صرف اس سال میں اضافہ باقی رکھا گیا جو ۲۰۰۰ روپے پورا تقسیم ہو جائے تاکہ یہ بڑھنے والے تین دن کم ہو جائیں۔

لیکن اس صورت میں بھی ۲۶ ریکنڈ ہر سال میں بڑھ جاتے ہیں جو ۳۲۲۳ رسال میں ایک دن کے مساوی ہو جائیں گے۔ اس کے تدارک کی یہ صورت نکالی گئی کہ جو سال ۳۰۰۰ روپے پورا تقسیم ہو جائے اس میں ایک دن کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن یہ ایک دن تو ۳۲۲۳ رسالوں میں بڑھتا تھا اور کی چار ہزار سال میں ایک دن کی تجویز ہوتی تو اس کے نتیجہ میں میں ہزار سالوں میں ایک دن پھر بڑھ جائے گا۔ مگر اس کے حل کی ابھی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہے۔

جس سال میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے اس کے پیچانے کا حسابی طریقہ یہ ہے کہ عیسوی سن کو چار پر تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایک باقی رہے تو ۳۶۵ روپے دن والا پہلا سال، دو باقی رہیں تو دوسرا، تین باقی رہیں تو تیسرا، اور پورا تقسیم ہو جائے تو ۲۰۰۰ روپے دنوں کا سال ہو گا ایسے کو یہ کا سال کہا جاتا ہے۔

بہر حال اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ ملکی سال کبھی مشتمل سال سے گھٹ جاتا ہے اور کبھی بڑھ جاتا ہے۔ اور ہر چوتھے سال ایک دن کے اضافہ کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور پھر بھی تفاوت رہ جاتا ہے۔ اور پھر اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو علم فلکیات میں مہارت رکھتا ہو۔ بخلاف قمری حساب کے کو وہ گھٹائے بڑھائے بغیر بالکل قدرتی حالت میں ہے۔ اور ہر شخص یا سانی معلوم کر لیتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق عام مشاہدہ سے ہے اس لئے اسلام نے اعمال و عبادات کی پیداوار زیادہ تر قمری حساب پر رکھی ہے۔ تاکہ یہیں اوقات میں کوئی دشواری پیش نہ آئے اور جو سورج سے متعلق ہیں جیسے افطار صوم یا اوقات نماز یا نماز آیات تو ان کا تعلق صرف سورج کے مشاہدہ یعنی طلوع و غروب و زوال

اور کوف سے ہے جس میں کوئی بچیدگی نہیں ہے۔

ابتدا کچھ امور ایسے ہیں جو شی خاب سے متعلق ہیں مگر وہ اعمال واجبہ پر اثر انداز نہیں ہوتے جیسے نوروز۔ کیونکہ جس دن خدمتِ علوی ہوا اور جس دن امیر المؤمنین علیہ السلام زینتِ افواعے سریرِ خلافت ہوئے۔ آفتاب بر ج حمل میں تھا۔ اسی لئے اس دن کی صرفت کو دو چند کرنے کے لئے قمری و شمسی دونوں تاریخوں کو یوم صرفت قرار دیا گیا۔ اسی طرح نوروز کے ۲۲ دن بعد میسان کامہینہ شروع ہوتا ہے جس میں بر سے والے پانی پر مختلف سورتیں اور دعاً میں پڑھ کر پینے سے مختلف فوائد و خواص کا تذکرہ روایات میں ہوا ہے یونہی امام جعفر صادق علیہ السلام نے ماہ حرب زمان کی ساتویں تاریخ کو پہنچنے لگوانے سے منع کیا ہے اور امام رضا علیہ السلام سے ششی مہینوں کے لحاظ سے ہر مہینہ کچھ اصول صحیح دار ہوئے ہیں۔

دعا بصرہ کی شرح

یہ دعا رمضان کے خیر مقدم کے سلسلہ میں ہے ماہ رمضان قمری سال کا نواں مہینہ ہے جس میں طلوع صادق سے لے کر غروب آفتاب تک چند امور بقصد قربتِ ترک کے جاتے ہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ۔ اس ترک کا نام روزہ ہے جو اسلامی عبادات میں ایک اہم عبادت ہے۔ روزہ صرف نہ ہب اسلام تھی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام مطل و نماہب کسی نہ کسی صورت میں روزہ رکھتے اور اس کی افادیت کا اقرار کرتے ہیں۔ البتہ ماہ رمضان میں روزہ رکھنا اسلام سے مختص ہے۔ اسی لئے حضرت نے اسے نہرِ اسلام (اسلام کا مہینہ) فرمایا ہے۔ اس مہینہ کو ماہِ رمضان کے نام سے موسوم کرنے کے سلسلہ میں چند اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ رضی سے ماخوذ ہے اور رضی کے معنی دھوپ کی شدت سے پتھر، ریت

وغیرہ کے گرم ہونے کے ہیں۔ اسی لئے جلشی ہوئی زمین کو ”رمضا“ کہا جاتا ہے۔ اور جب پہلی رفعہ روزے واجب ہوئے تو ماہ رمضان سخت گرمی میں پڑا تھا۔ اور روزوں کی وجہ سے گرمی و پیش کا احساس بڑھاتا تو اس مہینہ کا نام ماہ رمضان یعنی ماہ آتش فشاں پڑگیا۔ یا اس لئے کہ یہ مہینہ گناہوں کو اس طرح جلاتا اور فنا کرتا ہے جس طرح سورج کی تمازت زمین کی رطوبتوں کو جلاتی اور فنا کرتی ہے چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”انما سَمَّى رَمَضَانَ لِأَنَّ رَمَضَانَ يَرْمِضُ الظُّنُوبَ.“

”ماہ رمضان کو ماہ رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔“

دوسرائقول یہ ہے کہ یہ ”رمضان“ سے ماخوذ ہے اور رمضانی اس ابر و باراں کو کہتے ہیں جو موسم گرم کے آخر میں آئے اس سے گرمی کی تینزی دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یہ مہینہ بھی گناہوں کے جوش کو کم کرتا اور برائیوں کو دھوڈھوتا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ عربوں کے قول رَمَضَتِ النَّصْلَ مَا خُوذَ ہے جس کے معنی دو پتھر کے درمیان چھری تلوار یا نیزہ کے پھل کو رکھ کر تیز کرنے کے ہیں۔ اور عرب اس مہینہ میں اپنے ہتھیاروں کو تیز کیا کرتے تھے تاکہ اٹھا لحرام کے شروع ہونے سے پہلے ماہ شوال میں اپنی جنگ جو یانہ طبیعت کے تقاضے پورے کر سکیں۔

چوتھا قول یہ ہے کہ یہ ارتضاء سے ماخوذ ہے جس کے معنی قلق و اضطراب محسوس کرنے کے ہیں چونکہ اس مہینہ میں بھوک و پیاس کی وجہ سے بے چینی محسوس کی جاتی ہے اس لئے اس ماہ رمضان کے نام سے موسم کیا گیا ہے۔

پانچواں قول یہ ہے کہ یہ مشتق نہیں ہے بلکہ اللہ کا نام ہے اور چونکہ اس مہینہ کو اللہ تعالیٰ

سے خصوصی نسبت حاصل ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو کر ماہ رمضان کہلاتا ہے۔

چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”لَا تقولوا هذارمضان ولا ذهب رمضاٌ ولا جاء رمضاٌ فان رمضاٌ“

اسم من أسماء الله تعالى وهو عز وجل لا يجيء ولا يذهب ولكن قولوا ”شهر
رمضان“.

”یہ کہا کرو کہ“ یہ رمضان ہے؟ اور ”رمضان گیا، اور رمضان آیا“ اس لئے کہ رمضان، اللہ سبحانہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کہیں آتا جاتا نہیں۔ لہذا ماہ رمضان کہا کرو۔

ماہ رمضان اس انتساب اور اپنے فیوض و برکات کے لحاظ سے تمام مہینوں پر فوقيت رکھتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”قد اقبل اليکم شهر الله بالبرکة والرحمۃ والمغفرۃ شہر هو عند الله
افضل الشہور و ایامہ افضل الایام ولیا لیه افضل الالیالی و ساعاتہ افضل
الساعات.“

”تمہاری طرف اللہ کا مہینہ برکت، رحمت اور مغفرت کا پیغام لے کر بڑھ رہا ہے۔ یہ وہ
مہینہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل ہے۔ اس کے دن تمام دنوں سے افضل،
اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر، اس کے لمحے تمام محوں سے برتر ہیں۔“

اس مہینہ کی راتوں میں سے ایک رات لیلة القدر کے نام سے موسم ہے جس میں
بجالائے ہوئے اعمال و عبادات ہزار مہینوں کے اعمال سے بہتر ہیں۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ

السلام کا ارشاد ہے:

”العمل فيها خير من العمل في الف شهر ليس فيها ليلة القدر.“

”اس رات میں اعمال ان ہزار مہینوں کے اعمال سے بہتر ہیں جن میں لیلۃ القدر نہ

ہو۔“

اسی مہینے میں تمام آسمانی کتابیں نازل ہوئیں اور اسی مہینے میں قرآن مجید نازل ہوا۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

”شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن هدى للناس و بیانات من الهدى

والفرقان.“

”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ وہ لوگوں کے لئے رہنمائی ہے اور
ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی روشن نشانیاں رکھتا ہے۔“
اس مہینے کو روزوں سے مخفی کرنے میں یہ مصلحت بھی ہوتی ہے کہ قرآن کی یاد تازہ
رہے اور روزہ و عبادت کے جلو میں اس کے نزول کی تقریب کو منایا جا سکے اور یوں بھی عمل عبادت
کے لئے وقت و زمانہ کی پابندی اس کے بجالانے کی قوی حرک ہوتی ہے۔ اگر روزوں کا زمانہ مقرر
نہ ہوتا اور لوگوں کو یہ اختیار ہوتا کہ وہ سال میں جب چاہیں روزہ رکھ لیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پیشتر
افر اور روزہ رکھنے میں ٹال مٹوں سے کام لیتے، اور آج کل کر کے پورا سال گزار دیتے اور ایک آدھ
دن بھی روزہ رکھنے کی توفیق نصیب نہ ہوتی۔ اور اگر ایک آدھ روزہ رکھ بھی لیتے تو اس پر کوئی فائدہ
مرتب نہ ہوتا بلکہ ایک معتاد زندگی میں خلل پیدا ہوتا اور پھر ہر شخص ایسے ہی زمانہ میں روزہ رکھتا جس
میں روزے کی تکلیف کا احساس کم ہوتا اور مختلف موسموں میں روزہ رکھنے سے جو مختلف اثرات

صحیت انسانی پر پڑتے ہیں ان سے محروم ہونا پڑتا۔ اس کے علاوہ عبادت میں ہم آنکھی واجتمائی شان باقی نہ رہتی۔ اور یک رنگی ہی وہ چیز ہے جس سے تلخی بھی خوشگوار ہو جایا کرتی ہے۔

چنانچہ جب کوئی شخص دوسروں کو بے روزہ دیکھتا ہے اور خود روزہ سے ہوتا ہے تو اسے روزہ گران گرتا ہے۔ مگر دوسروں کو روزہ دار دیکھنے سے اس کی ناخوشگواری بار خاطر نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب سفر یا مرض کی وجہ سے روزے قضا ہو جاتے ہیں اور بعد میں رکھنا پڑتے ہیں تو وہ ماہ رمضان کے روزوں کی نسبت شاق گزرتے ہیں اور دل میں ماہ رمضان کے روزوں کا ساولہ و جوش پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس تحدید اوقات سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان دوسروں کی دیکھادیکھی روزہ رکھ لیتا ہے اور بے روزہ رہنے سے شرم و خجالت محسوس کرتا ہے۔ اسلامی روزہ فقط تعین مدت ہی کے لحاظ سے امتیاز نہیں رکتا کہ اسے آگے پیچھے نہیں کیا جا سکتا، اور بھی چند وجہ سے خصوصی امتیازات کا حامل ہے۔

چنانچہ اسلام نے روزوں کی مدت نہ اتنی طویل کی ہے کہ ان سے کوئی فائدہ و نتیجہ حاصل نہ ہو اور نہ اتنی طویل کہ زندگی کے معمول میں فرق پڑے۔ اور اس سے عہدہ برآ ہونے میں دشواری محسوس ہو۔ اس معتدل مدت کے ساتھ روزہ کے اوقات بھی بالکل طبعی ہیں۔ یعنی طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک، جنہیں بڑی آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح پوری مدت کی تعین میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ یوں، کہ ایک چاند دیکھو تو روزے شروع کر دو اور دوسرا دیکھو تو ختم کر دو۔ بخلاف دوسرے مذاہب کے کہ ان کے یہاں روزہ رکھنے کے لئے پورا حساب لگانے کی ضرورت پڑتی ہے اور بغیر حساب دافی کے نہ شروع کا وقت معلوم ہو سکتا ہے اور نہ ختم کا۔ اور پھر اسلامی روزہ دن کے اوقات میں ہوتا ہے جب کہ انسان چلتا پھرتا اور حرکت کرتا رہتا ہے اور

طبعی حیثیت سے یہ مسلم طور پر ثابت ہے کہ جب انسان کے بدن میں حرکت نہ ہو تو اس حالت میں خالی چیز رہنا صحت کو معتقد بہ نقصان پہنچاتا ہے۔

اسی لئے ائمۃ الائیت نے رات کے وقت کچھ نہ کچھ کھاپی کر سونے کی ہدایت کی ہے۔

اور صوم و صالحینی دور روزوں کو ملا کر رکھنے کو حرام قرار دیا گیا ہے تاکہ روزہ میں رات کا حصہ شامل نہ

ہونے پائے اس کے برخلاف یہود و نصاریٰ وغیرہ کے بیہاں رات کا حصہ بھی شامل ہوتا ہے۔

چنانچہ یہود یوں کا روزہ ۲۶ رجھنہ سے لے کر ۲۷ رجھنہ تک کا ہوتا ہے۔ اور اتنا طویل فاقد یقیناً صحت

جسمانی کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اور پھر روزہ کا سب سے اہم مقصد ضبط نفس کی مشق ہے اور یہ مقصد

رات کے روزہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رات تو سونے میں کٹ جاتی ہے اور اس کے ساتھ

خواہشات و جذبات بھی سو جاتے ہیں اس لئے خواہشات نفس کو روکنے کی ریاضت نہ ہو سکے گی۔ یہ

ریاضت تو ان ہی کے روزہ سے ہو سکتی ہے جس سے انسان رفتہ رفتہ اپنے خواہشات پر قابو پا لیتا

ہے۔ کبھی خواہشات پر اقتدار صرف اس حد تک ہوتا ہے کہ انسان بھوک پیاس کے ہوتے ہوئے نہ

کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ اور کبھی زبان، آنکھ، کان پر بھی قابو پا لیتا ہے اور انھیں بے راہ نہیں ہونے

دیتا۔ اور کبھی اپنے خیالات و تصورات پر بھی قابو حاصل کر لیتا ہے۔ اس اعتبار سے روزہ دار تین قسم

کے ہیں۔ ایک وہ جو صرف کھانے پینے اور دوسرے مفطرات سے اجتناب کرتے ہیں؛ یہ عوام کا

گروہ ہے۔ اور دوسرے وہ جو ہمہ تن روزہ دار ہوتے ہیں اور کسی عضو کو گناہ سے آلوہ نہیں ہونے

دیتے۔ یہ خواص کی جماعت ہے اور دراصل روزہ دار یہ لوگ ہیں۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ

السلام کا ارشاد ہے:

”اذا صمت فليصم سمعك و بصرك و شعرك و جلدك ولا يكون

بوم صومک کیوم فطرک۔“

”جب روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، بال اور جسم کی کھال تک روزہ دار ہو اور تمہارے

روزہ کا دن بے روزہ والے دن کے مانند ہونا چاہئے۔“

اور تمیرے وہ جو اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کے خیالات فاسدہ اور تصورات باطلہ سے پاک و صاف رکھتے ہیں اور ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر میں مستقر رہتے ہیں۔ یہ مقررین کی جماعت ہے۔ چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام کے متعلق وارد ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں آپؐ کی زبان القدس سے دعا و تسبیح اور عکبریہ واستغفار کے علاوہ کوئی کلمہ سننے میں نہ آتا تھا۔ یہاں تک کہ تمام ماہ مبارک اسی طرح گزر جاتا تھا۔

دعا نمبر ۲۵ کی شرح

یہ دعا ماہ رمضان کے برکت آنحضرت ﷺ کی لمحات کو الوداع کرنے کے سلسلہ میں ہے۔ لفظ وداع، دعۃ سے مانخوذ ہے جس کے معنی راحت و آرام اور پسکون زندگی کے ہیں۔ اور مسافر کو وداع کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے اپنی محبت و دل بستگی کا اظہار کیا جائے اور اس کے لئے دعا کی جائے کہ سفر کی صعوبتیں اس کے لئے آسان اور منزل کی دشواریاں اس کے لئے سہل ہوں اور اس سے دوبارہ پلت کر آنا نصیب ہو یا جہاں جانا چاہتا ہے وہاں سکون و قرار حاصل ہو۔ یہ وداع اس کی دلیل ہے کہ جسے وداع کیا جا رہا ہے زگا ہوں میں اس کی عزت اور دل میں اس کی قدر و منزلت ہے، اور اس کی جدائی گراں اور مفارقت شاق ہے۔ یہ محبت اور لگاؤ زمان سے بھی ہو سکتا ہے اور مکان سے بھی۔ ذی شعور سے بھی ہو سکتا ہے اور غیر ذی شعور سے بھی چنانچہ اسی محبت و دل بستگی کے نتیجہ میں انسان کبھی ماضی کے ان لمحوں کو پکارتا ہے جو اپنی خوشنگوار یادوں میں چھوڑ جاتے



ہیں۔ اور کبھی شباب کی گھر بیوں کو خطاب کرتا اور عمر رفتہ کو آواز دیتا ہے، اور کبھی اداں گھنڈروں، خاموش ویرانیوں اور شکستہ دیواروں سے خطاب کرتا ہے اور کبھی ان کی زبان بے زبانی کی خود تر جہانی کرتا اور کبھی ان سے بولنے اور جواب دینے کی فرمائش کرتا ہے۔ چنانچہ عرب کا ایک شاعر کہتا ہے:

یا دار عبلہ بالجواء تکلمی وعمی صباحا دار عبلہ و اسلمی
 ”اے مقام جو ایں واقع ہونے والے عبلہ کے گھر کچھ بول کر میں گوش برآ واز ہوں
 تیری صبحیں غارگری سے محفوظا اور تو گردش زمانہ سے بچار ہے“

اسی طرح ماہ رمضان کے جھوٹوں اور ساعتوں سے خطاب کرنا اس سے انتہائی وابستگی کی دلیل ہے کیونکہ خاصان خدا کو ذکر الہی، اطاعت خداوندی اور عبادت سے اتنی شیفٹگی ہوتی ہے کہ وہ عبادت کے مخصوص دنوں اور جھوٹوں سے بھی والہانہ محبت و قدر کرتے ہیں اور ان جھوٹوں کی جدائی کو اتنا ہی محسوس کرتے ہیں جتنا دل باخیگان محبت، محبوب کی جدائی کو اور اپنی طرح بچھے ہوئے دل اور مر جھائے ہوئے چہرے کے ساتھ انھیں الوداع کرتے ہیں جس طرح محبوب کو رخصت کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت اول اخر ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھتے اور تحریر آمیز جذبات کے ساتھ اسے الوداع کرتے۔ یہ دعا انہی لوگوں کے لئے ہے جنھوں نے اس ماہ ربماں کے لحاظ عبادت و اطاعت میں گزارے ہوں، واجبات ادا کئے ہوں، اور محیمات سے کثارہ کش رہے ہوں، اور جنھوں نے نماز روزہ سے کوئی واسطہ نہ کھا ہو تو انھیں اس کے آنے پر خوشی ہی کیا تھی کہ جانے کا رنج کریں اور اسے الوداع کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔ البتہ جنھوں نے خدا کی خوشنودی کا

سر و سامان کیا ہو اور اس کے مبارک لمحات میں زاد آخرت بھم پہنچایا ہو، فرائض و اجرات ادا کئے ہوں انھیں الوداع کرنا چاہئے تاکہ ان کے حنات میں مزید اضافہ ہو اور رحمت و مغفرتِ الہی کے الی قرار پائیں۔ چنانچہ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں:

”دخلت على رسول الله في آخر جمعة من شهر رمضان فلما بصرني

قال لي يا جابر هذه آخر جمعة من شهر رمضان فودعه وقل اللهم لا تجعله آخر
العهد من صيامنا ايامك جعلته فاجعلنى مرحوماً ولا تجعلنى محروماً فانه من
قال ذلك ظفر باحدى الحستين اما يبلغ شهر رمضان من قابل او بغير ان الله
ورحمته“.

”میں ماہ رمضان میں جمعۃ الوداع کے دن پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
آنحضرت نے مجھے دیکھا تو فرمایا لہے جابر! یہ ماہ رمضان کا آخری جمعہ ہے لہذا اسے الوداع کرو
اور یہ کہو ”اے اللہ! اسے ہمارے روزوں کا آخرین قرار دے۔ اور اگر تو نے قرار دیا ہے تو
ہمیں اپنی رحمت سے سرفراز کرو محروم نہ کر۔“ تو جو شخص یہ کلمات کہے گا تو وہ دو خوبیوں میں سے
ایک خوبی کو ضرور پائے گا۔ یا تو آئندہ کامہ رمضان اسے نصیب ہو گا، یا اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت
اس کے شامل حال ہو گی۔“

یہ دعا، جمعۃ الوداع یا ماہ رمضان کی آخری شب یا آخری روز میں پڑھنا چاہئے۔ اور
آخری شب میں سحر کے وقت پڑھنا بہتر ہے۔ اور اس سے بہتر یہ ہے کہ جمعۃ الوداع میں بھی
پڑھے، اور آخری شب میں بھی پڑھے۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ چاند انیس کا ہو گا تو انیسویں شب میں
پڑھے اور چاند نہ ہو تو انیسویں شب میں بھی پڑھے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ شب عید پڑھے۔

دعا نمبر ۳۶ کی شرح

ہر قوم و ملت میں کوئی نہ کوئی دن ایسا ضرور ہوتا ہے جو کسی تاریخی پیش منظر کی وجہ سے یادگار کی حیثیت رکھتا ہے اور اسے وہ اپنے طریقہ سے مناتے اور اس میں سرو و سرت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود سرد ہوئی اور وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں سے زندہ و سلامت نکل آئے، وہ دن ان کے مانے والوں کے لئے عید قرار پا گیا۔ اور جس دن حضرت یونس شکم ماءی سے زندہ رہا ہوئے وہ دن ان کی قوم کے لئے عید کا دن بن گیا۔ اور جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر مائدہ نازل ہوا وہ ان کے لئے عید کا دن قرار پا گیا۔

چنانچہ ارشاد الہی ہے: *(رَبُّ انْزَلَ عَلَيْهِ مَا نَدَدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا)*
 اے ہمارے پروردگار! تو ہم پر آسمان سے مائدہ نزل کر جو ہمارے لئے عید قرار پائے۔

اسی طرح اسلام میں بھی مختلف یادگاروں کے سلسلہ میں متعدد عیدیں منائی جاتی ہیں۔ جن میں سے عید اضحیٰ اور عید الفطر زیادہ شہرت رکھتی ہیں۔ عید اضحیٰ اس بے مثال قربانی کی یادگار ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربان گاہ منی میں پیش کی تھی۔ اور عید الفطر ماہ مبارک رمضان کے اختتام پر فریضہ صائم سے عہدہ برآ ہونے کے شکریہ میں منائی جاتی ہے اس عید کی سرست کو ہمہ گیر بنانے کے لئے اسلام نے ہر ذی استطاعت پر ایک مخصوص مقدار زکوٰۃ فطرہ اس بدایت کے ساتھ واجب کر دی ہے کہ نماز سے پہلے مستحقین تک پہنچا دی جائے بتا کر وہ بھی عید کی مسرتوں میں دوسروں کے ساتھ شریک ہو سکیں۔ اور یہ اسلام کی حکیمانہ موقع شناسی ہے کہ اس نے عید الفطر کے

موقع پر غرباء کی اعانت ضروری قرار دی۔ اس لئے کہ تمیں دن بھوک پیاس میں گزارنے اور فاقہ کشی کی تکلیف سے آشنا ہونے کے بعد غربیوں کے دکھ درد کا احساس اور ان سے ہمدردی کا جذبہ ابھر آتا ہے جو غربیوں اور ناداروں کی اعانت کا محکم ہوتا ہے۔ اور انسان بطيثب خاطر اس مختصر مالی قرابت کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ ادائے فطرہ کے بعد دو گانہ عید سے اس دن کا افتتاح کیا جاتا ہے جس میں اہل شہر مجتمع ہو کر اجتماعی شان، ملی تنظیم اور اسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پھر خطبہ عید پڑھا جاتا ہے جو توحید و تقدیس، درود و سلام، پند و فیصلت اور سورۃ قرآنی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے بعد مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ مصافی و معافی، سلام و دعاء اور میل ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اسی صرفت افزاء ماحول میں یہ دن تمام ہوتا ہے۔

یہ ہے اسلامی تیوار جس کی صرفت میں سنجیدگی، کیف میں شائستگی اور لطف و سرور میں تہذیب کو سودا یا گیا ہے اور اس کے ادوا و رسم میں اعلیٰ اخلاقی مقاصد کا پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے۔ جس دن کی ابتداء فریضہ صبح کے علاوہ زکوٰۃ و فقہارہ اور استماع خطبہ سے ہو اور اس کے لحاظ میل ملاقات اور رنجشوں اور کدو رتوں کو دور کرنے میں صرف ہوں وہ دن یقیناً دل میں ایک صرفت آمیز طہائیت کا احساس پیدا کرے گا اور نیکی کے جذبات ابھار کر نیک کرداری و خدا پرستی اور قلب و روح کی تطہیر کا سامان فراہم کرے گا۔ اور حقیقی عید یہی ہے کہ انسان اپنے قلب و ضمیر کو پاک و صاف کرے، گناہوں سے دامن بچائے اور برائیوں سے محفوظ رہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”انما هو عيد لمن قبل الله صيامه و شكر قيامه وكل يوم لا يعصي الله

فيه فهو عيد۔“

”عید صرف اس کے لئے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کیا اور اس کے قیام (نماز) کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہر وہ دن جس میں اللہ کی معصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے۔“

دعا نمبر ۲۷ کی شرح

یہ دعا دعاۓ عرفہ کے نام سے موسوم ہے۔ عرفہ کے معنی میں فی الجملہ اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کے زد دیکھ عرفہ، عرفات ہی کا دوسرا نام ہے جو کہ معظّم سے جو مکہ معلّّم سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جہاں جان نہم ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک وقوف کرتے ہیں گویا اس میدان کا ہر کٹلڑا عرفہ ہے اور ان کٹلڑوں کا مجموعہ عرفات ہے اسے عرفات اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ملک ملک کے باشندے جمع ہوتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔ یا اس لئے کہ یہ عرف الدیک (مرغ کی کلخی) سما خود ہے۔ کیونکہ مرغ کی کلخی بلند اور نمایاں ہوتی ہے۔ اسی طرح عرفات بھی ملک کی سر زمین سے کچھ بلند پر واقع ہوا ہے۔ اور بعض کے زد دیکھ عرفہ کا دن اور عرفات مقام کا نام ہے۔ چنانچہ شیخ طوسی رحمہ اللہ نے مجمع البیان میں تحریر کیا ہے:

”عرفات اسم للبُقْعَة المَعْرُوفَة يَجِبُ الْوُقُوفُ بِهَا فِي الْحَجَّ وَيَوْمُ عَرْفَةٍ
يَوْمُ الْوُقُوفِ بِهَا.“

”عرفات اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں حج کے موقع پر وقوف ضروری ہے اور اس روز وقوف کو روز عرفہ کہا جاتا ہے۔“

فیروزہ آبادی نے قاموس میں تحریر کیا ہے:

”یوم عرفۃ الناصع من ذی الحجۃ و عرفات موقف الحاج ذلك اليوم“

علی اثنا عشر میلا من مکہ۔“

”نہم ذی الحجہ روز عرفہ ہے۔ اور مکہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر وہ موقف جہاں اس دن

وقوف کیا جاتا ہے عرفات ہے۔“

اس قول کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو عرفہ کی وجہ تسلیہ کے سلسلہ میں اہن عباس سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم نے ذی الحجہ کی آنھوں شب کو خواب دیکھا کہ وہ اپنے فرزند حضرت اسماعیل کو ذبح کر رہے ہیں۔ فا صبح یروی یومہ اجمع ”جب صبح ہوئی اور بیدار ہوئے تو تمام دن اس پر غور کرتے رہے“ کہ یہ حکم الہی ہے یا نہیں۔ اس سوچ بچار کی وجہ سے آنھوں ذی الحجہ کا نام یوم تزویہ ہو گیا۔ اور تزویہ کے معنی سوچ بچار اور غور و فکر کے ہوتے ہیں۔

دوسری رات کو پھر یہ خواب دیکھا: فلما اصبح عرف انه من الله۔ ”جب صبح ہوئی تو پوری طرح جان لیا کہ حکم خدا یہی ہے۔“ اس عرفان کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کا نام روز عرفہ ہو گیا“ روز عرفہ وہ مبارک دن ہے جس میں خداوند عالم کی طرف رجوع ہوا جائے تو وہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”انه من لم یغفر له فی شهر رمضان لم یغفر له الی قابل الا ان یشهد

عرفة۔“

”جس شخص کے گناہ ماہ رمضان میں بخشے نہیں جاتے ہیں اس کے گناہ آیندہ ماہ رمضان تک نہیں بخشے جائیں گے مگر یہ کہ وہ روز عرفہ کا شرف حاصل کرے۔“ اسی دم مسلمان اطراف و اکناف عالم سے سوت کر مکہ معظمه میں جمع ہوتے ہیں اور فریضہ حج بجالاتے ہیں۔ حج تین کی فتنمیں ہیں حج افراد، حج قرآن، اور حج تمریع۔

حج افراد اور حج قرآن ان لوگوں کے لئے ہے جو مکہ یا مکہ کے اطراف و جواب کے رہنے والے ہیں۔ جس میں ایک ہی دفعہ الحرام باندھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں کہ جو مکہ اور عرفات کے درمیان واقع ہے قیام اور طلوع آفتاب کے بعد منی میں کہ جو مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان واقع ہے قربانی کرنا ہوتی ہے اور سرمنڈ دایا جاتا ہے اور جمرہ عقبہ پر سنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ پھر مکہ میں خانہ کعبہ کا طواف، صفا و مرود کے درمیان سقی، طواف النساء اور پھر منی میں رمی جبرات کے بعد حج تمام کیا جاتا ہے۔

اور حج تمعن ان لوگوں کے لئے ہے جو مکہ اور اطراف مکہ کے حدود کے رہنے والے نہ ہوں۔ اس میں پہلی مرتبہ عمرہ تمعن کی نیت سے الحرام باندھا جاتا ہے اور طواف کعبہ، نماز طواف اور صفا و مرود کے درمیان سقی کے بعد بالوں اور ناخنوں کا کاشنا ہوتا ہے اور اس کے بعد الحرام کھول دیا جاتا ہے اور آنحضرتی الحج کو حج کی نیت سے مکہ ہی میں اراہا باندھا جاتا ہے اور اعمال حج بجالائے جاتے ہیں۔ حج تمعن کی مشروعیت میں کسی کو کلام نہیں۔ اور جو اس لے تو حب کے قائل نہیں ہیں انھیں بھی اس کے صحیح و درست ہونے سے انکار نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور کتب صحاح میں اس کا صراحت ذکر ہے۔

چنانچہ ارشاد الہی ہے: ﴿فَمَنْ تَمْتَعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهُدَى﴾

”جو شخص حج تمعن کا عمرہ بجالائے تو جیسی قربانی میسر آئے کرے۔“

اور عمران ابن حصین سے منقول ہے کہ:

”نزلت آیۃ المتعة فی کتاب اللہ فامرنا بها رسول اللہ ثم لم تنزل آیۃ

تنسخ متعة الحج و لم ينـه عنها رسول الله حتى مات قال رجل برأيه بعد ما
شاء۔“

”حج تنسخ کی آیت قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ نے ہمیں اس کا حکم
دیا تھا۔ پھر ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو حج تنسخ کو منسوخ کر دے اور نہ پیغمبرؐ نے مرتبہ دم تک
اس سے کبھی روکا۔ البتہ بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔“

(صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۷۳)

نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر ہیں جنہوں نے بعض
مصالح کی بنابر اس سے منع کر دیا۔ اور حضرت عثمان بھی اسی منع پر کار بند رہے۔ مگر امیر المؤمنین علی
ابن ابی طالب علیہ السلام حکم نہ اٹھا پیغمبرؐ کے مطابق حج تنسخ ہی بجالاتے رہے۔ اور حضرت عثمان
نے روکنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ میں کہنے پر سنت پیغمبرؐ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ محمد بن
امام علی بن خماری نے تحریر کیا ہے:

”قال اختلاف علیٰ و عثمان و هما بعسفان فی المتعة فقال علی ما ترید
ان تنهی عن امر فعله رسول الله ﷺ فقال عثمان دعنى عنك.“

”(روای کا بیان ہے کہ) حضرت علیٰ اور حضرت عثمان نے مقام عسفان میں حج تنسخ کے
بارے میں اختلاف کیا۔ حضرت علیٰ نے فرمایا تمہارا مطلب کیا ہے کہ تم اس کام سے منع کرتے ہو
جس کو آنحضرت ﷺ نے کیا۔ حضرت عثمان نے (لا جواب ہوگر) کہا کہ یہ بحث جانے
دیجئے۔“ (صحیح بخاری پ ۲، ص ۸۲)

بہر حال ایک ایسا فریضہ ہے جس سے انسان کی زندگی پر اثر پڑتا اور اس کے افکار و اعمال

میں ضبط و انصباط پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حج کے سلسلہ میں جو خواہشات ترک کے جاتے ہیں اس سے صبر و تحمل اور ضبط نفس کی مشق ہوتی ہے جو برائیوں سے محفوظ رہنے کا پیش خیمہ ہے۔ اور سفر کی خیتوں اور صعوبتوں کی جھیلنے سے سستی و بہل انگاری مستعدی و آمادگی سے بدل جاتی ہے۔ اور دل و دماغ میں ایسے تاثرات پیدا ہوتے ہیں جو ایک طرف مبداء سے دابستہ کرتے ہیں تو دوسرا طرف معاد کا تصور تازہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان میقات پر پہنچ کر حرام باندھتا ہے اور زبان سے ”لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک.“

(حاضر ہوں بار الہا امیں حاضر ہوں۔ تو لا شریک ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں) کہتا ہے تو یہ تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح آج حرام پسیئے گھر یا اور اہل و عیال کو چھوڑ کر اس کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے اسی طرح ایک دن وہ ہو گا اور جب حرام کے بجائے کفن لپیٹے اس دنیا سے منہ موز کر داعی موت کی آواز پر لبیک کہہ گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا اور جب حرام باندھے ہوئے عرفات میں پہنچتا ہے تو یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ تاحد نگاہ لوگوں کا جمگھنا جن کا پہننا والا ایک، لباس ایک، وضع ایک۔ نہ غربت و امارت کا امتیاز، نہ چھوٹے اور بڑے کا فرق۔ سب دست بدعاہ ہر ایک کی زبان پر توبہ و استغفار، ہر ایک اپنے گناہوں پر پیشان اور عفو و آمر زش کا طلب گار؛ ہر ایک امید و نیم کے سلگم پر ایستادہ؛ ہر شخص فریاد کنائ، ہر شخص گھبرا یا ہوا اور سہما ہوا، ایک کو دوسرے کی خبر نہیں۔ نفسی کا عالم، اس گرمی کا تراویح، لوؤں کا زور، جھلسادینے والے باسوم کے جھونکے۔ نہ سرچھانے کی جگہ نہ سایہ کرنے کی اجازت جسے دیکھ کر حشر کا نقش آنکھوں کے سامنے کھینچ جاتا ہے۔ اور جب اس مرحلے سے فارغ ہو کر مشرع الحرام کی طرف آتا ہے تو دھوپ سے سنولایا ہوا چہرہ، شاداب اور دھڑکتا ہوا دل مطمئن اس لئے کہ حرم میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ جو

نجات و کامرانی کے لئے ایک نیک فال ہے۔ پھر مشعر الحرام سے منی میں آتا ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاسی میں ری جبرات کرتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مقام پر شیطان پر پھرمارے تھے۔ تو گویا وہ اپنے اس عمل سے شیطان کو اپنے سے ہنکاتا اور دور کرتا ہے پھر قربانی کرتا ہے۔ یہ عمل نفس امارہ کو سکھنے اور نفسانی خواہشات کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”وَأَذْبَحْ حِجْرَةَ الْهُوَى وَالْطَّمْعَ عِنْدَ الذِّيْحَةِ.“

”زَبَحَكَ وَقْتَ نَفَانِي خَواهِشَاتِ اُور حَرَصِ وَطَمْعِ كَالْغَلَاثَ دُوَّاً۔“

پھر خانہ کعبہ کو طواف کرتا ہے تو اس طواف ظاہری سے طواف باطنی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اس طرح کہ جسم ماؤنگ کا طواف کرتا ہے اور قلب و روح رب الہیت کے گرد طواف کرتے ہیں۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان لیکھ کرتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا اور اس کی جانب بڑھتا ہے کہ اگر پہلی مرتبہ رحم نہیں کرے گا تو دوسری مرتبہ، آخر کب تک اس کی رحمت جوش میں نہ آئے گی اور حیرانی و سر اسکی کو اپنے دامن میں پناہ نہ دے گی۔ اور سنگ اسود کو بوسہ دیتا ہے تو گویا یہ پیمان کرتا ہے کہ اب اسی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھوں گا جسے قدرت نے نصب کیا ہو چاہے وہ پھر ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ ان احساسات کو بیدار نہ کرے تو وہ ایک بے روح عمل ہے جو انسان کے اخلاق و اعمال میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔

دعا نمبر ۳۸ کی شرح

حضرت یہ دعا روز جمعہ اور عیدِ ضحیٰ کے موقع پر پڑھتے تھے۔ روز جمعہ کو جمعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن مسلمان نماز کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں۔ اور اضحیٰ، اضحیٰ کی جمع ہے۔ اور

انجھاتہ اس بکری، دنبہ بھیر وغیرہ کو کہتے ہیں جو حج کے موقع پر ذبح کی جاتی ہے۔ اس ذبح کی بنیاد اس طرح پڑی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خواب کے ذریعہ اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح پر مامور ہوئے تو وہ اپنی تمناؤں کے مرکز اور دعاوں کے حاصل کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کہ جن کا سن اس وقت صرف تیرہ سال کا تھا بلکہ کہا: اے فرزند! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمہیں ذبح کر کر باہوں تمہاری کیا رائے ہے؟ انھوں نے جواب دیا:

﴿يَا أَبْتِ افْعُلْ مَا تَؤْمِنْ، سَتَجْدَنِي إِنْ شاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾

”بابا آپ کو جو حکم ہوا ہے اس کو بجالائیے۔ آپ انشاء اللہ مجھے ثابت قدم پا سکیں گے۔“ جب اسماعیل علیہ السلام کو بھی آواہ پایا تو رسی اور چھپری لے کر قربان گاہ محبت پر اپنی متاع عزیز کی قربانی کے لئے آگئے۔ اور اسماعیل علیہ السلام ذبح کرنے کے لئے زمین پر لٹا دیا۔ کیا بعدید ہے کہ اس موقع پر آسمان کا نپا اور زمین تھراں ہو۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نہ ہاتھ کا نپا اور نہ دل دھڑکا۔ بلکہ بڑے اطمینان سے اپنے جگر گوش کے حلقوم پر چھپری رکھ دی۔ اور قریب تھا کہ اسماعیل علیہ السلام ذبح ہو جاتے کہ ﴿قد صدقـت الرـوـيـا﴾ ”تم نے خواب کو صحیح کر دکھایا۔“ کی آواز نے اسماعیل علیہ السلام کو بچالیا اور ان کے بجائے دنبہ ذبح ہو گیا۔ اور اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ بن کراٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ عیدِ حنفی اسی واقعہ کی یادِ تازہ رکھنے کے لئے ہے۔ چنانچہ اس دن گائے، بکری، دنبہ وغیرہ کی قربانی دے کر اس قربانی کی یادِ قائم کی جاتی ہے۔

امام علیہ السلام نے اس دعائیں چند امور واضح طور پر بیان فرمائے ہیں:
۱۔ نماز جمعہ اور نماز عیدین کی امامت ائمہ اہل بیت سے مخصوص ہے اور ان کی موجودگی

میں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ وظائف امامت انجام دے۔ چنانچہ عبداللہ بن دینار نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"یا عبد الله ما من عید للمسلمين اضحى ولا فطر الا يجدد لآل محمد"

فیہ حزن قلت ولم ذلک؟ قال لأنهم يرون حقهم في يد غيرهم ."

"اے عبداللہ! مسلمانوں کی عید اضھیٰ ہو یا عید فطر اس میں آل محمد کا غم و حزن تازہ ہو جاتا

ہے۔ (عبداللہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ یہ کس لئے؟ فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے حق کو اغیار کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں"۔

اسی طرح نماز جمعہ کی امامت کا حق بھی امام یا اس شخص کے علاوہ جسے امام مامور فرمائے کسی دوسرے کو نہیں پہنچتا البتہ زمانہ نسبت میں جب کہ امام تک دسترس نہیں ہے۔ نماز جمعہ واجب تجھیری ہے۔ یعنی چاہے نماز جمعہ پڑھئے چاہے نماز ظہر لیکن نماز جمعہ افضل ہے اور نماز عید مستحب ہے۔ خواہ جماعت سے ہو یا فرادی اس لئے کہ نماز عید کے ساتھ کوئی اور فردنہیں ہے کہ واجب تجھیر کی صورت پذیر ہو سکے بخلاف نماز جمعہ کے کہ اس کے ساتھ دوسری فرد ظہر موجود ہے۔ مقصد یہ ہے نماز جمعہ اور نماز عیدین کے شرائط و جووب میں سے ایک شرط حضور امام بھی ہے درصورتیکہ یہ شرط نہ پائی جائے تو وجب باقی نہ رہے گا اس لئے علماء نماز عیدین کے استحباب کے قائل ہیں لیکن جمعہ میں استحباب کے قائل اس لئے نہیں ہیں کہ جمعہ ظہر کے قائم مقام ہوتا ہے جس سے نماز ظہر ساقط ہو جاتی ہے اور واجب کا بدلت مسح نہیں ہو سکتا اور نہ دونوں کو بنیت و جووب جمع کیا جا سکتا ہے اس لئے ان دونوں میں سے ایک بنیت و جووب بجالانا کافی ہے التہہ اس اعتبار سے جمعہ کو مستحب کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنی دوسری فرد ظہر کے مقابلہ میں افضل ہے۔

۲۔ خلافت و امامت کے صحیح و رشد دار ائمہ اکلیں بیٹے ہیں کیونکہ امامت کے شرائط میں سے افضلیت، عصمت اور منصوص ہونا ہے اور یہ شرائط ان کے علاوہ کسی ایک میں بھی نہیں پائے جاتے۔

چنانچہ اس سلسلہ کی فرد اول حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو پیغمبر اکرم ﷺ نے "من کنت مولاہ فعلیٰ مولاہ" کے اعلان سے اپنا جانشین مقرر کیا اور خلافت کے لئے نامزد فرمایا۔ مگر ہوا یہ کہ اس کے مقابلہ میں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمہوریت کے نام پر خلیفۃ المسلمين منتخب کر لیا گیا۔ لیکن جس جمہوریت پر خلافت کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ عوام میں جمہوریت کا احساس پیدا نہ کر سکی اور آخر سے ملوکیت کے سامنے جھکنا پڑا اور قیصری و کسری طرز کی حکومت دنیاۓ اسلام پر چھا گئی جس نے اپنے استحکام کے ظلم و تشدد کا سہارا لیا اور اس دور استبدادیت میں ائمہ اہل بیت میں سے کچھ حق کی خاطر قتل کئے گئے۔ کچھ ذہر ہمارے گئے کچھ قید و بند میں ڈالے گئے اور ہر دور میں قرمانی طاقتلوں کا نشانہ بنتے رہے۔ مگر حق کی خاموش بخشی ان کا فریضہ منصبی تھا انجام دیتے رہے۔ اور یہ اسی خاموش تبلیغ کا نتیجہ ہے کہ اسلام کے نقوش صفوہ ہستی سے محو نہ ہو سکے۔ ورنہ کوئی کوشش تھی جو اسلام کے خدو خال کے بگاؤنے میں اخبار کھی ہو۔

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد شریعت کے نقش و نگار کو بجا ڈکر خود ساختہ شریعت کو کھڑا کر دیا گیا۔ خدا کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت پس پشت ڈال دی گئی اور فرائض و واجبات ناقابل عمل قرار پائے گئے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

"قالت أم الدرداء دخل على أبو الدرداء وهو مغضب فقلت ما أغضبك فقال والله ما اعرف من امر محمد شيئاً الا انهم يصلون جمیعاً."

”ام درداء کہتی ہیں کہ ابوالدرداء غصہ میں بھرے ہوئے میرے پاس آئے۔ میں نے کہا کہ یہ غصہ کس بنا پر ہے کہا کہ خدا کی قسم محمد ﷺ کی شریعت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی۔ سوئے اس کے کل لوگ ایک ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔“

دوسری روایت میں ہے:

”عن انس قال ما اعرف شيئاً مما كان على عهد رسول الله قبل فالصلة؟ قال ليس صنعتم ما صنعتم فيها.“

”انس سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں زمانہ رسالت کی ایک چیز کو بھی اس کی اصلی حالت پر نہیں پاتا۔ ان سے کہا گیا کہ نماز میں کیا تم نے وہ تصرفات نہیں کئے کہ جو تمہیں معلوم ہیں کہ کے ہیں۔“ (صحیح بخاری رج ۳، ص ۳۰۲)

یہ ہے اعیان صحابہ میں حضرت ابوالدرداء اور انس بن مالک کی گواہی کہ چیخبر اکرم ﷺ کے بعد شریعت میں ترمیم و تغییر شروع ہو گئی اور لوگوں نے اپنی اصلی صورت پر باقی نہ رہی۔ یہاں تک کہ نماز بھی تصرفات سے محفوظ نہ رہ سکی۔ اور اس میں بھی تغیر و تبدل پیدا کر دیا گیا۔ یہ اجمال، بہت سے تفصیلات کا آئینہ دار ہے۔

تو خود حدیث مفصل بنواں ازیں مجمل

۲۔ ان لوگوں پر جو مستحق لعنت ہیں لعنت کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور اس کا استحباب عیدِ نبیؐ کے مبارک موقع پر عمل امام سے ظاہر ہے اور اس کے جواز کے لئے قرآن و حدیث کو بھی پیش کیا جاسکتا ہے جس سے یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ لعنت دشمن نہیں ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذِنُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لِعْنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاعْدَ لَهُمْ

عذاباً مهيناً﴾

”وَهُوَ لُوَّجُ جَوَالَ الدَّارِسَ كَرَمَ رَسُولُكَ وَأَنْتَ بِهِ أَنْتَ مَنْ تَرَى
كَرَتَاهُ إِلَيْهِ رَسَوا كَرَنَهُ وَالْعِذَابُ مَهِيَا كَيْا هُبَّهُ“ -

اسی طرح احادیث نبوی میں صفات کے اعتبار سے بھی لعنت وارد ہوئی ہے جیسے رشوت
خوار، سود خوار، شراب خوار وغیرہ پر اور نام کے ساتھ بھی لعنت وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عائش
فرماتی ہیں:

”وَلَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ لَعْنُ أَبَا مُرْوَانَ وَمُرْوَانَ فِي صَلْبِهِ يَفِيضُ مِنْ لَعْنَةِ

الله.“

”رَسُولُ اللَّهِ مُصَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى مُرْوَانَ كَبِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَهَى
عَنْهُ أَوْ رُدَّهُ بَحْرِيَّةَ لَعْنَتِ مِنْ سَعْدِهِ بِأَنَّهَا تَحْتَهَا“ - (تاریخ اخلاق انس ۱۲۸)

۵۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی اطاعت واجب و لازم ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكَ الْأَمْرُ مِنْكُمْ﴾

”اللَّهُ كَمْ أَطَاعَتْ كَرَوَ اُورَ رَسُولَ كَمْ أَطَاعَتْ كَرَوَ اُورَ جَوَتِمَ مِنْ سَعْدِهِنَّ اَمْرُهُوں“ -

اولی الامر وہی ہو سکتے ہیں جو پیغمبرؐ کے نمائندے اور ان کے قائم مقام ہوں تاکہ ان کی
اطاعت پیغمبرؐ کی اطاعت کے ہدوں قرار پاسکے اور جن کا دامن قرآن کی طرح پاک اور ہر جس
سے منزہ ہوتا کہ ان کی اطاعت میں ان کے دامن کی آلوگی مانع نہ ہو اور پیغمبر اسلام مُصَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

حدیث ثقیلین ”انی تارک فیکم الشقلین کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی“ (میں تم میں دو گرفتار چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسرے میری عترت جو میرے اہل بیت ہیں) میں قرآن کی طرح اہل بیت کو بھی واجب الاطاعت قرار دیا ہے اور اسی اطاعت سے ہدایت کو وابستہ کیا ہے اور جس اطاعت پر ہدایت منحصر ہوگی اس کے لزوم سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

دعا نمبر ۲۹ کی شرح

یہ دعا دعائے جوشن صغر کے نام سے موسوم ہے جو دشمن کی ایذا رسانیوں اور اذیت کو شیوں سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ دنیا میں ہر شخص کے خیر خواہ بھی ہوتے ہیں، بد خواہ بھی۔ دوست بھی ہوتے ہیں اور دشمن بھی۔ اور وہ فطرت دشمن کی چیزوں دستیوں سے بچنے کے لئے چارہ جوئی کرتا اور طبیعت میں غیظ غضب کی آگ سلکتی ہے تو انتقام کا جذبہ بھڑک اٹھتا ہے۔ مگر خاصان خدا صرف اللہ تعالیٰ سے الجما کرتے اور اس کے دامن حفظ و حمایت میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اور جب دشمنوں کی کثرت اور دوستوں کی قلت اور انتہائی قلت ہو تو اس کے سوا چارہ کاری ہی کیا ہے، امام علیہ السلام کا دور حیات کچھ ایسا ہی دور تھا جس میں عفریت بلا منہ کھولے بیٹھا ہوا تھا۔ اور مصائب و آلام کے سیلا بامدے چلے آرہے تھے ایک طرف فتنہ ابن زبیر سراخنا ہوئے تھا جس میں بنی ہاشم ہی اس کے ظلم و تشدد کا نشانہ تھے اور دوسری طرف اموی اقتدار محيط تھا جس کے مظالم کا نشانہ عام رعایا تو تھی مگر اہل بیت نبوت خصوصی ہدف تھے اور حکومت کی اس روشنی کی وجہ سے ایک ایسا ماحول بن گیا تھا جہاں دوست بھی کھل کر دوستی کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔ اور آمد و رفت اور ملنے جلنے سے اچکچا گتے تھے۔ حالانکہ سانحہ کر بلے کے بعد امام کی زندگی ایک خاموش زندگی تھی۔ تعالیٰ حکومت سے ربط و ضبط، نہ ملکی معاملات سے سروکار۔ دنیا سے بس اتنا لگاؤ جتنا زندگی کے لحاظ

گزارنے کے لئے ضروری تھا سید ابن میتب کہتے ہیں کہ ”مارایتہ صاحکاً یو ما قط۔“ میں نے کسی دن بھی ان کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ کی نیز سے آپ کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے کہا: ”ما ایتینہ بطعام نهار اقطع و ما فرشت له فراشاً بلیل قط۔“ میں نے کبھی ان کے سامنے دن کو کھانا پیش نہیں کیا اور رات کو کبھی بسر نہیں بچھایا۔ مگر اس کے باوجود ہر طرح کی تحیر و تذمیل اور تشدید آمیز برداشت و روا رکھا جاتا تھا۔ چنانچہ متعدد مؤرخین نے لکھا ہے کہ عبد الملک نے حکم دے دیا کہ آپ کو بیڑیوں اور ہٹکڑیوں میں جکڑ کر شام پہنچا دیا جائے جس پر آپ کو زنجروں میں جکڑ لیا گیا۔

زہری کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت کو اس عالم میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ پاؤں بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں اور عبد الملک کے آدمیوں کا پھر اگر دیتے تو بے ساختہ میرے آنسو نکل آئے اور فوراً عبد الملک کے پاس روانہ ہو گیا اور اس کے بعد ایمیر ایس علی ابن الحسین حیث تظن اند مشغول بربیہ۔ علی ابن الحسین نے تعلق تھا ماراگمان درست نہیں ہے۔ وہ تو ہر وقت اپنے پروردگار کی عبادت و اطاعت میں معروف رہتے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد آپ کو امان حاصل ہوئی یونہی اگر کوئی عقیدت کی بنی پر زبان کھوتا تو وہ مور دعتاب قرار پا جاتا۔ چنانچہ فرزدق کا واقعہ ہے کہ جب اس نے ہشام ابن عبد الملک کے تجالیں عارفانہ کے موقع پر اپنا قصیدہ پڑھا جس کا پہلا شعر یہ ہے:

هذا الذي تعرف البطحاء وطنته
والبيت يعرفه والحل والحرم.

”یہ وہ [شخصیت] ہے جس کے قدموں کی آہٹ کو سر زمین مکہ پیچانتی ہے اور جسے خانہ

کعبہ اور حرم بخوبی جانتے ہیں۔“

تو اس کا نام درباری شعرا کی فہرست سے کاٹ دیا گیا اور مقررہ وظیفہ بند کرنے کے بعد قید میں ڈال دیا گیا۔ اسی طرح ہشام ابن اسماعیل نے جو عبد الملک کے دور میں حاکم مدینہ اور بڑا ظالم و سفاک تھا امام علیہ السلام کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔

چنانچہ تاریخ طبری میں ہے کہ ”لقی منه علی ابن الحسین اذی شدیداً۔“

علی ابن الحسین نے اس کے ہاتھوں سخت اذیتیں اٹھائیں، مگر اس ظلم و تشدد کے باوجود حضرت نے ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا۔ اور شکوہ کیا اس سے جو شکوہ و فریاد کو سنتا اور رنج و کرب کو دور کرتا ہے؛ وہی ایک مظلوم و ستم رسیدہ کی آخری پناہ گاہ ہے۔

دعا نمبر ۵۰ کی شرح

یہ دعا خوف و خشیت الہی کے سلسلہ میں ہے جب انسان کو اپنی عبودیت کا احساس ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت سے متاثر ہوئے بغیر کہیں رہتا، اور اسی تاثر کا نام خوف ہے جو عبودیت کا جو ہر، انسانی عزت کا سرمایہ اور دینی و اخلاقی زندگی کا محافظ ہے کیونکہ انسان کے دل میں اللہ کا خوف بسا ہو تو پھر اس کی مطلق العنانی اسے خواہشاتِ نفس کی پیروی سے روک دیتی ہے اور محاسپہ اور اپنے اعمال پر سزا کے قریب ہونے کے اندر یہ سے گناہوں سے نجکر رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اگر خوف کا مظاہرہ کرے مگر خوف اس کی زندگی پر اثر انداز نہ ہو اور نہ اس میں فرض شناسی کا احساس پیدا کرے تو وہ درحقیقت خوف ہی نہیں ہے۔ کیونکہ خوف و مشاہدہ میں آنے والی چیز تو ہے نہیں۔ اس کا اندازہ انسانی کردار کے تاثر ہی سے ہو سکتا ہے۔ بہر حال خوف خدا مختلف دواعی و اسباب کی بناء پر پیدا ہوتا ہے کبھی گناہ اور اس کے ہولناک نتائج کے تصور سے خوف طاری

ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انسان اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال پر حاضر و ناظر سمجھے گا اور حشر و نشر پر ایمان رکھے گا تو سن اور محاسبہ کے ذریعے اس سے خوف کھائے گا۔ لیکن یہ ذرا پتی تکلیف و اذیت کے احساس کی بناء پر ہے۔ یہ اگرچہ اس طبقہ پر نہیں ہے جس طبقہ پر بلند نظر افراد کا خوف ہوتا ہے، تاہم یہ انسان کے لئے توبہ کا محرك اور اصلاح نفس اور اپنے حالات کی تبدیلی پر آمادہ کرنے کا باعث ہوتا ہے اور کبھی اس تصور کے پیش نظر خوف یہ ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ توبہ کے بعد پھر خواہشات نفس غالب آ جائیں اور گناہ اس طرح گھیر لیں کہ توبہ کی توفیق نہ ہو اور حشر و نشر اور حساب و کتاب کے موقع پر شرمندگی انجھانا اور عذاب الہی سے دوچار ہونا پڑے۔ اور کبھی خواہشات و جذبات پر پورا قابو ہونے کے باوجود صرف اس کی عظمت و بہیت کے تصور سے خوف طاری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب صلحاء بر اساس کی رفت و کبریائی سے متاثر ہوتے ہیں تو ان کے دل کا نپ اٹھتے ہیں۔ جسم پر کچھی اور بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اس خوف کو خشیت و رہبت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے علم و معرفت کا۔

چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا يَخْشِيُ اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾

”اللہ سے اس وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم و معرفت رکھتے ہیں۔“

اس علم و معرفت کی بناء پر تغییر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: انا اخشاكم لله و اتقاكم لله۔ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے خائف و ترساں ہوں۔“ اور کبھی خوف، گناہ اور احساس عظمت دونوں قسم کے ملے جذبات کے نتیجہ میں ہوتا ہے اور کبھی صرف قرب خداوندی و لقاۓ ربیٰ سے محرومی کے تصور سے ہوتا ہے اس میں نہ سزا کی رہشت کا فرمایا ہوتی ہے اور نہ حشر و نشر کے خوف کی آمیزش بلکہ بندہ کسی جزا کی امید اوار کسی سزا کے اندیشہ سے بلند تر ہو کر صرف بارگاہ ایزدی سے

دوری کے تصور سے گھبرا تا اور اس کی نظر التفات کی محرومی سے ہر اسال ہوتا ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”فَهَبْنِي يَا الَّهُ وَسَيِّدِي وَمَوْلَايِ وَرَبِّي صَبْرَتْ عَلَى عَذَابِكَ فَكَيْفَ
اصْبَرْ عَلَى فِرَاقِكَ.“

”اے میرے معبد! میرے مالک! مولا! میرے پروردگار یہ مانا کہ میں نے تیرے
عذاب پر صبر کر لیا مگر تیری دوری و فراق پر کیونکر صبر کروں گا۔“

یہ خوف کا مرتبہ تمام مراتب خوف سے بلند تر اور صدقین و مقریین بارگاہ سے مخصوص
ہے، حضرتؐ کی یہ دعا خوف الہی کے سلسلہ میں ایک جامع اور تمام اقسام خوف کو شامل ہے جس
میں ابتداء اس کے احسانات اور ہمدردی رحمت و غفران کا ذکر کیا ہے۔ پھر اپنے گناہوں کا اقرار، عنوو
در گزر کی توقع، ہزا و عقوبت کو اس کے عمل کا تقاضا قرار دیتے ہوئے عذاب کے مقابلہ میں اپنی
عاجزی و ناطقی کا اظہار کیا ہے اس طرح کہ جود ہو پکی صبرت کو برداشت نہ کر سکے وہ دوزخ کے
بھڑکتے ہوئے شعلوں کی پیش کو کیسے برداشت کرے گا۔ اور جو بھلی کی کڑک کی آواز پر دل جاتا ہو وہ
اس کے غیظ و غضب کی دہشت اور اس کی رحمت سے دوری کا کس طرح متحمل ہو سکتا ہے۔ اور آخر
میں اس کی شاہی و فرمائی کا ذکر کیا ہے کہ اس کی سلطنت و شاہی کو دنیوی حکومتوں پر قیاس نہ کرنا
چاہئے کیونکہ دوسرے حکمرانوں کو اپنی حکومت کی بقا کے لئے رعیت کے تعاون اور لشکر و سپاہ کی
اعانت کی حاجت ہوتی ہے اور اسے مخالفوں کی مخالفت کی پرواہ اور ہمماوؤں کی ہمماوائی کی احتیاج
نہیں ہے نہ فرمانبرداروں کی فرمانبرداری سے اس کے ملک و سلطنت میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ خط
کاروں کی نافرمانی اس پر اثر انداز ہو سکتی ہے کہ وہ فرمانبرداروں کو ساتھ ملائے رکھنے کی کوشش

کرے اور نافرانوں اور مجرموں کو سزادے کر اپنی حکومت کا استحکام چاہئے کیونکہ اس کی سلطنت اور ملک لازوال اور بادشاہی ہے گیر ہے اور یہ اقتدار و غلبہ اسے اپنی قدرت سے حاصل ہے جس میں احتیاج کا شاہر بھی نہیں ہے اور نہ کوئی اس کا مقابلہ ہے اور نہ کوئی اس سے مقابد ہو سکتا ہے اور ہر تنفس وہ فرمائیں دار ہو یا نافرمان اس کے زیر سلطنت اقتدار ہے لہذا وہ گنجانگاروں سے غفو و درگز رکر کے اپنی رحمت کو کار فرما کرے تو اس کی شان کریمی سے بجید نہیں ہے۔

دعانمبر ۱۵ کی شرح

یہ دعا خداوند عالم کی نعمتوں کے اقرار اور اپنے گناہوں کے اعتراف کے سلسلہ میں ہے۔ اقرار نعمت کے معنی یہ ہیں کہ تمام نعمتوں کا سرچشمہ ذات احادیث کو سمجھتے ہوئے ان پر شکر ادا کرے۔ اور اعتراف گناہ کا مقصد یہ ہے کہ اپنے گناہوں پر اظہار کرتے ہوئے توبہ کرے۔ اس طرح نعمتوں کے اقرار سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہوں کے اعتراف سے گناہ دحل جاتے ہیں۔ چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”لَا وَاللَّهِ مَا أَرَادَ اللَّهُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا خَلَقَهُ لِيَعْلَمَ مِنْ أَنْفُسِهِ مَا يَعْمَلُ وَلِيَغْفِرَ لَهُ مِنْ ذَنْبِهِ“

”وَبِالذَّنْبِ فَيَغْفِرُهَا لَهُمْ“

”خدا کی قسم! اللہ ہندووں سے صرف دو خصلتوں کا طلب گار ہے۔ ایک یہ کہ اس کی نعمتوں کا اقرار کریں۔ تاکہ وہ ان میں اضافہ کرے اور دوسرا یہ کہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں تاکہ وہ ان کے گناہوں کو معاف کر دے۔“

خداوند عالم کی نعمتوں اس قدر ہیں کہ ان کا شمارنا ممکن ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿وَ ان تَعْذِيزُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا﴾ (اگر تم اس کی نعمتوں کو گناہ چاہو تو تو گن نہیں سکتے)

(ا) اس نے اپنی رحمت و ربویت کے پیش نظر ہر فرد اس کی ضرورت اور اس کی بقا کا سامان مہیا کر دیا ہے اور زندگی کی بقا کے لئے جن چیزوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اسی تدریخیں فراہمی سے پیدا کیا ہے اور ان تک رسائی کے وسائل آسان کر دیئے ہیں تاکہ ہر شخص اپنی ضرورت و حاجت کے مطابق ان سے فائدہ حاصل کرے چنانچہ ہر جاندار کی بقا کے لئے سب سے ضروری چیز ہوا ہے اس لئے زمین کا کوئی قطعہ اور معمورہ عالم کا کوئی گوشہ اس سے خالی نہیں ہے اور انسان دنیا کے کسی حصہ میں ہوا سے سانس لینے کے لئے ہوا کے تلاش کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ ہوا کے بعد پانی ضرورت سب سے زیادہ ہے اس لئے قدرت نے زمین کے نیچے پانی کا ایک وافرز خیرہ جمع کر دیا ہے اور زمین کی سطح پر دریا اور چشمے روائی کر دیئے ہیں۔ اور پھر وقار فتوح بادلوں سے یمنہ بر سانے کا سامان کر دیا ہے تاکہ جہاں میں کھود کر پانی نہ کالا جاسکے وہاں دریاؤں اور چشمیوں سے اور جہاں دریا اور چشمے نہ ہوں وہاں بادلوں سے یمانی کا سامان ہو سکے۔ پانی کے بعد پھر غذا کی ضرورت سب سے زیادہ ہے اس لئے اس نے زمین میں قوتِ نعمتوں کو وزار کر روندی گی کا انتظام کیا اور ہر مخلوق کی ضرورت و حاجت کے مطابق اس کے گرفتاریں پھیلادی ہیں۔

چنانچہ ارشاد باری ہے: ﴿وَ جعلنا لكم فيها معايش﴾ ہم نے زمین میں تمہارے زندگی و معيشت کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ اور پھر انھیں حاصل کرنے کے طریقے بتلادیے ہیں۔ ان نعمتوں کا تقاضا تو یہ تھا کہ معم کے احسانات و انعامات کو یاد رکھا جاتا اور نعمتوں کو معاصی میں صرف کر کے کفران نعمت کا ارتکاب نہ کیا جاتا۔ مگر اکثر افراد ان نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں اور بے کھلک اس کی معصیت کرتے رہتے ہیں حالانکہ ان نعمتوں کے حق ادا یگلی کی ایک ہی صورت تھی کہ اس کے گناہوں سے بچ کر رہا جاتا۔ اور یوں تو اس کی کسی نعمت کا بھی حق ادا نہیں ہو سکتا اور اسی

ادائے حق میں کوتا ہی کا احساس خاصان خدا کو گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود اس کی بارگاہ میں تقصیر و کوتا ہی کے اقرار پر آمادہ کرتا ہے اور وہ اس کی بارگاہ میں گزگزاتے اور تضرع و زاری کے ساتھ توبہ و استغفار میں مصروف رہتے ہیں اور اپنی کوتا ہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے عفو و درگزر کی بھیک مانگتے ہیں اور اپنے اعمال پر نازار ہونے کے بجائے اعتراف مجرم و تقصیر ہی کو سرمایہ عبودیت سمجھتے ہیں۔

در کوی دوست شوکتِ شاہی نمی خرند
اقرار بندگی کن و دعوائی چاکری

دعا نمبر ۵۲ کی شرح

یہ دعا اللہ تعالیٰ سے طلب والجاح کے لیے میں ہے الحاج کے معنی طلب و سوال میں اصرار اور مسلسل و پیغم مانگنے کے ہیں۔ اگر یہ الحاج اللہ تعالیٰ سے ہو تو مدد و حرج اور قابل ستائش ہے؛ اور بندوں سے ہوتا نہیات مذموم ہے۔ اول تو سوال ہی بری چیز ہے چہ جائیکہ اس میں الحاج کا بھی پہلو ہو۔ یہ دنائت نفس اور پستی خمیر کی علامت ہے۔ اس سے انسان کی عزت داغدار اور حیثیت و غیرت پامال ہو جاتی ہے۔ اس لئے اللہ سبحانہ اسے ناپسندیدہ نظر وں سے دیکھتا ہے اور یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس کے بندے اپنے ایوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔ اور ان کے سامنے گزگڑائیں۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے مانگیں تو اسی سے مانگیں اور الحاج و عاجزی کا ہاتھ پھیلائیں تو اسی کے آگے پھیلائیں۔

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”ان الله كره إلجاج الناس بعضهم على بعض في المسألة واحد

ذلک لنفسہ ان اللہ عز و جل یحب ان یسأله و یطلب ما عنده۔“

”خداوند عالم آپس میں ایک دوسرے سے طلب و سوال میں الحاج و اصرار کو ناپسند کرتا ہے اور اپنے لئے اسے دوست رکھتا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر یہ چاہتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور اس کے یہاں کی چیزوں کو طلب کیا جائے۔“

بندہ جب اپنے معبود کے در پر دستک دیتا اسے پکارتا اور عجز وال الحاج سے سوال کرتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا احساس عبودیت زندہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن برقرار رکھے ہوئے ہے اور شیوه عبودیت بھی ہے کہ وہ پیغمبر اس کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور اپنی حاجتیں اس کے سامنے پیش کرے۔ اور کسی حالت میں مایوس نہ ہو خواہ قبولیت دعا میں کتنی دیر ہو جائے۔ کیونکہ امید و رجاء کے جلوہ میں اس سے بار بار طلب کرنا خود ایک عبادت اور پسندیدہ عمل ہے۔ جس سے غفلت کرنا اللہ کی ایک نعمت سے محروم ہو جائے۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”رَحْمَ اللَّهُ عَبْدًا طَلَبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَالْحُجَّ فِي الدُّعَاءِ“

استجيب له اولم يستجب.“

”خدا اس بندے پر حرم کرے جو خدائے بزرگ و برتر سے کوئی حاجت طلب کرتا ہے تو بار بار دعا کرتا ہے چاہے اس کی دعا قبول ہو یا نہ ہو۔“

دعا کا اصل مقصد یہ یہ ہے کہ اس کے پردہ میں اللہ تعالیٰ سے لوگی رہے۔ اور بعض چیزوں کو دعا سے وابستہ کرنے کی وجہ بھی ہے کہ انسان ان کے حصول کے لئے دعا وال الحاج کرتا رہے اور گزگز اپنے اور لپٹنے سے اس کے خزانہ پر تو کوئی اثر پڑتا نہیں کہ اسے ناگوارگز رے اور نہ داد دو دش سے اس کے یہاں کی ہوتی ہے کہ کسی کے بار بار مانگنے سے وہ رنجیدہ و کبیدہ خاطر ہو۔ کیونکہ کسی

بیشی کا سوال وہاں ہوتا ہے جہاں سرمایہ محدود ہو۔ اور جس کے مقدورات کی کوئی حد و نہایت ہی نہ ہواں کے لئے کمی بیشی کے معنی ہی کیا۔ اور پھر یہ کہ کمی بیشی احتیاج کی علامت ہے اور وہ غنی مطلق ہے جس کے لیہاں نہ عطا کرنے سے کمی اور نہ روک لینے سے اضافہ ہوتا ہے۔

دعا نمبر ۵۳ کی شرح

یہ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور تسلیل و فروتنی کے سلسلہ میں ہے تسلیل کے معنی اظہار عجز و بیچارگی اور انہائے تضرع و خصوص کے ہیں۔ یہ تسلیل و فروتنی عبادت و عبودیت کی اصل روح و حقیقت ہے اور عبادت کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ انسان میں کبر و نخوت اور غرور و خود پسندی کے بجائے عجز و فروتنی اور بندگی و نیاز مندی کی روح نشوونما پائے۔

چنانچہ نماز میں قیام و تعود، رکوع و تہود سب اسی تسلیل کے مظاہرے ہے ہیں۔ اور حج کے موقع پر دوسارے کپڑے پیٹ کر کبھی طواف اور کبھی سر برہن چپلاں و حوض میں سی عجز و ذلت ہی کا مظاہرہ ہے۔ اور روزہ سے بھی یہی مقصد ہے کہ ایک محدود عرصہ تک خواہشات پر قابو پائے اور ضبط نفس کے ذریعہ طغیانی و سرکشی کے جذبات کو دبا جائے؛ اور زکوٰۃ سے بھی یہی مقصد ہے کہ ایک طرف صرف مال کی صورت پیدا کر کے سرمایہ اندوں سی سے روکا جائے کیونکہ مال و دولت کی فراوانی انسان کو فرعون صفت بنادیا کرتی ہے اور دوسری طرف فقراء و مساکین کی معاشی حالت کو بلند کر کے ذہنیتوں کو ایک متوازن سطح پر لا جائے تاکہ دولت کی وجہ سے پیدا ہونے والی نخوت اور دوسروں کے مقابلہ میں مالی لحاظ سے احساس برتری کا انسداد ہو جائے۔

اس تسلیل کا تعلق کبھی دل سے ہوتا ہے کبھی اعضاء سے اور کبھی زبان سے۔ دل سے تسلیل یہ ہے کہ بندہ اپنے دل و دماغ کو غرور و تمکنت کے جذبات سے خالی کروے اور واقعاً اپنے کو حقیر و

پست مرتبہ تصور کرے۔ اور اعضاء کا تذلل یہ ہے کہ سر نیاز خم کرے خاک پر خسار رکھنے میں پر لیئے بیٹھنے اور اپنے کسی عمل سے تفوق و برتری کا اظہار نہ ہونے دے؛ اور زبان سے تذلل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑ گڑائے، تضرع و زاری کرے، گناہوں کا اقرار اور توبہ و استغفار اور دعا و مناجات کرے۔ حضرت کی یہ دعا تذلل کی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اور چونکہ اس دعا کا بنیادی موضوع تذلل و تواضع ہے اس لئے حضرت نے عام افراد انسانی کے ایک فرد کی حیثیت سے اپنے کو پیش کیا ہے۔ اور انہی چیزوں کو بیان کیا ہے جو عام افراد سے متعلق ہیں۔ چنانچہ اس دعا میں حضرت کا یہ ارشاد کہ ”جب میرا جسم کہنے، اعضا درہم و برہم اور جوڑ بند الگ الگ ہو جائیں“، ایک عمومی حالت کا بیان ہے۔ جس میں متاثرات ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ائمہ اہل بیت کے متعلق وارد ہوا ہے کہ بعد مرگ ان کے اجسام مقدسہ ہے وہ سیدہ نہیں ہوتے۔ جیسا کہ تبیغ بر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”الله یموت من هات مهنا ولیس بہمیت و یبلی من بلى مهنا ولیس ببایل۔“

”ہم میں سے جو مرتا ہے وہ مرد نہیں ہے اور ہم میں سے (جو بظاہر مرکر) بوسیدہ ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں بوسیدہ نہیں ہوتا۔“

دعا نمبر ۵۲ کی شرح

یہ دعا ہم غم اور رنج و کرب سے چھکارا حاصل کرنے کے لئے ہے۔ دنیا میں ہر حساس آدمی کے لئے ایسے اسباب پیدا ہوتے رہتے ہیں جو دل و دماغ کو پرا گنہ اور خیالات کو پاشان و پریشان کئے رہتے ہیں اور کسی طرح انسان ان ہموم و افکار سے نج کرنیں رہ سکتا اور اسے زندگی کے کسی نہ کسی کو موڑ پر حوادث سے دوچار ہونا ہی پڑتا ہے۔

اور اگر ان حوادث و آلام کا زمانہ طولانی ہو جائے تو پھر اس طرح یا اس وقت نظریت اس پر چھا

جاتی ہے کہ اس کے حواس کو محظل کر کے اسے تاریکیوں میں ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیتی ہے اور شیخوں کی کام میں اس کا جی گلتا ہے اور نہ دل جمی سے کسی کام کو سرانجام دے سکتا ہے۔ ہر وقت دل اچاٹ، طبیعت پر بیثان اور حواس پر اگنہ سے رہتے ہیں۔ نہ کب معاش میں جی گلتا ہے اور نہ عبادت و اطاعت پر دل آمادہ ہوتا ہے۔ اس نے غم و اندوہ کی خلش اور فکر و اندیشہ کی کھنک کا ازالہ ضروری اور اس کا مدارک لازمی ہے تاکہ انسان الجھنوں سے چھکارا پا کر دنیا و عینی کا اہتمام و انصرام کر سکے۔

ہم اور غم میں فرق یہ ہے کہ فکر و اندیشہ مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے ہو وہ ہم ہے اور جو مصیبت کے نازل ہونے کے بعد ہو وہ غم ہے۔ اور بعض کے نزدیک جس اندوہ و قلق کا چارہ ہو سکتا ہے وہ ہم ہے جیسے فقر و افلاس، تگلی و قربت، اور جس کے مدارک پر انسان قادر نہ ہو وہ غم ہے جیسے کسی عزیز کی موت۔

اس کا علاج یہ ہے کہ جو امور قابل مدارک ہیں اللہ پر بھروسہ کہتے ہوئے ان کا مدارک کرے اس طرح کہ فقر و احتیاج کو دور کرنے کے لئے جو ذریعہ و اختیار کر سکتا ہے اسے اختیار کرے اور اگر اس میں کامیابی حاصل نہ کر سکے تو صبر و شکر کا سرداشتہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔ اور یہ خیال کرے کہ فکر و اندیشہ سے حالت بدل نہیں سکتی۔ لہذا جس حالت میں ہو حالات کے سازگار ہونے کی توقع رکھے۔ اور اگر اس رنج و اندوہ کا علاج اس کے ہاتھ میں نہیں ہے تو اس پر غم کرنا بھی بنے نتیجہ ہو گا۔

مثلاً کسی عزیز کے مرنے کا صدمہ ہے تو یہ سچے کہ مرنے والے کو ایک نہ ایک دن بھر حال جدا ہونا تھا؛ اور اگر وہ جدا نہ ہوتا تو یہ مر کر اس سے جدا ہوتا۔ تو جس سے جدا ہونا ٹھے ہو اس کی

جدائی پر اتنا صدمہ کیوں؟ کہ صبر و تحکیم کے اجر کو کھود دیا جائے اور صبر و تحکیم کے ثواب سے محروم رہا جائے جو اس سلب ہونے والی نعمت سے کہیں گراں قدر و گراں قیمت ہے اس طرح نفس میں قوت اور دل میں ایک اطمینانی کیفیت پیدا ہوگی جو اس کے لئے تسلی و تکمیل کا سامان فراہم کرے گی۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پارگاہ میں دست بدعا بھی رہے کہ وہ غنوں کے منڈلاتے بادلوں کو ہٹا دے اور رنج و اندوہ کی آندھیوں کو برطرف کرے اور غم دنیا کو بھلا کر غم آخرت کی یادتاہ رکھنے کی توفیق دے۔

چنانچہ یہ دعا ہمیں یہی تعلیم دیتی ہے، کہ انسان دنیا کے افکار و ہموم سے بچنے کی توکوش کرے اور ان سے محظوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا کرے مگر اپنے دل کو فکر آخرت سے غافل اور اندیشہ فرد اسے خالی نہ ہونے۔ اور یہی فکر و اندیشہ ہے جو حیات دینی کا تقاضا اور عبودیت کا لازم ہے اور اس کے ہوتے ہوئے دیکھ کر افکار و ہموم خود ہی چھٹ جاتے ہیں اور دل جھی و یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”من اصبح و امسى والدنيا اكبير همه جعل الله الفقر بين عينيه و شت امره ولم ينل من الدنيا الا ما قسم له ومن اصبح و امسى والآخرة اكبير همه جعل الله الغنى في قلبه و جمع له امره .“

”جو شخص اپنی زندگی کے صحیح و شام اس طرح برکرے کہ اسے سب سے بڑی فکر دنیا ہی کی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے فقر و فاقہ ہی دکھاتا ہے اور اس کے معاملات کو پر اگنہ کر دیتا ہے اور دنیا سے اسے وہی حاصل ہوتا ہے جو اس کی قسم میں ہوتا ہے۔ اور جو زندگی کے صحیح و شام اس طرح گزارتا ہے کہ اسے سب سے بڑی فکر عقیلی کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا و بے نیازی بھرو دیتا

ہے اور اس کے امور کو منظم فرمادیتا ہے۔

دعا نمبر ۵۵ کی شرح

یہ دعا اللہ تعالیٰ کی توحید و تسبیح کے سلسلہ میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و رفعت، علوو اجلال اور تنزیہ و تقدیم کے پہلو بہ پہلو اس کے علم کی وسعت کا ایسے سیدھے سادے اور دل نشین انداز سے مذکورہ کیا ہے کہ دل و دماغ پر اس کی علمی وسعت وہ سہ گیری کا نقش ثبت ہو جاتا ہے اور اس علمی وسعت کو ذہنوں میں راخ کرنے کے لئے ان چیزوں کو بیان فرمایا ہے جو عام علم و مشاہدہ اور حس و ادراک کے دائرہ سے باہر ہیں۔ جیسے نور، خلمت، سایہ اور ہوا کا وزن، سمندر کی گہرائیوں میں مچھلیوں کے سانس لینے کی آواز، زمین کے اندر کی مخفی کائنات اور پانی کی تہہ در تہہ چادروں کے پیچے چھپے ہوئے عجائبات۔

مقصد یہ ہے کہ جب وہ زمین کی اندر ونی تھوں سمندر کے اندر کی چیزوں کو دیکھتا مچھلیوں کے سانس لینے کی آواز سنتا اور نور ہوا ایسے لطیف اجسام کے وزن و مقدار کو جانتا ہے تو پھر ان سے زیادہ حواس و مشاعر سے مخفی رہنے والی چیزیں کیا ہوں گی جس کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ اس کی نگاہ سے او جمل رہ سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو زمین کے اندر اور سمندر کی اتحاد گہرائی سے واقف ہے وہ اس کی سطح سے بھی ضرور آگاہ ہو گا۔ اور جو سمندر کی تہہ میں مچھلیوں کے سانس لینے کی آواز سنتا ہے وہ گھولسوں میں پرندوں کے چیچے، بکھوؤں میں حیوانوں کی آوازیں اور زمین پر انسانوں کی صدائیں بھی سنتا ہو گا؛ اور جو اندر ہیرے اور اچالے اور سایہ و ہوا کا وزن جانتا ہے وہ دوسری چیزوں کے وزن و مقدار سے بھی پوری طرح باخبر ہو گا۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ﴾

”زمیں و آسمان کی کوئی چیز (وہ زمین و آسمان کے اندر ہو یا ان کا جز ہو) اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔“

حضرتؐ کی دعا کے اس حصہ پر جو علم الہی سے متعلق ہے نظر کرنے کے بعد کم از کم اتنا تو اعتراف کرنا ہی پڑے گا کہ انسان نے تحقیق و جستجو کے بعد جن راز ہائے سربست کا سراغ لگایا ہے صد یوں پہلے ان روز اسرار کی نقاب کشائی کی اسے دعوت دی جا چکی تھی۔ اور یہ اس کی تابی پسندی کا قصور ہے کہ وہ اتنے عرصہ تک تحقیق و تجسس کے میدان میں گامز نہ ہوا اور اس دعوت فکرو عمل کے باوجود صد ہابر س چپ سادھے رہا۔ اور علی الخصوص وہ افراد زیادہ موردا نزام ہیں، جن کے پاس یہ سرمایہ علمی موجود تھا اور وہ اس سے بے خبر ہے اور عملاً کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ ورنہ جو حقائق آج سامنے آ رہے ہیں وہ صد یوں پہلے بے نقاب ہو چکے ہوتے۔

چنانچہ اس اہل بیت علیہم السلام نے تیرہ سو برس پیشتر زمین و آسمان، شمس و قمر، نور و ظلت اور سایہ وہا کے وزن اور زمین کی اندر ورنی تھوں، سمندر کی گہرائیوں اور وہاں کی آباد کائنات کا ذکر کر کے کلائے بسیط اور کرات ارضی و سماوی میں فکر تجسس کی راہ کھول دی تھی تاکہ انسان زمین کے ورق ائمہ، سمندر کی موجودوں سے کھلیے اور فطرت کی بولمنوں سے دامن نظر بھرے اور روشنی وہا اور اجرام فلکیہ کا وزن معلوم کرنے کے لئے فضا کو تحریر کرے۔ ذروں کو چیرے اور ان میں ایک جہان نو کا تماشا دیکھئے اور قدرت کی قلمروں ملکت کی وسعت و پہنائی کا اندازہ لگائے کہ یہ عالمی فضائیتی بڑی کائنات کو اپنی آنکھوں میں لئے ہوئے ہے کہ ہر ذرہ اپنے مقام پر ایک دنیا ہے جس میں آفتاب و ماہتاب، ستارے، سیارے ہمارے اس نظام شمسی کی طرح گھوم پھر رہے ہیں۔

دل ہر زورہ کہ بشکافی آفتباش درمیان بینی

حضرت نے پہلے زمین کے اندر ونی حصہ کا ذکر کیا ہے۔ زمین کا اندر ونی حصہ بھی اس کے بالائی حصہ کی طرح مختلف اور متنوع چیزوں سے آراستہ ہے اور ماہرین طبقات الارض نے سطح ارض سے ہزاروں فٹ کی گہرائیوں اور پراسرار غاروں میں اتر کر زمین کی تہوں پر قدرت کے کندہ کئے ہوئے نقوش پڑھے تو انھیں زمین کے بالائی خطوط سے کم متنوع اور دلفریب نہیں پایا۔ چنانچہ جس طرح اس کی بالائی سطحوں پر کہیں ریگ زار ہیں اور کہیں بلند پہاڑ، کہیں دریا ہیں اور کہیں بزرہ زار، کسی حصہ پر چلچلاتی گری پڑ رہی ہے اور کسی حصہ پر کڑ کڑاتی سردی، کہیں مید کے جھالے برس رہے ہیں اور کہیں لوکے جھوٹکے محل رہے ہیں۔ اسی طرح اس کی اندر ونی تہوں میں بھی کہیں بنتے ہوئے دریا ہیں اور کہیں ابلتے ہوئے چشے کہیں سونے اور چاندی کے ذرات بکھرے ہوئے ہیں اور کہیں ہیروز مردایے معدنیات نشوونما پار ہے ہیں۔ کہیں ٹھہر ہے اور کہیں خوش نمادھنگ۔ کہیں سردی ہے اور کہیں گرمی۔ کہیں دریائے سار گیز اور بُریاں کہ سر رہے ہیں اور کہیں آتشیں جھیلیں اور دوسرے سیال عناصر والے ہیں۔

ان سیال عناصر میں زمین کا وہ آتشیں مادہ بھی ہے کہ جو اس کے رگ و ریشه میں تیزی سے دوڑتا ہے تو زمین زلزاں کی لپیٹ میں آجائی ہے۔ اور کبھی یہ کھوتا ہوا مادہ زمین کو چیڑتا اور چٹانوں کو توڑتا ہوا لا دا کی صورت میں ابل پڑتا ہے۔ اس سے زمین کی اندر ونی حرارت و تپش کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ اس کے اوپر کی جہیں سرد ہیں مگر جوں جوں اس کے اندر از اجائے اس کی حرارت بڑھتی جاتی ہے اور ۲۰۰۰۰ رفت کی گہرائی میں پانی کھولنے لگتا ہے۔ بلکہ اتنی گہرائی میں پہنچ کر بھاپ کے زور سے زمین کی سطح کو چیر دیتا اور گرم چشمہ کی صورت میں ابلنے لگتا ہے۔ اور جنوبی افریقہ میں بعض کا نیں ۶۳۰ رفت تک گہری کھودی جا چکی ہیں۔ جہاں گرمی کا یہ عالم ہے کہ

اس سے بچاؤ کے خصوصی انتظامات کے بغیر وہاں تھہر انہیں جا سکتا۔ اور اس کے مرکز میں تو پچھلے ہوئے لو ہے کی بھٹی شعلہ لگن ہے جس کا درجہ حرارت تقریباً سطح آفتاب کے درجہ حرارت کے برابر ہے پھر سمندر اور اس کے اندر کی دنیا کا ذکر فرمایا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سمندر کی تد میں بھی انک خاموشی کا نظریہ نہ رکھتے تھے اور نہ ان توبہات میں بتلا تھے جو اس دور میں عوام کے ذہنوں پر چھائے ہوئے تھے۔ اور عقائد کی صورت میں طبائع انسانی پر مسلط تھے۔ بلکہ وہاں کے متعلق ایک جتنی جائیگی پر رونق و آباد دنیا کا تصور رکھتے تھے۔

چنانچہ اب وہاں کی تھوڑی بہت دنیا مشاہدہ میں آچکی ہے اور تقریباً آٹھ میل تک اس کی گہرائیوں میں اترا اور دہلی کے عجائب و نوادر کو دیکھا جا چکا ہے۔ بلکہ وہاں کی مختلف چیزوں اور جانوروں کو حاصل بھی کیا جا چکا ہے اور تعدد حیوانوں اور قسم قسم کی مچھلیوں کی آوازیں کہ جن کی وجہ سے سمندر کی تد میں سکوت و خاموشی کے بجائے ہر قسم شور و ہنگامہ برپا رہتا ہے ریکارڈ کی جا چکی ہیں۔ پھر پانی کے اندر مچھلیوں کے سانس لینے کا ذکر فرمایا ہے یہ بھی اس زمانہ کے لحاظ سے حیرت انگیز چیز ہے کہ پانی کی گہرائیوں میں کیونکر سانس لی جاسکتی ہے جب اس میں ہوا کا گزر ہی نہیں ہو سکتا۔

مگر عصری تحقیقات نے بتایا ہے کہ پانی کے اندر حل شدہ ہوا موجود ہوتی ہے اور مچھلیوں کے آلات تنفس اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ پانی کے اندر صرف اسی حل شدہ ہوا میں عمل تنفس جاری رکھ سکتی ہیں۔ اور پانی سے باہر نکل آئیں تو سانس نہیں لے سکتیں۔ اس کے عکس انسان صرف پانی سے باہر رہ کر ہی سانس لے سکتا ہے اور پانی کے اندر اس کی سانس بند ہو جاتی ہے۔ اسی لئے سمندر

کی گہرائیوں میں اترنے والوں کو آلات کے ذریعہ باہر سے آسیجن بھم پہنچائی جاتی ہے۔ مچھلیاں کیونکہ ہمیشہ پانی میں رہتی ہیں اس لئے قدرت نے ان کے سانس لینے کا انتظام بھی پانی کے اندر کر دیا ہے۔ اس طرح کہ جب پانی ان کے منہ میں جاتا ہے تو گھروں کے اندر پھیلے ہونے ریشے آسیجن کو جذب کر لیتے ہیں اور پانی گھروں کے راستے باہر نکل جاتا ہے اور جن مچھلیوں کے گھروں نہیں ہوتے انہیں سانس لینے کے لئے سمندر کی سطح پر ابحرا پڑتا ہے۔ یہ درحقیقت مچھلیاں ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ مچھلی وہی ہے جو پانی کے اندر رہ کر سانس لے۔

چنانچہ دنیل مچھلی اگرچہ مچھلی کہلاتی ہے مگر وہ مچھلی نہیں ہے اور نہ اس میں مچھلی کے خواص پائے جاتے ہیں۔ وہ انڈوں کے بجائے پنجے دیتی، بچوں کو دودھ پلاٹی اور سانس لینے کے لئے سطح سمندر پر ابحرتی ہے۔

پھر مختلف چیزوں کے وزن کا ذکر فرمایا ہے۔ وزن سے مراد وہ قوت ہے، جو کوشش ثقل کی وجہ سے کسی چیز میں پیدا ہوتی ہے اور مرکز سے قرب و بعد کے خلاف سے کم دیش ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ پہلے آسمان وزمین کا وزن ذکر کیا ہے۔ آسمان کیا ہے؟ ہے بھی یا نہیں؟ یہ اپنے مقام پر طے ہوتا ہے گا۔ ہم تو اس انتاجانتے ہیں کہ ہماری نگاہ ”حد نظر“ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ لہذا حد نظر سے آگے کے لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کچھ نہیں ہے۔ رہی زمین تو وہ ہمارا اور ہتنا بچھونا ہے جس کے متعلق سائنس دان یہ کہتے ہیں کہ وہ اب سے دوارب سال پہلے سورج کی کوکھ سے پیدا ہوئی اور مختلف ادوار و حالات سے گزرنے کے بعد اس قابل ہوئی کہ اس پر کوئی ذی روح رہ سکے۔ اس کے وزن کا اندازہ ۲۰،۷۵۹ رینکھ میٹر ک سن ہے جو تقریباً ۱۵،۷۵۰۰ رینکھ من کے مساوی ہوتے ہیں۔

مگر اس میں ۵۰ رسمکھوٹن کی کمی بیشی کا اختال پیدا کر دیا گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ابھی زمین کا صحیح وزن معلوم نہیں ہوا کہ اور پیمائش کے لحاظ سے اس کا قطر ۹۱۸ ریل اور محیط ۲۳۸۶۹ میل ہے اور اس جنم کے ساتھ ۲۶۰۰ ریل فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کے گرد گرمیر ہے۔

پھر چاند اور سورج کے وزن کا ذکر فرمایا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یہ جانتے تھے کہ یہ چاند اور سورج ہمارے کرۂ ارضی کی طرح وزنی کرے ہیں۔ چنانچہ چاند کا وزن زمین کے وزن کا ۱۸٪ حصہ ہے، اس کا قطر ۲۱۶۳ ریل ہے جو زمین کے قطر کے ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ ہے۔ اور ۲۳۰۰ ریل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کے گرد رواں دواں ہے۔ اور سورج کا وزن ۴۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ریل اور قطر ۸۹۲۵۸۰ ریل اور محیط ۲۶۸۵۰۰ ریل ہے۔ موجودہ دور میں چاند سورج کے قطر و محیط کی پیمائش ایک معمولی بات ہے۔
 کیونکہ سائنس نے صحرائے تحقیق میں سالہ سال کی سرگشتوں کے نتیجہ میں ایسے طریقے معلوم کر لیئے ہیں جن سے چاند سورج کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔ مگر جب عالم آب و گل میں اجرام فلکیہ کی پیمائش کا کوئی تصور بھی پیدا نہ ہوا تھا اس وقت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ سے سورج کے طول و عرض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: تسع ماٹے فرخ نی تسع ماٹے فرخ۔
 ”۹۰۰۰ فرخ“۔ ایک فرخ تین میل کا ہوتا ہے۔ لہذا حاصل ضرب ۳۰۰۰۰ ریل ہوں گے اور شرعی میل چونکہ راجح الوقت میل سے ۲۳۰ رگز برا ہوتا ہے اس حساب سے تقریباً یہی محیط لٹکا گا۔
 یہ ہے وہ علم امامت جس کے مقابلہ میں انسان لاکھ اکشافات و تحقیقات کے فلک بوس محل تیار کرے مگر اس کے نگرہ کی بلندی کو چھوپنیں سکتا۔

بہر حال یہ عظیم الشان کرہ جس کا جرم ہماری زمین سے ۱۲۵۹۷۰۶ ریگنا بردا اور ۳۳۴۰۰ ریگنا بھاری ہے، اپنے محور پر زمین کی طرح گھومتا رہتا ہے اور ۲۵ روزوں کے رکھنے میں ایک چکر کاٹ لیتا ہے۔ پھر نور و ظلت کے وزن کا ذکر کیا ہے۔ نور یا روشنی کو ہم ایک احساس سے تعبیر کر سکتے ہیں جو شعاعی قوت سے ہماری آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ شعاعی قوت جس کو ہماری آنکھ محسوس کرتی ہے مریٰ و شعاعی قوت کہتے ہیں جو آنکھ اور مریٰ چیز کے درمیان ایک واسطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح کہ روشنی کی لہرس جب کسی جسم مریٰ پر گر کر منعکس ہوتی ہیں تو وہ جسم نظر آنے لگتا ہے۔ یہ مریٰ شعاعی لہرس بخشی، نیلی، آسمانی، بیبری، زرد، نارنجی، اور سرخ رنگوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور سفید روشنی ان تمام رنگوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک مادی و وزنی چیز ہے کیونکہ قوت اور مادہ ایک ہی چیز کے دوناں یعنی اور ہر قسم کا مادہ وزن رکھتا ہے۔

سر احراق نیوٹن کا نظریہ یہ تھا کہ روشنی مادہ کی ایسا تہائی لطیف صورت ہے جو زرات کی صورت میں منور اجسام سے بے حد سرعت کے ساتھ خارج ہوتی ہے اس نظریہ کی بنا پر روشنی کا وزن ظاہر ہے۔ اور موجودہ نظریات کے لحاظ سے بھی جو روشنی میں فوٹون کو ثابت کرتے ہیں اس کے وزن سے انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ فوٹون ایک مادی ہی چیز ہے۔ اور اس کے خصوصیات وہی ہیں جو ایکشرون (برقیہ) کے ہیں اور ایکشرون مسلم طور پر مادی ہے۔ یہ فوٹون بیسویں صدی میں روشنی کے تجزیہ کے موقع پر دریافت ہوئے۔ یہ انتہائی چھوٹے چھوٹے نقطے ہوتے ہیں اور ارتعاشی لہروں کی صورت میں چلتے اور ہمیشہ رواں دواں اور حرکت میں رہتے ہیں اس لئے ان کا مشاہدہ حالت سکون میں ناممکن ہے:

ہستم اگر می روم گرنہ روم نیستم

روشنی میں وزن کا امکان سب سے پہلے لیون ہارڈ یولرنے انیسویں صدی کے آغاز میں ظاہر کیا اور اسی صدی کے آخر میں میکسول نے روشنی کے وزن کو دریافت کر لیا۔ اور یہ بتایا کہ روشنی میں بھی ہوا کے تیز جھوکوں کی طرح قوتِ مخفی ہوتی ہے جو مختصر ذرتوں کو اپنے راستے سے ہٹادے سکتی ہے اور یہ دباؤ بہت ہی ہلاکا ہوتا ہے اور عام حالات میں اس کا مشاہدہ بہت مشکل ہے۔ آخر سر ولیم کرکس نے ریڈ یو میٹر ایجاد کیا جس میں چار پر ہوتے ہیں جو روشنی کے سامنے رکھنے سے گھوٹے ہیں اور یہ دباؤ مشاہدہ کے حدود میں آگیا۔ پھر پیٹر لیڈ یونے ایک بہترین قسم کے ریڈ یو میٹر سے روشنی کی پیمائش کر لی۔

یہ پیمائش ایک ایسے پیمانے سے کی جاتی ہے جس میں انتہائی چھوٹے چھوٹے درجات ہوتے ہیں۔ چنانچہ پہلے درجہ کی لمبائی ایک ملی میٹر کا کروڑ وال حصہ ہوتی ہے اور ایک ملی میٹر، کا ہزاروں حصہ ہوتا ہے اور ایک میٹر تقریباً ۱۰۰۰ درجے میٹر سے متجاوز ہوتی ہے تو دھائی دیتی ہے اور ۵۵۵ درجہ پر پیچ کر پوئی طرح نمایاں ہو جاتی ہے۔ روشنی کا سب سے بڑا مرکز سورج ہے جس کی سطح سے بلند ہونے والے آتش بار شعلے کبھی کبھی ۲۸۶۰۰ رملیک کی بلندیوں کو چھو لیتے ہیں۔ اور ایک مرلیع سینٹی میٹر میں جو میٹر کا سوال حصہ ہوتا ہے ۵۰۰۰ رملیوم بیوں کی روشنی کے برابر روشنی بھروسہ ہتا ہے اور تمام کرہ زمین کو جو اس سے روشنی حاصل ہوتی ہے اس کی مقدار سورج کی پوری روشنی سے وہی نسبت رکھتی ہے جو ایک سینٹ کو ۷۲ رساں سے ہے اور زمین سے دس گناہ اکابر روشنی اجسام فلکی میں بُتی ہے اور باقی فضا میں منتشر ہو جاتی ہے اور چاند ایسے ۶۵۰۰۰ رم کرے اس کی روشنی سے روشن ہو سکتے ہیں۔

سامنہ وال اکتھے ہیں کہ اس تقسیم نور سے سورج کے ۳۰،۰۰۰،۰۰۰ رین کیسی مادے ایک سینٹ

میں جل جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی اسے ختم ہوتے ہوتے دس ارب سال اور لگیں گے بہر حال یہ روشنی کے نقطے جنکیں ارتقائی اہریں مریٰ صورت میں نمایاں کرتی ہیں بعض جگہ اتنی کم مقدار میں ہوتے ہیں کہ آنکھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ اسی جگہ تاریکی کی پیٹ میں آ جاتی ہے۔ یہ تاریکی صرف مریٰ شعاعوں سے خالی ہوتی ہے۔ لہذا جس طرح مریٰ اہروں کی وجہ سے روشنی میں دباؤ ہوتا ہے، ٹلمت میں بھی غیر مریٰ نقطوں کی وجہ سے دباؤ ہونا چاہئے۔ اہل تحقیق کی یہ کدو کاوش قابل قدر ہے کہ انہوں نے روشنی کی پیٹ اش کے آلات ایجاد کئے روشنی کا تجزیہ کیا؟ اس کے ایک ایک جو ہری نقطے کو تو لا، ناپا، اور اس کے وزن و مقدار کا اندازہ لگایا۔ مگر یہ کہ اس کائنات میں کتنے اجرام نورانی اور کتنے سورج، چاند اور سیارے ہیں اور کہاں کہاں ان کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ تو آنکھیں عاجز و درماندہ اور دور نہیں ایک حد پر پہنچ کر سپر انداختہ نظر آئیں گی۔ چنانچہ کہکشاں کا مرکز ہمارے سورج سے ۳۰۰۰۰۰ نوری سال کے فاصلہ پر واقع ہے۔

نوری سال سے مراد وہ فاصلہ ہے جو روشنی اپنی رفتار سے ایک سال میں طے کرتی ہے۔ اس کہکشاں میں ۳۰ رابر سورج اور ان گنت سیارے پائے جاتے ہیں اور ہر سورج دوسرے سورج سے ۳۰ نوری سال کے فاصلہ پر ہے اور ان میں سے اکثر کے گرد ہمارے نظام شمسی کی طرح سیارے گھوم پھر رہے ہیں اور اس کہکشاںی قسم کے نظام دس کروڑ سے زیادہ موجودہ دور مینوں سے دیکھے جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی وسعت کے برابر ہے اور اتنے ہی سورج ان میں گردش کر رہے ہیں۔ اس عالم و سمعت و بلندی کا اندازہ اس سے لگائیے کہ زمین سے قریب ترین ستارے کی روشنی ۲۰ رسال میں زمین تک پہنچتی ہے۔ اور بعض اجرام فلکی کی روشنی کو زمین تک پہنچنے کے لئے دس لاکھ سال کی مدت درکار ہے۔

عمر ۱۹۳ءے میں ایک چمک دیکھی گئی جس کی بلندی سے یہ اندازہ لگایا گیا کہ ۳۰ رلاکھ برس پہلے کوئی ستارہ ٹوٹا ہوگا جس کی روشنی اب نظر آئی ہے اور فلکیات کے ماہرین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ بعض ستارے ایسے بھی ہوں گے جن کی روشنی ابھی زمین تک پہنچی ہی نہیں ہے۔ حالانکہ روشنی کی رفتار ۸۲۸۴ میل فی سینٹ ہے اور سورج جو ہم سے ۹ کروڑ ۳۰ رلاکھ میل کے فاصلہ پر ہے اس کی روشنی ۸۸ منٹ میں اور چاند کی روشنی ایک سینٹ میں زمین تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر یہ کہ گیسی بادل جو ۶۵ لامبے سے ۱۵ کروڑ نوری سال تک پہلے ہوئے ہیں۔ اور ان سے دور تر صحابے جن کے فاصلے دس کھرب نوری سال تک ہیں ان میں روشنی کی مقدار تھی اور کہاں کہاں پہنچتی ہے اور اتحادہ تاریکیاں جو ہم سے کالے کوسوں دور ہیں ان میں کلائی شعاعیں (کامک ریز) کس مقدار میں پائی جاتی ہیں اور کہاں کہاں نظمتوں کے طوفان محيط ہیں تو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کس کو ہو سکتا ہے۔ عصر جدید نے اگر چہ آلات و گونا گون ایجادوں سے روشنی کے وزن کا اکٹھاف کیا مگر ائمہ اہل بیتؑ نے روشنی کے وزن کا اس وقت ذکر کیا جب کہ نہ دو پہنچیں ایجاد ہوئی تھیں اور نہ لیبارڈیوں کا وجود تھا۔ اور عوام تو عوام خواص کے ذہن میں اس تصور سے خالی تھے۔

چنانچہ یہ دعا اس کے لئے شاہد ہے۔ اس کے علاوہ اور ارشادات ائمہ میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اے فرزند رسول ﷺ! مجھے ستاروں کے دیکھنے سے ایک خاص حظ حاصل ہوتا ہے اور ایک حد تک مجھے اس فتن میں مہارت حاصل ہے تو حضرتؑ نے بطور امتحان اس سے دریافت کیا کہ۔

”کم تسقی الشمس القمر من نورها و کم تسقی الشمس الارض من

نورها۔“

"اچھا یہ تو بتاؤ کی سورج کتنی مقدار میں اپنی روشنی سے چاند کو سیراب کرتا ہے اور کتنی مقدار میں زمین کو سیراب کرتا ہے؟

اس نے کہا یہ باتیں تو ایسی ہیں جو اس سے پہلے میں نے کبھی سنی ہی نہیں اور نہ ان کا کبھی

تصور ہوا ہے۔

پھر سایہ اور ہوا کے وزن کا ذکر کیا ہے۔ سایہ وہی تاریک حصہ ہے جو کثیف اور غیر شفاف اجسام کے امتراج سے مرئی شعاعوں سے خالی ہوتا ہے۔ لیکن غیر مرئی شعاعیں اس میں کم بیش ہوتی ہیں جس سے وہ کبھی زیادہ تاریک اور کبھی کم تاریک ہوتا ہے۔ اور جس طرح کثیف اجسام مرئی شعاعوں کے نفوذ سے منع ہو کر سایہ کو جنم دیتے ہیں۔ اسی طرح یعنی دور و شنیوں کے تصادم سے بھی سایہ نمودار ہوتا ہے جسے ظل نورتے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی اسی طرح وزن کا حامل ہوتا ہے جس طرح تاریکی گیر مرئی شعاعوں کی وجہ سے وزن کھٹکتی ہے اور ہوا بھی ایک مادی اور وزن دار چیز ہے۔ یہ ہوائی کرہ زمین سے دوسویں سے زائد بلندی تک پہلا ہوا ہے۔ اور زمین سے متصل ہوا کثیف اور بھاری ہوتی ہے اور جوں جوں بلند ہوتی ہے لطیف و سبک ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ ۴۰۰۰۰ رفت کی بلندی پر اس قابل نہیں رہتی کہ انسان اس میں سانس لے سکے۔

سب سے پہلے صن ابنہ شم نے ہوا کا وزنی ہونا بتایا اور س۲۳۱ء میں اٹلی کے ڈاکٹر رسلی نے باد پیما (بیر و میٹر) ایجاد کیا اور اس کے وزن اور دباؤ کی مقدار کو معلوم کر لیا۔ اس کا مجموعی وزن ۵۱۰۰ رکھر بٹن ہے اور سمندر کے کنارے ایک مرتع انج میں ہوا کا وزن ۱۹۰-۱۲۰ پونڈ ہوتا ہے۔ اور ہر شخص ۲۰۰۰۰ پونڈ وزنی ہوا اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہے۔ اور یہ اللہ کی کرشمہ سازی ہے کہ اس نے انسان کے اندر ہوا بھر کر اس بوجھ کا احساس نہیں ہونے دیا، ورنہ وہ اس بوجھ کے

یخچے دب کر رہ جاتا۔ ہوا کا وزن اگرچہ ایک حد تک معلوم کیا جا چکا ہے مگر یہ کہ ان میں درختوں کو بار آور کرنے والی ہواں، سطح سمندر سے بخارات اٹھانے والی ہواں اور بادلوں کو حکمت میں لانے والی ہواں اور اس کی مختلف تہوں کا وزن کیا ہے اور دوسرے کروں اور سیاروں پر ہوا کی مقدار اور نوعیت کیا ہے اور ان میں آسیجن، نیتروجن اور دوسری گیسوں کی مقدار کتنی ہے تو قیاس آرائیوں کے علاوہ یقین کے ساتھ پچھنہ بتایا جاسکے گا۔

یہ صرف اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے اور وہی ان ہواں کے محل و مقام، وزن و مقدار، اجزا اور اجزا کی کیفیت و گیفت سے واقف ہے اور اس کا علم کلیات و جزئیات، ظواہر و بواطن اور غیوب و شہود پر یکساں محیط ہے اور کوئی چیز اس کے دائرہ اطلاع سے خارج اس کے احاطہ نگاہ سے باہر اور اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ ذات الہی کے لئے جمل اگرچہ وہ چھوٹی سے چھوٹی اور چھوٹی چیز کے متعلق یہ نہ ہو نقص ہے اور نقص اس کمال مطلق کی ذات کے منافی ہے۔

دعا نمبر ۵۶ کی شرح

یہ دعا خداوند عالم کی عظمت و بزرگی اور اس کے اوصافِ کمال کے بیان کے سلسلہ میں ہے الہی صفات کے بیان سے جہاں یہ مقصد ہے کہ انسان خدا شناہی کی منزل سے قریب ہو، وہاں یہ بھی مقصد ہے کہ معبدوں کی رفتہ و بلندی کا تصور، اس میں نوعی رفتہ و سر بلندی کا احساس پیدا کرے تاکہ وہ اس کائنات میں اپنے کو بلند درجہ سمجھتے ہوئے خالق کائنات کے علاوہ کسی اور کی پرستش و عبادات کا تصور بھی نہ کرے اور اس بلندی کے احساس کے پیش نظر اپنے عمل و کردار میں بھی بلندی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

صفات الہی میں سے پہلی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ انسان کے قلب و ضمیر سے پہاں نہیں ہے۔ کیونکہ ہر چیز میں اس کی نمودار ہر شی میں اس کی جلوہ ریزی ہے۔ چنانچہ زمین، آسمان، چاند، سورج، دریا، پہاڑ اور کائنات کا ہر ذرہ اس کے وجود کا ایک محکم برهان ہے۔ اگر کوئی شخص کسی نقاش کو نقش کھینچتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ وہ زندہ بھی ہے، عالم بھی ہے اور مرید بھی۔

اس لئے کہ حیات علم قدرت اور ارادہ کے بغیر نقاش کوئی نقش نہیں کھینچ سکتا۔ تو اگر اس کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھ کر ان اوصاف کا یقین ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس حرکت کے مشاہدہ کے علاوہ اور کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ تو کیا کائنات کے نقش بدیع کو دیکھنے کے بعد صانع کے وجود اور اس کی صفت علم و قدرت سے انکار کی جائیں ہو سکتی ہے؟ اور جس وجود پر اتنے شواہد موجود ہوں وہ چشم بصیرت سے مختلی رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! جب دل ضمیر فطرت اور وجدان اس کے وجود کی شہادت دے رہے ہیں اور اس کی ہستی کے دلائل اتنے قوی ہیں کہ ہر شخص اس کا اقرار کرنے پر مجبور ہے اور لفظ کائنات کو دیکھنے کے بعد یہ تصور کہ یہ عالم بعض عناصر کے اتفاقی میں کا نتیجہ ہے عقل و فہم سے برا حل دور ہے اس لئے کہ ہر چیز کی تہہ میں ایک حکیمانہ کار فرمان نظر آتا ہے۔ اور ہر شی اپنے مقام پر ایک خاص موزونیت کی حامل دکھائی دیتی ہے جسے بخشن اتفاقیہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ چنانچہ اس عالم کے لفظ و نقش اور وضع و ساخت کو دیکھنے کے بعد یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہے کہ اس کائنات ہستی کا کوئی خالق و صانع ہے جو حکیم، مدبر اور تمام صفات کمال کا جامع ہے۔

دوسری صفت یہ ہے کہ وہ دیکھنے والوں کی نگاہوں سے اپنے غالبہ و عزت کی وجہ سے پوشیدہ ہے اور یہ پوشیدگی اس طرح کی نہیں ہے جس طرح شاہوں اور فرمازرواؤں کی پوشیدگی ہوتی

ہے کہ وہ دروازوں پر پردے لٹکا کر اور پھرے کھڑے کر کے رعایا کی نظروں سے پنپاں رہتے ہیں تاکہ ان کے رعب و تمنت میں فرق نہ آئے اور نہ اس طرح پوشیدہ ہے جس طرح چگاڈڑ کی نگاہ سے سورج پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کے نور کی تابش اور بحال کی طغیانی رویت سے مانع ہے۔ کیونکہ وہ اس لئے پوشیدہ نہیں ہے کہ نگاہیں اس کے سامنے مضھل ہو جاتی ہیں؛ بلکہ وہ ذائقہ ناقابل رویت ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ دیکھے جانے کے قابل ہوتا تو نگاہوں کی محدود وسعت سے اسے بھی محدود ہونا پڑتا۔ اور جب کہ اس ذات غیر محدود کے لئے محدود ہونا ناممکن ہے تو اس کے دیکھے جانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

تیسرا صفت یہ ہے کہ وہ قادر مطلق ہے۔ اس لئے اپنی ہی قوت و طاقت سے ہر چیز پر اقتدار کھتا ہے نہ ان سلاطین کی طرح جو شکر و سپاہ اور اعوان و انصار کی بدولت اقتدار حاصل کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو وہ جن سے مدد لے کا احتیاج قرار پائے گا۔ اور احتیاج ممکن کا خاصہ ہے نہ واجب کا۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ انسانی عقلیں اس کی واقعی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے کہ عقل و ادراک کی قوتیں محدود ہیں اور خدا لا محدود ہے۔ اور محدود، لا محدود کا احاطہ کرہی نہیں سکتا جو عقل وہیم میں نہ سکے۔

پانچویں صفت یہ ہے کہ وہ یگانہ ہے اور کائنات کے پیدا کرنے میں کوئی اس کا معافون و شریک کا نہیں ہے اس لئے کہ اگر دو خالق ہوں تو ان سے ایک کسی کام کو کرنا چاہے تو دوسرا اس کا ہمہوا ہو گایا مخالف۔ اگر ہمہوا ہے تو اس کی ہمہوائی کا فائدہ و نتیجہ ہی کیا جب کہ وہ تنہ اس کام کو انجام دینے کے لئے کافی ہے۔ اور اگر مخالف ہے تو اس صورت میں یا وہ دونوں ناکام ہوں گے یا ان میں

سے ایک کامیاب ہو گا اور دوسرا ناکام۔ پہلی صورت میں دونوں خدا نہ رہیں گے اور دوسری صورت میں ناکام ہونے والا خدا نہ رہے گا۔ لہذا جب دوسرے کی احتیاج ہی نہیں ہے تو ایک بے کار وجود کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

چھٹی صفت یہ ہے کہ وہ اول ہے اس لئے کہ تمام سلسلہ موجودات اس پر مشتمل ہوتے ہیں اور جو تمام کا نتائج کا نقطہ آخر اور علة العلل ہو تو وہ یقیناً سب سے اول واقدم ہو گا۔

ساتویں صفت یہ ہے کہ وہ مکان و زمان کے حدود سے بالاتر ہے اس لئے کہ مکان و زمان کی تقلید و حد بندی صفات اجسام میں سے ہے اور وہ جسم و جسمانیات سے منزہ ہے۔ اور دوسرے یہ کہ زمانہ و مکان حادث ہیں۔ اور جب وہ کسی خلوق و حادث کا پابند ہو گا تو واجب الوجود نہ رہے گا۔ اور جب کہ وہ حادث قرار پایا تو کسی کے لئے فنا و زوال بھی ضروری ہو گا اس لئے فنا سے مانع صرف اس کا واجب الوجود ہونا ہے اور زمان و مکان کا پابندی سے وہ واجب الوجود نہ رہا۔

آٹھویں صفت یہ ہے کہ اس کا کوئی مثل و نظیر نہیں ہے اس لئے کہ اگر اس کا مثل و نظیر ہو گا تو یا وہ واجب الوجود ہو گا یا ممکن۔ اگر واجب الوجود ہو گا تو واجب الوجود متعدد نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ممکن ہو گا تو ممکن و واجب ایک دوسرے کے مثل ہو نہیں سکتے۔ اس لئے کہ واجب غیر محتاج اور ممکن سرپا احتیاج ہے۔

نویں صفت یہ ہے کہ وہ ایسا خالق ہے جو تحقیق اشیاء میں مادہ کا محتاج نہیں ہے کیونکہ احتیاج ممکن کی شان ہے اور واجب الوجود ہر تم کی احتیاج سے کوئی دور ہے۔

دویں صفت یہ ہے کہ وہ رب ہے۔ رب کے معنی پالنے والے کے ہیں۔ چنانچہ یہ پروردش و نگهداری کا سروسامان اور تربیت عالم کا مسلسل اہتمام اس کی رو بیت کا مظہر ہے اور یہ

ربوبیت اتنی کامل و ہمہ گیرے کہ کوئی مخلوق وہ پانی کے اندر ہو یا زمین کے اوپر، دامن کوہ میں ہو یا
و سعت فضائیں اپنی حاجت و ضرورت کے مطابق بقاء زندگی کے سامان سے بہرہ مند ہے۔ جس
کا سلسلہ نہ کبھی قطع ہوا ہے اور نہ ہو گا۔

گیارہوں صفت یہ ہے کہ وہ عین حسن و سراپا جمال ہے۔ چنانچہ زمین سر زر خوابیدہ کا مختل
فرش، پھولوں میں رنگوں کا حسین امتزاج، دریاؤں کی روانی، موجودوں کی طغیانی، آبشاروں کے
زمزے، طائروں کے نفعے، ستاروں کی چشمک، چاند کا اتار چڑھاؤ، سورج کی ضیاء پاشی، کہکشاں
کی دل آویزی اور صبح و شام کی نظر افروزی اس کے جمال کا پرتو اور اس کے حسن کی جلوہ آرائی کا نتیجہ
ہیں۔ کیونکہ جو جمال سے عاری ہو وہ دوسری چیزوں میں رعنائی پیدا نہیں کر سکتا۔ لہذا کائنات ہستی
کی موزو و نیت اور فطرت کا بنا [باہر خالق](https://jafrilibrary.com/) کے حسن و جمال کا آئینہ دار اور اس کے جمال پسندی کی دلیل
ہے۔

بارہوں صفت یہ ہے کہ وہ مومن ہے۔ اگر مومن کا اطلاق انسان پر ہو تو اس کے معنی یہ
ہیں کہ وہ خدا اور اس کے رسول اور آسمانی احکام کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق ہو
تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے ظلم و جور کا قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ نہ دنیا میں اور نہ آخرت
میں۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”سُمِّيَ الْبَارِي عَزَّ وَجْلَ مُؤْمِنًا لَا نَهُ يُؤْمِنُ مِنْ عَذَابِهِ مِنْ اطَاعَةِ“

”خداوند عالم کا نام مومن اس لئے ہے کہ اس کے اطاعت گزار بندے اس کے عذاب
سے مامون و بے خطر ہیں“۔

بہر حال اس دعا کے مطالعہ سے ایک ایسی ہستی کا تصور سامنے آ جاتا ہے جو تمام حسن و خوبی

کو سینے ہوئے ہے جو عظمت و جلال و کبریائی کا بھی مالک ہے اور مجدد و بزرگی و شرف کا بھی سرمایہ دار ہے جو سرتاپ انور و ضیاء، سر اپا حسن و جمال از لی، ابدی، زندہ، قائم، تو انہے بے نیاز، باقی و برقرار اور دائم و جاوید ہے۔ اسی سے تمام موجودات کا ظہور ہوا اور اسی سے ان کی بقا و ایستہ ہے اور اسی کی طرف پہننا ہے وہ مکتا و یگانہ اور بے مثل و بے ہمتا ہے۔ ہر چیز میں نمایاں ہر دل میں جلوہ گر، اور پھر کہیں نہیں اسے دیکھا جاسکے یا اس کی طرف اشارہ کیا جاسکے۔

یاد یوں کہ کرتے اس کی طرف اشارہ یوں تو جہاں میں ہم نے اس کو کہاں نہ پایا

دعا نمبر ۵ کی شرح

یہ دعا آنحضرت ﷺ اور ان کے اہل بیت اطہار کے اوصاف و خصوصیات کے ذکر پر مشتمل ہے۔ ان اوصاف و محادیت میں سے چالی صفت یہ ہے کہ خداوند عالم نے انہیں الی عزت و رفعت اور شرافت و کرامت کے خلعت سے آرست کیا ہے جو دنیا میں کسی اور کے قد و قامت پر راست نہ آ سکا۔ یہ اختصاص اس امر کی دلیل ہے کہ خداوند عالم نے محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کو تمام کائنات پر فضیلت و برتری عطا کی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”ان الله تبارك و تعالى خلق الاواح قبل الاجساد بالفني عام اعلاها و اشرفها محمد و عليٰ و فاطمة و الحسن و الحسين و الانمة صلوات الله عليهما“.

”خداوند عالم نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلی خلق فرمایا اور ان میں سب سے بلند مرتبہ و ذی شرف محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین اور انہیں اہل بیت صلوات اللہ علیہم ہیں۔“

دوسری صفت یہ ہے کہ ان میں سے حضرت محمد ﷺ کو مرکز نبوت قرار دیا اور وہی

رسالت کا امتیاز بخشنا۔ چنانچہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے:

”نحن اهل البيت مفاتیح الرحمة و موضع الرسالة و معدن الحلم۔“

”(ارنج المطالب)

”هم اہل بیت، رحمت کی کنجیاں، رسالت کی منزل اور حلم و برداری کا معدن ہیں۔“
تیری صفت یہ ہے کہ وہ وسیلہ ہیں۔ اس طرح کہ ان ہی کے وسیلہ سے خاتم رسائی
ہوتی ہے، انہی کے وسیلہ سے دعائیں قبول اور فقر و فاقہ ابتلاء و مصیبۃ اور رنج و اندوہ دور ہوتا ہے،
اور عقلی میں بھی ان کی شفاقت کو وسیلہ قرار دیئے بغیر نجات و کامرانی نصیب نہ ہوگی۔ اور یہ مرتبہ
رفیع ہے جس سے بلند تر مرتبہ دوسرا نہیں ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”ان الله وَعَدَ نَبِيَّهُ الْوَسِيلَةَ وَهِيَ أَعْلَى درجة الجنة وَنهاية غاية

الامنية.“

”اللہ سبحانہ نے اپنے نبیؐ سے وسیلہ کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ جنت کا ایک بلند ترین درجہ اور
خواہش و مقصد کی حد آخر ہے۔“

چوتھی صفت یہ ہے کہ ان میں تمام انبیاء کی صفتیں یکجا تھیں۔ چنانچہ آدم علیہ السلام کی
صفوت، ابراہیم علیہ السلام کی خلت، موسیٰ علیہ السلام کی بہیت، عیسیٰ علیہ السلام کی زہادت اور
دوسرے انبیاء کی صفتیں ان میں سرت کر جمع ہو گئی تھیں۔ اس لحاظ سے وہ انبیاء کے محسن و کمالات
اور اخلاق و اوصاف میں ان کے وارث و جانشین ہوں گے۔

چنانچہ امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”نَحْنُ وَرَثَةُ أُولَئِكُمْ الْعَزْمُ مِنَ الرَّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ۔“

”هم، اولو الحزم انبیاء اور رسولوں کے وارثدار ہیں۔“

پانچویں صفت یہ ہے کہ جس طرح پیغمبر اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں کہ ان کے ذریعہ سلسلہ نبوت اتمام تک پہنچا، اسی طرح ان کے اہل بیت کے ذریعہ ائمہ و اوصیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا ہے۔ یونکہ نبی آخر الزمان کے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ ان کا کوئی وصی و وارث ہو گا۔ لہذا جس طرح ہمارے پیغمبر آخری پیغمبر ﷺ ہیں اسی طرح ان کے اوصیاء آخری اوصیاء ہیں اور وہ ائمہ اشنا عشر ہیں۔

چنانچہ علام شیخ قدوزی تحریر فرماتے ہیں:

”خبرنی یا رسول اللہ عن اوصیاء ک من بعد ک لا تمک بهم قال

اووصیائی الا ثنا عشر۔“ (ینایت المؤمن)

”روایی کہتا ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بعد میں آنے والے اپنے اوصیاء سے مطلع فرمائیے تاکہ میں ان سے تمک اقتیاب کروں۔ آپ نے فرمایا، کہ میرے اوصیاء بارہ ہیں (اور اس کے بعد سب کا نام بنام ذکر فرمایا ہے)۔“

چھٹی صفت یہ ہے کہ نہیں گذشتہ آئندہ واقعات کا علم دیا گیا ہے۔ یہ علم عطیہ الہی اور اس سرچشمہ علم سے حاصل کیا ہوا ہے جوازی و سرمدی اور غیر محدود ہے جس کے بعد علم الہی میں شریک ہونے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا جب کہ اللہ تعالیٰ کا علم عین ذات اور غیر مکتب ہے، اور یہ القاء و الہام یا پیغمبرگی و سلطنت سے حاصل ہوا ہے اور انہتائی و صحت و پہنائی کے باوجود محدود ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں جہاں علم غیب کو ذات الہی سے مخصوص کیا گیا ہے، اور دوسروں سے اس کی نفی کی گئی ہے اس سے ذاتی علم مراد ہے۔ لیکن وہ علم جو مستقبل کے بارے میں یا امور مخفیہ پر

قدرت کی طرف سے خاص خندوں کو حاصل ہوتا ہے اس کی کہیں نفعی نہیں ہے۔ اور انہر کا علم اسی نوعیت کا ہے اور ان کے ارشادات میں اس کی پوری پوری وضاحت ہے جس کے بعد کسی شبکی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

چنانچہ ایک شخص نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ سے کہا کہ لقد اعطيت یا امیر المؤمنین علم الغیب۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو علم غیب حاصل ہے؟“۔

آپ نے فرمایا: لیس ہو بعلم غیب انما ہو تعلم من ذی علم۔ (فتح البلاغہ)

یہ علم غیب نہیں، بلکہ ایک صاحب علم (رسولؐ) سے معلوم کی ہوئی بتائیں ہیں۔

یونہی تجھی ابن عبد اللہ نے امام مویٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ: جعلت فداک انہم یہ زعمون انک تعلم الغیب۔ ”میں آپ پر قربان جاؤں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ علم غیب جانتے ہیں۔“ حضرت نے یہ سن کر فرمایا:

”سبحان الله ضع يدك على راسي فـ^والله ما بقيت شعرة فيه ولا في جسدي الا قامت (ثم قال) لا والله ما هي الا وراثة عن رسول الله ﷺ“

(امالی شیخ منیر)

”اللہ اکبر! ذرا اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر دیکھو۔ خدا کی قسم! میرے سر کے بال اور میرے جسم کے روغنی کھڑے ہو گئے ہیں۔ (پھر فرمایا) یہ صرف وہ علم ہے جو ہمیں رسول اللہؐ سے وراثت حاصل ہوا ہے۔“

ساتویں صفت یہ ہے کہ وہ لوگوں کی محبت و ارادت کا مرکز ہیں۔ یہ اس لئے کہ انسان فطرہ ان افراد کی طرف جھلتا ہے جو کسی کمال کے حامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حاتمؐ کی سخاوت، نو

شیر وال کی عدالت اور ستم کی شجاعت دلوں کو ان کی طرف جھکا دیتی اور نظروں کو ان کی جانب موز دیتی ہے اور آں مدد تو وہ ہیں جو اپنے ذاتی کمالات و خصوصیات کی وجہ سے عظمت انسانی کا معیار ہیں وہ کون سا جو ہر فضیلت ہے جس سے ان کا دامن آراستہ ہو۔ اور وہ کوئی صفت خوبی و کمال ہے جو ان کے جو ہر ذاتی میں جلوہ گرنہ ہو۔ لہذا ان کمالات و خصوصیات کو دیکھتے ہوئے نگاہیں ان کی طرف جھکیں گی اور دل عقیدت کے جلوہ میں بڑھیں گے۔ چنانچہ زندگی و طهد اور دین و ملت سے ن آشنا افراد بھی عقیدت کے پھول ان کے قدموں پر نچاہا رکرتے اور دشمن بھی لا شوری طور پر ان کی عظمت کا اعتراف کرتے نظر آتے ہیں۔ اور یہ دلوں کا جھکاؤ اس دعا کا بھی نتیجہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کے بارے میں کی تھی کہ:

﴿رَبَّنَا أَنْتَ مَنْ كُرْتَ مِنْ دُرْتَ بِوَادٍ غَيْرَ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحْرَم﴾

ربنا ليقيموا الصلة فاجعل افندة من الناس تهوى اليهم .

”اے ہمارے پروردگار! میں نے ایک دریا بستی میں سیرے محترم گھر کے پاس اپنی کچھ اولاد کو لا بسا یا ہے۔ تاکہ اے ہمارے پروردگار! وہ نماز پڑھا کر میں تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔“

دعا نمبر ۵۸ کی شرح

آسمان کا نیلگوں شامیانہ ستاروں کی قدمیوں سے آراستھا آفتاب و ماہتاب کی آمد و شد سے بہار افروز بھجوں اور کیف افزاش میوں کا سلسہ بھی جاری تھا۔ مگر فطرت کی اس رنگینی و رعنائی سے اطف اندوز ہونے والی آنکھیں ہنوز بخوب تھیں۔ دریاوں کی تہہ میں موئی اور پھاڑوں کے دامن میں لعل و جواہر بکھرے ہوئے تھے۔ مگر انھیں آویزہ تاج بنانے والی کوئی ہستی نہ تھی۔ اجزائے

ارضی میں قوت نامیہ ترپ رہی تھی۔ مگر کوئی ن تھا جو اس سے فائدہ اٹھا کر زمین کو چین والا لزار میں تبدیل کرتا کہ قدرت نے خرابہ عالم کو بسانے اور ظلمت کدہ دہر میں اجالا کرنے کے لئے تخلیق آدم علیہ السلام کی طرح ڈالی۔ چنانچہ ارشادِ الہی ہے:

﴿إِنَّىٰ خَالِقُ بِشْرًاٰ مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمِّاٰ مَسْتَوْنٍ﴾

”میں خیر کی ہوئی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھلنہا نے لے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں“۔

جب صناع ازل نے مٹی کا پتلا بنایا اور اس کی نوک پلک درست کرنے کے بعد اس میں روح پھونکی تو زندگی کے خدو خال نکھر آئے۔ حس و شعور کی دنیا آبما ہو گئی، اور خدا کے آگے جھکنے والی پیشانیاں آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ تعظیمی کے لئے جھک گئیں۔ آدم علیہ السلام نے آغوش حیات میں کروٹ بد لئے ہی زمان سے الحمد لله رب العالمین کہہ کر اپنے خالق و پروردگار کی ربویت کا اعتراف کیا۔ حضرت لئے خلق ہونے والوں میں انھیں اللہ تعالیٰ کی ربویت کا پہلا معرف اسی بنا پر فرمایا ہے۔ یوں تو اس کی ربویت و خالقیت کے اول معرف وہ تھے جو اولین مخلوق تھے اور اس وقت جب کہ آدم علیہ السلام کے وجود کی بنیاد بھی نہ رکھی گئی تھی۔ ان کی تسبیح و تقدیس کی آوازوں سے ملکوتی فضا گونج رہی تھی۔

چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”كُنْتَ نَبِيًّاً وَآدَمْ بَيْنَ النَّاسِ وَالظَّيْنِ .“ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم آب و گل کے پرده میں نہاں تھے۔

بہر حال جب آدم علیہ السلام کی تخلیق مکمل ہو گئی تو قدرت نے کچھ عرصہ کے لئے جنت کی بہار آفرین فضاوں میں انھیں پھرہایا تاکہ اپنی جائے بازگشت کو دیکھے لیں اور دنیا کی رنگینیوں میں اس کی یاد باتی رہے۔ آدم علیہ السلام اس سکون پر فضا میں راحت و آرام سے ہمکنار تھے اور عیش و

نعت میں زندگی کے دن بس رکرہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جنت کی ہرنخت سے بہرہ مند ہونے کی اجازت دے رکھی تھی۔ مگر ایک خاص درخت کے پھل سے یہ کہہ کر روک دیا تھا کہ ﴿لا تقر بالہذه الشجرة﴾ تم دونوں اس درخت کے نزدیک بھی نہ جانا۔ مگر شیطان جو حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سے اپنے دل میں کینہ و عناد رکھتا تھا، ان سے کہنے لگا کہ:

﴿يَا آدُمْ هَلْ أَدْلُكُ عَلَى شَجَرَةِ الْخَلْدِ وَمَلِكٌ لَا يَلِيهِ﴾

”اے آدم! کیا میں تمہیں ہیچکی کے درخت اور ایسی بادشاہی کا پتہ تا دوں؟ جو ناقابلِ زوال ہے۔“

آدم درختِ خلد اور واگی تقرب کے حصول کے لئے اس کے بہکانے میں آگئے اور اس درخت کا پھل کھایا جس کے نتیجہ میں نعمت کی طرف سے عتاب کے آثار ظاہر ہوئے۔ جنت کی نضا اجنبی سی نظر آنے لگی۔ جسم سے لباس تک جدا ہوئیا آدم یہ دیکھ کر گھبرائے۔ اپنے کئے نادم و پشیمان ہوئے اور اللہ سے سکھے ہوئے کلمات کا واسطہ دے کر اس سے خضرگرگڑائے تو بہ ونا بابت کا ہاتھ پھیلایا۔ آخر اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

چنانچہ ارشادِ الہی ہے:

﴿فَتَلَقَّى آدُمْ مِنْ رَبِّهِ كَلْمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ﴾

”آدم“ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلے سکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اور وہ توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔“

توبہ قبول فرمانے کے بعد انھیں جہاں کے لئے خلق فرمایا تھا وہاں پر اتر جانے کا حکم دیا اور زمین کو ان کے لئے جائے قرار دیا وجائے انتفاع قرار دیا۔ چنانچہ ارشادِ الہی ہے:

﴿وَلَكُمْ فِي الارض مُسْتَقْرٌ وَمَتَاعٌ الی حين﴾

”تمہارے لئے زمین میں ٹھہراؤ اور ایک وقت مقرر تک فائدہ اٹھانا ہے۔“

حضرت آدم کے واقعہ میں قرآنی تعبیرات کچھ اس قسم کی ہیں جن سے ان کا گنہگار ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ انبیاء کا غرض بعثت کے پیش نظر معصوم ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا شبہ یہ ہوتا ہے کہ انھیں عاصی کہا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿وَ عَصَى ادْمَ رَبَّه﴾ ”آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی“ اور عصيان و نافرمانی کا لازمی نتیجہ دوزخ ہے: جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَمَن يَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ﴾

”جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اس کے لئے یقیناً دوزخ کی آگ ہے۔“

لہذا جب آدم عصيان کے نتیجے میں دوزخ کے متعلق قرار پائے تو ان کی عصمت کہاں باقی رہ سکتی ہے۔ کیونکہ ہر وہ خل جس کی سزا جہنم ہو وہ یقیناً گناہ اور عصمت کے منافی ہوتا ہے۔ دوسرا شبہ یہ ہے کہ انھیں گمراہ اور ہدایت سے منحرف قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے ﴿فَغَوْيٰ﴾ ”وَ گمراہ ہو گئے“ ہدایت کے معنی گراہی ہے ہیں۔ چنانچہ خداوند عالم نے رشد (ہدایت) کے مقابلہ میں اسے بیان کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾

”ہدایت گراہی سے الگ ہو کر ظاہر ہو چکی“۔

تیراشبہ یہ ہے کہ انھیں درخت کے قریب جانے کے بعد توبہ کی احتیاج ہوئی۔ اور توبہ

کسی امر ناپسندیدہ ہی کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ خداوند عالم نے ان کی توبہ کا ذکر قبولیت توبہ کے ضمن میں اس طرح کیا ہے کہ:

﴿فَتَابَ عَلَيْهِ أَنَّهُ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ﴾

”اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ وہ یقیناً بہت توہبہ قبول کرنے والا بڑا امیر ہاں ہے۔“
چونچا شہریہ ہے کہ انہوں نے ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا جس سے انھیں روکا گیا تھا۔
چنانچہ قدرت کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُنْهَكُمَا عَنْ تَلَكُمَا الشَّجَرَةِ﴾

”کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہیں روکا تھا۔“

اور منی عنہ کے ارتکاب ہی کامن گناہ ہے۔
پانچواں شبہ یہ ہے کہ وہ درخت کے پاس جانے کے نتیجہ میں ظالم ٹھہرے۔ جیسا کہ ارشاد
اللہ ہے:

﴿وَلَا تَقْرُبَا هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَتَكُونُنَا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ اس درخت کے نزدیک نہ
جانا۔ ورنہ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

اور ظلم خواہ کسی نوعیت کا ہو عصمت کے منافی ہے۔
چھٹا شبہ یہ ہے کہ حضرت آدم نے خود اپنے نقصان رسیدہ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔
چنانچہ قرآن مجید میں ان کی زبانی ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَا مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

”اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کھائے گا تو ہم بلاشبہ نقصان اٹھانے

والوں میں سے ہوں گے۔“

اور نقصان کا ترتیب گناہ ہی پر ہو سکتا ہے۔

ساتواں شبہ یہ ہے کہ وہ شیطان کے بہکانے میں آگئے جس کے بعد انھیں جنت سے نکلا

پڑا جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَازْلَهُمَا الشَّيْطَنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ .﴾

”شیطان نے ان لوگوں کو وہاں سے ڈکھایا تو انھیں اس حالت سے جس میں تھے

نکلوادیا۔“

اور جو لغزش شیطان ملعون کے بہکانے کا نتیجہ ہو وہ بہر حال عصمت سے سازگار نہیں ہو

سکتی۔

جوابات:

پہلے شہر کا جواب یہ ہے کہ عصيان کے محتوى الٰہی کی مخالفت کے ہیں۔ خواہ وہ امر بطور وجوب ہو خواہ بطور ندب و استحباب اگر امر واجبی کی مخالفت ہو تو وہ گناہ ہے جس پر سزا مرتب ہوتی ہے۔ اور اگر ندبی و استحبابی ہو تو اس کی مخالفت کو گناہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اسی طرح ارشادی کی مخالفت بھی گناہ نہیں ہے۔ اگرچہ امر ندبی و استحبابی کی مخالفت کو بھی عصيان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور امر ارشادی کی مخالفت پر بھی عصيان کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ امر تھے بشرب الدواء فعصانی۔ ”میں نے اسے دوا کے پینے کا حکم دیا مگر اس نے میری نافرمانی کی۔ اسی طرح ابن المندز نے یزید ابن مہلب امیر خراسان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

امرتک امراً جازماً فعصیتی فاصحبت مسلوب الامارة نادما

”میں نے تمہیں ایک پختہ اور سوچی بھی ہوئی رائے دی مگر تم نے میری نافرمانی کی جس کے نتیجہ میں تمہیں امارت سے محروم اور شرمسار ہونا پڑا۔“

ان دونوں مثالوں میں امر، امر ارشادی ہے جس کی حیثیت صرف ایک مشورہ و رائے کی ہوتی ہے جس میں مخاطب ہی مخدوم ہوتا ہے اور اس کی خلاف ورزی پر قہراً کچھ مفاسد مرتب ہوتے ہیں۔ جیسے کسی کو سکھیا سے پر ہیز کرنے کا مشورہ دیا جائے تاکہ وہ ہلاکت و بتاہی سے دوچارہ ہو۔ اسی طرح حضرت آدم کو درخت کا پھل کھانے سے منع کیا گیا تاکہ وہ ان مضرتوں سے بچے رہیں جو اس کھانے کا قہری نتیجہ تھیں۔ چنانچہ خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب درخت کے پاس جانے سے منع کیا تو اس کے مفاسد سے بھی آگاہ کر دیا۔ اس طرح کہ انھیں شیطان ملعون کی دشمنی سے متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿لَا يَحْرُجْنَكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْكُنَّ إِنْ لَكُ أَلَا تَجُوعُ فِيهَا وَلَا تَعْرِيَ وَإِنْكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى﴾

”ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں جنت سے نکال باہر کرے کہ تم بدختی مول لو۔ یہیں تمہارے لئے یہاں یہ سامان ہے کہ تم یہاں نہ بھوکے ہو گے، نہ برہنہ اور نہ پیاس اور دھوپ سے سابقہ پڑے گا۔“

اگر اس قسم کی نہی ہوتی جس کی مخالفت گناہ قرار پاتی ہے، تو بھوک، پیاس اور عریانی و تپش کے بجائے اللہ تعالیٰ اپنے غصب و انتقام کا ذکر کرتا۔ لیکن کچھ نہیں ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس نہی کی حیثیت صرف نہی ارشادی کی تھی جس کی خلاف ورزی گناہ نہیں ہے۔ مگر آدم کی رفت و بلند پائیگی کی بنابرائے عصیان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور یہ عصیان کی نسبت صرف حضرت آدم کی طرف

دی گئی ہے، حالانکہ حضرت حوالیہ السلام بھی نبی میں شریک تھیں اور کھانے میں بھی شریک، اور جنت سے نکلنے میں بھی شریک رہیں۔ مگر ہر منزل پر شریک ہونے کے باوجود ان کی طرف عصيان کی نسبت نہیں ہے۔ اگر یہ نبی حرمت کی بنابر ہوتی تو حوا کو الگ نہ کیا جاتا۔ اور وہ عصيان میں بھی شریک قرار پاتیں۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ صرف ترک اولیٰ تھا جو نبوت کی وجہ سے عصيان کہلایا۔ اور ترک اولیٰ وہی ہے جو بعض کے اعتبار سے قابلِ موآخذہ اور بعض کے اعتبار سے قابلِ موآخذہ نہ ہو۔ اس لئے شریک نہ ہونے کے باوجود حوا کی خلاف ورزی کو عصيان نہیں کہا گیا۔

دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ غوایت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی مقصد کو حاصل کرنا چاہے اور صحیح طریقہ کا اختیار نہ کرنے کی وجہ سے اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ چنانچہ ایک شاعر کا قول ہے:

Presented by: jafrilibrary.com

فَمَنْ يَلْقَى حِرَأً يَحْمَدُ النَّاسَ أَمْرَهُ
وَمَنْ يَغْوِلْمِ يَعْدَمُ عَلَيِ الْغَيْرِ لَا إِمَّا

”جو اپنے مقصد کو پالیتا ہے لوگ اس کی مدح و ستائش کرتے ہیں۔ اور جو ناکام رہتا ہے اسے ان ناکامی پر طامت کرنے والا بھی ملتا ہے۔“

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کا اصل مقصد تقربِ الہی تھا جس کا وسیلہ انہوں نے درخت کے پھل کو قرار دیا۔ چنانچہ شیطان نے ان سے کہا کہ:

﴿مَا نَهَا كَمَارِبِكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مُلْكِيْنَ أَوْ تَكُونَا مِنْ الْخَالِدِيْنَ .﴾

”تمہارے پروردگار نے تم دونوں کو درخت (کا پھل کھانے) سے صرف اس لئے منع

کیا ہے کہ مبادا تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہ جاؤ۔“

چونکہ مقصد حضرت آدم کا حصول تقرب تھا نہ لذت اندو زی و شکر پروری؛ اس لئے بحاظ مقصد تو پہل کھانے کو گناہ نہیں کہا جاسکتا؛ لیکن جس چیز کو حصول تقرب کا وسیلہ قرار دینا چاہا ہو وسیلہ ثابت نہ ہو سکا جس کے نتیجہ میں وہ محروم و ناکام رہے اور اسی محروم و ناکامی کو غواصت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

تیسرا شب کا جواب یہ ہے کہ بیٹک حضرت آدم نے اپنے فعل پر نادم ہوتے ہوئے توبہ کی۔ لیکن توبہ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی گناہ ہی کے نتیجہ میں ہو کیونکہ توہ کا مطلب اپنے کسی فعل یا ترک پر نادم ہونا ہے۔ اور یہ نہامت استحبابی و ندبی امر کے ترک پر بھی ہو سکتی ہے۔ اور خاصان خدا اپنے مقام و منزلت کے پیش نظر امر مندوب کے ترک اور فعل مکروہ کے ارتکاب پر نادم و پیشان ہوتے اور اسے گناہ تصور کرتے ہوئے اس سے توہ کرتے ہیں۔

چوتھے شب کا جواب یہ ہے کہ ہر منی عنہ کا ارتکاب گناہ نہیں ہے، کیونکہ نبی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تحریکی اور دوسرے تنزیہی۔ نبی تحریکی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی خلاف ورزی گناہ ہو اور اس پر سزا و عقوبت صحیح ہو۔ اور نبی تنزیہی کا مطلب یہ ہے اس سے کنارہ کشی پسندیدہ ہو؛ مگر اس کے ارتکاب پر سزا و عذاب نہ ہو۔ اس مقام پر نبی تحریکی نہیں ہے اس لئے کہ اگر یہ نبی تحریکی ہوتی تو اس پر حضرت آدم سزا کے مستحق ہوتے۔

اور انیاء کی شان اس سے کہیں بلند تر ہے کہ ان کے لئے سزا و عقوبت کو تجویز کیا جاسکے۔ اور پھر یہ کہ نبی تحریکی ایک تکلیف شرعی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور جنت مقام عمل نہیں ہے جہاں ان پر امر و نبی کے ذریعہ کوئی تکلیف عائد ہوتی۔ لہذا جنت کے دار الجزا ہونے کے لحاظ سے اس نبی کو

نہی تزیہی قرار دیا جائے گا جس کی خلاف ورزی ترک اولی شار ہوتی ہے، نہ گناہ و معصیت۔ البتہ اس ترک اولی کا طبعی نتیجہ اس طرح ظاہر ہوا کہ ان کے بدن سے لباس اتر والیا گیا اور جنت سے اتار دیے گئے اور اسے سرزا سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی زمین کو آباد کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے ممکن ہے کہ جنت میں ان کے قیام کی مدت کچھ اور طویل ہو جاتی، کہ ترک اولی کے باعث حکمت الہی اس کی مقتضی ہوئی کہ انھیں مقصد تخلیق کی تکمیل کے لئے جلدی میں پر اتار دیا جائے اور یہ ترک اولی زمین کی آباد کاری کا ذریعہ قرار پا گیا۔ چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے کہ:

”انی جعلت معصیۃ آدم سبباً لعمارة العالم۔“

”میں نے آدم کی معصیت کو دنیا کی آبادی کا سبب قرار دیا۔“

پانچواں شبہ کا جواب یہ ہے کہ ظلم کے معنی حدود الہی کو نظر انداز کرنے کے ہیں۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَعَدَّ حَدَّدَ اللَّهُ فَأَوْلَنِكُمْ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدود سے متجاوز کرتے ہیں وہی لوگ ظالم ہیں۔“ اور یہ حدود کبھی بطور وجوب والزام ہوتے ہیں اور کبھی بطور استحباب و مندب۔ اگر حدی پابندی بطور وجوب ہو تو اس سے متجاوز ہونا گناہ قرار پائے گا۔ اور اگر بطور مندب واستحباب ہو تو اس سے متجاوز ہونا ترک اولی ہو گا۔ اور ترک اولی عصمت کے منانی نہیں ہے۔

چھٹے شبہ کا جواب یہ ہے کہ خرaran کے معنی کسی منفعت سے محرومی کے ہیں اور منفعت سے محرومی اور چیز ہے اور گناہ اور چیز ہے۔ چنانچہ مستحب امور کو ترک کرنا گناہ نہیں ہے مگر خرaran یعنی ثواب سے محرومی اس میں بھی ہے مقصد یہ ہے کہ حضرت آدم نے ترک اولی کے ارتکاب سے ان

فائدوں اور منفعتوں کو کھو دیا جو انہیں حاصل تھیں، اور یہی نقصان و خسروں ہے۔

ساتویں شہر کا جواب یہ ہے کہ حضرت آدم کا جنت سے نکلنا اور زمین پر اترنا سزا بھگتے کے لئے نہ تھا۔ اس لئے کہ آدم تو پیدا ہی خلافت ارضی کے لئے ہوئے تھے۔ اور اپنے قلمروں ملکت میں آنسزا متصور نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر آدم کے لئے جنت دارالعمل اور دنیا دارالجزرا ہوتی حالانکہ جنت دارالجزرا اور دنیا دارالعمل ہے۔ اور پھر ایک قول کی بناء پر حضرت آدم کے ہبوط کا واقعہ توبہ کے قبول ہونے کے بعد ہوا۔ توجہ توبہ قبول ہو گئی تو اس کے بعد سزا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ سزا و عقاب کا کوئی محل رہتا ہے۔ چنانچہ ہبوط آدم کے سلسلہ میں ارشاد باری ہے:

﴿عَصَى آدُمْ رَبَّهِ فَغُوْرِيٌ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فِتَابٌ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ قَالَ أَهْبِطَا مِنْهَا

جُمِيعًا۔ ﴿۶﴾

”آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو وہ محرومی سے دوچار ہوئے۔ اس کے بعد ان کے پروردگار نے انہیں چین لیا۔ اور توبہ قبول فرمائی اور ان کی ہدایت کرنے کے لئے فرمایا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اتر جاؤ۔“

اس آیت میں ہبوط کا مذکورہ توبہ کے بعد ہے۔ اور اس سزا و عقوبت کے نتیجہ کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے مقصد تخلیق کے پیش نظر انہیں زمین پر اتنا را۔ اور اس قول کی تائید امیر المؤمنین علیہ السلام کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے:

”ثُمَّ بَسَطَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِي تُوبَتِهِ وَلِقَاءُ الْكَلْمَةِ رَحْمَتِهِ وَوَعْدِهِ الْمَرْدَةِ إِلَى جَنَّتِهِ وَأَهْبَطَهُ إِلَى دَارِ الْبَلِيةِ وَتَنَاسُلَ الذَّرِيَّةِ۔“

”پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کے لئے توبہ کا دامن پھیلایا، انہیں رحمت کے کلے سکھائے

بِحَنْتٍ مِّنْ دُوْبَارِهِ پَهْنَچَانَے کا ان سے وعدہ کیا اور انھیں دارا بَلَّا وَمَحْلِ افْرَاشْ نُسْل قرار دیا۔

دعا نمبر ۵۹ کی شرح

حضرتؐ نے اس دعاء کے شروع میں ان مصائب و آلام سے بچاؤ کی اتجاء کی ہے جو دشمنوں کی شماتت اور دوستوں کے لئے اذیت کا باعث ہوتے ہیں۔ شماتت کا مطلب یہ ہے کہ دشمن اپنے کسی حرفی کو رنج و مصیبت اور کرب و انزوہ میں دیکھ کر بظاہر ہمدردی کا اظہار کرے اور باطن خوش ہو۔ اور یہ شماتت اور ہمدردانہ لہجہ میں طنز کی آمیزش انتہائی روحاںی اذیت کا باعث ہوتی ہے۔ اور انہیاء و خاصان خدا کڑوے سے کڑوے گھونٹ پینے کے باوجود اس کی تلخی سے پناہ مانگتے تھے۔ چنانچہ حضرت ایوبؑ کے متعلق وارد ہوا ہے کہ جب ان کی تمام اولاد مر گئی، مال مویشی تلف ہو گئے اور خود مختلف بیماریوں کا ہدف ہن گئے تو خداوند عالم نے ان کے صبر و شکر کے نتیجے میں انھیں پہلے سے بڑھ کر نعمتیں دیں۔ اس موقع پر ان Presented by jafrilibrary.com کے زمانہ کا بتلاء و آزمائش میں کون سی مصیبت آپؑ پر سب سے زیادہ گراں گزری؟ آپؑ نے فرمایا کہ دشمنوں کی شماتت اور ان کا اظہار رنج و افسوس کے ساتھ خندہ زیریں۔ اسی شماتت کی تلخی کی بنابری پر عباس ابن مرداس سلمی کے یہ دو شعر امیر المؤمنین علی ابی طالب علیہ السلام کی زبان سے نکل جایا کرتے تھے:

فَانْتَسَلَيْنِي كَيْفَ اَنْتَ فَانِي صَبُورٌ عَلَى رِبِّ الزَّمَانِ صَلِيب
”اگر تم مجھ سے پوچھتی ہو کہ کیسے ہو؟ تو سنو کہ میں زمانہ کی سختیاں جھیل لے جانے میں بڑا مضبوط اور کوہ صبر و محل ہوں۔“

يَعْزِيزُ عَلَيَّ أَنْ تَرَى بِي كَابِةً فِي شَمْتِ عَادٍ أَوْ يَسَاءَ حَبِيبٍ
”مجھے یہ گوارا نہیں کہ مجھ میں حزن و غم کے آثار دکھائی پڑیں کہ دشمن خوش ہونے لگیں اور

دوستوں کو رنج پہنچے۔

حضرت شماتت اعداء سے دعائے تحفظ کے بعد اللہ تعالیٰ کی نظر کرم و نگاہ مرحمت کی اتنا کرتے ہیں۔ کیونکہ موت و حیات۔ عزت و ذلت، صحت و بیماری اور فقر و غنا سب اسی نظر الہی کا کرشمہ نتیجہ ہیں۔ چنانچہ حضرت ہی کا ارشاد ہے:

”ان لَهُ لِوْحًاً مَحْفُوظًاً يَلْحَظُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثُلُثًا مَائِنَةً لِحظَةً لِيسَ فِيهَا لحظَةً إِلَّا يَحِيِّ مِنْهَا وَيَمْيِيْتُ وَيَعْزِّزُ وَيَذْلِّ وَيَفْعُلُ مَا يَشَاءُ۔“

”اللَّهُ تَعَالَى كَرِيْبُكُمْ لَوْحٌ مَحْفُوظٌ هُوَ جِسْمٌ پَرِدَهُ هُرْ رُوزْ تِيْمَنْ سُوْمَرْ تِبْ نَظَرَهُ اَلَّا تَهُوَهُ هُرْ نَظَرٌ كَرِيْبٌ مِنْهُ مِنْ وَهُ كَسِيْرُ زَنْدَيْهِ دِيْتَاهُ كَسِيْرُ كُومَوْتَ، كَسِيْرُ كُوعَزَتَ دِيْتَاهُ كَسِيْرُ كُوذَلَتَ اُورْ جُوْچَاهُتَاهُ وَهُ كَرِيْبَتَاهُ۔“

اس نگاہ لطف و مرحمت کے بعد انسان صرف اکل سے اپنی امیدیں وابست رکھتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ہر فرد سے مایوس و ناخوش امید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ رجاء صادق و موقن ہے جس کے بعد دنیا کی ہر مخلوق سے استغاثاء و بے نیازی ہو جائے۔ اور یہ بے نیازی امید و رجاء کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے بھائے دوسروں سے امید رکھتا ہے، وہ سراپا فقر و احتیاج نظر آتا ہے۔ اگرچہ مال و دولت رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھنے والا فقر و تنگ دستی میں بھی غنی و بے نیاز رہتا ہے۔ اس لئے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود رزق کا ضامن و کفیل ہے اور وہ زندگی کے کسی دور میں اس کا سلسلہ بننگیں کرے گا۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَابَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾

”اس نے زمین پر چلنے پھرنے والی ہر مخلوق کی روزی کا ذمہ لیا ہے۔“

اس کے بعد اپنے مصائب و محن کے سلسلہ میں قضا و قدر الٰہی کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح کہ جو مصائب و آلام مجھ پر وارد ہوئے ہیں وہ اللہ کے علم اور فیصلہ قضا و قدر کے مطابق ہیں۔ مسئلہ قضا و قدر ان دلیل مسائل میں سے ہے جس میں سطحی ذہنیت کے لوگ غور و فکر سے اطمینان و یقین کی روشنی حاصل نہیں کر سکتے بلکہ باریکیاں اور کاوشیں اسے اور پیچیدہ بنادیتی ہیں۔ اسی لئے عوام کو اس میں غور و خوض اور رد و کد سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایک شخص نے قضا و قدر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: ”بَحْرٌ عَمِيقٌ لَا تَلْجِه“، یہ ایک گہرا سندھر ہے اس میں نہ اتر و۔

اس نے پھر پوچھا تو فرمایا: ”طريق مظلم لا تسلكه۔“ یہ ایک تاریک راستہ ہے اس میں قدم نہ اندازو۔ پھر اس پوچھا تو فرمایا: ”سُرَّ اللَّهِ لَا تَتَكَلَّفْهُ۔ یا اللَّهُ كَايْرَ رَازِ ہے اسے جانے کی زحمت نہ اندازو۔“ یہ عقل کی درمیانگی اور فہم و ادراک کی نارسانی ہی ہے جو انسان کو کبھی جبر کی طرف لے جاتی ہے اور کبھی تفویض تک پہنچادیتی ہے چنانچہ اس قضا و قدر میں فکر و تعمق کے نتیجہ میں ایک گروہ جبرا کا قائل ہو گیا اس طرح کر انسان سے جو اچھے برے افعال صادر ہوتے ہیں وہ ان کے بجالانے پر مجبور ہے اور اپنی اچھائی برائی، نفع و نقصان کے سلسلہ میں اسے ذرا بھی اختیار نہیں ہے۔ اور ایک گروہ تفویض کا قائل ہو گیا اس طرح کر انسان سے جو افعال بھی صادر ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے علم و ارادہ سے باہر اور اس کی قضا و قدر سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ مگر فرقہ امامیہ نے جو راہ اختیار کی ہے وہ ان دونوں راہوں کے درمیان جاتی ہے اور دونوں سے بیٹھ کر نکلتی ہے۔

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”لَا جَبْرٌ وَلَا تَفْوِيْضٌ وَلَكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ۔“

نہ جبر ہے، نہ تفویض۔ بلکہ حقیقت ان دونوں کے میں میں ہے۔“

مطلوب یہ ہے کہ نہ تو خدا کی طرف سے بندوں پر جبر ہے اور نہ ان کے افعال و اعمال کو اپنے قضاۃ قدر کے حدود سے باہر رکھا ہے۔ بلکہ انسان نیک اعمال بجالاتا ہے تو اس لئے کہ اس کے ارادہ و اختیار کے ساتھ لطف و توفیق الہی شریک حال ہوتی ہے۔ اور برے اعمال کا مریکب ہوتا ہے تو اس لئے کہ اس نے باختیار خود ایسی صورت پیدا کر لی ہے، کہ اس سے توفیق سلب ہو جاتی ہے اور اللہ اس کے خود اختیاری افعال کے نتیجہ میں اسے گراہیوں میں پھینکنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ اس ”امر میں امرِ میں“ کو اس طرح سمجھنا چاہئے کہ کسی کے گھر میں بھلی نصب ہو تو وہ جب چاہے روشنی کر سکتا ہے اور جب چاہے اندھیرا۔ مگر اس اختیار کے باوجود ایک لحاظ سے مجبور بھی ہے وہ اس طرح، کہ جو بھلی کے مرکز پر مسلط و کارروائی ہے وہ اسے بند کر دے تو یہ لاکھ بھن دبائے تاروں میں بر قی روپیں دوڑ اسکتا کیونکہ بھلی کا مرکز اس کے حدود و اختیار سے باہر ہے۔

دعا نمبر ۲۰ کی شرح

یہ دعا دنیا کے آلام و مصائب اور سوء انجام سے بچاؤ کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حلم کو اس کے غضب و انتقام سے مانع، اس کے عفو و درگز رکوس اور عقوبات سے سپر اور اس کی رحمت اور اس کی بارگاہ میں تضرع و عاجزی کو نجات اخزو وی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

چنانچہ اس کا حلم آڑے نہ آتا تو اس کا میل غضب روکانہ جا سکتا۔ اور عفو و رحمت کی کار فرمائی نہ ہوتی تو بخشش و نجات کی کوئی صورت پیدا نہ ہوتی۔ کیونکہ تقاضائے عدل، تعزیر و عقوبات ہے اور اس تقاضے کو صرف رحمت ہی دباسکتی ہے جو اس کے غضب سے سابق ہے۔ عفو و رحمت کے ذکر کے بعد اس کے اقتدار کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ خشک زمینوں میں شادابی اور مردوں میں

حیات پیدا کر سکتا ہے۔ تو پھر کیا بعید ہے کہ وہ تنگی و خنثی کو سمعت و کشائش سے، اور فقر و احتیاج کو غنا و بے نیازی سے بدل دے جب کہ وہی رزق و عافیت کا بخشش والا اور رفت و بلندی دینے والا ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی اختیار و اقتدار نہیں رکھتا۔ وہ جسے پست کرنا چاہے اسے کوئی اونج و عروج پر نہیں پہنچا سکتا، اور جسے ذیل کرنا چاہے اسے کوئی عزت و رفتہ نہیں دے سکتا، اور جسے اپنی نصرت سے محروم کرنا چاہے اسے کوئی مدد نہیں دے سکتا۔ اور ان تمام صورتوں میں اس کا عدل کا فرمہ ہوتا ہے اور کسی مرحلہ پر ظلم نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ظلم کی ضرورت اسے ہوتی ہے جو کمزور و ناتوان ہو۔ اس بنابر کا سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ عدم تشدد کی صورت میں اقتدار و تسلط میں کمی رو نہما ہو جائے گی، اور جو ہر لحاظ سے تو انداز غالب ہے اسے اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے ظلم کی احتیاج ہی کیا ہے۔ اسی طرح وہ گنہگاروں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ اس لئے کہ جلدی وہ کرتا ہے جسے یہ خطرہ ہو کہ مجرم و گنہگار اس کے پنجھ سے نکل بھاگے گا۔ اور جس کا محیط اقتدار ہمہ گیر ہوا سے یہ اندیشہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی اس کی گرفت سے آزاد اور اس کے حدود و ملکت پر اپنے نکل جائے گا۔ اور پھر وہ ہر عظیم سے عظیم تر ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز اس کی مخلوق اور ہر شخص اس کا پروردہ ہے۔ اور اپنی زندگی و بقا میں اس کا دست نگر ہے۔ اور جو حق و دست نگر ہو وہ آزاد کیسے رہ سکتا ہے۔

حضرتؐ نے دعا کے آخر میں اللہ کا نام بار بار لیا ہے۔ یہ تکرار حظ والذ اذ اور طلب الحاج کے لئے ہے اور اذ کار اور دعاء و متابرات میں خاصانِ خدا کی زبان پر اللہ کا نام ہی زیادہ آتا ہے اور یہ نام اس کے ناموں میں سب سے بلند تر، مشہور اور نمایاں ہے اور قبل اسلام جہاں اور معبودوں کے نام تجویز کرنے گئے تھے وہاں ایک ان دیکھی ہستی کا تصور بھی تھا جو اللہ تعالیٰ کے نام سے موسوم کی جاتی تھی۔ چنانچہ جاہلیت کے دور میں لبید کی زبان سے نکلا ہوا یہ شعر اس کا شاہد ہے:

الا كل شيء ما خلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائل
 ”دیکھو! اللہ کے علاوہ ہر چیز بے حقیقت اور ناپایدار ہے اور ہر نعمت کے لئے بہر حال فنا
 دزوں ہے۔“

اس نام میں اور اللہ کے دوسرے ناموں میں یہ فرق ہے کہ اس کے تمام ناموں کو اس نام کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے جیسے یہ کہ اللہ رحیم ہے، رحمٰن ہے، قادر ہے،۔۔۔ مگر اسے دوسرے ناموں کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا کہ یہ کہا جائے کہ رحیم اللہ ہے، رحمٰن اللہ ہے، قادر اللہ ہے۔ کیونکہ اللہ اسم ذات ہے اور دوسرے اسماء صفاتی ہیں۔ لہذا جس طرح اوصاف کا انتساب ذات کی طرف ہوتا ہے اسی طرح اس کے صفاتی نام اسم ذات کی طرف منسوب ہوں گے۔ چنانچہ ارشادِ الہی ہے:

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحَسَنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

اچھی صفتوں والے نامِ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں لہذا اسے اُنہی ناموں سے پکار کرو۔

دوسرے یہ کہ یہ نام خالق عالم کے لئے مخصوص ہے اور کسی اور پر اس کا اطلاق نہ حقیقتاً ہوتا ہے اور نہ مجاز اچنچہ ارشادِ الہی ہے:-

هل تعلم له سميا . کیا تمہارے علم میں اس کا ہم نام کوئی اور بھی ہے۔

تیسرا یہ کہ یہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو جامع جمع صفات ہے۔ اور چونکہ اس ذات ہے لہذا ہر اس صفت پر حاوی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے تجویز ہو سکتی ہے بخلاف دوسرے ناموں کے کہ وہ صرف ایک ایک صفت پر دلالت کرتے ہیں جیسے قادر صفت قدرت پر، عالم صفت علم پر، رحیم صفت پر رحمت پر۔

چوتھے یہ، کہ یہ نام معنوی اعتبار سے اس ہستی کی نشان دہی کرتا ہے جو معبودیت و الوہیت کی حامل ہو۔ چنانچہ یہ نام اگر ”اللہ“ سے مشتق ہے تو اس کے معنی ہوں گے وہ ذات جو عبادت و پرستش کی سزاوار ہے اور اللہ کے معنی تعبد کے ہیں اور اللہ سے مشتق ہے تو اس کے معنی ہوں گے ”وہ ذات جس کی طرف مخلوقات اپنے مقاصد و حاجج کے لئے رجوع کرتی ہے۔ اور اللہ کے معنی رجوع کرنے اور سہارا ڈھونڈنے کے ہیں۔ اور ”وله“ سے مشتق ہے تو اس کے معنی ہوں گے وہ ذات جس کے بھٹھے میں عقل و دانش سر گردان اور فہم و ادراک متھیر و درماندہ ہیں ولہ کے معنی تھیر کے ہیں۔ اور ”لاہ“ سے مشتق ہے تو اس کے معنی ہوں گے وہ ذات جو عقول و افہام سے بالاتر اور انکھوں سے مختنی ہے۔ اور لاہ کے معنی بلند و برتر اور پوشیدہ ہونے کے ہیں۔ اور یہ تمام معانی اسی ذات کے لئے ہو سکتے ہیں جو خالق کائنات مبداء اول اور معبود حقیقی ہو۔

پانچویں یہ کہ اس نام کے حروف میں سے جتنے حروف چاہے کم کر دیجئے؛ پھر بھی اس کی دلالت اسی ذات واحد و یکتا پر ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا اللہ جزاً ری نے کتاب مشارق الانوار سے نقل کیا ہے کہ اللہ میں سے الف نکال دیا جائے تو للہ رہ جائے گا اور لام نکال دیا جائے تو اللہ رہ جائے گا۔ اگر الف اور ایک لام نکال دیا جائے تو للہ رہ جائے گا۔ اور الف کے ساتھ دو یوں لام نکال دیے جائیں تو ہمارہ رہ جائے گا۔ جو واؤ کے ساتھ مل کو ہو کی صورت میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہ تمام الفاظ اسی کی ذات پر دلالت کرتے ہیں۔

دعا نمبر ۶۱ کی شرح

یہ دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تضرع و استرحام کے سلسلہ میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو اس کے اسمائے صنی میں سے مختلف ناموں کے ساتھ یاد کیا ہے اور وہ اسماء جن جن معنی و صفتی کے حامل

ہیں ان کے مقابلہ میں بطور صنعت طباق و تصادا پنے لئے ایک اسم کا اختیاب کیا ہے جیسے مولیٰ کے مقابلہ میں عبد، غنیٰ کے مقابلہ میں فقیر، باقیٰ کے مقابلہ میں فانی وغیرہ۔ یہ انداز خطاب، طلب و سوال کے اتحاق پر بھی روشنی ڈالتا ہے اس طرح کہ بندہ اپنے آقا سے اور فقیر غنیٰ سے طلب نہ کرے تو کس سے رحم کی الجباء کرے اور کس کے آگے جھوپلی پھیلائے اور آقا و مالک کے سوا ہو بھی کون سکتا ہے، جو اپنے بندے پر شفقت و مہربانی کرے۔ اور غنیٰ کے علاوہ کون ہو سکتا ہے جو فقیر کی بے مالگی کو غنا و خوش حالی سے بدل سکے۔ اس بناء پر حضرت اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ تو آقا و مولا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور بندہ پر ظفر شفقت و مرحمت آقا ہی کر سکتا ہے۔ مولیٰ کے معنی مالک و متصرف کے ہیں۔ یعنی اسے اپنے بندوں پر ہر طرح کا اختیار حاصل ہے۔ اس معنی سے وہی حقیقی مالک و مولا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿هُوَ مُولَّكُمْ فَنَعِمْ مُولَّكُمْ﴾

”وَهُمْ هُرَّا مُولَّا ہے تو کیا اچھا مولا ہے۔“

پھر فرماتے ہیں کہ تو عزیز ہے اور میں ذیل ہوں۔ یعنی میں تیرے آگے عاجزو سر اگنده ہوں اور تو غلبہ و اقتدار کا مالک ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عزت و غلبہ اور حکمت والا ہے۔“

اور تو خالق ہے اور میں مخلوق ہوں یعنی میں تیرا پیدا کروہ ہوں اور تو میرا اور تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالقُ الْبَارِيُّ الْمَصْوُرُ﴾

”وَهِيَ اللَّهُ بِهِ جَوَبِدَا كَرَنَے والَا، ایجاد کرنے والَا، اور صورت گر ہے۔“

اور تو عطا کرنے والَا اور میں سوالی ہوں۔ یعنی ہر عطا و خشش کی انہاتیری ذات پر ہے اس لئے ہر دست طلب تیرے آگے بڑھتا ہے۔ اور تجھ سے مانگنے والا کبھی محروم نہ کام نہیں پلتا۔
چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سأَلْتُمُوهُ﴾

”تم نے جو کچھ اس سے مانگا اس نے تمہیں دیا۔“

اور تو فریادرس ہے اور میں فریادی ہوں۔ چنانچہ وہی رنج و قلق کو دور کرتا اور پریشان و مصیبت زده لوگوں کی داد فریاد دنتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿أَمْنٌ يَجِيبُ الْمُضطَرُ إِذَا دَعَاهُ وَيُكَشِّفُ السُّوءَ﴾

”وہ کون ہے جسے پریشان حال حب پکارے تو وہ اس کی سنتا اور دکھ درد کو دور کرتا ہے۔“
اور تو باقی ہے اور میں فانی ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کے لئے فنا ضروری ہے اور کوئی بھی موت کی گرفت سے نہیں فجح سکتا۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَقِنٍ وَجَهَ رَبَكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

”روئے زمین کی ہر چیز فتا ہونے والی ہے اور تمہارا پروردگار جو جلال و بزرگی کا سرمایہ دار ہے باقی رہنے والا ہے۔“

اور تو دام و جاوید ہے اور میں معرض زوال میں ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ ہر چیز فانی و زوال پذیر ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے بقاء دوام نہیں۔ صرف اسی کی شاہی و فرمانروائی باقی رہنے والی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

”آج کس کی بادشاہی ہے؟ اس اللہ تعالیٰ کی جو یکتا و غالب ہے۔“

اور تو زندہ ہے اور میں مردہ ہوں۔ خدا کے زندہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ خود موجود ہے اور دوسرے کو زندگی و حیات بخشنے والا ہے۔ جب کائنات، ہستی کی زندگی و بقا اس کی حیات سے وابستہ ہے اور ہر چیز اپنے وجود میں اس کی محتاج و دست مگر اور خود اس کے وجود کو مستقل حیثیت حاصل نہیں ہے تو وہ زندہ رہنے کے باوجود مردہ ہی کہی جانے کی سزاوار ہے۔ اس لئے حضرت نے اس ذات کو جو سر پشمہ حیات اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی جی سے تعبیر فرمایا ہے اور اس کے مقابلہ میں اپنے کو مردہ کہا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ زندگی کے پہلے عدم اور زندگی کے بعد موت ہے۔ اور جو چیز عدم و موت کے درمیان واقع ہو اور وہ بھی اس طرح کہ سر پشمہ حیات دوسرے کے ہاتھ میں ہوتا اسی کا حامل مردہ ہی کہے جانے قابل ہے۔ اگر کوئی زندہ کہے جانے کا مستحق ہے تو وہ ذات جو عدم ہستی سے نا آشنا اور ازالی و ابدی ہے۔ چنانچہ ارشاد اللہ ہے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ﴾

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور نظم عالم قائم کرنے والا ہے۔“

تو قوی ہے اور میں ضعیف ہوں۔ یعنی تو ہر چیز پر غلبہ و اقتدار رکھتا ہے۔ چنانچہ ارشاد اللہ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لِقَوْيٌ عَزِيزٌ﴾

”یقیناً خدا قوی و غالب ہے۔“

اور میں عاجز و کمزور اور ضعیف و ناتوان ہوں۔ چنانچہ انسان کے بارے میں ارشاد اللہ

ہے:

﴿خلق الانسان ضعيفاً﴾

”انسان کمزور و ناتوان پیدا کیا گیا ہے۔“

اور تو غنی ہے اور میں فقیر و نادار ہوں۔ غنی کے معنی یہ ہیں کہ وہ بے نیاز اور ہر قسم کی احتیاج سے بری ہے اس کے مقابلے میں انسان سراپا فقر و احتیاج ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَإِنَّمَا يَنْهَا الْفَقَرَاءُ﴾

”اللَّهُ تَعَالَى بِئْ نِيَازٍ وَأَرْتَمَ حِجَاجَ هُوَ“

تو کبیر ہے اور میں پست و صغير ہوں۔ کبیر کے معنی یہ ہیں کہ اس کی ذات جلال و عظمت اور کبریائی و رفتہ کی مالک ہے، اور اس کے مقابلہ میں ہر فرد کم رتبہ اور پست تر ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾

”یقیناً صرف اللَّهُ تَعَالَى ہی بلند مرتبہ و بزرگ ہے۔“

اور تو مالک ہے اور میں مملوک ہوں۔ مالک کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم ذات و صفات میں ہر موجود سے مستغنى و بے نیاز ہے اور کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر اور اس کے حدود فرمائز وائی سے باہر نہیں ہے کیونکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر اسی کی حکومت و فرمانروائی ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

﴿اللَّهُمَّ مالِكُ الْمُلْكِ﴾

”اے شاہی و چہانداری کے مالک۔“

دعا نمبر ۲۲ کی شرح

لمحے ساعتوں میں اور ساعتیں دنوں میں اور دن بھتوں میں داخل کر اور ہفتہ مہینوں میں اور صینے سالوں میں تبدیل ہو کر بلکہ چھلکے باولوں کی طرح اڑتے چلے جا رہے ہیں جنہیں نہ کہیں ظہراً ہے نہ قرار۔ اور انہی گریز پالخوں اور مفترض دنوں کے مجموعہ کا نام زندگی ہے۔ جب یہ دن سخت جائیں گے تو زندگی کا شیرازہ بکھر جائے گا اور دنوں کے ختم ہوتے زندگی ختم ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دفیقہ اور ایک ایک لمحہ بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک دن کے گزرنے سے ہماری زندگی میں ایک دن کی کمی ہو جاتی ہے۔ اور یہ دن اتنا قیمتی سرمایہ ہے کہ جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے، تو پھر سیم مزركے خزانے بھی اس دولتِ رفتہ کو واپس نہیں لاسکتے۔ اگر زندگی کی کچھ قیمت ہے تو دن کی قیمت سے انکار نہ کیا جاسکتا۔ اور زندگی کی کچھ اہمیت ہے تو دن کی اہمیت بھی مسلم ہو گی۔

یہی ایک دن ہمارے لئے تباہی و ہلاکت کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے اور اسی ایک دن سے زندگی کے لئے مفید تنائج حاصل کئے جاسکتے ہیں اور زندگی کی نامہواریوں کو ہموار کیا جاسکتا ہے۔ وہ بھی دن ہے جو مفسدوں کو جنم دیتا، مہلک گناہوں میں کتنا اور عمر گزشتہ کی نیکیوں پر پانی پھیر دیتا ہے اور وہ بھی دن ہے جو اصلاح نفس، تہذیب کردار اور توبہ و اناہت میں گزرتا ہے اور پھلے گناہوں کو خس و خاشاک کی طرح بھالے جاتا ہے۔

دن ہونے میں دنوں برابر ہیں مگر تنائج کے لحاظ سے ان میں اتنا ہی فرق ہے جتنا زہر اور تریاق؛ اور جہنم کے شعلوں اور فردوس کے لالہ زاروں میں۔ لہذا زندگی اور اس کے آب کو کامیاب بنانے کے لئے دن کے لمحات کو کامیاب بنانے کی ضرورت ہے۔ اور دن کو کامیاب

بنانے کے لئے ہمارے سامنے وہ عملی مثالیں موجود ہیں جو آل محمدؐ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور ان کی ایسی تعلیمات بھی ہیں جن کی پیروی ہماری زندگی کی کامیابی کی ضامن ہے۔ جب انسان ان کی قائم کر دہ بیانادوں پر اپنی زندگی کی تغیر کرتا ہے تو وہ صرف اپنی ہی زندگی کو کامیاب نہیں بناتا، بلکہ دنیا کے انسانیت کے لئے ایک مثالی کردار کا نمونہ بن کو دوسروں کو کامیابی کی راہیں دکھاتا ہے۔

چنانچہ یہ ”ہفت ہیکل“ یعنی ہفت کے سات دنوں کے سات دعائیں ان تعلیمات پر مشتمل ہیں جو مبداء و معاد سے وابستگی پیدا کر کے زندگی کو کامیابی کی شاہراہ پر گامزن کرتے ہیں اور ایک ایک دن کی اہمیت کی طرف متوجہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اولگاتے، اس کے عدل کے تقاضوں سے ذر نے، هشک والخاد سے بچنے، حقوق اللہ و حقوق العباد سے عہدہ برآ ہونے، زاد آخرت کے مہیا کرنے اور صرف اسی سے امییں وابستہ کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہر شخص ذہنی لحاظت کی الجھن میں یا جسمانی اختبار سے کسی تکلیف میں بتلایا کسی پیش آئند خطرہ سے ہر اساح ہوتا ہے اسے اپنے کی ابتداء اس دعا سے کرنا چاہئے جو اس دن سے مخصوص ہے تاکہ اللہ سے رجوع و وابستگی مصائب و آلام، حوادث و فتن اور بلیات و آفات سے مامون و محفوظ رکھے۔

زیر نظر دعا روز یک شنبہ کی دعا ہے جس میں زمانے کے حوادث، دنیا کے رنج و اندوہ، شیطان کے وساوس اور سلطین جور کے ظلم و تم سے پناہ مانگی ہے اور کے ساتھ دنیا و آخرت کی کامیابی، عزت و تقدیر، صحت و سلامتی، صلاح و بہبودی، اعمال صالحہ کی توفیق، روزہ و نماز کی پذیرائی، دعا کی قبولیت اور حسن انجام اور خاتمہ بالآخر کی التجاء کی ہے اور انہی چیزوں میں زندگی کی کامیابی کا راز مضر ہے۔

دعا نمبر ۶۳ کی شرح

اس دعائیں ابتداء اللہ کی وحدت و یکتا، استقنا و بے نیازی، عظمت و کبریائی اور اس کے صفات کی کہنے حقیقت سے عقول و افہام کی درمانگی کا تذکرہ ہے اور صحیفہ کی اکثر و بیشتر دعاؤں میں اسی پر زور دیا گیا ہے کہ خالق کائنات یکتا و یگانہ ہے۔ یہ اس لئے کہ ”توحید خالص“ ہی دین کا سرچشمہ اور اسلام کے قصر عقاہم کی خشت اول ہے۔ اگر عقیدہ توحید مسکون نہ ہو گا تو نہ ہب و ملت کی جو عمارت بھی کھڑی کی جائے گی متزلزل و ناپایدار ہو گی۔ اس بنیادی و اساسی چیز کے تذکرہ کے بعد نذر، وعدہ اور عہدو پیمان کے ایقاء اور حقوق العباد کی اہمیت اور اس فریضہ سے عہدہ برآ ہونے کی دعا سیہ پیرا یہ میں تعلیم دی ہے اور یہ طریقہ تبلیغ و تلقین برہ راست پند و موعظت سے زیادہ موثر و دل نشین ہوتا ہے۔

نذر یہ ہے کہ انسان اللہ کے لئے کسی ایسے امرے جعلانے پر یا ترک کرنے کا اپنے اوپر التراہم کرے جس میں شرعاً جان پایا جاتا ہو۔ اس نذر پر طبعاً یہ فائدہ مترب ہوتا ہے کہ انسان فرائض کی پابندی کا خوگر ہو جاتا ہے اور ان سے عہدہ برآ ہونا چاہتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اپنے عاید کردہ فریضہ کو اہم سمجھتے ہوئے اسے ادا کرتا ہے تو جو فرائض اللہ نے اس پر عائد کر دیے ہیں انھیں بھی اہمیت دے گا۔ اور غفلت سے احتراز کرتے ہوئے پابند فرائض ہو جائے گا۔ فقہی کتب میں نذر کی تین قسمیں کی گئی ہیں۔ نذر مجازات، نذر زجر اور نذر تبریع۔

نذر مجازات یہ ہے کہ انسان نذر کو کسی مقصد و حاجت کے پورا ہونے پر مخصر کر دے۔ اس طرح کہ اگر میر افلاں کام ہو گیا تو میں فلاں کا رخیر انجام دوں گا یا فلاں امر خیر میں انتار و پیسہ پیسہ صرف کروں گا۔

نذر زجر یہ ہے اسے کسی فعل حرام یا مکروہ کے ارتکاب یا کسی امر واجب یا مستحب کے ترک سے وابستہ کرے اس طرح کہ اگر میں نے کوئی نشآور چیز استعمال کی یا نماز کو ترک کیا تو ایک گوشنہ ذبح کر کے مسکینوں پر تقسیم کر دوں گا۔

نذر تبرع یہ ہے کہ اسے کسی کام کے پورا ہونے یا مقصد کے برآنے پر موقوف نہ کرے بلکہ بقصد تقرب اس کا التراجم کرے اس طرح کہ میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا۔

بہر حال نذر کی جو بھی قسم ہو اس کا ایفاء لازم و واجب ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَلَيَوْفُوا نِذْرَهُمْ﴾ ”انھیں چاہئے کہ اپنی مہیں پوری کریں“۔ درصورتیکہ منت ادا نہ کرے تو اس پر کفارہ عائد ہو گا۔

وعده باہمی قول وقرار روزمرہ کی زندگی اور معاشرہ کے تمام کار و بار میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اگر وہ کسی پابندی کا لحاظ نہ کیا جائے تو باہمی اعتماد و ثوہق ختم اور ایک عام تغیر و بے اعتمادی کا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ حکم کے نتائج کا اخلاقی احتیاط، بے ضمیری اور پست فطرتی کی صورت میں ظاہر ہونا ضروری ہے انہی نتائج پر نظر کرتے ہوئے اسلام نے وعدہ خلائی سے بشدت منع کیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كُبْرًا مَّا تَرَكُوا إِذْ تَرْكُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾

”اسے ایماندارو! تم ایسی بات کہتے ہی کیوں ہو جو کرتے نہیں۔ یہ بڑی ناراضی کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرنیں“۔
اور چیخ بر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”من کان یؤم من بالله و بالیوم الآخر فلیف اذا وعد“

”جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر اعتماد رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وعدہ کرنے تو اسے پورا کرنے۔“

مگر اب تو معاشرہ اس طرح کا بن چکا ہے کہ نہ وعدہ کی کوئی قیمت اور نہ قول و قرار کی کوئی اہمیت سمجھی جاتی ہے۔ اگر کسی نے وعدہ یاد دیا تو مسکرا کر ٹال دیا یا یہ کہہ دیا کہ وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کا ضمیر بھی تو تھا۔ اب مشیت الہی ہی نے نہیں چاہا تو ہمارا تصور کیا ہے۔ حالانکہ انشاء اللہ اگر عادۃ یا تبرک کا کہا گیا ہو تو اس سے وعدہ متعلق نہیں قرار پاتا۔ اور اگر وعدہ کو واقع مشیت الہی سے وابستہ کیا ہو تو اس سے وعدہ کی خلاف ورزی، کذب بیانی میں محسوب نہ ہو گی بشرطیکہ جس سے وعدہ کیا گیا ہو وہ بھی وعدہ کے وقت یہ سمجھا ہو کہ وعدہ [تو شر و ط](https://jafrilibrary.com/) ہے۔ ورنہ انشاء اللہ سے وعدہ خلافی کا جواز پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

عہد بھی نذر ہی کی ایک قسم ہے مگر فرق یہ ہے کہ نذر میں ربِ الٰہ شرعی کا ہونا ضروری ہے؛ اور عہد ہر اس امر کے متعلق ہو سکتا ہے جو حدود و جواز کے اندر ہو۔ اور نذر کی طرح اس کی پابندی لازم و واجب ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں کفارہ عائد ہو گا۔ چنانچہ عہد کے متعلق ارشادِ الہی ہے:

﴿وَأَوفُوا بِالْعَهْدَ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْنُواً﴾

”عہدو پیمان کو پورا کرو۔ عہد کے بارے میں پوچھ چکھ ہو گی۔“

حقوق العباد سے مراد وہ حقوق ہیں جو انسانی معاشرہ میں ایک دوسرے پر عائد ہوتے ہیں۔ ان حقوق کا تحفظ تمدن و معاشرت کی سر بلندی اور خلائقی و اجتماعی زندگی کی آرائشی کے لئے

از بس ضروری ہے کیونکہ انسان طبعاً اپنے مفاد کے پیش نظر یا اقتدار پسندی کے جذبے سے متاثر ہو کر دوسروں کے نقصان و ضرر کو درخواست نہیں سمجھتا۔ اور خواہشات کے زیر اثر کیا اپنے اور کیا بیگانے سب کی حق تلفی پر آمادہ ہو جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ تصادم و باہم آدیزی ہے۔ لہذا اصلاح معاشرہ کی ایک بھی صورت ہو گئی کہ انسان جہاں اپنے حقوق کا تحفظ چاہتا ہے وہاں دوسروں کے حقوق کا بھی پاس و لحاظار کئے۔ اسلام جو پر امن معاشرہ اور خوشنگوار ماحول کی تشكیل چاہتا ہے اس نے حقوق انسانی کی حد بندی کی اور انسان کے مزاج اور اس کی طبیعت کے مقتضیات کو دیکھتے ہوئے ہر ایسے اقدام سے بخوبی کے ساتھ منع کیا ہے جس سے دوسروں کے حقوق پر اثر پڑتا ہے۔ حضرت نے اس دعا میں حقوق العباد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انھیں چار قسموں پر تقسیم فرمایا ہے۔

اس طرح کہ اس جس کا تعلق یا کسی شخص کی ذات سے ہوتا ہے جیسے اس کا کوئی عضو ہے کار کر دینا یا اسے زخمی کرنا یا اسے قتل کر دینا، یا اس کا تعلق اس کی عزت و حیثیت عرفی سے ہوتا ہے جیسے اسے گالی دینا، اس پر تہمت باندھنا، بدگولی یا تذلیل و اہانت کرنا۔ یا اس کا تعلق مال سے ہوتا ہے جیسے قرضہ لے کر اسے ادا نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، کسی مالی حق کو دیا یا مالی نقصان پہنچانا۔ یا اس کا تعلق اہل خانہ سے ہوتا ہے جیسے اس کے ناموس پر حملہ آور ہونا اور زنا وغیرہ کا ارتکاب کرنا۔

اس طرح خاطلی و مجرم صرف ایک وہی فرد کے سامنے جواب دہ نہیں ہے بلکہ تمام معاشرہ کے سامنے جواب دہ ہے۔ اس لئے کہ اس نے اپنے عمل سے صرف ایک فرد کو نقصان نہیں پہنچایا بلکہ پورے نظام معاشرہ کو اپنی غلط روشن سے نقصان پہنچایا ہے اب اگر وہ اپنے حرکات پر ناقدم ہو کر تو پہ کرنا چاہے تو ان حقوق و مظلوم سے سبکدوشی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کا امکانی تدارک کرے۔ اس طرح کہ اگر جسمانی گزند پہنچایا ہو تو اپنے کو قصاص کے لئے پیش کرے

یا خوشنامہ دار آمد اور حسن سلوک سے اس کی رجا کے حصول کی کوشش کرے اور اسے محل کرائے۔ اور اگر صاحب حق تک رسائی نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ کے حضور تصرع و زاری سے انجاء کرے کہ وہ صاحب حق کو اس سے راضی کر دے اور اس کے لئے چیم اعمال خیر بجالائے تاکہ اس کے حق کا کچھ عوض ہو سکے۔ اور اگر غیبت، بہتان، دشام وغیرہ سے اس کی عزت کو مجرد کیا ہو تو اس سے اظہار ندامت کرتے ہوئے معافی مانگے اور منت خوشنامہ کر کے اس حق کو بخشوائے۔

اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے حق میں دعاۓ خیر کرے اور اس کے لئے اعمال حسن بجالائے تاکہ اس کے حق کی کچھ تلافی ہو سکے اور اس بدگوئی والا زام تراشی سے جود و سروں کو غلط نہیں پیدا ہوئی ہے اس کا تادہ امکان ازالہ کرے اور اپنی دروغ گوئی و غلط بیانی کا اقرار کرے۔ اور اگر اس کا تعاقب مال سے ہو تو صاحب مال و مال واپس کرے جیسے غصب، خیانت، رشوت، چوری وغیرہ سے حاصل کیا ہوا روپیہ۔ اور اگر صاحب حق تک پہنچنا ممکن نہ ہو جیسے لائزی، معما، وغیرہ سے حاصل کیا ہوا مال تو صاحب مال کی طرف سے فقراء پر تصدق کرے اور اگر مال حلال کے ساتھ مغلوط ہو چکا ہو تو اس میں سے خس ادا کرے۔ اور اگر مالی استطاعت ختم ہو گئی ہو تو اس سے بخشوائے اور اگر وہ نجیشی یا اس تک رسائی نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گزرائے اور صاحب حق کے لئے دعاۓ مغفرت کرے اور اس کے لئے اعمال خیر بجالائے تاکہ خداوند عالم صاحب حق کو اس کے حق کا عوض دے کر اس سے راضی کر دے۔

اور اگر اہل خانہ کی ناموس و حرمت کے متعلق ہو اور انسانی شرافت کے دامن کو داغدار کیا ہو تو اس دھبے کو چھڑانا، اور مظلہ سے سبکدوش ہونا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ اس جرم اور گھنونے جرم کی تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے تاہم اس کا امکانی تدارک وہ ہے جو علام مسیح بہا الدین عاملی رحمۃ

اللہ علیہ نے شیخ صالح جزاًری کے استفتاء کے جواب میں تحریر فرمایا ہے اور سید نعمت اللہ جزاًری نے اسے شرح صحیفہ میں درج کیا ہے۔ خلاصہ بحاب یہ ہے کہ اگر زنا ایسی عورت سے کیا گیا ہے جو شوہر دار نہ ہو اور نہ اس پر کسی قسم کا جبرا و کراہ ہو تو یہ صرف اللہ کا گناہ ہے جس پر وہ محاسبہ کرے گا۔ اور اگر شوہر دار عورت سے اس کی رضا مندی سے زنا کیا گیا ہو تو یہ اللہ کا گناہ اور شوہر کی حق تلفی ہے اس لئے یہ اللہ کی نافرمانی کے لحاظ سے حقوق اللہ میں شمار ہو گا اور شوہر کے حق میں مداخلت کے اعتبار سے حقوق العباد میں محسوب ہو گا اس بنا پر صاحبان حق دو ہوں گے ایک اللہ اور دوسرے شوہر۔

اور اگر شوہر دار عورت سے زنا جبرا و کراہ سے کیا گیا ہو تو صاحبان حق تین ہوں گے ایک اللہ، دوسرے شوہر دار عورت اور تیسرا شوہر، تو در صورت یہ کہ اس میں حق العباد کی شمولیت ہو اس طرح کہ زنا میں جبرا و کراہ فرمایا ہو۔ خواہ عورت شوہر دار ہو یا بے شوہر۔ یا شوہر دار عورت سے زنا کیا گیا ہو چاہے اس کی رضا مندی ہو یا نہ ہو۔ تو اس مظلوم سے چھٹکارا حاصل کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ شوہر دار عورت کے شوہر سے اجمالاً یہ ہے تھا را ایک مظلومہ میری گردن پر ہے جس کا تدارک ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ نہ مالی ہے نہ بدلتی تم اس سے درگزر کردا اور مجھے معاف کر دو۔ اور اسے کھلم کھلانا نہ کرے اور نہ زیادہ اہمیت دے کہ وہ کھلک جائے اور ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہو اور طرفین کی ذلت و رسولی کا موجب بن جائے اس کے بعد اگر وہ معاف کر دے تو اس طرف سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ رہا اللہ کا گناہ تو اس کی بارگاہ میں اظہار ندامت کرتے ہوئے گزگزائے اور عنو و درگزر کی انجام کرے۔

سید جزاًری رحمہ اللہ نے اس جواب کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے ایک خدشہ کا بھی اظہار کیا ہے اور وہ یہ کہ اگر اس مظلوم سے سبکدوشی حاصل کرنے کے لئے الفاظ اس قسم کے ہوں کہ جس سے

اصل واقعہ پر تو پردہ ہی پڑا رہے اور وہ یہ سمجھئے کہ اس کے اہل خانہ کی نسبت اس سے کوئی معمولی لغرض ہوئی ہوگی (جیسے دروزہ کی اوٹ میں سے تاک جھانک کرتا رہا ہو گایا اور غلاماً ناچاہا ہو گا) تو بعد نہیں کہ وہ درگزر کرے اور اپنے حق کو معاف کر دے۔ اور اگر مظلوم کی اصل نوعیت پر اسے مطلع کیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ درگزر کرنے کے بجائے مرنے مارنے پر آمادہ ہو جائے گا اور ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہو گا، تو در صورتیکہ یہ یقین ہو کہ حلم کھلا بیان کر دینے سے وہ کبھی اس مظلوم کو بخل نہیں کرے گا، تو یہ سمجھنا کہ اس مظلوم سے برآت کا پروانہ حاصل ہو گیا، بعد ازاں ہم ہے یہ ایسا ہی ہے کہ زید، خالد کے یہاں مسلسل مالی خیانت کرتا رہے جو ایک معتدلب رقم بن جائے اور اب اسے یہ خیال پیدا ہوا کہ اس مظلوم سے نجات حاصل کرے اور صاحب حق سے اس کا حق معاف کرائے تو خالد سے یہ کہے کہ میں تمہارا خط او رہوں اور تمہارا کچھ ماں ^{اے} ادھر کیا ہے وہ مجھے معاف کر دیجئے تاکہ میں اس مظلوم سے نجات پاؤں اور اپنے مقام پر وہ یہ سمجھتا ہو کہ اگر میں نے رقم کی صحیح صحیح مقدار بتا دی تو وہ کبھی معاف نہیں کرے گا اور اپنے ماں کا مطالبہ کرے گا لیکن خالد ایک معنوی سمجھ کر معاف کر دیتا ہے اور وہ اس سے یہ سمجھ لیتا ہے کہ اب مظلوم بر طرف ہو گیا۔ حالانکہ مظلوم اسی صورت میں بر طرف ہو سکتا ہے جب اسے رقم کا کچھ اندازہ ہو اسی طرح مسئلہ ذیر بحث میں مظلوم سے چھکارا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب جرم کی اصل نوعیت آشکارا ہو جائے۔

سید رحمہ اللہ کا یہ خدشہ اس طرح بر طرف کیا جا سکتا ہے کہ وہ مظلوم جو ناموس سے متعلق ہوتا، قابل تدارک نہیں ہوتا۔ اور مالی مظلوم چاہے کتنا ہی گرانیاں کیوں نہ ہو قابل تدارک ہے اس طرح کروہ صحیح رقم ظاہر کرنے کے بعد اسے واپس لوٹا کر عہد برآ ہو سکتا ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو بالا قساط یا اپنے خدمات پیش کر کے سبکدوشی کی صورت پیدا کر سکتا ہے اور اس میں کسی فتنہ کے پیدا

ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ لیکن ناموس کے معاملہ میں کسی تدارک کی گنجائش نہیں ہے۔ اور واضح طور پر بیان کرنے میں فتنہ و شورش کے برپا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ لہذا اس محل کو اس مورد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا یہاں اس کے سوا اور کوئی چارہ کاری نہیں ہے۔

دعا نمبر ۲۳ کی شرح

مرنامہ دعاء میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے مستحق حمد ہونے کا تذکرہ ہے اور اس کا اتحقاد اس سے ظاہر ہے کہ وہ تمام خوبیوں اور اچھی صفتوں کا مالک ہے۔ اور حمد کے معنی اچھی صفتوں کے بیان کے ہوتے ہیں۔ لہذا ہر مدحت و ثناء اسی کے لئے ہوگی اور ہر حمد و ستائش کا وہی سزاوار ہو گا۔ اس اتحقاد کے تذکرہ کے بعد نفس امارہ اور اس کی باطل کوشیوں سے پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ انسان کا سب سے بڑا شمن خود اسی کا نفس ہے جو شیطانی و سوسوں سے متاثر ہو کر اچھی باتوں کو چھوڑ دیتا اور برے منصوبوں میں لگ جاتا ہے ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی شریک حال ہو تو اس کے مہملکوں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن عزیز زین عزیز مصرا حضرت یوسفؑ کی زبانی ارشاد ہوا ہے:

﴿وَمَا أَبْرَى نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لِأَهْمَارَةٌ بِالسَّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبُّهُ﴾

”میں اپنے نفس کی پاکیزگی کا دعوے نہیں کرتا۔ یہ نفس تو بہت زیادہ برائی پر ابھارنے والا ہے۔ مگر اس صوت میں کہ میرا پروردگار حم کرئے۔“

پھر شیطان کی فتنہ سامانی، بدکرواری کی شوریدہ سری، فرمازواؤں کی ستم کوشی اور شمنوں کی چیزہ دستی سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالیٰ کو پناہ گاہ قرار دیا ہے کیونکہ وہی شیطان کے حربوں کو کند کرنے والا اور بدکرواروں، ظالم حکمرانوں اور فتنہ انگیز دشمنوں سے حفظ و نگہداشت کرنے والا ہے۔ نفس

امارہ اور شیطان سے پناہ مانگنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی فوج اور اس کے گروہ اور اس کے دوستوں کی جماعت میں محسوب ہونے کی دعا فرمائی ہے۔ کیونکہ اللہ کی فوج نے کبھی تھکت نہیں کھائی اور روز اzel سے غلبہ اس کے پائے نام ہو چکا ہے۔

اس غلبہ سے مراد ظاہری غلبہ نہیں ہے جو مادی فتوحات کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ فوج کے مل بوتے اور قوت و طاقت کے سہارے سے حریفوں کو زیر کر لینا غلبہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے خصوص و برگزیدہ بندے کبھی دشمنوں سے زیر نہ ہوتے۔ اور پھر جو غلبہ طاقت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے وہ طاقت کے ذریعہ ختم بھی ہو جاتا ہے۔ فوج خداوندی کی ہار جیت کو دنیوی فتح و تھکت پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اس لئے کہ وہ بظاہر ناکام ہو کر بھی کامیاب اور تھکست کھا کر بھی فاتح و کامران ہوتی ہے۔ کبھی اس کی فتح؛ ظاہری فتح کے لحاظ سے ہوتی ہے اور کبھی اس کی فتح اس میں مضر ہوتی ہے کہ وہ بظاہر تھکست کھا کر دلوں کو تسبیح کرے۔ اور حق و صداقت کی صورت میں اپنی دائمی فتح کے آثار چھوڑ جائے اور یہی فتح حقیقی فتح ہے، جو نصب امین کی کامیابی سے وابستہ ہے اور اللہ جل جلالہ کا گروہ وہ ہے جو حق و صداقت کی راہ پر استوار صلاح و ہدایت کا روش منار اور احیائے دین و اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہستن وقف ہے اس کی زندگی کا مقصد ہی دنیا کو خدا پرستی کی راہ دکھانا اور جان جو کھم میں ڈال کر منزل صدق و صفا کی طرف لے چلنا ہے۔

اسی کے نتیجہ میں ﴿اولنک هم المفلحون﴾ کی آواز نے ہر طرح کی بہتری اس کے لئے مخصوص کر دی ہے اور دوستان خدا وہ ہیں جو اس کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے دلوں کو اس کی یاد، زبانوں کو اس کے ذکر اور محراب عبادت کو تسبیح و تبلیل سے آباد رکھتے ہیں اور خوف خدا

کے گھر کر لینے کی وجہ سے انھیں کوئی خوف ہر اس نہیں کرتا اور نہ رنج و اندوہ سے انھیں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿اَلَا ان اولِياء اللَّهِ لَا خوف عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ ”خدا کے دوستوں کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ انھیں کوئی رنج و غم ہوگا۔“

علامہ طبریؒ نے مجعع البیان میں تحریر کیا ہے کہ خوف کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے اور حزن کا تعلق زمانہ گزشتہ سے، مقصد یہ ہے کہ انھیں نہ آخرت میں کوئی خوف و خطرہ ہوگا اور نہ انھیں دنیا اور دنیا کے ساز و سامان کے چھوڑنے کا غم ہوتا ہے وہ دنیا میں ہر قسم کے خدوں اور اندریشوں سے پاک اور آخرت میں امن و سکون کی چھاؤں میں منزل گزیں ہوں گے پھر دین کی اصلاح و آرائشی کی دعا ہے۔ اس لئے کہ دین ہی انسان کو فرائض و حقوق کی طرف توجہ دلاتا اور ان پر پابند رہنے کی تلقین کرتا اور ایذا رسانیوں، فتنے اگزیوں، برائیوں اور حق تلیفوں سے روکتا ہے اور معاشرہ کے لفظ و انضباط کا کفیل، مد نیت و اجتماعیت کے حدود کا پاسبان اور خلاق و اعمال کا نگران ہے پھر ایسی زندگی کا سوال کیا ہے جو عبادت و اطاعت میں صرف ہواں لئے کہ دنیوی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اخروی زندگی کو سنوارا جائے۔ کیونکہ دنیاوی زندگی چند روزہ اور وہاں کی زندگی دائمی و سرمدی ہے اور اسے عبودیت کے تقاضوں پر عمل کرنے ہی سے سنوارا جاسکتا ہے۔ اور ایسی موت کی خواہش کی ہے جو سکون و راحت کا پیغام لے کر آئے۔ کیونکہ دنیا میں لاکھ سرو سامان راحت موجود ہوں اہل ایمان و ایقان کو حقیقی راحت موت کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ راحَةً دُونَ لقاءِ اللَّهِ“، ”الْقَاعَةُ الٰہی کے علاوہ مومن کے لئے اور کہیں راحت نہیں“۔

آخر دعا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تین خوبیں پیش کی ہیں۔ ایک گناہوں کی بخشش

دوسرے غم و اندواد کا تدارک اور تیسرے دشمنوں سے تحفظ۔ لہذا ان مقاصد کے لئے اس دعا کو ہر سو شب کے روز پڑھنا چاہئے۔ تاکہ خداوند عالم دنیا میں غم و فکر سے نجات اور آخرت میں مغفرت و خوشنودی سے سرفراز کرے۔

دعا نمبر ۲۵ کی شرح

سنناء دعاء میں شب و روز کی آمد و شد اور اس پر مترب ہونے والے فوائد کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس دعا میں اور ”دعا نے صبح و شام“ میں بھی رات کا تذکرہ پہلے اور دن کا ذکر بعد میں ہے۔ یہ اس لئے کہ قمری مہینوں اور تاریخوں کی ابتداء رات سے ہوتی ہے اس لحاظ سے اسے دن پر تقدم حاصل ہے یا اس لئے کہ خاصان غوا کے لئے رات سے لوگانے اور محراب عبادت کو آباد کرنے کا وقت ہوتا ہے اس لئے دن کے مقابلہ میں انتہی میت کا مستحق سمجھتے ہیں یا اس لئے کہ قرآن مجید کے اسلوب و ترتیب بیان سے مطابقت برقرار ہے اس شب و روز کی تقسیم سے زندگی کے کار و بار دو حصوں پر تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک حرکت و عمل اور سرو سامان معيشت مہیا کرنے کے لئے اور ایک سکون و راحت کے لئے۔ چنانچہ دن کا رو بار کے لئے ہے جو سورج کی تیز روشنی سے درخشان ہوتا ہے تاکہ کار و بار مشاغل میں کوئی خلل پیدا نہ ہوا اور رات آرام کے لئے ہے جس میں چاند کی بھلی شعاعیں نور پاشی کرتی ہیں تاکہ ان کی پرسکون چھاؤں میں آرام کیا جاسکے۔ قدرت نے دن کو براہ راست سورج کی سہی کرنوں سے روشن کیا اور راتوں کو روشن کرنے کا انتظام اس طرح کیا کہ جب سورج کی روشنی زمین پر پڑے تو وہ منگس ہو کر چاند کو روشن کرے۔ اور چاند مختلف صورتیں بدلت کر زمین کو روشن کرتا رہے۔ اس طرح کہ پہلے بندر تج روشنی میں ترقی ہو اور پھر بندر تج تنزل تاکہ اس تبدیلی و تنوع سے اس کی کشش کم نہ ہونے پائے اور اس کے اتار چڑھاؤ کی گوناگون

کیفیتیں نظر افروزی کا سامان مہیا کرتی رہیں۔ پھر شب و روز کی مدت انسان کے قوائے عمل اور آرام و استراحت کی ضرورت کے لحاظ سے اتنی موزوں و مناسب ہے جو فطرت سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ اگر دنیا میں مسلسل دن رہتا تو زمین سورج کی شعاعوں سے جل کر دیندگی کی قوت کھو دیتی۔ اور انسان کے لئے مناسب آرام کی صورت پیدا نہ ہوتی۔ اور بعد نہیں کہ وہ کار و کس کی مشغولیتوں سے گھبرا کر موت کا سہارا ڈھونڈنے لگتا۔ اور اگر مسلسل رات رہتی تو اندر ہیرے سے اکتا کر دیواروں سے سرگمرا نے لگتا۔ چنانچہ انہی احکام و مصالح کی طرف دعوت فکر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْخَلْقَابِ اللَّيلُ وَالنَّهَارُ لَآيَاتٍ لَّا
وَلِيُّ الْأَلْبَابُ﴾ ” بلاشبہ میں وہ انسان کی خلقت اور روز و شب کی آمد و شد میں اہل داش کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں“۔

اس کے بعد انسانی خلقت کا ارشاد فرمایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کامل و حکمت بالغہ سے متضاد عناصر میں ترکیب و اختلاف اور ریکارڈ میں توازن و اعتدال کو کار فرمایا اور انسان کو موزوںی و تناسب کے سانچے میں ڈھال کر حسن و دل آ ویزی کا مرتع اور اپنی جہال پسندی کا آئینہ دار بنایا۔ چنانچہ ارشادِ الہی ہے: ﴿الَّذِي خَلَقَ كُلَّ فَسَادٍ فَعَدَلَ كَمِّ فِي إِيمَانِ
مَا شَاءَ رَبُّكَ﴾ ” وہ جس نے تجھے پیدا کیا تو ہر طرح سے نوک پلک درست کر کے پیدا کیا اور تیرے (اعضاء میں) توازن و اعتدال قائم کیا اور جس صورت میں اس نے چاہا تیرے جوڑ آپس میں ملا دیئے“۔

اگر انسانی نشووار لقاء کے مراتب اس کے اعضاء کی ترکیب و ترتیب اور ان اعضاء کے مختلف وظائف و اعمال پر نظر کی جائے تو اس کے ہر گوشہ میں ایسی حکمت کا رفرمانظر آئے گی جسے

ایک بے شعور مادہ کی اندھا دھنڈتھیق کا نتیجہ ہیں قرار دیا جاسکتا بلکہ انسانی صورت اور اس کی زیبائی خدو خال کی رنگینی اور اس کے نقش و نگار کی دل فریبی دیکھ کر عقل سیم یا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گی کہ یہ کسی مدبر و حکیم صانع کی نقش آرائی کا کرشنہ ہے۔

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: "ان الصورة الانسانية اكبر حجة لله على خلقه وهي الكتاب الذي كتبه بيده۔" "انسانی صورت مخلوقات پر اللہ کی سب سے بڑی حجت و دلیل ہے اور یہ وہ کتاب ہے جس کے نقوش اس نے خود اپنے ہاتھ سے کھینچے ہیں"۔

نقش آرائے فطرت نے اس انسانی صحیفہ کو اس طرح سجا�ا ہے کہ ہر خط میں خط نور س کی تازگی، ہر خم میں خم ابر و کشش اور ہر لمعہ میں خال رخ زیبائی حسن آرائی سمت آئی ہے۔ یہ جسم و صورت کی زیبائی اعضاء کے تناوب سے وابستہ ہے اس طرح کہ ہر عضو اپنے مناسب حال مقام پر ہے اور وہی اسے زیب دیتا اور اس کے لئے موزوں و مناسب ہے۔ بلند ہے اسے بلندی زیب دیتی ہے اور جو پست ہے وہ پستی ہی کے قابل ہے جو طاق ہے اسے طاق ہی ہونا چاہئے اور جو جفت ہے اسے جفت ہی ہونا چاہئے۔ اگر ان میں رو و بدلت کر دیا جائے تو تمام حسن و رعنائی فتح ہو جائے۔

چنانچہ سرکومرز جمال و محل عقل و شعور ہونے کی وجہ سے سب سے بلند مقام پر جگہ دی اور اس کے گرد و پیش حواس خمسہ کے پھرے بخداد یئے۔ اس طرح کہ اس کے دونوں طرف باریک پردوں میں حاضرہ ساعت پیدا کیا اور ان پردوں کے گردکان بنائے جس میں میر ہے میر ہے راستے ہیں۔ تاکہ آواز پیچ دخم کھاتی ہوئی ان پردوں سے نکلائے اور سخت و ہولناک آوازوں کے برآہ

راست ٹکرانے سے بچت نہ جائیں۔ اور ان میں ایک شور و متعفن مادہ پیدا کر دیا تاکہ سوتے میں یا بے خبری کی حالت میں کیڑے مکوڑے اندر گھنے نہ پائیں۔ اور دونوں لبوں کے اندر دانتوں کی باڑھ کھینچ کر اس میں زبان کو بند کر دیا اور اسے مانی الفصر کے اظہار کا ذریعہ فرار دیا۔ اور تاک کے بانسوں میں قوت شامہ پھیلا دی تاکہ خوشبو کو راستہ دے اور بد بکود ماخ میں گھنے سے روک دے اور پیشانی کے نیچے اور سر کے بالائی حصہ میں آنکھوں کے دید بان کھڑے کر دیئے تاکہ دوست و دشمن اور موافق و مخالف کی فوراً اطلاع ہو سکے اور ان میں نور کی تحقیق کر کے اس کی حفاظت کا اس طرح سامان کیا کہ پہلے اسے سات پردوں میں چھپایا۔ پھر ان پردوں کے آگے پھاٹک لگائے اور ان پر پلکوں کی چلنیں ڈال دیں تاکہ خس و خاشاک اور گرد و غبار کے حملہ سے بچاؤ ہو سکے اور جسم کے ہر ہر حصہ میں قوت لامسہ دوڑا کر اس حصہ جسم کے لئے حفاظت خود اختیاری کا سامان کر دیا۔

یہ حواسِ خمسہ پہ محسوسات کو ختم کرنے والات و عصبی نظام کے ذریعہ دماغ نکل پہنچاتے ہیں اور قوت حافظہ تمام نقوش کو جمع کرتی جاتی ہے اور جدوجہد عنوانات سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس طرح کہ انسان جب چاہے یادداشت کے ورقوں میں سے ان تمام متعلقہ نقوش کو جو کسی موقع پر درکار ہوں اس طرح نکال لے جس طرح کسی کتب خانہ میں سے کسی کتاب کو ڈھونڈ لیا جاتا ہے۔ اور پھر قوت گویائی کے ذریعہ پورے پورے مرتفعے ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل کئے جاسکتے ہیں اور ضبط تحریر میں لا کر انھیں دوام بھی بخشا جا سکتا ہے اور یہ وہ کمال ہے جو انسانی استعداد سے وابستہ ہے اگرچہ انسان کو بہت سے حیات و قوی نہیں بھی دیئے گئے لیکن اس شعوری دنیا میں کوئی خلا نہیں ہے مثلاً پانی کے اندر ایک محمد و عرصہ سے زیادہ نہیں پھر سکتا، حالانکہ مچھلیاں اور دوسرے آبی جانور پانی میں رہتے، گھر بناتے اور متلاطم موجودوں میں پر سکون زندگی گزارتے ہیں۔

انسان اپنے دست و بازو سے فضا میں پرواز نہیں کر سکتا حالانکہ کبوتر، باز اور دوسرے پرندے فضا میں پرواز کرتے ہیں۔ وہ اندر ہیرے میں چیزوں کو دیکھ نہیں سکتا حالانکہ رات کو اڑنے والے شکاری پرندے گھاس میں رینگتے ہوئے سانپوں، چوہوں اور کیڑوں کو بلندی سے دیکھ لیتے ہیں اور جسے ہم اندر ہیرا کہتے ہیں وہ ان کے لئے اجلا اور جسے ہم سکوت کہتے ہیں وہ ان کے لئے شور ہنگامہ ہوتا ہے۔ اور پروانے میلوں سے شمع کی خوبصورات اور ان خوبصوروں کو جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے سونگھ لیتے ہیں اور یہی قوت شامیں کے لئے بصارت کا کام دیتی ہے اور ہر دن کی دنیا میں تو خوبصوریں بڑی فراواں ہیں جو ہمارے لئے بزرہ زار ہے وہ اس کے لئے فضاء عطر پیز ہے جس کی مختلف خوبصوریں اس کے مشام میں بھی ہوئی ہیں۔ اور کتنے اور گھوڑے بعض ان آوازوں کو سن لیتے ہیں جو ہمیں سنائی نہیں دیتیں اور بعض جانوروں کو زلزلہ۔ بارش، آندھی اور دوسرے آفات کا علم پہلے سے ہو جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ نصیر الدین طوسی رحمہ اللہ کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک مرتبہ کسی مقام پر آبادی کے باہر ایک شخص کے یہاں پھرے۔ گرمی کا موسم تھا آپ نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا صاحب خانہ نے کہا کہ آپ چھٹ کے بجائے جگرے کے اندر آرام فرمائیں تاکہ بارش کی وجہ سے آپ کو بے آرام نہ ہو ناپڑے اس لئے کہ آج رات کو بارش آئے گی۔ محقق رحمہ اللہ نے ہواوں کا رخ دیکھا اور فلکی اوضاع کا جائزہ لیا اور کہا کہ بارش کے قطعاً کوئی آثار نہیں ہیں وہ چھٹ ہی پر سو گئے کچھ دیرگز ری ہو گئی کہ بارش شروع ہو گئی۔ محقق کو صاحب خانہ کی پیشگوئی پر حیرت ہوئی اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیسے علم ہو گیا کہ آج رات بارش ہو گی اس نے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کتا ہے وہ رات کو بارش برنا ہوتی ہے چھٹ کے بجائے یونچ رہتا ہے اور آج بھی وہ یونچ رہا اور

چھت پر نہیں گیا۔ جس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ آج رات بارش ہوگی۔ اسی طرح بعض سطح سمندر پر شکار کرنے والے پرندے آنے والے طوفان سے مطلع ہو جاتے ہیں اور اس کی آمد سے پہلے خشکی پر چلے جاتے ہیں۔ اور شبد کی تکھیاں بن دیکھئے سست کو پہچان لیتی ہیں چنانچہ انھیں کسی ڈبیہ میں بند کر کے کسی بھی سست چھوڑا جائے وہ سست پہچان کر جدھر سے لائی گئی ہیں ادھر پر واڑ کریں گی۔ ان حیات سے ہم بالکل نا آشنا ہیں اور ان حیات کے فقدان کا ہمیں کچھ احساس بھی نہیں ہے کہ شعور میں کوئی خلل واقع ہو۔ بلکہ حواسِ خمسہ میں سے کوئی حاسہ شروع ہی سے نہ ہو تو اس کا بھی کوئی احساس نہیں ہوتا۔

ایک پیدائشی اندھے کو اپنی بصارت کے نہ ہونے کا بس اتنا ہی غم ہے جتنا ایک عام آدمی کو پروں کے نہ ہونے کا۔ اس کی دنیا میں اگرچہ بصارت نہیں ہے مگر اس سے اس کے شعور میں کوئی خلل نہیں واقع ہوتا۔ اور نہ شعور میں کوئی ذرا بر نہ زندگی میں کوئی خلاء محسوس کرتا ہے۔ اس لئے کہ بعض حیات کے نہ ہونے کے باوجود ہر شخص کی زندگی اپنے مقام پر شعوری لحاظ سے مکمل ہے بشرطیکہ کسی شعور سے آشنا ہونے کے بعد اسے کھویا نہ ہو۔ اور ہمارے احساسات صرف اسی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمارے ذہن میں آباد ہے اور انہی حیات پر اپنی دنیا تغیر کرتے ہیں جن سے آشنا ہوتے ہیں۔

دعا نمبر ۶۶ کی شرح

اس دعا کے شروع میں رات کے رخصت ہونے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظاہرہ اور دن کی آمد کو اس کی رحمت کا کرشمہ فردا دیا ہے۔ قدرت کا مظاہرہ اس طرح ہے کہ زمین ایسا عظیم ترین کرہ اس کے ادنیٰ اشارے سے پر کاہ کی طرح اڑتا اور ہر وقت گردش میں رہتا ہے اور اسی گردش

کے نتیجہ میں موسموں کی تبدیلی، سورج کے طلوع و غروب سے شب و روز کی تخلیق ہوتی ہے۔ اس طرح کہ جو حصہ سورج کے سامنے آتا ہے وہاں دن اور جو حصہ سورج کے سامنے نہیں آتا وہاں رات ہوتی ہے جس سے ہماری آنکھوں کے سامنے کبھی آندھیرا اور کبھی اجالا ہو جاتا ہے اور یہ بالکل ایسا ہے جیسے کسی کرہ میں روشنی کے بعد اندر ہیرا اور اندر ہیرے کے بعد روشنی کر دی جائے۔ اور رحمت کا کرشمہ اس طرح ہے کہ دن کے وجود سے پیشمار فوائد و منافع وابستہ ہیں اس سے کرہ ارض کی حیات اور اس پر بننے والوں کی زندگی وابستہ ہے۔ چنانچہ سورج کی کرنیں جب سمندر سے بخاراتِ انعامی ہیں تو وہ ابر بن کر برستے اور پیاسی زمین کو یہ راب کرتے ہیں جس سے زمین کو قوتِ نشوونما ابھرتی اور اس میں روشنیدگی آتی ہے اور اسی دن کی حرارت سے کھیتیاں پکتی اور پھل پختہ ہوتے ہیں۔ جو انسان و حیوان کی زندگی و بقا کا سامان تھے ہیں۔ اس کی روشنی سے بزرہ و نبات کا رنگ تکھرتا اور پھردوں میں رنگ آمیزی ہوتی ہے جو علی ویاقت و درمان کی صورت میں چکتے، جنمگاتے اور نگاہوں کو خیرہ کرتے ہیں۔ دن رات کے ادلنے سے اللہ تعالیٰ نے قدرت و رحمت پر دلیل لانے کے بعد زندگی و بقا کا سوال کیا ہے یہ خواہش زندگی کی چاہت اور حظ اندازی کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ سرو سامان کریں اور اپنے خالق کی رضا و خوشنودی کا سرمایہ فراہم کریں۔

چنانچہ اس دعاء میں جو چیزیں طلب کی ہیں ان میں پہلی چیز یہ ہے کہ میں صحت و سلامتی چاہتا ہوں تو اس لئے کہ زندگی کے لمحات کو مقصد حیات کی تکمیل میں صرف کروں اور اپنے معبود کی اطاعت و فرمانبرداری کی قوت حاصل کر سکوں۔ اور عبادت کے ذریعہ ثواب اخزوی کا مستحق قرار پاؤں اور خوف و خطر کے مقامات پر اس کے عذاب و عقاب سے محفوظ رہوں۔ اور غم و اندواد سے

نجات اور رزق حلال کا سوال کیا ہے تو اس لئے کہ رزق و معیشت کی تنگی اور غم و اندوہ کی فراوانی خیالات کو پر اگنہ اور ذہن کو منتشر کر دیتی ہے اور ذہن میں یکسوئی نہ ہو تو طبیعت پوری توجہ کے ساتھ عبادات و اعمال کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ غرض آپ کی زندگی کا مقصد اولیں اللہ تعالیٰ سے وابستگی اور اس کی رضا جوئی تھا۔ اور آپ کی پوری زندگی اسی محبوب ترین مشغله میں بسر ہوئی۔

دعا نمبر ۶ کی شرح

یہ دعا جمعہ کے دن پڑھی جاتی ہے جمعہ سید الایام اور نزول برکات کا دن ہے اور اس کی آخری ساعت قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہے سید نعمت اللہ جائزی رحمہ اللہ نے جمعہ کی وجہ تسلیہ کے سلسلہ میں تحریر کیا ہے۔ کہ خداوند عالم نے زمین و آسمان کو چھومن میں پیدا کیا۔ جن میں پہلا دن یک شنبہ اور چھٹا دن جمعہ اور اس دن تمام خلوقات کو ایک مقام پر جمع کیا اس لئے اسے جمعہ کہا جاتا ہے۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ لما سمت الجمعة جمعہ کو جمع کیوں کہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”لَمَنْ لَمْ يَجِدْ لِمَنْ يَجِدْ“ کو جمع بستہ۔ ”” خداوند عالم نے اس دن خلوقات کو محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کی محبت و ولایت پر جمع کیا۔ اس لئے اسے جمعہ کہا جاتا ہے۔ اس دعا میں خداوند عالم کے چند اہم خصوصیات و صفات بیان فرمائے ہیں جو عقیدہ توحید کے لئے اساسی حیثیت رکھتے ہیں۔ پہلی صفت یہ ہے کہ وہ اول بھی ہے اور آخر بھی۔ یہ اولیت و آخریت زمان و مکان کے لحاظ سے نہیں ہے کہ دونوں کا یک ذات میں اجتماع نہ ہو سکے بلکہ یہ اولیت و آخریت زمان و مکان سے ماوراء ہے۔ اس کی اولیت کے معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو کسی لحاظ سے اس پر تقدم نہیں ہے اور آخریت کے معنی یہ ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی سر مدی وابدی نہیں ہے۔ چنانچہ خود اسی کا ارشاد ہے: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالآخِرُ﴾ ”وہی سب سے

پہلے اور سب سے آخر ہے۔

دوسری صفت یہ ہے کہ جو اسے یاد کرتا ہے وہ اسے فراموش نہیں کرتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اس کے حافظہ و ذہن سے نہیں اترتا کیونکہ اس کے بیان بھول چوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے یاد رکھنے والے کو جزا دیتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿فاذکرُونِي اذْكُرْ كُم﴾ "تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا"۔

تیسرا صفت یہ ہے کہ جو اس کا شکر ادا کرتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ نعمتیں دیتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَا زِيدَنَكُم﴾ "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں اور زیادہ دلوں گا"۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ جو اسے بکارتا ہے اس کی سنتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُم﴾ "تم مجھے پکارو۔ میں تمہاری بات قبول کروں گا"۔
پانچویں صفت یہ ہے کہ وہ آس رکھنے والوں کی آس کیں توڑتا۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَلَا يَأْسِ من رُوحِ اللَّهِ الْأَقْوَمُ الْكَافِرُونَ﴾ "اللَّهُ تَعَالَى کی رحمت سے صرف کافر ہی مایوس ہوتے ہیں"۔

چھٹی صفت یہ ہے کہ وہ ایک اکیلا ہے۔ چنانچہ اس عقیدہ توحید کی اہمیت کے پیش نظر تمام کائنات کو گواہ کر کے اللَّهُ تَعَالَیٰ کی وحدت و یکتاوی کی گواہی دی ہے اور قرآن مجید میں اس کی گواہی کا اس طرح تذکرہ ہے: ﴿شَهَدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمُ﴾ "اللَّهُ تَعَالَیٰ اور فرشتے اور تمام صاحبان علم گواہ ہیں کہ اللَّهُ تَعَالَیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں"۔

ساتویں صفت یہ ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أَمْرُتْ وَإِنَّا أَوْلُ الْمُسْلِمِينَ .﴾ ”اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلم ہوں۔“

آٹھویں صفت یہ ہے کہ اس کا کوئی مثل و نظیر نہیں ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفُواً أَحَدٌ .﴾ ”اس کا کوئی همسر نہیں۔“

نویں صفت یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿أَنَّ اللَّهَ لَا يَخْلُقُ الْمِيعَادَ .﴾ ”پیشک خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔“

دوسری صفت یہ ہے کہ اس کی بات میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ بات میں تبدیلی کی ضرورت اسے پڑتی ہے جو عاجز یا ناتوان گ سے بے خبر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے: ﴿مَا يُؤْدِلُ الْقَوْلُ لِدَيْ .﴾ ”میرے یہاں بات نہیں بدلا کرتی۔“

توحید کی گواہی کے بعد رسالتِ گواہی دی ہے اور آنحضرت ﷺ کی عبدیت اور رسالت کا ذکر فرمایا ہے۔ یہاں عبدیت کا ذکر پہلے اور رسالت کا ذکر بعد میں ہے۔ کیونکہ عبدیت عبد و معبدود کے درمیان اور رسالت خدا اور خلوق کے درمیان ایک واسطہ ہے۔ تو جو چیز جبکہ اولویت سے متعلق ہے اسے پہلے اور جو جدید خلوق سے متعلق ہے اسے بعد میں بیان کیا ہے۔ شہادتیں کے بعد راہ ہدایت پر ثابت قدم کی دعا کی ہے کہ وہ ہدایت کرنے کے بعد ضلالت و کھروی سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندوں کی دعا یہ ہے: ﴿رَبَّنَا لَا تَرْغِي قُلُوبَنَا بَعْدَ اذْهَبْتَ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَابُ .﴾ ”اے ہمارے پورا دگار! جب تو نے ہمیں ہدایت کی تو ہمارے دلوں کو بے راہ نہ ہونے دے اور اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما۔ پیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔“

خداوند عالم کی طرف بُدایت کے بعد جو دلوں کی بے راہ روی کی نسبت دی گئی ہے اس کے معنی نہیں ہیں کہ وہ اپنے بندوں کو بُدایت سے مخفف اور بے راہ کرتا ہے۔ بلکہ مطلب یہ کہ وہ گناہوں اور بے راہ رویوں کے نتیجہ میں سلب توفیق کر لیتا ہے اور کوئی باختیار خود کراہ ہوتا ہے تو وہ بھرمان نہیں ہوتا، چنانچہ قرآن مجید میں واضح طور سے ارشاد ہوا ہے: ﴿فَلِمَا زاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ﴾ جب وہ خود بے راہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو بے راہ ہونے دیا۔

دعا نمبر ۶۸ کی شرح

اس دعاء کا عنوان ”دعاۓ یوم السبت“ ہے۔ سبت ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں اس دن کو دنیا کے جھیلوں سے الگ رہ کر عبادت و ذکر الہی میں مصروف رہنے کا حکم تھا۔ اور سبت کے، لغوی معنی کار و کسب کے چھوٹنے اور آرام و استراحت کرنے کے ہیں اس لئے دن کا نام یوم السبت یعنی روز تعطیل قرار پا گیا۔ حضرتؐ نے سر نامہ دعائیں اسم جلال کھناظت و نگہداشت چاہنے والوں کی زبانوں کا کلمہ و درود قراردیا ہے چنانچہ اس کے اسماء الحسنی میں سے سب سے زیادہ یہی نام زبانوں پر آتا ہے اور چاہے دعا و مناجات ہو اور چاہے فریاد و استغاثہ زیادہ تر وہ اسی نام سے پکارا جاتا ہے اور حفظ و امان طلبی کے موقع پر یہی نام سب سے زیادہ موزوں بھی ہے کیونکہ اللہ کہا ہی اس لئے جاتا ہے کہ بینالہ الیہ کل مخلوق۔

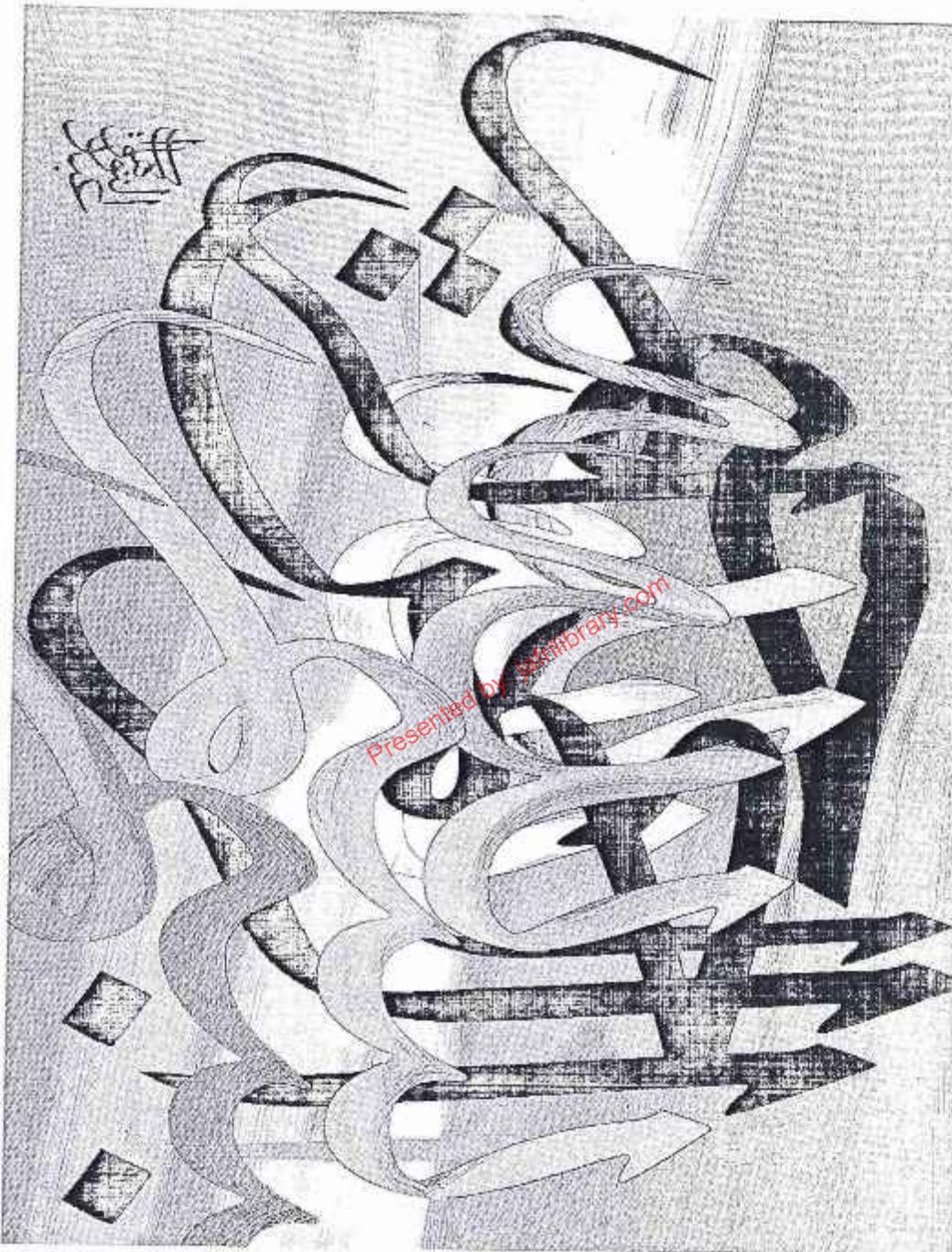
ہر مخلوق اس کی طرف رجوع ہوتی اور اس سے پناہ چاہتی ہے، اور یہ اللہ کا لفظ چوککہ اسم ذات ہے جو معنوی لحاظ سے اس کی تمام صفتؤں کو حاوی ہے اس لئے جب ہم اسے اللہ کہہ کر پکارتے ہیں تو گویا اس کی ایک ایک صفت کے ساتھ اسے پکارا ہے۔ اب ایک فقیر، نظر و احتیاج کے ازالہ کے لئے اسے اللہ کہہ کر پکارتا ہے تو گویا اسے غنی کہہ کر پکار رہا ہے کیونکہ یہ نام اس کے غنی و

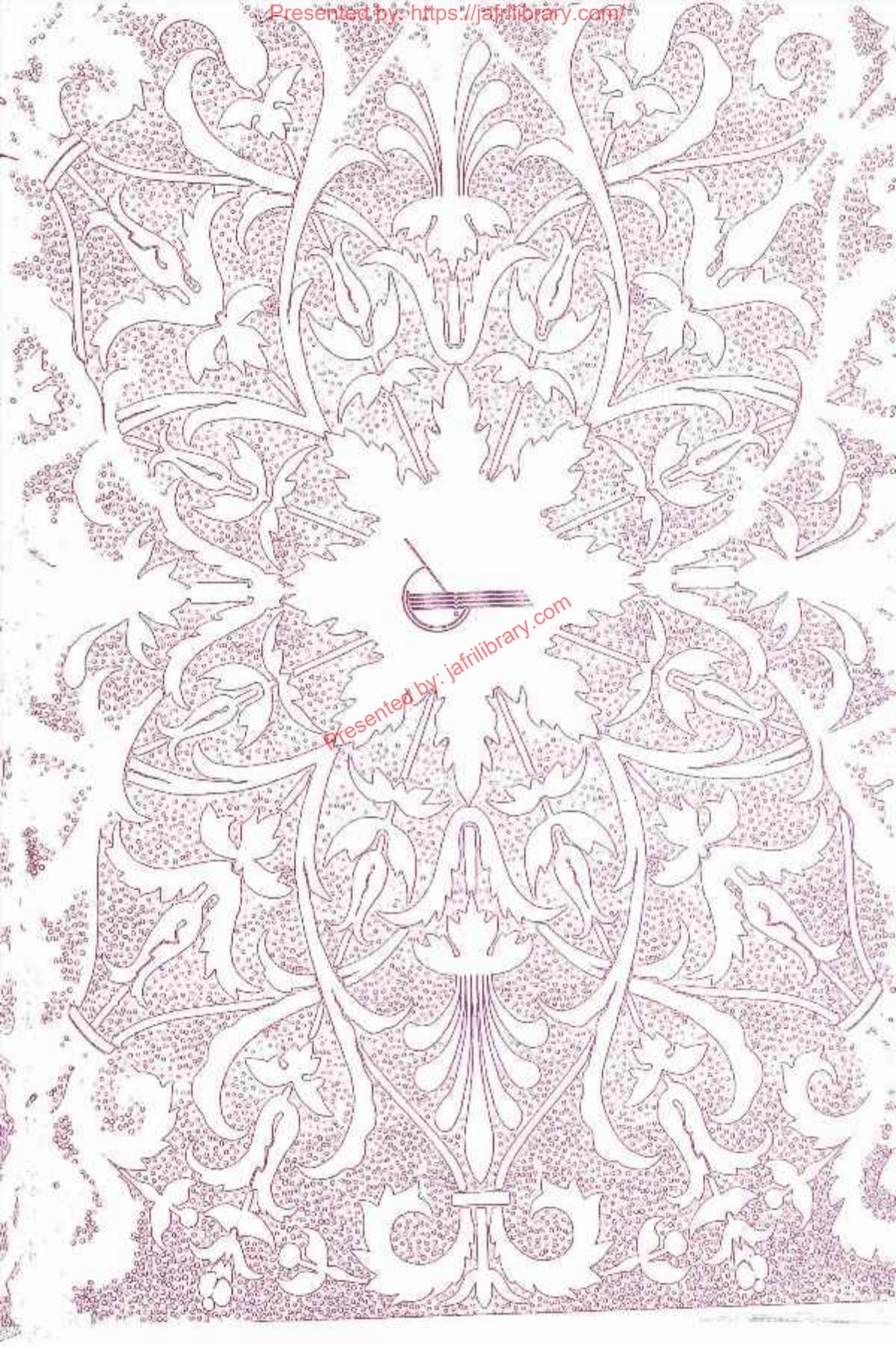
بے نیاز ہونے کا آئینہ دار ہے۔ اور ایک مرض شفاء کے لئے اسے اس نام سے پکارتا ہے تو گویا اسے شانی کہہ کر مخاطب کر رہا ہے کیونکہ یہ نام اس صفت پر بھی حاوی ہے اور کوئی مظلوم اسے اس نام سے پکارتا ہے تو گویا اسے عادل و فتقم کہہ کر لکارہ رہا ہے، کیونکہ یہ نام اس کے عادل ہونے کا بھی پتہ دیتا ہے اسی جامیعت کے لحاظ سے حضرت نے تم گاروں کے تم، حاسدوں کے عناد اور ظالموں کے ظلم و جور سے اس نام کے ذریعہ پناہ چاہی ہے۔ کیونکہ اس ایک نام سے اس کی تمام صفتیں کی طرف ڈھن م منتقل ہو جاتا ہے۔ اور ان صفتیں کا تقاضا یہ ہے کہ دل سے اس کی عظمت کا اعتراف اور زبان سے اس کی تمجید و تائش کی جائے۔ چنانچہ دشمنوں کے مقابلہ میں طلب اعانت و امداد کے بعد اس کی حمد سرائی کی ہے جس میں اس کی وحدت و یکتا اور بلا شرکت غیرے سلطنت و فرم ازدواجی کا ذکر کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ اقتدار علی کا مالک ہے۔ اور کوئی چیز اس کے محیط اقتدار سے باہر نہیں ہے۔

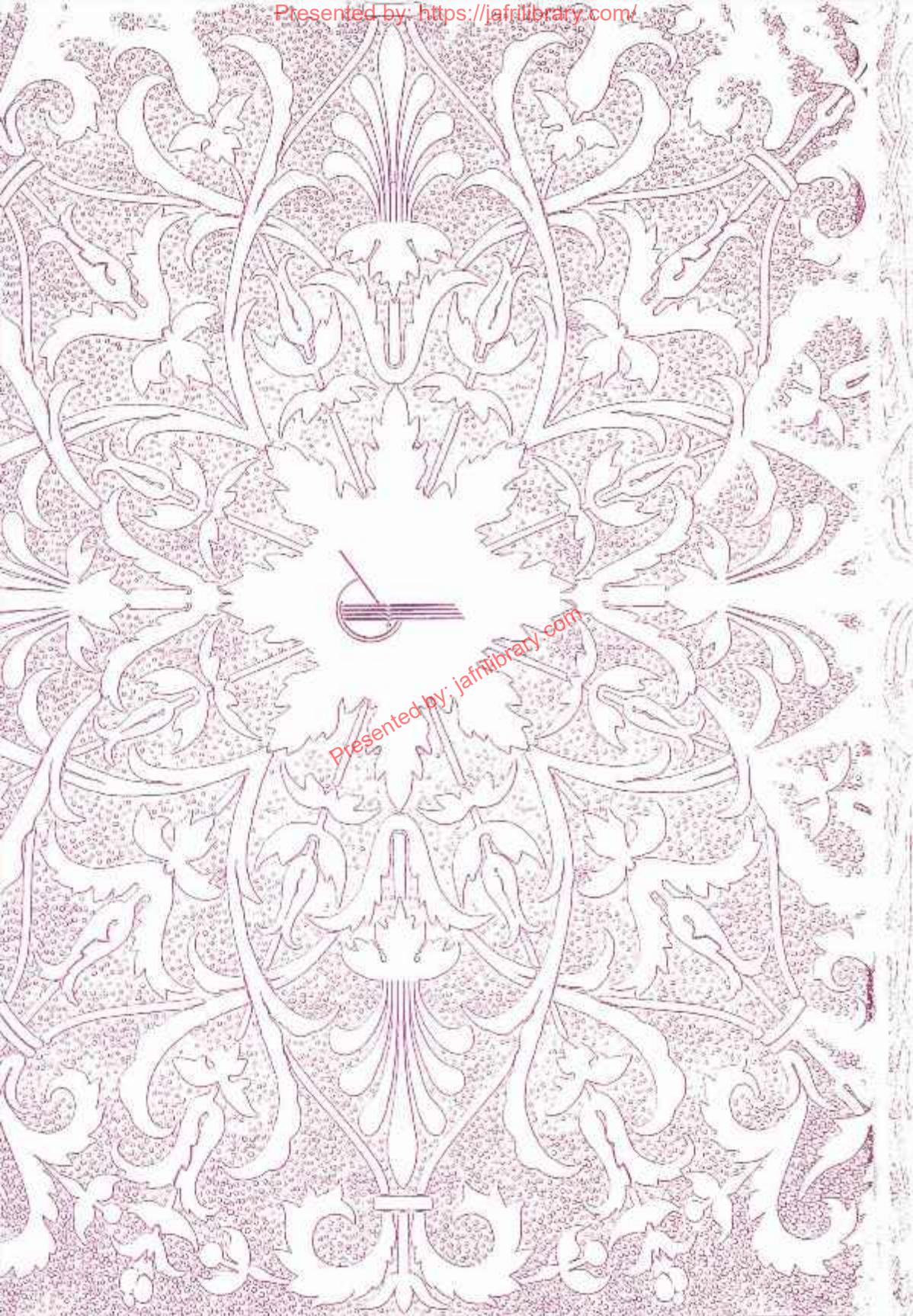
لہذا ہر حاجت و خواہش اور تمنا و کوای کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے چنانچہ پیغمبر اکرم پر درود بھیجنے کے بعد کہ جو دعا کا زیور اور قبولیت کا ضامن ہے اس کی بارگاہ میں شکر نعمت، اطاعت، دوام عبادت اور اجتناب معاصی کی توفیق اور شرح صدر، عفو گناہ، دین کی سلامتی اور جان کی عافیت کا سوال کیا ہے اور خاتمه دعا پر یہ اتجاء کی ہے کہ اے معبود! جس طرح تو نے زندگی کے ان لمحوں میں جو گزر گئے مجھ پر پیغم احسانات کے ہیں، اسی طرح زندگی کے بقیہ لمحوں میں مجھ سے اپنے احسانات و انعامات کا سلسلہ قطع نہ کرنا۔ بلکہ انھیں اتمام تک پہنچانا اس لئے کہ: الاحسان بالاتمام۔



تہمت بـ ۱۱







Saheefah Sajjadeeyah

Imam Zaynul-aabideen
Ali ibnul-Husayn
as-Sajjad

Presented by: jafrilibrary.com



النصارىان علیلی شهر

پوت بکس جبر ۱۸۷

قم - جمهوری اسلامی ایران

فون نمبر: ۰۹۸_۷۷۳۲۴۳۳ فکس نمبر: ۰۹۸_۷۷۳۲۶۳۷_۲۵۱

Email: ansarian@noorneda.net
www.ansariyan.org & www.ansariyan.net